"ستر نگی محبتوں کے سنگ"

از "عنادل خان"

مکمل ناول

"محبوبہ! تمہیں پتہ ہے تیمور اور انوشہ کی شادی....."

شاریہ کے جملہ مکمل کرنے سے پہلے ہی زرناب بول پڑی "کون تیمور کون انوشہ کونسی شادی مجھے تم لوگوں نے بتایا نہیں اب شادی میں پہننے کے لیے کپڑے جیولری سینڈل آہ ہ ہ ہوہ........"

پیچھے سے مہرماہ نے اسکی گردن دبوچ لی،

اسنے اپنی گردن بمشکل چھڑای اور ان پانچوں کو دیکھا جو اسے بری طرح گھور رہی تھیں،

اسنے ناسمجھی کے عالم میں انھیں دیکھا اور بولی "اسطرح کیوں گھور رہی ہو آج رات ڈنر میں مجھے کھانے کا ارادہ ہے کیا"

مہرماہ نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا" محترمہ بقول تمہارے تمہارا موسٹ فیوریٹ کپل ہے "اسنے فیوریٹ پر زور دیا.

"اچھا تو ایسا بولو نا کے یار و یاروں سے ہو نہ جدا کی بات کر رہی ہو "اسنے تنک کر کہا.

"بات کوی بھی ہو ڈھٹھی لگانے کے بعد ادھی ادھوری بات سن کر واویلہ کرنا تمہاری پرانی عادت ہے ".

ایہانے اس پر چوٹ کی (اسے اسکے ہینڈز فری لگانے سے سخت چڑھ تھی)

"کل رات کی بات تو محترمہ کو یاد نہیں مریض کی ہسٹری کیسے یاد ہو گی اور چلی ہیں سا٦ یکالوجسٹ بننے،"

اب اپنی نند کم دوست سے چیٹنگ میں مصروف اشارہ نے بھی اسکی کھنچای میں حصہ ڈالنا گویا اپنا فرض سمجھا.

اسسے پہلے کہ زرناب کوی جوابی کاروای کرتی انابیہ زوردار چیخ مار کر بیڈ بوس ہو گی. (سمجھا کرے نا اب بیڈ پر گری تو بیڈ بوس ہی ہو گی نا)

وہ پانچوں تقریبا گھبرا کر اس کی جانب متوجہ ہویں

جو بیڈ پر اوندھی پڑی تھی.

ان لوگوں کے اپنی طرف متوجہ ہونے پر اس نے اپنا سر اٹھا کر اپنے اوپر جھکی بلاوں کو دیکھا جو سنجیدگی سے اسکا معاینہ کر رہی تھیں.

وہ اک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوی.

اور دروازہ کے پاس جا کر نہایت سنجیدگی سے بولی

"کاینات کا سب سے بڑا انقلاب رونما ہو گیا اشارہ بیگم نے اپنی نند صاحبہ سے چیٹنگ کے دوران ہم نا چیزوں کی گفتگو میں حصہ لیا اور ہمیں اپنے کلام سے فیضیاب ہونے کا موقع دیا."

یہ کہتے ہی وہ کھلے دروازے سے باہر کی طرف دوڑ لگادی. (مار جو پڑنی تھی)

پہلے تو وہ سب نا سمجھی کے عالم میں دروازے کی جانب دیکھتی رہیں جہاں سے وہ بھاگی تھی. پھر جب بات انکی سمجھ میں ای تو وہ چاروں تو ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گی مگر "اشارہ بیگم "کا غصے کے مارے برا حال ہو گیا.

چندی گڑھ کے پوش ایریا کے سیکٹر نمبر 33 جو کہ بزنس کلاس کے لیے مخصوص تھا، وہاں تین کنال پر بنی کوٹھی جسکا نام "خان ولا" تھا. میں دو خاندان بستے تھے. بظاہر یہ کوٹھی ایک ہی تھی لیکن اسکے دو پورشن تھے اک پورشن میں نظام خان اپنے دو بیٹوں کے ساتھ رہتے تھے بڑے بیٹے شفیق خان اور انکی اہلیہ فوزیہ بیگم تین بیٹیاں بالترتیب مہرماہ جو M.A کے فرسٹ ایر میں تھی. انابیہ B.A کے فائنل میں تھی. پھر شاریہ تھی جو 11 میں تھی. پھر اک بیٹا تھا عمار جو ابھی اسکول میں تھا.

نظام خان کے دوسرے بیٹے اعظم خان اپنی اہلیہ انیسہ بیگم اور دو بچوں ایک بیٹا ولید جو ابھی MBA کے فائنل ایر میں تھا اور اسکے ساتھ ہی بزنس میں باپ اور تایا کا ہاتھ بٹاتا تھا. اور بیٹی ثانیہ جو شاریہ کے ساتھ ہی پڑھتی تھی.

نظام خان نے اپنے پورشن دو حصے کر دیے تھے تاکہ انکی اولاد کے درمیان کوی بدمزگی نہ ہو.

دوسرے پورشن میں نظام خان کے چھوٹے بھای نزیر خان اپنی اہلیہ شاکرہ بیگم جنکی اٹھ اولادیں تھی سب سے بڑی بیٹی فوزیہ بیگم جو کہ نظام خان کی بہو تھی. انسے چھوٹے وجیہ خان جو امریکہ میں اپنی فیملی کے ساتھ رہتے تھے. انسے چھوٹے فقیھہ خان جو اپنی چھوٹی سی فیملی کے ساتھ خان ولا ہی میں مقیم تھے. انسے چھوٹی فردوسیہ جو شادی شدہ تھی اور خان ولا کے نزدیک ہی رہتی تھی. پھر بالترتیب تین لڑکیاں ابیہا جو MA کے بعد فارغ تھی.

پھر اشارہ جو MA کے فائنل ایر میں تھی. اسکے بعد زرناب جو سائیکولوجی BA کے سیکنڈ ایر میں تھی. اسکے بعد سب سے چھوٹا معیز جو عمار کے ساتھ ہی پڑھتا تھا.

*----------------**----------*

اج مہرماہ کا یونی جانے کا کوی ارادہ نہیں تھا.

سو سزا کے طور پر وہ کچن کو بھگتا رہی تھی.

کیونکہ امی چچی جان کی عیادت کرنے گی تھیں موسمی بخار کی وجہ سے انکی طبیعت ناساز تھی، اسنے امی کے ہاتھوں انکے لیے سوپ چائے اور ٹیبلیٹ بھجوادی تھی اج چچا جان اور ثانیہ نے بھی یہیں ناشتہ کیا تھا. کچن سے فارغ ہو کر اسکا بھی جانے کا ارادہ تھا.

ابھی بھی سب کو ناشتہ کروا کر اسکول کالج روانہ کرنے کے بعد وہ اپنا ناشتہ بنا کر کچن سمیٹنے لگی کہ اطمینان سے ناشتہ کرے گی. ابھی وہ برتن دھونے کے بعد سنک صاف کر رہی تھی کے پیچھے سے کسی نے اسکی چوٹی کھینچ لی، وہ بے اختیار کراہی....

اور غصے سے بولی. "ولید کے بچے، بال چھوڑو میرے اور خبردار جو ایندہ میرے ساتھ کوی بدتمیزی کی تو ورنہ مجھ سے برا کوی نہ ہو گا" اسنے وارننگ دی،

"یہ تو مجھے پتا ہے تم سے برا کوی نہیں ہو سکتا. ویسے کتنی شرم کی بات ہے امی کی طبیعت خراب ہے تو وہ مجھے ناشتہ بنا کر نہیں دے سکتیں تو تم نے بھی جھوٹے منہ نہیں پوچھا تف ہے تم پر." یہ کہکر اسنے بڑے اطمینان سے مہر کا ناشتہ اٹھایا اور ڈاینگ ٹیبل کی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ کر کھانے لگا. اسے اطمینان سے اپنے ناشتے سے انصاف کرتے دیکھکر

مہرو کا پارہ چڑھنے لگا. وہ غرای "ولید شرافت سے مجھے میرا ناشتہ دیدو اس سے پہلے کے میں تمہارا حشر نشر کردوں. "ولید حیرت سے بولا "یہ شرافت کون ہے تم نے مجھے بتایا نہیں اور وہ جو کوی بھی ہو میں کیوں دوں اسے یہ ناشتہ. "اسنے اخری نوالہ لیتے ہوے اطمینان سے اب اسکا دودھ پتی کا مگ اٹھا کر لبوں سے لگالیا. مہرو جھپٹنے کے انداز میں اسکے ہاتھ سے مگ چھننے کے لیے لپکی، وہ پہلے ہی سے ہوشیار تھا فورا جھکای دے گیا. اور مگ خالی کر کے سلیب پر رکھکر اسے منہ چڑھاتے ہوے ایک بار پھر اسکی چوٹی کھینچ کر باہر کی طرف لپکا مبادہ وہ کچھ اٹھا کر ہی نہ دے مارے. مہرو اب غصے سے لال پیلے ہوتے ہوے اب اسکے جھوٹے برتن صاف کرنے لگی. اب اسکا بالکل بھی من نہیں کر رہا تھا اتنے سڑے ہوے موڈ کے ساتھ چچی جان کے پاس جانے کا سو اب اسکا رخ اپنی خالاوں کی طرف تھا.

---------------------*---------*

"یار عالم تجھسے بڑا کمینہ خبیث گدھا احسان فراموش انسان میں نے اج تک نہیں دیکھا دوستوں کو بھی کوی ایسے موقع پر بھولتا ہے یعنی کہ اپنے حلال ہونے کے موقع پر. "رضوان اسے بری طرح لتاڑ رہا تھا جسنے بقول انکے چھپ چھپاتے منگنی کرلی تھی اور دوستوں کو ہوا بھی نہیں لگنے دی تھی. سو سب اسکی خبر لے رہے تھے. تو دانش کیوں پیچھے رہتا اسنے بھی اس کار خیر میں حصہ لیا" یہ تو سدا کا کنجوس ہے اپنے پیسے بچانے کے لیے چھپا رہا ہو گا کنجوس مکھی چوس کہیں کا". اس الزام پر تو عالم تڑپ کر فورا بولا "ابے یار سنو تو سہی پوری بات اب کوی نہیں بولے گا جب تک میری بات پوری نہیں ہو گی. actually بات

یہ ہے کہ دادو کو میرا کردار مشکوک لگنے لگا تھا بقول انکہ میں عنقریب کسی بھی راہ چلتی لڑکی کو انکی بہو کے طور پر introduce کرواوں اس سے پہلے ہی میرے پیروں میں بیڑیاں ڈال دی جایں. سو انہوں نے فردوس بھابھی کی بہن کو پسند کر کے انگوٹھی پہنا کر اگی ہے کے کوی اور اس شاہکار کو لے نہ اڑے. ابھی باقاعدہ کوی منگنی نہیں ہوی ہے. جب ہو گی تو تم گدھوں ندیدوں کے بغیر نہیں ہو گی. اب ای عقل شریف میں بات. "اسنے تفصیلا بتایا. "اچھا تو ایسا بولنا چاہیے تھا نا. ہم لوگوں کو لگا تو نے اپنے حلال ہونے خبر ہم معصوموں سے چھپای ہے کہ کہیں تجھے ٹریٹ نہ دینا پڑے. "رضوان نے دانش کو انکھ مارتے ہوے شرارت سے حلال پر زور دیتے ہوے کہا. اس بار اسکے حلال بولنے پر عالم نے اسے زور سے کشن کھینچ مارا. جسے فورا رضوان نے کیچ کر لیا اور اسی کشن سے عالم کو مارا بس پھر کیا تھا تینوں ایک دوسرے کے اوپر پل پڑے.

یہ لوگ اس وقت عالم کے بیڈ روم میں تھے. جو روم کم اور میدان جنگ زیادہ لگ رہا تھا. اسی اثنا میں کسی نے نوک کیا. عالم فورا ڈور کھولنے گیا. جیسے ہی اسنے ڈور کھولا سامنے ناشتے کی ٹرالی لیے روشنی کی چیخ نکل گی بیڈ روم کا یہ حشر دیکھکر وہ فورا بولی. "بھای کچھ تو خدا کا خوف کیا کریں. اپ کو ذرا شرم نہیں اتی روم کا حشر کرتے ہوے. میں نہیں صاف کر رہی اپ کا روم خود صاف کریں یا اپنے لفنگے دوستوں سے کرواییں. "رضوان جسکی انکھوں میں اسے دیکھکر سچ میں روشنی اگی تھی فورا بولا "ہاں ہاں کیوں نہیں ہم تینوں مل کر صاف کر دیں گے". عالم جسکا کوی ارادہ نہیں تھا اتنا گندہ روم صاف کرنے کا اسنے رضوان کو خشمگیں نگاہوں سے گھورا. اتنی دیر سے ان سب کی بکواس سنتے ہوے دانش نے روشنی سے ٹرالی لے کر استین چڑھا کر زمین پر ہی التی پالتی مار بیٹھ چکا تھا اور ندیدے پن سے کھانے سے انصاف کرنے لگا. عالم نے روشنی کو سمجھا بجھا کر روانہ کر دیا. اور مدہوش کھڑے رضوان کو ہوش میں لا کر اسکی توجہ

اس بھکڑ کی طرف دلای جو اب ندیدے پن سے انکے حصہ کی جانب بڑھ رہا تھا. دونوں اسکے ارادے جان کر فورا اپنے اپنے حصے کی طرف لپکے.

--------------------------*-----------*---------*

شاکرہ بیگم نہایت غصے میں تھیں. کیونکہ چھیوں لڑکیاں جو کہ اسوقت ایہالوگوں کے روم میں محفل جمائے بیٹھیں تھیں عصر کا وقت نکلا جارہا تھا مگر انکے محفل برخاست کرنے کے کوی اثار نظر نہیں ارہے تھے. سو انکا غصہ ہونا لازمی تھا. ابھی بھی وہ ایہا کو اوازیں دے رہیں تھیں. "ایہا ایہا تم ہی کچھ شرم کر لو بڑی ہو ان سب سے اٹھ بھی جاو اس سے پہلے کے تمہارے ابو اجایں. اور چھوڑ دو اس موے ڈایجسٹ کی جان چھیوں کی چھیوں اس میں سر جوڑے بیٹھی ہو. "وہ کیا پر اخاندان ہی انکی اس عادت سے نالاں تھا کہ اک جگہ وہ سب اکھٹی ہو جاتی تو انہیں اٹھانا افت ہو جاتا تھا. کہنے کو تو وہ خالا بھانجی تھیں لیکن انہیں دیکھکر کوی نہیں کہسکتا تھا کہ یہ خالا بھانجی ہیں.

اگر وہ سب کسی سے ڈرتیں تھیں تو وہ نزیر صاحب کی رعب دار شخصیت تھی. ابھی بھی جیسے ہی انکی اواز سنای دی وہ سب تتر بتر ہو گیں سب سے پہلے مہرو نے دوڑ لگای تھی کیونکہ بقول اسکے نانا کو اسے ڈانٹے بغیر کھانا ہضم نہیں ہوتا تھا اسی لیے وہ اسے باقاعدگی سے ڈانٹا کرتے تھے، اور کچن میں جا کر دم لیا تھا. کیونکہ امی بھی نانا ہی کی بیٹی تھیں. کھانا دیر سے پکنے جرم اسکی جان کو خطرہ لاحق ہو سکتا تھا. وہ فورا کھانا پکانے کی تیاری کرنے لگی.

--*--------------------*---------------

ولید افس اور یونی کے چکر میں گھن چکر بن کر رہ گیا تھا. اج بھی وہ یونی کے بعد افس گیا تھا. کچی ضروری کام نمٹانے کے بعد گھر کے لیے نکلتے وقت اسکا تھکن سے برا حال تھا. بمشکل ڈرائیونگ کرتے ہوے گھر کی طرف گاڑی کا رخ

کیا. سورج پوری طرح ڈوب گیا تھا اندھیرا کافی پھیل چکا تھا. جلتی ہوی انکھوں کو مسلتے ہوے اسنے رایٹ سایڈ کار کو ٹرن کیا کہ سامنے سے اتی کار سے ٹکراتے ٹکراتے بچا اسنے فورا گاڑی کو بریک لگاے. اور سایڈ پر روک کر باہر نکلا کہ سامنے والی کار کو کوی نقصان تو نہیں ہوا. اس سے پہلے کہ وہ کار کے پاس پہنچتا کار کا دروازہ کھول کر نہایت ہی شاندار شخصیت باہر نکلی. جسے دیکھکر ولید کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا

عارفین ملک "ولید نے بے اختیار کہا. اسے خوشگوار حیرت ہوی سامنے والے کے تاثرات بھی اس سے مختلف نہ تھے. دونوں نے مصافحہ کیا اور بغل گیر ہوے. ولید شرمندگی سے بولا "سوری یار تمہیں یا کار کو کوی نقصان تو نہیں ہوا. "عارفین اسکی شرمندگی زاٸل کرنے کے لیے بولا "یار کیسی باتیں کرتے ہو ہم لوگ کبھی اتنے فارمل نہیں رہے جو تم مجھسے یوں سوری کرو. اور ویسے بھی مجھے یا کار کو کوی نقصان نہیں ہوا. "

"یار کہاں غاٸب ہوگیے تھے نہ کوٸی کال نہ ای میل. ایک دم سے سارے رابطے منقطع کر دیے. "ولید نے شکوہ کیا. "ارے یار کیا بتاٶ. کبھی فرصت سے ملو تو بتاٶ. "عارفین بولا. "اچھا اب اپنا کانٹیکٹ نمبر دو جلدی سے. "ولید یوں بولا گویا وہ کہیں بھاگ ہی جاے گا.

"دے رہا ہوں یار. "عارفین اسکی جلد بازی پر ہنستے ہویے بولا. دونوں نے ایک دوسرے کو اپنے نمبر دیے. مصافحہ کرتے ہویے ولید نے کہا "میں تمہیں کال کر کے بتادوں گا کہ کب اور کہاں ملنا ہے اور میں تمہارا کوٸی بہانا نہیں سنوں گا تمہیں انا ہی ہوگا. "عارفین گویا عاجز اکر بولا "اچھا بابا اجاٶں گا اور کوٸی حکم سرکار کا "ولید اسکے انداز پر ہنستے ہویے بولا "تم اجانا میرے لیے اتنا ہی کافی ہے ". اور دونوں اپنی اپنی کار کے طرف بڑھ گیے. عارفین ولید سے دو سال سینیر تھا, مگر دونوں میں دوستی اور انڈراسٹینڈنگ کمال کی تھی. انکی دوستی تب ہوٸی جب ولید کے BBA

کے فرسٹ ایر کا پہلا دن تھا اور سب سینیر نیو اسٹوڈنٹ کو فول بنا رہے تھے. انمیں عارفین بھی تھا انکے گروپ نے جب ولید کو دیکھا تو سوچا اب اسے فول بنایے. کیونکہ ولید بہت ہی ایکسائی ٹیڈ اور کانفیڈینٹ لگ رہا تھا. انکے خیال میں ایسے لوگ اسانی سے فول بن جاتے ہیں کیونکہ مارے ایکسایٹمنٹ میں وہ زیادہ ادھر ادھر دھیان نہیں دیتے. وہ لوگ ولید کے پاس گیے اور انمیں سے ایک نے ولید سے پوچھا "کوئی مسئلہ ہے کیا." ولید جو پہلے ہی انکے ارادے سے واقف ہو چکا تھا نہایت معصومیت سے سر اثبات میں ہلا دیا. دوسرے نے پوچھا "کیا ہوا بتاؤ ہم لوگوں سے ہو سکا تو تمھاری مدد کریگے." ان سب کی انکھیں شرارت سے چمکیں کہ چلو شکار خود ہی پھنس رہا ہے. عارفین نے ترحم سے ولید کو دیکھا اسے پتا تھا یہ سب بہت بری درگت بنا یگے اسکی اور اسے بچا بھی نہیں سکتا تھا ورنہ اسکی درگت بنتی. ولید منمناتے ہویے بولا "وہ میں اپنا والیٹ اور اپنے ڈاکیومنٹ گھر بھول ایا ہوں. موبائل بھی نہیں ہے ورنہ فون کر کے گھر سے کسی سے منگوا لیتا." اسکے بتانے پر سب نے باقاعدہ اسے گھورا انکا پلان جو فیل ہو رہا تھا. اب پہلے سے پریشان بندے کو کیا فول بنانا. ایک نے ہمدردی کرتے ہویے اسے اپنا موبائل دیا اور بولا "لو اپنے گھر کال کر لو". ولید نے جھجکتے ہویے موبائل لے لیا اور پوچھا "بیلنس ہے نا."

اسکے اسطرح پوچھنے پر سب کی ہنسی نکل گیی. جس کا موبائل تھا اسنے غصے سے گھورا اور بولا "ہاں ہے کیوں تمنے بیلینس چاٹنا ہے کیا." اسکے منہ سے بے ساختہ نکلا "ہاں" پھر اسکے مشکوک انداز میں گھورنے پر اسنے گڑبڑا کر کہا "میرا مطلب ہے کال کرنا ہے تو اسلیے پوچھ رہا تھا." اب وہ موبائل لیے ذرا سایڈ پر چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد ہی اسنے انہیں شکریے کے ساتھ موبائل واپس دے دیا. وہ لوگ موبائل لینے کے بعد دوسرے بکرے کو فول بنانے

چل دیے. کہ اسنے انکا وقت ہی ضائع کیا تھا. اور ولید انکے جانے کے بعد شرارتی مسکراہٹ لیے جینز کی بیک پوکٹ سے اپنا موبائل نکال

کر اب اس میں بیلنس چیک کر رہا تھا. جو اسنے انکے موبائل سے اپنے موبائل میں ٹرانسفر کیا تھا. وہ صبح جلدی اکر ہی اپنے ڈاکیومنٹس جما کروا چکا تھا. اور اپنا سارا شیڈیول چیک کر لیا تھا ان لوگوں کو وہ کافی دیر سے دیکھ رہا تھا. جو نیو اسٹوڈنٹ کو فول بنا رہے تھے۔ ایک ادھ کو تو اسنے بچایا بھی تھا جو افس کے بجایے ڈاکیومنٹس گلز روم میں جمع کروانے جا رہے تھے. ان لوگوں کو اپنی طرف اتا دیکھ کر وہ سمجھ گیا کہ انکا اگلا شکار وہ ہے۔ سو اسکے دماغ میں کیڑا کلبلایا کیوں نہ انہیں کو فول بنایا جایے. اور پھر وہ سارا ڈرامہ کیا. اور سایڈ پر جا کر اپنے موبائل پر بیلنس ٹرانسفر کر لیا. اب وہ مزے سے کینٹین میں بیٹھا برگر اڑا رہا تھا. کہ عارفین لوگوں کا گروپ اسے اپنی طرف اتا دیکھایی دیا. باقی سب لڑکے تو ہنس رہے تھے مگر جسکا اسنے بیلینس اڑایا تھا وہ بہت غصے میں دیکھایی دے رہا تھا. انہیں اپنی طرف اتا دیکھ کر بھی وہ بے نیاز بنا کھاتا رہا گویا ان لوگوں کو جانتا ہی نہ ہو. وہ لوگ اسکی ٹیبل کے پاس اکر کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیے وہ تب بھی بے نیاز بنا کھاتا رہا جیسے اس سے ضروری کوی کام ہی نہ ہو. جسکا موبائل تھا اسنے اپنا موبائل اسکی انکھوں کے سامنے لہراتے ہویے غصے سے بولا "کہاں ہے میرا بیلنس" ولید نے جھک کر اچھے سے سر سے پیر تک اسکا جایزہ لیا اور معصومیت سے بولا "اپکا پورا بیلینس کرسی پر ہے." جہاں ان سب کے حلق سے قہقہے برامد ہویے وہیں اسکا غصے سے برا حال ہونے لگا. کسی بھی طرح عارفین نے اس لڑکے کو ٹھنڈا کیا. عارفین کو ولید کی حاضر جوابی اور کونفیڈینٹ بہت پسند ایا تھا. یوں ان لوگوں کی دوستی کی بنیاد ہویی. تین سالوں میں ان لوگوں کی

دوستی پختہ ہوگیی. فائنل کے بعد عارفین ابروڈ چلا گیا تھا جسکی وجہ سے ان لوگوں کا رابطہ منقطع ہو گیا تھا. اب ڈیڑھ سالوں بعد اتفاقا" ہونے والی اس ملاقات سے وہ دونوں ہی خوش تھے.

---------*-----------*-----------*---------

وہ سب ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہیں تھیں. شاریہ انہیں اپنی بیسٹ فرینڈ کی لو اسٹوری سنا رہی تھی انہیں ہنستے دیکھکر وہ غصے سے بولی "میں لو اسٹوری سنا رہی ہوں کھٹے میٹھے لطیفے نہیں جو آپ لوگ یوں ہنس رہیں ہیں" انابیہ بمشکل اپنی ہنسی ضبط کرتے ہویے مصنوعی سنجیدگی سے بولی "اچھا تمہارا وہ فرینڈ.....ہاں عمر جب اسنے تمہاری بیسٹ فرینڈ صبیحہ کو پروپوز کیا تو وہ کونسی اسٹینڈرڈ میں تھا"

شاریہ خوش ہویی کہ کویی تو اسکی اسٹوری میں انٹرسٹ لے رہا ہے وہ بڑے جوش سے بولی "وہ سیکستھ اسٹینڈرڈ میں تھا" اب اشارہ بمشکل اپنی مسکراہٹ ضبط کرتے ہویے بولی "اچھا یہ بتائو اسنے صبیحہ کو پروپوز کیسے کیا" وہ پرجوش ہو کر بولی "پہلے تو وہ تھوڑا جھجکتا رہا پھر اپنا ہاتھ اگے کیا جسمیں روز تھا اور i love u بولکر روز دیدیا." اب کیا تھا وہ سب جو کافی دیر سے اپنی ہنسی کنٹرول کر رہیں تھیں مارے ہنسی کے ایک دوسرے پر گری پڑ رہیں تھیں اور شاریہ غصے سے منہ پھلا کر بیٹھ گیی. مہرماہ اور ایہا شام کی چائے کے ساتھ لوازمات کی ٹرے لیے اندر داخل ہویی. تو دیکھا وہ تینوں تو نا جانے کس بات پر بری طرح ہنسے جا رہیں تھیں جبکہ شاریہ منہ پھلایے بیٹھی تھی "یہ غبارے میں ہوا کس نے بھری" مہرو کی زبان میں کھجلی ہویی شاریہ کا پھولا منہ دیکھکر. وہ تینوں جو چپ ہو چکی تھیں مہرو کی بات پر پھر سے شروع ہو گیی. اس سے پہلے شاریہ باقاعدہ غصہ ہو کر واک اوٹ کرتی ایہا نے اسے پچکارتے ہوے کہا "شاریہ

گیس کرواج کیا بنایا ہے میں نے "شاریہ فورا" سب بھول بھال کر چہک کر بولی "پاستہ "اور ٹرالی گھسیٹ کر صوفہ پر الٹی پالتی مار کر بیٹھ گ ئی اور ایک پلیٹ میں نکال کر شروع ہو گ ئی۔ ”ھاں تو آگے کیا ھوا شاریہ “زرناب بھی پاستے سے انصاف کرتے ھوئے انتھائی سنجید گی سے گویا ھوئی اشارہ اور انابیہ نے بڑی مشکل سے بے ساختہ امڈ آنے والی مسکراھٹ کو روکا اور شاریہ جو مزے سے پاستے سے لطف اندوز ہو رہی تھی شکایتی نظروں سے ایبہا کو دیکھنے لگی اور بولی” دیکھ لو یہی لوگ مجھے چھیڑتی ہیں پھر میں کچھ بولوں تو مجھے سمجھانے نہیں بیٹھ جانا“، ایبہا نے گھور کر ان تینوں کو دیکھا کہ اب اسے پریشان نہ کریں ورنہ وہ صلح نہیں کروائے گی. وہ تینوں بھی شریف بچی بنے اثبات میں سر ہلا کر کھانے سے انصاف کرنے لگیں ورنہ جس اسپیڈ سے شاریہ کھا رہی تھی انہیں برتن چاٹنا بھی نصیب نہ ہوتا.

✳--------✳------------✳------------✳--------✳

"بھائی پلیز" اسنے گویا منت کی، دراصل آج اشارہ نے روشنی کو اسائی منٹ بنانے کے ل ئ ے بلایا تھا، ڈرائیور چھٹی پر تھا اسی ل ئ ے روشنی عالم کی منت کر رہی تھی کہ وہ اسے خان ولا چھوڑ آئے لیکن عالم تھا کہ مان ہی نہیں رہا تھا. وہ ابھی تھکا ہارا یونی سے آیا تھا. روشنی کیا اس فرمائی ش پر بھنّا گیا. "کیا ہوا جو آج نہیں جاؤ گی کل چلی جانا میں نہیں جا رہا تمہیں چھوڑنے."

”ٹھیک ہے نہیں جانا ہے تو نہ جائے میں تو آپ ہی کے فائدے کے ل ئ ے بول رہی تھی کہ اسی بہانے اشارہ کو بھی دیکھ لی ج ئ ے گا.“ اسنے لالچ دیتے ہوئے کہا.

اسکی بات سن کر عالم کے من میں لڈو پھوٹے۔

مگر اسنے ظاہر نہ کیا اور بظاہر روشنی پر احسان کرتے ہوئے بولا "تم اتنا بولی رہی ہو تو چھوڑ آتا ہوں. مگر ابھی مجھے چائے پینا ہے"۔ "ارے وہ اشارہ نے چائے کا انتظام کر رکھا ہے آپ بھی وہیں پی لینا،" روشنی نے فوراً کہا. عالم کو اور کیا چاہ ئی ے تھا. وہ فوراً کار کی طرف بڑھا.

-------*-------------------*----------*---------

"آہ" مہرماہ کراہی.

ولید گھر آکر کچن میں چائے کے ل ئی ے مہرماہ کو بولنے آرہا تھا کہ اپنی جون میں آتی مہرماہ اس سے زوردار ٹکرائی ی اس سے پہلے کہ وہ گرتی ولید نے فوراً اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا. اسکا سر ولید کے سینے سے لگ گیا کہ وہ باقاعدہ ولید کی دھڑکن سن سکتی. وہ بے اختیار ہی پیچھے ہوئی ی اور غصے سے ولید کو گھورنے لگی جو ابھی بھی اسکا ہاتھ پکڑے ہوئے کسی اور ہی جہاں میں کھویا ہوا تھا. اسکی گھوری کو محسوس کر کے فوراً ہاتھ چھوڑ دیا.

"اندھے ہو کیا دیکھکر نہیں چل سکتے تھے، ابھی مجھے کچھ ہو جاتا تو." اب وہ ہاتھ سینے پر لپیٹے اسکی کلاس لینے کے موڈ میں تھی.

"اوہ محترمہ خود آندھی طوفان کی طرح آرہیں تھیں. اور ویسے بھی ٹینشن مت لو تمہیں کچھ نہیں ہوتا بہت ڈھیٹ ہڈی ہو تم ابھی تک کچھ ہوا ہے تمہیں جواب ہوتا ہاں البتہ مجھے کچھ بھی ہو سکتا تھا آخر کو تمہیں یعنی کہ دھرتی کے بوجھ کو گرنے سے بچایا ہے ورنہ کوئی ی حیرت نہیں ابھی یہ جو خان ولا صحیح سالم نظر آرہا ہے نا ابھی اسکے باقیات ہی نظر آرہے ہوتے،"

وہ جو اسکی بکواس نظر انداز کئ ے اسکے لئ ے چائے چڑھا رہی تھی. اسے پتہ تھا وہ چائے کے لئ ے ہی کچن میں آیا تھا اسکی آخری بات سن کر غصے سے چولہا بند کرنے آگے بڑھی ولید جو اسکے تاثرات سے محظوظ ہو رہا تھا فوراً اسکا ہاتھ پکڑا،

”ولید ہاتھ چھوڑو میرا." اسنے دانت پیستے ہوئے کہا۔

”چھوڑ دوں گا پہلے چائے بنا کے دو اور ساتھ میں کچھ کھانے کے لیے بھی. قسم سے یار سخت بھوک لگی ہے." اسنے بے چارگی سے کہا اور اسکا ہاتھ چھوڑ دیا.

مہرماہ نے ایک نظر اسے دیکھا واقعی وہ بھوکا اور کافی تھکا ہوا الگ رہا تھا. اسنے کچھ سوچ کر چائے کی گیس سلو کر دی اور فریج سے آٹا نکال کر روٹی بنانے لگی اور ایک سائیڈ پر سالن گرم کرنے رکھدیا.

--------*-----------*-------------*----------

اشارہ کافی دیر سے روشنی کا انتظار کر رہی تھی.

جب اس سے صبر نہیں ہوا تو وہ باہر آگئ ی اور پورچ کے ادھر سے ادھر کے چکر کاٹنے لگی. دراصل کل انکے اسائیمنٹ کی لاسٹ ڈیٹ ہے. اور ابھی بھی ان لوگوں کا اچھا خاصہ باقی تھا. اور اگر کل یہ لوگ اسائیمنٹ سبمٹ نہ کرپائیں تو سر نے پوری کلاس کے سامنے ذلیل کر کے رکھ دینا ہے جو اسے بالکل منظور نہیں تھا.

جیسے ہی اسنے روشنی کی کار گیٹ میں داخل ہوتے دیکھی فوراً آستین چڑھاتے ہوئے آگے بڑھی تاکہ دیر سے آنے کے جرم میں اسکی عزت افزائی ی کر سکے.

اور اسکے کار سے اترنے سے پہلے ہی ونڈو میں سر گھسا کر نان اسٹاپ شروع ہو گئی۔ "ٹائم دیکھا ہے تم نے کتنا بج رہا ہے؟ ہاں ابھی بھی کیوں آئی ہو واپس جاؤ

کل جب سر پوری کلاس کے سامنے بے عزتی کریں گے تو اسی طرح دانتوں کی نمائش کرنا۔ حد ہو گئی میں کوئی لطیفہ سنا رہی جو تمہاری بتّیسی اندر ہی نہیں جا رہی۔ " ابھی اسکی نظر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے عالم پر نہیں پڑی تھی تبھی اسکی زبان فراٹے سے چل رہی تھی۔ وہ غصے سے روشنی کو گھور رہی تھی جو ابھی بھی مسکرائے جا رہی تھی اسنے دانت پیستے ہوئے کہا

"ڈرائیور اپنی بی بی کو واپسسسس....... "ڈرائیور عالم کو دیکھتے ہی اسکی زبان کو بریک لگے جو بڑی فرصت عالم میں اسے ہی دیکھ رہا تھا وہ بھی نا سمجھی سے اسے ہی دیکھے گئی۔ روشنی انہیں ہوش دلانے کے لئے زور سے کھنکھاری۔ اشارہ فوراً ہڑبڑا کر سر جلدی سے ونڈو سے باہر کیا اس چکر میں سر میں زور سے کار کی چھت لگ گئی۔ وہ کراہتی ہوئی اندر کی طرف بھاگی۔

اسکے اسطرح بھاگنے پر دونوں کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"تمہاری فرینڈ تھوڑی کھسکی ہوئی ہے کیا جو یوں بھاگ گئی؟" عالم نے شرارت سے پوچھا۔

"جی نہیں میری فرینڈ ایسی نہیں ہے وہ بے چاری تو آپ کو اچانک دیکھ کر پریشان ہو گئی۔ "روشنی فوراً اپنی فرینڈ کا دفاع کرتے ہوئے بولی۔

"اچھا اب اترو بھی کار سے مجھے واپس گھر جانا ہے۔ "

عالم کار اسٹارٹ کرتے ہوئے بولا،

”کیوں آپ نہیں آرہے اندر“ اسنے اترتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں میرا مطلب باہر ہی پورا ہو گیا۔“ یہ کہتے ہی وہ زن سے کار بھگا لے گیا. پیچھے اسکا مطلب سمجھتے ہی روشنی کے ہونٹوں پر بے ساختہ مسکراہٹ ابھری. وہ بھی سر جھٹکتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گ ئی.

جہاں اسے ابھی اشارہ سے اپنی عزت افزائی ی کروانی تھی.

----*---------------*-----------*-----------

وہ اپنا سر سہلاتے ہوئے اپنے کمرے میں آکر ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہی تھی اسے مارچ پاسٹ کرتے دیکھکر ڈائی جسٹ میں سر گھسائے ایبہا بولی ”کیا ہوا اسطرح کیوں بھٹک رہی ہو؟“

”اس روشنی کی بچی کو تو میں آج میں زندہ نہیں چھوڑوں گی“۔ وہ غصے سے بولی.

”کیوں بھ ئی اس معصوم سے ایسی کونسی خطا ہو گ ئی“.

ایبہا نے حیرت سے پوچھا.

”اسنے مجھے بتایا نہیں کہ وہ عالم کے ساتھ آرہی ہے، وہ بھی کیا سوچتا ہو گا کہ میں کتنی فضول لڑکی ہوں.“ اسنے افسوس سے کہا.

”کوئی ی نہیں ایسا سوچتا یہ صرف آپ محترمہ کی سوچ ہے ویسے بھی میں اگر تمہیں بتا دیتی تو تم کونسا انکا استقبال پھولوں سے کرتیں الٹا ایسا غائب ہوتیں کہ انکے جانے کے بعد ہی نظر آتی۔“ روشنی کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی۔

اسے دیکھکر اشارہ نے خفگی سے منہ پھیر لیا۔

”اوہ میڈم یہ سب نخرے عالم بھائی ی کے لیے اٹھا کے رکھو میں بھی تمہیں نہیں منانے والی ایک تو اتنی منتیں کر کے بھائی ی چھوڑنے کے لیے راضی ہوئے اب آگ ئی ہوں تو تم ناراض ہو گ ئی۔“ اسنے بھی مصنوعی خفگی سے کہا، اسے پتا تھا اگر وہ اس سے الٹا ناراض ہونے لگے گی تو اشارہ خود ہی اسے منانے لگ جائے گی بھ ئی مطلب جو تھا اور وہی ہوا وہ فوراً اپنی خفگی بھلا کر. اسے مکھن لگانے لگی ”ارے یار کہاں ہم فضول سی باتیں لے کر بیٹھ گیے. بتاؤ کیا کھاؤ گی“۔

روشنی نے ایہا کو وکٹری کا نشان بنا کر دکھایا کہ اسکا پلان کامیاب رہا۔

-------*------------*-------------*------------

آج سنڈے تھا سو ولید کو تھوڑی فرصت نصیب ہوئی ی تو اسنے عارفین سے ملنے کا پلان بنالیا. اور اسے میرٹ ہوٹل میں لنچ کے لیے بلالیا. اب صورتحال یہ تھی کہ عارفین ولید کا پندرہ منٹ سے ویٹ کر رہا تھا

جو اسے انوائیٹ کر کے نہ جانے خود کہاں غائب تھا۔

وہ اسے کال کرنے کا سوچ ہی رہا تھا کہ ولید اسے نک سک سے تیار اپنی طرف آتا دکھائی دیا.

کرسی گھسیٹ کر اسکے سامنے بیٹھتے ہوئے اسنے معزرت کے انداز میں کہا ”سوری یار! میری وجہ سے تمہیں انتظار کرنا پڑا،“

”نہیں یار میں بھی ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی آیا ہوں۔“ عارفین نے کہا۔

ویٹر کے آنے پر دونوں نے اپنے اپنے لیے کھانے کا آرڈر لکھایا۔

کھانے کے سرو ہونے تک جوس لانے کو کہا،

ویٹر کے جانے کے بعد ولید بولا۔ ”اب بتاؤ کیسے ہو اور کہاں غائب تھے اتنے عرصے سے اور کانٹیکٹ میں کیوں نہیں رہتے تھے،“ اسکے بے صبری سے پوچھنے پر عارفین کو ہنسی آگئی۔ بولا ”یار سانس تو لو نہ میں کہیں بھاگا جا رہا ہوں نہ تم،“

”اچھا تو بتاؤ نا کہاں غائب تھے“ ولید جوس کا سپ لیتے ہوئے بولا.

”فائنل کے بعد امریکہ چلا گیا تھا چھٹیاں گزارنے بھائی جان کے پاس تو وہیں انہوں نے اپنے بزنس میں الجھا لیا. سو وہیں کا ہو کر رہ گیا تھا جب وہاں کے ماحول سے اکتانے لگا تو واپس آگیا.“ اسنے مختصر سے انداز میں بتایا۔ اچانک کسی خیال کے آنے پر ولید نے پوچھا، ”کیا ہوا تمہاری اس کالی آنکھوں والی کا ملی کہ نہیں".

”نہیں یار اسکے بعد سے میں نے اسے دیکھا ہی نہیں“.

اسنے افسردگی سے کہا۔ اسے بے اختیار وہ پانی میں ڈوبی سیاہ آنکھیں یاد آئی جسنے اسکا چین سکون سب غارت کر دیا تھا۔

اسکی افسردگی زائل کرنے کے لیے ولید بشاشت سے بولا ”عارفین یار تمہیں نہیں لگتا وہ لڑکی کب سے مجھے ہی دیکھے جا رہی ہے،“ اسکے اسطرح بولنے پر عارفین نے بھی گردن اٹھائی اور ادھر ادھر نظریں دوڑانے لگا۔ اور گلاس ڈور پش کر کے اندر آنے والے کو دیکھ کر ساکت رہ گیا

سنو سنو سنو آج معجزہ رونما ہوا ہے،“ زرناب نے ہاتھ کی مٹھی سے مائک بنا کر منہ کے آگے رکھ کر اعلان کرنے کے انداز میں کہا اور خاموش ہو کر ان چاروں (ایہا مہر ماہ انابیہ شاریہ) پر نظر دوڑائی جو اسے منتظر نگاہوں سے

گھور رہیں تھیں کہ آگے پھوٹے بھی کیا معجزہ ہو گیا ہے. مگر وہ بھی ایک کائی یاں تھی اتنی آسانی سے پھوٹنے والی نہیں تھی جب تک ان میں سے کوئی ی منتتیں نہ کرلیتا کہ بھ ئی بتاہی دو کیا معجزہ رو نما ہو گیا۔

"اب پھوٹ بھی چکو کیا معجزہ ہو گیا ہے خوا مخواہ سسپنس نہ کریٹ کرو." اسے مسلسل خاموش دیکھکر انابیہ سے رہا نہ گیا تو تنک کر بول پڑی،

"چلو اب اتنا اصرار کر رہی ہو تو بتاہی دیتی ہوں"۔

اسنے گویا احسان کرتے ہوئے کہا۔

"زیادہ بکواس نہ کرو عزت سے بتادو کیا بات ہے ورنہ تم اچھی طرح جانتی ہو مجھے بات اگلوانے کے اور بھی طریقے آتے ہیں،" مہرو نے آستین چڑھاتے ہوئے کہا۔

اسے آستین چڑھاتے دیکھکر زرناب فوراً شرافت کے جامے میں آگ ئی، "ارے یار بتارہی ہوں تم تو سریس ہی ہو گ ئی. ہاں تو کڑیوں دل تھام لو اور جو کھڑی ہیں وہ بیٹھ جائی یں جو بیٹھی ہیں وہ لیٹ جائی یں کیونکہ بات ہی ایسی ہے مشہور زمانہ کنجوس اشارہ میڈم نے اپنی نام نہاد منگنی کی خوشی میں ہم سب کو میرٹ ہوٹل میں ٹریٹ دے رہی ہیں اور انکا فرمان شاہی ہے کہ آدھے گھنٹے کے اندر سب تیار شیار ہو کر پورچ میں ملیں کیونکہ ابھی وہ اپنی نند کم فرینڈ کو لینے گ ئی ہے ڈرائیور کے ساتھ اور آتے ہی ساتھ وہ کسی کا ویٹ ک ئی ے بغیر چلی جائے گی۔"

اسنے مسخرے انداز میں بتایا، "کیا! سچ کہہ رہی ہو۔" شاریہ نے بے یقینی سے کہا۔ "مجھے بھی یقین نہیں آیا تھا جب انہوں نے مجھسے کہا تھا." زرناب بولی.

"کہیں تم مذاق تو نھیں کر رہی ہو"۔ اب کے ایہانے مشکوک انداز میں پوچھا، "میری توبہ جو میں اتنا بھیانک مذاق کروں،" اسنے کانوں کو ہاتھ لگا کر کہا۔ "تم جھوٹ تو نہیں بول رہیں،" انابیہ ابھی بھی بےیقین تھی. "ارے بابا اب بندے کا اتنا اعتبار تو کرنا ہی چاہئے سچ بول رہی ہوں اور ویسے بھی حفظ ماتقدم کے طور پر میں نے انکی پرس کی تلاشی لے لی ہے ٹھیک ٹھاک پیسے ہیں سو ڈونٹ وری اینڈ ہری اپ اب جلدی سے تیار ہو جاؤ،" زرناب نے سب کو یقین دلاتے ہوئے کہا۔

تب سب کی سب فوراً تیار ہونے چل پڑیں کہ اشارہ کا کوئی بھروسہ نہیں لیٹ ہونے پر واقعی چھوڑ جائے آخر کو کنجوس جو ٹھہری۔

--*-------------*--------*---------------

"عارفین" اسے ساکت دیکھکر ولید نے اسے پکارا.

فوراً ہی وہ ہوش کی دنیا میں آیا، اور نا سمجھی سے ولید کو دیکھنے لگا، گویا وہ کوئی عجوبہ ہو۔

"آر یو او کے؟" ولید نے تشویش سے پوچھا۔

"یس آئے ایم آل رائٹ۔" اسنے گلاس ڈور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا، جہاں پر اب کوئی نہیں تھا.

اسکے دیکھنے پر ولید نے بھی اسکی تقلید کی. اور عارفین سے پوچھا "کس کو ڈھونڈ رہے ہو،"

"یار کسی کو نہیں بس مجھے لگا کہ وہاں پر میں نے ابھی اسے دیکھا ہو،" عارفین نے الجھے ہوئے انداز میں کہا۔ "کسے دیکھا؟ اوہ..... اچھا اس کالی آنکھوں والی کو۔" اسنے سوال کا خود ہی جواب دیتے ہوئے کہا،

عارفین نے اثبات میں سر ہلایا، ”تو کیوں نہ ہم اسے جا کر ڈھونڈے اگر وہ یہاں پر تھی ابھی تو زیادہ دور نہیں گ ئی ہو گی۔“ ولید نے ایکسائی ٹیڈ ہوتے ہوئے کہا۔

”نہیں یار اگر وہ میرے نصیب میں ہے تو دنیا کے کسی بھی کونے میں ہو گی مجھے مل کے رہے گی۔ اور مجھے یقین ہے کہ میں بہت خوش بخت ہوں.“ اسکے لہجے میں یقین بول رہا تھا۔ ولید نے بے ساختہ ”آمین“ کہا۔ یونہی اِدھر اُدھر کی باتوں میں انہوں نے لنچ کیا. اور دوبارہ ملاقات کے وعدہ پر رخصت ہوئے۔

-----*-------------*---*-------------

” اُفففف کہاں گ ئی ی یہ لڑکی؟“ مہرماہ جھنجھلائی ی۔

”اسکا ہمیشہ کا یہی ناٹک ہے. پتا نہیں ساتھ میں چلنے میں کیا مس ئی لہ ہے. اب پتا نہیں کہاں بھٹک رہی ہو گی.“ اشارہ بھی غصے سے بولی، وہ سب ہوٹل پہنچ کر اپنے ریزو کیے ہوئے کیبن میں تھیں مگر خود میں مگن آس پاس سے بے خبر ہو کر چلنے کی وجہ سے ایہا وہاں ندارد تھی سو وہ سب پریشان ہونے کے ساتھ غصے میں تھیں۔ ”تم لوگ آرڈر لکھواؤ میں جب تک ان محترمہ کو دریافت کر کے لاتی ہوں.“ مہرو نے ان سب سے کہا۔

”ارے جانے کی کیا ضرورت ہے کال کر لو اور بتا دو کیبن کونسا ہے وہ خود ہی آ جائے گیں۔“ روشنی نے عقلمندی دکھائی ی۔

”فار یور کائی نڈ انفارمیشن اگر آپ کو یاد ہو تو محترمہ انہوں نے کار میں بیٹھتے ساتھ ہی شاریہ کو موبائل دے دیا تھا کہ سب اپنے اپنے سیل سے سیلفی لے کر اسٹیٹس ڈال رہیں تھیں سو اس بے چاری کی حسرت کیوں باقی رہ جائے۔“ اشارہ نے طنزیہ کہا۔ روشنی نے تھی فوراً شاریہ کی طرف دیکھا جہاں وہ ”بے چاری“ اپنی

باقی ماندہ حسرت پوری کر رہی تھی کہ اسے آس پاس کی بھی خبر نہ تھی اسکی بھی نہیں جس نے اسکی حسرت کو حسرت بننے بچالیا تھا۔" وہ سب چھوڑو میں جا رہی ہوں محترمہ کو دیکھنے یقیناً وہ محترمہ اپنا من پسندیدہ شغل جاری کر چکی ہو گیں۔" یہ کہتے ہی مہرو کیبن سے باہر نکل گ ئی۔

------------*------------*------------

وہ کشمکش میں تھی کہ اندر جائے کہ باہر ہی ان لوگوں میں سے کسی کے آنے کا انتظار کرے۔اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے۔بے بسی سے وہ خود کو کوس رہی تھی کہ کیا ضرورت تھی آس پاس سے بے خبر ہو کر چلنے کی اب بھگتو۔وہ رونے والی تھی۔مگر دل کڑا کر کے وہ گلاس ڈور پش کر کے اندر داخل ہو گ ئی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا اب کہاں جائے کہ کسی نے پیچھے سے اسکی کلائی ی کھینچی وہ خوف زدہ ہو کر پلٹی تو اسکا اٹکا ہوا سانس بحال ہوا۔اس وقت مہرو کی آمد اسے رحمت خداوندی سے کم نہ لگی۔بے ساختہ اسنے شکر ادا کیا۔اسوقت اسے مہرو کے خونخوار تیور بھی برے نہ لگے جو اسے کھا جانے والی والی نگاہوں سے گھور رہی تھی۔کچھ بھی بولے بغیر مہرو نے اسکا ہاتھ پکڑا اور تقریباً گھسیٹ کر کیبن میں لا کر ہی چھوڑا جہاں سب پہلے ہی اسکی کلاس لینے کے لیے تیار بیٹھیں تھیں۔

"تمہیں کوئی ی سائی کی پرابلم ہے کیا؟" اشارہ نے نہایت سنجیدگی سے شروعات کی۔(بھ ئی کلاس کی....)"کسے سائی کو پرابلم ہے؟ مجھے بتاؤ میں اسکا کیس ہینڈل کروں گی"۔اپنی عادت سے سے مجبور زرناب آدھی ادھوری بات سن کر پرجوش ہو کر بولی کہ چلو کوئی ی سائی کو ملا تو جس پر وہ اپنی پڑھائی ی کا رعب ڈالے گی۔"تم تو چپ چاپ ہی بیٹھو ہمیشہ ہی آدھی بات سن کر بکواس شروع کر دیتی ہو۔" مہرو جھلا کر بولی۔"اچھا اب سب اپنی اپنی بکواس بند کر دو اور ٹوٹ پڑو اس سے پہلے کہ یہ دونوں بھکڑ سارا ہی چٹ کر جائے۔" انابیہ نے شاریہ اور زرناب کو

موقع سے فائدہ اٹھا کر کھانے سے لطف اندوز ہوتے دیکھکر کہا۔ وہ سب بھی کھانے سے لطف اندوز ہونے لگیں کہ آخر کو سدا کی کنجوس اشارہ انہیں خود کے ذاتی پیسے سے لنچ کروا رہی تھی سو فضول کی بحث میں وہ سب کیوں پڑتیں۔

---*---------*-----------*---------------

"یار ایک کپ چائے کے لیے بول کریم سے۔" عالم پیشانی سہلاتے ہوئے رضوان سے بولا جو مزے سے موبائل میں سر گھسائے بیٹھا تھا۔ "شرم تو نہیں آ رہی ہو گی مہمان کو کام سکھاتے ہوئے۔" اسنے سر اٹھائے بغیر کہا۔ اسکے مہمان بولنے پر عالم نے اسے سر سے پیر تک گھورا کہ کس اینگل سے یہ مہمان نظر آ رہا ہے۔ "شرم تو تجھے آنی چاہیئے۔ جو تو ہر روز منہ اٹھائے یونی آ جاتا ہے بہانے سے تو تُو میرے آتا ہے پر مجھے پتہ ہے تُو لڑکیاں تاڑنے آتا ہے۔" عالم نے اسے لتاڑا جو بڑے مزے سے اسکے آفس میں اسی کی چی ئی ر پر آڑھا تر چھا ہوا موبائل میں گم تھا۔ "اچھا جو خود روز یونی آتا ہے وہ کس لیے تُو بھی تو لڑکیوں کو تاڑنے آتا ہے۔" رضوان بھی دوبدو بولا۔ "لاحول ولا قوت مجھے بھی خود کی طرح سمجھتا ہے۔ لیکچرر ہوں میں پڑھانے آتا ہوں تیری طرح نہیں ہوں۔" عالم تلملا کر بولا۔ "ہاں تو آنکھیں بند کر کے پڑھاتا ہے نا تُو"۔ رضوان نے طنزیہ کہا۔ "اسکا تو پتہ نہیں لیکن تو ضرور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر پڑھاتا اگر اسکی جگہ پر ہوتا تو۔" دانش اندر داخل ہوتے ہوئے بولا۔ "تم لوگوں نے میرے آفس کو سمجھ کیا رکھا ہے۔" عالم ان لوگوں کو گھورتے ہوئے بولا جو آئے دن اسکے آفس میں ڈیرہ جمائے رہتے۔ "اپنا آفس کیونکہ دوستوں میں تو اپنا پرایا نہیں ہوتا سو ہم لوگ اپنے آفس کبھی بھی آئے تجھے کیا مس ئی لہ ہے۔" رضوان دل جلاتی مسکراہٹ سے بولا۔

اسنے بے چارگی سے آہ بھرتے ہوئے اپنے کمینے قسم کے دوستوں کو دیکھا اور گنگنانے لگا

ہر ایک فرینڈ کمینہ ہوتا ہے

بولے تو ہر ایک فرینڈ کمینہ ہوتا ہے

اب اسکے کمینے قسم کے دوست اپنی کمینگی دکھانے لگے۔ دانش نے پیپر ویٹ اٹھایا اور رضوان پین ہولڈر سے اسکا نشانہ لینے لگا۔

"آہہہہہہہ......" اسکے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

اسنے فوراً غصے سے مقابل کو گھورا جو اندھوں کی طرح اس سے ٹکرا گیا تھا۔ دراصل آج انابیہ اور زرناب کو مورنیگ واک کا بخار چڑھا تھا سو دونوں صبح ہی صبح قریبی پارک میں واک کرنے نکل پڑیں لانا تو وہ سب کو چاہ رہی تھیں لیکن ان کی طرح ان لوگوں کو کوئی ی بخار نہیں چڑھا تھا صبح صبح اپنی نیند تیاگنے کا سو دونوں اکیلے ہی نکل پڑیں۔ وہ دونوں پارک میں راؤنڈ لیتے ہوئے لوگوں پر تبصرے بھی کر رہیں تھیں۔

"مجھے لگتا ہے سرکس کے سارے جوکر یہاں پر چھوڑ دی ئے گے ہیں کیونکہ جس حساب سے یہ لوگ اوٹ پٹانگ کی حرکتیں کر رہیں ہیں اس سے یہی لگ رہا ہے۔" انابیہ
نے کچھ لوگوں کو ایکسر سائز کرتے دیکھکر کہا۔

"خدا کو مانو یار وہ بے چارے تو ایکسر سائز کر رہیں ہیں اگر ان لوگوں پتہ چل جائے کہ تم انہیں جوکر کہہ رہی ہو تو بے چارے مارے صدمے کے فوت ہو جائے۔"

زرناب نے انہیں دیکھتے ہوئے بولی جو واقعی ایسی حرکتیں کر رہے تھے کہ گمان ہو کہ جوکر ہیں۔

"اگر ایسی اوٹ پٹانگ کی حرکتوں کو ایکسر سائی ز کہتے ہیں تو میں تو کبھی نہ کروں کہ لوگ مجھے جوکر ہی سمجھنے لگیں۔" وہ ناک چڑھا کر بولی۔

"ہییں ں ں س انہیں کیا ہوا اب کیا پاگل خانے کے سارے پاگل یہں چھوڑ دی ئے گ ئی ے ہیں کیا۔" اب اسنے کچھ لوگوں کو ہاتھ اوپر کر کے ہنستے ہوئے دیکھکر کہا۔

"ارے میری اماں یہ بھی ایکسر سائی ز ہے ایک قسم کی اور خبردار جواب کوئی ی بکواس کی تو۔" زُرناب جھنجھلا کر بولی۔ "زیادہ رعب جھاڑنے کی ضرورت نہیں ہے مجھ پر سمجھیں پورے ایک سال بڑی ہوں تم سے۔" انابیہ تنک کر بولی۔ "ہاں بڑی ہو تو کیا ہوا خالہ تو میں ہوں نہ تمہاری تم میری بھانجی ہی رہو گی چاہے کتنی بھی بڑی ہو جاؤ۔" زُرناب چڑھاتے ہوئے بولی۔ "خبر دار جو مجھ پر خالاؤ ں والا رعب جھاڑا۔" وہ غصے سے بولی۔ ابھی وہ لوگ بکواس کر رہیں تھیں کہ انابیہ سے آکر کوئی ی زور سے ٹکرایا۔ بس پھر کیا تھا انابیہ بی بی نان اسٹاپ شروع ہو گ ئی۔ "اندھے ہو کیا دکھائی ی نہیں دیتا یا آنکھوں کی جگہ بٹن فٹ کر رکھے ہیں۔ پتہ نہیں کہاں کہاں سے اٹھ کر آجاتے ہیں۔ آج تو واقعی لگتا ہے پاگل خانے والوں نے اپنے سارے پاگل یہیں چھوڑ دی ئے ہیں۔" اپنا سر سہلاتے ہوئے وہ غصے سے بولی۔

"اوہ محترمہ میری آنکھیں بالکل صحیح سلامت ہیں ہاں البتہ آپکی آنکھوں کے ساتھ کوئی ی مس ئی لہ ضرور ہو سکتا ہے کیونکہ آپ اگر غور فرمائے تو آپ غلط ٹریک پر ہیں۔" وہ جو کب سے اسکی بکواس سن رہا تھا طنزیہ بولا۔ اسکی بات پر زُرناب نے فوراً دیکھا کہ واقعی وہ لوگ ٹریک پر الٹا واک کر رہی تھیں وہ تھوڑا شرمندہ ہوئی ی مگر انابیہ اس سب سے بے نیاز مقابل کو گھورتے ہوئے پھر شروع ہو گ ئی۔ "جب آنکھیں اتنی ہی صحیح سلامت تھی تو ٹکرائے

کیوں سائی یڈ ہو جاتے نا لیکن نہیں تم لڑکے ایسے ہی ہوتے ہو جہاں لڑکی دیکھی نہیں فلیٹ ہو گ ہئے۔" "دیکھیں محترمہ اب آپ زیادتی کر رہی ہیں میں تمیز سے بات کر رہا ہوں تو اسکا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ بد تمیزی کریں۔" وہ تحمل سے بولا۔

"ہاں تو تم میرے ماما کے بیٹے ہو جو تمیز سے بات کروں۔" وہ الٹا بولی۔ "سوری میں اسکی طرف سے معزرت کرتی ہوں دراصل اسے مینٹلی پرابلم ہے۔" زرناب نے بات سنبھالتے ہوئے کنپٹی پر انگلی گھما کر کہا اور انابیہ کو گھسیٹ کر لے جانے لگی جب پیچھے سے اس لڑکے کی پُر تاسف آواز سنائی ی دی "بے چاری اچھی خاصی شکل ہے پر دماغی حالت ٹھیک نہیں ہے میں نے بھی خوامخواہ اسے سنا دی چچ چچ۔" یہ بات سن کر انابیہ کا میٹر گھوم گیا وہ فوراً پلٹی اور غصے سے بولی "یہ کسے بول رہے ہو تم کہ دماغی حالت خراب ہے ہاں تمہاری دماغی حالت خراب ہو گی سمجھے تم۔" اسکی بات پر وہ کچھ نہیں بولا بس ترحم اور افسوس سے اسے دیکھنے لگا کہ واقعی بے چاری پاگل ہے۔ اور آگے بڑھ گیا۔ اسکے یوں خود کو دیکھنے پر اسکا دماغ پھر آؤٹ آف کنٹرول ہوا اسنے آگے بڑھ کر اسکا کالر دبوچ لیا۔ وہ بے چارہ اس افتاد کے لیے تیار نہ تھا سو بوکھلا گیا اب تو اسکے پاگل پن پر اسے یقین ہو گیا

اسنے فوراً اپنا آپ چھڑا کر وہاں سے تقریباً بھاگتے ہوئے پارک سے نکل گیا۔ پیچھے انابیہ کا غصے سے برا حال تھا تو زُرناب کا شرمندگی سے کیونکہ کافی لوگ انکی طرف متوجہ ہو چکے تھے۔

-------------------------*--------------*

اب جب گھر جا کر زُرناب نے ان سب کو من و عن سارا قصہ چٹکھارے لے کر سنایا تو سب ہنس کر دوہری ہو گئی ں۔ "کاش میں بھی وہاں ہوتی سارا شولائی یو دیکھتی تو کتنا مزہ آتا واؤ۔ " چشم تصور میں خود کو لائی یو شو انجوائے کرتے ہوئے دیکھکر شاریہ بولی تھی کہ

انابیہ کا ہاتھ اسکا شانہ سیک گیا۔ " تم لوگوں کو مزہ آرہا ہے اگر کبھی وہ مجھے مل جائے تو اسکی وہ درگت بناؤ گی کہ آئینہ میں اپنی شکل دیکھنے سے بھی ڈرے گا۔ " دونوں مٹھیاں بھینچتے ہوئے اسنے دانت پیس کر کہا گویا دانتوں کے بیچ وہ لڑکا ہو۔ " وہ کبھی غلطی سے بھی تمہیں دیکھ لے گا تو منہ چھپا کر بھاگ لے گا بے چارے کے لیے ایک تجربہ ہی کافی ہے۔ " اپنی ہنسی بمشکل کنٹرول کرتے ہوئے مہرو بولی۔ " دیکھو میرا اور دماغ مت خراب کرو پہلے ہی میرا موڈ خراب ہے۔ " وہ غصے سے بولی مگر انہیں بدستور ہنستے دیکھکر وہ واک آؤٹ کر گئی۔

-------*----------------*---------------

آج سب ساتھ میں ڈنر کرنے والے تھے۔ (نظام صاحب اور انکے دونوں بیٹے) سو مہرماہ اور انابیہ ڈنر کی تیاری کر رہیں تھیں فوزیہ بیگم انہیں سب سمجھا کر اور حتی المقدور انکی مدد بھی کر کے چچی جان کے ساتھ نانا کے گھر گئی تھیں۔ سویٹ ڈش تو چچی جان بنا کر لائی ی
تھیں۔ اب انہیں قورمہ کباب روٹی سلاد وغیرہ بنانا تھا۔

"جسنے بھی یہ پیاز نامی مخلوق ایجاد کی ہے نادل کر رہا ہے اسے اکیس توپوں کی سلامی دوں۔ " انابیہ سلاد کے لیے پیاز کاٹتے ہوئے دہائی دی۔ " تم سے یہ پیاز تو کٹ نہیں رہی پتا نہیں سسرال جا کر کچن کیسے سنبھالو گی۔ " کوئی ی کچن میں داخل ہوتے ہوئے بولا۔ انابیہ آواز سن کر فوراً پلٹی اور خوشی سے سامنے والی کے گلے لگ گئی۔ " جویریہ کس

کے ساتھ آئی ی ہو۔ کتنی بری ہو نا تم اتنے دنوں سے بلا رہی تھی اور آج آئی ی ہو کتنا مس کر رہی تھی تمہیں میں۔" وہ خفگی سے بولی۔

"ارے یار تم تو جانتی ہو نا آپی آئی ی ہوئی ی ہیں اسلیے ٹائم ہی نہیں ملا آنے کا آج تو عباد بھائی ی گھر آئے تھے آپی سے ملنے۔ انکا گھر یہیں قریب میں ہے ابھی کچھ دن پہلے ہی شفٹ ہوئے ہیں سو انہیں کے ساتھ لٹک گ ئی۔" جویریہ نے تفصیل سے بتایا۔ "کہاں ہیں تمہارے عباد بھائی ی جا کے انکا شکر ادا کروں کے بہت مہربانی اس بندریا کو ہمارے گھر چھوڑنے کی اور درخواست کہ آگے بھی یہ مہربانی کرتے رہیں۔" وہ شرارت سے بولی۔

"وہ باہر سے ہی چلے گ ئے ہیں انہیں کچھ کام تھا اور یہ بندریا کسے بولا تم نے ہاں۔" جویریہ کفگیر اٹھا کر اسکے اسکے پیچھے لپکی جو منہ چڑھا کر باہر کی طرف بھاگی تھی۔ "لو بن گیا کھانا اگر یہ اسی طرح کرتی رہیں تو۔" مہرماہ کباب بناتے ہوئے بڑبڑائی ی۔ قورمہ تقریبا پک چکا تھا چاول اسنے دم پر رکھ دی ئے تھے اب روٹیاں باقی تھیں جو اسکا ارادہ جویریہ اور انابیہ سے بنوانے کا تھا کباب بنا کر وہ سلاد ترتیب سے سجانے لگی کہ پیچھے سے آکر کسی نے اسکے بال کھینچ لیے۔ "آہ... سدھر جاؤ ولید ورنہ کسی دن میرے ہاتھوں ضائع ہو جاؤ گے۔" اسنے جھلا کر کہا۔ "سچی تو پھر کب ضائ ع کر رہی ہو۔" ولید کھیرے کے قتلے اٹھا کر کھاتا ہوا بولا۔ "ولید تم کبھی سدھر سکتے ہو۔ مجھے تو بہت ترس آرہا ہے۔" اسنے سلاد کی پلیٹ فریج میں رکھتے ہوئے کہا۔

"ہیییں تمہیں کیوں ترس آرہا ہے اور کس پر۔" ولید نے

حیرت سے کہا۔ "تمہاری ہونے نے والی بیوی پر۔ بے چاری کا مستقبل خطرے میں ہے اور وہ معصوم پتہ نہیں کہاں ہو گی۔ مجھے تو سچ میں بہت ترس آرہا ہے بے چاری چچ چچ چچ.... " اسنے مصنوعی تاسف سے کہا۔

"تمہیں اسکی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے تم اپنی فکر کرو۔" ولید نے معنی خیزی سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے تمہیں پتہ ہے آج کس خوشی میں میٹنگ رکھی گئی ہے۔امی بھی چچی جان کے ساتھ نانا کے وہاں گئی ہیں۔کچھ تو گڑبڑ ہے۔" اسنے کھوجا کہ شاید اسے کچھ

پتہ ہو مگر وہ ولید ہی کیا جو اتنی آسانی سے کچھ بتادے۔"نہیں کیوں تمہیں کیا گڑبڑ لگ رہی ہے۔" اس سے پہلے کہ مہرماہ کچھ بولتی معیز بھاگتے ہوا آیا اور بولا "یار مہرو کوئی چھپنے کی جگہ بتادو ورنہ تمہارا یہ جانِ عزیز ماموں اس خونخوار بلی کے ہاتھوں شہید ہو جائے گا۔"

"چلو بھئی میں تو چلا تمہارا یہ ڈرامہ لمبا چلے گا۔" ولید اتنا کہہ کر باہر نکل گیا مگر جاتے جاتے بھی مہرو کی چوٹی کھینچنا نہیں بھولا تھا۔ بھولتا بھی کیسے بچپن کی عادت جو ٹھہری۔

-----*-------------*-----------*-----------

"آئے ایم سوری مسٹر شاویز ہم یہ ڈیل نہیں کرسکتے۔"

عارفین نے رسانیت سے کہا۔"کیوں کیا آپ کوئی وجہ بتاسکتے ہیں اس ڈیل کے کینسل کرنے۔" شاویز نے چبا چبا کر کہا۔"وجہ مجھے نہیں لگتا کہ اسکی کوئی

ضرورت ہے آپ کو خود معلوم ہو گا کہ بزنس سرکل میں آپ کتنے نیک نام مشہور ہے۔" اسنے طنزیہ کہا۔

"ارے آپ بھی کن افواہوں میں اعتبار کرنے لگے یہ سب کسی حریف نے اڑایا ہے۔" شاویز نے وضاحت کی۔

"آپ میرا اور اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں مسٹر شاویز آپ کا وقت بھلے نہ قیمتی ہو مگر میرا وقت بہت قیمتی ہے۔" یہ کہتے ہی وہ میٹنگ روم سے باہر نکل گیا۔

اپنی اس تذلیل پر شاویذ کھول کر رہ گیا۔ "تمہیں معلوم نہیں عارفین تم نے کس سے پنگا لیا ہے بہت مہنگا پڑے گا تمہیں شاویذ کو انکار کرنا۔" اسنے غصے سے مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

------*------------*---------*-------------*------

زُرناب دندناتے ہوئے ڈرائی نگ روم میں داخل ہوئی جہاں انابیہ اور جویریہ گپیں ہانک رہیں تھیں۔ "یہ معیز کا بچہ کہاں ہے آج تو میں اسے زندہ نہیں چھوڑونگی" اس نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ "ہائے کیوں میرے اکلوتے چھوٹے ماموں کے پیچھے پڑی ہو آخر اس معصوم نے تمہارا کیا بگاڑا ہے" انابیہ نے معصومیت سے استفسار کیا۔ "یار زُرناب معیز کے بچے کب ہوئے۔" جویریہ نے مصنوعی حیرت سے پوچھا۔ "مجھے تم لوگوں سے بحث نہیں کرنی ۔" یہ کہکر وہ کچن میں گ ئی جہاں مہرو کچن سمیٹ رہی تھی۔ "مہرو معیز کہاں ہے؟" اسنے نہایت سنجیدگی سے پوچھا۔ "تم مجھ سے کیوں پوچھ رہی ہو گھر جا کر دیکھو وہیں ہو گا۔" اسنے حیرت کا مظاہرہ کیا

"مجھے اچھی طرح پتہ ہے اسے تم نے ہی کہیں چھپایا ہو گا۔" زُرناب نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ "ویسے ہوا کیا ہے جو تم اس بے چارے کے پیچھے پڑ گ ئی ہو۔" مہرو نے پوچھا۔ "یہ پوچھو کیا نہیں ہوا؟" وہ غصے سے بولی۔

"اچھا یہی بتا دو کیا نہیں ہوا۔" مہرو مسکراہٹ دبا کر بولی۔ "اسنے میری فرینڈ کو ایک کافی شاپ میں میری طرف سے ملنے کے لیے بلا لیا اور میرے فرشتوں کو بھی خبر نہیں کہ وہ میرا ویٹ کر رہی ہے ایک گھنٹہ ویٹ کرنے کے بعد وہ مجھے فون پر گالیاں دے رہی تھی ظاہر سی بات ہے اتنا ویٹ کرنے کے بعد وہ مجھے پھولوں کے ہار سے تو نوازنے سے رہی۔" اسنے تفصیل سے بتایا۔

"ہاں تو اسکی غلطی ہے۔" معیز فریج کی اوٹ سے نکل کر بولا۔

”اچھا کیا غلطی ہے میری مجھے بھی تو پتہ چلے۔“ زُرناب غصے سے معیز کی طرف دیکھ کر بولی۔

”میں نے صبح اس سے صرف پانچ سو مانگے تھے بطور قرض حالانکہ اسکے پاس کافی پیسے تھے مگر اس کنجوس نے صاف انکار کر دیا اسے ذرا اپنے اکلوتے چھوٹے بھائی پر ترس آیا ہو۔ ذرا اسکا دل توڑتے شرم آئی ہو۔ ارے بہنیں کیا نہیں کرتیں اپنے بھائی کے لیے لیکن اس کنجوس نے صرف پانچ سو کے لیے اپنے معصوم بھائی کا توڑ دیا۔ اب ظاہر ہے اسے اتنی بڑی گستاخی کی سزا تو ملنی تھی۔“ اسنے مزے سے مہرو کو اپنا کارنامہ بتایا۔

”ویسے معیز تمہارے بچے کہاں ہے زُرناب بول رہی تھی انہیں چھوڑے گی نہیں۔“ جویریہ زرناب کو چڑھانے کے لیے بولی۔ وہ دونوں بھی کچن میں آچکی تھیں۔

”اسی لیے تو میں اس جنگلی بلی کی شادی کے بعد اپنی شادی کرونگا اور تو اور میں اسے اپنی شادی میں انوائٹ بھی نہیں کرونگا۔“ شرارت سے کہتے وہ باہر کی طرف لپکا کیونکہ زرناب نے جویریہ سے کفگیر لے لیا تھا معیز کی مرمت کرنے کے لیے۔ زرناب بھی اسکے پیچھے بھاگی۔ ان دونوں کے جانے کے بعد مہرو انابیہ سے بولی

”چلو اب تم دونوں اچھی بچیوں کی طرح فٹافٹ روٹیاں بنالو باقی سب ہو گیا ہے اب صرف کباب فرائی کرنے ہیں جو بعد میں کھانا سرو کرنے سے پہلے میں فرائی کر دوگی ہے۔ اور خبردار جو الٹی سیدھی روٹیاں بنائی تو۔“ انہیں وارننگ دیتے ہوئے وہ کچن سے باہر نکل گ ئی۔

انابیہ روٹی بناتے ہوئے جویریہ کو واک والا واقعہ تفصیل سے بتانے لگی۔

-------------*-------------------*-------------

آج وہ اپنے کسی دوست کے وہاں انوائیٹ تھا۔ اسکا گھر آؤٹ آف سٹی تھا سو اسے کافی رات ہوگئی تھی نکلتے نکلتے ابھی اسکی گاڑی شہر کی حدود میں داخل ہوئی ہی تھی وہ انتہائی رش ڈرائیونگ کر رہا تھا جب اسکی گاڑی سے کوئی وجود ٹکرایا۔ اسنے بے اختیار بریک لگائے

وہ فوراً گار سے باہر نکلا۔ اسنے آگے آکر اسے دیکھا جو بے ہوش ہو چکی تھی شاید اسنے اسے ہلایا جلایا جیسے ہی اسکی نظر اسکے چہرے پر پڑی اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا اسکے منہ سے بے اختیار نکلا "او مائی گاڈ"۔ عالم نے اسکے بے ہوش وجود کو اٹھایا اور کار کی پچھلی سیٹ پر ڈالا اور خود آکر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

اب اسکا رخ کسی قریبی ہاسپیٹل کی طرف تھا۔

------*-------------*---------*-----------

"دیکھا میں نہ کہتی تھی کل جو میٹنگ ہو رہی تھی بڑوں کے درمیان اس میں یقیناً کچھ گڑبڑ ہے۔" مہرو نے فخریہ کالر جھاڑے۔ "اوہ میڈم جو تم اترا رہی ہو تو تمہیں بتا دوں سب ہی کو پتا تھا کہ کچھ نہ کچھ گڑبڑ ہے۔ اور مجھے تو یہ بھی پتا تھا کہ اس ویک اینڈ میں مہمان آرہے ہیں وہ ایہا کو دیکھنے آرہے ہیں۔" اب کے اشارہ نے اپنے نادیدہ کالر جھاڑے ۔ "تمہیں کس نے بتایا۔" ایہا نے مشکوک انداز میں پوچھا۔ "بھئی اپنے اپنے سورس آف انفارمیشن ہیں۔" وہ اترائی۔ "اچھا کون آرہا ہے یہ پتا ہے تمہیں بقول تمہارے سورس آف انفارمیشن کے۔" مہرو نے کھوجتے ہوئے پوچھا۔ "ہاں بھئی پتا ہے سب ایسا ویسا سورس آف انفارمیشن نہیں ہے میرا پکی خبر ہے میرے پاس۔" وہ فخریہ بولی۔ "اب پھوٹ بھی چکو کون آرہا ہے کب سے اترائے جا رہی ہیں محترمہ سب کو پتا ہے تمہاری سن گن لینے والی عادت کا۔" ایہا نے اسے جھاڑا۔ "ہاں بھئی بتا رہی ہوں نا بڑی بے صبری ہو رہی ہو۔ یاد ہے تم لوگوں کو

ہم لوگ لاسٹ منتھ شفیق بھائی ی کے بزنس فرینڈ کی بیٹی کی شادی میں گ ئے تھے ارے وہی شادی جس کی دلہن کو دیکھکر زُرناب بول رہی تھی کہ تھوڑی سی شرم ایہا سے ادھار لے لے۔ اسی شادی میں عارف میاں کی والدہ صاحبہ شرمائی ی گھبرائی ی سی ایہا پر بری طرح فلیٹ ہو گ ئی یں سو اسی لیے وہ اس سنڈے کو آ رہی ہیں انفیکٹ وہ ڈیٹ فکس کر کے ہی جائے گیں۔" اسنے تفصیلاً بتایا۔

"کتنے دنوں سے گھر میں کوئی ی فنکشن نہیں ہوا۔ واؤ کتنا مزہ آئے گا۔ اب کتنے سارے فنکشن ہوں گے۔" شاریہ پرجوش ہو کر بولی۔

"میں تو پہلے ہی بتا رہی ہوں ہر فنکشن کے لیے میں الگ جوڑا بنواؤ گی۔" زُرناب نے یقین دہانی کروائی ی۔

"ارے بھ ئی ابھی کچھ فکس ہوا نہیں اور تم لوگوں کا خیالی پلاؤ پہلے ہی بن گیا۔ اچھا یہ بتاؤ یہ انابیہ اور جویریہ کہاں ہیں نظر نہیں آ رہیں کافی دیر سے۔" ایہا نے پوچھا۔

"ہونا کہاں ہیں ان لوگوں کو چھت پر بیٹھی گپیں ہانک رہیں ہوں گی۔" زُرناب منہ بناتے ہوئے بولی۔ اسے ان لوگوں پر بہت غصہ آتا تھا کیونکہ وہ لوگ ڈیلی ملنے کے بعد بھی گھر میں جب ہوتیں تو آس پاس سے بے خبر خود میں مگن ہوتیں۔ جویریہ تھی تو زُرناب کی خالازاد مگر اسکی فرینڈشپ انابیہ سے زیادہ تھی۔ اسکی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ وہ دونوں اسکول لائ ف سے ساتھ میں پڑھتی آ رہیں تھیں اور اب کالج میں بھی دونوں ایک ہی کلاس میں تھی اور دونوں ہم عمر بھی تھیں۔

---*------------------*------------

”آج سے اس عارفین ملک کے بچے (گالی دیتے ہوئے) کے ایک ایک سیکنڈ کی رپورٹ چاہیئے مجھے۔“ اسنے فون پر اپنے آدمی کو حکم دیتے ہوئے کہا۔ فون رکھنے کے بعد اسکے ہونٹوں پر خباثت سے بھرپور مسکراہٹ تھی۔

”تم نے خود ہی اپنے پیروں پر کلہاڑی ماری ہے عارفین ملک۔ شاویز شاہ کو انکار کر کے تم نے اچھا نہیں کیا ہے۔ وہ وقت بھی دور نہیں عارفین ملک جب تمہاری کمزوری میرے ہاتھوں آئے گی۔ اور تم میرے سامنے گڑگڑاؤ گے۔“

اسنے عارفین کے تصور کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ اب وہ

مطمئن انداز میں اپنی چی ئی رپر جھولتا کچھ گنگنارہا تھا۔

-----*-------------*------------*-----------

عالم نے اسے ہاسپٹل میں ایڈمٹ کروادیا تھا۔ اسے ضروری ٹریٹمنٹ دینے کے بعد پرائیویٹ روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔ اسکی حیرت تھی کہ ختم نہیں ہو رہی تھی کہ وہ وہاں کیا کر رہی تھی۔ ابھی بھی اسکے بے ہوش وجود پر نظریں جمائے وہ یہی سوچ رہا تھا جب اسکی پلکیں لرزیں اسنے کراہ کر آنکھ کھولی۔ اور آس پاس کے ماحول کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگی۔ پھر جیسے ہی اسکی نظر عالم پر پڑی جو فکرمندی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا وہ بے اختیار اس سے لگ کر رو دی۔

وہ بھی اسکی کیفیت سمجھتے ہوئے اسے تسلی دینے کے انداز میں اسکا سر سہلانے لگا۔

----------*-------------*------------

اسنے کافی دیر ڈور نوک کیا جب کوئی ی جواب نہ آیا تو وہ اندر آگ ئی۔ دیکھا روم میں کوئی ی نہ تھا البتہ باتھروم سے پانی گرنے کی آواز آرہی تھی۔ وہ یونہی کمرے کا جائی زہ لینے لگی اسکی نظروں میں ستائی ش تھی۔ اسے اکثر حیرت ہوتی کہ لڑکا ہوتے ہوئے بھی اسکا کمرہ اتنا صاف ستھرا کیسے رہتا ہے۔ ایسا نہ تھا کہ وہ پھوہڑ ہے یا بد سلیقہ تھی۔ بس اسکا ماننا یہ تھا کہ اسکی عمر کے لڑکے اتنے صفائی ی پسند نہیں ہوتے۔ اسکا ویٹ کرتے ہوئے وہ اسکی سی ڈیز کا جائی زہ لینے لگی یونہی اسنے ایک سی ڈی پلے کر دی۔ کمرے میں دھیمے سروں میں میوزک بجنے لگا۔ راکنگ چی ئی رپر جھولتی وہ بھی گنگنانے لگی۔

.....shining in the shade in sun like

....A pearl upon the ocean

....come and feel me

.....Girl feel me

....Shining in the shade in sun like

......a pearl upon the ocean

....Come and heal me

......girl heal me

...Thinking about the love

.....We making and

ولید جب باتھروم سے نکلا تو اسے اپنے کمرے میں مزے سے چی ئی رپر جھولتے میوزک سنتے دیکھا۔ ساتھ ہی ساتھ وہ بھی گنگنا رہی تھی۔ اسنے گرین کلر کی قمیض پر پنک پینٹ پہنا تھا۔ گرین اور پنک ہی دوپٹہ جو اسنے سر پر لے رکھا تھا۔ اسکی چوٹی سے کچھ آوارہ لٹیں نکل کر اسکے صبیح چہرے پر شرارت سے جھول رہی تھیں جنہیں وہ بار بار کان کے پیچھے اڑس رہی تھی۔ ولید کو اسوقت وہ بہت ہی حسین لگ رہی تھی۔ کچھ لمحے کے لیے تو وہ مبہوت رہ گیا۔

.....tera hone laga hoon

...Khone laga hoon

...Jabse mila hoon

...Tera hone laga hoon

....Khone laga hoon

...jabse mila hoon

وہ ایک ٹرانس کی سی کیفیت میں اسکے نزدیک گیا۔ جو اسکی آمد سے بے خبر ابھی بھی گنگنا رہی تھی۔

....Huwa hai tujhe jo bhi jo bhi

...Mujhe bhi iss baar huwa

...To kyu na main bhi keh du keh du

.....Huwa mujhe bhi pyaar huwa

اسنے کندھے سے پکڑ کر مہرو کا رخ اپنی طرف کیا۔ وہ گھبرا کر پلٹی اور ولید کو دیکھ کر اسکی جان میں جان آئی ہی تھی کہ اسکی نظر اسکے شرٹ کے بغیر وجود پر پڑی وہ بوکھلا کر رخ موڑ گئی۔ "تم شرٹ پہن کر باہر نہیں نکل سکتے تھے۔" اسنے رخ موڑے موڑے جھنجھلا کر کہا۔ "فار یور کائنڈ انفارمیشن یہ میرا روم ہے میں کیسے بھی نکلوں۔" وہ اسکی بوکھلاہٹ انجوائے کرتا بولا اور واڈروب سے شرٹ نکال کر پہننے لگا۔ وہ شرٹ کے بٹن بند کر رہا تھا جب اوپری بٹن اسکے ہاتھ میں آ گیا۔

"اچھا اب جلدی کرو مجھے اپنی فرینڈ کے وہاں ایک ضروری نوٹس لینے جانا ہے تمہارے ساتھ۔ کیونکہ ڈرائیور امی اور چچی جان کو کسی رشتے دار کے وہاں لے کر گیا ہے۔ اور مجھے ابھی جانا ضروری ہے سو جلدی کرو تمہارے پاس پانچ منٹ ہیں۔" اسنے گھڑی دیکھتے ہوئے حکم دیا۔ کیونکہ پوچھنے کی زحمت اسنے گوارا نہ کی تھی۔ وہ انکار کرتے کرتے رہ گیا۔ اچانک اسکے ذہن میں ایک سوچ لہرائی وہ شرارتی انداز میں اسے دیکھنے لگا۔ "میں تمہیں لے چلوں گا۔ مگر میری ایک شرط ہے۔" اسنے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔ اسنے بغیر سوچے سمجھے ہاں میں سر ہلا دیا۔ "جلدی پھوٹو میرے پاس ٹائم نہیں ہے۔" اسنے عجلت سے کہا۔

"میری شرٹ میں یہ بٹن ٹانک دو۔" اسنے نہایت سنجیدگی سے کہتے بٹن اسکے ہاتھ میں رکھا۔

"ولید تم کوئی اور شرٹ نہیں پہن سکتے۔" اسنے جھنجھلا کر کہا۔

"نہیں اگر تمہیں چلنا ہے تو بٹن لگاؤ دو ورنہ میں تو چلا۔" یہ کہتے وہ مزے سے بیڈ پر پھیل کر لیٹ گیا۔

"ولید تم کبھی نہیں سدھرو گے۔" وہ بے بسی سے بولی۔

”شرٹ اتار کر دو مجھے جب تک میں باہر ویٹ کر رہی ہوں تمہارا۔“ یہ کہکر وہ باہر جانے لگی جب ایک ہی جست میں ولید بیڈ سے اس تک پہنچا اور اسکی کلائی ی تھام لی۔ ”شاید تم بھول رہی ہو میں نے کہا لگانا ہے تو ایسے ہی لگاؤ ورنہ۔“ وہ دل جلاتی مسکراہٹ سمیت بولا۔

”تم اٹھا لو میری بے بسی کا فائدہ۔ تمہارا ابھی وقت آئے گا

تب میں بھی تمہیں نہیں بخشوں گی۔“ وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔ ”لاؤ دو سوئی ی دھاگا۔“ اسنے بڑی فرمابرداری سے واڈروب کی دراز سے سوئی ی دھاگے کا باکس لا کر اسکے ہاتھ میں دیا۔ غصے سے اسنے سوئی ی میں دھاگا ڈالا۔ اور اسکی شرٹ میں بٹن ٹانکنے لگی اور وہ اسے تکنے لگا۔

(میری توبہ جو کبھی اس سے مدد لی تو کمبخت تاڑ بھی تو کیسے رہا ہے جیسے کچا ہی چبا جائے گا) وہ مزے سے اسکے تاثرات ملاحظہ کر رہا تھا۔ (بدتمیز کہیں کا دل تو کر رہا شرٹ کے بجائے اسکی آنکھوں میں بٹن ٹانک دوں) غصے سے سوچتے ہوئے اسنے جان بوجھ کر اسے سوئی ی چبھو دی۔ سسسی کہتے ہی اسنے مہرو کے ہاتھ پکڑ لیے۔ میوزک ابھی بھی بج رہا تھا شاید وہ پھر سے ریپیٹ ہو رہا تھا۔

....Ankhon se choo loon ke

....Banhein tarasti hain

....Dil ne pukara hain

.....Haan ab to chale aao

...Banhon me dale banhein banhein

ایک جھٹکے سے اسنے اپنے ہاتھ چھڑائے۔ اور آخری ٹانکا مارتے ہوئے بولی "جلدی سے باہر آؤ میں کار میں تمہارا ویٹ کر رہی ہوں۔" یہ کہتے ہی اسے خونخوار نگاہوں سے گھورتے اسنے باہر کی جانب دوڑ لگا دی۔ اسکے یوں بھاگنے پر وہ بے ساختہ ہنس پڑا۔

----------*----------*----------------

"میں کونسا ڈریس پہنوں گی کل۔" زرناب نے فکر مندی سے کہا۔ اسوقت وہ سب ابیہا کے روم میں بیٹھی تھیں۔ اور کل کے لیے پہننے والے کپڑوں کی فکر میں ہلکان تھیں

"بھئی میں نے تو سوچ لیا ہے مجھے کیا پہننا ہے۔" زرناب کے تاثرات سے لطف اندوز ہوتی شاریہ بولی۔

"میں تو ہئیر اسٹائل جویریہ سے ڈلواؤں گی۔" انابیہ بولی۔

"اچھا یہ تو بتاؤ ان میں سے کونسا شیڈ سوٹ کرے کرے گا میرے ڈریس پر۔" اب کے اشارہ نے فکر مندی سے پوچھا۔ ابیہا غصے سے انہیں گھور رہی تھی۔ جو اسے چھوڑ کر اپنی اپنی فکروں میں ہلکان تھیں۔

"میں نے تو ڈیسائیڈ کر لیا ہے اسموکی آئی ز بنانا ہے میں نے۔" بات ختم ہونے سے پہلے ہی زرناب کو امی کا زوردار دھموکا پڑ چکا تھا۔ "خبردار جو کل کسی نے لیپا پوتی کی تو۔" انہوں نے وارننگ دی اور روم سے سے باہر نکل گئی یں۔ انکے جاتے ہی سب کے حلق سے قہقہے برآمد ہوئے زرناب نے خونخوار نگاہوں سے انہیں گھورا اور بولی "تم لوگ مجھے بتا نہیں سکتیں تھیں کہ امی آگئی یں ہے۔"

"ویسے مجھے یہ بتاؤ کل مجھے دیکھنے لوگ آرہے ہیں یا تم لوگوں کو۔" ابیہا خفگی سے بولی۔

"آف کورس تمہیں۔" مہرو بولی۔

"لیکن تم لوگوں کی تیاریوں کو دیکھ کر لگ رہا ہے جیسے تم لوگوں کو دیکھنے آرہے ہیں۔" وہ ہنوز خفا تھی۔

"اچھا یہ بتاؤ کل کونسا ڈریس پہنو گی۔" مہرو اسکی خفگی دور کرنے کے لیے بولی۔

"میرے خیال سے تم لوگ اسی لیے میرے روم میں آئی ہیں تھیں۔" ایہا بولی۔

اسکی خفگی دور کرنے کے لیے سب اسے مشورے دینے لگیں کہ کیسے تیار ہونا ہے۔

---------*-------------*---------

"سر آپ نے مسٹر شاویز کو انکار کر کے اچھا نہیں کیا اسکی

پہنچ بہت اوپر تک ہے۔ وہ آپکو نقصان پہنچا سکتا ہے۔"

اسکے مینیجر افتخار صاحب نے کہا۔

"سب گیدڑ بھپتیاں ہیں ایسوں سے مجھے اچھی طرح نپٹنا آتا ہے۔" اسنے گویا ناک پر سے مکھی اڑائی ی۔

"سر آپ نہیں جانتے وہ کس حد تک جا سکتا ہے۔" انہوں نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔

"آپ یہ سب مجھ پر چھوڑیں میں دیکھ لوں گا اور مجھے احمد ٹینڈرز کی فائی ل لا کر دیں۔" اسنے ابھی بھی لاپرواہی سے کہا۔ یہ جانے بغیر کے مستقبل میں اسے یہ لاپرواہی کتنی مہنگی پڑے گی)

اسنے ایک نظر کمرے پر ڈالی جسے دیکھ کر محسوس ہو رہا تھا گویا ابھی کوئی ی طوفان آکر گزرا ہو۔ اور پھر انہیں شدید قسم کی گھوریوں سے نوازا جو یوں تیار ہو رہیں تھیں۔ جیسے انہیں کسی سوئی مبور میں جانا ہو۔

”میرے خیال میں تم لوگوں کی تیاریاں بے کار ہے کیونکہ ان لوگوں کو ایہا پہلے ہی پسند آچکی ہے سو تم لوگوں کا کوئی ی چانس نہیں ہے اسی لیے شرافت کے پائی جامے میں آتے ہوئے انسان بن جاؤ۔“مہرو نے انکی تیاری دیکھتے ہوئے کہا۔

”کہاں آپی ابھی اتنی بھی تیاری نہیں کی ہیں۔“شاریہ تیار ہونے کے بعد خود کو آئینے میں دیکھتے ہوئے بولی۔

”وہ تو مجھے دکھ رہا ہے کہ کتنی تیاری کی ہیں۔“اسکا اشارہ کمرے کی ابتر حالت پر تھا۔

”تم تو چپ ہی رہو خود تو سر جھاڑ منہ پہاڑ بنے گھومتی رہتی ہو اور ہم لوگ ذرا سا تیار کیا ہوئے جلنے لگیں۔“اشارہ نے ایہا کو لپ اسٹک لگاتے ہوئے کہا۔

”واٹ.... جلتی ہے میری جوتی تم بھوتنیوں سے کہ بندہ ایک بار دیکھ لے تو مارے خوف کے دوسری نظر نہ ڈالے۔“اسنے حساب برابر کیا۔

”اللہ اللہ کہیں سے جلنے کی بو آرہی ہے۔“جویریہ سے ہئیر اسٹائل بنواتے انابیہ نے اسے چڑھایا۔

”ہیییں کیا جل گیا۔“لائی نر لگاتی زرناب بولی۔(وہی زرناب کی عادت اب بندے کی عادت اتنی پختہ بھی نہ ہو)

”تم تو چپ چاپ اپنی لیپا پوتی کرو۔“جویریہ نے اسے جھڑکا۔

انہیں غصے سے گھورتی مہرماہ کمرے سے باہر نکل گ ئی۔

اسکے جانے کا کسی نے نوٹس نہیں لیا سب اسی طرح اپنی تیاریوں مگن رہیں۔ مگر تھوڑی ہی دیر بعد جب مہرو کی واپسی نانی کے ساتھ ہوئی ی تو ان سب کو گڑبڑ کا احساس ہوا۔نانی بہت غصے میں دکھائی ی دے رہیں تھیں نا جانے اسنے

انہیں کیا کہا تھا اور مہرو اسکی شکل سے معصومیت یوں ٹپک رہی تھی گویا بے چاری ابھی ابھی سیدھی آسمان سے وہیں کمرے میں لینڈ ہوئی ی ہو۔

تم لوگوں کو میں نے منع کیا تھا نا کہ کوئی ی بھی لیپا پوتی نہیں کرے گا۔" انہوں نے غصے سے ان سب کو گھورتے ہوئے کہا۔

"اور نہیں تو کیا کل نانی آپ نے انہیں منع بھی کیا تھا مگر یہ لوگ نہیں مانیں۔ اور تو اور میں نے جب ان سب کو کہا تو مجھے بولتی ہیں تمہارے اندر بھی امی کی روح گھس گ ئی ہے وہی بیک ورڈ کنزرویٹیو اور پتا نہیں کیا کیا۔ یہ لوگ تو زبردستی مجھے بھی یہی سب کچھ تھوپ رہیں تھیں اسی لیے میں بھاگ کر آپ کو بلا لائی ی آپ تو جانتی ہی ہیں میں یہ سب پسند نہیں کرتی مجھے سادگی ہی پسند ہے۔" اسنے معصومیت کے اگلے پچھلے سارے ریکارڈ توڑ دی ئے۔

"کچھ سیکھو اس سے۔ تمہی لوگوں کے ساتھ رہتی ہے مگر اوٹ پٹانگ کے فیشن نہیں کرتی۔ اور ایک تم لوگ ہو۔" انہوں نے سب کو لتاڑتے ہوئے کہا۔

ان سب نے اسکے معصومیت سے سجے چہرے کو بری طرح گھورا۔ جس میں زرناب کا تو بس نہیں چل رہا تھا کہ آنکھوں ہی سے اسے گولی مار دے۔

"نانی دیکھ ئیے کیسے گھور رہیں ہیں مجھے یہ لوگ۔ اور یہ زرناب تو مجھے دھمکی دے رہی ہے کہ آپ کے جانے کے بعد بتائے گی۔" اسنے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا۔

"نہیں امی میں تو بس......" زرناب کی زبان بات ختم کرنے سے پہلے ہی رک گ ئی کیونکہ اب امی خونخوار نگاہوں سے اسکی میک اپ سے سجی آنکھیں دیکھ رہی تھیں۔ "یہ جو چڑیلوں جیسی آنکھیں بنائی ی ہے نا اسے

فوراً صاف کرو اور تم سب بھی انسان بن جاؤ اور خبر دار جو تم میں سے کوئی ی اس حالت میں مہمان سامنے آیا تو۔" انہوں نے وارننگ دی۔

"نانی کچن میں میری مدد کی ضرورت تو نہیں۔" اسنے پھر اپنے نمبر بڑھائے۔

"نہیں بیٹا سب کچھ تیار ہے۔ تم بس ان لوگوں پر نظر رکھنا اگر یہ لوگ انسان نہیں بنیں تو مجھے آ کر بتانا۔" وہ بڑے پیار سے اسے بولیں۔

"جی نانی ضرور۔" اسنے نہایت فرمابرداری سے کہا۔ وہ اسکی بلائی یں لیتیں کمرے سے باہر نکل گ ئی یں۔

اب اسکا رخ ان بلاؤ ں کی طرف تھا جو اسے کھا جانے والی نگاہوں سے گھور رہیں تھیں کر تو کچھ نہیں سکتی تھیں۔ "ہاں تو کوئی ی بول رہا تھا کچھ جلنے کی بو آ رہی ہے واقعی کچھ نہیں بہت کچھ جلنے کی بو آ رہی ہے۔" اسنے مزے سے صوفے پر دراز ہوتے ہوئے کہا۔

"اللہ تم کو پوچھے مہر ماہ ہم مظلوموں کی آہ لگے گی تمہیں۔" زرناب تو باقاعدہ بد دعاؤ ں پر اتر آئی ی۔

"کوئی ی فائدہ نہیں مائے ڈیر ایسی بے کار قسم کی آہ تو تم جیسیوں کو لگتی نہیں تو مجھ معصوم کو کیا خاک لگے گی۔" وہ چڑھاتے ہوئے بولی۔

"ہاں ہاں سب پتا ہے تم کتنی معصوم ہو۔" انابیہ چڑ کر بولی۔

"ہاں وہ تو میں ہوں۔" اسنے اترا کر کہا۔

"تم کتنی بڑی فتنی ہو ہم سب کو اچھی طرح پتا ہے۔" اشارہ اسے گھورتے ہوئے بولی۔

"اتنی محنت سے میں نے اسمو کی آئی ز بنائی تھی۔ پوری محنت ضائی ع ہو گ ئی۔" زرناب روہانسی ہو کر بولی۔

”ہاں صحیح کہا تم نے اگر اتنی محنت اپنی پڑھائی پر کرتیں نا تو یقیناً پوزیشن آہی جاتی۔“مہرو نے اس پر طنز کیا۔

”ارے بھئی لڑنا بند کرو اور یہ بتاؤ میں کیسی لگ رہی ہوں۔ اوور تو نہیں لگ رہی۔“ ایہا آئینے میں اپنا جائزہ لیتے ہوئے بولی۔ تو سب نے باقاعدہ اسے تیز قسم کی گھوریوں سے نوازا صرف مہرماہ نے اسے ستائشی نظروں سے دیکھا اور بولی۔”بالکل پرفیکٹ لگ رہی ہو بس ذرا لپ اسٹک ہلکی کر لو۔“

لپ اسٹک صاف کرتے ہوئے اسکی نظر ان سب پر پڑی جو بری طرح سے اسے گھورنے میں مگن تھیں۔

”کیا ہوا تم لوگ مجھے اس طرح کیوں گھور رہی ہو۔“ اسنے ناسمجھی سے انہیں دیکھتے ہوئے کہا۔

”دراصل بے چاریوں کو انسان بننے کا حکم ملا ہے اسی لیے یہ لوگ تمہیں گھور رہی ہیں۔“مہرو نے انکا تمسخر اڑایا۔ اس سے پہلے کہ ان میں سے کوئی کرارا سا جواب دیتا صائمہ بھابھی نے انہیں مہمانوں کے آنے کی اطلاع دی۔ وہ لوگ بھی آئندہ کے لیے ادھار رکھ کر کمرے کا پھیلاوا سمیٹنے لگیں۔

---*-------------*-----------*----------

”ٹھیک ہے یار کوئی بات نہیں۔ اوکے السلام علیکم۔“

فون رکھکر وہ انکے پاس آیا جو ملازمین کو ہدایت دے رہیں تھیں۔”رہنے دیں دادو ولید نہیں آرہا۔“ انکے گلے میں بانہیں ڈالتا وہ بولا۔”اے ہائے کیوں نہیں آرہا۔“ انہوں نے پوچھا۔

”دراصل کچھ گیسٹ آرہے ہیں اسکے گھر اس نے کہا ہے نیکسٹ ٹائم وہ ضرور آئے گا۔“ اسنے وضاحت کی۔

”اگلی دفعہ اسے کہنا وہ ضرور آئے نہیں تو ناراض ہو جاؤ گی میں اس سے۔“ انہوں نے محبت بھری ناراضگی سے کہا۔

”ہاں ہاں ضرور آئے گا وہ۔ عالیان کہاں ہے نظر نہیں آرہا۔“ عارفین نے ادھر ادھر نظر دوڑا کر کہا۔

"ابھی تھوڑی پہلے ہی آیا ہے۔ سو رہا ہے اب۔ اس لڑکے کی تو تو مجھے سمجھ ہی نہیں آتی۔ آنے جانے کا کوئی ی وقت ہی نہیں۔ جب دل کیا گھر آ گیا جب دل کیا چلتا بنا۔" انہوں نے فکر مندی سے کہا۔

"ارے آپ فکر کیوں کرتیں ہیں بس ذرا بزنس سیٹ ہو جائے پھر اسکی خبر لیتا ہوں۔" اسنے انکی فکر دور کرنے کی غرض سے کہا۔

--*-------------*---------*-----------------

عالم نے اسے ہاسپٹل سے ڈسچارج کروا کر ہوسٹل میں شفٹ کر دیا تھا۔

"تھینک یو عالم تم نہیں ہوتے تو پتا نہیں میرا کیا ہوتا۔"

اسنے تشکر سے کہا۔

"اب تم زیادتی کر رہی ہو ایمی میں نے تمہاری مدد اس لیے نہیں کی کہ تم میری شان میں قصیدے پڑھنے لگ جاؤ۔" اسنے ناراضگی سے کہا۔

"اچھا بھ ئی نہیں کرتی تمہاری تعریف۔" اسنے آنکھوں میں آئی ی نمی صاف کرتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں تم اپنے سارے ڈاکیومنٹس دو مجھے۔" اسنے کچھ یاد آنے پر کہا۔

"وہ تو نہیں ہیں میرے پاس اس رات جب ایکسیڈنٹ ہوا تھا تو شاید وہیں گر گیا تھا میرا پرس۔ اسی میں میرے ڈاکیومنٹ تھے۔" وہ اداسی سے بولی۔

"اوہ ہاں یاد آیا تمہارا پرس بلیک کلر کا تھا نا۔ وہ گرا نہیں تھا تمہارے ہاتھ ہی میں تھا جب تم بے ہوش ہوئی ئیں تھیں تو ابھی وہ شاید میری کار میں ہو گا۔" اسنے ذہن پر زور دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن تمہیں ڈاکیومنٹ کیوں چاہئے۔“ وہ پوچھ رہی تھی۔

”کیوں تمہیں اپنی اسٹڈیز کمپلیٹ نہیں کرنی۔“ وہ بولا۔

وہ کچھ دیر اسے دیکھتی رہی پھر نم لہجے میں بولی ”تم سچ میں بہت.........“

”ہاں ہاں مجھے پتہ ہے میں بہت اچھا ہوں اب زیادہ تعریفیں کر کے مجھے چنے کے جھاڑ پر چڑھانے کی کوشش مت کرو۔“ اسکی بات کاٹ کر وہ خفگی سے بولا۔

وہ اپنے آنسو صاف کر کے بولی ”اب چلیں۔“

”کہاں؟“ اسنے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

”ارے بھئی ایڈمیشن کروانے خود ہی تو بول رہے تھے بھول گئے کیا اتنی جلدی۔“ وہ مسکراتے ہوئے بولی تو وہ بے اختیار

ہنس دیا۔

---*--------*--------------*--------------

”میری پیاری بہنیا بنے گی دلہنیا

میری پیاری بہنیا بنے گی دلہنیا

سج کے آئے گیے دلہے راجا

بھیا راجا نہیں بجائے گا باجا (کیونکہ یہ اولڈ فیشن ہو چکا ہے)

میری پیاری بہنیا بنے گی دلہنیا

سولہ سنگھار میری بہنیا کرے گی

ٹیکا چڑھے گا اور ہلدی لگے گی"۔

جب سے مہمان رخصت ہوئے تھے۔ معیز اور عمار لہک لہک کر گا کم رہے تھے اور بیڑا زیادہ غرق کر رہے تھے سب کے کانوں کا۔

"اللہ کے واسطے اپنا یہ بے سرا ڈھول بند کر دو اگر تھوڑی دیر اور تم لوگوں کا یہ بے سرا گانا سنا تو قسم سے بہری ہو جاؤ گی۔" شاریہ نے ان دونوں کے آگے ہاتھ جوڑے۔

"عمار دیکھ اپنی ویلیو لوگ کیسے ہاتھ جوڑ رہیں ہیں اپنے سامنے ابھی یہ حال ہے جب ہم لوگ سلیبرٹی بنے گے تو کیا ہو گا۔" معیز نے اپنے کالر کھڑ کھڑائے۔

"منہ دھو رکھو سلیبرٹی اور تم لوگ۔" زرناب نے تمسخر اڑایا۔

"منہ کیا ہم لوگ پورا نہا دھو کر آئے ہیں تمہاری طرح نہیں ہیں جو سال میں ایک دفعہ غلطی سے نہائے اور پورا سال میک اپ سے کام چلائے۔" یہ کہکر وہ یہ جا وہ جا۔ کیونکہ زرناب نے اپنی پینسل ہل والی سینڈل اٹھالی تھی۔ "پتا نہیں لوگ بہادری سے سچ کا سامنا کیوں نہیں کرتے۔ تاریخ گواہ ہے سچائی اپنا آپ منوا لیتی ہے۔ سچ کے سامنے یہ پینسل والی ہل بھی کچھ نہیں۔" یہ بول کر عمار فل اسپیڈ میں بھاگ لیا۔ کیونکہ اب سینڈل اسکی طرف آ رہی تھی جو عمار کے بھاگنے کی وجہ سے بد قسمتی سے اندر داخل ہوتیں امی کے قدموں میں سجدہ کر چکی تھی۔ "بہت خوب اب ماں کا استقبال چپلوں سے ہو گا۔" انہوں نے طنزیہ کہا۔

”نہیں امی وہ گر گئی تھی میرے ہاتھ سے۔“ زرناب بوکھلا کر وضاحت دینے لگی۔ بے چاری کا آج کا دن ہی خراب تھا۔

”میں یہ کہنے آئی تھی کہ اب تم لوگ کچن صاف کر لو۔

تمہاری بھابھی صبح سے لگی ہوئی تھی کاموں میں تھک گئی ہو گی وہ بھی انسان ہے تم لوگوں سے ذرا نہیں ہوا کہ کوئی مدد ہی کر دیتی۔“ انہوں ڈانٹتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے امی ہم لوگ کچن صاف کر دیں گے۔“ ایبہا فرمابرداری سے بولی۔

”چلو کڑیوں کام پر لگ جاؤ۔“ امی کے جانے کے بعد ایبہا بولی۔ جس پر سب نے برا منہ بنایا۔

”بھئی میں اور جویریہ تو چلیں تمہارے چکر میں اسائمنٹ نہیں بنا پائیں۔“ انابیہ ایبہا سے بولتی جویریہ کو لے کر جانے لگی۔

”اوہ میڈم تم نے سب کو بے وقوف سمجھ رکھا ہے جس طرح ابھی تک نہیں بنایا ویسے تھوڑی دیر اور نہ بناؤ اور عزت سے کام کروا کر جانا۔“ اشارہ تنک کر بولی۔

”اور نہیں تو کیا کام کرے بغیر میں تم لوگوں کو جانے نہیں دوں گی۔“ اب کے زرناب بولی۔

”ارے بھئی جھگڑو مت میں اور بیا کر لیں گی۔“ مہرو بولی تو مارے خوشی کے سب کی باچھیں چیر گئیں۔

”ہائے کتنی اچھی ہو مہرو تم۔“ جویریہ خوشی سے بولی۔

”وہ تو میں ہوں۔ لیکن میری ایک شرط ہے۔“ اسنے انکی خوشی ملیامیٹ کی۔

”مجھے پتا تھا کہ ضرور دال میں کچھ کالا ہے۔ ورنہ تم اتنی شریف ہو ہی نہیں سکتی۔“ اشارہ بولی۔

"تم یہ بتاؤ شرط کیا ہے۔" زرناب بے صبری سے بولی۔

"ایک دم سمپل ہے میری جو ٹریٹ پینڈنگ ہے وہ میں نہیں دوں گی۔" اسنے نہایت اطمینان سے اپنی شرط بتائی۔

"ہائے کتنی بری ہو آپی تم ہم لوگوں کی مجبوری کا غلط فائدہ اٹھا رہی ہو۔" شاریہ تاسف سے بولی۔

"یہ چیٹینگ ہے مہرو۔" انابیہ بولی۔

"ٹھیک ہے پھر کام کرو تم لوگ"۔ اسنے بے نیازی سے کہا۔

"لگتا ہے مہرو آج کے دن تم صرف بد دعا ہی سمیٹو گی۔" کب سے خاموش ایہا افسوس سے بولی۔

"اسکی تم فکر نہ کرو میں بد دعا پروف ہوں۔" اسنے بے فکری سے کہا۔

"تمہاری کمینگی کا مجھے پہلے ہی اندازہ تھا۔" اشارہ دانت پیستے ہوئے بولی۔

"بولو شرط منظور ہے یا نہیں۔ یہ آفر زیادہ دیر تک کے لیے ویلیڈ نہیں ہے تم لوگوں کے پاس صرف ایک منٹ ہے۔" اسنے کمال بے نیازی سے کہا۔

"اللہ تم کو پوچھے مہرو۔" جویریہ بولی۔

"تم بھی کیا یاد کرو گی مہرو کن سنجیوں سے تمہارا پالا پڑا ہے معاف کیا تمہاری ٹریٹ کو۔" زرناب دل پر پتھر رکھ کر شاہانہ انداز میں بولی۔

"وہ تو مجھے پتا ہے تم لوگ کتنی سخی ہو۔ دل ہی دل میں کتنی گالیوں سے نواز چکی ہوں گی۔ سب پتا ہے۔ اسلیے یہ تو بولو ہی مت کتنی سخی ہو تم لوگ۔" اسنے طنزیہ کہا۔

”ارے بھ ئی یہ سب چھوڑو اب تم لوگوں کو جو کام ہے وہ کرو اور مہر و تم میرے ساتھ چلو کچن میں۔“ ایبھا نے سب کو اٹھایا اسے پتا تھا یہ لوگ رات بھر بھی اسی طرح بحث کر سکتیں تھیں۔

-----*-----------------*-----

”تم کہاں ہوتے ہو آجکل دادو بتا رہیں تھیں تمہارے آنے جانے کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔“ اسنے ڈنر کے بعد عالیان کو آڑے ہاتھوں لیا۔ وہ جو روم میں جانے کے لیے پر تول رہا تھا عارفین کے تفتیشی انداز پر گڑبڑا کر بولا ”وہ بھائی کہیں نہیں بس دوستوں کے ساتھ کمبائن اسٹڈی کی وجہ سے ٹائم میں گڑبڑ ہو جاتی ہے۔“

”اور یہ تمہارے حلیہ کو کیا ہوا۔“ اسنے تنقیدی نظروں سے اسکے کپڑوں اور بالوں کو دیکھ کر کہا۔ جس کی جنس گھٹنے سے کاٹ چھاٹ کا شکار تھی تو بال کو دیکھ کر لگ رہا تھا کئی دنوں سے سیٹ کروانے کی فرصت نہیں ملی اور تو اور گلے میں جھولتی بڑی سی چین جس پر عالیان کے نام کا لاکیٹ جگمگا رہا تھا۔

اب تو وہ صحیح معنوں میں سٹپٹایا۔ ”کچھ نہیں بھائی وہ ٹائم نہیں ملا سیلون جانے کا۔“ وہ خشک حلق کو تر کرتے ہوئے بولا۔

”اور کپڑے خریدنے کا وقت بھی نہیں ملا ہو گا۔ تبھی یہ پھٹے ہوئے کپڑے پہنے گھوم رہے ہو۔“ اسنے ٹھنڈے لہجے میں طنز کیا۔

”بس وہ بھائی۔۔۔۔۔۔“ وہ منمنایا۔

”آئندہ تمہیں اس حلیے میں نہ دیکھوں۔“ اسنے وارننگ دی۔

”جی بھائی۔“ وہ فٹ سے بولا حالانکہ اسکا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا بس جان چھوٹنے کی غرض سے کہہ رہا تھا۔

"دادو سے میں تمہاری کوئی ی شکایت نہ سنوں۔" اسنے تنبیہ کی۔

"جی۔" اسنے تابعداری سے کہا۔

ابھی وہ کچھ اور بھی وارننگ دیتا کہ اسکا سیل بج اٹھا۔ اسنے عالیان کو جانے کا اشارہ کیا۔ خود فون کان سے لگاتا اپنے روم کی طرف بڑھ گیا۔ عالیان نے فون کرنے والے کو ڈھیر ساری دعائیں دیں۔ اور اپنے روم کی طرف دوڑ لگا دی۔ جیسے ابھی بھی ڈر ہو عارفین روک کر پھر سے تفتیش شروع کر دے گا۔

-----------*------------------*--------------

"یار تو واقعی بہت بڑا خبیث ہے ہم لوگ نہیں آپائے تجھ سے ملنے تو تو نے بھی زحمت نہیں کی کہ ایک کال ہی کر لے۔" رضوان نے شکوہ کیا۔ دراصل رضوان بزنس کے سلسلے میں آؤٹ آف سٹی گیا تھا۔ اور دانش اپنے کزن کی شادی میں گیا ہوا تھا۔ اب انکی ملاقات تقریباً ہفتہ بھر بعد ہو رہی تھی۔ "نہیں یار بس بزی تھا تم لوگ تو جانتے ہی ہو ابھی کچھ دنوں میں یونی میں کوئی ی ایوینٹ ہے۔" اسنے وضاحت دی۔

"تو تو خوش ہی ہو گا کہ ہم لوگ تجھے پریشان کرنے نہیں آتے۔ کنجوس کہیں کا اب تو تیری جیب بھی کافی بھاری ہو گئی ہو گی اگر میرا غصہ ٹھنڈا کرنا ہے تو اپنی جیب ہلکی کر۔" سدا کا چٹورا دانش بولا۔

"ہاں مجھے پتہ ہے تو کتنا بھکڑ ہے بغیر کھائے پیئے مانے گا نہیں۔" اسنے ہنستے ہوئے کہا۔

"اسے کھانے پینے کے علاوہ کچھ سوجھتا ہی نہیں۔" رضوان نے کہا۔

"اور تو جیسے کچھ کھاتا پیتا ہی نہیں میرے بہانے خود اسکی جیب ہلکی کرتا ہے۔ صحیح کہا کسی نے بد سے برا بدنام۔" دانش آہ بھرتے ہوئے کہا۔

"اچھا اب ایسے ہی باتوں سے پیٹ بھروگے یا اٹھو گے بھی۔" عالم کار کی چابی اٹھاتے ہوئے بولا۔

"تجھے کس نے بولا کہ ہم لوگ اتنی آسانی سے تجھے بخش دیں گے۔" رضوان اٹھتے ہوئے بولا۔

"مجھے پتہ ہے تم لوگ میری جان اتنی آسانی سے نہیں چھوڑو گے۔ کتنے کمینے اور خبیث ہو تم دونوں مجھے معلوم ہے۔" عالم ہنستے ہوئے بولا۔

"تو ہمیں خبیث اور کمینہ سمجھتا ہے ہائے ہائے یہ سننے سے پہلے میں بہرہ کیوں نہ ہو گیا۔" دانش دہائی دیتے ہوئے بولا
۔

"اچھا جیسے تم لوگ ابھی تھوڑی دیر پہلے میری تعریف میں رطب السان تھے۔" اسنے طنزیہ کہا۔

"تم لوگ بھی کس بحث میں پڑ گ ئے اب چلو بھی بھوک سے میری آنتیں قل ہو اللہ پڑھ رہی ہیں۔" انہیں جھگڑتے دیکھکر اسنے دہائی دی۔

وہ لوگ بھی لڑنا چھوڑ کر کار کی طرف بڑھ گ ئے۔

----*----------------*-----------------

"کیا ان لوگوں کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔" انابیہ غصے سے بولی۔

"یہاں آنے سے پہلے انہیں ایک بار اپنے بیٹے سے پوچھ لینا چاہی ئے تھا۔" اب کے مہرو بولی۔

"ارے بھ ئی کیا ہو گیا ہے تم لوگوں کو۔ کونسا بات پکی ہو گ ئی تھی ابھی صرف دیکھنے آئے تھے وہ لوگ اب انکا بیٹا اپنی کسی یونی فیلو کو پسند کرتا ہے تو اس میں ان کی کیا غلطی۔" ایہانے انہیں ٹھنڈا کرنا چاہا۔

"تو وہ اپنے بیٹے سے پوچھ نہیں سکتیں تھیں اسکی پسند۔" اشارہ دانت پیستے ہوئے بولی۔

”لے کے دماغ خراب کرنے آگ ئی ییں ہمارا۔“ زرناب دانت کچکچاتے ہوئے بولی۔ جب سے ان لوگوں نے فون کر کے معزرت کی تھی کہ انکا بیٹا کسی اور کو پسند کرتا ہے انہیں پتہ نہیں تھا اسی لیے وہ ایہا کا رشتہ لائی ی تھیں۔ اب وہ شرمندہ ہیں کہ وہ اپنے بیٹے کے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتیں۔ تب سے ان سب کا غصے سے برا حال تھا اور ایہا انہیں سمجھا رہی تھی۔

”اتنی آسانی سے تو نہیں بخشے گیے انہیں کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی پڑے گا۔“ اشارہ بولی۔

”میرے دماغ میں آئی یڈیا آیا ہے۔“ مہرو کی آنکھیں چمکیں کسی خیال کے تحت۔

”کیا آئی یڈیا ہے جلدی پھوٹو۔“ جویریہ بے صبری سے بولی۔

”تھوڑا ڈینجر ہے لیکن۔“ اسنے انہیں خبردار کیا۔

”دیکھ لیں گے اب کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی پڑے گا۔“ زرناب بولی تو مہرو انہیں بتانے لگی۔

-----*----------------*-----------------

"جلدی کرو وہ آتا ہی ہو گا۔“ مہرو باتھروم کی طرف دیکھ کر بولی۔ تو زرناب جو اطمینان سے اسکے موبائل کا جائی زہ لے رہی تھی ہڑبڑی میں نمبر ڈھونڈنے لگی۔ ”ارے بھ ئی ہوا کہ نہیں۔“ وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔ ”کر رہی ہوں نہ۔“ زرناب جلدی جلدی نمبر اپنے موبائی ل میں فیڈ کرتے ہوئے بولی۔ ”تم مجھے مرواؤ گی زرناب آج۔“ وہ غصے سے بولی۔ ”ارے بھ ئی ہو گیا ٹینشن کیوں لیتی ہو۔“ یہ کہتے ہی اسنے دروازے سے باہر کی طرف دوڑ لگا دی کیونکہ کلک کر کے باتھروم کھلنے کی آواز آئی ی تھی۔ مہرو نے بھی اسکی تقلید کرنی چاہی مگر زرناب نے مارے ہڑبڑی کے دروازہ بند کر دیا تھا۔ جب تک وہ دروازہ کھولتی وہ باتھروم سے باہر آکر اس تک پہنچ چکا تھا۔

اسے دیکھ کر اسکی اوپر کی سانس اوپر نیچے کی سانس نیچے رہ گ ئی۔ اس سے پہلے ہی وہ ڈور کے نوب پر ہاتھ رکھ چکا تھا اور اب کھوجتی نگاہوں سے اسے گھور رہا تھا۔ "تم یوں چوری چپے میرے روم میں کیا کر رہی تھی؟؟" اسنے مشکوک انداز میں پوچھا۔

"وہ میں...." اسنے خشک حلق کو تر کیا۔ پھر اسکے دماغ نے کام کیا وہ اس سے کیوں ڈر رہی ہے اسنے کونسا جرم کیا۔

"میرے چچا کا گھر ہے میں کبھی بھی آؤں تمہیں اس سے کیا۔" اسنے ڈھٹائی ی سے کہا۔

"مگر آپ شاید بھول رہیں ہیں یہ میرا روم ہے جہاں آپ اپنے من مرضی سے آجا نہیں سکتیں۔" اسنے طنزیہ کہا۔

"میری مرضی۔" اسنے لاپرواہی کا تاثر دیتے ہوئے کندھے اچکائے اور دروازے کی طرف ہاتھ بڑھائے تھے کہ ولید نے جھٹکے سے اسکا ہاتھ کھینچا اور بولا۔ "میری مرضی کی بچی سچ بتاؤ کیوں آئی یں تھیں۔" وہ توازن برقرار نہ رکھ پائی ی جوابًا اس سے زوردار طور پر ٹکرائی ی۔ اسنے بھی بے اختیار اسے سہارا دیا۔ وہ اسکے بے حد قریب تھا اتنا کہ وہ اسکی دھڑکن محسوس کر سکتی تھی۔ اسنے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اسکی آنکھوں میں کچھ تھا وہ زیادہ دیر نہ دیکھ پائی ی اسنے فورًا نظریں جھکا لیں کچھ لمحے تو یوں ہی بیت گ ئے پھر مہر ماہ ہی ہوش میں آئی ی اور ہاتھ چھڑا کر وہاں سے بھاگ لی۔

"یا اللہ میری توبہ جو کبھی اسکے روم میں گ ئی تو بدتمیز کہیں کا گھورتا ایسے ہے جیسے اسکا ادھار لے کر بیٹھی ہوں۔ اس زرناب کی بچی کو میں چھوڑوں گی نہیں مجھے پھنسا کر خود بھاگ گ ئی۔" ان لوگوں کے پورشن کے طرف جاتے ہوئے وہ بڑبڑا رہی تھی۔

-----------✻-----------------✻---------------

”یار اب اپنے تو عیش ہی عیش ہیں۔“ اسنے اپنے دوستوں کو خوشی خوشی بتایا۔

”کیوں بھائی ی کوئی ی لاٹری نکل آئی ی ہے کیا؟؟“ ندیم نے پوچھا۔

”اب یہی سمجھ لے۔“ وہ بولا۔

”اب بتا بھی دو کیوں سسپنس کریٹ کر رہے ہو۔“ بلال نے اکتا کر کہا۔

”ارے یار عارفین بھائی ی پندرہ دن کے بزنس ٹور پر گی ئے ہیں اب کوئی ی روک ٹوک نہیں کرے گا۔“ وہ بولا۔

”یار تو اپنے بھائی ی سے اتنا ڈرتا کیوں ہے۔“ آصف نے سوال کیا۔

”تو ان سے ملا نہیں ہے نا اسی لیے پوچھ رہا ہے۔ ورنہ تیرا بھی یہی حال ہوتا۔“ ندیم جھرجھری لیتا بولا۔

”کیوں تو مل چکا ہے؟“ آصف نے کہا۔

”ارے یہ صرف ملا نہیں ہے بلکہ باقاعدہ اسکا سیشن ہوا ہے بھائی ی کی عدالت میں۔“ عالیان بولا۔

”مطلب....“ آصف اور بلال نے نا سمجھی سے انہیں دیکھا۔

”مطلب یہ ہے کہ ایک دن یہ مجھے بلانے آ گیا اب اسکی بد قسمتی کہ بھائی ی بھی تب گھر پر تھے۔ انہوں نے اس سے پوچھا کہ تم لوگ کہاں جاؤ گے ابھی۔ یہ بے وقوف بھی بڑا ایبا بچہ بنے میرے اشارہ کرنے پر بھی انہیں اپنا پورا شیڈول بتا دیا پھر کیا تھا۔ انہوں نے وہ لتے لیے کہ الاامان الحفیظ۔ اور تو اور سزا کے طور پر پڑھنے کے لیے بٹھا دیا وہ بھی اپنے سامنے خود اپنا آفس ورک کرنے لگے ساتھ ہی ساتھ ہم سے پوچھتے بھی جا رہے تھے کہ کوئی ی مس ئی لہ تو نہیں ہو رہا پڑھنے میں۔ اب انہیں کیا بتاتے کہ مین مس ئی لہ تو پڑھائی ی ہی ہے جو انہیں بتا کر جوتے نہیں کھانے تھے۔“ اسنے تفصیلاً بتایا۔

"یار تیرے بھائی ی ہے کہ ہٹلر۔" سدا کا پڑھائی ی چور بلال بولا۔

"اسی لیے تو اتنا ڈرتا ہے۔" آصف بولا۔

"وہ سب چھوڑو اب یہ بتاؤ کیا کرنا ہے اتنے دن۔" عالیان نے کہا۔

"چلتے ہیں کہیں گھومنے پھرنے ک ئی دن ہو گ ئے آؤ ٹنگ نہیں ہوئی ی۔" گھومنے کا شوقین ندیم بولا۔

"یار جائیں گے کہاں؟" بلال نے کہا۔

"دو تین دن میں پلان کرتے ہیں کہاں جانا ہے۔ ابھی تو کینٹین چلو قسم سے بڑی بھوک لگی مارے خوشی کے ناشتہ ہی کرنا بھول گیا تھا۔" عالیان بے زاری سے بولا۔

سو وہ سب کینٹین کی طرف ہو لیے۔

-------*----------------*---------------

"اللہ تم کو پوچھے گا زرناب۔ دروازہ بند کر کے کس نے بولا تھا جاؤ ایسے ہی نہیں نکل سکتیں تھیں انسانوں کی طرح۔" وہ زرناب کے پیچھے بھاگتے ہوئے بول رہی تھی۔ "ارے یار جان بوجھ کر دروازہ نہیں بند کیا تھا مارے ہڑبڑی کہ غلطی سے بند ہو گیا تھا۔" وہ اس سے بچنے کے لیے ایہا کے پیچھے چھپتے ہوئے بولی۔

"غلطی کی بچی آج تم نے مجھے مروا کر ہی چھوڑنا تھا۔" وہ کشن اس پر داغتے ہوئے بولی۔

"مری تو نہیں نہ زندہ کھڑی ہو نا اور وہ کونسا آدم خور ہے جو تمہیں کھا جاتا۔" وہ بچتے ہوئے بولی۔

"ویسے ہوا کیا تھا جو تم بے چاری کی جان لینے پر تلی ہو۔" کب سے انکا ڈرامہ دیکھتی ایہا بولی۔

"ارے یہ پوچھو کیا نہیں ہوا۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔

”اچھا یہی بتادو کیا نہیں ہوا۔“ اشارہ اکتا کر بولی۔

”ارے بھئی ہونا کیا تھا جلدی جلدی میں مَیں وہاں سے بھاگ لی اور یہ وہیں رہ گئی۔“ زرناب بولی۔

”تو کیا ہوا۔“ انابیہ بھی بولی۔

”کچھ نہیں ہوا میرا ہی دماغ خراب ہے۔“ وہ جھنجھلا کر بولی۔ پوری بات بتا کر اسے اپنا ریکارڈ نہیں لگوانا تھا۔

”اچھا یہ ہی بتادو جس کام کے لیے گئی تھی وہ ہوا کہ نہیں۔“ شاریہ بے صبری سے بولی۔

”ہو گیا ہے۔“ زرناب نے بتایا۔

”پھر کب سے شروع کرے اپنے آئیڈیا پر عمل کرنا۔“ جویریہ بولی۔

”دیکھو میں ابھی بھی منع کر رہیں ہوں مان جاؤ۔ اور مت کرو یہ اوٹ پٹانگ کی حرکتیں۔ بعد میں پکڑیں گئیں تو میرا نام نہیں آنا چاہئے۔“ ایہا نے انہیں وارن کرنا چاہا۔ مگر وہاں پرواہ کسے تھی۔

”تم چپ چاپ بیٹھی رہو ہم جو کر رہیں وہ ہمیں کرنے دو۔ ٹینشن مت لو ہم لوگ نہیں پکڑے جائیں گے۔ اگر پکڑے بھی گئے تو تمہارا نام نہیں آئے گا۔“ مہرو نے ڈپٹ کر کہا۔

”زرناب جلدی سے نمبر بتاؤ ؟؟“ اشارہ انابیہ کا موبائل اٹھاتے ہوئے بولی۔

”خبر دار جو میرے موبائل کا غلط استعمال کیا تو۔“ وہ تڑپ کر اپنا موبائل جھپٹتے ہوئے بولی۔

”پھر کس کا موبائل یوز کرے گے۔“ اشارہ بولی۔

”ایہا کا اسی کے لیے سب کر رہے ہیں۔“ مہرو بڑے آرام سے ایہا کے موبائل میں نمبر ڈائل کرتے ہوئے بولی۔

”لیکن بات کون کرے گا۔“ جویریہ نے پوچھا۔

"ظاہر ہے ایہاہی بات کرے گی۔" یہ کہتے ہی مہرو نے موبائل ایہا کے کان سے لگا دیا۔

"دماغ خراب ہے تم لوگوں کا میں نہیں کر رہی کسی سے بات۔" وہ گھبرا کر بولی۔

"عزت سے بات کرو اور جتنی گالیاں یاد ہے سب دے دینا۔" اشارہ بولی۔

"اور ٹینشن مت لو بیا خالہ میں اور زرناب خالہ نے پورا پیج تیار کر لیا ہے اس میں ہر کو الٹی کی گالیاں ہیں۔" شاریہ مزے سے پیج اسکے سامنے لہراتے ہوئے بولی۔

"جلدی کرو بیل جا رہی ہے۔" زرناب اسکے کان میں دوبارہ موبائل لگاتے ہوئے بولی۔ دوسری طرف شاید کال رسیو کر لی گ ئی تھی۔ ان سب کی طرف بے بسی سے دیکھتے ہوئے وہ کال سننے لگی۔

"جی السلام علیکم "۔ وہ گھبرا کر بولی۔

"جی کی بچی سلامتی بھیجنے نہیں کہا گالیاں دینے کے لیے کال کیا ہے۔" اشارہ دانت پیستے ہوئے بولی۔

"جو اس پیج می لکھا ہے وہی بول دو۔" اب انابیہ بولی۔

"کککککک کتے کمینے ذلیل انسان تمہاری ہمت کیسے ہوئی ی کسی اور کو پسند کرنے کی گھٹیا آدمی پہلے ہی اپنی اماں کو بتا نہیں سکتے تھے۔ بے ہودہ بے غیرت بے حیا بد تمیز بد لحاظ نالائ ق ناہنجار گدھے۔ اللہ کرے شادی کی رات تمہاری دلہن ڈریکولا بن کر تمہارا خون پی جائے۔ تمہارے بچے افریقن ہوں۔ تم نہانے جاؤ تو پانی ختم ہو جائے۔ ہوٹل جاؤ تو بل پے کرتے ہوئے تمہارے پاس ایک پھوٹی کوڑی نہ سزا کے طور پر تمہیں برتن مانجھنے پڑے۔ کپڑے استری کرو تو جل جائے۔ ایڈیٹ نان سنس الو بے وقوف۔" ایک ہی سانس میں اسنے پورا پیج پڑھ ڈالا اور فوراً کال کاٹ دی۔ پھر لمبی لمبی سانس لینے لگی گویا ابھی تک سانس روک کر رکھی تھی۔ پھر ان سب کو دیکھا جو اسے بری طرح

گھر رہیں تھیں۔" اب کیاہوا ایسے کیوں گھور رہی ہو۔ کرلی نا میں نے بات اور گالیاں بھی دے دی۔ اب کیا مس ئی لہ ہے۔" اسنے پوچھا۔

"یہ بات کی ہے تم نے گالیاں ایسے دیتے ہیں۔ جیسے اسکول میں کوئی بچہ سبق پڑھ رہا ہو۔" مہرو نے دانت کچکچائے۔

"اب جو لکھا تھا وہی پڑھ دیا میں نے۔" ایہانے شانے اچکائے۔

"اور گالیاں ایسی ہوتیں ہیں۔" جویریہ شاریہ کو گھورتے ہوئے بولی۔

"میں نے زرناب خالہ سے ہی پوچھ پوچھ کر لکھا ہے۔" شاریہ منمنائی ی۔

"مجھے کیا پتا تھا یہ کیوں پوچھ رہی ہے سو میں نے ایویں ہی بتادیا۔" زرناب گڑبڑا کر بولی کیونکہ اسے پتا تھا شاریہ کیوں پوچھ رہی ہے۔ اپنی دانست میں اسنے ایک سے ایک گالیاں بتائی تھی۔ اسے لگا تھا وہ سب شاباشی دے گی اب انہیں بتا کر اسے اپنی شامت نہیں بلوانی تھی۔

"اب جو بھی ہو جیسے تم لوگ چاہتی تھی ویسا ہو گیا۔"

ایہا اکتا کر بولی۔

"ہاں بھ ئی اب جو ہونا تھا وہ گیا۔" اشارہ بولی۔

"چلو یار شاپنگ پر چلتے ہیں۔" شاپنگ کی دلدادہ زرناب بولی۔

"ہاں یار چلتے ہیں ک ئی دن ہو گ ئے شاپنگ نہیں کی۔" مہرو بھی بولی۔

"چلو پھر جلدی ریڈی ہو جاؤ۔" انابیہ روم سے باہر نکلتے ہوئے بولی۔

سب اپنی اپنی تیاریوں میں لگ گئی ہیں۔ وہ سب ایسی ہی تھیں کوئی ہی چیز کو سر پر سوار نہیں کرتیں تھیں۔

------------*----------------------------

خالی ذہن کے ساتھ وہ کافی دیر موبائل کو گھورتا رہا۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ ابھی کال پر کیا ہوا تھا۔

وہ جو کوئی ہی بھی تھی پہلے اسنے سلام کیا پھر جو شروع ہوئی کہ جیسے کسی سبق کو پڑھ رہی ہو لیکن وہ سبق اتنا اچھا ہرگز نہیں تھا کہ وہ اسے داد دیتا ابھی وہ اسے کچھ بولتا اسنے کال کاٹ دی۔ وہ حیران ہونے کے ساتھ پریشان بھی ہو گیا۔ وہ کون ہو سکتی ہے وہ سوچنے لگا۔ اتنے میں اسکے سیکریٹری نے آکر اطلاع دی کہ کچھ دیر میں میٹنگ ہونے والی ہے۔ اسنے سر جھٹکا گویا اسے کیا وہ کوئی ہی بھی ہو۔ اور آدھے گھنٹے میں ہونے والی میٹنگ کے نکات ذہن میں دوہرانے لگا۔

------*---------------*---------------

”چلو ایمی کہیں لنچ کر لیں۔“ وہ شاپنگ بیگ ایک ہاتھ سے دوسرے میں منتقل کرتا ہوا بولا۔

”ہاں چلو مجھے بھی بھوک لگ رہی ہے۔“ ایمن ادھر ادھر نظریں دوڑاتے ہوئے بولی۔

”تم فوڈ کورٹ میں جاؤ میں ابھی کارڈ ریفیل کروا کے آتا ہوں۔“ وہ اے ٹی ایم کی طرف بڑھتا ہوا بولا۔

”اچھا یہ بیگز مجھے دے دو۔ کہاں کہاں لیے پھرو گے۔ خوامخواہ اتنی شاپنگ کروا دی۔“ وہ شاپنگ بیگز اسکے ہاتھ سے لیتے ہوئے خفگی سے بولی۔

”یہ لو میں بس دس منٹ میں آیا۔“ وہ اسکی بات نظر انداز کرتے ہوئے بولا اور آگے بڑھ گیا۔

-------*-------------*-------------

”تم لوگ جاؤ میں ساڑیوں کا کلیکشن دیکھکر آتی ہوں۔“

اشارہ ساڑی کی شاپ کے پاس رکتے ہوئے بولی۔

”پتا ہے بغیر ساڑیوں کو نہارے تم ٹلو گی نہیں۔“ ایہامنہ بناتے ہوئے بولی۔ دراصل اشارہ کو ساڑیوں کا کریز تھا مگر ان کے گھر میں پہننا الاؤ ڈ نہیں تھا۔ سو وہ صرف دیکھ کر ہی اپنا شوق پورا کر لیتی تھی۔

”ٹھیک ہے کال کر لینا جب فارغ ہونا۔“ مہرو بولی۔ وہ سب آگے بڑھ گئی یں۔ وہ ساڑیاں دیکھنے لگی۔ جب وہ دیکھ چکی تو دوسری شاپ پر ایسے ہی نظریں دوڑانے لگی۔ جب کسی نے اسے پکارا اسنے دیکھا تو اسکا حلق تک کڑوا ہو گیا۔ وہ زبیر آفندی اسکے یونی کا بد تمیز لڑکا تھا جس سے اشارہ دیکھنا تو دور بات کرنا بھی پسند نہیں کرتی تھی۔ مگر اسکے باوجود وہ اسکے پیچھے پڑا رہتا تھا۔

”کیا حسن اتفاق ہے اشارہ جی۔ شاید اسی کو کہتے ہیں دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔“ وہ اپنے عامیانے انداز میں بولا۔

”آپ سامنے سے ہٹیں گے مجھے آگے جانا ہے۔“ اسنے ناگواری سے کہا۔ وہ اسطرح کھڑا تھا کہ وہ اسے ٹچ کیے بنا آگے نہیں بڑھ سکتی تھی۔

”آپ غصے میں بھی کتنی پیاری لگتی ہیں۔ یہی ادا تو مجھے گھائل کرتی ہے۔“ وہ اسکے غصے سے گلابی پڑتے چہرے کو دیکھتے کمینگی سے بولا۔

”ذلیل انسان ہٹو میرے سامنے سے۔“ وہ ماتھے پر بل ڈال کر بولی۔

"تمیز سے بات کر رہا ہوں تو اسکا ناجائز فائدہ مت اٹھاؤ۔ تم جیسی لڑکی کو سیدھا کرنا مجھے اچھے سے آتا ہے۔ اس لیے چپ چاپ میری بات مان جاؤ۔ صرف گرل فرینڈ بننے بولا ہے کچھ اور تو نہیں کر رہا۔" وہ خباثت سے بولا اور اسکا ہاتھ پکڑنے لگا کہ کسی کے زوردار مکے نے اسے دن میں تارے دکھا دیے۔

"ذلیل انسان تمہاری ہمت کیسے ہوئی اس سے ایسی گھٹیا بات کرنے کی۔" وہ غصے سے اس پر گھونسوں اور لاتوں کی بارش کرتے ہوئے بولا۔ اشارہ جہاں عالم کو دیکھ کر شکر ادا کیا وہیں اسے بے دردی سے زبیر کو پیٹتے دیکھ کر ڈر گئی۔ کافی لوگ جمع ہو گئے تھے۔ کسی بھی طرح کچھ لوگوں نے انہیں الگ کیا۔ وہ غصے سے اسکا ہاتھ پکڑے مجمع چیرتے مال سے باہر نکل گیا۔

اسے اسوقت یہ بھی نہ یاد تھا کہ اسنے ایمن کو ویٹ کرنے کا کہا ہے۔ اسنے کار کا دروازہ کھول اسکا ہاتھ چھوڑا اور زوردار آواز کے ساتھ دروازہ بند کیا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔ "تم وہاں اس لڑکے کے ساتھ کیا کر رہیں تھیں؟" اسنے غصے سے پوچھا۔

"مائی نڈ یو میں اس لڑکے کے ساتھ نہیں تھی اتفاقاً وہ وہاں آ گیا تھا۔" وہ بھی غصے سے بولی۔

"اور وہ لڑکا کون تھا کیا بکواس کر رہا تھا۔" اس کا غصہ ہنوز برقرار تھا۔

"وہ یونی میں پڑھتا ہے ایسے ہی پریشان کرتا ہے۔" اسنے کہا۔

"اور تم یوں ہی اسکی بکواس سنتی ہو۔" وہ مٹھیاں بھینچتا بولا۔

"مجھے کوئی شوق نہیں ہے اسکی بکواس سننے کا۔" وہ ونڈو سے باہر دیکھتی ناراضگی سے بولی۔

کافی دیر تو اسنے خود کو ریلیکس کیا۔ پھر دھیان آنے پر ایمن کو کال کیا۔ "سوری ایمی مجھے کچھ ارجنٹ کام ہے۔ تم ہاسٹل چلی جانا۔" موبائل ڈیش بورڈ پر رکھتے ہوئے اسنے اشارہ کو دیکھا جو خفگی رخ موڑے باہر دیکھ رہی تھی۔

"سوری مجھے اتنا ہائی پر نہیں ہونا چاہ ئی ے تھا۔" اسنے معزرت کی۔

"نہ نہ آپ کیوں سوری کر رہیں ہیں میں نے ہی اسے وہاں بلایا تھا اسکی بکواس سننے کے لیے اسکے علاوہ میرے پاس کوئ ی کام تو ہے نہیں۔" وہ طنزیہ بولی۔

"اچھا بابا اب سوری کر تو رہا ہوں نا۔" وہ بولا۔

"ہاں جیسے میرے اوپر احسان کر رہیں ہیں۔ کس نے بولا آپ سوری کریں۔" وہ ہنوز ناراض تھی۔

"آئی سکریم کھاؤ گی۔ یار پہلی دفعہ میرے ساتھ باہر ہو اسی لیے منع مت کرنا۔" اسنے گویا منت کی۔ وہ جو انکار کرنے لگی تھی چپ ہو گ ئی۔ اسنے کار ایک آئی سکریم پارلر کے سامنے روکی۔ اور ویٹر کو اشارہ کیا۔ وہ قریب آگیا تو اسنے آرڈر لکھایا۔ ویٹر کے جانے کے بعد اسنے اس سے پوچھا۔ "کس کے ساتھ آئی ہیں تھیں۔"

"مہر لوگوں کے ساتھ وہ سب پریشان ہو رہی ہوں گی۔"

وہ فکر مندی سے بولی۔

"تو کال کر لو نا۔" اسنے مشورہ دیا۔

"مشورہ دینے کا شکریہ میرے پاس بھی اتنی عقل ہے۔ لیکن میرا موبائل ڈیڈ ہے۔" وہ تنک کر بولتی اپنا موبائل اسکے سامنے لہرائ ی۔

”کوئی ی مس ئی لہ نہیں میں کال کر دیتا ہوں۔“ اسنے آرام سے کہا۔اور موبائل اٹھانے لگا تو اشارہ نے فوراً موبائل جھپٹ کر اپنے ہاتھ میں لیا اور بولی ”کوئی ی ضرورت نہیں ہے کال کرنے کی آپ مجھے گھر ڈراپ کر دیں میں گھر سے انہیں کال کر لوں گی۔“ اب وہ اسے کیا بتاتی اگر عالم کال کر کے انہیں کہتا کہ اشارہ اس کے ساتھ ہے تو وہ سب اسکا خوب ریکارڈ لگاتیں اور اسکی ناک میں دم کر دیتیں۔

”ارے لیکن تب تک تو وہ لوگ پریشان ہو جائے گی۔“ وہ بولتے ہوئے اسکے ہاتھ سے موبائل لے چکا تھا اور اب ایہا کو کال کر رہا تھا۔اشارہ بے بسی سے اسے دیکھ کر رہ گ ئی اور دعا کرنے لگی کہ کوئی ی فون نہ اٹھائے۔لیکن ساری دعائی یں قبول نہیں ہوتیں۔ایہا کال رسیو کر چکی تھی۔

”السلام علیکم !جی اشارہ میرے ساتھ ہے آپ لوگ پریشان نہ ہوں میں اسے ڈراپ کر دوں گا۔“ دوسری طرف سے کچھ کہا گیا تھا تو اسنے اشارہ کو دیکھتے ٹھنڈی آہ بھری۔”ہماری مجال میں اتنی ہمت کہاں کہ ہم اشارہ محترمہ کو اغوا کریں۔“ اسکی بات سنتی اشارہ نے غصے سے اسے گھورا۔

پھر بے ساختہ اسنے قہقہہ لگایا اور اسے آنکھ مارتے ہوئے بولا۔”ٹھیک ہے آپ یہ ہی سمجھ لیں میں آپکی بہن کو ڈیٹ پر لایا ہوں۔“ اسکی اس بات پر اسنے کھا جانے والی نگاہوں سے اسے گھورا۔”اوکے فون رکھتا ہوں ورنہ آپکی بہن نے مجھے آنکھوں سے ہی قتل کر دینا ہے۔“ اسنے ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا اور کال ڈسکنکٹ کر دی۔اسنے ٹائی م پاس کے لیے میوزک آن کر دیا۔

...Hua aaj pehli baar jo aise muskraya hu

....Tumhe dekha to jaana yeh

....ke kyu duniya Me aaya hu

....Yeh jaan le kar ke jaan meri

...tumhe jeene me aaya hu

...Me tum se ishq karne ki

...ijazt rab se laya hu

...Aaaaaaa

...Oooooooo

....Nanananana

..Zameen se aasman tak hum dhundh aaye

...Jahaan saara bana paya nahi ab tak

..Khuda tum sa koi pyaara

وہ مسلسل اسے نگاہوں کے ذد میں رکھے ہوئے تھا۔وہ کنفیوژ ہو رہی تھی اسکے یوں دیکھنے پر۔

اتنے میں ویٹر آئی سکریم کے دو کون لا کر اسے پکڑا ئے۔اسنے بے ساختہ شکرادا کیا۔عالم نے اسی وقت بل کی ادائی یگی کر دی۔ایک کون اشارہ کے ہاتھ میں دیا اور دوسرے سے خود کھانا شروع کیا۔وہ بھی سب بھول بھال کر آئی سکریم کھانے لگی۔عالم نے جلد ہی اپنی آئی سکریم ختم کر لی۔ٹشو سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے اسکی نظر اشارہ

پر پڑی تو بے ساختہ اسکی مسکراہٹ گہری ہوئی ی۔ کیونکہ جلدی جلدی کھانے کے چکر میں کافی آئی سکریم اسکے ہونٹوں کے کنارے پر لگ گ ئی تھی۔

اسنے ٹشو لیا۔ اشارہ کا رخ اپنی طرف کیا اور اطمینان سے اسکے ہونٹ صاف کرنے لگا۔ وہ بوکھلا کر پیچھے ہوئی ی تو اسنے فوراً اسکے ہاتھوں پر اپنی گرفت مضبوط کی تا کہ وہ پیچھے نہ ہو سکے۔

....Tu hai jo rubaru mere

...bada mehfooz Rehta hu

....tere milne ka shukrana

....khuda se roz karta hu

اسکے ہونٹ صاف کرنے کے بعد اسنے اسکے ہاتھ صاف کیے۔ اسکی اتنی قربت سے اسکا چہرہ دہکنے لگا تھا کسمسا کر اسنے اپنا ہاتھ چھڑایا اور ڈور سے لگ کر بیٹھ گ ئی۔ اپنا چہرہ چھپانے کے لیے باہر دیکھنے لگی۔ اسکا دل ابھی بھی دھک دھک کر رہا تھا۔ وہ اسکے یوں جھنپنے پر مسکراہٹ چھپاتا کار اسٹارٹ کرنے لگا۔

سارا راستہ دونوں نے کوئی ی بات نہ کی۔ وہ مسرور سا مسکراتا گنگناتا رہا اور وہ اپنی اتھل پتھل ہوتی دھڑکنوں کو قابو کرتی رہی۔ جیسے ہی کار گھر کے سامنے رکی اسنے ادھر ادھر دیکھے بنا اسے شکریہ کیے بغیر دروازہ کھول کر اندر کی طرف دوڑ لگا دی۔ وہ اسکی عجلت سے محظوظ ہوتا مسکراتا آگے بڑھ گیا۔

"ہم لوگ محترمہ کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر چھک گئے۔ اور یہ میڈم عالم کے ساتھ ڈیٹ مار رہی تھیں۔" جب سے وہ لوگ آئیں تھیں۔ اشارہ کے لتے لے رہی تھیں۔

"استغفر اللہ میں کوئی ڈیٹ ویٹ نہیں مار رہی تھی۔" اشارہ تڑپ کر بولی۔

"ہاں تو جج کرنے گئی تھیں کیا؟" مہرو نے طنز کیا۔

"لے کے ساری شاپنگ کا مزہ کرکرہ کر کے رکھ دیا۔" زرناب منہ بسورتے ہوئے بولی۔

"تمہیں کس نے بولا تھا اپنی شاپنگ کا مزہ خراب کرنے۔" اشارہ نے اسی کے انداز میں کہا۔

"ہاں تو تمہاری گمشدگی کی خوشی میں بھنگڑے ڈالتے۔" انابیہ بولی۔

"بندہ ایک کال ہی کر لیتا ہے۔ وہ تو شکر ہوا عالم نے کال کر لی۔ نہیں تو ہم لوگ پولیس سٹیشن جانے ہی والے تھے۔" ایہا نے مہرو کو آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

"میں کوئی بچی ہوں جو مجھے ڈھونڈنے پولیس سٹیشن جاتے۔" اشارہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

"ویسے سچی بتانا آپ عالم بھائی کے ساتھ کہاں گئی تھیں۔"

جویریہ شرارتی انداز میں پوچھ رہی تھی۔

"تمہیں نہیں پتا وہاں سے قریب ہی لورز پوائنٹ ہے وہیں گی ہونگی۔" اس سے پہلے کہ اشارہ بولتی انابیہ بول پڑی۔

"ہاں جیسے میں وہاں جاتی ہی رہتی ہوں۔" وہ غصے سے بولی۔

"ہیں تم وہاں جاتی رہتی ہو۔ چچچ وہ اچھی جگہ نہیں ہے۔ آئندہ وہاں نہیں جانا۔ اگر نانا نانی کو پتا چلے گا تو کیا سوچیں گے وہ لوگ۔" مہرو مصنوعی تاسف سے بولی۔

"تم لوگوں سے تو بات کرنا ہی فضول ہے۔ خواہ مخواہ عالم نے کال کی۔ اچھا تھا سڑتیں تب میری قدر معلوم ہوتی۔" اس نے افسوس سے کہا۔

"کسی خوش فہمی میں رہنے کی ضرورت نہیں ہے محترمہ۔ میں تو وہیں سجدہ شکر کرنے والی تھی مگر ان لوگوں نے کہا گھر چل کر باجماعت طور پر نوافل کے شکرانے پڑھیں گے۔" زرناب مزے سے بولی۔

"اللہ تم لوگوں کو پوچھے۔ ذرا شرم نہیں آئی بہن اور خالہ کے بارے میں ایسا سوچتے ہوئے۔" اس نے کہا۔

"اور جیسے اللہ تم کو تو نہیں پوچھے گا جو اپنے منگیتر کے ساتھ ڈیٹ مارنے گئی تھیں تب تمہیں شرم آئی تھی جو ہمیں آتی۔" جویریہ دوبدو بولی۔

"اچھا میں سمجھ گئی۔ تم لوگ مجھ سے جلتی ہو۔" وہ ناک چڑھاتے ہوئے بولی۔

"جلتی ہو گی تمہاری جوتی۔۔۔" ایہا بولی۔

"اب ظاہر ہے میرے پاس ایک عدد منگیتر ہے جب کہ تم لوگ اس نعمت سے ابھی محروم ہوں اسی لئے تو مجھ سے جلتی ہو۔" وہ اتراتے ہوئے بولی۔

"دراصل ہم لوگ شریف بچیاں ہیں والدین کی رضا میں خوش رہنے والی۔" مہرو نہایت سنجیدگی سے بولی کیونکہ وہ نانی کو روم میں داخل ہوتے دیکھ چکی تھی نہیں تو اس کے پاس بھی کرارا جواب تیار تھا۔

"ہنہہ پتہ ہے کتنی شریف بچیاں ہو تم لوگ جل ککڑیوں مجھسے جیلس ہوتی ہو آخر کو پورے گروپ میں میں ہی منگنی شدہ ہوں۔۔" وہ کچھ اترا کر جلانے والے انداز میں بولی۔ ابھی تک وہ امی کی آمد سے بے خبر تھی یہی بے خبری اسے مہنگی پڑی کیونکہ امی کا زوردار دھموکا اس کا شانہ سینک گیا تھا۔

"آہ۔۔۔ کون بدتمیز ہے۔" اس نے مڑے بغیر کہا۔

اچھا تو اب ماں کو بد تمیز کہا جائے گا۔ شرم حیا کچھ رہ ہی نہیں گئی آج کل کی نسل میں۔ کس بے حیائی سے اپنی شادی کی بات کر رہی تھی۔" امی کی آواز سن کر وہ بوکھلا کر پلٹی۔ اب اسکی سمجھ میں آگیا تھا کہ مہرو نے نہایت شرافت سے کیوں جواب دیا تھا۔

"وہ امی میں آپکو۔۔۔۔" اس نے گھور کر ان سب کو دیکھا جو اپنی ہنسی چھپانے کے چکر میں ہلکان ہو رہی تھیں۔

"یہ لو ایہا تمہارا فون مو اکب سے بج رہا ہے پر تم لوگ اپنے ہنسی ٹھٹھول میں کچھ سنتیں ہی نہیں ہو۔" انہوں نے ایہا کو موبائل پکڑاتے خفگی سے کہا۔ اور کچھ ہدایت دیتے ہوئے روم سے باہر چلی گئیں۔ موبائل لیکر نمبر دیکھتے ہی ایہا کا رنگ فق ہو گیا۔

-------*-----------*----*-----------------

وہ مسکراتا گنگناتا ہاتھ میں کی چین گھماتا اپنے روم میں آیا تو انہیں مزے سے وہاں براجمان دیکھا جو اس کے بیڈ پر یوں لیٹے تھے گویا یہ انہی کا بیڈ اور بیڈ روم ہو۔

"تم لوگوں کو اپنے گھر پر چین نہیں پڑتی جب دیکھو جب مجھے پریشان کرنے آجاتے ہو۔" یہ کہہ کر وہ ان کے ساتھ ہی بیڈ پر نیم دراز ہو گیا۔

"تو آگیا ہم لوگ کب سے تیرا ہی ویٹ کر رہے تھے۔" رضوان موبائل سے سر اٹھا کر لیٹے لیٹے ہی بولا۔

"نہیں رستے میں ہوں ابھی۔" وہ بولا۔

"ویسے کہاں گیا تھا تو؟" دانش نے پوچھا۔

"ڈیٹ مارنے گیا تھا۔" وہ مسکراتے ہوئے بولا۔

"کاش ہم لوگوں کو بھی کوئی ڈیٹ مارنے والی مل جاتی۔" دانش حسرت سے بولا۔

"مجھے تو مل گئی ہے۔" رضوان مزے سے بولا۔

"گھنے میسنے تو نے بتایا کیوں نہیں ہمیں۔۔۔ کب سے چل رہا ہے یہ چکر۔۔" دانش اسکا کالر دبوچتے ہوئے بولا۔

"ابے یار کوئی چکر وکر نہیں چل رہا۔۔" وہ اپنا کالر چھڑاتے ہوئے بولا۔

"کیوں اس نے ریجیکٹ کر دیا کیا۔۔" عالم نے پوچھا۔

"یار شبھ شبھ بولا کر۔۔" رضوان تڑپ کر بولا۔

"پھر کیا مسئلہ ہے؟" دانش بولا۔

"اس کا ایک عدد بھائی بھی ہے۔۔۔" رضوان نے بتایا۔

"تو کیا ہوا؟" عالم نے کہا۔

"تو یہ کہ اگر میں اس کی بہن کو پروپوز کروں گا تو وہ مجھے نہیں بخشے گا۔۔" رضوان نے مسکینیت سے کہا۔

"کوئی مسئلہ نہیں۔ اگر پریشان کرے تو ہم لوگ کو بولنا۔ کچھ انتظام کر دیں گے اس کا بھی۔" عالم آرام سے بولا تو دانش آستین چڑھاتے ہوئے بولا "تو صرف اس کا ایڈریس بتا باقی ہم لوگ پہ چھوڑ دے۔" اور رضوان سوچ رہا تھا کہ اگر انہیں پتہ چل جائے کہ وہ لڑکی کون ہے تو وہ لوگ اس کا کچومر بنا دیں گے۔

------------ * ---------------

اپنی میٹنگ وغیرہ سے فارغ ہو کر جب وہ ریلیکس ہوا تو اسے اس فون کال کا دھیان آیا اور وہ سوچنے لگا کہ وہ لڑکی کون ہو سکتی ہے۔ کچھ سوچ کر اس نے کال ملائی۔

کافی دیر تک تو کسی نے کال ریسیو ہی نہیں کیا۔ اس نے پھر کال بیک کیا۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہاں کال کرنے کی۔ اتنی عزت افزائی کے بعد بھی تمہارا پیٹ نہیں بھرا کیا جو کال کر دیا۔" وہ جو کوئی بھی تھی نان سٹاپ پھر سے شروع ہو چکی تھی۔

"محترمہ میری بات سنیں۔" اسکے رکتے ہی اسنے فوراً کہا مبادا وہ پھر سے شروع نہ ہو جائے۔

"کیا تمھاری بات سنو بدتمیز انسان۔" وہ تنک کر بولی۔

"دیکھیں آپ بلاوجہ بدتمیزی کر رہی ہیں۔" وہ پھر بولا۔

"۔ اتنے ہی تمیز والے تھے تو اپنی اماں کو اپنی پسند پہلے ہی بتا دیتے یہاں آنے ہی کیوں دیا۔" وہ طنزیہ بولی۔

"اب چپ ایک دم۔ خاموشی سے پہلے میری پوری بات سنیں اور خبردار جو بیچ میں بولا تو۔" اس نے ڈانٹ کر چپ کرایا تو دوسری جانب خاموشی چھا گئی۔

ا"پہلی بات تو یہ کہ بات کرنے کی تمیز سیکھیں۔ اور دوسری بات یہ بتایں آپ کو بات کس سے کرنی تھی؟"

"عارف سے"۔ اسنے کہا۔

"یہ کسی عارف کا نمبر نہیں ہے۔" وہ درشت لہجے میں بولا۔

"تو پھر کسکا ہے؟" وہاں سے پوچھا گیا۔

"عارفین ملک کیوں ابھی بھی کچھ سنانا باقی ہے۔" اسنے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"نہیں کچھ نہیں۔" کہکر کھٹاک سے کال کاٹ دی۔ اس کا دماغ گھوم گیا تھا سب بکواس سن کر۔ اس نے خود کو ریلیکس کرنے کے لئے پانی کا گلاس لبوں سے لگا لیا۔

*-----------------

ایہا کا فق رنگ دیکھ کر ان لوگوں نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔ اس نے موبائل کی سکرین ان لوگوں کی طرف کر دی جہاں وہی نمبر جگمگا رہا تھا جس پر ان لوگوں نے ایہا سے بات کروائی تھی۔

"اوہو ایہا توبہ ہے تم تو ایسے ڈر رہی ہو جیسے ملک الموت کی کال آ رہی ہو۔" اشارہ بولی۔

"اب کیا کرے کون بات کرے گا۔" ایہا گھبرا کر بولی۔

"ظاہر ہے تمہیں بات کرو گی اور کون کرے گا۔" مہرو اطمینان سے بولی۔

"میں نہیں کر رہی کوئی بات وات۔" وہ بولی۔

"دیکھو ایہا غلطی تمہاری نہیں ہے تو تمہیں ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔" انابیہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی۔

"اور نہیں تو کیا ایسی کھری کھری سنائے کہ اسکی سات پشتی بھی یاد رکھیں۔" زرناب جوش دلاتے ہوئے بولی۔

"ویسے بھی کونسا ہم لوگوں کا ان لوگوں سے ملنا جلنا ہے جو آپ ٹینشن لے رہی ہیں اپنی ساری بھڑاس سی پر نکال دیں۔" شاریہ نے بھی حوصلہ بڑھایا۔

"یہ لو بات کرو۔" اشارہ نے اسے فون تھمایا۔

کال ریسیو کرتے ہی وہ شروع ہو گی۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی یہاں کال کرنے کی۔ اتنی عزت افزائی کے بعد بھی تمہارا پیٹ نہیں بھرا کیا جو کال کر دیا۔" وہ جوش سے بولی۔ اور انہیں داد طلب نظروں سے دیکھنے لگی جو اسے وکٹری کا نشان دکھا رہی تھیں۔

"" محترمہ میری بات سنیں۔" دوسری جانب سے کہا گیا۔

""کیا تمھاری بات سنو بد تمیز انسان۔"وہ تنک کر بولی۔

"دیکھیں آپ بلاوجہ بد تمیزی کر رہی ہیں۔"وہ پھر بولا۔

"اتنے ہی تمیز والے تھے تو اپنی اماں کو اپنی پسند پہلے ہی بتادیتے یہاں آنے ہی کیوں دیا۔"وہ جوش سے بولی تھی کے سامنے والے نے اسے ڈانٹ کر چپ کروادیا۔

"اب چپ ایک دم۔خاموشی سے پہلے میری پوری بات سنیں اور خبر دار جو بیچ میں بولا تو۔"وہ دبک گئ۔جب وہ بولا"پہلی بات تو یہ کہ بات کرنے کی تمیز سیکھیں۔اور دوسری بات یہ بتایں آپ کو بات کس سے کرنی تھی؟"اسنے درشت لہجے میں پوچھا۔

"عارف سے۔"ایبہانے مرے مرے انداز میں کہا۔اسکا ساراجوش جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا مقابل کے سخت انداز پر۔

"یہ کسی عارف کا نمبر نہیں ہے۔"اسنے سخت لہجے میں کہا۔

"تو پھر کسکا ہے؟"اسکی زبان پھسلی اسنے فوراخود کو ملامت کی مبادہ وہ پھر سے جھڑک نہ دے۔

"عارفین ملک کیوں ابھی بھی کچھ سنانا باقی ہے۔"وہ طنزا بولا۔

"نہیں کچھ نہیں۔"بول کر اسنے فورا کال ڈسکنیکٹ کر دی۔

شاریہ نے اسے پانی کا گلاس پکڑایا۔ارے بھئی اتنا بڑا کارنامہ جو انجام دیا تھا محترمہ نے سو تھوڑی بہت خاطر داری تو بنتی تھی۔زرناب بھی اپنے دوپٹہ سے اسے پنکھا جھلنے لگی۔

خود کو ریلیکس کر کے اسنے سب کو گھورا جو اسے منتظر نظروں سے دیکھ رہیں تھیں۔

"کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہی ہیں؟" اسے یوں گھورتے دیکھ کر جویریہ نے کچھ حیرانگی سے پوچھا۔

"کچھ نہیں بس وہ مجھے تمیز سیکھنے کا درس دے رہا تھا۔" اسنے طنزیہ انداز میں کہا۔

"تو تم بھی اسے کھری کھری سناتی نا۔ سوڈے بوٹل کی طرح تمہاری بھی ہوا نکل گئ تھی۔" اشارہ نے اسے لتاڑا۔

"کسے سناتی میں ہاں۔" وہ اسی انداز میں بولی۔

"ظاہر ہے عارف کو نہیں تو کیا ہمارے پڑوسی کو۔" ابکے مہرو بولی۔

"وہ عارف ہوتا تو سناتی نا۔" اسنے چبا چبا کر کہا۔

"ہائیں تو کیا ابھی تم آرف کے فرشتے سے بات کر رہی تھی۔" انابیہ کو اسکی دماغی حالت پر شبہ ہونے لگا۔

"جی نہیں وہ رونگ نمبر تھا کسی آرفین ملک کا۔" وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

"ہائے اس کا مطلب ابھی جو ساری بکواس آپ نے کی ہے وہ عارف سے نہیں بلکہ کسی اور سے کی ہے۔" زرناب حیران ہوتے ہوئے بولی۔

"جی ہاں تم لوگوں کے فضول سے آئیڈیے اسی طرح رنگ لا سکتے تھے۔ لے کے فضول میں میری بے عزتی کروا دی۔" اس نے مہرو اور اشارہ کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ کیوں کے یہ فضول سا آئیڈیا انہی لوگوں کا تھا۔

"اتنا اچھا آئیڈیا تھا میرا اسے فضول مت بولو غلطی زرناب اور مہرو کی ہے۔ یہ دونوں ہی نمبر لے کر آئی تھی۔" اشارہ برا مناتے ہوئے بولی۔

"میری غلطی نہیں ہے زرناب کی غلطی ہے اسی نے نمبر نکالا تھا ولید کے موبائل سے۔" مہرو نے سارا الزام زرناب کے اوپر دھر دیا۔

"وہ میں سمجھی کے یہی نمبر ہے۔" وہ گڑبڑا کر بولکر وہاں سے بھاگ لی کیونکہ ایہا اسکی خاطر مدارت کرنے کے لیے اپنی سلیپر اتار چکی تھی۔

-----*---------------------- *-----------------

Hey, I was doing just fine before I met you

I drink too much and that's an issue but I'm okay

Hey, you tell your friends it was nice to meet them

But I hope I never see them again I know it breaks your heart

Moved to the city in a broke down car

And four years, no calls

Now you're looking pretty in a hotel bar

And I can't stop

No, I can't stop

So baby pull me closer in the backseat of your Rover

That I know you can't afford

Bite that tattoo on your shoulder

Pull the sheets right off the corner

Of the mattress that you stole

From your roommate back in Boulder

We ain't ever getting older

زرناب مبہوت ہو کر رہ گئ تھی۔ اسنے بے ساختہ آواز کی سمت دیکھا۔ مگر وہ اسکی صرف پشت ہی دیکھ پائی وہ جو کوئی بھی تھا اسکی آواز بہت مسحور کن تھی۔ وہ تینوں اس وقت کینٹین میں تھیں۔ جویریہ اور انابیہ کا تو لیکچر فری تھا مگر زرناب نے جان بوجھ کر لیکچر بنک کیا تھا۔ وہ دونوں تو کسی بحث میں لگی تھیں۔ اور زرناب بوریت سے انہیں دیکھ رہی تھی اور خود کو کوس رہی تھی لیکچر مس کرنے پر جب اسے گانے کی آواز نے اپنی طرف متوجہ کیا وہ کچھ لمحوں کے لئے کھو سی گئ۔ اسے یوں کھویا کھویا دیکھ کر جویریہ نے اسکی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی۔

"محترمہ کہاں کھوئی ہو؟۔" اور اس جانب دیکھا جہاں وہ نظریں گاڑے ہوے تھی۔

"لگتا ہے تم بھی اسکے متاثرین میں سے ہو۔" وہ اس لڑکے کو دیکھتے ہوے بولی۔

"کیا مطلب؟ تم اسے جانتی ہو۔" زرناب جویریہ کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوے بولی۔

"اسے کون نہیں جانتا آدھی کالج کی لڑکیاں مرتی ہیں اس پر۔ کچھ اسکی بے نیازی، رف سا حلیہ اور رہی سہی کثر اسکی آواز نے پوری کر دی۔ لڑکیاں اس سے دوستی کرنے کے لئے بے چین رہتیں ہیں لیکن یہ کسی کو گھاس نہیں ڈالتا۔"

اسنے تفصیلا" بتایا۔ اسے پورے کالج کی خبر ہوتی تھی۔ اسی لئے سب اسے گوسپ کوئین بولتے تھے۔

" آواز تو اچھی ہے بندے کی ماننا پڑے گا۔" زرناب توصیفی انداز میں بولی۔

" کیا بات ہے زرناب دال میں کچھ کالا ہے یا پوری دال ہی کالی ہے۔" انابیہ شرارتی لہجے میں بولی۔

" لاحول ولا قوت میں نے کبھی دیکھا بھی نہیں اسے صرف آواز سنی ہے۔ اور تمہیں دال میں کالا نظر آرہا ہے۔" وہ برا مانتے ہوے بولی۔

" لگتا ہے اسی بات کا افسوس ہے محترمہ کو ابھی تک دیکھا کیوں نہیں۔ تم کہو تو ملاقات کروادیں اچھی خاصی دعا سلام ہے۔" جویریہ نے مسکراہٹ دباتے اسے آفر دی۔

" تمہیں ملاقات کرو ہنہہ۔۔۔ بڑی آئی ملاقات کرانے والی۔"

کہکر وہ غصے سے اٹھ گئ۔ انابیہ نے جویریہ کو شرارت سے آنکھ مارتے ہوے کچھ اشارہ کیا اور اسکے پیچھے ہی چلنے لگیں جب وہ لوگ وہ لڑکے کی ٹیبل کے پاس پہنچی انابیہ بولی۔" السلام علیکم! عالیان کیسے ہو؟" عالیان نے چونک کر انہیں دیکھا۔ اور زرناب نے کوفت سے اسے خوامخواہ کی فارملیٹیز سے بڑی چڑ تھی۔ پھر اسنے اس لڑکے کی طرف دیکھا جو اب خوشدلی سے انہیں جواب دے رہا تھا۔ اسنے ابھی غور کیا تھا یہ وہی تھا جو گانا گا رہا تھا۔ شکل تو اچھی خاصی تھی لیکن حلیہ کافی رف سا تھا اسے کچھ خاص پسند نا آیا۔ ابھی وہ اسکا جائزہ لے رہی تھی جب اسے جویریہ کی آواز سنائی دی جو کہہ رہی تھی۔

" ارے عالیان انسے ملو یہ زرناب ہے سائکلوجسٹ ڈپارٹمنٹ کے سیکنڈ ائیر میں پڑھتی ہیں۔ زرناب بھی تمہاری متاثرین میں سے ہیں۔ جب سے تمہاری آواز سنی ہے تمہاری تعرف میں رطب السان اور ملنے کے لئے بے چین

ہیں۔ تو ہم لوگوں نے سوچا کیوں نا انکی حسرت کو پورا کر دیا جائے۔" آخر میں وہ زرناب کو شرارت سے دیکھتے ہوے بول کر۔

اسکا تو میٹر ہی گھوم گیا یہ سب بکواس سن کر وہ غصے سے بولی" مسٹر آپ جو کوئی بھی ہیں تو سن لیں الحمد للہ مجھے کوئی ایسی ویسی حسرت نہیں ہے۔ اور میں نے کب کی ان محترم کی تعرف جو شکل ہی سے میراثی دکھ رہیں ہیں۔ اور زرناب ایسے لوگوں سے متاثر ہونا تو دور دیکھتی بھی نہیں ہے۔" وہ غصے کچھ زیادہ ہی بول گئ تھی۔

"جی مجھے بھی ایسے کسی متاثرین کی ضرورت نہیں ہے جسے ٹیلینٹ کی پہچان ہی نا ہو اور عقل سے پیدل بھی ہو۔ پتا نہیں اس وقت کہاں تھیں محترمہ جب عقل تقسیم ہو رہی تھی۔" اسنے بھی حساب بے باق کیا۔ وہ بھلا کیوں چپ رہتا۔

"یو مسٹر خود ہونگے عقل سے پیدل اور جب عقل بٹ رہی ہو گی تو چھلنی لے کر کھڑے ہونگے۔" یہ بول کر وہ ہکا بکا کھڑی جویریہ اور انابیہ کو گھورتی نکلتی چلی گئ اور اب اسے واقعی لیکچر بنک کرنے پر افسوس ہو رہا تھا اچھا خاصا موڈ غارت ہو کر رہ گیا تھا۔ اور پیچھے وہ غصے سے مٹھیاں بھینچ کر خود پر کنٹرول کرتا ان دونوں سے معذرت کرتا باہر چلا گیا۔ وہ دونوں بھی زرناب کے رویے کے بارے میں سوچتے ہوے کلاس لینے چلی گئیں۔

---*-----------*--------------

وہ سب ایک ہی روٹین سے بور ہو گئ تھیں۔ سو ان سب نے سوچا کیوں نا کہیں گھومنے آوٹ آف سٹی جائے۔ جگہ ان لوگوں نے ڈسائڈ کر لیا تھا اب مسلہ یہ تھا کسکے ساتھ جائے اور بڑوں کو کون راضی کرے۔

"ارے ہاں یار یہ ولید ہے نا اسی کے ساتھ چلتے ہیں ساتھ میں فردوس باجی اور سعید بھائی بھی ہو جائے گے۔" اشارہ ہاتھ پر ہاتھ مار کر بولی۔ یہ اسکا مخصوص اسٹائل تھا جب اسے نادر و نایاب آئیڈیا آتا تھا تو وہ یونہی کرتی تھی۔

"وہ سب تو ٹھیک ہے لیکن سب کو راضی کون کریگا؟" انابیہ نے سب سے بڑے مسلے کی طرف دھیان دلایا۔

"سمپل سی بات ہے ولید اور کون۔" زرناب بولی۔

"اچھا اور ولید بھائی کو کون راضی کریگا۔" شاریہ نے دوسرا مسلہ اٹھایا۔ تو سب کی سب مہرو کو دیکھنے لگیں۔

"یہ تم لوگ مجھے کیوں گھور رہی ہو۔" مہرو نے انہیں اپنی طرف دیکھتا پا کر بولی۔

"تم کتنی اچھی ہو مہرو۔" ایہا اسے مکھن لگاتے ہوئے بولی۔

"جی نہیں جو تم لوگ سوچ رہی ہو ویسا میں نہیں کرنے والی کوئی اور بکرا ڈھونڈو۔" وہ انکا مطلب سمجھتے ہوئے بولی۔

"تمہارے جیسا بکرا پوری مارکیٹ میں نہیں ہے۔" جویریہ کی زبان بڑے غلط موقع پر پھسلی تھی اسکا اندازہ اسے ان سب کی گھوریوں سے ہو گیا تھا وہ سب بکرے کو قربانی کے لئے تیار کر رہیں تھیں اور یہ انکی محنت پر پانی کا ٹینکر پھینک رہی تھی وہ گڑبڑا کر بولی "میرا مطلب تھا جتنے اچھے سے تم سمجھاو گی ہم لوگ نہیں سمجھا پائے گے۔"

"اور نہیں تو کیا۔" وہ سب اسے کسی نا کسی طرح راضی کرنے لگیں۔

"لیکن میری بھی شرط ہے پہلے وہ پوری کرو۔" وہ کمینگی سے مسکراتے ہوئے بولی۔ کیوں نا وہ بھی موقع سے فایدہ اٹھائے۔

"کیا ہے تمہاری شرط۔" وہ لوگ تو اس کے مان جانے پر ہی کھل گئیں۔ ایہا چہکتے ہوئے بولی۔

"کچھ خاص نہیں بس تمہارا وہ کندن والا سیٹ جو فقیہہ ماموں دلی سے لائے تھے۔ اور اور تمہارا ہینڈ ورک کا گرین کلر والا سوٹ۔" وہ معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے اشارہ اور انابیہ کی طرف دیکھ کر بولی۔

"خبر دار جو اپنی گندی نظر میرے سیٹ پر ڈالی تو۔" اشارہ تو تڑپ ہی گئی۔

"اور میرے سوٹ کی پرچھائی بھی میں تم پر نہیں پڑنے دونگی۔" انابیہ بھی بولی۔

"ٹھیک ہے تو پھر بھول جاؤ آؤٹنگ کا پروگرام اور سڑو گھر پر۔" اسنے ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا۔

"ارے کوئی بات نہیں لے لینا تم۔" ایہا ان دونوں کو آنکھ دیکھاتے ہوئے بولی۔

"تم بات کر کے آؤ ان دونوں کی ٹینشن مت لو مل جائے گا تمہیں جو چاہیے۔" زرناب بہلاتے ہوئے بولی۔

"نا نا پہلے سیٹ اور سوٹ لا کر دو مجھے احمق سمجھ رکھا ہے کیا۔" وہ بولی۔ پھر کسی طرح سب کے سمجھانے پر اشارہ اور انابیہ راضی ہوئی ان دونوں کا بس نہیں چل رہا تھا کے اسے کچا چبا جائے۔ اسنے بھی پہلے سامان چیک کیا پھر بات کرنے کے لئے ولید کا انتظار کرنے لگی۔

------*------------------
_

ولید رات کے کھانے کے بعد واک کے لئے گیا تھا۔ خاصی دیر بعد لوٹا تو مہرو کو اکیلے لان میں ٹہلتے دیکھا اسے کافی حیرت ہوئی کے وہ کم ہی اکیلے رہتی تھی زیادہ وقت تو اپنے ٹولے کے ساتھ ہی گزارتی تھی۔ وہ مگن انداز میں کچھ سوچتی آس پاس سے بے خبر لگی۔ اسنے شاید ابھی تک ولید کو نہیں دیکھا تھا۔ اسے شرارت سوجھی۔ وہ دبے پاؤ چلتا ہوا اسکے ایک دم پیچھے کھڑا ہو گیا۔ جیسے ہی وہ پلٹی ولید سے ٹکرا گئی مارے ڈر کے اسنے چیخنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا

کہ ولید نے مضبوطی سے اپنا ہاتھ اسکے منہ پر رکھ دیا۔ "ریلیکس مہرو میں ہوں ولید۔" اسکے منہ سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے وہ بولا۔ اپنی سانسوں کو ہموار کرتی وہ غصے سے بولی.

"انسانوں کی طرح نہیں آسکتے تھے جان نکال کے رکھ دی میری۔ ابھی مجھے ہارٹ اٹیک ہوتے ہوتے بچا ہے۔"

"اچھا یہ بتاؤ اس وقت بھٹکتی آتما بنے کیوں گھوم رہی ہو۔" اندر کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے اسنے پوچھا۔

پھر مہرو کو یاد آیا وہ کیوں ابھی تک جاگی تھی۔ تھوڑی دیر کے لئے تو وہ بھول ہی گئی تھی۔ اسکے پوچھنے پر یاد آیا۔

"وہ کچھ نہیں بس ایسے ہی دل چاہ رہا تھا۔" اسنے بات بنائی۔

"اس سے پہلے تو کبھی دل نہیں چاہا۔" وہ مشکوک انداز میں بولا۔

"کافی پیو گے۔" گڑبڑاتے ہوئے اسنے بات بدلی۔

"خیریت ہے نا ابھی نیند میں تو نہیں ہو جو اتنی شرافت سے رات گے مجھے کافی کی آفر کر رہی ہو۔" وہ طنزیہ لہجے میں بولا۔

"ارے نہیں وہ میں اپنے لئے بنا رہی تھی تو سوچا تمہیں بھی پوچھ لوں۔" وہ گڑبڑائی۔

"ٹھیک ہے بنا دو۔" وہ کچن میں ڈائنگ ٹیبل کی کرسی گھسیٹ کر بیٹھتے ہوئے بولا۔ وہ اسکے مزید سوالوں سے بچنے کے لئے خاموشی سے کافی بنانے لگی۔ اور وہ موبائل میں کچھ دیکھنے لگا۔ اسنے دو مگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے خود بھی اسکے سامنے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔ ایک مگ اسکی طرف بڑھایا اور دوسرا خود لے لیا۔ موبائل جیب میں ڈال کر وہ بھی کافی کی طرف متوجہ ہوا۔

"ہاں اب بولو کیا مسلہ ہے۔" کافی کا ایک سپ لیتے ہوئے وہ بولا۔

"مطلب!" وہ حیران ہوتے ہوئے بولی۔

"بھئی ظاہر ہے تم اتنی نیک کبھی نہیں رہیں جو رات گے کسی کی خاطر کرو یقینا کوئی پروبلم ہے۔" وہ اطمینان سے بولا۔

وہ بلبلا کر رہ گئی لیکن اسے ابھی کچھ بول کر وہ یہ چانس مس نہیں کر سکتی تھی سو ادھار رکھتے ہوئے اسنے اپنا مسلہ بتا دیا۔

"سوری میں بہت بزی ہوں آج کل۔" اسنے صاف ہری جھنڈی دکھادی۔

"پلیز ولید مان جاؤنا اور زیادہ نہیں بس پانچ چھ دنوں کے لئے۔" اسنے منت کی۔

"ارے یار سمجھو نا مجھے آفس بھی دیکھنا ہوتا ہے۔" اسنے پھر انکار کیا۔

"پلیز ولید اچھے بھائی نہیں ہو کیا؟ اسنے پھر منت کی۔ اسکی بات سن کر وہ یوں اچھلا گویا بچھو نے ڈنک مارا ہو کیا کہا تم نے۔" وہ کافی کا مگ ڈائننگ ٹیبل پر تقریباً پٹکتے ہوئے بولا۔

"کیا تم میرے اچھے بھائی نہیں ہو پلیز۔" مہرو نے اسے پھر بلیک میل کرنے کی کوشش کی۔

"خبردار جو تم نے مجھے بھائی کہا تو۔" وہ غصے سے بولا ضبط کی وجہ سے اس کی آنکھیں لال ہو گئی تھی۔

"کیوں نہیں کہہ سکتی۔" وہ حیرت سے بولی کیونکے اسے لگا وہ اس کہ بھائی بولنے پر اموشنل ہو جائے گا اور جانے کی حامی بھر لے گا اسنے اکثر ثانیہ اور شاریہ کو یہی ٹریک آزماتے دیکھا تھا۔ لیکن یہاں تو الٹا اثر ہوا تھا وہ اموشنل کیا خاک ہوتا البتہ غصّہ میں ضرور آ گیا تھا۔

"بس میں نے کہہ دیا اتنا ہی کافی ہونا چاہیے تمہارے لیے۔ اتنا ہی شوق ہے بھائی بولنے کا تو عمار کو بول کر اپنی حسرت پوری کر لیا کرو" وہ ہنوز غصے میں تھا۔

"ہائیں لیکن انابیہ لوگ تو تمہیں برابر بھائی بولتی ہیں تم انہیں منع نہیں کرتے پھر میرے بولنے میں کیا قباحت ہے۔" وہ الجھ کر بولی۔

"واٹ ربش۔ قباحت نہیں قباحتیں ہیں۔" اس کا اچھا خاصہ موڈ غارت ہو گیا تھا اسکے بھائی کہنے پر۔

"اچھا وہ سب چھوڑو پہلے یہ بتاؤ تم ایگری ہو کہ نہیں۔" اس نے اسے غصے میں دیکھ کر بات پلٹ دی مبادا غصے میں جانے سے انکار ہی کر دے تو اس کے ہاتھ سے ان لوگوں سے ہتھیایا ہو امال بھی جاتا اور صلواتیں الگ سے سننی پڑتی۔

"ایک کنڈیشن ہے میری۔" اس نے ڈیل کرنے والے انداز میں کہا۔

"کیا کنڈیشن ہے؟" وہ عجلت سے بولی۔

"تم میری ہر بات مانو گی۔" اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"ہیں یہ کیسی کنڈیشن ہے؟ میں نے نہیں مانتی ایسی کوئی کنڈیشن ونڈیشن۔" اب اسے غصہ آیا۔ کب سے مکھن لگا رہی ہے اور صاحبزادے کے مزاج ہی نہیں مل رہے۔

"تو پھر ٹھیک ہے میں بھی نہیں جا رہا تم لوگوں کو لے کر اور میں تائی جان کو بھی منع کر دوں گا کے تم لوگوں کو بھی نہ جانے دیں۔ اور تم اچھی طرح سے جانتی ہو اگر ایک دفعہ میں نے تائی جان کا برین واش کر دیا تو وہ تم لوگوں کو کبھی نہیں جانے دے گیں۔" اب کے اس نے جلاتی ہوئی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"ولید تم کو اللہ پوچھے۔" اس نے دانت پیستے ہوئے کہا کیونکہ اسے پتہ تھا اگر وہ کہہ رہا ہے تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔

"تو بولو ڈیل منظور ہے یا نہیں۔" بڑی شان بے نیازی سے وہ چیئر کی پشت سے ٹیک لگاتے ہوئے بولا۔

"تم کوئی اور کنڈیشن نہیں رکھ سکتے تم بولو تو میں ابھی تمہیں ایک مگ کافی اور بنا کے دے سکتی ہوں۔" اس نے لالچ دینے کی کوشش کی۔

"تمہاری کافی تمہیں ہی مبارک ہو۔ تو جلدی بولو ہاں یا نہ تمہارے پاس صرف اور صرف دو منٹ جلدی سے جواب دو۔" بڑی بے پروائی سے اس نے اپنی رسٹ واچ کی طرف دیکھتے ہوئے یوں کہا گویا اس کا ٹائم بہت ہی قیمتی ہو اور وہ اس کا وقت ضائع کر رہی ہو۔

"ٹھیک ہے لیکن یہ بات تم کسی کو نہیں بتاؤ گے۔" بے بسی سے بولتے اس نے آخر میں وارننگ دی۔

"اوکے ایز یو ویش۔" اس نے بے نیازی کندھے اچکائے۔

"اور ہاں یہ بات دھیان میں رکھو میں تمہاری کوئی اوٹ پٹانگ بات نہیں مانوں گی۔" اس نے جیسے یقین دہانی کروائی۔

"تب کی تب دیکھی جائے گی۔" یہ کہتے اس نے باہر کی جانب رخ کیا مگر مہرماہ کے پاس سے گزرتے ہوئے اس کی چوٹی کھینچنا نہیں بھولا۔

"آہ۔۔۔ ولید اللہ کرے تمہاری بیوی گنجی ہو۔" کراہتے ہوئے اس نے گویا بددعا دی۔

"کبھی تم نے کسی کو خود کو بددعا دیتے دیکھا ہے۔" اس نے معنی خیزی سے مسکراتے ہوئے مہرو سے کہا۔

"ہیں کیا مطلب؟" وہ ناسمجھی سے بولی۔

"جلد ہی سمجھ جاؤ گی۔" اسکا گال تھپتھپاتا وہ اپنے کمرے میں چلا گیا۔ پیچھے وہ اسکی بات کے پیچ و خم میں الجھتی رہی۔

-------------------*--------------*--

"اس کی گھڑی میں بارہ کیوں بج رہے ہیں؟" آصف نے عالیان کو دیکھتے ہوئے ندیم سے پوچھا۔

"کچھ خاص نہیں بس کسی نے اسے اسکی اوقات بتادی ہے اسی لئے اسکی گھڑی میں بارہ بج رہے ہیں۔" بلال نے آصف کے کان میں تقریبا" گھس کر کہا کیونکے زور سے بولنے کی صورت میں اسے مار پڑ جانی تھی۔

" سمجھتی کیا ہے وہ خود کو یوں میری انسلٹ کرے گی اور میں چپ رہوں گا۔" وہ ابھی بھی غصّے میں تھا۔

"تو تو نے بھی بول کر حساب برابر کر دیا نا اب کیا مسلہ ہے۔" ندیم نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوے کہا۔

"اچھا وہ سب چھوڑ یہ بتا کہاں جائے گے کچھ ڈسائیڈ کیئے۔ نہیں تو ایسے ہی یہ ٹائم ویسٹ ہو جائے گا اور تیرے ہٹلر بھائی آ گئے تو جانا مشکل ہی نہیں ناممکن ہو جائے گا۔" بلال نے اسکا خراب موڈ دیکھ کر بات بدل دی۔

"ہاں یار یہ تو ڈیسائیڈ ہی نہیں کے کہاں جائے گے۔" آصف بولا۔

"میرے خیال میں مسوری کا موسم آج کل بہت اچھا ہے وہیں چلتے ہیں۔" ندیم نے کہا۔

"لیکن کب جائے گے یہ تو بتاؤ۔" عالیان نے بھی گفتگو میں حصّہ لیا۔

"پرسوں نکلتے ہیں۔ آج کل میں تیاری کر لیں گے۔" ندیم بولا۔

"اوکے ڈن۔" وہ سب متفق ہو کر بولے۔

"ویسے سچ بولوں تو اس لڑکی نے سب کے سامنے عالیان کی انسلٹ کی تو میرے دل میں ٹھنڈک اتر گیئ کے کوئی تو ہے جو عالیان کو یوں کھری کھری سنائے ورنہ تقریبا" لڑکیاں اس پر فلیٹ ہونے کو تیار رہتی ہے۔" بلال مزہ لیتے ہوئے بولا۔

"ہاں یار میں تو امپریس ہو گیا۔ اس لڑکی سے۔" آصف بھی بولا تو عالیان نے ان دونوں کو غصے سے گھورا۔

"اور تو اور اسنے میراثی بول کر اسکے سنگنگ کی واٹ ہی لگا دی۔" اب وہ سب ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنس رہے تھے۔

"بہت ہنسی آرہی ہے نا ابھی میں تیرے ابا کو فون کر کے تیرے سارے کالے کرتوت بتا تا ہوں۔" اسنے آصف کی گردن پکڑتے ہوئے دھمکی دی۔

"ابے یار تو تو سیریس ہی ہو گیا میں تو بس مذاق کر رہا تھا۔ دوستوں کے ساتھ بھی کوئی ایسا کرتا ہے۔" آصف نے کہا۔

"تو میں بھی صرف ایسے ہی انکل کو بولوں گا کے تیرا فون چیک کر لیں بس۔ آگے تیری قسمت بچ گیا ورنہ تو تو جانتا ہی ہے کیسی خاطر کریں گے تیرے ابا تیری۔" وہ اسی طرح اسکی گردن پکڑے پکڑے بولا۔

"یار اب تو ایسا کرے گا۔ کیسا دوست ہے تجھے شرم آنی چاہیے۔" اسنے عالیان کو بلیک میل کرنے کی کوشش کی۔

"ہاں تو تو بڑا پردے والا ہے۔ جو مجھے شرم دلا رہا ہے۔"

اسنے طنز کیا۔

"تم لوگ ایک دوسرے کو شرم بعد میں دلانا ابھی چلو ورنہ دیر سے جانے کے جرم میں سر فرقان نے جو شرم دلانی ہے ناوہ تم لوگوں کی ساتھ پشتو کو بھی یاد رہے گی۔" ندیم اٹھتے ہوئے بولا تو وہ لوگ بھی اٹھ کر کلاس کی طرف چل پڑے۔

---*------------------*------------------*--

"کوشش کرونگا کنفرم نہیں بول سکتا اوکے اللہ حافظ۔" اسنے فون رکھتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا کس کی کال تھی۔" رضوان نے پوچھا۔

"ولید تھا کہہ رہا تھا میں بھی چلو اسکے ساتھ۔" عالم بولا۔

"کہاں جانا ہے۔" وہ بولا۔

"سب لوگوں نے پروگرام بنایا ہے کچھ دن کے لئے مسوری جانے کا سو ولید مجھے انوائٹ کر رہا تھا وہ اور سعید بھائی ہی جنٹس ہیں باقی سب لیڈیز ہیں۔"

عالم نے کہا۔

"کون کون جا رہا گھر سے ہے؟" اسنے کریدا۔

"گھر سے تو سعید بھائی انکی فیملی اور روشنی ہی جا رہے ہیں۔" اسنے بتایا تو رضوان کی باچھیں چیر گیئں۔

"تو جا رہا ہے تو میں بھی جاؤ گا۔" رضوان بولا۔

"میں بھی سوچ رہا تھا کے تو بھی چلتا دانش تو جا نہیں سکتا۔" عالم نے کہا۔

"وہ سنے گا تو خوب واویلا کرے گا۔" رضوان بولا۔

"اسکے علاوہ وہ کچھ کر بھی نہیں سکتا اسکے بھائی کی پوری نظر اسی پر سو اسکا کوئی چانس نہیں ہے جانے کا۔" اسنے کہا۔

"اچھا چلتا ہوں اس سے پہلے کے تو مجھے دھکے مار کے نکالے۔" رضوان اٹھتا ہوا بولا۔

"تجھے کیسے پتا چلا کے میں ابھی تجھے دھکے مار کر نکالنے والا تھا۔" وہ مصنوعی حیرت سے بولا۔

"کیونکہ مجھے پتا ہے تو کتنا کمینہ ہے۔" یہ بولتے ہی وہ الوداعی انداز میں ہاتھ ہلاتا باہر کو ہولیا۔ کیوں کے اسے یہ بھی پتا تھا وہ یہ بات سن کر اپنی کمینگی کا ثبوت ضرور دے گا۔ ابھی وہ روم کے باہر ہی نکلا تھا کے کوئی وجود اس سے ٹکرایا اس سے پہلے کے وہ زمین بوس ہوتا اسنے بے اختیار اسے تھام لیا۔

-*----------------*-----*--------------*-

"تمہاری سب تیاری ہوگئی۔" وہ فون کان سے لگائے اپنے لئے چائے نکالتے ہوئے بولی۔

"ہاں میری تقریباً" تیاری ہوگئی ہے بس شال وغیرہ لینا ہے وہاں کا موسم کافی ڈھنڈا ہوگی۔" چائے کا کپ لئے وہ اپنے کی طرف جاتے ہوئے بولی۔ تبھی کسی سے بری طرح ٹکرا گئی۔ اس سے پہلے کے وہ گرتی مقابل نے اسے سنبھال لیا۔

"آہ۔۔۔ کون اندھا ہے دیکھ کر نہیں چل سکتے۔" وہ کراہتی ہوئی سر سہلانے لگی۔ اسنے پہلے افسوس سے اپنی چائے کا حشر دیکھا جو زمین پر کپ سمیت اپنی قسمت پر نوحہ کنہ تھی۔ پھر اس اندھے کو دیکھا جس کے حصار میں وہ ابھی بھی تھی اور وہ شاید وہاں ہوتے ہوئے بھی وہاں نہیں تھا۔۔

"جی مجھے چھوڑنے کا کیا لیں گے۔" اسنے گھورتے ہوئے مقابل کو کہا۔

"کک کچھ نہیں۔۔۔۔۔" اسنے گڑبڑا کر چھوڑ دیا اور وہ جو پوری اسی کے سہارے کھڑی تھی ایک جھٹکے سے زمین بوس ہوئی۔ اسے گرتے دیکھ کر وہ بوکھلا گیا مگر اس بار سہارا دینے کی غلطی نہیں کی۔ روشنی نے پھر سے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔

"اب میرا منہ کیا دیکھ رہے ہیں ہاتھ دیں اپنا۔۔" اسنے سہارے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا تو اسنے فورا" اپنا ہاتھ بڑھایا اور اٹھنے میں مدد دی۔ وہ کراہتے ہوئے کھڑی ہو گیٔ۔

"آپ کو کوئی مسئلہ ہے؟" اسنے نہایت سنجیدگی سے پوچھا۔

"مطلب۔۔۔۔۔" وہ ناسمجھی سے بولا۔

"مطلب یہ کے آپ کی آنکھوں میں کوئی مسئلہ ہے یا ایسی ہی ہے جو کسی کو بھی یوں گھور گھور کر دیکھتے ہیں اسکے باوجود بھی جیتا جاگتا انسان نظر نہیں آتا۔" اسنے اپنی آنکھیں پھیلا کر بڑی بڑی کرتے ہوئے کہا وہ اسکے انداز پر ہنس دیا۔

"میں نے کوئی جوک نہیں سنایا ہے جو یوں دانتوں کی نمائش کر رہے ہیں۔ لگتا ہے آنکھوں کے ساتھ مینٹل پرابلم بھی ہے۔" وہ ہنوز گھورتے ہوئے بولی۔

"ایم رئیلی سوری۔" وہ کچھ شرمندگی سے بولا۔

"ہائیں اب یہ سوری کس لئے۔۔" وہ پوچھ رہی تھی۔

"وہ میری وجہ سے آپ کو چوٹ لگ گیٔ اس لئے سوری اگین۔" اسنے وجہ بتائی۔

"بڑی جلدی خیال آگیا۔۔۔" وہ طنز سے بولی۔

"سچ میں میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا وہ بس بے دھیانی میں۔۔۔۔۔" اسنے صفائی دینے کی کوشش کی۔

"ہائے آپ کے چکّر میں میرا موبائل بھی گر گیا۔" اسکی نظر نیچے گرے موبائل پر پڑی تو اسنے ایک اور جرم اسکے کھاتے میں ڈالا۔

"اب ہٹے گے بھی یا یوں ہی کھڑے کھڑے اپنا ڈمی بنوانے کا ارادہ ہے۔" اسے ویسے ہی استادہ دیکھ کر وہ بولی۔ اسکے بولنے پر وہ ہوش میں آتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ اور وہ بڑبڑاتی اپنے کمرے کی طرف بڑھتے ھوئے موبائل چیک کرنے لگی جہاں پر ابھی بھی کال آن تھی۔ اسکا مطلب اسنے ساری بکواس سن لی۔ اسنے فورا" فون کان سے لگایا تو دوسری طرف سے سب کے ہنسنے کی آوازیں آ رہی تھی۔ "اشارہ کی بچی تمہیں تو میں چھوڑو گی نہیں۔" غصے سے اسنے کہتے ہی فون کاٹ دیا۔

-- *------------*---- *-------------------

وہ سب آج پھر شاپنگ کے لئے نکل پڑی تھیں۔ کیوں کے ولید نے انہیں صرف دو دن کا وقت ہی دیا تھا ساری تیاری مکمل کرنے کے لئے۔ اسنے سب بڑوں کو کنوینس کر لیا تھا۔ اسکی صلاحیت کی تو مہرماہ قائل تھی کہ کسی کو بھی کنوینس کرنا ولید کے لئے نہایت آسان تھا کیوں کے وہ ایسے ایسے دلائل دیتا کے سامنے والا متاثر ھوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

"مجھے ہینڈز فری وغیرہ لینا ہے میں جویریہ کو لے کر جا رہی ہوں۔" ان لوگوں کی نا ختم ہونے والی شاپنگ دیکھ کر زرناب بے زار ہو گئی۔ تو بول پڑی اور جویریہ کے ساتھ ایک شاپ کی طرف بڑھ گئی تو پیچھے پیچھے انابیہ بھی ہو لی۔

"کونسی کمپنی کا چاہیے۔" جویریہ پوچھنے لگی۔

"میں سوچ رہی ہوں ہینڈز فری کے بجائے کیوں نا ہیڈ فون لے لوں۔" زرناب ہیڈ فون کی طرف دیکھتے ھوئے بولی۔

"یہ تمہارے دماغ میں اتنی نادر سوچ کیسے آجاتی ہے۔" انابیہ نے زرناب کو دیکھ کر طنزیہ لہجے میں کہا جس کے دماغ میں اوٹ پٹانگ کے خیالات آتے ہی رہتے تھے۔

"اب میں ہوں ہی اتنی یونیک تو کیا کروں۔" وہ اتراتے ھوئے بولی۔

"یونیک کے بجائے بے وقوف یا پاگل کہو۔" جویریہ نے اسے ایک چپت لگائی۔ زرناب کو بڑی مشکل سے ایک ہیڈ فون پسند آیا ورنہ تو وہ سب مین کچھ نا کچھ کمی نکال کر ریجیکٹ کئے جارہی تھی۔

"اسے پیک کر دیں۔" اسنے سیلز مین سے کہا تو ساتھ میں کسی اور نے بھی وہی بات دہرائی اسنے بے ساختہ گھور کر سامنے والے کو دیکھا تو اسکا حلق تک کڑوا ہو گیا۔ کیوں کے وہ وھی میراثی تھا۔

"سوری مس اپنے لئے کوئی اور دیکھ لیں۔" عالیان نے باکس اٹھا کر کہا تو اسنے فورا جھپٹ کر اسکے ہاتھ سے باکس لے لیا اور سیلز مین کی طرف بڑھاتی ہوئی بولی۔ "آپ اسے پیک کرے جب تک میں کاؤنٹر میں پے مینٹ کرتی ہوں۔" اسے پوری طرح اگنور کرتی وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیٔ۔ عالیان جس نے ابھی تک اسکا چہرہ نہیں دیکھا تھا آواز پر رخ موڑ کر دیکھا تو اسکے منہ کے زاویے بگڑ گے۔ اسنے اپنے لئے کچھ اور پسند کیا اور کاؤنٹر کی طرف آگیا۔ جہاں وہ اب تک کھڑی بحث کر رہی تھی۔

"پلیز اسے سائیڈ میں رکھ دیں میں ابھی آکر اسکی پے مینٹ کر دو نگی۔" وہ بل بناتے لڑکے سے بولی۔

"سوری میم آپ کو ابھی پے منٹ کرنی ہوگی۔ ہم لوگ ایسے سائیڈ پر نہین رکھ سکتے۔" کاؤنٹر بوئے نہایت شائستگی سے کہا۔

"پلیز میں صرف پانچ منٹ میں آکر پے منٹ کر دو نگی۔" اسنے گویا منت کی اور دل ہی دل میں انابیہ اور جویریہ کو صلواتیں سنانے لگی جو پتا نہیں کہاں غائب ہوگئی تھیں کیوں کے اسنے اپنا پرس جویریہ کو پکڑا رکھا تھا اب پے منٹ کیسے کرتی کاؤنٹر بوئے بھی نہیں مان رہا تھا۔

"کین آئے پے؟" کب سے انکی بحث سنتا عالیان بولا۔

"شیور سر وائی نوٹ۔" کاؤنٹر بوئے نے کہتے ہوئے اسکا بل بنایا۔ زرناب نے گھور کر عالیان کو دیکھا جو مزے سے اسکا چوس کیا ہوا ہیڈ فون خرید رہا تھا۔ وہ صرف دانت کچکچا کر رہ گیی۔ پے منٹ کرنے کے بعد عالیان زرناب کی طرف آیا جو اسے ہی گھور رہی تھی۔

"تھینک یو میں آپ کو بعد میں پیسے دے دو نگی۔" اسکے ہاتھ سے شاپر لیتے زرناب بولی۔

"ہیں آپ کو کس نے بولا میں نے یہ آپ کے لئے خرید اہے۔" وہ حیرت سے بولا۔

"یہ تو مجھے بھی پتا ہے اتنے نیک تو آپ ہر گز نہیں ہو سکتے لیکن میں اپنی پسند کی ہوئی چیز اتنی آسانی سے چھوڑنے والی نہیں ہوں۔" وہ بڑے اطمینان سے بولی۔

"سوری لیکن پے منٹ میں نے کی تو اب یہ میرا ہے۔" اس نے کہا۔

"تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے میں بھی تو آپ کو پیسے دے رہی ہوں نا۔" وہ آرام سے بولی۔

"اچھی زبردستی ہے۔" وہ تقریبا جھنجھلا کر بولا۔

"اچھا اپنا کونٹیکٹ نمبر دیں۔" زرناب موبایل کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"کیا میں اس بے تکلفی کی وجہ پوچھ سکتا ہوں۔" اس نے نہایت تحمل سے پوچھا۔

"ہائے میں کب بے تکلف ہوئی آپ سے۔ کب سے کتنی شرافت سے بات کر رہی ہوں۔ اور فری میں تھوڑی لوں گی پیسے بھی دونگی نا اسی لیے تو کونٹیک نمبر مانگ رہی ہوں ورنہ مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے کسی ایرے غیرے سے بات کرنے کا۔" وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

"اور مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہیں کہ میں ہر ایرے غیرے کو اپنا نمبر دیتا پھروں۔" وہ بھی جوابا" بولا۔

"ٹھیک ہے نہ دیں مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔" وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولی اور آگے بڑھ گیئ۔

اسکی اس بے نیازی پر وہ کھول کر رہ گیا۔ کتنے مزے سے وہ اس کا خریدا ہوا ہیڈ فون لے کر چلتی بنی تھی۔ یہ لڑکی جب بھی سے ملتی تھی اس کا دماغ گھما کے رکھ دیتی تھی۔ اب یوں سر راہ وہ کچھ کر بھی نہیں سکتا تھا۔ سو غصّے سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا۔

--*--------------*---------------------

"یار یہ زرناب کہاں رہ گئی۔" اسکا نمبر ٹرائی کرتے جویریہ بولی۔ تبھی اسے وہ اپنی طرف آتی دکھائی دی۔

"کہاں چپک گیئ تھی کب سے تمہارا ویٹ کر رہے تھے۔"

انابیہ اسے دیکھ کر بولی۔

"بدتمیزوں تم لوگ کہاں غائب ہو گیئ تھی۔ اور تم میرا پرس تو اٹلسٹ مجھے دیکر جاتی۔" آخر میں وہ جویریہ کو گھور کر بولی۔

"ارے ہاں تمہارا پرس تو میرے پاس ہی رہ گیا تھا۔" جویریہ بولی۔

"تو پھر تم یہ کیسے خرید کر لائی ہو؟" انابیہ اسکے ہاتھ میں شوپر دیکھ کر بولی۔

"ہاں زرناب تمہارا پرس تو میرے پاس تھا نا۔۔۔ تو پھر کہیں تم نے چوری تو نہیں کی۔" وہ مشکوک انداز میں بولی۔

"ہائے مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی۔" انابیہ تاسف سے بولی۔

"اگر CCTV میں تم آگئ تو دھر لی جاؤ گی بھئ میں تو تمہارے ساتھ نہیں چل رہی ورنہ میں بھی تمہارے ساتھ پھنسوں گی۔" جویریہ اس سے دور ہوتے ھوئے بولی جو انہیں خونخوار نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔

"میں تم لوگوں کو چور دکھائی دیتی ہوں۔" وہ دانت پیستے ھوئے بولی۔

"وہی تو شکل پر لکھا تو نہیں ہوتا کہ کون چور ہے ورنہ کب کا تمہیں پہچان جاتے۔" انابیہ افسوس سے بولی جیسے اسے یہ جان کر بڑا دکھ ہوا ہو۔

"اچھا تبھی ایک دو دفعہ جب ہم لوگوں کا سامان غائب ہوا تھا تو تم معیز بے چارے کا نام لیتی رہیں۔ اور خود چوری کرتی رہی۔" جویریہ بھی کچھ یاد آنے پر بولی۔

"جسٹ شٹ اپ کب سے بکواس کئے جا رہی ہو تم دونوں میں نے کوئی چوری وغیرہ نہیں کی ہے یہ اس میراثی سے ہتھیایا ہے۔" اسنے غصے سے کہا۔

"کون میراثی اب یہ کون ہے تمہارا کوئی بزنس پارٹنر جو تمہارے ساتھ یہ کام کرتا ہے۔" انابیہ نے مشکوک انداز میں کہا۔

"اب اگر بکواس کی نا تو لگاؤ گی ایک۔ اور یہ میراثی وہی جس سے کینٹن میں میرا جھگڑا ہوا تھا۔" وہ ایک دھپ انابیہ کے لگاتی بولی۔

"تم عالیان کی بات کر رہی ہو۔" جویریہ نے تصدیق چاہی۔

"ہاں اسی کی بات کر رہی ہوں۔" وہ جھنجھلا کر بولی۔

"وہ تمہیں کہاں ملا۔" انابیہ نے پوچھا تو زرناب نے پورا واقعہ سنا دیا۔

"توبہ کتنی بے شرم ہو ایسے ہی اس سے لے کر آ گئی۔" جویریہ نے شرم دلائی۔

"ایسے ہی کہاں میں نے اسے کہا تھا کہ اپنا کونٹیکٹ نمبر دے مگر اسنے نہیں دیا تو اس میں میری کیا غلطی۔" وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولی۔

"پتا نہیں وہ بھی کیا سوچتا ہو گا کس بھکارن سے پالا پڑ گیا صدقہ سمجھ کے دے دیا ہو گا چچ۔" اب انابیہ شرارت سے بولی اور حفظ ماتقدم کے طور پر جلدی سے زرناب سے دور ہو گی۔

"گھر چلو پھر بتاتی ہوں۔" زرناب اسے دھمکی دیتے ہوئے بولی۔

"ارے وہ عباد بھائی لگ رہے ہیں۔ چلو انہیں سے کہتے ہیں گھر ڈراپ کر دیں کیوں کے پتا نہیں ان لوگوں کی شاپنگ آج کی تاریخ میں ختم ہو گی یا نہیں۔" جویریہ کسی سمت دیکھتے ہوئے بولی۔

"ہاں چلو یہ تمہارے وہی بھائی ہے نا جو تمہیں چھوڑنے آئے تھے۔" زرناب بولی۔

"اچھا ہے میں انہیں تھنکس بھی بول دوں گی کیوں کے انہیں کے مرہون منت تم اتنے دن ٹک گی ہو۔" انابیہ بولی۔

"ارے یار ایک دم بھول ہی گی۔" جویریہ اپنے سر پر ہاتھ مارتی ہوئی بولی۔

"کیا؟" زرناب نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"مجھے اپنے موبائل میں اسکریچ گارڈ لگوانا ہے۔" اسنے موبائل ان لوگوں کے سامنے لہراتے ہوئے کہا۔

"پہلے یاد نہیں آسکتا تھا۔" انابیہ دانت پستے ہوئے بولی۔

"پلیز یار اب دوبارہ مارکیٹ بھی آنے نہیں ملے گا۔" اسنے منت کی۔

"ٹھیک ہے زرناب کو لے کر جاؤ میں جب تک تمہارے عباد بھائی کو دیکھوں کہاں ہے وہ یہ بتاؤ۔" انابیہ ادھر ادھر نظریں دوڑاتے بولی۔

"وہاں شاپ پر ہے ابھی جلدی جاؤ ورنہ اگر وہ چلے گے تو ان لوگوں کے ساتھ سڑنا پڑے گا۔" اسنے ایک شاپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوکے جاؤ جلدی آنا۔" وہ شاپ کی طرف بڑھتی ہوئی بولی۔

---------*--------------*-------------

ولید نے اسے اپنے ساتھ گھومنے جانے کی آفر دی تھی۔ وہ منع کرنا چاہتا تھا لیکن یہ سوچ کر چپ ہو گیا کے اسنے کافی مدد کی تھی اسے یہاں سیٹل ہونے میں گھر وغیرہ بھی اسی نے دلوایا تھا۔ سو وہ اپنی کچھ ضروری چیزیں خریدنے آیا ہوا تھا۔ ابھی وہ اپنی کچھ شاپنگ کر کے پلٹا ہی تھا کے پیچھے سے کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اسنے پلٹ کر سامنے والے کو دیکھا تو بوکھلا کر رہ گیا۔۔۔

وہ بوکھلایا ہوا اسے دیکھ رہا تھا کیوں کے وہ وہی پارک والی پاگل لڑکی تھی۔ اس دن تو وہ بچتے بچاتے وہاں سے بھاگ لیا تھا۔ اب پتا نہیں وہ یہاں کیا کرے۔

"تم۔" وہ اسے دیکھ کر بولی کیسے بھول سکتی تھی انابیہ اسے۔ اسنے اسے پاگل کہا تھا تو اب سر پھری انابیہ اسے سچ میں پاگل بن کر بتائے گی۔

"عباد بھائی آپ کہاں رہ گئے تھے میں کب سے آپ کو ڈھونڈ رہی تھی۔ آپ کی شاپنگ ہو گئی ہو تو چلیں گھر۔" وہ اسکا بازو پکڑ کر یوں بولی گویا واقعی اسے ہی ڈھونڈ رہی ہو۔

"تم کون ہو؟ اور میرا نام کیسے جانتی ہو؟" وہ اپنا ہاتھ چھڑاتا ہوا بولا۔ وہ سوچ رہا تھا اس پاگل کو میرا نام کیسے پتا چلا۔

"ہائے آپ کو کیا ہو گیا ہے۔ میں انابیہ ہوں آپ مجھے نہیں جانتے۔ آپ ایسا کیوں بول رہے ہیں۔" وہ پھر سے اسکے بازو میں جھولتی ہوئی بولی۔ اسکے تاثرات سے وہ محظوظ ہو رہی تھی۔ مجھے پاگل بولا تھا اب بھگتو وہ دل ہی دل میں بولی۔

"ہٹو کون ہو تم میں تمہیں نہیں جانتا اور میرے پیچھے کیوں پڑی ہو۔" وہ قدرے جھنجھلاتا اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے نکالتا ہوا بولا۔

"آپ ہی تو مجھے شاپنگ کے لئے لائے تھے اور مجھے ویٹ کرنے کا بول کر خود غائب ہو گئے۔ اتنی مشکل سے میں نے آپ کو ڈھونڈا ہے میں ہی جانتی ہوں۔ اور اب آپ بول رہے ہیں میں کون ہوں اور آپ کے پیچھے کیوں پڑی ہوں۔ یہی کرنا تھا تو نا لاتے اب یوں پہچاننے سے انکار تو نا کرے۔" وہ روہانسی ہوتے ہوئے بولی اور پھر رونے لگی۔ اسکے یوں رونے پر تو وہ سچ مچ گھبرا گیا۔ آس پاس کے لوگ دیکھے گے تو کیا سوچے گے اور پھر جو اسکی درگت بنے گی وہ الگ۔ اسکی پریشان صورت دیکھکر انابیہ نے اپنی ایکٹنگ کو داد دی۔

"دیکھو میں سچ میں تمہیں نہیں جانتا۔ پلیز اب چپ ہو جاؤ اگر لوگ دیکھے گے تو انھیں لگے گا میں تمہارے ساتھ زبردستی کر رہا ہوں۔" اسنے تقریبا"منت کرتے ہوئے یوں کہا کے بس ہاتھ جوڑنے کی کثر رہ گئ۔ انابیہ نے بمشکل اپنی ہنسی کنٹرول کی۔

"ہاں تو کچھ اچھا بھی نہیں کر رہے ہیں۔ خود ہی لائے ہے اور اب پہچاننے سے انکار کر رہے ہیں۔" وہ سڑ سڑ کرتے بولی۔

"پلیز میں سچ بول رہا ہوں میں تمہیں نہیں جانتا۔ آج میں تمہیں دوسری بار دیکھ رہا ہوں۔ پہلی دفع پارک میں دیکھا تھا اسکے علاوہ نا میں تمہیں جانتا ہوں نا ہی دیکھا ہے۔" وہ جیسے بے بسی سے بولا۔ پتا نہیں یہ پاگل اسکے پیچھے کیوں پڑ گیئ تھی۔

"میں کچھ نہیں جانتی۔ پہلے آپ مجھے آئس کریم دلائیں تب ہی میں چپ ہونگی۔" وہ ایسے بولی جیسے چپ ہو کر اس پر احسان کرے گی۔ اسکی فرمائش پر اسکا اچھا خاصا میٹر گھوم گیا۔ ایک تو بلاوجہ کی مصیبت گلے پڑ گیئ تھی اور اب یہ فرمائش۔ مگر وہ ضبط کر کے رہ گیا۔ راستے پر وہ تماشا نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"ٹھیک ہے تم یہاں رکو۔ میں آئس کریم لے کر آتا ہوں۔" وہ آگے بڑھتے ہوئے بولا۔

"کہاں! میں نہیں رکوں گی۔ میں بھی آپ کے ساتھ ہی چلو گی۔ اگر پھر سے چھوڑ گئے تو۔" وہ بے اعتباری سے بولتی اسکے ساتھ ہی ہو لی۔ وہ دانت پس کر رہ گیا اسکا ارادہ یہی تھا کے چپ چاپ سے نکل لے گا مگر یہ لڑکی۔۔۔

آئس کریم پارلر میں پہنچ کر اسنے پوچھا۔ "کونسا فلیور۔"

"آپ کو اب میرا فیوریٹ فلیور بھی نہیں یاد۔ چوکلیٹ فلیور میرا فیوریٹ ہے۔" وہ اداسی سے بولی۔ جیسے اسے یہ جان کر بہت دکھ ہوا ہو۔ وہ کچھ نہیں بولا چپ چاپ یہاں وہاں دیکھتا رہا ساتھ ہی ساتھ وہ یہ بھی سوچ رہا تھا کہ اس سے پیچھا کیسے چھڑایا جائے۔ آئس کریم آنے پر وہ مزے سے آئس کریم کھانے لگی۔ نظر اٹھا کر اسے دیکھا تو وہ یوں ہی بیٹھا تھا شاید کچھ سوچ رہا تھا اور انابیہ کو اندازہ تھا وہ کیا سوچ رہا ہوگا۔ اسنے اپنے لئے آئس کریم نہیں منگوائی تھی اور ایسی صورتحال میں وہ مزے سے اسکی طرح تو آئس کریم انجوئے نہیں کر سکتا تھا۔ تو اسنے بھی جھوٹے منہ نا پوچھا۔ تبھی انابیہ کا فون وائبریٹ ہوا اسنے عباد کی نظر بچا کر میسج چیک کیا تو زرناب کا میسج تھا وہ لوگ اسے گالیاں دے رہی تھیں۔ جو انھیں جلدی آنے کو بول کر خود نا جانے کہاں غائب ہو گئی تھی۔ اسنے میسج کیا بس پانچ میں آرہی ہوں۔ اور جلدی جلدی آئس کریم ختم کرنے لگی۔

"آپ بل پے کرے جب تک میں باہر آپ کا ویٹ کرتی ہوں۔" وہ جب کھا چکی تو بولی۔ وہ سر اثبات میں ہلاتا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ وہ جلدی سے باہر آکر زرناب کو کال کرنے لگی۔ "کہاں ہو تم لوگ مجھے بتاؤ میں وہی آتی ہوں۔" وہ ادھر ادھر نظریں دوڑاتی بولی۔

"بڑی جلدی خیال آگیا محترمہ کو۔" زرناب طنزیہ بولی۔

"ارے یار جھگڑا گھر چل کر لینا ابھی پھوٹو کہاں ہو؟" وہ اسکے باہر آنے سے پہلے یہاں سے غائب ہونا چاہتی تھی۔

"ٹیکسی اسٹینڈ کے پاس آجاؤ ہم لوگ وہیں ہیں۔" زرناب بولی تو وہ اسی طرف ہولی۔

--*--------------------*--------------------*--

"یہ آج پھر تیری گھڑی میں بارہ کیوں بج رہے ہیں۔" آصف اسکا آف موڈ دیکھ کر بولا۔

"کہیں آج پھر اسی لڑکی سے تو نہیں بھڑ گے تھے۔" بلال شرارت سے بولا۔

"دماغ میرا پہلے ہی خراب ہے اور مت کرو۔" وہ بے زاری سے بولا۔

"جو چیز پہلے ہی ایکسپائر ہو اسے اور کیا خراب کرنا۔" بلال نے پھر اسے چھیڑا۔

"تو آج پیٹے گا مجھ سے۔" اسکی طرف بڑھتے ہوئے عالیان بولا۔

"ابے یار کیا ہو گیا ہے۔ یوں ناراض بیوی کی طرح کاٹ کھانے کو کیوں دوڑ رہا ہے۔" اس سے بچتے ہوئے بلال بولا۔

"کون ناراض بیوی کی طرح کاٹ رہا ہے،" ندیم روم میں داخل ہوتے ہوئے بولا۔ اس وقت وہ سب ندیم کے گھر میں جمع تھے۔

"یہ عالی ہے نا یہی ناراض بیوی بنا گھوم رہا ہے۔" بلال اسکے پاس صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"کیا ہوا اتنا موڈ کیوں آف ہے۔" ندیم نے اسکی صورت دیکھتے ہوئے پوچھا۔ تو اسنے پورا واقعہ سنا دیا۔ پہلے تو وہ لوگ حیرت کا شکار رہے کہ کوئی لڑکی یوں اتنی آسانی سے اسکا سامان لے گئی۔ پھر جو ہنسنا شروع ہوئے تو اسکے مارنے پر بھی چپ نا ہوئے۔

"وہ اتنی آسانی سے تجھے لوٹ گئی اور تو کچھ کر بھی نا پایا۔" آصف اپنی ہنسی قابو کرتا بولا۔

"ہاں تو کیا کرتا لڑکی تھی اس لئے کچھ نہیں بولا ورنہ بتاتا اچھی طرح۔" وہ ان لوگوں کے ہنسنے پر اچھا خاصا کھسیا گیا تھا۔ اور خود کو کوس رہا تھا کے خوامخواہ ان لوگوں کو بتا دیا۔ اب یہ لوگ اسکا ریکارڈ لگائے بغیر چھوڑے گے نہیں۔

-----*-----------------*------------------

"تم کہاں غائب ہوگئ تھی۔" زرناب بولی۔ وہ لوگ گھر پہنچ چکی تھیں۔ اوراب سب اپنی شاپنگ سے مطمئن ہو کر پیکنگ کر رہی تھیں۔ جب زرناب کو اچانک یاد آیا۔

"ارے یارہاں میں تم لوگوں کو بتانا تو بھول ہی گئ تھی۔ زرناب وہ تمہیں پارک والا لڑکا یاد ہے۔" انابیہ نے زرناب سے کہا۔

"وہی جس نے تمہیں پاگل سمجھا تھا۔ پر تم اچانک اس کا کیوں پوچھ رہی ہو۔" زرناب یاد کرتے ھوئے بولی۔ اسکے یوں بولنے پر انابیہ نے پہلے اسے گھورا پھر بولی۔ "ہاں وہی آج جب تم اور جویریہ سکریچ گارڈ لگوانے گئ تھی اور میں اسکے عباد بھائی کو ڈھونڈ رہی تھی تب وہ تو نہیں ملے مگر وہ لڑکا مل گیا۔" وہ کچھ یاد کر کے مسکراتے ھوئے بولی۔

"ہائے یہ اتنا مسکرایا کیوں جارہا ہے۔ دال میں کچھ تو کالا ہے۔" مہرو اسے مسکراتے دیکھ کر مشکوک انداز میں بولی۔

"اففففوہ۔۔۔ تم لوگ بھی پر کا کوّا بنا لیتی ہو۔ پہلے پوری بات سنو۔" وہ برا سامنہ بناتی بولی۔ پھر انہیں پورا واقعہ بتا دیا۔

"تم کبھی نہیں سدھر سکتی۔" ایہا دائیں بائیں سر ہلاتی تاسف سے بولی۔

"لیکن تم نے اسے عباد بھائی کیوں کہا۔" جویریہ کنفیوز سی بولی۔

"ارے بھئی اس وقت کوئی اور نام ذہن میں نہیں آرہا تھا۔ اور ویسے بھی میں اس وقت عباد بھائی ہی کو ڈھونڈ رہی تھی سو یہی نام لے لیا۔" وہ لاپرواہی سے کندھے اچکاتے بولی۔

"تمہاری تو عیش ہوگئ۔ مزے سے آئس کریم اڑائی اور ہم غریب لوگوں نے ایک گلاس جوس بھی نہیں پیا۔" زرناب حسرت بھرے لہجے میں بولی۔

"خدا جھوٹ نا بلوائے تم نے سہی کہا ایک نہیں پورے تین گلاس جوس چڑھایا تھا تم نے۔" اشارہ طنز سے بولی۔

"لاحول ولا قوۃ تم میرے کھانے پینے میں نظر رکھتی ہو۔ تبھی میں بولوں میرا وزن کیوں کم ہو گیا اب سمجھ میں آیا۔" زرناب نزاکت سے بولی۔

"منہ دھو رکھو تم سے کس نے کہا تمہارا وزن کم ہو گیا اگر آنکھیں سہی سلامت ہوں تو غور فرماؤ تمہارے وجود کا حجم بڑھتا ہی جا رہا ہے اور مجھے تو ڈر ہے عنقریب ہی دوسرا دروازہ بنوانا پڑے گا۔" جویریہ نے مبالغہ آرائی کی حد اچھدی۔

"تمہیں تو بس موقع چاہیے ہوتا ہے میری برائی کرنے کا آج تو میں تمہیں بخشوں گی نہیں۔" وہ کنگھے سے اس کا نشانہ لیتے ہوئے دانت پیس کر بولی۔

"ارے بھئی چونچیں لڑانا بند کرو اور اپنی پیکنگ مکمل کرو۔"

ایہا انہیں آپس میں لڑتے دیکھ کر بولی تو وہ سب بھی اپنی پیکنگ میں لگ گئی۔

--- ✻------------ ✻--------- ✻---------------

وہ مزے سے لان میں گھاس پر بیٹھی عفت سحر طاہر کا ناول "محبت دل پے دستک" پڑھ رہی تھی جب کسی نے پیچھے سے اسکی چوٹی کھینچی۔ "آہ۔۔۔" وہ کراہی۔

"اور کیا کر رہی تھی مانو بلی۔" وہ اسکے بازو میں بیٹھتے ہوئے بولا۔

"تم کبھی انسان نہیں بن سکتے جنگلی بلے۔" وہ ناول بند کرتے ہوئے بولی۔

"نہیں بن سکتا آفٹر آل تمہارا کزن ہوں۔" گھاس کی پتیاں اسکے اوپر اچھالتے ہوئے بولا۔

"میں تمہاری طرح جنگلی نہیں ہوں۔" وہ اپنے کپڑوں سے پتیاں جھٹکتی ہوئی بولی۔

"اچھا اٹھو میرے کمرے میں چلو۔" وہ اٹھتے ھوئے بولا۔

"میں کیوں جاؤں تمہارے کمرے میں۔" مہرو مشکوک انداز میں اسے گھورتے ھوئے بولی۔

"میری پیکنگ کرنے اور کس لئے۔ کیوں تمہیں کیا لگا۔" وہ شرارت سے پوچھنے لگا۔

"کچھ نہیں۔" وہ نظریں چراتے ھوئے بولی۔

"تو پھر اٹھو اور چلو۔" اسنے اٹھنے میں مدد دینے کی غرض سے ہاتھ دیتے ھوئے کہا۔ اسکا ہاتھ نظر انداز کرتے ھوئے وہ اٹھ کر بولی "لیکن تمہیں کس نے بولا میں تمہاری پیکنگ کرونگی۔"

"کیوں نہیں کروگی۔" وہ جیب میں ہاتھ ڈالے اسکے ساتھ اندر کی طرف بڑھتے ھوئے بولا۔

"میں ملازمہ لگی ہوں تمہاری جو تمہارا کام کروں۔" وہ تنک کر بولی۔

"تم شاید بھول رہی ہو۔ خیر پھر بھی میں تمہیں یاد دلا دوں۔ تم نے کہا تھا تم میری ہر بات مانو گی سو تم ہی میری پیکنگ کروگی ورنہ تم جانتی ہی ہو میں کیا کرونگا۔" اسنے کمینگی سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو تمہیں یہ بھی یاد ہو گا میں نے کہا تھا میں کوئی اوٹ پٹانگ بات نہیں مانو گی۔" وہ چباتے ہوئے بولی۔

"یہ تو نہایت ہی شریفانہ درخواست ہے۔ کوئی اوٹ پٹانگ نہیں اگر تم نہیں مانو گی تو تم اچھی طرح جانتی ہو میں کیا کرونگا۔" اس نے دھمکی دینے والے انداز میں کہا۔

"ولید تم کو خدا پوچھے اب تم یونہی مجھے بات بات پر بلیک میل کروگے۔" وہ بے بسی سے مٹھیاں بھینچ کر بولی۔

"نانانا۔۔میری یہ مجال کہ میں تمھیں بلیک میل کروں میں تونہایت شرافت سے درخواست کررہاہوں۔"وہ شرارت سے مسکراتے ہوئے بولا۔

"درخواست مائی فوٹ۔۔۔تم دودن سے کیا کررہے تھے کل صبح نکلنا ہے اورابھی تک تمھاری پیکنگ بھی نہیں ہوئی۔"

وہ لاؤنج کے صوفے پر بیٹھتے غصے سے ہوئے بولی۔

"بزی پرسن ہوں یار اب اتنے دن نہیں رہوں گا تو کتنا سارا کام پینڈنگ ہو جائے گا سو وہی سب نپٹا رہا تھا ان دو دنوں میں۔"وہ کھڑے کھڑے ہی بولا۔

"ہنہہ بڑے آئے بزی پرسن۔"وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

"چلو اٹھو بھی۔"وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھاتے ہوئے بولا۔

"آہ۔۔جنگلی ہاتھ چھوڑو میرا چل رہی ہوں میں۔"وہ اپنا ہاتھ چھڑاتی اس کے ساتھ چلتے ہوئے بولی۔

"ہاں یہ ہوئی نہ بات گڈ گرل اسی طرح میری بات مانتی رہا کرو۔"ولید نے شرارت سے اسکا سر تھپتھپاتے ہوئے کہا کیونکہ اسے پتا تھا وہ چڑ جائے گی۔اور ہوا بھی یہی وہ فوراً تنک بولی۔"دور رہو مجھ سے اور یہ لاسٹ ٹائم میں تمہاری بات مان رہی ہوں۔اسکے بعد مجھ سے کوئی امید مت رکھنا کہ میں تمہارے جھانسے میں آؤ گی۔"وہ غصے سے اسکا ہاتھ جھٹکتے ہوئے بولی۔

"ویسے تمہیں پتا ہے تم غصے میں کیسی لگتی ہو۔"مہروجب اسکا سامان پیک کررہی تھی اور وہ لیپ ٹاپ پر بزی تھا تو اچانک اسکی زبان میں کھجلی ہوئی۔وہ کچھ نہیں بولی بس چپ چاپ اسی طرح پیکنگ کرتی رہی۔اسنے کچھ نہیں کہا تو

وہ پھر بولا۔ "چلو بتا ہی دیتا ہوں۔ وہ مووی دیکھی ہے نا "وین ہیلسنگ" اس میں جو ڈریکولا کی پہلی وائف رہتی ہے نا تم غصے میں ایکزیکٹ ویسے ہی دکھتی ہو۔" یہ کہتے ساتھ ہی وہ جھک گیا کیونکے مہرماہ نے پوری قوت سے اسے اسپرے کی بوٹل کھینچ ماری تھی۔ اگر وہ بروقت نا جھکتا تو یقیناً اسکا سر شہید ہو جاتا۔

"کیا کہا تم نے مجھے ڈریکولا کی وائف ہاں۔ تو تم وہ غلیظ ڈریکولا ہو۔" اسنے بغیر سوچ سمجھے کہہ دیا۔

"ہیں سچی میں ڈریکولا اور تم ڈریکولا کی وائف واؤ کتنا اچھا کپل بنے گا۔" وہ شرارت سے مسکراتے ہوئے بولا تو اسنے پھر اسے کوشن مارتے ہوئے بولی۔ "تم خود ڈریکولا کی وائف۔" باقی باتوں پر اسنے شاید غور نہیں کیا تھا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ تمہیں پسند نہیں آرہا تو میں وین ہیلسنگ اور تم اینّا اب ٹھیک ہے۔" وہ کوشن کیچ کرتے ہوئے نہایت سنجیدگی سے بولا۔

"تم کبھی نہیں سدھر سکتے۔ تمہیں تو تمہاری بیوی ہی آکر سدھارے گی۔ اللہ کرے ایسی بیوی ملے تمہیں جسے کچھ بھی کرنا نا آتا ہو نہایت بدسلیقہ اور پھوہڑ ہو۔ تب تمہیں پتا چلے گا۔" وہ بے بسی سے باقاعدہ بددعا دینے لگی۔ کیونکے اسے پتا تھا وہ جتنا چڑھے گی وہ اتنا ہی چڑھائے گا۔

"تم ٹینشن مت لو۔ میری بیوی نہایت سگھڑ اور سلیقہ مند ہو گی۔" وہ اسے دیکھتا ہوا شرارت سے بولا۔

"کیوں تمہیں کیسے پتا وہ سگھڑ اور سلیقہ مند ہو گی۔ کہیں کوئی چکر وغیرہ تو نہیں چل رہا نا۔" وہ مشکوک ہوئی۔

"تمہیں کیوں بتاؤں۔" اسنے لیپ ٹاپ بند کرتے ہوئے کہا۔

"مت بتاؤ میں چاچی جان سے کہہ دونگی انہیں تو تم بتادو گے نا۔" مہرماہ نے اسے بلیک میل کرنے کی کوشش کی۔

"بتا دو اچھا ہے میرا ہی کام آسان ہو گا۔" وہ اسکی کوشش کو ناکام بناتے ہوئے بولا۔ وہ محض دانت کچکچا کر رہ گئی۔ اسکی کوئی بھی کمزوری اسکے ہاتھ نہیں لگتی تھی جس کی بینا پر وہ اسے بلیک میل کر سکتی۔

------*--------------*------*------------

"اٹھو محترماؤ جانا نہیں ہے کیا۔" ایبہا سب کے سر پر کھڑے ہو کر انہیں اٹھا رہی تھی۔ پانچ بج چکے تھے ان سب کو چھے بجے تک نکلنا تھا اور یہ سب پڑی سو رہی تھی۔

"شرافت سے اٹھ رہی ہو یا نہیں ورنہ تم لوگ جانتی ہو میں کیسے اٹھاؤ نگی۔" پھر بھی کسی نے حرکت نہیں کی تو اس نے پانی کا جگ اٹھایا اور ان پر انڈیل دیا۔

"یا وحشت۔۔۔۔" اشارہ ہڑبڑا کر اٹھی۔

"کیا ہے سونے دو نا۔" زرناب آنکھیں مسلتے ہوئے بولی۔

"ٹھیک ہے تم لوگ اپنی نیند انجوائے کرو۔ ہم لوگ جا رہے ہے۔" ایبہا کمرے سے باہر نکلتے ہوئے غصے سے بولی۔ اسکی بات سن کر زرناب اور اشارہ کی آنکھیں پٹ سے کھلی۔

"کتنے بج رہے ہے۔" اشارہ انگڑائی لیتے ہوئے بولی تو زرناب نے گھڑی کی طرف نگاہ کی۔

"ہائے سوا پانچ بج رہے ہے۔ ولید نے پونے چھے بجے کا ٹائم دیا تھا۔ صرف آدھا گھنٹہ ہے تیاری کے لئے۔" وہ بستر سے چھلانگ لگا کر اتری اور باتھروم میں گھس گئی۔

"یہ کیا ہو رہا ہے محترمہ ہم لوگ ریڈی ہو کر آ بھی گے اور تم ابھی تک پلنگ توڑ رہی ہو۔" روشنی کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اسے دیکھ کر بولی جو ابھی تک کسلمندی سے بیڈ پر لیٹی تھی۔

"ہیں تم کب آئی۔" اشارہ بیڈ سے اٹھتے ہوئے بولی۔

"جی میڈم ابھی ابھی تشریف لائی ہوں۔ اور آپ کا ارادہ جانے کا ہے بھی یا نہیں۔" وہ طنزیہ انداز میں اسے دیکھ کر بولی۔

"ہاں یار جا رہی ہوں۔" وہ واڈروب میں سے کچھ ڈھونڈتے ہوئے بولی۔

"ویسے تمہارے لئے ایک سرپرائز ہے۔" روشنی معنی خیزی سے بولی۔

"کیا سرپرائز ہے؟" سوالیہ نگاہوں سے روشنی کو دیکھا۔

"سرپرائز ہے کیوں بتاؤں۔" وہ مزے سے بولی۔ کیوں کہ اسے پتہ تھا بغیر جانے اب اسے چین نہیں ملے گا۔ اور وہ اتنی آسانی سے اسے بتانے والی تھی بھی نہیں۔

------*------------------*------------------

"سب سامان لے لیا ہے نا اچھی طرح دیکھ لو۔" انابیہ نے جویریہ سے کوئی ساتویں دفع پوچھا تھا۔

"ہاں بھئی لے لیا ہے تم تو پیچھے ہی پڑ جاتی ہو۔" جویریہ تنگ آکر بولی۔

"ارے یار تم تو ناراض ہی ہو گئ۔" وہ اس کے گال کھینچتے ہوئے بولی۔

"تو جس طرح تم نے عاجز کر کے رکھا ہے کسی کا بھی دماغ خراب ہو سکتا ہے۔" وہ ہنوز ناراض تھی۔

"اچھا بابا اب نہیں پوچھوں گی۔" وہ کان پکڑتے ہوئے بولی۔

"پوچھنا بھی مت ورنہ میں نے جو تمہاری خاطر کرنی ہے نا تمہیں یاد رہنا ہے ساری زندگی۔" وہ بولی۔

"تم لوگ چلو گی بھی یا یوں ہی باتیں مٹھارتے رہو گی۔" شاریہ مزے سے انہیں باتیں کرتا دیکھ کر غصے سے بولی۔

"کیوں بھئی اب تم کیوں مرچی چبارہی ہو۔" جویریہ اسے غصے میں دیکھ کر بولی۔

"کیونکہ سب باہر پہنچ چکے ہیں صرف آپ لوگوں کی سواری باد بہاری نہیں تشریف لائی ہے۔" وہ جس طرح آئی تھی اسی طرح واپس ہولی۔

"جویریہ تم چلو میں اپنا کچھ سامان لے کر آتی ہوں۔" انابیہ واڈروب کھنگالتی ہوئی بولی۔

"تم ابھی مجھ سے بول رہی تھی سب لے لیا اور خود کو دیکھو۔" وہ طنزیہ انداز میں بولی۔

"اچھا بابا چلو جاؤ میں آرہی ہوں۔" وہ اسے روم سے باہر دھکیلتی ہوئی بولی۔

"جلدی آؤ۔" بولتی جویریہ چلی گئی۔ اسکے جاتے ہی انابیہ نے اپنی پرس کھول کر اس میں کچھ ڈالا اور معنی خیزی سے مسکراتے ہوئے بولی۔ "آج تو جویریہ تم اپنی خیر منانا۔" اور روم سے باہر نکل آئی۔ "چلو بھی کیا کرنے لگی تھی۔" مہرو اندر آتے ہوئے بولی۔

"ہاں بھئی آہی رہی تھی چلو۔" وہ تیز تیز قدموں سے باہر آتے ہوئے بولی۔ جویریہ کو دیکھا تو وہ کسی سے بات کر رہی تھی۔ "ارے عباد بھائی آپ بھی چل رہے ہیں۔ سچ میں پھر تو کتنا مزہ آئے گا۔" اوہ تو جویریہ کے بھائی بھی چل رہے ہیں۔ لگے ہاتھوں انسے سلام دعا بھی کرلوں۔ انابیہ سوچ رہی تھی۔

"السلام علیکم عباد بھائی۔ جویریہ بتا۔۔۔۔۔۔۔" باقی کے الفاظ مقابل کو دیکھ کر منہ میں ہی رہ گیے۔۔۔۔

"عباد بھائی اس سے ملو یہ انابیہ ہے اسے آپ سے ملنے کا بڑا اشتیاق تھا۔" جویریہ ان دونوں کے تاثرات سے بے خبر ان کا تعارف کروارہی تھی۔

"یہ یہ تمہارے عباد بھائی ہی ہیں۔۔۔" وہ ہکلاتے ہوئے بولی۔

"ہاں لیکن تم کیوں پوچھ رہی ہو اس طرح؟" اس نے الجھن آمیز نظروں سے انابیہ کو دیکھا۔ اس سے پہلے کے عباد کچھ بولتا اسے ولید نے آواز دی۔ اس کے جانے کے بعد جویریہ نے انابیہ کی طرف دیکھا جو ابھی بھی شوکڈ کھڑی تھی۔

"تمہیں کیا ہوا ہے اب اس طرح بت بن کے کیوں کھڑی ہو۔" اس نے اسے ہلایا جلایا۔

"جویریہ یہ وہی ہے۔" وہ ہوش میں آتے بولی۔

"کون وہی ہے؟" اس نے نا سمجھی پوچھا۔

"یہ تمہارے عباد بھائی وہی ہیں جو مجھے پارک اور مارکیٹ میں ملے تھے۔" وہ بولی۔

"مطلب جس کو تم نے مارکیٹ میں بے وقوف بنایا تھا وہ عباد بھائی ہی تھے۔" اس نے اندازہ لگانے کی کوشش کی۔

"ہاں۔" وہ مری مری آواز میں بولی۔

"استغفر اللہ وہ کیا سوچتے ہوں گے تمہارے بارے میں۔" جویریہ تاسف سے بولی۔

"مسئلہ یہ نہیں ہے کہ وہ کیا سوچتا ہو گا مسئلہ یہ ہے کہ اگر اس نے گھر میں بتا دیا تو امی نے تو میری جان ہی لے لینی ہے۔" وہ پریشان ہوتے ہوئے بولی جویریہ کو لگا کہ شاید اسے افسوس ہوا اپنے رویہ پر اس کے ساتھ لیکن نہیں اسے کوئی اور غم ہی کھائے جا رہا تھا۔

"ویسے انابیہ ماننے کی بات ہے تم کتنی ڈھیٹ ہڈی ہو۔ تمہیں یہ فکر ہونے کے بجائے کہ وہ تمہارے بارے میں کیا سوچیں گے الٹا تمہیں یہ فکر ہے کہ اگر امی کو پتہ چلا تو کیا ہو گا۔" جویریہ نے اسے شرم دلانے کی کوشش کی۔

"میری بلا سے سوچتا رہے جو سوچنا ہے۔" وہ بے پروائی سے کندھے اچکاتے ہوئے بولی۔

"چلو بھئی جلدی سے گاڑی میں بیٹھتے ہیں نہیں تو ونڈو سیٹ چلی جائی گی۔" وہ جلدی سے اس جانب بڑھتے ہوئے بولی جہاں پر سب لڑکے سامان وغیرہ گاڑی میں سیٹ کر رہے تھے۔ ان لوگوں نے گھر کی کار کے بجائے ٹریولر بک کرنا زیادہ مناسب سمجھا تھا۔

--*------------------ *-------------------

"یہ تم مجھے بتا ہی دو اس سوٹ کیس میں کیا بھر کر لے جا رہی ہو۔" ولید مہرماہ کے بھاری بھر کم سوٹ کیس کو بمشکل اٹھاتے ہوئے بولا۔

"ظاہر سی بات ہے کپڑے لے کر جا رہی ہوں اور کیا لے کر جاؤں گی۔" وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

"مجھے تو لگتا ہے تمہارا ارادہ وہی رہنے کا ہے۔ اب اتنے سارے کپڑے کوئی پانچ دن کے لیے تو لے کر جائے گا نہیں۔" وہ اسے چھیڑنے کی غرض سے بولا۔

"کہاں اتنے سارے کپڑے ہے صرف پانچ چھ جوڑے سوٹ ہے دو تین شال تین سویٹر کچھ جوڑی گلووس اور سوکس ہے۔ پانچ ڈائجسٹ ہے اور کچھ کھانے پینے کا سامان ہے۔" اس نے آرام سے اپنا سامان گنایا۔

"یہ سب صرف ہے میں تو نہیں اٹھاؤ گا تمہارا سوٹ کیس۔" وہ آنکھیں نکالتا ہوا بولا۔

"ہاں تو تمہیں کس نے بولا میرا سامان اٹھاؤ۔" وہ تنک کر بولی اور اس سے تقریباً چھیننے کے انداز میں اپنا سوٹ کیس لیا تو اسنے بھی آرام سے چھوڑ دیا۔ جیسے ہی اسنے چھوڑا تو مہرماہ بی بی کو بھی اندازہ ہو گیا کہ وہ کچھ غلط نہیں کہہ رہا تھا سوٹ کیس واقعی بھاری تھا۔ بمشکل
وہ سوٹ کیس کو گھسیٹتے ہوئے چل رہی تھی۔

"لاؤ دو ادھر۔" ولید کو اس کی حالت پر ترس آیا تو بولا۔

"نو تھینکس۔" وہ ناک چڑاتے بولی حالانکہ دل تو کر رہا تھا فوراً اسکی بات مان لے لیکن انا بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔

ابھی وہ چل ہی رہی تھی کہ ہل کی وجہ سے اسکا بیلنس آؤٹ ہوا گرنے کے ڈر سے اسنے آنکھیں بند کرلی۔ لیکن یہ کیا وہ ابھی بھی گری نہیں تھی۔ اسنے تھوڑی سی آنکھ کھول کر دیکھا تو ولید اسی پر جھکا اسے شوخ نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ اسنے پٹ سے پوری آنکھ کھول دی دیکھا تو وہ اسکی بانہوں کے حصار میں تھی۔ وہ کسمسائی "ولید چھوڑو مجھے۔" اسنے منمناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے چھوڑ دیتا ہوں۔" وہ شرارت سے بولتا اپنے ہاتھ ہٹانے لگا۔ ولید کے چھوڑنے کی دیر تھی کے وہ سچ میں گرتی اسنے فوراً اسکے گلے میں اپنے ہاتھوں سے حصار بنایا۔ اس چکر میں وہ اسکے کافی قریب ہوگئ تھی۔

"ابھی خود ہی بول رہی تھی چھوڑ دوں اور خود ہی مجھے پکڑ کر رکھا ہے۔" وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا۔

"آہم آہم یہ پبلیک پلیس ہے۔" ایہا انکی طرف آتی شرارت سے بولی۔

"تو میں نے کب کہا یہ میرا بیڈ روم ہے۔" وہ اسے چھوڑتا ہوا ایہا سے بولا۔

"لیکن حرکات و سکنات سے تو یہی ظاہر ہو رہا ہے۔" ایہا شوخی سے مہرماہ کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"اگر آپ لوگوں کی بکواس ہوگئ ہو تو یہ سامان بھی باہر لے کر جانا ہے۔" وہ دوسرے بیگز کی طرف اشارہ کرکے بولی۔

"اور تو کچھ نہیں لے کر جانا اگر تم کہو تو تمہیں بھی اٹھا کر لے چلوں۔" ولید نے اسکا غصے سے تپتا چہرہ دیکھ کر چھیڑا۔

"لاحول ولا قوت ہمیشہ الٹی سیدھی ہی ہانکنا۔" وہ جھینپتی ہوئی بولی۔ اور وہاں سے نکلتی چلی گئی۔ وہ بھی ہنستا ہوا سامان اٹھانے لگا۔

----*----------------- *--------------------

"یار اب بتا ہی دو کیا سرپرائز ہے۔" اشارہ کب سے اسکا دماغ خراب کر رہی تھی۔ مگر مجال ہے جو اسنے بھی اپنے منہ سے کچھ پھوٹا ہو۔

"کوئی فائدہ نہیں اتنا شور مچانے کا میں بتاؤ گی نہیں اس لئے چلا کر اپنی انرجی مت ضائع کرو۔" روشنی اسے تپاتے ہوئے بولی۔

"کیسے نہیں بتاؤ گی ہاں اب تو تمہارے اچھے خاں بھی بتائیں گے۔" وہ دانت پیس کر بولی۔

"کیوں کیا کر لو گی۔" وہ اسے چڑانے لگی۔

"ابھی بتاتی ہوں کیا کر لوں گی۔" اشارہ اپنا ہینڈ پرس اتار کر زور سے گھوماتے ہوئے اسکے پیچھے لپکی۔ جو اس سے بچنے کے لئے باہر کی جانب بھاگ لی۔ پوری قوت سے اسنے پرس اسے دے مارا اور اسے دیکھے بغیر وہاں سے بھاگنے لگی کیوں کہ ظاہر ہے مار کھانے کے بعد وہ بھی اسے سستے میں چھوڑنے والی نہیں تھی۔ تبھی اسکی کلائی اسنے پکڑ لی اور اسکے بھاگنے کے ارادے کو ناکام بنا دیا۔ یہ روشنی کا ہاتھ اتنا سخت کیوں ہے وہ اپنی گرفت میں سختی محسوس کر کے سوچنے لگی اور پلٹ کر اسے دیکھا وہاں روشنی کا تو کوئی نام ونشان نہیں تھا البتہ اسکا بھائی ضرور اسے خشمگیں نگاہوں سے گھور رہا تھا۔ ظاہر ہے مار کھانے کے بعد میٹھی نگاہوں سے تو دیکھنے سے رہا۔

"آ آ ۔۔۔ آپ یہاں کیسے ؟" وہ ہکلا کر پوچھنے لگی۔

"کیوں مجھے منع ہے یہاں آنا۔" وہ الٹا اس سے پوچھنے لگا۔

"نہیں وہ میرا مطلب یہ نہیں تھا۔" وہ گڑبڑا کر بولی۔

"پھر کیا مطلب تھا۔" اسکی کلائی ہنوز اسی کے ہاتھ میں تھی۔

"مطلب کیا آپ بھی جا رہے ہیں۔" وہ اپنا ہاتھ چھڑاتی بولی۔

"کیوں نہیں جا سکتا۔ تمہیں پسند نہیں تو میں نہیں جاتا ہوں۔" وہ اسکا ہاتھ چھوڑتا یوں بولا گویا اگر وہ منع کر دیگی تو وہ نہیں جائے گا۔

"ارے نہیں ایسی بات نہیں ہے۔" اسنے بے اختیار اسکا بازو پکڑتے ہوئے کہا کہ واقعی نا جائے۔

"اب یوں رکو گی تو کون کافر انکار کرے گا۔" اسکا موڈ فوراً خوشگوار ہوا۔ اسکا اشارہ اسکے ہاتھ پکڑنے پر تھا۔ اسکی بات سمجھ کر اسنے جھینپ کر عالم کا بازو چھوڑا۔

"نہیں یار تم پکڑ سکتی ہو میں نے منع تھوڑی کیا ہے۔" وہ اسکے جھینپنے پر اپنی مسکراہٹ چھپاتا بولا۔

"بھائی اگر آپ لوگوں کا رومانس ختم ہو گیا ہو تو چلیں۔ کب سے ولید بھائی آپ کو ڈھونڈ رہے ہیں۔" روشنی انکی طرف آتی شرارت سے بولی۔

"یار اتنے خوش نصیب کہاں۔ تمہاری دوست اتنی آسانی سے ہاتھ نہیں آنے والی۔" وہ شرارت سے اشارہ کو آنکھ مارتے ہوئے بولتا آگے بڑھ گیا۔

"کہو میڈم کیسا رہا سرپرائز۔" وہ شوخی سے اشارہ سے پوچھنے لگی جو اسے خونخوار نگاہوں سے گھور رہی تھی۔

"تم اور تمہارے سرپرائز کی تو ایسی کی تیسی۔" وہ غصے سے بولی۔

"چلو اب نخرے نا دکھاؤ سب پتا ہے مجھے من میں تو لڈو پھوٹ رہے ہوں گے۔ اور مجھے فالتو کا غصہ دکھا رہی ہو۔ ہاں تم چاہو تو تھینکس کے طور پر مجھے kfc میں ٹریٹ دے سکتی ہو۔" روشنی ایک شانِ بے نیازی سے بولی۔

"ہاں ہاں کیوں نہیں تم کہو تو تمہیں تاج ہوٹل میں ڈنر نا کرادوں مارے خوشی کے۔" وہ طنزیہ انداز میں بولی۔

"اب تم اتنا اصرار کر رہی ہو تو ٹھیک ہے کرا دینا ڈنر۔" اسنے گویا احسان کیا۔

"در فٹے منہ ڈنر کراتی ہے میری جوتی۔" وہ منہ بناتے ہوئے بولی اور گاڑی کی طرف چل پڑی جہاں سب لڑکیاں پہلے ہی سے کھڑی تھیں۔

-----*-------------------*-------------------

"کہاں ہو تم لوگ۔" وہ فون پر بات کرتے ہوئے بولا۔

"بس آرہے ہیں۔ تو کہاں ہے؟" دوسری طرف سے آصف بولا۔

اپنے گھر میں ہی ہوں۔ یہی سے مجھے پک کرو۔" اسنے کہا۔

"ٹھیک ہے نواب زادے جو حکم آپ کا۔" وہ بولا۔

"جلدی آؤ مابدولت زیادہ تاخیر برداشت نہیں کریں گے۔" اسنے بھی شاہانہ انداز میں کہا۔

"جیسا حکم سرکار کا۔" کہہ کر اسنے کال ڈسکنکٹ کر دی۔

ان لوگوں نے بس سے جانے کا پلان بنایا تھا۔ کیوں کہ کسی کے بھی گھر سے کار لے جانے کی اجازت نہیں ملی تھی۔

ابھی اسے آصف لوگ پک کرنے آتے پھر وہ لوگ وہاں سے بس اسٹاپ تک اسی کار سے جاتے کیوں کے بس اسٹاپ یہاں سے کافی دور تھا۔ ان لوگوں کو ڈراپ کرنے آصف کا بھائی جا رہا تھا۔ ابھی عالیان ان لوگوں کا ویٹ کر رہا تھا۔

------*-----------------*-------------------

"یار یہ کیوں ساتھ جا رہا ہے؟" روشنی تقریباً اس کے کان میں گھس کر بولی۔ اسکا اشارہ رضوان کی طرف تھا۔

"میں نے ہی اسے انوائٹ کیا ہے۔" وہ بولی۔

"ہیں مطلب؟؟" روشنی نا سمجھی سے بولی۔

"تم مجھ سے یوں پوچھو گی تو یہی بولوں گی نا۔ بھئی ظاہر ہے تمہارے بھائی نے ہی انوائٹ کیا ہو گا۔" وہ بے زاری سے بولی۔ ان لوگوں کو گھر سے نکل کر پندرہ بیس منٹ ہو گیے تھے۔ ساری لڑکیاں پیچھے بیٹھی تھیں۔ اور لڑکے وغیرہ آگے بیٹھے نا جانے کس بات پر یوں قہقہے لگا رہے تھے۔ جب روشنی کی نظر رضوان پر پڑی اسنے پہلے اسے نہیں دیکھا تھا۔ جب دیکھا تو اشارہ سے پوچھے بغیر نا رہ سکی۔

"یار تم لوگ بور کر رہی ہو چلو کوئی گیم کھیلتے ہیں۔" مہر ماہ

بولی۔

"کونسا گیم کھیلے گے۔" اشارہ بولی۔

"بنگو کھیلتے ہیں۔" زرناب جوش سے بولی۔

"میڈم آپ شاید بھول رہیں ہیں ہم لوگوں کے پاس بنگو کا سامان نہیں ہے۔" جویریہ نے اسکے جوش کو ٹھنڈا کرنا چاہا۔

"ڈونٹ ٹیک ٹینشن ہم لوگوں کے ہوتے ہوئے کسی چیز کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہم لوگوں نے پہلے ہی انتظام کر دیا ہے۔" شاریہ فخریہ انداز میں بولی۔

"یہ رہی بک چلو سب ایک ایک پیج لے لو۔" زرناب بنگو بک نکالتے ہوئے بولی۔

"لیکن نمبر کون بولے گا۔" ایبہا سب لوگوں میں پین تقسیم کرتے بولی۔

"یہ اپنے ولید بھائی کس مرض کی دوا ہیں۔" انابیہ نے کہا اور ساتھ ہی ولید کو آواز دی۔

"کیا ہوا؟" وہ ان کی طرف متوجہ ہوا۔

"ہم لوگ بنگو کھیل رہے ہیں تم نمبر بول دو نا۔" مہرماہ بولی۔

"واہ مجھے بے وقوف سمجھا ہے۔ میں بھی کھیلو گا۔" وہ بولا۔

"پھر نمبر کون بولے گا۔" اشارہ اسے ایک پیج پکڑاتے بولی۔

"سعید بھائی بول دیں گے۔" روشنی نے مسلے کا حل پیش کیا۔

"پوری بک دو ہم سب بھی کھیلے گے۔" عالم نے ایبہا سے کہا۔

"چلو ریڈی۔" سعید بھائی نے سب سے پوچھا۔ سب پیج اور پین لے کر تیار تھے۔

"ہاں بولیں۔" ولید بولا۔ تو وہ نمبر بولنے لگے۔ انہوں نے کچھ نمبر بولے پھر جیسے ہی 8 بولا ولید اور مہرماہ نے ساتھ میں بنگو کہا۔ تو سب انہیں گھورنے لگے۔

"ایسے کیوں گھور رہے ہو تم لوگ میرا سچ میں بنگو ہو گیا۔ ہاں مہرو نے اگر چیٹنگ کی ہو گی تو میں نہیں جانتا۔" ولید انہیں گھورتے دیکھ کر بولا۔

"یہ کسے کہا تم نے تم خود چیٹر ہو میرا بنگو ہو گیا ہے البتہ مجھے تم پر ڈاؤٹ ہے۔" وہ تنک کر بولی۔

"اچھا دونوں اپنا پیج دکھاؤ۔" سعید بھائی نے کہا۔ تو ان دونوں نے اپنا پیج انہیں دے دیا۔ "دونوں کا بنگو ہو گیا ہے اب تم لوگ سائیڈ ہو جاؤ۔" انہوں نے ان کے پیج دیکھتے ہوئے کہا۔ تو مہر ماہ آگے آ گئی۔ ولید نے اسے دل جلاتی مسکراہٹ سے دیکھتے ہوئے اپنے بازو والی سیٹ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا کیوں کے آگے عالم اور عباد وغیرہ بیٹھے تھے اب ان کے پاس تو وہ بیٹھنے سے رہی منہ بناتی اسی کے بازو میں بیٹھ گئی۔

"ویسے ایک بات پوچھو تم سے۔" ولید نے نہایت سنجیدگی سے کہا۔

"منع کروں گی تو نہیں پوچھو گے کیا جو یوں اجازت لے رہے ہو۔" وہ اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔

"ہاں یہ تو ہے تم مجھے کتنا جانتی ہو نا۔ میں یہ پوچھ رہا تھا تم اتنے برے برے منہ کیسے بنا لیتی ہو۔" وہ الٹے سیدھے منہ بناتا ہوا بولا۔

"ولید تمہیں سب کے سامنے پٹنے کا شوق ہو رہا ہے تو بتا دو مجھے کوئی مسلہ نہیں ہو گا مارنے میں۔" وہ دانت پیس کر بولی۔

"یار تم تو مرنے مارنے پر اتر آتی ہو میں تو بس یوں ہی جرنل نالج کے لئے ایک بات پوچھ رہا تھا۔" اسنے ڈرنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولا۔

"یہ بھی ایک ٹیلنٹ ہوتا ہے جو ہر کسی کے پاس نہیں ہوتا۔اب دیکھو نا مجھے نہیں آتا لیکن تم میں یہ ٹیلنٹ وافر مقدار میں پایا جاتا ہے۔" ولید نے اسے خاموش دیکھ کر یوں منہ بنا کر کہا کے وہ نا چاہتے ہوئے بھی ہنس دی۔

"تم بھی نا کبھی نہیں سدھر سکتے۔" وہ بولی۔

"تمہیں کبھی کسی نے بتایا ہے کہ ہنستے ہوئے تم کیسی لگتی ہو۔" وہ اسکے مسکراتے چہرے کی طرف دیکھ کر بولا۔

"کسی کے بتانے کی کیا ضرورت ہے مجھے خود پتا ہے۔" وہ ایک ادائے بے نیازی سے بولی۔

"تم ہنستے ہوئے بہت اچھی لگتی ہو اتنی کے میں بتا نہیں سکتا۔" وہ مبہوت سا اسکی طرف دیکھتا ہوا بولا۔

"اوہیلو میں تمہاری کوئی گرل فرینڈ نہیں ہوں جو یہ ڈائلاگ بازی کر کے مجھے امپریس کر رہے ہو۔" وہ اسکے آگے ہاتھ نچاتے بولی۔

"ہاں تو تمہیں کس نے کہا میں تمہیں امپریس کر رہا ہوں۔یار سمجھا کرو نا۔تم نے وہ قول سنا ہی ہو گا practice makes man perfect. تو پریکٹس ہی کر رہا تھا۔تم بھی نا بڑی خوش فہم ہو۔" وہ اسے چڑھاتے ہوئے بولا۔اب اتنا تو بنتا ہی تھا اسنے بھی تو اسکے رومانٹک ہونے کی کوشش پر پانی پھیرا تھا۔

"بڑے آئے پریکٹس کرنے والے۔" وہ اسکی نقل اتارتے ہوئے بولی۔اور جھینپ کر اسے مارنے لگی۔

-----*---------------------

"ابے سونے دے نا۔" اسنے جھنجھلا کر کہا۔

"کیوں ہم لوگ تجھے پاگل نظر آتے ہے۔" آصف بولا۔

"تو تم لوگ بھی سو جاؤ میں نے منع تھوڑی کیا۔" وہ ان تینوں کو گھورتے ہوئے بولا۔

"تو کیا تو صرف سونے کے لئے آیا ہے۔" بلال نے کہا۔

"نہیں لیکن ابھی مجھے بہت نیند آرہی ہے یار صبح چھ بجے کا جگا ہوا ہوں کچھ تو رحم کرو۔" وہ بے چارگی سے بولا۔ ان لوگوں نے تین گھنٹے کا سفر طے کر لیا تھا۔ پورا ٹائم وہ لوگ ہلا گلا کرتے رہے عالیان کو تو نیند آنے لگی تھی لیکن ان لوگوں کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ وہ لوگ اسے بھی تنگ کر رہے تھے کہ عالیان کا سیل بجنے لگا۔ اسنے نمبر دیکھا تو اسکی نیند بھک سے اڑ گئی۔ کیوں کہ عارفین کی کال تھی۔ اسنے عارفین کو اپنے ٹریپ کے بارے میں نہیں بتایا تھا۔ دادو کو تو اس نے کسی طرح پٹا لیا تھا مگر مسئلہ عارفین کا تھا۔

"جی ہیلو السلام علیکم۔" اسنے نہایت شرافت سے سلام کیا۔

"وعلیکم السلام۔" دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کہاں بزی ہوتے ہو آج کل۔" عارفین نے خیر خیریت پوچھنے کے بعد کہا۔

"وہ کہیں نہیں بھائی بس دوستوں کے ساتھ کمبائن اسٹڈی میں بزی رہتا ہوں۔" اسے بروقت بہانہ سوجھا۔

"ہاں مجھے پتا ہے تمہاری کمبائن اسٹڈی کیسی ہوتی ہے۔" عارفین بولا۔

"خیر دادو کا خیال رکھنا اور اپنی اسٹڈی پر دھیان دینا میں تمہاری خبر دادو سے لیتا رہو گا۔" یہ کہہ کر اسنے فون کاٹ دیا۔ فون رکھنے کے بعد عالیان کی سانس میں سانس آئی۔

"یار تیرے بھائی نا ہو گیے ملک الموت ہو گی ئے۔" ندیم اسے پانی کی بوٹل دیتے ہوئے بولا۔ ابھی وہ پانی ہی پی رہا تھا جب ایک جھٹکے سے بس رکی۔

-------*--------------*--------------

عالیان سے بات کرنے کے بعد اسنے ولید کو کال ملائی۔

"السلام علیکم۔" دوسری طرف سے فون اٹھانے پر اسنے کہا۔

"وعلیکم السلام۔" ولید بولا۔

"اور کیسے ہو۔" اسنے پوچھا۔

"الحمدللہ اور تم سناؤ۔" ولید نے کہا۔

"میں بھی فرسٹ کلاس ہوں۔ آج کل آؤٹ آف سٹی ہوں بزنس کے سلسلے میں۔" اسنے بتایا۔

"اچھا ہم لوگ بھی ٹریپ پر گھومنے نکلے ہیں اگر تم اپنے کام سے فارغ ہو جاؤ تو تم بھی ہمیں جوائن کر لو۔" وہ خوش دلی سے بولا۔

"اوکے کوشش کروں گا۔" اسنے کہا۔ پھر دو چار ادھر ادھر کی بات کرنے کے بعد اسنے ولید کے یقین دہانی کرنے پر آنے کی حامی بھرتے ہوئے کال ڈراپ کر دی۔

----------*------------------*------------------

ولید نے فون رکھنے کے بعد اپنے بازو میں بیٹھی مہرماہ کو دیکھا جو سوتے ہوئے بے دھیانی میں اسکے کندھے پر سر رکھے ارد گرد سے بے خبر تھی۔ اسنے سر اٹھا کر آس پاس دیکھا سبھی صبح جلدی جاگنے کی وجہ سے لڑھکے ہوئے تھے۔ اسنے پھر مہرماہ کو دیکھا جو سوتے ہوئے بڑی معصوم لگ رہی تھی۔ ولید کے دل نے بے اختیار ایک خواہش کر ڈالی اسنے چپکے سے اپنے لب اسکی پیشانی پر رکھ دیئے۔ وہ تھوڑا کسمسائی۔ پھر اسنے اسکے چہرے کے پر آئے بالوں کو کانوں کے پیچھے اڑسا۔ جنہیں وہ نیند میں ہونے کے باوجود بھی برا سا منہ بناتے ہوئے چہرے سے ہٹا رہی تھی۔ وہ

بے ساختہ ہی مسکرایا۔ اگر وہ جاگی ہوتی اور ولید کو اپنے اتنے قریب دیکھتی تو یقیناً اسے شہید کر چکی ہوتی۔ وہ پھر سے اس پر جھکا مگر اس سے پہلے کے وہ کوئی جسارت کرتا ایک دل خراش چیخ بلند ہوئی۔۔۔

انابیہ نے ادھر ادھر دیکھا تو سب تقریبا نیند ہی میں تھے۔ اس نے اپنے آگے بیٹھی اشارہ، روشنی اور دوسری جانب بیٹھی شاریہ، زرناب کو آواز دی اور انہیں اپنا پلان بتانے لگی۔ پھر ان سب کو اس نے ایک ایک ماسک دیا۔ جو دیکھنے میں کافی ڈراؤنا لگتا تھا۔ دراصل جویریہ ڈرپوک ٹائپ کی تھی۔ ان سب چیزوں سے وہ بہت ڈرا کرتی تھی۔ انابیہ نے خاص طور سے معیز کو بھیج کر کل ہی یہ ماسک منگوایا تھا۔ اسے جویریہ کو ڈرانے میں بڑا مزا آتا تھا۔ ابھی بھی اس نے شرارتی نظروں سے اپنے بازو میں سوئی جویریہ کو دیکھا پھر اپنی پرس سے میک اپ کٹ نکالا۔ پورے چہرے پر اس نے وائٹ طے جمائی، آنکھوں کے گرد خوب ڈھیر سارا کاجل ملا۔ ریڈ لپسٹک لگا کر اسے اچھے سے پھیلا لیا اور بالوں کو کھول کر انہیں بکھرا دیا اس پوری کارروائی کے بعد اس نے جویریہ کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ جویریہ جو نیند میں تھی اس نے کسمسا کر آنکھیں کھولیں پھر جیسے ہی اس کی نظر انابیہ پر پڑی اس نے ایک زوردار چیخ ماری۔ اور کھسک کر دوسری جانب ہونے لگی۔ جہاں پہلے ہی شاریہ اور زرناب ماسک لگائے بیٹھی تھیں۔ انہیں دیکھ کر وہ اور زور سے چیخنے لگی۔ ڈر کر وہ آگے کی سیٹ پر آئی جہاں پلان کے مطابق اشارہ اور روشنی بھی چڑیلیں بن کر بیٹھی تھیں۔ انہیں دیکھ کر تو اس کی نان اسٹاپ چیخیں سٹارٹ ہو گئی۔

-------*-------------------*-------------------*-------

اس سے پہلے کہ وہ پیچھے ہوتا چیخ سن کر مہرماہ کی آنکھیں فوراً کھلی۔ اور اس نے اپنے اوپر جھکے ولید کو دیکھا تو وہ بھی چیخنے لگی۔ ولید بوکھلا کر پیچھے ہوا اور اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

"کیا ہوا تم لوگ اس طرح چیخیں کیوں مار رہی ہو؟" سعید بھائی جو سو رہے تھے ہڑبڑا کر بولے۔

"وہ کچھ نہیں سعید بھائی۔" بمشکل اپنی ہنسی کنٹرول کرتی اشارہ ماسک اتارتے ہوئے بولی۔

"تو پھر جویریہ اس طرح چیخیں کیوں مار رہی ہے۔" انہوں نے جمائی روکتے ہوئے کہا۔ ابھی تک ان کی نظر انابیہ پر نہیں پڑی تھی۔ سب سے زیادہ انابیہ ہی ہنس رہی تھی۔ اسے ڈانٹنے کے لیے انہوں نے اس کی طرف دیکھا جو جناتی قہقہے لگاتی اور بھی ڈراؤنی لگ رہی تھی۔ جیسے ہی ان کی نظر انابیہ پر پڑی وہ بھی چیخنے لگے۔

"یہ کیا آپ بھی چیخوں کا مقابلہ کر رہے ہیں لڑکیوں کے ساتھ۔" انہیں چیختے دیکھ کر فردوسیہ باجی بولیں۔ اور لڑکیوں کو ڈانٹنے پیچھے مڑیں جو بری طرح ہنستے ہوئے ادھر ادھر لڑکی جا رہی تھیں۔

"باولی ہوئی ہو کیا تم سب کی سب جو اس طرح پاگلوں جیسے ہنسے جا رہی ہوں۔" وہ غصے سے بولیں۔ مگر جیسے ہی ان کی نظر انابیہ پر پڑی انہوں نے بھی چیخ کے کمپیٹیشن میں حصہ لینا اپنا فرض سمجھا۔

"کیا ہو گیا ہے بھائی بھابھی آپ لوگ اس طرح کیوں چیخ رہے ہو۔" مندی مندی آنکھیں بمشکل کھولتا عالم نیند میں بولا۔ اتنی دیر میں ولید خود پر قابو پا چکا تھا۔ اور اب مہرماہ اور ولید دونوں ہی ہنس رہے تھے۔ کیوں کہ انہیں انابیہ کی شرارت کا پتا تھا۔ رضوان تو پتہ نہیں کونسے گدھے گھوڑے بیچ کر سویا تھا جو اتنی آواز کے باوجود بھی سو رہا تھا۔ البتہ عباد اٹھ چکا تھا اور اسے اس بات کا پکا یقین ہو چکا تھا کہ انابیہ پاگل ہے۔ کیوں کہ کوئی ذی ہوش انسان اس طرح دن دہاڑے بھوتوں کی طرح نہیں گھومتا۔ اور جس طرح وہ ہنس رہی تھی۔ یقیناً وہ پاگل تھی اور اب اس میں اسے کوئی شک نہیں رہا تھا۔

"کچھ نہیں آپ سوئیں مزے سے۔" روشنی اپنی ہنسی پر قابو پاتے ہوئے بولی۔

"لیکن ہوا کیا تھا۔" عالم نے استفسار کیا۔ تو ایہانے اسے پورا واقعہ سنا دیا۔ اب سبھی لوگ ہنس رہے تھے اور جویریہ منہ پھلائے بیٹھی تھی۔ وہ انابیہ سے سخت ناراض تھی اور ناراضگی کے اظہار کے طور پر اس کے پاس سے اٹھ کر دوسری جانب رخ موڑ کر بیٹھ گئی تھی۔ اور انابیہ اسے منانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن جویریہ تھی کہ ماش کی دال کی طرح اینٹھے جا رہی تھی۔ تبھی ان کا ٹریولر ایک جھٹکے سے رکا۔

-- *-------------------*----------------

"یار کیا ہو گیا بس کیوں رک گئی" عالیان نے پوچھا۔

"بس میں کوئی مسئلہ ہو گیا ہے۔" آصف ان کے پاس آ کر بولا۔

"اب کیا کریں گے۔" بلال فکر مندی سے بولا۔

"یہاں سے کتنا فاصلہ رہ گیا ہے ابھی۔" ندیم بولا۔

"شاید ڈیڑھ دو گھنٹے کا۔" آصف نے بتایا۔

"اور بس بننے میں کتنا ٹائم لگے گا۔" عالیان نے آصف سے پوچھا۔

"یہاں قریب میں تو کوئی گیراج وغیرہ بھی نہیں ہے۔ مصوری جا کر ہی کوئی میکینک مل سکے گا سو تین چار گھنٹے تو کہیں نہیں گئے۔" اس نے تفصیلا بتایا۔

"اب یار اتنی دیر کون ویٹ کرے گا۔" بلال منہ بناتے ہوئے بولا۔

ہاں تو اور کیا کریں گے پیدل چل کر جائیں گے اتنا دور۔" ندیم نے کہا۔

"دیکھتے ہے نا یہاں سے شاید کوئی لفٹ مل جائے۔" بلال بولا۔

"بیٹا بلال غور سے دیکھ ہم لوگ شہر میں نہیں ہیں۔ شہر سے کافی دور ہیں یہاں پر لفٹ کا کوئی نام ونشان بھی نہیں ملنے والا تجھے۔" آصف نے بلال کا سر ادھر ادھر گھماتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہا۔

"لک بائے چانس کوئی مل ہی جائے۔ ٹرائی کرنے میں کیا جاتا ہے۔" بلال پر امید ہو کر کہا۔

ٹھیک ہے بیٹا جا تو اپنا لک آزما اگر سکسیس فل ہو جائے تو ہم لوگوں کو بھی بلا لینا۔" ندیم نے اسے بس سے اترتے دیکھ کر طنز کیا۔

"رک میں بھی آرہا ہوں۔" عالیان اس کے پیچھے جاتے ہوئے بولا۔

"تیرا بھی دماغ خراب ہو گیا ہے کیا اس کی طرح۔" آصف اسے جاتے دیکھ کر بولا۔

"ابے یہاں سڑنے سے تو بہتر ہے کچھ کیا جائے۔" وہ بولتے ہوئے بس سے اتر گیا۔

"ویسے تجھے لگتا ہے یہاں سے ہم لوگوں کو لفٹ ملے گی۔" عالیان نے کہا۔ وہ لوگ وہاں تقریبا پندرہ منٹ سے کھڑے تھے لیکن ابھی تک کسی لفٹ کا کوئی نام ونشان نظر نہیں آیا تھا۔

"دس منٹ اور رکتے ہیں شاید کوئی مل ہی جائے اس کے بعد بھی نہیں ملی تو چلے جائیں گے۔" بلال نے گویا اس سے زیادہ خود کو تسلی دی۔

"یار بلال ادھر دیکھ شاید کوئی گاڑی آرہی ہے۔" عالیان نے دور سڑک پر نظریں جماتے ہوئے کہا۔

"ابے ہاں یار کوئی گاڑی ہی آرہی ہے۔" بلال ایکسائیٹڈ ہوتے ہوئے بولا۔ جیسے ہی وہ گاڑی ان کے قریب آئی ان لوگوں نے ہاتھ کے اشارے سے اسے روکا۔ قریب سے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ یہ تو منی بس جیسا ٹریولر ہے۔ ان

کے ہاتھ دکھانے پر وہ فوراً رک گیا۔ اور اس سے نکل کر کوئی باہر آیا۔ اسے دیکھ کر عالیان کو اچنبھا ہوا۔ کیوں کہ وہ اسے جانتا تھا وہ کوئی اور نہیں عارفین بھائی کا بیسٹ فرینڈ ولید تھا۔

"عالیان تم۔" ولید کو اسے دیکھ کر حیرت ہوئی۔ تو عالیان نے اسے اپنا مسئلہ بتایا۔

"فکر کی کوئی بات ہی نہیں ہم لوگ بھی وہی جا رہے ہیں تم لوگ بھی ساتھ میں چلو۔" اس نے ان کا مسئلہ چٹکی میں حل کیا۔

"آپ لوگوں کو تو کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔" عالیان جھجکتے ہوئے بولا۔

"ڈونٹ ٹیک ٹینشن کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔ اپنا سامان وغیرہ لے کر آجاؤ۔" وہ اس کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے بولا۔

" تھینکیو ولید بھائی۔" عالیان تشکر سے بولا۔ اور بس سے جا کر اپنا سامان اور ان لوگوں کو بلا لایا۔ ولید نے پہلے ہی جا کر ان سب کو عالیان وغیرہ کے بارے میں بتا دیا تھا۔ جس پر کسی کو کوئی اعتراض بھی نہ تھا۔ ولید کی تقلید میں جیسے ہی یہ لوگ ٹریولر میں چڑھے بلال اور ندیم نے زوردار چیخ ماری۔ کیوں کہ انابیہ نے ابھی تک اپنا حلیہ درست نہیں کیا تھا۔

"بھ بھ بھوت۔۔۔۔۔" وہ دونوں ایک دوسرے سے لپٹتے ہوئے بولے۔

"پاگل ہوئے ہو کیا تم دونوں۔" عالیان انہیں الگ کرتے ہوئے بولا۔ اس نے ابھی تک انابیہ کو نہیں دیکھا تھا۔ بلال کے پیچھے کی طرف اشارہ کرنے پر اس نے دیکھا تو اس کے تاثرات بھی مختلف نہ تھے۔

"ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں وہ بھوت نہیں ہے۔" ولید ہنستے ہوئے بولا پھر اس نے انابیہ سے کہا "انابیہ اب تو اپنا حلیہ سدھار لو نہیں تو یہ بیچارے مارے ڈر کے فوت ہو جائیں گے۔" تو وہ بھی ہنستے ہوئے اپنی شکل سنوارنے لگی۔

---*---------------------*-------------------------

"یار انابیہ تمہیں یہ لوگ کچھ جانے پہچانے نہیں لگ رہے۔" زرناب عالیان وغیرہ کو غور سے دیکھتے ہوئے اس کے کان میں بڑبڑائی۔

"کون لوگ تم کس کی بات کر رہی ہوں۔" وہ ٹیشو سے اپنا چہرہ صاف کرتے ہوئے بولی۔

"ارے یہی لوگ جو ولید کے ساتھ آئے ہیں۔" اس نے کہا۔

"پتا نہیں میں نے ابھی دیکھا نہیں ان لوگوں کو۔" وہ بدستور اپنا چہرہ صاف کر رہی تھی۔

"تو اب دیکھ لو نہ۔" زرناب جھنجلائی۔

"کیوں دیکھوں زبردستی۔ ویسے تمہارے کسی فیورٹ ایکٹر وغیرہ کی طرح دکھ رہے ہیں کیا۔" وہ بولی۔

"ارے نہیں بھئی یہ لوگ وہی لگ رہے مجھے۔" زرناب نے کہا۔

"کون لگ رہے ہیں۔" اب کے انابیہ جھنجھلاتے ہوئے بولی۔

"وہ میراثی یاد ہے تمہیں مجھے یہ وہی لگ رہا ہے۔" اس نے عالیان کو گھورتے ہوئے کہا۔

"کون میراثی۔ اچھا تم عالیان کی بات کر رہی ہو۔" وہ خود ہی اندازہ لگاتے ہوئے بولی۔

"ہاں ہاں وہی۔" وہ بولی۔

"تمہارا دماغ خراب ہے وہ لوگ یہاں کہاں نظر آنے لگے تمہیں۔ لگتا ہے وہ کچھ زیادہ ہی تمہارے حواسوں میں سوار رہنے لگا ہے۔ جبھی تمہیں ہر جگہ دکھائی دے رہا ہے۔" اس نے طنزیہ کہا۔

"اماں وہ میرے حواس میں سوار نہیں ہے ادھر دیکھو وہ سچ میں وہی ہے۔" اس نے باقاعدہ انابیہ کا سر اٹھا کر عالیان وغیرہ کی سمت کیا۔

"ارے ہاں یار یہ تو سچ میں عالیان ہی ہے۔" انابیہ عالیان کو دیکھتے ہوئے حیرت سے بولی۔

"تو کب سے میں چائینیز لینگوئج میں بول رہی تھی۔" زرناب دانت کچکچاتے ہوئے بولی۔

"ارے وہ سب چھوڑو لیکن یہ لوگ یہاں کیا کر رہیں ہیں۔" انابیہ بولی۔

"دراصل یہ لوگ مجھے بتا کر آئے ہیں نا کہ یہ لوگ یہاں کیا کر رہیں ہیں۔" زرناب نے طنز کیا۔

"ہیں مطلب۔" انابیہ نا سمجھی سے بولی۔

" بھئی ظاہر ہے تم مجھ سے یوں پوچھ رہی ہو جیسے مجھے بتا کر رہی ہی ہر جگہ آتے جاتے ہیں۔" زرناب نے اسی انداز میں کہا۔

"اوففففوہ میں وہ نہیں بول رہی تھی۔ میرا مطلب ہے کہ یہ لوگ ہماری بس میں کیا کر رہیں ہیں۔" وہ جھلا کر بولی۔

"ابھی بتایا تو ہے ولید نے کہ ان لوگوں کی بس میں کوئی پرابلم ہو گئی ہے اس لیے یہ ہمارے ساتھ چل رہے ہیں۔ اور یہ ولید کے بیسٹ فرینڈ کا بھائی بھی ہے۔" زرناب نے پوری بات تفصیل سے بتائی۔

"اوہ تو ایسا ہے۔" وہ ہونٹ سکوڑ کر بولی۔

"جی ہاں ایسا ہی ہے۔" زرناب نے اسکی نقل اتارتے ہوئے کہا۔

"یار جویریہ تمہارا ارادہ کب تک ناراض رہنے کا ہے۔" انابیہ اب جویریہ کی طرف رخ موڑتے ہوئے بولی۔

"تم تو بات ہی مت کرو مجھ سے۔" جویریہ اسی ناراضگی سے بولی۔

"اب زیادہ ناراض ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ذرا سا مزاق ہی کیا ہے۔ اور اب میں تمہیں کب سے منائے ہی جا رہی ہوں لیکن تم ہو کہ سر پر چڑھی جا رہی ہو۔" انابیہ کو بھی غصہ آنے لگا تھا۔

"ذرا سا مذاق۔ تمہارے ذرا سے مذاق کے چکر میں میرا ہارٹ اٹیک ہونا پکا تھا۔" وہ "ذرا سا مذاق" پر زور دیتے ہوئے بولی۔

"اب اتنی بھی نازک لہرا نہیں ہو۔ جو یوں اتنی آسانی سے ہارٹ اٹیک ہوتا اور فوت ہو جاتی۔" وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

"اور خبردار جو تم نے اس طریقے کا جان لیوا مزاق میرے ساتھ دوبارہ کیا تو۔ پہلے وعدہ کرو تبھی میں تم سے بات کروں گی۔" جویریہ نے شرط بتائی۔

"دیکھو بھئی میں وعدہ وغیرہ نہیں کرنے والی۔ سیدھے سیدھے بات کرنا ہے کرو نہیں کرنا بھاڑ میں جاؤ۔" وہ ہاتھ سے اشارہ کرتے یوں بولی گویا اسے واقعی بھاڑ میں پہنچا رہی ہو۔

"واہ بھئی کیا اسٹائل کسی کو منانے کا۔ ناراض میں ان سے ہوں اور یہ محترمہ مجھے منانے کی بجائے الٹا خود ناراض ہو رہی ہے۔ میں بھی تم سے بات نہیں کرنے والی۔" جویریہ منہ پھیرتے ہوئے بولی۔

" بلکل سہی جویریہ جب تک یہ تم سے باقاعدہ معافی نہیں مانگے تب تک تم اسے معاف ہی مت کرنا اور بات تو بالکل مت کرنا۔" زرناب کو موقع مل گیا تھا ان دونوں کو ایک دوسرے کے خلاف کرنے کا سو اس نے جویریہ کو چ◌َڑھاتے ہوئے کہا۔

"تم زیادہ بیچ میں پٹر پٹر مت بولو سمجھیں۔" انابیہ نے اسے گھر کا۔ اسے پتہ تھا وہ ان دونوں کی ناراضگی سے محظوظ ہو رہی ہے۔ آخر کو بڑے عرصے بعد ان لوگوں کی لڑائی ہو رہی تھی۔ تو وہ کیوں نا مزے لیتی۔

"اب تم مجھے کیوں کاٹ کھانے کو دوڑ رہی ہوں میں نے کونسا تمہارا ادھار لیا ہے۔" وہ اسے چڑھاتے ہوئے بولی۔

"تم ہم لوگوں کے بیچ میں کچھ مت بولو پوری فتنی ہو تمہیں مجھے پتا ہے تمہیں بڑا مزا آرہا ہو گا ہماری لڑائی دیکھ کر۔" انابیہ دانت پیستے ہوئے بولی۔

"لو خود جھگڑا کر رہی تھی اب بیچ میں مجھے بھی گھسیٹ رہی ہو۔" زرناب کیوں چپ رہتی اس نے بھی دوبدو کہا۔

"ویسے زرناب تم بھی کم کی نہیں ہو۔ ہم لوگوں کی صلح کروانے کی بجائے الٹا اور لڑائی کروا رہی ہو۔" کب سے خاموش کی جویریہ بولی۔

"اسی لئے جویریہ میں تم سے بول رہی ہوں کہ اس سے پہلے یہ فسادن ہم لوگوں کے بیچ میں اور فساد پھیلائے ہم لوگوں کو صلح کر لینی چاہیے۔" موقع سے فائدہ اٹھاتی انابیہ بولی۔

"واہ بھئی واہ دیکھ لی میں نے تم لوگوں کو بھی جھگڑا فساد خود کرو اور نام مجھ معصوم کا لو۔" زرناب نے انہیں آپس میں شیر و شکر ہوتے دیکھ جل کر بولی۔

"لاحول ولا قوۃ زرناب معصوم اور تم۔ پوری بنی بنائی فتنی ہو تم۔" جویریہ نے کہا۔

"ارے بھئی جھگڑنا بند کرو کب سے کائیں کائیں کرے جا رہی ہو۔" کب سے ان کی بحث سنتی ایہا نے انہیں جھڑکا تو وہ سب صرف ایک دوسرے کو گھور کر رہ گئیں۔

---*-----------------*-------------------

"یہ تم لوگ اتنا شور کیوں مچا رہے تھے۔" جب وہ سب سہی سے اپنی سیٹ پر بیٹھ گئے تو آصف نے ان سے پوچھا کیوں کہ وہ بس والے سے بات چیت کر رہا تھا اس لئے وہ ان کے آنے کے بعد آیا تھا اور اب ان چیخنے کی وجہ پوچھ رہا تھا۔

"کچھ نہیں ہے ہارر شو چل رہا تھا اس لئے چلا رہے تھے۔" ندیم کھسیایا ہوا بولا۔ کیوں کہ سب سے پہلے اسی نے چلایا تھا۔

"اچھے خاص امیج کی بینڈ بج گئی۔ یہ لوگ بھی کیا سوچتے ہوں گے ہم لوگ کتنے ڈرپوک قسم کے ہیں۔" بلال نے بھی کہا۔

"ویسے میں نے جو لڑکیاں پیچھے بیٹھیں ان لوگوں کو کہیں دیکھا ہے۔" عالیان نے ذہن پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"بدتمیز کہیں کا ایک تو ان لوگوں نے لفٹ دی اور تو انہیں کی بہنوں کو تاڑ رہا ہے تجھے ذرا شرم نہیں آئی یہ حرکت کرتے ہوئے۔" آصف نے اسے شرم دلانے کی کوشش کی۔

"ابے گدھے میں تاڑ نہیں رہا میں تو بس ایک بات کہہ رہا ہوں کے مجھے لگ رہا ہے میں نے کہیں دیکھا ہے ان لوگوں کو۔" عالیان نے جھلا کر کہا۔

"اچھا جی کہاں دیکھا ہے تو نے ان لوگوں کو۔" بلال نے پوچھا۔

"مجھے لگ رہا ہے یہ وہی لڑکی ہے۔" عالیان بولا۔

"ابے گدھے کون سی لڑکی یہ تو بتا۔" ندیم اسے ایک چپت لگاتے ہوئے بولا۔

"ابے وہی یار جو مجھے میراثی بول رہی تھی۔" اس نے کہا۔

"کیا بکواس کر رہا ہے وہ یہاں کیوں ہونے لگی۔" آصف نے کہا۔

"کیا بات ہے بیٹا تیرا دل تو نہیں آ گیا اس لڑکی پر جو وہ تجھے یہاں بھی نظر آ رہی ہے۔" بلال شرارت سے بولا۔

"تیرا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا کچھ بھی بکواس کرتا رہتا ہے۔" عالیان اسے ایک لگاتے ہوئے بولا۔

"اچھا میں بکواس کر رہا ہوں تو تجھے وہ یہاں نظر کیوں آ رہی ہے۔ یقینا دال میں کچھ کالا ہے۔" بلال اپنا سر سہلاتے ہوئے بولا۔

"دال میں کچھ کالا ہے یا نہیں۔ لیکن تیرا دماغ ضرور خراب ہے۔" وہ منہ بناتے ہوئے بولا۔ ابھی وہ لوگ باتیں کر ہی رہے تھے کہ ولید نے انہیں مخاطب کیا۔

---*---------------------*-------------------

"ولید تمہیں پتا ہے تم بہت بدتمیز انسان ہو۔" مہرماہ نے ولید سے کہا۔

"اچھا جی میرے لئے بالکل نئی اطلاع ہے۔ ورنہ امی اور تائی جان وغیرہ تو مجھے بہت شریف اور سمجھدار کہتی ہیں۔" وہ یوں بولا گویا اس کے لیے یہ بالکل نئی بات ہو۔

"وہ تو یہی بولیں گی نہ ان کے سامنے تم بڑے شریف بنے پھرتے ہو۔ ساری بدتمیزیاں تو میرے سامنے دکھاتے ہو۔" آخری جملہ اس نے نہایت آہستہ سے کہا مگر اس کے بھی کان کھڑے تھے اس نے سن لیا۔

"اچھا جی میں نے کیا بدتمیزی کی ہے تمہارے ساتھ ذرا مجھے بھی تو پتا چلے۔" وہ نہایت معصوم بن کر بولا۔

"پہلی بات تو یہ کے مجھ سے دور رہ کر بیٹھو اور دوسری بات یہ کہ تمہیں خود پتا ہے کہ تم نے کیا بدتمیزی کی ہے۔" وہ اس سے دور بیٹھنے کے چکر میں تقریبا کھڑکی سے چپکتے ہوئے بولی۔

"میں نے کیا بدتمیزی کی ہے میں تو کتنا شریف انسان ہوں۔" وہ اسے چڑانے کی غرض سے جان بوجھ کر اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا۔

"ہاتھ چھوڑو میرا بدتمیز انسان۔" وہ اس سے ہاتھ چھڑاتے ہوئے بولی تو اسنے گرفت اور مضبوط کی۔

"پہلے یہ بتاؤ میں نے کیا بدتمیزی کی پھر تمہارا ہاتھ چھوڑ دوں گا میں۔" بظاہر سنجیدگی سے بولا مگر اس کی آنکھوں میں شرارت واضح تھی۔ جب وہ ہاتھ چھوڑنے پر رضامند دکھائی نہ دیا تو مہر ماہ نے اپنے دانت اس کے ہاتھ میں گاڑ دیے۔ مگر پھر بھی اس نے ہاتھ نہیں چھوڑا۔ تبھی ولید کا سیل بجنے لگا۔ وہ اس کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے فون دیکھنے لگا تو اس میں عارفین کالینگ جگمگا رہا تھا۔ فون اٹھاتے ہوئے اس نے عالیان کو اپنی طرف متوجہ کیا اور اسے بتایا کہ عارفین کا فون ہے۔ عارفین کا نام سن کر ہی عالیان کی شکل پر بارہ بجنے لگے۔۔۔

زرناب موقع کا فائدہ اٹھا کر ایک ہی چھلانگ میں روم سے باہر بھاگ چکی تھی اور نکلتے نکلتے یہ بولنا نہیں بھولی تھی۔ "شکل دیکھی ہے اپنی کبھی آئینے میں زرناب تم سے کبھی آٹوگراف لے گی یہ خواب میں بھی مت دیکھنا۔" پھر اسے جو روم نظر آیا وہ اس میں گھس گئی۔

----- * ---------------- * ----------------

"یار جلدی تیار ہو تجھے کتنا ٹائم لگے گا اپنی برات میں نہیں جا رہا ہے صرف گھومنے ہی جا رہے ہیں۔" بلال باتھروم کا دروازا تقریبا پھوڑتے ہوئے بولا۔ سب جا چکے تھے وہ عالیان کی وجہ سے رک گیا تھا جسکا غسل ہی ختم نہیں ہو رہا تھا۔ پتا نہیں کتنے دن کا اکھٹا نہا رہا تھا۔

"ابے کیا کر رہا ہے دروازہ توڑے گا کیا۔" اندر سے عالیان بولا۔

"تو پھر جلدی سے باہر آ۔" وہ بولا۔

"تو جا میں آرہا ہوں پانچ منٹ میں۔" عالیان بولا۔

"ٹھیک ہے صرف پانچ منٹ میں باہر آ۔ میں جارہا ہوں اگر تو پانچ منٹ میں نہیں آیا تو میں دروازہ توڑ دوگا۔" وہ دھمکی دیتا چلا گیا۔ وہ جب نہا چکا تو باہر آیا اور اپنا بیگ ڈھونڈنے لگا جو پتا نہیں ان لوگوں نے کہاں رکھ دیا تھا۔ کچھ سوچ کر وہ الماری کی طرف بڑھا تبھی کسی نے ڈور نوک کیا۔ وہ اگنور کرتا الماری کھولنے لگا۔ اسنے الماری کے دونوں پٹ کھول دئے۔ مگر جیسے ہی اسنے اندر دیکھا اسکی آنکھیں ابل پڑیں ابھی وہ چیخنے ہی والا تھا کے اسنے مضبوطی سے اسکے منہ پر ہاتھ جما دیا ڈور ابھی بھی نوک ہو رہا۔۔۔

زرناب نے دیکھا تو وہاں کوئی نہیں تھا۔ وہ چپ چاپ سے ایک الماری میں گھس گئی۔ ابھی کچھ منٹ ہی گزرے تھے کہ اسے کچھ آوازیں آئیں۔ اور اسی وقت ایک جھٹکے سے کسی نے الماری کو کھولا۔ سامنے والے کے تاثرات اسے دیکھ کر شاکڈ رہ گئے تھے۔ اور اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا یا کرتا زرناب نے زور سے اسکے منہ پر ہاتھ جما دیا۔ وہ حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔ اتنی دیر سے دروازہ کنٹینیو نوک ہو رہا تھا۔

"ششششش۔۔۔ چپ چاپ سے جا کر دروازہ کھولو اور کسی کو بتانا مت کہ میں یہاں ہوں۔" زرناب نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔ وہ حیرت زدہ سا اس کے انداز ملاحظہ کر رہا تھا اور ٹکٹکی باندھے اسے ہی دیکھ رہا تھا کہ کرے تو کیا کرے۔

"اوفوہ۔۔اب کھڑے کیوں ہیں جائے جاکر دروازہ کھولے نہیں تو کچھ دیر میں ٹوٹ ہی جائے گا۔" اسے بت بنا دیکھ کر وہ جھنجلائی۔واقعی دروازے اتنی زور سے بھڑ بھڑایا جارہا تھا کہ لگ رہا تھا اب ٹوٹا کہ تب ٹوٹا۔وہ ناسمجھی کے عالم میں دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا ہے انسانوں کی طرح نہیں نوک کر سکتے۔" دروازہ کھولتے ہوئے بولا۔اس کی توقع کے عین مطابق سامنے بلال کھڑا غصے سے اسے ہی گھور رہا تھا۔

"تو ابھی تک تیار نہیں ہوا اور کب سے ہم لوگ تیرا ویٹ کر رہے ہیں۔" بلال اسے سر سے پیر تک گھورتا ہوا بولا جو ابھی تک صرف ٹاول اور بنیان میں تھا۔

"ہاں بس پکا پانچ منٹ میں آرہا ہوں تو جا۔" عالیان دروازہ بند کرتے ہوئے بولا۔

"نہ نہ تجھے لیے بغیر تو میں جانے والا نہیں ہوں۔" وہ اندر داخل ہونے کی کوشش کرتے ہوئے بولا جسے علیان نے ناکام بنادی اور زور سے دروازہ بند کر دیا۔

"سچ میں پانچ منٹ میں آرہا ہوں تو جا۔" عالیان نے کہا۔

"اور اگر اس بار پانچ منٹ سے ایک سیکنڈ بھی ہو اوپر ہوا تو تو جانتا نہیں ہے آج کیا کروں گا تیرے ساتھ۔" باہر سے بلال بولا اور چلا گیا۔اسے دیکھے بغیر ہی عالیان بتا سکتا تھا کہ وہ دونوں ہاتھوں کی آستین چڑھا چکا ہو گا اور دانت پیستے ہوئے وہاں سے رخصت ہوا ہو گا۔دروازہ بند کرنے کے بعد اسے الماری میں بیٹھی بلا کا دھیان آیا۔اس وقت تو وہ اسکے لئے کسی بلا سے کم نا تھی کیونکہ اگر کوئی اس بلا کو اس کمرے میں اور اسے اس حال میں دیکھتا تو نہ جانے کیا نتیجہ اخذ کرتا۔تبھی اسے اپنے حلیے کا دھیان آیا کہ وہ صرف ٹاول اور بنیان میں ہے اور اسی طرح وہ اس کے

سامنے بھی گیا تھا۔ "لاحول ولا قوۃ" وہ خود پر لاحول پڑھتا اپنے بیگ کی تلاش میں ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ کیوں کہ وہ دوبارہ اس کے سامنے اسی طرح نہیں جاسکتا تھا۔ تبھی اس کی نظر بیڈ کی دوسری جانب اوندھے پڑے اپنی قسمت کو روتے اپنے بیگ پر پڑی۔ یہ یقیناً اس کے دوستوں کی کارروائی تھی۔ کمینے کہیں کہ خود تو کچھ لائے نہیں اور اس کا سامان بڑے دھڑلے سے استعمال کیا۔ اس کی غیر موجودگی کا فائدہ ان لوگوں نے بڑے مزے سے اٹھایا تھا۔ وہ بڑبڑاتا ہوا اپنے کپڑے لیے باتھروم میں گھس گیا کیوں کہ اب وہ اس بلا کی وجہ سے روم میں کپڑے بھی نہیں چینج کر سکتا تھا۔ کپڑے چینج کرنے کے بعد اس نے اطمینان سے اپنے بال سنوارے۔ پھر خوب ڈھیر سارا پرفیوم چھیڑکا۔ وہ سوچ رہا تھا اس ساری کارروائی میں اسے دس پندرہ منٹ تو لگ ہی گے ہوگے۔ تو پھر ابھی تک بلال کیوں نہیں آیا اسے لینے۔ اسنے شکر کیا کہ اچھا ہی ہوا کہ وہ نہیں آیا کیونکہ وہ ابھی تک الماری ہی میں تھی۔۔۔۔۔۔۔۔ یعنی وہ ابھی بھی اندر ہی بند تھی کیوں کہ تیار ہونے کے چکر میں وہ تقریباً اسے بھول ہی چکا تھا۔ وہ فکر مند سا الماری کی طرف بڑھا آیا وہ صحیح سلامت ہے بھی یا نہیں۔ کیوں کہ دروازہ کھولنے سے پہلے اس نے الماری کو لاک کر دیا تھا۔ جیسے ہی اس نے الماری کھولی وہ پوری اسی پر آرہی تھی اس نے بے اختیار اسے تھاما۔ مگر اس اچانک حملے کے لیے وہ بھی تیار نہیں تھا اسی لیے وہ زمین پر آرہا تھا اور اس کے اوپر وہ بھی۔ اب سیچویشن کچھ یوں تھی کہ زمین پر بوکھلایا ہوا عالیان اور اس کے اوپر بے سدھ سی زرناب۔ وہ ہڑبڑا کر اسے سائیڈ کرتا ہوا اٹھ گیا۔ اپنے کپڑے جھاڑنے کے بعد اس نے زرناب کو دیکھا جو اسی طرح بے حس و حرکت تھی۔ عالیان نے اسے آواز دی۔ اسے ہلایا جلایا مگر پھر بھی اس کے وجود میں کوئی حرکت نہ ہوئی۔ اب کے صحیح معنوں میں اس کے ہاتھ پیر پھولے۔ کہیں یہ چل ہی تو نہیں بسی۔ سارا الزام مجھ پر ہی آئے گا کیوں کہ میں نے ہی الماری کو لوک

کیا تھا۔ وہ بوکھلایا ہوا الٹا سیدھا سوچ رہا تھا۔ تبھی اس کے دماغ نے کام کیا اور اس نے زرناب کی نبض چیک کی تو وہ برابر چل رہی تھی۔ اس کی جان میں جان آئی کے وہ صرف بے ہوش ہوئی ہے۔ عالیان نے کچھ جھجھکتے ہوئے اس کے وجود کو اپنی بانہوں میں اٹھایا۔ وہ پہلی بار کسی لڑکی کے اتنا قریب ہوا تھا اسی لئے اس کے احساسات میں عجیب سی ہلچل مچی۔ اس نے تمام خیالات کو جھٹکتے ہوئے نرمی سے اسے بیڈ پر لٹایا۔ اب وہ سوچنے لگا کرے تو کیا کرے۔ پھر کچھ سوچ کر اس نے باتھ روم کا رخ کیا جب واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں پانی کی ایک بالٹی تھی۔ اسے کچھ اور ملا ہی نہیں تھا اسی لیے وہ وہی اٹھا لایا۔ اور قریب آ کر پانی ہاتھ میں لے کر کچھ چھینٹے اس کے چہرے پر ماری۔ مگر پھر بھی وہ ٹس سے مس نہ ہوئی تو اسے جھنجھلاہٹ سوار ہونے لگی کہ ایسی بھی کیا بے ہوشی جو ہوش ہی میں نہیں آ رہی۔ اسی جھنجلاہٹ میں اس نے پوری بالٹی اس پر الٹ دی۔ اتنا سارا پانی پڑنے پر وہ ہڑبڑا کر اٹھی۔ اور دوپٹے سے چہرہ صاف کرنے لگی۔ اسی وقت اس کی نظر خود پر جھکے عالیان پر پڑی جو کچھ بے زاری اور تشویش سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ تبھی اسے یاد آیا کہ وہ کہاں پر تھی۔ عالیان کے دروازہ کھولنے جانے کے بعد وہ اس کے الماری کھلنے کا ویٹ کر رہی تھی۔ تبھی الماری بند ہونے کی وجہ سے اسے سفوکیٹ ہونے لگا تھا۔ دراصل اس کے ساتھ مسئلہ تھا کہ وہ بند جگہ پر نہیں رہ سکتی تھی اسی لیے بے ہوش ہو گئی تھی۔ اور اب ہوش میں آئی تھی تو پوری طرح بھیگی ہوئی تھی۔

"ایسے جاہلوں کی طرح کسی کو ہوش میں لاتے ہیں۔" وہ بیڈ سے اٹھتے ہوئے عالیان سے پوچھ رہی تھی۔

"مجھے کوئی تجربہ نہیں ہے کسی بے ہوش کو ہوش میں لانے کا۔" اس کے ہوش میں آنے پر وہ دل ہی دل میں شکر ادا کرتا اس سے بولا۔

"تو پھر بھی یہ طریقہ ہوتا ہے کسی کو ہوش میں لانے کا۔" وہ کمر پر ہاتھ رکھے لڑنے کے موڈ میں تھی۔

"تو آپ کو بے ہوش ہونے کس نے کہا تھا۔" اسنے کہا۔

"اب ظاہر سی بات ہے الماری لاک کریں گے تو بے ہوش ہی ہوں گی ناشکر کریں کچھ ہوا نہیں ورنہ آپ جاتے کام سے۔ اسی لیے مجھ سے سوری کریں۔" وہ دوپٹہ اپنے گرد اچھی طرح لپیٹتے ہوئے بولی۔ کمبخت نے پورا بھیگا کر رکھ دیا تھا۔

"میرا دماغ خراب ہے جو میں آپ سے سوری کروں۔" وہ بدک ہی تو گیا تھا اس کی بات سن کر واہ اچھی زبردستی تھی۔

"بس مجھے کچھ نہیں پتہ میں آپ کی وجہ سے بے ہوش ہوئی تھی اسی لئے آپ مجھے سوری کریں تو کرے۔" اس نے ضدی لہجے میں کہا۔

"واہ غلطی خود کی اور سوری میں کروں۔ آپ کو کس عقلمند نے مشورہ دیا تھا کہ آپ الماری میں گھس کر بیٹھتیں اور بیٹھتی بھی وہیں جس کمرے میں میں تھا۔"

وہ جھلا کر بولا۔

"میری مرضی میں کہیں پر بھی بیٹھوں۔ مجھے پتا ہوتا کہ آپ اس کمرے میں تو ہیں تو ہرگز بھی نہ گھستی۔ چلیں وہ سب باتیں چھوڑیں اور چپ چاپ سے سوری کرلیں۔" پھر اس کی وہی گردان۔ وہ ناک تک چھک گیا تھا۔ ابھی وہ اس کو کچھ جواب دیتا کہ اس کا سیل فون بج اٹھا اس نے فون ریسیو کیا تو دوسری طرف آصف تھا۔

"ابے گدھے کدھر رہ گیا تو۔ پانچ منٹ بول کر تو نے پچیس منٹ لگا دیے اور ابھی بھی تو نہیں آیا۔" دوسری طرف سے وہ چلایا۔

"بس آ گیا"۔ زرناب کو نظر انداز کرتا وہ دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔

"اس دفعہ تو واقعی میں آ ہی جا نہیں تو بلال کے ہاتھوں شہید ہونے سے تجھے آج کوئی نہیں بچا پائے گا۔" یہ کہہ کر آصف نے فون کاٹ دیا۔ وہ بھی سب بھول بھال کر باہر کی طرف بھاگا۔

----- * ------------ * ---------------------

"یہ کہاں چلی گئی؟" انابیہ اب کچھ پریشان ہوتے ہوئے بولی۔

"تم ٹینشن نہیں لو یہیں کہیں چھپی بیٹھی ہو گی۔" معیز اسے پریشان دیکھ کر بولا۔ ان لوگوں نے تقریباً پورا فام ھاوس دیکھ لیا تھا لیکن زرناب تھی کہ مل کے نہیں دے رہی تھی۔ اسی وقت زرناب کچھ بڑبڑاتے ہوئے کمرے میں داخل ہوئی۔

"یہ دیکھو یہ آ گئی محترمہ تم خواہ مخواہ پریشان ہو رہی تھی۔" معیز نے زرناب کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کہاں چلی گئی تم ہم لوگ کب سے تمہیں ڈھونڈ رہے تھے۔" انابیہ نے کہا۔

"کہیں تم کسی پانی کی ٹنکی میں تو نہیں بیٹھی تھی ہم لوگوں سے ڈر کر۔" معیز نے اسے بھیگا ہوا دیکھ کر کہا۔

"اپنا گٹر بند کرو ابھی میرا میٹر گھما ہوا ہے۔ اسی لئے میرا دماغ نا ہی خراب کرو تو بہتر ہے۔" وہ چینج کرنے کے لئے اپنے کپڑے نکالتے ہوئے بولی۔

"خیریت کس کی مجال میں اتنی ہمت جو تمہارے میٹر سے چھیڑ چھاڑ کرے۔" انابیہ نے اس کا خراب موڈ دیکھ کر استفسار کیا۔

"اس میراثی کی بچے نے۔" یہ کہہ کر وہ غڑاپ سے باتھروم میں گھس گئی کہ یہ لوگ مزید سوالات نہ کرنے لگے بچپن کی عادت جو ٹھہری تھی۔

"ہائے اب یہ میراثی کا بچہ کون ہے مجھے بھی تو پتا چلے۔" معیز حیرت سے بولا جب کہ انابیہ مسکرا رہی تھی۔ لگتا ہے عالیان اور ان محترمہ کے بیچ کچھ گڑبڑ ہوئی ہے تبھی انکا میٹر گھوما ہوا ہے۔ وہ سوچ رہی تھی۔

"یار مجھے بھی تو بتاؤ کون ہے یہ میراثی۔" معیز نے اسے مسکراتے دیکھ کر پوچھا تو انابیہ نے اسے پورا واقعہ سنا دیا۔ ابھی یہ لوگ بات چیت کر رہی رہے تھے کہ معیز بولا "تمہیں کوئی اسمیل نہیں آ رہی عجیب سی۔" اس نے ناک سکوڑا۔

"ہاں یار آ تو رہی ہے۔" وہ بھی محسوس کرتے ہوئے بولی۔

"میڈم یہ تمہیں سے آ رہی ہے سچی بتانا کتنے دن سے نہیں نہائی ہو۔" وہ ناک بند کرتا ہوا بولا۔

"کیا کا تم نے مجھ سے آ رہی ہے رکو بتاتی ہوں ابھی۔" وہ اپنی سینڈل اتارتے ہوئے بولی۔

"اور کیا کہا کہ کتنے دن سے نہیں نہائی ہوں۔ میں تمھاری طرح نہیں منہ جو بولے بولے نہائے۔" وہ اس کے پیچھے چپل لے کر بھاگتے ہوئے بولی۔

"ارے یار سچ بول رہا ہوں جھوٹ نہیں بول رہا۔" اس نے انابیہ سے بچنے کے لئے بھاگتے ہوئے کہا۔ تبھی انابیہ نے تاک کر نشانہ لگایا۔ جو اس کے جھکائی دینے پر اپنے کمرے سے نکلتے عباد کے پیشانی پر ٹھک سے لگا۔ انابیہ نے اسے

سینڈل لگتے دیکھا تو وہ بے ساختہ کراہ کر رہ گی۔ جبھی اسے یاد آیا کہ اسمیل واقعی اسی سے آرہی تھی کیونکہ انڈا صاف کرنے کے بعد اس نے کپڑا چینج نہیں کیا تھا۔ آج اس کا دن ہی خراب تھا جب دیکھو جب اس سے سامنا ہو جاتا تھا اور ہمیشہ آکورڈ سیچویشن میں۔ انابیہ نے چور نظر سے اس کی طرف دیکھا جو خونخوار نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ آج سے انابیہ بیٹا تیرا نام بھی شہیدوں میں شمار ہو گا۔ یا اللہ مجھ پر رحم فرمانا اس کے خطرناک تیور دیکھ کر وہ خود سے بولی۔ پھر اس نے مدد طلب نظروں سے اس پاس نگاہ دوڑائی مگر یہ کیا وہ دونوں وہاں اکیلے تھے۔ موقع سے فائدہ اٹھاتا معیز بھی وہاں سے فرار ہو چکا تھا معیز کے بچے وہ دانت کچکچا کر رہ گئ۔

"یہ تم مجھے آج بتا ہی دو کہ تمہاری مجھ سے کیا ذاتی دشمنی ہے۔ جب بھی ملتی ہو کچھ نہ کچھ الٹا سیدھا ہی کرتی ہو۔" وہ غصے سے اس کی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔

"وہ میں نے جان بوجھ کر نہیں مارا۔۔۔۔۔" اس کے قریب آنے پر وہ کچھ قدم پیچھے ہو کر منمناتے ہوئے بولی۔

"تم کیا جان بوجھ کر نہیں کرتی ہو۔" اس کے قریب پہنچ کر وہ اس کے ہاتھ دبوچتے ہوئے بولا۔

"وہ میں معیز کو مار رہی تھی۔۔۔" وہ ہکلاتے ہوئے بولی۔

"تم حقیقتاً پاگل ہو یا نہیں مگر اپنی حرکتوں کی وجہ سے مجھے ضرور پاگل بنا دوں گی۔" وہ دانت پیستے ہوئے اس کے ہاتھ میں اپنی گرفت سخت کرتے ہوئے بولا۔ اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ بولتا انابیہ نے اس کے پیچھے دیکھتے ہوئے کہا "ارے ولید بھائی آپ۔" وہ فوراً اس کا چھوڑتا ہوا مڑا۔ مگر دیکھا تو وہاں کوئی نہیں تھا وہ غصے سے انابیہ کی جانب پلٹا تو وہ محترمہ بھی وہاں سے غائب ہو چکی تھی۔ اس نے دروازے کی طرف دیکھا تو وہ وہاں کھڑی تھی اس کے دیکھنے پر اسے منہ چڑھاتی ہنستے ہوئے وہاں سے بھاگ لی۔ خود کے بیوقوف بنائے جانے پر غصے میں اسنے دیوار پر

ایک زوردار مکامارا۔ "آہ۔۔۔" جوش میں اس نے شائد کچھ زیادہ ہی زور سے مار دیا تھا۔ اپنا ہاتھ سہلاتے ہوئے اسنے ایک عدد غصیلی گھوری سے دیوار کو نوازا۔ اور باہر کی اور چل دیا۔

----- ❊ ------------------- ❊ ------------ ❊ ------------

آج وہ لوگ زیادہ جگہ گھومنے نہیں گئے تھے۔ یہیں قریب ہی ایک دو جگہ دیکھ کر آگئے تھے۔ کیوں کہ لمبے سفر کی وجہ سے وہ لوگ تھکے ہوئے تھے۔ ابھی شام کے ساڑھے پانچ بج رہے تھے اور وہ سب لڑکیاں فارم ہاؤس کے لان میں بیٹھی چائے سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔ البتہ لڑکے سارے کہیں نکل گے تھے ان لوگوں کو بھی آفر دی تھی مگر ان سب نے منع کر دیا تھا۔

"ارے ہاں زرناب تمہارا میٹر کس نے گھومایا تھا تم نے بتایا نہیں۔" انابیہ نے یاد آنے پر پوچھا۔

" جھوٹی بتایا تو تھا اس میراثی کے بچے نے۔" اسے نئے سرے سے غصہ آنے لگا تھا۔

"لیکن ہوا کیا تھا۔" جویریہ نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔ تو زرناب نے انھیں پورا واقعہ سنا دیا۔

"ہیں سچی۔" شاریہ نے حیرت سے پوچھا۔

" نہیں تو کیا میں جھوٹ بول رہی ہوں۔" وہ غصے سے بولی۔

"لکین واقعی کس عقل مند نے تمہیں مشورہ دیا تھا کہ الماری میں گھس کر بیٹھو خدانخواستہ کچھ سیریس مسئلہ ہو جاتا تو اور کونسا انابیہ تمہیں کھا جاتی۔ تھوڑا سا مارتی ہی نا تو تم کھا لیتی نا اب غلطی بھی تو تمہاری ہی تھی نا۔" اشارہ نے کہا۔

"ہاں مجھے پاگل کتے نے کاٹا تھا جو اس کمرے میں گھس گئی تھی۔" وہ ہنوز غصے میں تھی۔

"اچھا بھئی یہ سب چھوڑو اور یہ بتاؤ یہاں آ کر کیسا لگا۔" ایہاان کا دھیان بٹانے کو بولی ورنہ ان کا بھروسہ نا تھا ساری رات اسی طرح بکواس کرتیں۔

"مجھے تو بڑا اچھا لگا اس لئے مجھ سے پوچھو ہی مت کے کتنا اچھا لگا۔" انابیہ آنکھیں میچے بولی۔

"ہاں مجھے اچھی طرح پتا ہے تمہیں کیوں اچھا لگا۔ بھئی ظاہر ہے اتنا بڑا سا سوئمنگ پول فارم ہاؤس کے پیچھے ہے تمہارا پیدائشی عشق اب تمہیں اچھا نا لگے تو تف ہے تم پر۔" مہرماہ بولی۔

"ہاں یہ تو تم نے صحیح کہا میرا پیدائشی عشق۔ چلو اسی بات پر ایک گیم ہو جائے۔" وہ ایکسائٹیڈ ہوتے ہوئے بولی۔

"کیسا گیم؟" روشنی نے سب کے سوال کو زبان دی۔

"سوئمنگ پول میں پکڑم پکڑی کھیلے گے جیسے جوہو بیچ میں کھیلتے تھے اور اسکے بعد چھپن چھپائی بھی کھیلے گے اور ساتھ میں یہ بھی دیکھیں گے کے کون زیادہ دیر تک پانی کے اندر رہ سکتا ہے۔" وہ بچوں کے سے انداز میں بولی پانی سے اسے اسی طرح عشق تھا۔

"زرناب ذرا تھرمامیٹر تو لانا تمہارے پاس تو ہو گا ہی نا۔" جویریہ زرناب سے بولی۔

"ہاں ہے مگر تم کیوں پوچھ رہی ہو۔" اسنے حیران ہو کر کہا۔

"مجھے انابیہ کا بخار چیک کرنا تھا۔ شاید دماغ میں چڑھ گیا ہے اس حساب سے 115 یا 120 تو آرام سے کراس کر گیا ہو گا۔" وہ مصنوعی تشویش سے بولی۔ تو اس کی بات سمجھ کر سب کا قہقہہ نکل گیا جس میں مہرماہ نے تو چائے کا فوارہ اشارہ کے منہ پر چھوڑا۔ اسکی ہمیشہ کی عادت تھی اگر کچھ پیتے ہوئے کسی نے کوئی مزاحیہ بات کہہ دی تو اس کے سامنے بیٹھے انسان کو غسل کرنا ضروری تھا جیسے ابھی اشارہ میڈم انکے فوارے سے فیضیاب ہوئی تھیں۔ اکثر اسی

لئے جب وہ کچھ پیتی ہوتی تو وہ سب اس سے دور رہتی یا اس دوران کوئی اس طرح کی بات ہی نا کرتیں کے محترمہ انھیں اپنے فوارے سے فیضیاب کرتیں۔ مگر شاید آج ان لوگوں نے دھیان نہیں دیا تھا۔ اب ایسا تھا کہ مہرماہ آگے آگے اور اسکے پیچھے پیچھے صلواتیں سناتی اشارہ جو ایک ہاتھ سے اپنا چہرہ بھی صاف کر رہی تھی۔ "آج تو تمہیں مجھ سے کوئی نہیں

بچا سکتا یہ تیسری بار ہے جو تم نے اپنا فوارہ مجھ پر چھوڑا ہے پچھلی دو بار تو میں نے اگنور کیا مگر اب نہیں چھوڑو گی۔" وہ اسکے پیچھے بھاگتے ہوئے چلا رہی تھی اور باقی سب مزے سے ان کا یہ شو انجوائے کر رہی تھیں۔ بڑے دنوں بعد انہیں یہ نظارہ دیکھنے ملا تھا اسی لئے سب بھرپور طریقے سے مزے لے رہی تھیں۔

"اور نہیں تو کیا چھوڑنا مت اسے آج۔" روشنی اسے جوش دلاتے بولی۔

"بتاتی ہوں روشنی کی بچی تمہیں بھی۔ اسے روک دو نہیں تو تمہارا سارا کچا چٹھا کھول دوں گی اشارہ کے سامنے۔" مہرماہ نے اسے دھمکی دی۔

"ہیں کونسا کچا چٹھا۔" وہ حیران ہونے کی اداکاری کرتے ہوئے بولی۔

"رکو ابھی بتاتی ہوں۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔

"اشارہ اس کی بکواس پر دھیان مت دینا یہ تم سے بچنے کیلئے جھوٹ بول رہی ہے۔" روشنی اس کے بولنے سے پہلے ہی بول پڑی۔ کہ کہیں وہ سچ میں بک ہی نا دیں۔ نہیں تو ابھی مہرماہ کی جگہ وہ ہو گی۔

"بس بس آج کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔" ایہاان کے بیچ میں آتے ہوئے بولی۔

"کیا یار تم بھی نا بیچ میں آگئی اتنا اچھا شو چل رہا تھا۔" جویریہ منہ بسورتے بولی۔

"شو کی بچی بتاتی ہوں تمہیں تو میں۔" مہر ماہ اس کی طرف آتی بولی۔

"ارے ارے تم لوگ کیا سارا ٹائم جھگڑنے ہی میں ہی ضائع کرو گی۔" انھیں دیکھتی شاریہ بے زاری سے بولی۔

"وہی تو چلو میں جو بول رہی تھی وہ گیم کھیلتے ہیں۔"

انابیہ نے تائیداً بولی۔

"او میڈم اتنی ٹائم سوئمنگ پول میں گھس کر ہم لوگوں کو اپنی کلفی جمانے کا کوئی شوق نہیں ہاں اگر تمہیں کلفی بننے کا اتنا ہی شوق تم بصد شوق جا سکتی ہو۔" زرناب نے طنزیہ انداز میں کہا۔

"تو پھر کیا کرے گے۔" اسنے مایوسی سے پوچھا۔

"یہی لان میں کھیلتے ہیں نا پکڑم پکڑی۔" روشنی نے کہا۔

"ہاں یہ ٹھیک رہے گا۔" سب نے متفق ہو کر کہا۔

"تو پھر ڈآئی کون دے رہا ہے۔" مہر ماہ نے پوچھا۔

"میں" انابیہ بولی۔ تو وہ سب اپنے اپنے دوپٹے کمر پر باندھنے لگیں۔

"چلو ریڈی میں آرہی ہوں۔" وہ تین تک گن کر بولی۔ تو وہ سب بھاگنے لگیں۔ ابیہا نے دیکھا کہ وہ اسکی طرف آ رہی ہے وہ بغیر ادھر ادھر دیکھے فل سپیڈ میں بھاگنے لگی۔ تبھی وہ کسی سے بری طرح ٹکرائی اس سے پہلے کہ وہ زمین بوس ہوتی مقابل نے اسے اپنے بازوؤں میں پناہ دی۔۔۔

عارفین نے باتوں ہی باتوں میں ولید سے ان کے فارم ہاؤس کا ایڈریس پوچھ لیا تھا اس نے اسے بتایا نہیں کہ وہ بھی آ رہا ہے کیوں کہ وہ اسے سرپرائز دینا چاہتا تھا۔ وہ تقریبا چھ بجے وہاں پہنچ گیا تھا۔ ابھی وہ فارم ہاؤس میں اینٹر ہی ہوا

تھا کہ سامنے سے بھاگ کر آتے ہوئے وجود سے بری طرح ٹکرا گیا۔ اور اس سے پہلے کہ مقابل زمین بوس ہوتا اس نے اسے فوراً سہارا دیا۔ پھر جیسے ہی اس کی نظر ایہا کے چہرے پر پڑی وہ فریز ہو گیا۔ وہ ساکت سا اس کا چہرہ ہی دیکھے جا رہا تھا۔ اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا کے تین سالوں سے اسے جسکی تلاش تھی۔ وہ یوں اچانک اس کی نظروں کے سامنے آ جائے گی۔ وہ کچھ بھی سوچے سمجھے بغیر اسی پوزیشن میں اسے دیکھے جا رہا تھا جو اس کے یوں دیکھنے پر کچھ کنفیوز سی ہو رہی تھی۔ پھر اسی کے کسمسانے پر وہ ہوش میں آیا۔ اور اسے احتیاط سے سیدھا کیا۔ اتنی دیر میں وہ سب بھی کسی اجنبی کو دیکھ کر وہیں جمع ہو چکی تھیں۔ اور اب سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی. بلکہ دیکھ کیا رہی تھیں باقاعدہ سر سے لے کر پیر تک یو گھور رہی تھی گویا ایکسرے مشین ان کی آنکھوں ہی میں فٹ ہو۔ اور اب کنفیوز ہونے کی باری عارفین کی تھی۔ اتنی ساری لڑکیوں کو دیکھ کر اسے لگ رہا تھا کہ وہ کسی غلط ایڈریس پر تو نہیں آ گیا۔ اسے سمجھ نہیں آیا کہ وہ ان سے کیا کہے۔ "جی آپ کو کس سے ملنا ہے؟" تبھی اس کی مشکل کو مہرماہ نے آسان کیا۔

"مجھے ولید وغیرہ سے ملنا ہے وہ لوگ شاید اسی فارم ہاؤس میں ٹھہرے ہوئے ہیں نا۔" اس نے تصدیق چاہی۔

"جی ہاں! یہی ٹھہرے ہوئے ہیں۔ لیکن آپ کون ہیں؟" اب کے اشارہ نے جواب دینے کے ساتھ سوال بھی داغا۔ اب وہ انہیں کیا جواب دیتا کہ وہ یہاں ولید کو سرپرائز دینے آیا تھا مگر خود سرپرائزڈ ہو کے رہ گیا تھا۔ اور اب اتنی ساری لڑکیوں کے نرغے میں وہ بے چارہ خود کو اچھا خاصا چغد محسوس کر رہا تھا۔

"عارفین تم یہاں!!!!" ابھی وہ انہیں کچھ جواب دیتا کہ پیچھے سے ولید کی حیرت زدہ سی آواز سنائی دی۔ وہ بے ساختہ شکر ادا کرتا ولید کی سمت بڑھا۔ جس نے بڑی خوشگوار حیرت سے اسے گلے لگایا۔

"تم کب آئے اور تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ تم آنے والے ہو۔" اس سے الگ ہوتے ہوئے ولید پر مسرت لہجے میں بولا۔

"بس میں نے سوچا تمہیں پرائز دیا جائے۔ہاں مگر یہ الگ بات ہے کہ خود سرپرائزڈ ہو گیا۔" آخری جملہ اس نے دھیرے سے کہا مگر ولید کی تیز سماعتوں سے محفوظ نہ رہ سکا۔

اس نے سوالیہ نگاہوں سے عارفین کو دیکھا۔

"بعد میں بات کریں گے اس ٹاپک پر ابھی تو میں بہت تھک گیا ہوں تھوڑا آرام کرنا چاہتا ہوں۔" وہ اسے ٹالتے ہوئے بولا۔

"ہاں ہاں چلو اندر میں بھی کن باتوں میں لگ گیا۔" ولید اسے لیے اندر کی طرف بڑھ گیا۔اور پیچھے سب لڑکیاں اس کے بارے میں قیاس لگانے لگیں۔

-----*---------------------*-----------------

وہ چاروں تھک ہار کر فارم ہاؤس میں آئے۔ابھی لاؤنج میں عالیان نے قدم ہی رکھا تھا کہ اسے جانی پہچانی سی آواز سنائی دی۔مگر وہ اسے اپنا وہم سمجھتا اندر داخل ہو گیا۔لیکن جیسے ہی اس کی نظر صوفے پر بیٹھی شخصیت پر پڑی اپنی جگہ پر وہ شوکڈ سا رہ گیا۔کیونکہ وہ کوئی اور نہیں عارفین ہی تھا جو مزے سے ولید سے گفتگو کر رہا تھا۔تبھی عارفین کی نظر بھی ساکت کھڑے عالیان پر پڑی۔اسے بھی وہاں عالیان کو دیکھ کر حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔عالیان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ وہاں سے غائب ہو جائے کاش اس کے پاس کوئی سلیمانی ٹوپی ہوتی یا ہیری پوٹر والی انویزیبل شال ہی ہوتی۔جس کی مدد سے وہ عارفین کی نظروں سے اوجھل رہتا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟؟؟" عارفین اب اس سے کڑے تیوروں سے پوچھ رہا تھا۔

"جی وہ میں۔۔۔۔۔۔۔" اسی سمجھ نہ آیا کہ وہ کیا جواب دے جس سے عارفین مطمئن ہو سکے۔

"مجھے صحیح صحیح جواب دو تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" اس نے سخت لہجے میں کہا۔

"وہ میں ولید بھائی کے ساتھ آیا ہوں۔" وہ گڑبڑا کر بولا۔

"اور میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ کیوں آئے ہو؟" وہ بولا۔

"جی گھومنے آیا ہوں۔" اسنے مری مری آواز میں کہا۔

"اور کس کی اجازت سے آئے ہو؟" اس کا لہجہ ابھی بھی سخت ہی تھا۔

"میں نے دادو سے اجازت لی ہے۔" عالیان نے تھوڑا جھوٹ سے کام لیا حالانکہ اس نے صرف انہیں بتایا تھا کہ وہ جا رہا ہے۔

"اجازت لی ہے کہ انہیں اطلاع دی ہے۔" وہ بھی اسی کا بھائی تھا جانتا تھا اس کے سارے انداز۔

"نہیں میں نے انہیں بتایا تھا کہ ہم لوگ کچھ دن کے لئے گھومنے جا رہے ہیں تو انہوں نے کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔" اس نے گویا صفائی پیش کی۔

"ان کے اعتراض کرنے پر تم کون سا رک جاتے۔" اس نے طنزیہ کہا۔

"تم اس طرح کیوں پوچھ رہے ہو۔ کیوں تمہیں نہیں پتہ کہ یہ گھومنے آیا ہوا ہے۔" ولید نے عارفین کو دیکھ کر حیرت سے پوچھا۔

"نہیں پتا ہے اسی لئے تو پوچھ رہا ہوں یہ یہاں کیا کر رہا ہے۔" عارفین عالیان کو گھورتے ہوئے بولا۔ ولید اب سارا معاملہ سمجھ چکا تھا۔ کہ عارفین کی غیر موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے عالیان گھومنے نکل پڑا تھا۔

"اب جانے دو یہی تو عمر ہوتی ہے گھومنے پھرنے کی۔" ولید کو عالیان کی صورت پر ترس آیا۔

"لیکن یہ کتنی غلط حرکت ہے یہ مجھے بتا بھی تو سکتا تھا۔" عارفین ہنوز غصے میں تھا۔ ولید نے عالیان کو جانے کا اشارہ کیا اور خود عارفین کا غصہ ٹھنڈا کرنے لگا۔ عالیان تو یوں بھاگا گویا جیل سے رہائی ملی ہو۔ باہر آکر وہ گہرے گہرے سانس لے کر خود کو ریلیکس کرنے لگا۔ تبھی اس کی نظر اپنے کمینے دھوکے باز قسم کے دوستوں پر پڑی جو لان چیئر پر بیٹھے مزے سے ہنسی مذاق کر رہے تھے۔ انہوں نے شاید عارفین کو دیکھ لیا تھا تبھی اندر نہیں گئے تھے۔ اور اس کی درگت بننے کے لئے اسے اکیلا چھوڑ کر وہاں سے کٹ لئے تھے۔ وہ غصے سے ان کی طرف بڑھا اور جناتی قہقہہ لگاتے بلال کے ایک دھپ رسید کی۔

"کمینوں ذلیلوں دھوکے بازوں تم لوگوں کو ذرا شرم نہیں آئی مجھے وہاں مرنے کے لئے اکیلا چھوڑ کر تف ہے تم لوگوں کی دوستی پر۔" وہ آصف کے بازو میں بیٹھتے ہوئے بولا۔

"ابے تو صحیح سلامت ہے۔ مجھے تو لگا تھا آج رات کے ڈنر میں ہم لوگوں کو تیری بھاتی کھانی پڑے گی۔" بلال اسے ہر اینگل سے دیکھتے ہوئے بولا۔

"کتنا کمینہ انسان ہے نا تو بجائے اس کے کہ میری مدد کرتا ڈنر کے بارے میں سوچ رہا تھا۔" عالیان اسے گھورتے ہوئے بولا۔

"ویسے عارفین بھائی یہاں کیا کر رہے ہیں۔" ندیم نے پوچھا۔

"وہی تو یار مجھے خود نہیں پتا۔" اسنے کہا۔

"لیکن تو بچ کیسے گیا۔" اب آصف نے سوال کیا۔

"تجھ سے کس نے بولا کے میں بچ گیا ہوں۔ ابھی تو وہ کچھ نہیں بولیں گے لیکن گھر جا کر جو میری درگت بنے گی اس کا اللہ ہی حافظ ہے۔" عالیان نے جواب دیا۔

"مجھے تو لگ رہا ہے ہم لوگوں کی یہ ٹرپ ویسٹ ہی گئی۔" بلال بولا۔

"اب خیر ایسا بھی نہیں ہے۔" اسنے کہا۔

"ایسا کیوں نہیں ہے اب بھلا ہر وقت عارفین بھائی کے نام کی تلوار لٹکتی رہے گی۔ تو خاک مزے کر پائے گے۔" ندیم برا سا منہ بناتے ہوئے بولا۔

"تم لوگ ٹینشن کیوں لیتے ہو ولید بھائی ہے نا وہ سب ہینڈل کر لیں گے۔" اسنے انہیں تسلی دی۔

"لیکن اتنی آسانی سے تیری جان کیوں چھوڑ دی انہوں نے تیری۔" آصف نے پوچھا۔

"کیوں تو چاہتا تھا کہ میرے ہاتھ پیر ٹوٹے اس لئے افسوس ہو رہا ہے مجھے صحیح سالم دیکھ کر۔" وہ اسے گھورتے ہوئے بولا۔

"نہیں خیر اب ایسی بات نہیں ہے۔ لیکن جس طرح تیرے بھائی ہیں اس حساب سے تیرا کوئی نا کوئی پارٹ توڑ ڈیمیج ہونا بنتا تھا۔" وہ صاف گوئی سے بولا۔

"یار تم لوگوں نے تو انہیں ایک دم جلاد ہی سمجھ لیا ہے۔ اب وہ ایسے بھی نہیں ہیں۔ غلطی میری ہی ہے مجھے بتا کر آنا چاہیے تھا۔ میری حرکتوں کی وجہ سے ہی تھوڑا

اسٹریکٹ رہتے ہیں۔ ورنہ تقریبا میری ہر بات وہ مانتے ہیں۔" وہ سچائی سے بولا۔ وہ تینوں اسے آنکھیں پھاڑے یوں گھور رہے تھے گویا یہ عالیان نا ہو کوئی عجوبہ ہو آیا یہ وہی عالیان ہے جو ہمیشہ عارفین کی برائی کرتا تھا۔ کیونکہ انہوں نے پہلے کبھی عالیان کو عارفین کی تعریف کرتے نہیں دیکھا تھا۔ وہ ابھی بھی نا کرتا لیکن اسنے ولید کے ساتھ اسے خود کی طرف آتا دیکھ چکا تھا۔ اور یہ اچھا موقع تھا اسکی نظروں میں اپنے نمبر بڑھانے کا۔ عارفین نے بھی جب یہ سنا تو حیرت سے بے ہوش ہوتے ہوتے بچا اسے بھی شک گزرا آیا یہ اسی کا بھائی ہے۔ جو ہمیشہ اس سے نالاں دکھائی دیتا یہ الگ بات ہے کبھی اظہار نہیں کرتا تھا۔ لیکن اسکے چہرے سے صاف ظاہر ہوتا تھا۔

"لگتا ہے تیری طبیعت خراب ہو گئی ہے۔ ہاں شاید بھائی کو یہاں دیکھ کر تیرا دماغ چل گیا ہے اسی لئے تو بہکی بہکی باتیں کر رہا ہے۔" بلال نے اسکی پیشانی چیک کرتے ہوئے کہا۔

"السلام علیکم۔" تبھی عارفین کو وہاں دیکھ کر ندیم اور آصف نے کورس میں سلام کیا۔ تو بلال بھی اسے وہاں دیکھ کر گھبرایا کب سے وہ بکواس کر رہا تھا۔ کہیں اسنے سن نا لی ہوں۔

"السلام علیکم۔" اسنے بھی زوردار طریقے سے سلام جھاڑا۔

"وعلیکم السلام۔" انہیں کڑے تیوروں سے گھورتے اسنے جواب دیا۔

"وہ کیسی طبیعت ہے آپ کی۔" بلال جلدی سے بولا۔

"کیوں بھئی میری طبیعت کو کیا ہوا۔" اسنے آئبرو اچکا کر پوچھا۔ تبھی بلال کو احساس ہوا ہڑبڑی میں اسنے غلط سوال پوچھ لیا ہے۔

"میرا مطلب ہے کیسے ہیں آپ۔" بلال نے فورا وضاحت دی۔ مبادہ اس پر بھی کوئی فرد جرم نا عائد کر دے۔

"کیسا دکھ رہا ہوں۔" اسنے الٹا پوچھا۔

"جی ایک دم فرسٹ کلاس اور ہینڈسم۔ مجھے تو یقین ہے کالج کے زمانے میں کافی لڑکیاں آپ کی نظر التفات کو ترستی ہوں گی۔" وہ مکھن لگاتے ہوئے بولا۔

"اچھا تمہیں کیوں یقین ہے۔" عارفین نے اسے اپنی تیز نگاہوں کے زد میں لیتے ہوئے پوچھا۔

" بھئی ظاہر ہے ایک تو آپ کافی ہینڈسم ہیں اور دوسرا روڈ بھی جیسا کہ آج کل کی لڑکیاں پسند کرتی ہیں۔" وہ بولا تو عالیان نے اسکی ہمت کی داد دی جو کتنے مزے سے اس کے ہٹلر جیسے بھائی سے اتنی بے باکی کا مظاہرہ کر رہا تھا ورنہ عالیان کی تو خواب میں بھی ہمت نا ہوتی ایسے سوالات کرنے کی۔

"کیوں تمہیں بڑا ایکسپیرینس ہے لڑکیوں کو جاننے کا۔" وہ بدستور اسے گھورتے ہوئے بولا۔

"اور نہیں تو کیا۔" اسنے فورا کہا۔ پھر جب اپنی غلطی کا احساس ہوا بولا۔ "میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ مطلب عالیان بھی آپ ہی کا بھائی ہے کیوں کہ یہ بھی بڑا روڈ رودڈ سا رہتا ہے لڑکیوں کے ساتھ اور آپ کی طرح تو نہیں لیکن کم و بیش یہ بھی اچھا خاصا گڈ لکنگ ہے تو سب لڑکیاں اس پر فدا رہتی ہیں۔۔۔۔۔" ابھی وہ مزید گوہر افشانی کرتا جب عالیان نے زور سے اپنا پیر اسکے پیر رکھ کر اسے دبایا تو اسنے فورا سے پیشتر اپنی بے لگام ہوتی زبان کو لگام ڈالی۔ ولید اور باقی سب مزے سے انکی گفتگو انجوائے کر رہے تھے۔

----------*------------*------------- *---------

رات کے کھانے کے بعد سب اپنے بستر میں دبکی تھیں۔ اور دن بھر کے واقعات ڈسکس کر رہی تھیں۔ یہ ان کی ہمیشہ کی عادت تھی جب ساتھ ہوتیں تو رات میں سونے سے پہلے دن بھر کی روداد پر تبصرے کرتیں۔

"یار تم لوگوں کو یہ عارفین نام کچھ سنا سنا نہیں لگتا۔" اشارہ ذہن پر زور دیتے ہوئے بولی۔

"ہاں یار مجھے بھی کچھ سنا ہوا الگ رہا ہے۔" مہرماہ نے بھی کہا۔

"" ایک سیکنڈ کیا نام بتایا تم نے عارفین۔ ارے ہاں یاد آیا تم لوگوں نے میری جس رانگ نمبر سے عارف سمجھ کر بات کروائی تھی اسنے اپنا یہ ہی نام بتایا تھا۔" ایبہا نے یاد آنے پر کہا۔

"کیا کہا تم نے یہ یہ یہ ہی نام تھا اس رانگ نمبر کا۔ بیٹا اب گے کام سے۔" زرناب سر پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی۔

"ہائے لیکن کیوں گے کام سے۔" اسنے حیرت سے پوچھا۔

"وہ اس لئے میڈم ولید کا جو دوست آج آیا ہے نا اسکا بھی نام عارفین ہے۔ سو اگر دونوں عارفین ایک ہی ہوئے تو۔۔۔" جویریہ نے اسکا جواب دیا۔

"ہائے اللہ سچ کہہ رہی ہو تم۔ اگر ایسا ہوا تو پھر میں تو گی کام سے۔ تبھی میں بولوں وہ مجھے اتنا گھور گھور کر کیوں دیکھ رہا ہے۔ لگتا ہے وہ مجھے پہچان گیا ہے اب اگر اسنے ولید سے کہہ دیا تو میری کیا عزت رہ جائے گی اسکی نظروں میں۔" وہ نہایت پریشانی سے بولی۔ حلانکہ اگر غور کرتی تو دھیان میں رہتا کہ اسنے اسکے سامنے تو کوئی بات ہی نہیں کی تو پہچاننے کا سوال ہی نہیں ہوتا۔ وہ کونسا اسکی شکل سے آواز کا اندازہ لگاتا۔ لیکن تھی نا پوری بنی بنائی بے وقوف۔

"کبھی کبھی مجھے حیرت ہوتی ہے کہ تم اتنی بے وقوفوں جیسی باتیں کیسے کر لیتی ہو حالانکہ دیکھا جائے تو عمر میں ہم سب سے بڑی ہو لیکن تمہاری عقل لگتا ہے دن بدن گھٹتی جا رہی ہے۔" انابیہ اسکی عقل پر افسوس کرتی بولی۔

"اب میں نے کیا کیا؟" اسنے جھنجھلا کر پوچھا۔

"ارے عقل کی اندھی کومن سینس لگاؤ جب اسنے صرف تمہاری آواز سنی ہے وہ بھی فون پر اور آج اسکے سامنے تم نے کوئی بات ہی نہیں کی سو پہچاننے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔" اشارہ بھی جھنجھلائی۔

"لیکن اگر پہچان لیا تو۔" اسے یہی فکر کھائے جا رہی تھی۔

"پہچان لیا تو پہچان لیا اس میں اتنا ٹینشن لینے والی کیا بات ہے۔ ایسی رانگ کالز تو آتی ہی رہتی ہے کون اتنا دھیان دیتا ہے۔" مہرماہ کو بھی اسکی ایک ہی گردان سے غصہ آنے لگا تھا۔

"تم لوگ بات کو سمجھ نہیں رہی ہو۔۔۔" اسنے انہیں سمجھانے کی ناکام کوشش کی۔

"اب اپنا منہ بند کرو اور چپ چاپ سو جاؤ اور اگر پھر بھی تم نے بکواس کی نا تو میں یہاں سے اٹھ کر ہی چلی جاؤ گی۔" اشارہ غصے سے بولی۔ اور سر تک کمبل تان لیا۔ باقی سب نے بھی اسکی تقلید کی تو وہ بھی ان سب کو بے چارگی سے دیکھتے ہوئے کمبل اوڑھ کر لیٹ گئی۔ اور سونے لگی۔ حلانکہ اب اتنی پریشانی میں اسے نیند تو آنے سے رہی پھر بھی زبردستی سونے کی کوشش کرنے لگی۔

---*--------------------*------------------

وہ کافی دیر سے سونے کی کوشش کر رہا تھا۔ مگر جب بھی آنکھیں بند کرتا چھم سے اسکی تصویر ذہن کے پردوں پر لہراتی اور وہ بے چین سا اٹھ کر بیٹھ جاتا۔ دراصل اسے ابھی تک یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ آج اسکی تلاش مکمل ہو گئی ہے۔ وہ ابھی بھی بے یقین سا تھا اسی لئے ولید کے کافی پوچھنے پر بھی اسنے اسے ٹال دیا تھا۔ پہلے وہ خود کو یقین دلانا چاہتا تھا اسکے بعد ہی ولید کو بتاتا۔ اسنے اطراف میں نظر دوڑائی سب ہی سوئے ہوئے تھے۔ اپنی کیفیت سے گھبرا کر وہ سلیپر پہن کر باہر کی جانب چل دیا۔

-------*--------------------*--------------

جب وہ کروٹ بدل بدل کر تھک گئی تو جھنجھلا کر اٹھ بیٹھی۔ کیا ہے وہ کھا تھوڑی جائے گا مجھے جو میں یوں پریشان ہو رہی ہوں۔ سہی کہتی ہیں یہ لوگ مجھے ذرا ذرا سی بات کو سر پر سوار کرنے کی عادت ہے۔ وہ سوچتے ہوئے انہیں مزے سے کمبل میں دبکے سوتے دیکھ رہی تھی۔

اور ایک وہ تھی جو فضول سی بات (انکے نزدیک ورنہ یہی فضول سی بات اسکے لئے کتنی بڑی ٹینشن تھی) کو سر پر سوار کئے بیٹھی تھی۔ تبھی اسے پیاس کا احساس ہوا اسنے جگ اٹھایا تو وہ خالی تھا۔ وہ بے زاری سے چپل پیروں میں اڑستی کمرے سے باہر نکلی۔ باہر آئی تو پورا گھر سائیں سائیں کر رہا تھا اور مکمل طور پر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ وہ اندازے سے کچن کی طرف بڑھنے لگی۔ جب وہ کچن میں پہنچ گئی تو اسنے اندازے ہی سے سوئچ ڈھونڈ کر لائٹ آن کی۔ ابھی وہ فریج کھول کر پانی نکال رہی تھی تبھی اسے اپنے پیچھے کھٹکے کی آواز آئی۔ اسنے پلٹ کر دیکھا تو اسے کچن کے دروازے پر ایک سایہ نظر آیا اور اس سے پہلے کہ وہ چیخ مارتی اسی سائے نے اسے اپنی طرف گھسیٹ کر اسکے منہ پر ہاتھ رکھا جس میں اسکی آواز گھٹ کر رہ گئی۔-----------

ابھی عارفین لاؤنج میں پہنچا ہی تھا کہ اسے کچن کی لائٹ آن دکھی۔ وہ سوچنے لگا کہ اتنی رات کو اس وقت کچن میں کون ہو سکتا ہے۔ یہ دیکھنے کے لئے وہ اسی طرف بڑھ گیا۔ تبھی اسے وہ دکھائی دی جو اسکی بے چینی کا سبب بنی ہوئی تھی۔ وہ شاید فریج میں کچھ ڈھونڈ رہی تھی۔ ابھی وہ دروازے کے پاس ہی تھا کہ وہ شاید کھٹکا ہونے پر پلٹی تھی اسکے تاثرات سے وہ جان چکا تھا کہ وہ خوفزدہ ہوگئی ہے اور اس سے پہلے کہ وہ چیختی اسنے فوراً اور اسے اپنی طرف کھینچ کر اسکے منہ پر اپنا ہاتھ رکھا تا کہ وہ شور نا مچائے۔ اب سچیویشن کچھ ایسی تھی کہ عارفین کا ایک ہاتھ اسکے منہ پر تھا تو

دوسرا اسکے گرد حصار باندھے ہوئے تھا۔ انکے درمیان صرف کچھ انچ ہی کا فاصلہ رہ گیا تھا۔ وہ اسکے خوف سے دھک دھک کرتے دل کی آواز بغور سن رہا تھا۔ اسکا چہرہ بھی خوفزدہ تاثرات سے سجا ہوا تھا۔ وہ اسے آنکھیں پھاڑے یوں دیکھ رہی تھی گویا کوئی بھوت کو دیکھ رہی ہو۔ اسکے انداز پر اسے بے ساختہ ہنسی آئی۔ ادھر ایہا سوچ رہی تھی کہ اسے کیسے پتا میں کچن میں آؤ گی۔ اوٗ کہیں یہ واقعی مجھے پہچان تو نہیں گیا اسی لئے میری تاک میں تھا کہ کب میں اکیلے ملو اور یہ مجھ سے اپنی بے عزتی کا بدلہ لے۔ میں بھی کتنی بے وقوف ہوں نا جو اتنی رات میں اکیلے ہی باہر آگئی۔ مجھے ان کمینیوں کی بات ماننی ہی نہیں چاہیے تھی خوامخواہ ان کی باتوں میں آکر میں نے بھی اسے اچھی خاصی سنادی تھی۔ اب یہ کچھ الٹا سیدھا کرے گا تو میں کیا کرونگی۔ ہنس بھی تو کیسے رہا ہے۔ یااللہ میری حفاظت کرنا۔ اور میری توبہ جو کبھی ان کی باتوں پر کان دھرا تو بس مولا تو مجھے اس انسان سے بچالے۔ وہ احمقوں کی طرح سوچے چلے جا رہی تھی۔ ابھی ان دونوں میں سے کوئی کچھ بولتا کہ پھر کھٹکا ہوا۔ عارفین نے فوراً حرکت کی اور اسے اسی طرح ساتھ لگائے پھرتی سے دروازے کی اوٹ میں ہوا کیوں کہ اس کے علاوہ کوئی آپشن نہیں تھا کہ اگر اس وقت ان دونوں کو کوئی اس میں اس پوزیشن میں دیکھتا تو غلط فہمی کا شکار ہو جاتا اور اسے اپنا اور ایہا دونوں کا امیج خراب نہیں کرنا تھا۔ اسنے دیکھا تو وہ کوئی ملازم تھا۔ جو کچن کی لائٹ آن دیکھ کر اس طرف آیا تھا۔ ایہا نے دیکھا کہ موقع اچھا ہے اس سے رہائی پانے کا۔ اسنے فوراً اسکے ہاتھ میں کاٹ لیا جس سے اسنے ایہا کا منہ بند کر رکھا تھا۔ وہ اس حملے کے لئے تیار نا تھا۔ فوراً اپنا ہاتھ اسکے منہ سے ہٹایا۔ مگر دوسرا ہاتھ اسکے منہ پر جما دیا اور اس دفع کچھ سختی تھی اسکی گرفت میں۔ ایہا نے بے بسی سے نظر اٹھا کر اسے دیکھا جو غصے سے لب بھینچے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اسنے فوراً ڈر کر نظریں جھکالیں۔ اب کیا ہو گا میں نے تو بچنے کے چکر میں اسے کاٹ لیا اب کیا کرے گا یہ یااللہ میں کیا

کروں۔ تبھی لائٹ آف ہوگئی۔شاید ملازم نے بند کی تھی۔اندھیرے میں تو اسکی جان نکلنی لگی۔ملازم کے جاتے ہی عارفین نے اسکے منہ سے ہاتھ ہٹایا۔مگر چھوڑا نہیں۔اسکے ہاتھ ہٹاتے ہی وہ گہرے گہرے سانس لینے لگی تبھی اسے اپنے چہرے پر اسکی گرم گرم سانسوں کا گمان ہوا۔یا اللہ یہ کیا کر رہا ہے یہ سوچ کر ہی اسکی روح فنا ہونے لگی۔

"تمہارا نام کیا ہے؟"عارفین نے اسکے کان میں سرگوشی کی۔

ہائے اسے کیا ہوا ہے یہ میرا نام کیوں پوچھ رہا ہے۔مارنا ہے تو ڈائریکٹ مار دے یہ نام پوچھنے کے بعد مارنے کا کیا طریقہ ہے۔یہ تو سنا ہے مرنے والے سے اسکی آخری خواہش پوچھی جاتی ہے۔مگر یہ نام بھی پوچھتے ہیں یہ آج پتا چلا ہے۔

"میں نے پوچھا ہے نام کیا ہے اتنا مشکل سوال تو نہیں ہے جو اتنا وقت لگ رہا ہے جواب دینے میں۔"اسکے خاموش رہنے پر وہ بولا۔

"پہلے مجھے چھوڑو پھر بتا دوں گی۔"وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی۔تو اسے دھیان آیا کہ وہ کافی دیر سے اسے پکڑے ہوئے ہے۔اسکے بولنے پر اسنے چھوڑ دیا۔

"مہر اشارہ نام ہے میرا۔"وہ اس سے کچھ دور ہو کر بولی۔

"یہ کیسا نام ہے؟"اسنے حیرت سے پوچھا۔

"کیوں اس میں کیا خرابی ہے۔"وہ بولی۔

"کچھ عجیب سا نہیں ہے۔" اسے ابھی بھی حیرت تھی ظاہر ہے اسنے اس طرز کا نام جو نہیں سنا تھا۔ اور سنتا بھی کیسے کوئی نام تو تھا نہیں یہ۔ وہ اپنا نام کیوں بتاتی۔ ایہا نے بچنے کے لئے جو نام ذہن میں آیا۔ وہ لے لیا کیوں کہ ان ہی کا آئڈیا تھا اس سے بات کرنے کا اس لئے انہیں کا نام اسکے دماغ میں آیا اور اسنے ہڑبڑا کر دونوں کا نام لے لیا۔

جسے وہ اسکا نام سمجھ رہا تھا اور حیرت کا شکار ہو رہا تھا۔ کہ بھلا ایسا بھی کوئی نام ہو سکتا ہے۔ اور ایہا کی بلا سے وہ جو بھی سمجھتا رہے اسے اس سے کوئی لینا دینا نہیں تھا اسے تو بس اپنی گلو خلاصی کی فکر تھی۔

"کیوں عجیب سا ہے اچھا خاصا تو ہے۔ آپ کو اس سے مطلب نہیں ہونا چاہیے کہ نام کیسا ہے۔ اتنی بڑی غلطی نہی ہے میری جو آپ میری جان کو آ چکے ہیں۔ میں آپ کو آپ کے مقصد میں کامیاب نہیں ہونے دوگی۔" یہ کہہ کر اسنے جو دوڑ لگائی تو اندھیرے میں گرتے پڑتے اپنے کمرے میں ہی آ کر سانس لی۔ جب سانس تھوڑے درست ہوئے تو اسنے آس پاس نظر ڈورائی۔ اور جیسے ہی آس پاس کے ماحول سے اسکی آنکھیں آشنا ہوئی۔ وہاں سب ایک دوسرے پر اوندھے پڑے تھے۔ اور پورے روم میں یوں خراٹے گنج رہے تھے گویا سب نے کومپیٹیشن لگایا ہو کہ زیادہ زور سے کون خراٹے لیتا ہے۔ وہ مرنے کی حالت میں ہو گئی کیوں کہ غلطی سے وہ اپنے روم کے بجائے لڑکوں کے روم میں گھس گئی تھی اس پر متضاد اسنے آتے ہی ساتھ پہلے روم لاک کیا تھا۔ یا اللہ مجھے اٹھا لے اس سے پہلے کہ ان میں سے کوئی اٹھے۔ وہ بے بسی سے رونے والی ہو گئی۔ اندر یہ سب اور باہر عارفین اب وہ کرے تو کیا کرے۔ مگر شاید اس کی قسمت ہی خراب تھی اسی وقت معیز کی آنکھ کھل گئی وہ شاید کچی نیند میں تھا۔ تبھی اٹھ بیٹھا مگر جیسے ہی اسکی نظر نائٹ بلب کی روشنی میں ایہا پر پڑی اسنے ایک زوردار چیخ ماری۔ ایک تو اسنے وائٹ ڈریس پہنا

تھا اس پر بال بھی کھلے تھے۔ اور روشنی کم ہونے اور نیند کی وجہ سے وہ اسے پہچان بھی نہیں پایا تھا۔ اسکی چیخ سن کر سب لوگ بھی تقریباً ہڑبڑا کر اٹھے۔

"کیا ہے اتنی رات کو یوں سیار کی طرح کیوں چلا رہے ہو؟" عمار بے زاری سے بولا مگر جیسے ھی اسنے ایہا کو دیکھا وہ بھی چیخنے لگا۔ اور باقی سب نے بھی اسکی تقلید کرنا گویا فرض سمجھا۔ ان کے دیکھا دیکھی ایہا بھی چلّانے لگی۔ اور ان کی چیخ سن کر بیدار ہوتا ولید اس سے پہلے کہ لائٹ آن کرتا اسنے ڈرتے ڈرتے اللہ کا نام لیتے ہوئے دروازہ کھول کر جو دوڑ لگائی تو اس بار واقعی اپنے کمرے میں آ کر ہی رکی جھٹ سے دروازہ لاک کیا اور چپ چاپ مہرماہ کے بازو میں آ کر لیٹ گئی۔ اسکا دل ابھی بھی بہت زور زور سے دھک دھک کر رہا تھا۔ اسنے کلمہ پڑھا اور زبردستی سونے کی کوشش کرنے لگی۔ اسنے توبہ کر لیا تھا کہ کچھ بھی ہو جائے وہ اب کبھی بھی رات کو یوں باہر نہیں نکلے گی چاہے مارے پیاس کے مر رہی ہو گی۔ پیاس سے مرنا زیادہ آسان تھا بنسبت اتنے جان لیوا طریقے کے جس سے وہ ابھی بچ کر آئی تھی۔

-----*-------------------*-----------------

وہ حیرت سے اسکی بات سمجھتا رہ گیا۔ وہ کیا بول کر گی تھی اس کے پلے خاک نا پڑا تھا۔ ابھی وہ اسکی باتوں پر غور ھی کر رہا تھا کہ اسے لڑکوں کے کمرے سے کچھ آوازیں آئیں۔ وہ سر جھٹکتا اسی طرف ہو لیا۔ تبھی اسے لگا کہ کوئی اس کے پاس سے تیزی سے گزرا ہے۔ وہ اپنا وہم سمجھتا کمرے داخل ہو گیا۔ جہاں ولید غصے سے سب کو گھور رہا تھا۔ اور سب کچھ کھسیاے سے بیٹھے تھے۔

"کیا ہوا؟ ابھی کچھ آواز آ رہی تھی یہاں سے۔" اسنے استفسار کیا۔

"وہی میں بھی ان لوگوں سے پوچھ رہا ہوں کہ یہ اتنی رات کو کونسا گیت الاپ رہے تھے۔" وہ غصے سے سب کو گھورتا بولا۔

"وہ مجھے لگا کمرے میں کوئی ہے۔" معیز دھیرے سے بولا۔

"ہاں تو ظاہر ہے تم اکیلے تو کمرے میں ہو نہیں سب ہی لوگ ہیں۔ تو اس میں اتنا شور مچانے کی کیا ضرورت تھی۔" وہ بولا۔

"میرا مطلب ہے کہ کوئی چڑیل تھی۔" اسنے کہا۔

"ان میں سے تمہیں چڑیل کون دکھائی دے رہا ہے۔" ولید نے وہاں موجود لوگوں پر انگلی سے اشارہ کیا۔

"افوہ یہ لوگ نہیں کوئی چڑیل ہی تھی اسنے وائٹ ڈریس پہنا تھا اور اسکے پورے بال کھلے تھے۔" معیز نے وضاحت دی۔

"اچھا اب تمہیں یہاں چڑیل نظر آرہی ہے۔ ضرور تم نے خواب دیکھا ہو گا دن بھر الٹا سیدھا سوچو گے تو خواب میں چڑیلیں ہی آئیں گی نا۔" ولید نے گھر کا۔ مگر عارفین سمجھ چکا تھا کیا ہوا ہو گا۔ ایہا غلطی سے خود کے روم میں جانے کے بجائے یہاں آگئی تھی۔ کیونکہ اسنے بھی وائٹ ڈریس پہنا تھا اور اسکے بال کھلے تھے اور اسے وہم نہیں ہوا تھا وہ دراصل ایہا تھی جو اسکے پاس سے تیزی سے گزر کر گئی تھی۔ جیسے ہی پوری بات اسکی سمجھ میں آئی وہ اپنی بے ساختہ امڈنے والی مسکراہٹ کو روک نا پایا۔

"کیا ہوا تم کیوں اب اتنا مسکرا رہے ہو۔" ولید نے اسے مسکراتے دیکھا تو پوچھا۔

"کچھ نہیں۔" وہ سنجیدہ ہو کر بولا۔ اب انہیں پوری بات تو بتا نہیں سکتا تھا۔

"چلو بھئی سوتے ہیں کافی رات ہو چکی ہے۔" اور اس سے پہلے کہ ولید مزید سوالات کرتا اسنے فورا کھا۔ اور آگے بڑھ کر لائٹ آف کر دی۔ تو باقی سب بھی اپنی ادھوری نیندیں پوری کرنے لگے۔ وہ بھی اپنے بستر پر آکر سونے لگا۔ اب اسکی بے چینی میں کافی حد تک کمی آگئی تھی۔ اسنے جیسے ھی آنکھیں بند کی چھم سے وائٹ ڈریس اور کھلے بالوں والی چڑیل اسکے تصور میں لہرای تو وہ مسکراتا ہوا نیند کی وادیوں میں اتر گیا۔

--*-----------------*--------------------

صبح وہ سو کر اٹھی تو سب اٹھ کر کمرے سے جا چکی تھیں۔ وہ تھوڑی دیر کسلمندی سے بیڈ پر پڑی رھی۔ تبھی پوری جزیات سے کل رات کا واقعہ اسکی نگاہوں میں گھوم گیا۔ وہ شکر مناتی رھی کہ اچھا ہوا رات گزر گئی۔ کچھ دیر بعد اٹھی اور واشروم کا رخ کیا۔ ابھی وہ واشروم سے فارغ ھی ہوئی تھی کہ کوئی زوردار آواز سے دروازہ کھول کر روم میں داخل ہوا۔ اسنے آئبرو اچکا کر دیکھا تو وہ اشارہ تھی۔ جو عجیب نظروں سے اسے دیکھ رھی تھی گویا اسنے اس سے کچھ قرض لے کر واپس نا کیا ہو۔

"کیا ہوا ایسے قرض خواہوں کی طرح کیوں دیکھ رھی ہو۔"

وہ اپنے بالوں میں برش کرتے ہوئے بولی۔

"جو تم نے کیا ہے نا اسکے بعد تو تمھارے ساتھ اور برا سلوک کرنا چاہیے۔" وہ اسے غصے سے گھوریاں لگاتے ہوئے بولی۔

"ہائے لیکن میں نے کیا کیا ہے۔" اسنے حیرت سے پوچھا۔

"یہ تو تمہیں خود پتا ہو گا کہ تمنے کیا گل کھلایا ہے۔" وہ طنزیہ انداز میں بولی۔

"ارے بھئی نہیں پتا ہے اس لئے ھی پوچھ رھی ہوں۔" اسے بھی غصہ آنے لگا۔ اسی وقت باقی سب بھی کمرے میں داخل ہوئیں۔

"یہ اشارہ کو کیا ہوا ہے جو یوں بات کر رھی ہے۔" اسنے ان لوگوں سے پوچھا جن کے تاثرات اشارہ سے مختلف نا تھے۔

"جو حرکت کی ہے نا تم نے تو اس کے بعد تو تم اس سے بھی برا سلوک ڈیزرو کرتی ہو۔" مہرماہ نے بھی وہی بات کہی جو اشارہ نے کہا تھا۔ یہ ان سب کو ہو کیا گیا ہے جو اس طرح کا بیہیو کر رھی ہے۔ اسنے باری باری سب کو گھورا۔

"کوئی مجھے بتائے گا مجھ ناچیز سے ایسا کونسا گناہ ہو گیا ہے جو تم لوگ یوں مجھے گھور رھی ہو گویا خدانخواستہ میں نے تمہاری بھینس تو نہیں چورآئی." وہ باقائدہ اب جھنجھلا گئی تھی۔

"یہ تو تمہیں اب امی ابو ہی بتائیں گے۔" زرناب نے کہا۔

"اب بیچ میں امی ابو کہاں سے آگے۔" اسنے جھلا کر کہا۔

"واہ اب امی ابو کو بھی ناپتا چلے تمہارے کارنامے۔ اب یہ سب پہلے سوچنا چاہیے تھانا۔ اس وقت کیا فائدہ۔" اشارہ نخوت سے بولی۔ ایہا کو لگا کہ اگر وہ تھوڑی دیر اور رھی ناان کے درمیان تو یقیناً پاگل ہو جائے گی۔ وہ ان سب کو غصے سے گھورتی باہر کی طرف چلی گئی۔ ابھی وہ لاؤنج کے قریب ہی پہنچی تھی کہ اسے جانی پہچانی آواز سنائی دی۔ وہ اپنا وہم سمجھتی لاؤنج میں داخل ہو گئی لیکن جیسے ہی اسنے دیکھا تو جسے وہ اپنا وہم سمجھ رھی تھی وہ مجسم حقیقت کی صورت میں اسکے سامنے تھا۔ کیوں کہ سامنے صوفے پر امی ابو بیٹھے تھے اور دوسرے صوفے پر وہ عارفین ہی بیٹھا تھا۔ امی ابو کافی غصے میں لگ رہے تھے۔ اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا انہیں یہاں دیکھ کر۔

"امی ابو اپ لوگ یہاں خیریت؟" اسنے فکر مندی سے پوچھا۔

"اگر تم جیسی نالائق اولاد ہو تو کوئی خیریت سے کیسے رہ سکتا ہے۔" امی نے نہایت غصے میں کہا۔ ہیں اب انہیں کیا ہوا ہے۔

"کیا ہوا امی آپ اس طرح کیوں کہہ رہی ہیں۔" اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ آج ہو کیا رہا تھا اسکے ساتھ۔

"جس طرح کی حرکت کی ہے نا تم نے اسکی سزا ضرور ملنی چاہیے تمہیں۔" اب ابو نے کہا تو اسے اپنے کانوں پر اعتبار نا آیا کہ ابو اسے ایسا کیسے کہہ سکتے ہیں۔ کیوں کہ وہ کبھی اس سے تیز آواز میں بات نہیں کرتے تھے کجا یوں اس طرح بات کرنا۔

"لیکن میں نے کیا کیا ہے۔" وہ روہانسی ہو گئی۔

"ہم لوگوں کی ناک کٹا دی ہے تم نے اور کہہ رہی ہو کیا کیا ہے۔" امی نے کہا تو اسے لگا وہ واقعی اگر اس طرح کی باتیں سنتی رہی تو کچھ بعید نہیں اسے عنقریب پاگلوں کے ہوسپٹل میں ایڈمٹ ہونا پڑے گا۔

"امی ابو آپ ہی دونوں میں سے کوئی بتا دے ہوا کیا ہے۔" وہ بے بسی سے امی کے گھٹنے کے پاس زمین پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

"خبردار جو اپنی ناپاک زبان سے ہمیں امی ابو کہا تو۔ مر گے تمہارے امی ابو۔ اور تم ہمارے لئے۔" امی نے اسے دور کرتے ہوئے تقریباً جھڑکتے ہوئے کہا۔

"بیٹا اب تمہاری مرضی تم اس ناہنجار اور نالائق کے ساتھ جو چاہے سلوک کر سکتے ہو ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔" ابو نے اس سے کہا جو کب سے خاموش بیٹھا ان کی گفتگو سن رہا تھا۔ اسے یقین کرنے میں دشواری ہوئی کے یہ اس کے ہی ابو ہیں جو اسکے بارے میں اس طرح کے القابات سے نوازے۔

"ہاں بیٹا ہم لوگ چلتے ہیں اچھا ہوا تم نے ہمیں بتا دیا اس کے کرتوت کے بارے میں اب اسکے ساتھ کوئی بھی سلوک کرو ہماری بلا سے۔" امی یہ کہتے اٹھی اور باہر کی اور چل دیں ابو بہ انکے پیچھے پیچھے نکل گے۔ اب لاؤنج میں دو ہی نفوس رہ گے۔ ایک وہ جو صوفے پر فاتحانہ انداز میں بیٹھا تھا اور ایک وہ جو زمین پر بیٹھی اپنی قسمت پر حیران و پریشان ہو رھی تھی کہ اس کے ساتھ ہو کیا رہا ہے۔ تبھی صوفے پر بیٹھے نفوس میں حرکت ہوئی۔ وہ اٹھا اور اس کے قریب آکر رک گیا۔ پھر کچھ سیکنڈ اسے دیکھتے رہنے کے بعد اسے تقریباً گھسیٹتے ہوئے ایک کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ وہ خود کو چھڑانے کی کوشش کرنے لگی۔ مگر اسکی گرفت سخت تھی وہ صرف مچل کر رہ گئی۔ کمرے میں لا کر اسنے زور سے اسے بیڈ کی سمت دھکیلا اور مڑ کر دروازہ لاک کیا۔ پھر خطرناک تیور لئے اسکی طرف بڑھا اسے اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر مارے دہشت کے اسکی گھگھی بندھ گئی۔ جیسے ہی اسکا ہاتھ اسکے چہرے تک پہنچا اسنے پورا زور لگا کر حلق کے بل مدد کے لئے پکارا۔ "بچاؤ" تبھی ایک ہاتھ بڑھا اور اسنے اسکی چیخ کا گلا گھوٹا۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔" وہ زور سے کراہی۔ اور پھر سے چلائی "بچاؤ۔۔" تبھی اسے ایک زور دار لات کمر پر پڑا۔ اور وہ ڈائریکٹ بیڈ سے نیچے۔ زمین پر گری وہ آنکھیں بند کئے مسلسل چلائے جا رھی تھی۔ تبھی کسی نے اسے پورا زور لگا کر جھنجھوڑا۔

"محترمہ ہوش میں آؤ کیوں حلق پھاڑے جا رھی ہو۔"

اسنے ڈرتے ڈرتے آنکھیں کھولی تو دیکھا تو اس پر جھکی اشارہ بری طرح اس گھور رھی تھی۔ اسے لگا یہ اسکا وہم ہے۔ اسنے اپنی آنکھیں مسلی۔ پھر دیکھا تو وہ اشارہ ہی تھی۔ تو اس کا مطلب وہ خواب دیکھ رھی تھی۔ مارے خوشی کے وہ اشارہ کے گلے لگ گئی۔

"ایک منٹ ایک منٹ یہاں کونسا اموشنل سین چل رہا ہے صبح صبح۔" مہرماہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے انہیں دیکھ کر بولی۔

"وہی میں بھی سوچ رھی ہوں کہ یہ محترمہ کو ہوا کیا ہے

ابھی کچھ دیر پہلے حلق پھاڑ رہی تھی اور اب اشارہ سے بہناپا گاٹھ رہی ہے۔" روشنی نے کہا۔

"طبیعت تو ٹھیک ہے نا یہ صبح ہی صبح مجھ سے محبت کے مظاہرے کیوں کئے جا رہے ہیں۔" اشارہ اس سے الگ ہو کر سر سے پیر تک گھورتے ہوئے بولی۔

"ابھی تو طبیعت h ہی ہے ورنہ جس طرح میرے ساتھ ہو رہا تھا نا میرا پاگل ہونا یقینی تھا۔" وہ شکر کرتے بولی۔

"بھئی کیا ہو رہا تھا تمہارے ساتھ مزے سو ہی تو رھی تھی۔" مہرماہ اسے گھور کر بولی کیوں کہ سب جلدی اٹھ گئی تھی ایک وہ ہی تھی جو دیر تک سو رھی تھی۔

"ارے یار خواب کی بات کر رھی ہوں۔" ایہا نے کہا۔

"کیوں کیسا خواب تھا جو تم پاگل ہو جاتی۔ کہیں تم نے خود کو اس رانگ نمبر سے مار کھاتے تو نہیں دیکھ لیا تھا۔" جویریہ یوں ہی مذاقاً بولی۔

"ارے تم نے بلکل سہی کہا۔" وہ اسکے انداز پر بولی۔

"ہیں سچی تم اس سے مار کھا رہی تھی۔" زرناب نے حیرت سے کہا۔

"افوہ۔۔۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا۔" پھر اس نے انہیں اپنا پورا خواب سنایا۔

"بھئی ظاہر ہے جب اوٹ پٹانگ دن بھر سوچو گی تو خواب بھی اسی طرح آئیں گے نا۔" اشارہ نے کہا۔

"ارے ہاں میں تم لوگوں کو بتانا ہی بھول گئی کہ رات میں ہوا کیا تھا۔" یاد آنے پر اس نے کہا۔

"کیا بتانا بھول گئی تھی۔" انابیہ نے پوچھا۔

"رات میں جب مجھے پیاس لگی تو میں کچن میں گئی۔ میں فریج سے پانی نکال رہی تھی تو مجھے لگا پیچھے کوئی ہے۔۔۔۔" وہ ڈرامائی انداز میں بول کر خاموش ہو گئی اور ان سب کے ایکسپریشن دیکھنے لگی جو آگے کی بات جاننے کے لیے بے چین تھے۔

"ہاں تو پھر کون تھا۔۔۔" شاریہ نے بے صبری سے پوچھا۔

"کوئی جن بھوت تھا کیا؟۔۔۔" زرناب نے ایکسائٹڈ ہو کر پوچھا۔

"ارے بھئی بولو نہ کیا ہوا آگے۔" اشارہ اس کی خاموشی پر جھنجھلا گئی۔ ان سب میں وہی سب سے بڑی بے صبرن تھی۔ وہ بہت جلدی تجسس میں آجاتی تھی پھر پوری بات جانے بغیر اسے چین نہیں ملتا تھا۔

"بتا رہی ہوں نا۔۔۔ پھر جب میں پلٹی تو اس نے مجھے پکڑ کر میرے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔۔۔ اور پھر۔۔۔۔۔۔" وہ پھر خاموش ہو گئی۔ اور پھر سے ان کے تاثرات جانچنے لگی جہاں کسی کے منہ حیرت سے کھلے تھے تو اس کے خاموش ہونے پر کوئی غصے سے گھور رہا تھا۔

"کون تھا وہ؟" روشنی حیرت سے بولی۔

"تم پوری بات اکٹھے نہیں بتا سکتی" اشارہ اب جھلا کر بولی

"اچھا ٹھیک ہے بابا بتا رہی ہوں بتا رہی ہوں." پھر اس نے انہیں لڑکوں کے کمرے میں جانے کی بات اسکیپ کر کے بتا دیا اب یہ والی بات بتا کر اسے ان لوگوں سے اپنا ریکارڈ نہیں لگوانا تھا۔

"لیکن یہ تو بتاؤ وہ تھا کون۔" مہرماہ نے پوچھا۔

"یہ وہی صاحب بہادر تھے جو کل مجھے گھور گھور کر دیکھ رہے تھے۔" اس نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم ولید کے دوست کی بات کر رہی ہوں۔" اشارہ نے تصدیق چاہی۔ تو ایبہا نے اثبات میں اپنا سر ہلا دیا۔

"کچھ بھی بکواس کرتی ہو۔ تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے نا۔" انابیہ نے اسے مشکوک نگاہوں سے گھورا۔

"میرا دماغ بالکل صحیح ہے وہ وہی تھا۔" وہ اس کے گھورنے پر بولی۔

"ہو ہی نہیں سکتا تھا یقیناً یہ بھی تمھارا کوئی خواب ہو گا۔" جویریہ نے پر یقین کی لہجے میں کہا۔

"ہاں میرا دماغ خراب ہے نا جو مجھے خواب اور حقیقت کا فرق سمجھ میں نہ آئے۔" ان لوگوں کے اس طرح پوچھنے پر وہ جھلا ہی تو گئی تھی۔

"دیکھ کر تو وہی لگ رہا ہے۔" شاریہ اسے چڑھانے کو بولی۔

"تمہیں تو میں ابھی بتاتی ہوں۔" وہ تیزی سے اٹھی تھی مگر جتنی تیزی سے اٹھی تھی اتنی تیزی سے دوبارہ بیٹھ بھی گئی۔ کیوں کہ کمر میں درد کے تیز لہر دوڑی تھی۔ تبھی اس نے خود کو غور سے دیکھا وہ زمین پر تھی حالانکہ وہ بیڈ پر سوئی تھی۔ اس کا مطلب یہ انہی لوگوں میں سے کسی کی کارستانی تھی جس کی بدولت وہ زمین پر تھی۔

"سچ سچ بتانا کہ کس نے مجھے لات مارا تھا۔" اب وہ سب بھول بھال کر انہیں غصہ سے دیکھتے ہوئے بولی۔ تو سب نے بے اختیار زرناب کو دیکھا۔ جو گڑبڑا کر جلدی جلدی بلینکیٹ فولڈ کرتے ہوئے خود کو بے نیاز ظاہر کرنے لگی۔

اس نے ان سب کو پھر سے گھورا جو مسکراہٹ دباتے ہوئے زرناب کو دیکھ رہی تھیں جو خود کو مصروف ظاہر کرنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔ مگر ان سب کے انداز سے ایہا سمجھ گئی تھی۔ کہ زرناب ہی نے اسکی خاطر کی ہے۔

"زرناب ذرا اٹھنے میں میری مدد تو کرو۔" اسنے نہایت سنجیدگی سے کہا۔ وہ بڑی فرمابرداری سے اسے اٹھنے میں مدد کرنے لگی۔ اٹھنے کے بعد اسنے اپنی چپل کی تلاش میں نظریں دوڑائی۔ جو اسے بیڈ کے نیچے دکھائی دی چپل اٹھا کر جیسے ہی وہ پلٹی زرناب میڈم فرار ہونے کے قریب تھی

کیوں کہ اسے اندازہ تھا اب ایہا نے اسکی کیا درگت بنانی ہے اب صورتحال ایسی تھی زرناب آگے آگے ایہا چپل لئے اسکے پیچھے پیچھے۔ اور باقی سب اس شو سے لطف اندوز ہو رہی تھیں۔

-------*----------------*------------------

"ابے جانا سونے دینا۔" رضوان نے پھر سے بلینکیٹ سر تک تانا۔

"کتنے سال کی نیند پوری کر رہا ہے تو۔ عزت سے اٹھ جا نہیں تو یہ پانی کا پورا جگ تجھ پر خالی کر دونگا۔" عالم نے اس سے بلینکیٹ کھینچتے ہوئے کہا۔

"تیری مجھ سے کیا دشمنی ہے جو تو مجھے سونے نہیں دے رہا۔" وہ سورج کی روشنی سے بچنے کے لیے آنکھوں پر بازو رکھتے ہوئے بولا۔

"تو صرف یہ بتا دے تو یہاں صرف سونے کے لئے آیا ہے۔" عالم نے نہایت سنجیدگی سے پوچھا۔

"تو میری نیند پر ندیدوں جیسے نظر کیوں لگاتا ہے۔ کتنا کم تو سوتا ہوں میں۔" وہ معصومیت سے بولا۔ اس کے کتنا کم بولنے پر عالم کی آنکھیں حیرت سے ابل پڑیں۔

"کتنا کم بولتے ہوئے تجھے ذرا شرم حیا نہیں آئی۔ بلا مبالغہ 24 گھنٹے میں سے 48 گھنٹے سوتا ہے تو۔" عالم نے مبالغہ آرائی کی حد کی۔

"بہت افسوس ہو رہا ہے تجھے اپنا دوست کہتے ہوئے کیسا دوست ہے تو اپنے دوست کو سوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا۔" وہ مصنوعی تاسف سے سر ہلاتا بولا۔

"ہو گئی شروع تیری نوٹنکی۔ شرافت سے اٹھ رہا ہے یا نہیں۔"

عالم نے اسے وارننگ دی۔ مگر پھر بھی وہ ٹس سے مس نہ ہوا تو وہ باتھ روم کی سمت گیا اور جب واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں پانی سے بھرا ہوا جگ تھا۔ جسے عالم نے پورا کا پورا اس پر انڈیل دیا۔ جو مزے سے خواب میں روشنی کے سنگ حسین وادیوں کی سیر کر رہا تھا۔ وہ ہڑبڑا کر اٹھا۔

اور اسے گھورا جو دل جلاتی مسکراہٹ لئے اس کے تاثرات ملاحظہ کر رہا تھا۔ اور اب یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ رضوان اسے اتنی آسانی سے جانے دیتا۔ وہ پھرتی سے اٹھا اور اسے گھورتے ہوئے باتھ روم کی سمت بڑھ گیا۔ جب وہ فریش ہو گیا تو باہر آیا دیکھا تو عالم مزے سے موبائل میں بزی ہے اس نے موقع کا فائدہ اٹھایا اور چپ چاپ سے جگ اٹھا کر باتھ روم میں گھس گیا عالم اس کی کارروائی کو کنکھیوں سے دیکھ چکا تھا۔ جگ بھرنے کے بعد اس نے باتھ روم کے دروازے پر کھڑے ہو کر دور ہی سے عالم کی طرف پانی سے بھرا جگ پھینکا اور بھاتھ روم میں دوبارہ گھس گیا۔ پانی

کے چھینکتے ساتھ ہی اسے ایک چیخ سنائی دی۔ لیکن یہ کیا عالم اس طرح کیوں چیخا وہ دیکھنے کے لئے باہر آیا تو دیکھا عالم غائب تھا البتہ روشنی پوری طرح سے پانی میں شرابور تھی۔

"آپ یہاں کیا کر رہی ہیں اور عالم کہاں ہیں۔" اس نے پوچھا۔

"پہلے آپ مجھے یہ بتائیں یہ کونسا طریقہ ہے کسی کے ساتھ پیش آنے کا۔" وہ اسے گھورتے ہوئے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

"وہ میں۔۔۔۔" وہ اچھا خاصا بوکھلا گیا تھا۔

"کیا وہ میں؟" وہ جارحانہ تیور سے اس کی طرف بڑھتے ہوئے بولی۔ وہ بے اختیار کچھ قدم پیچھے ہوا۔

"میں نے آپ کو دیکھا نہیں تھا۔" اس نے وضاحت دی۔

"واہ کیا خوب کہا آپ نے کہ آپ نے مجھے دیکھا نہیں یہ جو اتنی
بڑی بڑی آنکھیں لیے گھومتے ہیں شوپیس کے لئے ہیں۔" وہ غصے سے بولی۔ تو وہ خاموشی سے اسے دیکھے گیا۔

"اآپ کیا آنکھوں کے ساتھ ساتھ کان بھی شوپیس کے لئے ساتھ لئے پھرتے ہیں۔" اس کی جانب سے کوئی جواب نہ پا کر وہ جھنجھلا گئی تھی۔

"نہیں تو سننے کے لئے ساتھ لئے پھرتا ہوں۔" وہ فورا بولا۔

"تو پھر میں جو بکواس کر رھی ہوں وہ سنائی دی۔" اسنے دانت پستے ہوئے پوچھا۔

"ہاں آپ کی بکواس سنی میں نے۔ میرا مطلب آپ کی بات سنی میں نے۔" وہ گڑبڑا کر بولا۔

"تو یہ بھی سنا ہوگا کیا کہا۔" وہ دانت پستے ہوئے بولی۔

"آپ نے کہا کان شو پیس کے لئے ساتھ لئے پھرتا ہوں اور آنکھیں بھی۔" اسنے کسی رٹو طوطے کی طرح سبق سنایا۔

"تو اب آپ کا کیا ارادہ ہے۔" وہ کمر پر ہاتھ رکھے بولی۔

"بلکل نیک ارادے ہیں۔" اسنے روشنی کو دیکھ کر شوخی سے کہا۔

"تو پھر علاج کب شروع کروا رہے ہیں آپ۔" وہ نہایت سنجیدگی سے بولی۔ "کونسا علاج۔۔" رضوان نے حیرت سے پوچھا۔

"یا اللہ ابھی آپ ہی نے تو کہا ہے۔نیک ارادے ہیں اسلئے پوچھ رہی ہوں اپنی آنکھ اور کان کا علاج کب کروا رہے ہیں۔" وہ اسے یاد دلاتے ہوئے بولی۔

"ہائے لیکن میں نے ایسا کب کہا کہ میں علاج کروا رہا ہوں یا مجھے کوئی مسئلہ ہے۔" وہ حیرت سے بولا۔

"ہاں لیکن جب انکا استعمال نہیں کرتے تو کوئی فائدہ نہیں نا اسلئے میرا مشورہ ہے آپ کے لئے کسی ضرورت مند کو دیں دے۔کچھ نہیں تو دعائیں تو مل ہی جائیں گی۔" وہ طنزیہ انداز میں کہتی چلی گئی۔

----------- * ------------------- * ------------------

"یہ تم کہاں سے اسنان کر کے آرہی ہو وہ بھی کپڑوں سمیت۔" اشارہ نے اسے دیکھ کر استفسار کیا۔

"تمہیں نہیں لگتا بھائی کا وہ دوست تھوڑا سنکی ہے۔" اسنے کہا۔

"میڈم میں نے تم سے کیا پوچھا ہے اور تم کیا کہہ رہی ہو۔" وہ حیرت سے بولی۔

"یہ بھی اسی کی مہربانی ہے۔" اسے نئے سرے سے غصہ آنے لگا تھا۔

"ہیں لیکن وہ کیسے۔" اسنے پوچھا۔

"میں بھائی کو دیکھنے گئی تھی وہ روم میں نہیں تھے مگر جیسے ہی میں پلٹ رہی تھی موصوف نے یہ حرکت کر دی۔ میں نے پوچھا تو فرمانے لگے دیکھا نہیں تھا اسلئے اب مجھے تو پکا یقین ہے ان موصوف کے ساتھ کوئی نا کوئی مسلہ ہے کبھی کبھی تو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر یوں دیکھے گے جیسے اکھٹا ہی پورا دیکھ لینا چاہتے ہوں۔"

وہ برا سا منہ بناتی بولی۔

" کہیں کوئی گڑبڑ تو نہیں موصوف کا تم پر دل تو نہیں آ گیا۔" اشارہ شرارتاً بولی۔

" در فٹے منہ۔۔۔۔۔۔ہمیشہ بکواس ہی کرنا۔" اسے گویا کرنٹ لگا۔

" اب بھئی بندہ جسے پسند کرتا ہے اسے ہی دیکھتا ہے اسلئے وہ تمہیں دیکھتے ہے تھوڑے میں دل نہیں بھرتا شاید اسلئے آنکھیں پھاڑ کر دیکھتے ہوں۔" وہ بول کر فوراً دور ہو گئی کیوں کہ روشنی سے کچھ بعید نا تھا مارے غصے سے نوچنے کھسوٹنے لگتی۔ ابھی وہ جارحانہ عزائم لئے اس کی طرف بڑھ ہی رہی تھی جبھی شاریہ اعلان کرتے ہوئے داخل ہوئی۔

" آدھے گھنٹے میں ریڈی ہو جائیں ولید بھائی نے الٹیمیٹم دیا ہے۔"

" تمہیں تو میں بعد میں دیکھوں گی۔" وہ اشارہ کو وارن کرتے ہوئے بولی۔

" مجھے دیکھنے کے لئے تمہارے بھائی ہی کافی ہے۔" کہتے ہی وہ غڑاپ سے کمرے سے باہر بھاگ لی۔

------------------------*------------*

"واہ کتنا خوبصورت منظر ہے۔" وہ سب آس پاس کے نظارے سے مسحور ہو رہی تھیں۔

"چلو کچھ فوٹوز لیتے ہیں۔" شاریہ ایسائٹمنٹ سے بولی۔

"ہاں چلو۔" پھر وہ سب الگ الگ پوز مار کر فوٹو لینے لگی۔

"معیز ذرا میرا فوٹو تو لینا۔" زرناب پاس کھڑے معیز سے بولی۔ اسنے پہلے سوچا انکار کر دے پھر کچھ سوچ کر اسکے لبوں پر شرارتی مسکراہٹ رینگی۔ اسنے نہایت شرافت سے موبائل لیا اور مختلف پوز سے اس کے فوٹو کھینچنے لگا۔ پھر اتنی ہی شرافت سے وہاں سے موبائل دے کر کھسک لیا۔ زرناب نے خوشی خوشی photos دیکھنے کے لئے موبائل کھولا مگر جیسے ہی اس کی نظر photos پر پڑی۔ اس نے زوردار چیخ ماری۔ کیونکہ اس نے تقریبا ساری اپنی سیلفی ہی لی تھی ایک دو زرناب کے فوٹو لئے تھے وہ بھی اس طرح کے بندر نے بھی زرناب کی نقل میں الٹے سیدھے پوز مارے تھے۔ جس سے یوں ظاہر ہو رہا تھا گویا بندر اور زرناب نے ساتھ میں فوٹو کھچوائے ہو۔ بندر کے پیچھے ہونے کی وجہ سے ضرور اب اسے دیکھ نہیں پائی تھی۔ اب اسے سمجھ آگئی تھی کہ معیز اتنی آسانی سے کیوں مان گیا تھا۔

"معیز کمینے کو تو میں چھوڑو گی نہیں۔" وہ غصے سے مٹھیاں بھیچ کر بولی۔

"کیوں بھئی کسے نہیں چھوڑو گی۔" جویریہ اس کی بات سن کر بولی۔ اور اس سے پہلے کے زرناب کوئی جواب دیتی انابیہ وغیرہ ہستے ہوئے انہی کی طرف آئیں۔

"ویسے سچی زرناب فوٹو ایک نمبر ہے تمہارے۔ کون ہے بھئی اتنا مہان ٹوگرافر جس نے اس ادا سے saree photos لی ہیں۔" انابیہ ہنستے ہوئے بولی۔

"بھی ظاہر سی بات ہے میرے علاوہ کون ہو سکتا ہے اتنا مہان فوٹو گرافر۔" معیز اتراتے ہوئے کالر کھڑے کر کے بولا۔

"کیا مطلب کونسے photos مجھے بھی تو بتاؤ۔" جویریہ نے پوچھا۔

"تم نے شاید ابھی اسٹیٹس نہیں دیکھا زرناب کا۔" اشارہ بولی۔

"لیکن میں نے تو کوئی اسٹیٹس رکھا ہی نہیں۔" زرناب حیرت سے بولی۔

"رکھی ہو شاید بھول گئی ہو دیکھو غور سے۔" شاریہ نے کہا۔

اسنے فورا اپنا واٹس اپ اسٹیٹس چیک کیا۔ جہاں دس منٹ پہلے اسٹیٹس ڈالا گیا تھا۔ جو یقینا معیز کی کارستانی تھی اس نے فوٹو کھینچتے وقت یہ کارنامہ انجام دیا ہو گا۔

"آج تو یہ زندہ نہیں بچے گا۔" وہ غصے سے سرخ چہرہ لیے بولی۔

"تمہیں تو میرا شکر گزار ہونا چاہیے جو اتنی شاندار فوٹوز کھینچ کے دیئے۔ کوئی بھی دیکھ کر یہی بولے گا کے تم اور وہ بندر جڑواں بھائی بہن ہو۔ الٹا مجھے مارنے کی دھمکی دے رہی ہو نیکی کا تو زمانہ ہی نہیں رہا آج کل۔" وہ اسے چھیڑنے کی غرض سے بولا۔

"نیکی" وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔

"لاؤ یہ نیکی میں تمہارے ساتھ بھی کرتی ہوں۔" وہ بولی۔

نہیں نہیں تم کہاں اتنی محنت کرو گی۔ تم تو جانتی ہی ہو نہ مجھے فوٹو کھنچوانے کا بالکل شوق نہیں ہے۔" اس نے فورا کہا۔

"اچھا اور جو ابھی پوز دے دے کے اتنے فوٹو کھیچے جا رہے تھے وہ کون کھچوا رہا تھا۔" زرناب نے اس کے کچھ دیر پہلے فوٹو د کھچوانے پر چوٹ کی۔

""وہ تو ایسے ہی۔ اب تم لوگ تو جانتی ہی ہو میں کتنا فیمس ہوں۔ اسلئے سب بول رہے تھے تو منع کر کے انکا دل نہیں توڑ پایا۔" وہ یوں بولا گویا کہیں کا بہت بڑا اسیلبرٹی ہو۔

"دنیا بھر کے سارے پھیکڑی باز ایک طرف اور تم ایک طرف۔" شاریہ نے کہا۔

"اب لوگ مجھسے جلتے ہیں تو الٹا سیدھا بولتے ہیں۔ اسکے علاوہ کیا کر بھی کیا سکتے ہیں بیچارے۔" اسنے کہا۔

"تم اس وقت اپنا گٹر منہ بند ہی رکھو تو بہتر ہے ورنہ میں جو حشر کرونگی تمہارا تم دیکھنا۔" زرناب نے غصے سے کہا۔

"کیا کر سکتی ہو ذرا مجھے بھی تو پتا چلے۔" وہ اسے چڑاتے ہوئے بولا۔

"اچھا اچھا بس آج کے لئے اتنا ہی کافی ہے یہ گھر نہیں ہے جو تم لوگ یوں شروع ہو جاتے ہو۔" ایبہا نے انھیں خاموش کرا یا۔

"واہ یار وہاں کا سین کتنا پیارا لگ رہا ہے۔" جویریہ نے ایک طرف اشارہ کر کے کہا۔

"چلو ناوہاں چلتے ہیں۔" اسنے کہا۔

تم لوگ جاؤ میں تو نہیں جا رہی میرے خود کے پیر ہیں بھاڑے کے نہیں۔ اسلئے اب مجھسے چلا نہیں جا رہا۔" ایبہا نے ایک پتھر پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"باقی سب تو چلو گے۔" اسنے باری باری سب کے چہرے دیکھے۔

"تم جاؤ میں ذرا روشنی سے اپنا فون لے کر آتی ہوں۔" انابیہ بولی۔ کیوں کہ باقی سب نے تو انکار کر دیا تھا۔

"ٹھیک ہے۔" بول کر وہ آگے بڑھ گئی۔ ابھی وہ کچھ دور ہی گئی تھی کے کوئی اس سے بری طرح ٹکرایا۔ اسنے بے اختیار اسے سہارا دیا۔ دیکھا تو وہ بلال تھا جو پورا اس کے سہارے کھڑا تھا۔ جو یک ٹک اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"کب تک یوں ہی کھڑے رہنے کا ارادہ ہے۔ کیوں کہ میرے پاس اتنی طاقت نہیں ہے کہ آپ کی ہیرو بنی خود آپ کے ہی اٹھنے کا ویٹ کروں۔ نہیں تو میں نے یوں ہی فوت ہو جانا ہے۔" وہ جھنجھلا کر بولی۔ تو وہ فورا سیدھا ہوا۔

"شکریہ۔" وہ شرمندہ سا بولا۔

"شکریہ کے بجائے اگر آپ مجھے کچھ کولڈ ڈرنک وغیرہ پلا دیں تو زیادہ بہتر ہے قسم سے تھک گئی ہوں آپ کو پکڑے پکڑے۔" اسنے نہایت اطمینان سے کہا۔ گویا اسے کئی گھنٹے سے پکڑے کھڑی رہی ہو تو اب اسکا فرض بنتا ہے وہ اسکی کچھ خاطر مدارت کرے۔ وہ اسکی بے تکلفی پر حیران رہ گیا۔ "جی ضرور۔" کہتا وہ ایک اسٹال کی جانب بڑھ گیا۔

------*------------------*----------------

"اور جنگلی بلی کیا دیکھ رہی ہو۔" وہ اسکی چوٹی کھینچتا بولا۔

"قدرت کے نظارے۔ کتنا خوبصورت ہے نامسوری۔" وہ آس پاس ہریالی دیکھتے ہوئے بولی۔

"تمہیں یہ جگہ پسند آئی ہے۔" اسنے پوچھا۔

"کسے پسند نہیں آئے گی۔" وہ بولی۔

"ٹھیک ہے تمہیں یہ جگہ پسند تو ہم لوگ یہی آئے گے۔ ورنہ میں نے تو آؤٹ آف کنٹری کا سوچا تھا۔" وہ نہایت سنجیدگی سے بولا۔

"کیا مطلب ہم سب لوگ پھر سے آئے گے واہ کتنا مزہ آئے گا۔" وہ خوش ہو کر بولی۔

"اؤ میڈم میں نے سب نہیں کہا صرف ہم کہا ہے۔" اسنے تصیح کی۔

"مطلب کون کون۔" وہ نا سمجھی سے بولی۔

"بھئی میں اور تم۔" اسنے کہا۔

"تمہیں یہ خوش فہمی کیوں ہے کہ میں تمہارے ساتھ آؤ گی۔" وہ اسکی طرف گھوم کر بولی۔

"خوش فہمی نہیں یقین ہے۔" وہ مزے سے بولا۔

"ہنہہ منہ دھور کھو بڑے آئے یقین ہے بولنے والے۔" مہرماہ اسکی نقل اتارتی بولی۔

"یار منہ ہی نہیں سر سے پیر تک دھو کر ہی نہیں بلکہ نہا کر آیا ہوں۔" وہ ہاتھ سے اپنے سنوارتے بولا۔ ابھی وہ دونوں باتیں کر رہے تھے کہ ان کے پاس گھبرائی ہوئی شاریہ آئی۔

"ولید بھائی ایبہا خالہ نہیں مل رہی ہے ہم لوگوں نے تقریباً ہر جگہ دیکھ لیا ہے۔" وہ روہانسی ہو کر بولی تو دونوں بیک وقت اپنی جگہ پر اچھل گے۔۔۔

سب اپنا گھومنے نکل گے تو وہ بھی کچھ دیر بیٹھنے کے بعد اندازے سے ایک طرف چلنے لگی۔ موسم کافی اچھا تھا۔ وہ یوں ہی آس پاس کے منظر سے محظوظ ہوتی چلتی جا رہی تھی۔ اچانک اسے احساس ہوا کے آس پاس کوئی نہیں ہے۔ اسنے ادھر ادھر نظر دوڑائی آس پاس کوئی نہیں ہے۔ وہ اس سنسان علاقے میں اکیلی ہے۔ یہ سوچ ہی اسکے رونگٹے کھڑے کرنے کے لئے کافی تھی۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اب وہ کیا کرے۔ وہ راستہ بھی بھول چکی تھی۔ کچھ اور نہیں کر پائی تو ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر رونے لگی۔ تبھی پیچھے آہٹ ہوئی۔ اسنے ڈرتے ڈرتے پیچھے مڑ کر دیکھا تو خوف سے اسکی آنکھیں پھیل گئی۔

---- *--------------------- *-----------------------

"کہاں جا سکتی ہے یہ۔" مہرماہ نے پریشان ہو کر کہا۔

"سب دو دو کی جوڑی بنا کر ادھر ادھر ہو جاؤ۔ جس کو ملے وہ انفارم کر دے۔" ولید ایک طرف مہرماہ کے ساتھ بڑھتے ہوئے بولا۔

"کیا ہوا ولید تم لوگ اتنے پریشان کیوں ہو۔" عارفین اسکی آتے ہوئے بولا۔ تو ولید نے اسے بتایا کہ ایہا نہیں مل رہی ہے۔ عارفین نے دیکھا کہ سبھی لڑکیاں موجود تھیں۔ بس اسے صرف وہ نظر نہیں آئی جو اسکی بیچینی کا سبب تھی۔ تو اسکا نام ایہا تھا۔ یعنی رات کو اسنے غلط نام بتایا تھا۔ ویسے نام بہت اچھا لگا اسے۔ اف ابھی یہ سوچنے کا وقت نہیں ہے کہ نام کیسا ہے۔ اسنے خود کو کوسا۔

"اوہ ایسی بات ہے۔ تم فکر مت کرو یہی کہیں ہو گی۔ میں بھی دیکھتا ہوں۔" اسنے ولید کو تسلی دی اور خود بھی ایک سمت بڑھ گیا۔ ابھی وہ کچھ قدم ہی چلا ہو گا کہ اسے یاد آیا۔ وہ کچھ دیر پہلے ایک پتھر پر بیٹھی تھی۔ وہ اسی جانب چل دیا۔ وہ کافی آگے نکل آیا تھا۔ مگر وہ اسے وہ کہیں نظر نہیں آئی۔ عارفین مایوسی سے پلٹ رہا تھا جب اسے ایک نسوانی چیخ سنائی دی۔

--*--------------------*-----------------------

ایہا نے دیکھا تو وہ ایک کتے سے ملتا جلتا کوئی جانور تھا۔ مارے خوف سے اسکی جان نکلنے لگی۔ وہ جانور اپنی زبان لٹکائے اسے ہی گھور رہا تھا۔ ایہا ڈرتے ڈرتے پیچھے ہونے لگی۔ اسے پیچھے ہوتا دیکھ کر وہ جانور بھی اسکی طرف بڑھنے لگا۔ اسے اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر اسنے ایک زوردار چیخ ماری اور اندھا دھند ایک جانب بھاگنے لگی۔ تبھی اسکی ٹکر کسی سے ہوئی وہ اور زور سے چیخنے لگی۔

---*--------------*-------------------

چیخ سن کر عارفین اسی سمت بھاگا۔ کچھ آگے آکر دیکھا تو اسے وہ دکھائی دی جو چیختے ہوئے بھاگ کر اسی طرف آرہی تھی۔ جیسے ہی وہ اسکے قریب آئی۔ اس سے ٹکرا کر اور زور سے چلانے لگی۔ عارفین نے دیکھا مارے ڈر کے وہ آنکھیں بند کے بس چیخے جارہی تھی۔ تبھی عارفین نے اسے تسلی دینے کے لئے خود سے لگایا اور اسکا سر سہلانے لگا۔

"بس اب چپ ہو جائیں ڈرنے کی کوئی بات نہیں میں ہوں نا۔" اسنے ایہا کو دلاسہ دیا۔ اسکی آواز سن کر اسکی وہ فورا چپ ہوئی۔ تبھی اسے احساس ہوا وہ کسی کی بانہوں کے حصار میں ہے۔ اسنے فورا سر اٹھایا۔ اسے دیکھ کر وہ مزید خوف زدہ ہو گئی کیوں کہ وہ ولید کا دوست تھا۔ جو فکر مندی سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ یہ یہاں کیا کر رہا ہے۔ کہیں یہ میرا پیچھا تو نہیں کر رہا تھا۔ یہاں پر تو کوئی ہے بھی نہیں۔ رات میں تو میں بچ گئی تھی۔ اب کیا کرونگی۔ وہ اپنی سمجھ کے مطابق سوچے چلی جارہی تھی۔ اسے اپنی پوزیشن کا احساس ہوا تو وہ کسمسا کر اس سے الگ ہونے لگی۔ عارفین نے بھی اسے مزاحمت کرتے دیکھ کر اسے خود سے الگ کیا۔ وہ فورا کچھ فاصلے پر ہوئی۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟" اسنے ڈرتے ہوئے پوچھا۔

عارفین کچھ بھی بولے بغیر عجیب سی نظروں سے دیکھ کر اسکی طرف اپنے قدم بڑھانے لگا۔ وہ خوفزدہ ہو کر پیچھے ہونے لگی۔

"دیکھیں میرے نزدیک مت آئیں۔ پلیز۔ میری غلطی اتنی بڑی بھی نہیں ہے کہ آپ معاف نا کریں۔ صرف ایک فون کال ہی کی تھی وہ بھی غلطی سے۔ ورنہ جان بوجھ کر میں نے ایسا نہیں کیا تھا۔" وہ پیچھے ہوتے ہوئے بول

رہی تھی یہاں تک کے ایک درخت سے لگ کر کھڑی ہو گئی۔ وہ بھی اسکے قریب آتا جا رہا تھا۔ پھر ایک دم نزدیک آ کر رک گیا۔ اور اپنا ہاتھ اسکی گردن کی طرف بڑھانے لگا۔ اسنے مارے خوف کے زور سے آنکھیں میچ لیں۔ کچھ لمحے بعد اسنے ڈرتے ڈرتے

آنکھیں کھول کر دیکھیں تو وہ سینے پر بازو لپیٹے اسے گھور رہا تھا۔

"کیا میں کوئی آدم خور ہوں جو آپ مجھ سے ڈرتی ہیں۔" وہ پوچھ رہا تھا۔

"ہاں میرا مطلب ہے نہ۔۔نہ۔۔ نہیں۔" وہ ابھی بھی خوفزدہ تھی۔ تبھی عارفین نے اسے درخت سے ہٹا کر ایک جھٹکے سے خود کی طرف کھیچا وہ کسی لچکیلی شاخ کی مانند اسکی سمت بڑھی۔ اب تو ایہا کو غصہ آنے لگا تھا یعنی کے حد ہے۔ جب سے ملا ہے بدتمیزی کیے جا رہا ہے۔ وہ کچھ بول نہیں رہی تھی تو اس کا کیا مطلب ہے۔ وہ ناجائز فائدہ اٹھائے گا۔ یہ سوچ کر ایہا ایک جھٹکے سے اس سے دور ہوئی۔

" آپ سمجھتے کیا ہیں خود کو۔ جب دیکھو جب بدتمیزی کرتے رہتے ہیں۔ یہ آخری دفعہ ہے۔ میں آپ کو لاسٹ وارننگ دے رہی ہوں۔ اگر آپ نے میرے قریب آنے کی کوشش کی تو۔۔۔۔۔ آ آ آ۔۔" وہ اسے غصے سے سنا رہی تھی جب اس کی نظر درخت پر لپٹے سانپ پر پڑی۔ وہ ایک چیخ مارتے ہوئے خود ہی اس کے بازو سے لیپٹ گئی۔ حالانکہ ابھی تک اسے وارننگ دے رہی تھی دور رہنے کی اور اب خود اس سے لپٹ کر کھڑی تھی۔ اب کہاں کی وارننگ کیسی وارننگ ایہا کو کچھ یاد نہیں تھا اسے تو صرف سانپ ہی یاد تھا جو اسی جگہ تھا جہاں وہ کھڑی تھی اگر بر وقت عارفین اسے وہاں سے نا ہٹاتا تو تو۔۔۔۔۔ تو سے آگے سوچنے کی اسکی ہمّت نا تھی۔ عارفین نے بڑی دلچسپ نگاہوں سے اس لڑکی کو دیکھا جو اسے تو دور رہنے کہہ رہی تھی اور اب خود ہی لگ کر کھڑی تھی۔ اسکے ہونٹوں پر

بے اختیار مسکراہٹ نمودار ہوئی۔اسی وقت ایہانے اسے دیکھا جو مسکراتے ہوئے ناجانے کیا سوچ رہا تھا۔ تبھی اس سے دھیان آیا کہ وہ ابھی تک اسی طرح اس سے لپٹ کر کھڑی ہے۔وہ شرمندہ ہوتے ہوئے اس سے الگ ہوئی۔پتا نہیں یہ بھی کیا سوچتا ہو گا میرے بارے میں کہ میں خود ہی اسے منع کر رہی تھی اور اب خود ہی ۔۔۔۔وہ شرمندگی سے سوچے جارہی تھی۔

"چلیں یہاں سے نکلتے ہیں اس سے پہلے کہ شام ہو جائے۔"وہ اس کی شرمندگی زائل کرنے کو بولا۔

تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔پھر عارفین اس کا ہاتھ پکڑ کر ایک طرف بڑھ گیا۔اسنے مزاحمت کرنی چاہی مگر پھر کچھ سوچ کر ارادہ ترک کر دیا کہ اسے غصہ آیا اور وہ اس ویرانے میں وہ اسے چھوڑ کر چلا گیا تو۔اسی لئے وہ چپ چاپ اس کے ساتھ چلنے لگی۔

---*--------------*--------------------

"یا اللہ یہ کہاں چلی گئی۔"اشارہ غصے سے بڑبڑائی۔

تقریبا سبھی لوگوں سے ادھر ادھر ڈھونڈ کر آچکے تھے۔صرف ولید اور مہرماہ نہیں آئے تھے۔عارفین کا انہیں پتہ نہیں تھا کہ وہ کہاں ہے۔

"یہ لڑکی ہمیشہ رنگ میں بھنگ ڈالتی ہے۔"انابیہ غصے سے بولی۔

"ساتھ چلنے بول رہے تو چربی چڑھی تھی۔اکیلے پتا نہیں کہاں نکل گئی۔"زرناب نے کہا۔

"تم سب کی سب کتنی بدتمیز ہو بجائے اس کے کہ فکرمند ہوں الٹا انہیں ہی کوسے جارہی ہو۔"شاریہ تاسف سے بولی۔

"اتنی دیر سے فکر مند ہی تھے مل گئی کیا نہیں ملی نہ۔ الٹا دماغ گھوم کر رہ گیا ہے۔" جویریہ نے کہا۔

"تم لوگوں کے دماغ تو ذرا ذرا سی بات پر گھومتے ہی رہتے ہیں۔" روشنی بولی۔

"اسلئے تو انہیں بد دماغ کہا جاتا ہے کیونکہ ان کے دماغ کے ان کے پاس رہتے ہی نہیں ہے جب دیکھو جب یہاں وہاں کی سیریں کرتے رہتے ہیں۔" معیز بولا وہ کوئی موقع جس میں ان لوگوں کی اڑانی ہو اتنی آسانی سے نہیں چھوڑتا تھا۔

"معیز اگر تمہیں پٹنے کا اتنا ہی شوق ہو رہا ہے تو تم صاف صاف بتا سکتے ہو تمہاری بغیر کسی بکواس کے بھی میں تمہیں بہت اچھی طرح پیٹ سکتی ہوں۔" زرناب دانت پیستے ہوئے بولی۔

"ویسے تجھے نہیں لگتا معیز کے عنقریب ہی زرناب خالہ اپنے دانتوں سے محروم ہونے والی ہیں کیونکہ جس حساب سے وہ دانت پیس پیس کر بات کرتی ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ کچھ ہی دنوں میں وہ اپنے پیارے پیارے دانتوں سے محروم ہو کر پوپلی ہو جائیں گی۔ پھر ان کے پاس دانت تو رہیں گے نہیں پھر کیا پیس پیس کر بات کیا کریں گی۔" عمار یوں بولا گویا یہ کوئی بہت گھمبیر مسئلہ ہو۔

"اس کا علاج ہے میرے پاس۔ ہم لوگ ان کے لیے نقلی بتیسی منگوا دیا کریں گے۔" اسنے چٹکی میں مسئلہ کا حل بتایا۔

"لیکن یار جس بری طرح سے یہ دانت پستی ہیں ایک ہی وقت میں ایک ہی بتیسی چل پائے گی پھر کیا کریں گے۔" عمار فکر مندی سے بولا۔

"توہم لوگ ایسا کریں گے کہ ان کی شادی ایسے بندے سے کر دیں گے جو نقلی بتیسی بناتا ہوں پھر کوئی مسئلہ ہی نہیں وہ دن میں کئی کئی بنا کے دے سکتا ہے ہم لوگوں کا خرچہ بھی بچ جائے گا اور انکا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا۔" اس نے ایک اور حل بتایا۔

"اب تم دونوں اپنی بتیسی کا انتظام کرو۔ کیونکہ ابھی تم لوگوں کی اس کی اشد ضرورت پڑے گی۔" زرناب آستین چڑھاتے ہوئے ان کی طرف بڑھی۔

"ممی بچاؤ۔۔۔" یہ کہہ کر دونوں سامنے سے آتے ولید اور مہرماہ کی طرف بھاگے۔

"تم لوگوں کو ذرا موقع محل کا احساس نہیں ہوتا جب دیکھو جب ہری ہری سوجھ رہی ہوتی ہے۔" مہرماہ انھیں دیکھ کر غصے سے بولی۔ تو وہ لوگ بھی انسانیت کی جون میں آ گئے۔ ورنہ زرناب سے تو نہیں البتہ مہرماہ سے ضرور پڑ جاتی۔

"کیا ہوا نہیں ملی ابھی تک۔" اشارہ انہیں اکیلے دیکھ کر بولی تو مہرماہ نے مایوسی سے نفی میں سر ہلا دیا۔

"تم لوگ فکر مت کرو میں نے یہاں کے رہائشیوں سے بات کر لی ہے۔ اندھیرا ہونے سے پہلے ہم لوگ انہیں ڈھونڈ لینگے۔" ولید نہیں نے دلاسہ دیا۔

"یہ مل گئی ایبہا اپی۔" معیز اور عمار بھنگڑا ڈالنے لگے۔

"تم لوگوں کا کوئی اسکریو ڈھیلا ہو گیا ہے کیا؟" شاریہ نہیں بھنگڑا ڈالتے دیکھ کر حیرت سے کہا۔

"اپنی بے ہودگی تم لوگ بند کر رہے یا نہیں ورنہ لگاؤں ایک۔" اشارہ نہیں ڈپٹا۔

"مل گی ایبہا۔" انابیہ نے خوشی سے کہا۔ کیونکہ وہ اسے عارفین کے ساتھ آتے ہوئے دیکھ چکی تھی۔

"ان لوگوں کے ساتھ ساتھ تمہارا بھی اسکریو ڈھیلا ہو گیا ہے کیا۔" جویریہ کو اسکی دماغی حالت پر شبہ ہوا۔

"افففو۔۔ادھر دیکھو وہ رہی ایہا عارفین بھائی کے ساتھ۔"اس نے ایک طرف اشارہ کر کے کہا۔

ایہا جیسے ہی ان کی قریب آئی۔ مہرماہ سے لپٹ گئی۔ پھر جو اس نے دھواں دار قسم کا رونا شروع کیا تو ان لوگوں کو چپ کرانا محال ہو گیا۔ ولید عارفین کو لے کر اس طرف بڑھ گیا جہاں سارے لڑکے کھڑے تھے۔ اور پوچھنے لگا کے کیسے ملی۔ عارفین نے اسے مختصر ابتا دیا۔

"یار کیا ہو گیا ہے۔ کیوں اتنا روئی جا رہی ہو مل گئی نا اتنا ہی کافی ہے۔"مہرو نے اسے تسلی دی۔

"آپ کیوں رو رہی ہیں۔ رونا تو ہم لوگوں کو چاہئے اچھا خاصہ مصیبت ٹلی تھی۔ مگر کہاں مصیبتیں اتنی آسانی سے تھوڑی ٹلتی ہیں۔"معیز افسوس سے بولا۔

"میں مصیبت ہوں تمہارے نزدیک ہاں۔ اب بچو آنا تم میرے پاس کوئی سفارشی پروگرام لے کر۔ کرتی ہوں تمہاری سفارش۔"وہ فوراً اپنے آنسو پونچھ پانچھ کر اسے بولی۔ یہی تو وہ چاہتا تھا کہ وہ رونا بند کر دے۔ مگر اب اسکا فیوچر خطرے میں تھا۔

"ارے آپ بھی نہ سیریس ہو جاتی ہے ذرا ذرا سی بات پر میں تو مذاق کر رہا تھا۔ آپ تو میری سب سے اچھی والی بہن ہے یہ دونوں تو بس ایسے ہی سڑیل سی ہیں۔"وہ مکھن لگاتے ہوئے بولا۔

"تم نا پورے بنے بنائے سیاستدان ہو۔ بیان بدلنے میں تمہارا کوئی ثانی نہیں۔ تم نے تو مودی کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔"روشنی نے اس کے گرگٹ کی طرح رنگ بدلنے پر کہا۔

"یہ بھی ایک ٹیلنٹ تم لوگوں کو کیا پتا اور یہ مودی خود میرے پاس آکر کلاس لے کے جاتا ہے۔ تبھی تو اتنی آسانی سے لوگوں کو الو بناتا ہے۔"وہ یوں اترا کر بولا جیسے یہ کوئی بہت بڑا گن ہو۔

"تم اور تمہارا سڑا ہوا ٹیلنٹ۔" زرناب منہ بناتے ہوئے بولی۔

"یار معیز کچھ جلنے کی بو نہیں آ رہی تمہیں۔" عمار ناک سکوڑ کر بولا۔

"ہاں یار آ رہی ہے۔ جیسے لگ رہا ہے کوئی ہم لوگوں سے جل رہا ہے وہ بھی بہت بری طرح۔" معیز نے کنکھیوں سے زرناب کی طرف دیکھ کر کہا۔

"تم لوگوں سے جلوں گی وہ بھی میں۔ شکل دیکھی ہے اپنی آئینے میں۔" وہ جل کر بولی۔

"یار ب تو باقاعدہ دھواں اٹھ رہا ہے۔ اور اس سے پہلے کہ آگ لگے ہم لوگ یہاں سے نکل لیتے ہیں۔" یہ کہتے ہی عمار معیز کے ساتھ وہاں سے کھسک لیا۔ ورنہ زرناب سے کچھ بعید نہ تھا کہ وہ اپنی سینڈل اتار کر وہیں انھیں پیٹنا شروع کر دیتی۔

"ویسے زرناب تم ان لوگوں کو تو بخش دیا کرو بیچارے چھوٹے ہیں تم سے اسی کا لحاظ کر لیا کرو۔" جویریہ نے اسے کہا۔

"چھوٹے۔۔۔ پورے بنے بنائے فتنے ہیں یہ بیچارے جب دیکھو جب میرا دماغ خراب کرتے رہتے ہیں۔" وہ غصے سے بولی۔

"تو تم بھی کونسا کم ہو۔ کبھی کبھی چپ چاپ بھی سن لیا کرو ان کی بکواس۔ ان کی تو عادت ہے ہانکنے کی۔" انابیہ نے کہا۔

"اچھا بس بھئی اب تم لوگ کیوں لڑ رہی ہو۔" مہرماہ نے انھیں ڈپٹا۔

---------*----------------*---------------

"اوئے کہاں غائب ہے کب سے تجھے آواز دے رہا ہوں۔"

آصف نے بلال کو بری طرح جھنجوڑا جو نہ جانے آدھے گھنٹے سے کہاں کھویا ہوا تھا۔ ان کے کئی دفعہ آواز دینے پر بھی وہ ہوش میں نہ آیا تھا۔

"ہاں ہاں کیا ہوا۔۔۔" وہ ہڑبڑا کر بولا۔

"وہی میں تجھ سے پوچھ رہا ہوں کہ تجھے ہوا کیا ہے کہاں کھویا ہوا تھا جو ہم لوگوں کی آوازیں نہیں سنائی دے رہی تھی تجھے۔" آصف نے مشکوک انداز میں پوچھا۔

"کک۔۔ کہیں نہیں یہیں تو ہوں۔" وہ اپنی کیفیت ان سے چھپاتا ہوا بولا۔

"ہم لوگ فزیکلی نہیں مینٹلی بات کر رہے ہیں تو کہاں ہے۔" ندیم بولا۔

"یہ فیزیکی لی مینٹلی کیا ہوتا ہے تم لوگوں کے ساتھ ہی میں تو ہوں۔" وہ بولا۔

"یہی ہے فیزیکل اور مینٹلی کا فرق کہ تو ہم لوگوں کے ساتھ میں ہوتے ہوئے بھی ہم لوگوں کے ساتھ نہیں ہے اور ایسا تب ہوتا ہے جب دل کے ساتھ کوئی واردات ہوئی ہو۔" عالیان نے اس سے کہا۔

"چل اب شرافت سے بک دے کے وہ کون ہے۔" آصف نے ڈائریکٹ پوچھا۔

"کس۔۔۔ کس کی بات کر رہے ہو تم لوگ۔" وہ بوکھلایا۔

"اسی کی جس کی وجہ سے تو یہاں پر مینٹلی طور پر نہیں ہے۔" ندیم نے کہا۔

"تم لوگ کچھ بھی بکواس کرتے ہو۔" وہ بولا۔

"اچھا تو پھر جو میں نے دیکھا تھا وہ کیا تھا۔" عالیان نے اندھیرے میں تیر چلایا۔

"کک کیا دیکھا تھا تونے۔" بلال بری طرح سٹپٹایا۔ کہ اگر واقعی اس نے دیکھ لیا تو ان لوگوں نے اس کا جو ریکارڈ لگانا تھا اس سے اللہ ہی اس کا حافظ تھا۔

"وہی جو تو چھپا رہا ہے اور ہم لوگوں کو بتا نہیں رہا۔" اسکا تیر نشانے پر لگا تھا اور اب تو اسے ڈاؤٹ ہی نہیں پکا یقین ہو گیا تھا کہ کچھ نہ کچھ گڑبڑ ہے جبھی یہ اس طرح گھبرا رہا ہے۔

"چل اب شرافت سے بک دے۔ دوستوں سے کیا پردہ داری۔" آصف نے کہا۔

"یار ایسی کوئی بات ہی نہیں ہے ورنہ میں سب سے پہلے تمہیں لوگوں کو بتاتا۔" اسنے انہیں یقین دلانے کی کوشش کی۔

"ابھی تو تجھے چھوڑ رہے ہیں لیکن آئندہ اگر کوئی گڑبڑ لگی تو تو گیا کام سے۔" ندیم نے اسے وارننگ دی۔

ان کی تفتیش ختم ہونے پر اس نے شکر کی سانس لی۔

-----*--------------*---------------

"تم لوگ نہایت کمینے ذلیل خبیث انسان ہو۔" دانش انھیں فون پر لتاڑ رہا تھا۔ اس سے زیادہ وہ دور رہ کر۔ کر بھی کیا سکتا تھا۔ اپنے بھائی کی وجہ سے وہ مجبورا بزنس میں انٹریسٹ لے رہا تھا۔ اسی چکر میں وہ ان لوگوں سے کانٹیکٹ نہیں کر پایا۔ جس کا فائدہ اٹھا کر وہ لوگ یہاں پر پہنچ گئے۔

"ابے گدھے پوری بات تو سن۔ تو آتا کیا جب ہم لوگ تجھے بتا بھی دیتے تو۔" رضوان جھلا کر بولا۔

"مگر پھر بھی دوست ہونے کے ناطے ہی بتا دیتے۔ یو چھپ چھپا کر جانے کی کیا ضرورت تھی۔ میں کونسا تم لوگوں کو روک لیتا یا تم لوگ میری بات مان کر نہیں جاتے۔" اسنے کہا۔

"تو بس پھر جب تو ہم لوگوں کو اچھی طرح سے جانتا ہے تو پھر کیوں بکواس کر رہا ہے کب سے۔اور کیوں ہم لوگ کا ٹائم خراب کر رہا ہے انجوائے کرنے دے۔" عالم نے اسے چڑایا۔

"تیرے انجوائے کرنے کی تو ایسی کی تیسی۔بہت ہی خبیث قسم کے دوست ہو تم لوگ۔" وہ دانت پیس کر بولا۔

"تو بھی کم خبیث نہیں ہے۔اچھے سے یاد کر 15 دن پہلے ہی تو آوٹ آف سٹی گیا تھا مجھے بتا کر گیا تھا ہاں بول اب۔" عالم نے اسے یاد دلایا۔

"ابے میں اپنے کزن کی شادی میں گیا تھا سمجھا تو کونسا وہاں جاتا میرے ساتھ جو میں تجھے بتاتا۔" اسنے کہا۔

"ہاں تو تو کونسا ہم لوگوں کے ساتھ آتا جو ہم لوگ تجھے بتاتے۔" عالم نے اسی کا جواب اسے لوٹایا۔

" کمینو نالائقوں خبیثوں تم لوگ ایک دفعہ آؤ تو سہی پھر تم لوگوں کو بتاتا ہوں میں۔" اس نے یہ کہہ کر غصے سے فون کاٹ دیا۔عالم نے گھور کر موبائل کی سکرین کو دیکھا جس پر کال ڈسکنیکٹ لکھا تھا۔

----*--------------*------------------

سب لوگ رات کے کھانے سے فارغ ہو کر لان میں بیٹھے کافی سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ٹھنڈ بڑھ گئی تھی جس کی وجہ سے ان لوگوں نے لکڑیاں جلا کر تھوڑی گرماہٹ کا سامان کیا تھا۔سب اسی کے گرد گول دائرہ بنا کر بیٹھے اپنی اپنی باتوں میں مصروف تھے۔

"چلو پاس دا پارسل کھیلتے ہیں۔" عمار نے بوریت سے اکتا کر کہا۔

"لیکن ہم دونوں اکیلے کیسے کھیلیں گے۔"معیز بولا۔

"ہم دونوں اکیلے کہاں ہے یار اتنے سارے لوگ بھی تو ہیں ان لوگوں سے بھی بولتے ہیں کہ یہ بھی کھیلے۔" عمار نے کہا۔ پھر کسی طرح ان لوگوں نے سب کو راضی کیا اور ٹائمر سیٹ کر کے کھیلنا سٹارٹ کیا۔ سب فٹافٹ پلو پاس کرنے لگے۔ کہ ان کے اوپر ہی اسٹاپ نہ ہو جائے۔

"ریبٹ یہ چیٹنگ ہے۔" معیز نے زرناب سے کہا جو فٹافٹ پاس کرنے کے چکر میں بیچ کے لوگوں سکیپ کرتی جا رہی تھی۔

"تم نے مجھے ریبٹ کہا۔" وہ غصے سے بولی اور پلو اٹھا کر اسی کے منہ پر مار دیا۔

"یہ فاؤل ہے۔" وہ چیخا۔

"اپنا گٹر منہ بند ہی رکھو۔" زرناب اسے گھور کر بولی۔

"زرناب یہ سچ میں فاؤل ہے اب دوبارہ تم نے ایسا کیا تو تم آؤٹ ہو جاؤ گی۔" اشارہ نے تنبیہ کی۔

ہنہہ کہہ کر وہ خاموش ہو گئی اور شرافت سے پاس کرنے لگی۔ یہ معیز کے بچے کو تو بعد میں بتاؤ گی۔ آج دن بھر پریشان کیا ہے اسنے مجھے۔ وہ سوچ رہی تھی۔

ولید نے جیسے ہی پلو عارفین کو پاس کیا ویسے ہی میوزک بند ہو گئی۔ سب شور مچانے لگے۔ اور اس سے طرح طرح کی فرمائش کرنے لگے۔

"نہیں یار مجھ سے نہیں ہو گا یہ سب۔" ان کی اوٹ پٹانگ فرمائش سن کر وہ گھبرا گیا۔

"اچھا ٹھیک ہے یہ سب مت کرو تم صرف ایک سونگ سنا دو۔" ولید نے کہا۔

"اوکے۔" کچھ سوچتے ہوئے اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

اب کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی تھا ورنہ اتنی آسانی سے یہ لوگ اسے چھوڑنے والے تھے نہیں۔ سو سونگ سنانے میں کوئی قباحت نہ تھی۔ اس نے سب پر نظر دوڑائی سب اسے ہی منتظر نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔ اس کی نظر ایہا پر آکر رک گئی۔ وہ بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ نظر ملنے پر سٹپٹا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ وہ اس کی حرکت پر مسکرا دیا۔ پھر سونگ اسٹارٹ کیا۔

......jeene lga hun pehle se zyada

...pehle se zyada tum pe mrne lga hun

اسکی نگاہوں کا فوکس ایہا تھی۔ جو مسلسل خود کو دیکھنے پر جزبز ہو رہی تھی۔ عالیان نے اپنے ساتھ لایا گٹار لے آیا اور میوزک دینے لگا۔

......main mera dil or tum ho yahan

......phir kiu ho palkein jhukain wahan

....tum sa haseen pehle dekha nhi

....tum is se pehle thy jane kaha

......jeene lga hun pehle se zyada

....pehle se zyada tum pe marne lga hun

............aaaaaa

........oooooo

......hhhhhhh

......rehte aa kr jo tum paas mere

....tham jaay pal yh bas main yh sochu

.....sochu main tham jaay pal yh

......paas mere jab ho tum

.......chalti hain sansein pehle se zyada

.....pehle se zyada dil thehrne lgaa

.......aaaaaa

........ooooooo

.........hhhhhhh

.......tanhaiyon me tujhy dhundhe mera dil

.......har pal yh tujh ko hi soche bhla kiu

.........milne lgy dil pehle se zyada

........pehle se zyada ishq hone lgaaa

ایہانے سر اٹھا کر اسے دیکھا جو آنکھوں میں شوق کا جہان لئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اسکے خاموش ہوتے ہی سب کسی ٹرانس کی کیفیت سے باہر آئے۔ اور اسے سراہنے لگے۔

سب ایک ایک کر کے آؤٹ ہو چکے تھے اب فائنل میں صرف زرناب اور معیز بچے تھے۔

"تم دیکھنا میں ہی جیتو گی۔" زرناب اتراتے ہوئے بولی۔

ریبٹ زیادہ اچھلنے کی ضرورت نہیں ہے۔" معیز نے اسے چڑھایا۔

"اگر میں ریبٹ ہوں تو تم ٹورٹویز ہو۔ سستڑ کہیں کے۔" زرناب نے حساب چکتا کیا۔

"اگر تم دونوں اسی طرح لڑتے رہو گے تو کوئی بھی نہیں جیت پائے گا۔" جویریہ نے انہیں لڑتے دیکھ کر کہا۔

"چلو ریڈی۔" عمار نے ان سے پوچھ کر ٹائمنگ سٹارٹ کر دیا۔

اب یہ دونوں فٹافٹ ایک دوسرے کو پلو پاس کرنے لگے۔

جلدی جلدی پاس کرنے کے چکر میں زرناب نے پلو معیز کے منہ پر ہی مار دیا۔ تو معیز بھی کونسا کم تھا اس نے بھی اس کے منہ پر مار دیا۔ بس پھر کیا تھا سلسلہ ہی چل نکلا اب یہ دونوں ایک دوسرے کو پلو سے مار رہے تھے۔

"یہ تم لوگ کھیل رہے ہوں کہ پٹائی کر رہے ہوں ایک دوسرے کی۔" انابیہ نے انہیں گھور کر پوچھا۔

"پہلے اس نے شروعات کی تھی۔" معیز نے کہا۔

"ہاتھ تو تم بھی کونسے شریف تھے تم بھی برابر بدلہ لے رہے تھے یہ نہیں کہ بڑی بہن ہونے کے ناطے ہی کچھ لحاظ کر لیتے۔" زرناب نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"اور تم تو جیسے میرے چھوٹے ہونے کا لحاظ کر لیتی ہو جو میں تمہارے بڑی بہن ہونے کا لحاظ کر لیتا۔ بڑی آئی بڑی بہن بننے والی۔" وہ اس کی نقل اتارتے ہوئے بولا۔

"تم لوگ اگر اسی طرح لڑتے رہو گے تو یہ گیم یہیں پر فنیش ہو جائے گا۔ پھر جتنا من چاہے گا لڑتے رہنا۔" شاریہ بولی۔

"اچھا ہے فنیش ہو جائے ویسے بھی ہارنا تو زرناب ہی کو ہے۔" معیز نے پھر اسے چھیڑا۔

"تم اپنی خیر مناؤ۔" اب کہاں کا گیم کیسا گیم زرناب نے گیم کو بھاڑ میں جھونکا۔ اور اپنی چپل اتار کر اسکا پیچھا لیا۔ جو اسکے ارادے پہلے ہی جان چکا تھا۔ اسے پورے لان میں ڈورارہا تھا اور وہ ہانپتے ہوئے اسے مختلف قسم کے القابات سے نواز رہی تھی۔ اور تمام لوگ انکے ٹوم اینڈ جیری والے کھیل سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

--*------------------*-------------

"واو کتنا مزا آئے گا۔" انابیہ ایکسائیٹڈ ہوتے ہوئے بولی۔ آج وہ لوگ کیمٹی فال جا رہے تھے۔

"او مزے کی بچی۔ ذرا اپنے اندر کے شیطان کو کنٹرول کر کے ہی رکھنا جو پانی کو دیکھ کر آؤٹ آف کنٹرول ہو جاتا ہے کیونکہ اکیلے نہیں جا رہی ہو اتنے سارے لوگ بھی جائیں گے تمہارے ساتھ سمجھیں۔" جویریہ نے تنبیہ کی۔

"ہاں نا بھئی دیکھا جائے گا۔ ابھی سوچ سوچ کر ہی مزے لینے دو نا۔"

انابیہ منہ بسور کر بولی۔

"اگر آپ لوگوں کی باتیں ہو گئی ہوں تو چلیں۔" زرناب نے انہیں باہر چلنے کا اشارہ کرتے ہوئے طنز کیا۔ تو وہ سب باہر کی سمت ہو لیں۔

-------*--------------*----------

اس نے ادھر ادھر نظر دوڑائی تو دیکھا سب آپس میں ایک دوسرے سے باتوں میں مگن تھے۔

وہ چپکے چپکے ایک کونے کی طرف بڑھنے لگی جہاں پر کوئی نہیں تھا۔ دراصل فردوس خالہ نے سب لڑکیوں کو سختی سے پانی میں جانے سے منع کیا تھا۔ اور اسے پانی کو دیکھ کر خود کو کنٹرول کرنا مشکل ہو رہا تھا اسی لئے وہ چپ چاپ سب کو مگن دیکھ کر جھرنے کے اس طرف گئی جہاں کوئی نا تھا۔ ابھی اس نے پانی میں پیر ڈالا ہی تھا کہ کسی کی آواز آئی جو اسی سمت بڑھ رہی تھی وہ بوکھلا کر پوری کی پوری پانی میں ڈوب گئی۔ اسکا ارادہ صرف پانی میں پیر ڈال کر بیٹھنے کا تھا۔ مگر اب وہ پوری طرح بھیگ چکی تھی۔ اب کیا ہو گا۔ خالہ نے اگر اسے یوں بھیگی بلی بنے ہوئے دیکھ لیا نا تو انہوں نے اسکی جان ہی نکال لینی ہے۔ اسنے غصے سے پیچھے مڑ کر آنے والے کو دیکھا تو اسکے غصے کا گراف مزید بلند ہوا کیوں کہ آنے والا عباد تھا جو فون پر کسی سے بات کر رہا تھا۔ وہ اسکی یہاں پر موجودگی سے انجان تھا۔ تبھی بڑے مزے سے پانی میں پیر ڈال کر بیٹھ گیا اور اسی طرح فون پر بات کر رہا تھا۔ انابیہ مسلسل اسے گھور رہی تھی جو ایک ہاتھ سے پانی اچھال رہا تھا۔ اب یہ اسکے گھورنے کا کمال تھا جو اسکی نظر اچانک انابیہ پر پڑی۔ جو اس سے کچھ ہی فاصلے پر تھی اور اپنی نگاہوں سے ہی اسے قتل کرنے کے درپے تھی۔ فون کاٹنے کے بعد اسنے حیرت سے اسے دیکھا جو پوری بھیگی ہوئی تھی۔ یہ یہاں کیا کر رہی ہے اسنے سوچا۔ کیوں کہ ابھی وہ دیکھ کر آ رہا تھا سب لڑکیاں اس طرف تھیں اس لئے اسکی یہاں موجودگی پر اسے حیرت ہوئی۔

وہ اسے نظر انداز کرتا اٹھ کر وہاں سے جانے لگا۔

"او مسٹر کہاں چلے یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔" وہ بھی باہر نکل کر بولی۔

"مجھ سے کچھ کہا؟" اس نے رک کر پوچھا۔

"نہیں تو پیڑ پودوں سے باتیں کر رہی ہوں میں۔" وہ تنک کر بولی۔

"بھروسہ نہیں ہے یہ بھی کر سکتی ہو۔" وہ کندھے اچکاتے ہوئے بولا۔

"میرا دماغ نہیں خراب ہے جو میں پیڑ پودے سے باتیں کروں سمجھے۔" اسے غصہ آنے لگا تھا اس کی بات پر۔

"اچھا جی میرے لئے تو نئی اطلاع ہے کہ آپ کا دماغ صحیح سلامت ہے۔ کیونکہ آپ کی سابقہ حرکتوں کو دیکھ کر نہیں لگتا۔"

اس نے طنز کیا۔

"دیکھو ابھی میرا دماغ نہیں خراب کرو تو بہتر ہے۔" وہ بولی۔

"مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے خراب چیز کو مزید خراب کرنے کا۔" وہ اب بھی باز نہ آیا۔

"اک تو غلطی تمہاری ہے اوپر سے اسے ایکسیپٹ کرنے کے بجائے مجھسے بحث کر رہے ہو۔" اسنے کہا۔

"کون سی غلطی سے مجھے بھی تو پتا چلے۔" اس نے پوچھا۔

"چلو یاد نہ ہو تو بتا ہی دوں کہ میری یہ حالت آپ مسٹر کی وجہ سے ہوئی ہے۔" اس نے خود پر اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"میری وجہ سے۔" وہ حیرت سے بولا۔

"ظاہر ہے آپ کی وجہ سے نہ تو آپ اتنی زور زور سے فون پر بات کرتے ہوئے آتے اور نہ ہی میں پانی میں گرتی۔" انابیہ نے اسے اس کی غلطی بتائی۔

"تو اس میں میری غلطی کہاں سے ہوئی۔ واہ اچھی زبردستی ہے۔" اسے ابھی بھی حیرت تھی۔

"پوری غلطی آپ ھی کی ہے۔" وہ ابھی بھی اسے ہی موردالزام ٹھہرا رہی تھی۔ ابھی وہ لوگ باتیں کر رہے تھے کہ کچھ اوباش لڑکوں کا گروپ ان کے پاس سے گزرا۔ انہوں نے معنی خیز نظروں سے انابیہ کے سراپے کو دیکھا۔

"چلو یہاں سے۔" عباد نے چبھتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسے ان کے انداز بے حد برے لگ رہے تھے جواب واہیات قسم کے کمنٹ بھی پاس کرنے لگے تھے ان کی آواز زیادہ بلند تو نہ تھی مگر اتنی ضرور تھی کہ عباد کے کانوں میں پہنچ گئی۔ اس نے ایک چبھتی ہوئی نظر انابیہ پر ڈالی جو ان سب سے بے نیاز اس سے بحث میں مصروف تھی۔

"میری مرضی میں کیوں جاؤں۔" وہ ضد پر اتر آئی تھی۔

عباد نے کچھ بھی کہے بغیر سب سے پہلے اپنا جیکٹ اتار کر اسکے کندھوں پر ڈالا اور تقریباً ہاتھ گھسیٹتے ہوئے اسے وہاں سے لے کر جانے لگا۔

"چھوڑو مجھے جاہل انسان۔" وہ اپنا ہاتھ چھڑانے لگی۔ اس کے مزاحمت کرنے پر عباد نے اپنی گرفت اور مضبوط کر لی اور اسے بس کے پاس ہی لا کر چھوڑا۔

"ابھی اندر جا کر بیٹھ جاؤ کچھ دیر میں باقی لوگ بھی آتے ہی ہونگے۔" اس نے انابیہ کے واویلے کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

"میں کیوں مانوں تمہاری بات۔" وہ شاید ابھی بھی بحث کرنے کے موڈ میں تھی۔

"مت مانو مجھے کیا مسلہ ہو سکتا ہے۔" اس نے لاپروائی سے کندھے اچکائے۔

"مگر میں نے سنا ہے یہاں کے لوگ لڑکیوں کا گوشت بہت شوق سے کھاتے ہیں۔ میں تو اندر چل کر بیٹھ رہا ہوں۔ تمہاری مرضی تم چاہے بیٹھو یا یہی کھڑی رہو۔" اسنے اطمینان سے کہا۔

"کچھ بھی بکواس کر رہے ہو۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔" وہ بے یقینی سے بولی۔

"تمہاری مرضی تمہیں یقین کرنا ہے تو کرو نہیں کرنا تو نہ کرو۔" اس نے لاپروائی سے شانے اچکائے۔

"تم مجھے ڈرانے کے لئے ایسا بول رہے ہو نا۔" وہ مشکوک انداز میں بولی۔

"کیوں بھئی مجھے کیا ضرورت ہے تمہیں ڈرانے کی اور ویسے بھی کونسا تمہیں ڈر لگتا ہے۔ لگتا ہے کیا۔" اسنے معصومیت سے پوچھا۔

اس نے بے اختیار ہاں میں سر ہلایا پھر فورا بولی "مجھے کیوں ڈر لگنے لگا۔" وہ آس پاس دیکھنے لگی۔ جہاں اکا دکا افراد ہی دکھائی دے رہے تھے۔ اگر یہ سچ بول رہا ہے تو۔۔۔ اسنے ڈرتے ڈرتے سوچا۔ اس نے تصور میں خود کو بہت سارے لوگوں کے نرغے میں دیکھا جو بڑے بڑے چاقو لئے اسی کی طرف بڑھ رہے تھے۔ اس نے بے اختیار جھر جھری لی۔ اور چپ چاپ سے کچھ بھی کہے بغیر بس میں چڑھ کر بیٹھ گئی۔ اس کی حرکت پر وہ بھی مسکراتے ہوئے بس میں چڑھ گیا۔

-------------*-------------------*------------

"ابے آ جا کیوں لڑکیوں کی طرح نخرے دکھا رہا ہے۔" آصف نے عالیان سے کہا۔ وہ لوگ پانی میں تھے اور اسے بھی بلا رہے تھے۔

"میرا دماغ خراب ہے جو اتنی سردی میں پانی میں آؤں گا۔ مجھے تو معاف ہی رکھو۔" وہ کانوں کو ہاتھ لگاتا بولا۔

زرناب کافی دیر سے دیکھ رہی تھی کہ عالیان کو اس کے دوست پانی میں بلا رہے تھے مگر وہ انکار کر رہا تھا۔ تبھی اسے بلال نے اشارہ کیا۔ زرناب کو حیرت ہوئی کہ وہ اسے کیوں بلا رہا ہے۔ اس نے اشارے سے اسے کہا کہ وہ عالیان کو پیچھے سے دھکہ دے دے۔ وہ ان کی طرف متوجہ نہیں تھا۔ زرناب کشمکش میں تھی کہ کرے تو کیا کرے۔ پھر اس نے سوچا کیوں نہ اسی موقع کا فائدہ اٹھا کر اس سے اپنے بدلہ بھی پورا کیا جائے۔ آخر کو اسنے پوری بالٹی انڈیلی تھی اس پر تو اس اسکا بھی فرض بنتا تھا کہ وہ اپنا بدلہ لے۔ زرناب نے عالیان کو دیکھا اس کی پیٹھ اسکی طرف تھی اسی لئے وہ اسے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ وہ چپ چاپ سے اسکے پیچھے آئی۔ اور پوری طاقت لگا کر ایک زور دار قسم کا دھکا دیا۔ وہ بے چارہ سنبھلے بغیر ڈائریکٹ پانی میں گرا۔ وہ دھکا دینے کے بعد جس طرح وہاں آئی تھی اسی طرح وہاں سے کھسک لی۔ کہ ذمہ داری وہ کیوں لیتی اسکے دوست کے بولنے پر اسنے ایسا کیا تھا۔ سو وہ ہی بھگتیں۔

"کون بد تمیز ہے۔" وہ سنبھلنے کے بعد بولا۔

"ہم لوگوں کو کیا پتا۔ تو ہی تو کودا ہے۔ اور اتنی دیر سے ہم لوگ بول رہے تھے تو تو نخرے دکھا رہا تھا۔" ندیم نے کہا۔ اسنے زرناب کو اسے دھکا دیتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔

"ابے گدھے میرا دماغ خراب ہے جو اتنی سردی میں اپنی قلفی جماؤ گا۔" وہ دانت کٹکٹاتے ہوئے بولا۔

"اتنا نازک بھی نہیں ہے تو جو تیری قلفی جمے گی۔ یار مرد بن مرد لڑکیوں کی طرح حرکتیں کرنا چھوڑ دے۔ تف ہے تیری مردانگی پر۔" آصف نے اسے لتاڑا۔

"ابے ایسا کونسی کتاب میں لکھا ہے کہ سردی مردوں کو نہیں لگا کرتی ہے تم۔ لوگ تو حد کرتے ہو۔" وہ بلبلا ہی تو گیا تھا اسکی بات پر۔

"ہاں تو تیری طرح نازک بھی نہیں ہوتے۔" ندیم نے کہا۔

"میں نازک ہی بھلا۔ اتنی سردی میں مجھے مرنے کا قطعاً کوئی شوق نہیں ہے۔" وہ پانی سے باہر آتے ہوئے بولا۔

"تو بہت ہی کمینہ ہے۔ دوستوں کی خاطر تو لوگ کیا کیا نہیں کرتے مگر تو۔" بلال نے اسے بلیک میل کرنا چاہا۔

"اگر میں کمینہ ہوں تو تو بھی کم خبیث نہیں ہے۔" وہ دوبدو بولا۔

"تجھے شرم نہیں آئی اپنے دوست کو ایسا بولتے ہوئے۔" اسکی نوٹنکی شروع ہو گئی تھی۔

"اور تجھے تو بڑی حیا آرہی تھی مجھے کمینہ بولتے ہوئے۔" اس نے طنز کیا۔

"اور نہیں تو کیا۔ تو جانتا نہیں میں نے کتنی مشکل سے تجھے کمینہ کہا ہے۔ ورنہ تو میرا من کر رہا تھا تجھے ذلیل گدھے الو پاجی کتے بزدل وغیرہ بھی کہوں مگر مارے حیا کے صرف کمینہ ہی بول پایا۔" وہ یوں بولا گویا اسے بڑا افسوس ہوا ہو کہ اسنے یہ سب پہلے ہی کیوں نا کہہ دیا۔

"بہت خوب اس طرح بات کی جاتی ہے آپس میں۔ کوئی مینرز وغیرہ ہے کہ نہیں۔" عارفین کی آواز سن کر یہ سب بوکھلائے۔

"یہی تو میں اس سے کہہ رہا تھا۔ کے دوستوں سے اس طرح بات کی جاتی ہے بھلا مگر یہ عالیان ہے کہ سن ہی نہیں رہا۔" بلال نے فوراً پینترا بدلا۔ اسنے حیرت سے بلال کو دیکھا جسنے سب کچھ اسی کے سر ڈال دیا تھا۔ اور خود یوں مہذب بچہ بنے عارفین سے اسکی شکایتیں لگا رہا تھا گویا اس سے زیادہ شریف بچا پوری دنیا میں نہ ہو گا۔ اسے اچھا موقع ملا تھا عالیان کو ڈانٹ کھلانے کا۔ خبیث کہیں کا تجھے تو میں بعد میں دیکھونگا۔ اسنے غصے سے اسے گھورتے ہوئے سوچا۔

--------*--------------*-------------

"بھیاذراکم کر دیں۔" وہ لجاحت سے بولی۔ آج وہ لوگ مسوری کے مال روڈ آئے ہوئے تھے۔ سب ہی لوگ اپنے اپنے لئے کچھ ناکچھ خرید رہے تھے۔ اس وقت اشارہ اور روشنی ایک ہینڈ میڈ جویلری کی شاپ پر تھی۔ اشارہ کو ایک بریسلیٹ بہت پسند آیا تھا۔ سو وہ اسے خریدنا چاہتی تھی۔ لیکن اسکی قیمت اسے بہت زیادہ لگ رہی تھی اس لئے اپنی عادت سے مجبور وہ بارگیننگ کر رہی تھی۔

"یہی اس کی اصل قیمت ہے اگر آپ کو خریدنا ہے تو خریدو نہیں تو اپنا راستہ ناپو۔" دکان دار نے کھردرے لہجے میں کہا۔ وہ تنگ آ گیا تھا اس کی مسلسل بحث سے۔

"اچھا صرف 50 روپے کم کر دو۔" اس نے ابھی بھی ہار نہیں مانی تھی۔

"کیا جھک جھک کر رہی ہو پچاس روپے کی خاطر لے لو نا۔ کیوں میری اور خود کی بے عزتی کروا رہی ہو۔" روشنی نے اس کے کان میں گھس کر کہا۔

"50 روپے صرف ہوتے ہونگے تمہارے نزدیک۔ میرے لیے تو بہت زیادہ ہے۔" وہ یوں بولی گویا پچاس نہیں پچاس ہزار ہوں۔

"اگر تم یوہی بحث کرتی رہوں گی تو میں کبھی تمہارے ساتھ مارکیٹ نہیں آونگی سمجھیں تم خود تو بے عزت ہوتی ہو ساتھ والو کو بھی کرواتی ہو۔" روشنی بھنا کر بولی۔

"اب کیا میں تم لوگوں کی طرح مہنگا مہنگا سامان خرید لوں۔ تھوڑا بہت بربار گیننگ کرنی ہی پڑتی ہے۔" وہ بے چاری بھی کیا کرتی اپنی عادت سے مجبور تھی۔ اسی لئے سب اسے کنجوس کہا کرتی تھیں۔

"کیا ہو رہا ہے بھئی میں کافی دیر سے دیکھ رہا ہوں تم لوگ یہی ہوں کچھ پسند نہیں آ رہا کیا۔" عالم ان کے پاس آ کر بولا۔

"یہ بریسلیٹ پسند تو آ گیا ہے۔ لیکن اس کا ریٹ ان محترمہ کو پسند نہیں آ رہا ہے۔" وہ اشارہ کی طرف گھورتے ہوئے بولی۔

"کیوں کیا ریٹ ہے جو انہیں پسند نہیں آ رہا۔" اس نے بھی اشارہ کو دیکھا۔

"ریٹ چاہے کچھ بھی ہوتا ان کو پسند نہیں آ سکتا تھا مجبور ہے بیچاری اپنی فطرت سے۔" روشنی نے طنز کیا۔

"مطلب" اس نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"بھئی اس کا صاف اور سیدھا مطلب یہ ہے کہ آپ کا مستقبل محفوظ رہے گا۔ کیوں کہ یہ محترمہ ضرورت سے زیادہ کفایت شعار ہیں۔" روشنی نے اسے اس کے مستقبل سے آگاہ کیا۔

"دوسرے لفظوں میں آپ اسے مہا کنجوس کہہ سکتے ہیں۔" اس نے مزید اضافہ کیا۔ اور اس سے پہلے کہ اس کی زبان مزید گوہر افشانی کرتی اشارہ نے زور سے اس کی کمر میں چٹکی کاٹی۔

عالم دلچسپ نگاہوں سے اشارہ کا چہرہ دیکھ رہا تھا جو روشنی کی بکواس کرنے پر اچھا خاصہ خفت سے سرخ ہو چکا تھا۔

"ارے واہ یہ تو کافی خوش آئند بات ہے۔ یعنی میری جیب محفوظ رہے گی۔ تو پھر اسی خوشی میں اس برسلیٹ کا خرچہ میں برداشت کر لیتا ہوں۔" وہ دکاندار کو والٹ سے پیسے نکال کر دیتے ہوئے بولا۔

"نہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں خود ہی پیمنٹ کر دوں گی۔" اشارہ نے اسے منع کیا۔

"ابھی تک تو صرف بحث ہی کر رہی تھی۔ اب مفت میں مل رہا ہے تو نخرے کیوں کر رہی ہو۔" روشنی نے کہا۔ اسے شاید چمٹی زور سے نہیں لگی تھی۔

تبھی وہ بکواس کر رہی تھی۔ اف اسکی زبان۔۔۔ اشارہ نے غصے سے سوچا اور پھر سے ایک زوردار چمٹی لی۔ اب تو وہ اچھل کر رہ گئی تھی۔ کیوں کہ واقعی اس بار اسنے زور سے کاٹا تھا۔

" تمہیں کیا ہوا تم کیوں اچھل رہی ہو بندریا کی طرح۔" عالم نے روشنی کو دیکھ کر پوچھا۔ اور اس سے پہلے کہ روشنی اپنی زبان کے مزید جوہر دکھاتی اشارہ بول پڑی۔

"اس کی طبیعت خراب ہو گئی ہے۔ ہم لوگ بس کی طرف چلتے ہیں۔ بریسلیٹ کا بہت بہت شکریہ۔" یہ کہہ کر وہ روشنی کا ہاتھ پکڑ کر تقریباً وہاں سے اسے گھسیٹتے ہوئے لے کر چلی گئی۔

"یہ کیا حرکت تھی۔" وہ لوگ جب عالم کی نگاہوں سے اوجھل ہو گئی تو اسے ایک سائیڈ پر روک کر اشارہ نے گھورتے ہوئے پوچھا۔

"کون سی حرکت کیسی حرکت۔ یہ تو مجھے پوچھنا ہے کہ یہ کیا حرکت تھی اتنی زور سے کسی کو کاٹتے ہیں۔ اور وہ بھی اپنی ہونے والی اکلوتی نند کو۔ دیکھو تو بھلا شادی ہوئی نہیں اور بھابھیانہ پن تم نے ابھی سے دکھانا شروع کر دیا۔" روشنی ہاتھ نچاتے ہوئے بولی۔

"او میڈم ابھی تو میں نے اپنا بھابھیانہ پن دکھایا نہیں ہے۔ لیکن اگر اسی طرح تمہاری زبان چلتی رہی نا۔ تو مجھے لگتا ہے مجھے حقیقتاً تمہیں اپنا بھابھیانہ پن دکھانا پڑے گا۔" الٹا یہ اس پر چڑھ دوڑی۔

"لگتا ہے بھائی سے تمہاری شکایت کرنی پڑیں گی۔" اس نے دھمکی دی۔

"کر دو میں نہیں ڈرتی تمہارے بھائی سے اور یہ اپنے بھائی کا ڈراوا کسی اور کو دینا سمجھیں تم۔" اشارہ نے ناک سے مکھی اڑائی۔

"ویسے یار تمہارا تو فائدہ ہو گیا۔" روشنی نے کہا۔

"کیسا فائدہ۔" اس نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

"بھئی مفت میں بریسلیٹ مل گیا اور ساتھ ہی ساتھ تمہاری کنجوسی کا جھنڈا ابھی بلند رہا۔ تمہیں اپنی جیب سے ایک روپیہ نہیں خرچ کرنا پڑا۔" وہ بولی۔

"اوئے بریسلیٹ تو میں لے کر ہی نہیں آئی۔" اشارہ نے اپنے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب کیا تم نے دکاندار سے بریسلیٹ نہیں لیا تھا۔" روشنی نے پوچھا۔

"نہیں لیا تھا۔ چلو جا کر لے کر آتے ہیں۔" اس نے کہا۔

"نو وے میں دوبارہ اس دکان میں تمہارے ساتھ نہیں جا رہی۔ کہیں وہ مکر گیا اور پھر سے بے عزت کرنے لگا تو بھئی تمہیں جاؤ میں یہاں پر ہوں۔" اس نے کانوں کو ہاتھ لگائے۔

"سڑو تم یہیں پر میں جا رہی ہوں۔" وہ اس پر دو حرف پڑھتی دکان کی طرف بڑھ گئی۔ دکاندار شریف انسان تھا اسی لیے اس نے اسے بریسلیٹ دے دیا تھا۔ وہ ایک شاپ کے پاس سے گزر رہی تھی جب اسے عالم اور رضوان دکھائی دیے۔

"یہ شال تو کس کے لئے خرید رہا ہے۔ بھابھی کے لئے۔" رضوان نے سوال کرنے کے ساتھ جواب بھی خود دیا۔

"نہیں اشارہ کے لئے نہیں۔" عالم نے نفی میں سر ہلایا۔

"پھر کس کے لئے خرید رہا ہے۔" اس نے حیرت سے پوچھا۔

"ایمی کے لئے۔ سوچ رہا ہوں اتنی دور آیا ہوں اسلئے کچھ لیتا چلو اور آنے سے پہلے اسے صرف انفارم کیا تھا ملنے تو کافی دن ہو گے نہیں گیا۔" وہ بولا اور شال دیکھنے لگا۔

"تو کب تک اسے چھپائے گا کبھی نہ کبھی تو پتہ چلے گا ہی۔" رضوان نے اس کہا۔

" دیکھ رضوان وہ میرے لئے بہت امپورٹنٹ ہے۔ میں اسے یوں ہی تو نہیں چھوڑ سکتا اس لئے جب تک ہو سکے گا اسے میں یوں ہی رہنے دونگا۔ بعد کی بعد میں دیکھی جائی گی۔" اسنے لاپروائی سے کہا۔

انکی بات سنتی اشارہ شوکڈ رہ گئی کہ یہ ایمی کون ہے جس کی عالم کو اتنی فکر ہے۔

----*--------------*---------------

"ویل ڈن تم نے بہت اچھا کام کیا ہے۔" وہ خوش ہو کر بولا۔

"لیکن دھیان رہے۔ جس پل مجھے یہ پتہ چلا کہ یہ خبر جھوٹی ہے تمہاری اگلی سانس سے پہلے میں تمہیں اس دنیا سے رخصت کر دونگا۔" اس نے سفاکی سے کہا۔

"اسی طرح لگے رہو اور جو بھی کام کی بات پتا چلے مجھے بتاتے رہنا۔" یہ کہہ کر اس نے فون کاٹ دیا۔ اب تمہارا برا وقت شروع ہو گیا عارفین ملک۔ اور وہ دن بھی دور نہیں جب تم خود میرے پاس آؤ گے میرے پیروں پر پڑ کر میرے آگے گڑ گڑاؤ گے۔ اپنے آفس کی راکنگ چیئر پر بیٹھا شاویز اسکے تصور سے مخاطب تھا۔

****

"او محترمہ میں کب سے تمھارا انتظار کر رہی ہوں۔ اور تم ہو کے یہاں نظارے کر رہی ہو۔" روشنی نے پیچھے سے آ کر اسے ایک لگایا۔

" یہاں ہے کیا جو میں نظارہ کروں گی۔" وہ سنبھلتے ہوئے بولی۔

" یہ پوچھو کیا نہیں ہے سامنے ہی بھائی ہیں۔ تمہارے لیے تو یہی کافی ہے نظارہ کرنے کے لئے۔" وہ عالم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے شرارت سے بولی۔

"ہاں کہیں کے پرنس چارمنگ لگے ہیں تمھارے بھائی جو میں ان کا نظارہ کروں۔" اشارہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

" کہیں کے تو ہو نہ ہو لیکن تمہارے ضرور ہے نہ۔" وہ ابھی بھی شرارت پر آمادہ تھی۔

"اب ایسے بھی کوئی سرخاب کے پر نہیں لگے تمھارے بھائی میں جو میرے پرنس چارمنگ ہوں گے۔" اس نے نخوت سے کہا۔

"اوے ہوے اتنا گھمنڈ کس بات کا۔ اگر تمہاری منگی بھائی سے نہ ہوتی تو کوئی تمہیں پوچھتا بھی نہیں۔" روشنی نے کہا۔

" ایسے ہی نہیں پسند آگئی تھی میں تمہاری دادی کو۔ آخر مابدولت میں بھی کچھ خوبیاں ہیں۔ وہ کیا ہے نہ میں ہوں ہی اتنی اچھی کے سب مجھے پسند کرتے ہیں۔" وہ ایک ادا سے اتراتے ہوئے بولی۔

"ہنہ۔۔۔ اپنے منہ میاں مٹھو۔ اب ایسی بھی کوئی حور پری نہیں ہو جو یوں اترا رہی ہو۔" روشنی نے منہ بنایا۔

" تمہیں اتنا جلن کیوں ہو رہی ہے۔ اچھا اب سمجھ میں آیا کہ تم اتنا کیوں جل رہی ہو۔ ظاہر سی بات ہے۔ تم میری ہونے والی نند ہو سو جلنا کڑھنا تو تمھارا بنتا ہے۔" وہ اسے تپانے کو بولی۔

"جلتی ہو گی تمہاری جوتی۔ ہنہ۔۔۔۔" کہہ کر وہ غصے سے آگے بڑھ گئی۔ پیچھے اشارہ اسے آوازیں دیتی ہی رہ گئی۔

وہ کچھ دور ہی گئی ہو گی کہ اسے محسوس ہوا کوئی اس کے پیچھے پیچھے آرہا ہے۔ یہ اشارہ کی بچی ہی ہو گی۔ اس نے دانت کچکچائے۔ پھر جان بوجھ کر اپنا ہینڈ بیگ گھماتی یوں مڑی کہ مقابل کے منہ پر زور سے لگا۔ اور وہ کراہ کر رہ گیا۔ اس نے دیکھا تو وہ اشارہ نہیں رضوان تھا۔

جو اپنی سرخ ہوتی ناک کو سہلا رہا تھا۔

"کیا میں یہ پوچھنے کی گستاخی کر سکتا ہوں کہ آپ نے یہ عنایت کس وجہ سے فرمائی ہے۔" اس کا اشارہ مارنے کی طرف تھا۔

"تو آپ کو بھی کس مہاشے نے میرا پیچھا لینے پر مامور کیا تھا۔" اس نے بھی دوبدو کہا۔

وہ تو آپ اکیلی جا رہی تھی اسی لئے میں نے سوچا کہ کہیں گم نا ہو جائیں۔۔۔" اس نے وضاحت کی۔

"کیوں میں کوئی دودھ پیتی بچی ہوں جو گم ہو جاؤں گی۔ اور ہو بھی جاؤں۔ تو اس سے آپ کو کیا فرق پڑتا ہے آپ کون سا میرے کیر ٹیکر لگے ہیں۔" وہ اسے گھورتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

"سب سے زیادہ فرق تو مجھے ہی پڑتا ہے۔" وہ بے دھیانی میں بولا۔ پھر اس کے گھورنے پر گڑبڑا کر فورا بولا۔ "میرا مطلب ہے کہ آپ میرے دوست کی بہن ہیں۔ سو اگر اسے کوئی تکلیف ہو گی تو مجھے بھی ہو گی۔"

"یعنی میں آپ کے دوست کی بہن ہوں اس لئے آپ بھی مجھے اپنی بہن سمجھتے ہیں۔" وہ جیسے سمجھتے ہوئے بولی۔

"نہیں نہیں آپ میری بہن نہیں ہے۔" اس نے فورا نفی میں سر ہلایا۔

"ہیں لیکن ابھی تو آپ کہہ رہے تھے۔" وہ بولی۔

"ایسا کب کہا میں نے۔ میرا مطلب تھا کہ اگر اسے کوئی پریشانی ہو گی تو مجھے بھی اچھا نہیں لگے گا۔" اس نے دل ہی دل میں اس کے بہن کہنے پر لاحول پڑھا تھا۔

"لیکن اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ آپ میرے بھائی کے دوست ہے تو میں تو آپ کو بھائی ہی کہوں گی۔ اس لحاظ سے تو میں آپ کی بہن ہی ہوئی نہ۔" اسنے کہا۔

"نہیں بالکل نہیں۔" اس نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا۔

"ہیں لیکن کیوں؟" وہ کنفیوز ہو کر پوچھ رہی تھی۔

"وہ دراصل میری بہن کو پسند نہیں ہے۔" اس نے جو منہ میں آیا کہہ دیا۔

"ہیں مطلب؟" وہ حیرت سے بولی۔

"مطلب یہ کہ میری بہن کو یہ نہیں پسند کہ میں اس کے علاوہ کسی کو بہن کہوں۔" اس نے گڑبڑا کر کہا۔

"لیکن کیوں؟" وہ ابھی بھی حیران تھی۔

"بس ایسے ہی اسے نہیں پسند۔" وہ بولا۔ تو خاموش ہو گئیں اور چپ چاپ چلنے لگی۔ اس کے سوالات ختم ہونے پر اسے سکون کی سانس لی۔

---------------*---

"تمہیں کچھ لینا ہے جنگلی بلی۔" ولید نے مہرماہ سے پوچھا۔

وہ لوگ ابھی ہینڈ میڈ جیولری کی دکان پر تھے۔

"ہاں نہ۔" اس نے کہا اور بتانے لگی کہ کیا کیا لینا ہے۔

"ایک سیکنڈ ایک سیکنڈ تم نے کوئی شاپ کھولنی ہے۔" اسے بہت ساری چیزیں لیتے دیکھ کر وہ بولا۔

"نہیں کیوں؟" اس نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"کیونکہ جس حساب سے تم چیزیں لے رہی ہو اسے لگ رہا کہ تمہیں کوئی shop اوپن کرنی ہے۔" اسنے کہا۔

"اب خیر ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے۔ تمہیں نے کہا کہ کچھ لینا ہے اب میں لے رہی ہو تو اس پر بھی تمہیں اعتراض ہے۔" وہ برا مانتے ہوئے بولی۔

"تو میں نے کچھ لینے کا کہا تھا۔ یہ نہیں کہا تھا کہ پوری دکان اٹھا کر خرید لو۔" ولید نے اس کے اتنے زیادہ سامان لینے پر چوٹ کی۔

"تمہیں نے آفر کی تھی مجھے۔" اس نے یاد دلایا۔

"اب غلطی سے آفر کر دی تھی تو اس کا یہ مطلب ہے کہ تم مجھے کنگال کر کے چھوڑو گی۔ اور اتنا سب کچھ لینے کی ضرورت ہی کیا ہے۔" وہ بولا۔

"ہاں تو میں سب تھوڑی اپنے لئے لے رہی ہوں کچھ اپنی فرینڈز کے لیے بھی لے رہی ہوں۔ اب ظاہر ہے گھومنے آئی ہو تو ان کے لئے کچھ نہ کچھ گفٹ لے کر ہی جاوں گی۔ خالی ہاتھ جاتی اچھی لگوں گی کیا۔" اس نے بڑی معصومیت سے استفسار کیا۔

"تو تم سے کس نے کہا کہ مجھے کنگال کرتی ہوئی بڑی اچھی لگو گی۔ اور میں نے کون سا تمہاری فرینڈز کا ٹھیکہ لے رکھا ہے جو میری جیب خالی کر رہی ہو۔" وہ اسے گھورتے ہوئے بولا۔

"کتنے کنجوس ہو نا تم ولید۔" مہرماہ نے اسے طعنہ دیا۔

"واہ یعنی کہ تمہاری فرینڈز کے لئے گفٹ نہیں لیا تو میں کنجوس ہو گیا۔ مجھ سے بڑی کنجوس تو تم خود ہو اپنی فرینڈز کے گفٹ لینے کے لئے پیسے بھی مجھ ہی سے لے رہی ہو۔" وہ بلبلا ہی تو گیا تھا۔

"تم اچھے بھ۔۔۔۔۔۔۔" مہرماہ نے بٹرنگ کرنے کی کوشش کی جسے ولید نے ناکام بنادی۔

"خبردار جو اس کے آگے ایک لفظ بھی کہا تو۔ اور تمہاری یہ بٹرنگ نا مجھ پر کام نہیں کرنے والی اسی لئے آئندہ احتیاط کرنا۔" ولید نے اسے تنبیہ کی۔

"واہ یہاں پر اکیلے اکیلے شاپنگ کروائی جارہی ہے۔ اب مجھے بھی کچھ دلائیں ولید بھائی۔" شاریہ ان کے پاس آتے ہوئے بولی۔

"نانانانا کچھ تو بالکل نہ خریدنا۔ کیونکہ تم بہنوں کا کچھ بڑا ہی ڈینجر ہوتا ہے اسی لئے مجھ غریب کو تو معاف ہی رکھو۔" اس نے مہرماہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا ولید بھائی اب آپ ایسا کریں گے۔" وہ منہ بسورتے ہوئے بولی۔

"بالکل ایسا ہی کروں گا۔" وہ رکھائی سے بولا۔

"آپ ہی ہیں جو میرے سب سے اچھے بھائی ہیں۔ اب آپ اس طرح کریں گے میرے ساتھ۔" شاریہ نے سب سے زیادہ کارآمد نسخہ آزمایا۔ جو کارگر رہا۔

"کیا لینا ہے میری گڑیا کو۔" وہ پگھلا۔ تو مہرماہ نے گھور کر ولید کو دیکھا جو اس کی منتیں کرنے پر تو مان نہیں رہا تھا اور کہاں اسکے جھانسے میں آگیا۔

شاریہ ہمیشہ یہی کرتی تھی۔ جب بھی اسے اپنی بات منوانی ہوتی وہ ولید کو ایسے ہی بلیک میل کیا کرتی تھی۔

--------------*--------------

ان سب کی واپسی مال روڈ سے شام تک ہوئی تھی۔ ابھی سب بیٹھے شام کی چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ دو تین دن سے ساتھ میں رہنے سے ان لوگوں میں کافی بے تکلفی ہو گئی تھی۔ اس وقت بیٹھے سب گپے ہانک رہے تھے۔ تبھی ان لوگوں نے ٹروتھ اینڈ ڈیئر کھیلنے کا سوچا۔

ولید نے جیسے ہی باٹل اسپن کیا۔ سب کی نگاہیں باٹل پر مرکوز ہو گئی۔ کے کس پر رکے گئی۔ بوٹل جویریہ کے سامنے رکی تو وہ دھک سے رہ گئی۔ ایسا نہیں تھا کہ وہ ڈرتی تھی لیکن پہلا ہی نمبر اسکا آ گیا تھا۔ اسکے اپوزیٹ عباد تھا۔ اسے دیکھ کر وہ تھوڑا پرسکون ہوئی کہ اگر ان آفتوں میں سے کوئی ہوتا تو یقینی اسکا ہارٹ فیل ہو جانا تھا۔ وہ کشمکش تھی کہ کیا لے۔ ٹروتھ لے گی تو کہیں اوٹ پٹانگ کے سوالات ہی نہ پوچھ لیں۔ اور سب کے سامنے بے عزتی ہو گی وہ الگ۔ اور تو اور ان کمینوں کو موقع مل جائے گا اس کا ریکارڈ لگانے کا۔ اسنے دھڑکتے دل کے ساتھ ڈیئر کہا کہ کچھ زیادہ مشکل نہیں دے گا آخر کو اسکا کزن ہے مگر یہ صرف ان محترمہ کی خوش فہمی تھی۔

"ڈیئر۔" اسنے کہا۔

ڈوریمون پر ایک پراگرف بولو۔ ویسے بھی وہ تمہارا فیوریٹ ہے۔ تمہارے لئے تو آسان ہے۔" وہ شرارتی مسکراہٹ دباتا بولا۔ اسکے سوال پر وہ صحیح معنوں میں دھک سے رہ گئی۔ جس ڈر سے اسنے ٹروتھ نہیں لیا تھا وہی ہوا۔ ڈیئر لے کر بھی عباد نے اسکی کتے والی کر دی تھی۔ یہ سچ تھا کہ ڈوریمون اسے بہت اچھا لگتا تھا۔ وہ ابھی بھی دیکھتی تھی۔ مگر اب سب کے سامنے اسکے کہنے پر وہ شرمندہ ہو گئی تھی۔ سب پتا نہیں کیا سوچتے ہوں گے کے اتنی بڑی ہو گئی ہے اور ابھی بھی کارٹون دیکھتی ہے۔ یہ عباد بھائی نے بھی نہ جانے کون سے جنم کا بدلہ لیا تھا۔ وہ صرف

دانت کچکچا کر رہ گئی۔ اسنے مدد طلب نظروں سے آس پاس دیکھا مگر سب ہی منتظر نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔ اسنے اپنی چہیتی انابیہ کی طرف مدد طلب نظروں سے دیکھا کہ وہی کچھ کر دے اور اسے نا کرنا پڑے۔ مگر وہ بھی دبی دبی مسکراہٹ لئے اسے دیکھ رہی تھی اور صاف لگ رہا تھا وہ بہت محظوظ ہو رہی ہے۔

"کوئی فائدہ نہیں ادھر ادھر دیکھنے کا شرافت سے اپنا ڈیئر کمپلیٹ کرو۔" معیز نے اسے یہاں وہاں دیکھتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

"میں یہ نہیں کرونگی۔" وہ بولی۔

"کیسے نہیں کروگی کرنا ہی پڑے گا۔ تم ہی نے ڈیئر لیا تھا۔ اب بھگتو۔" زرناب بولی وہ کیوں اتنا اچھا موقع ہاتھ سے جانے دیتی جس میں جویریہ کی عزت افزائی ہونی تھی۔

"تو ایسا کوئی ڈیئر ہوتا ہے۔" اسنے کہا۔

"اور نہیں تو کیا ڈیئر کا مطلب پتا ہے نا۔ اس واقت یہ تمہارے لئے سب سے بڑا ڈیئر ہے۔ چلو اب اچھے بچو کی طرح شروع ہو جاؤ۔" عمار نے کہا۔

"لیکن کیسے۔۔۔۔۔۔" وہ کنفیوز ہوئی۔

"دیکھو ایسے بولنا ڈوریمون میرا فیورٹ ہے۔ اسکے پیٹ کے پاس ایک جیب ہے جس میں بہت سارے گیجیٹس ہے۔ جنہیں وہ نوبتا کی مدد کے لئے نکالتا ہے۔ اسکے پاس ایک اینی ویئر ڈور بھی ہے جس کی مدد سے وہ کہیں بھی جا سکتا ہے۔ جب بھی مجھے کوئی پروبلم ہوتی ہے میں سوچتی ہوں کاش میرے پاس بھی کوئی اینی ویئر ہوتا تو میں بھی

کہیں پر بھی آجا سکتی۔ ایسے ہی دی تین لائن سنا دینا۔" انابیہ نے اسے مفت مشورہ دیا۔ اسکی بات سن کر وہ سلگ ہی تو گئی۔

"میں نہیں کر رہی ایسی کوئی اوٹ پٹانگ کی حرکت" اسنے نفی میں سر ہلایا۔

"ایسے کیسے نہیں کرو گی کرنا تو پڑے گا ہی۔ چلو جلدی تم ہی اتنا ٹائم لگاؤ گی تو باقی سب کا نمبر کب آئے گا۔" اشارہ نے بھی اسے ڈانٹا۔

"چلو بھئی جلدی شروع کرو۔" معیز نے جلدی مچائی۔

"ڈوریمون میرا فیوریٹ کارٹون ہے۔ اسکے پیٹ کے پاس ایک جیب ہے جس میں بہت سارے گیجیٹس ہیں۔ جنکا استعمال وہ نوبیتا کی مدد کے لئے کرتا ہے۔ اسکے پاس ایک ٹائم مشین ہے اور اینی وئیر ڈور بھی ہے۔" وہ ایک ہی سانس میں پورا بول گئی۔ جیسا ہی وہ چپ ہوئی سب کی نان اسٹاپ ہنسی شروع ہو گئی۔ سب ادھر ادھر لڑھکے جا رہے تھے۔ اور جویریہ مارے کھسیاہٹ کے انابیہ کو مار رہی تھی۔ جو مسلسل ہنسے جا رہی تھی۔

"چلو چپ ہو جاؤ میں بوتل سپین کر رہا ہوں۔" ولید بمشکل اپنی ہنسی دباتا دباتا بولا۔ اور بوتل سپین کر دیا۔ سب لوگ پھر بوتل کی متوجہ ہو گئے۔ اب بوتل شاریہ اور زرناب کے بیچ رکی تھی۔ شاریہ نے زرناب سے پوچھنا تھا۔

"ٹروتھ اور ڈیئر۔" شاریہ نے پوچھا۔

"ڈیئر۔" اسنے ایک سیکنڈ بھی ضائع کئے بغیر کہا۔

"اتنی بھی کیا جلدی ہے اچھے سے سوچ کر بولو۔ بعد میں پچھتانا مت۔" شاریہ نے خبر دار کرنا چاہا۔

"نہیں ڈیئر ہی لینا ہے مجھے۔" وہ بولی۔

"اپنے آدھار کارڈ کا فوٹو واٹس اپ سٹیٹس پر رکھو۔" اسنے ڈیئر دیا۔

"یہ غلط ہے میں نہیں کرونگی۔" وہ فورا بولی۔

"کیوں غلط ہے ڈیئر لیا ہے ناب بھگتو بھی۔" جویریہ کیوں چوکتی اسنے بھی بدلہ لینا تھا۔ یہ بھی تو بڑھ چڑھ کے بول رہی تھی۔

"ہاں چلو رکھو سٹیٹس۔" انابیہ بولی۔

"لکین میں تو آدھار کارڈ لائی ہی نہیں۔" اسنے بہانہ گڑھا۔

"ریبٹ اسکی ٹینشن مت لو۔ تم شاید بھول گئی ہو۔ لیکن مجھے یاد ہے تمہارے پرس کی سب سے چھوٹی چین میں رکھا ہے۔ تم کہو تو لا کر دے دوں۔" وہ مزے سے بولا۔

" چلو چلو جلدی کرو۔" سب نے شور مچایا۔ اسنے دل پر بڑے بڑے پتھر بلکہ پہاڑ رکھ کر۔ سٹیٹس اپلوڈ کیا۔ اور دل ہی دل میں معیز کو گالیوں دینے لگی۔ بوٹل پھر سپین ہوئی اور اس دفع معیز اور انابیہ پر بوٹل اسٹاپ ہوئی۔

یہ دیکھ کر زرناب اور جویریہ پھلے نہیں سمارہی تھیں۔ بہت بول رہا تھا نا انکے ٹائم اب پتا چلے گا۔ وہ دونوں انابیہ کو ایک سے ایک مشورہ دے رہیں تھیں۔ معیز نے بھی ڈیئر کو ترجیح دی تھی۔

"چلو معیز اتنی ہی ہمّت ہے ناتو اشارہ خالہ کی آنکھوں کی تیز روشنی کا راز بتاؤ۔" وہ بمشکل اپنی مسکراہٹ ضبط کرتی بولی۔ پہلے معیز کچھ سوچتا رہا پھر ایک جھٹکے سے اٹھا اور لاؤنج سے باہر نکل گیا۔ سب حیرت اسے ہی دیکھ رہے تھے جو کچھ لمحوں میں ہی واپس آگیا تھا لیکن اسکے ہاتھ میں ٹوتھ پیسٹ اور برش تھا۔ پھر اسے لے کر اشارہ کے پاس

گیا۔ اور برش میں پیسٹ لگا کے نہایت ادب سے جھک کر اسے پیش کیا۔ وہ بھی حیرت سے اسکی حرکات وسکنات دیکھ رہی تھی۔

"مجھے کیا دیکھ رہیں ہیں سب کو بتائیں آپ کی تیز روشنی کا راز کیا ہے۔" اسنے کہا۔

پھر اسنے خود ہی کہا" چلو میں ہی بتا دیتا ہوں۔ حاضرین محفل ہماری پیاری راج دلاری اشارہ اپیا تیز آنکھوں کی روشنی کا راز ٹوتھ پیسٹ ہے۔ آپ سبھی لوگوں کو حیرت ہو رہی ہو گی کہ آخر ایک ٹوتھ پیسٹ کیسے آنکھوں کی تیز روشنی کے لئے معاون ثابت ہو سکتا ہے۔ آپ کی حیرت اس وقت رفع ہو جائے جب آپ انہیں کوئی ویڈیو دیکھتے ہوئے دیکھیں گے۔ آپ کی آنکھیں عجب ہی منظر کا نظارہ کرے گی۔ کیوں کہ جیسے جیسے ویڈیو آگے بڑھے گی۔ انکا آنکھیں بند ہوتی جائے گی اور اسی رفتار سے انکے دانت باہر آتے جائے گے۔ اور پھر ایک وقت ایسا آئے گا کہ انکی آنکھیں پوری طرح سے بند ہو جائے گی اور منہ کھل جائے گا جس سے مچھروں کی آمدو رفت میں آسانی ہو گی۔ تو آپ لوگ سمجھ ہی گیے ہوں گے کہ یہ ٹوتھ پیسٹ کا استعمال کہاں کرتی ہوں گی اور سرمہ کا جل کہاں لگاتی ہوں گی۔ ایکچولی یہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اسنے مزاحیہ انداز میں کہا مگر اسکا آخری جملہ مکمل ہونے سے پہلے ہی اشارہ نے بوتل اٹھا کر ہی اسے کھینچ مارا مگر وہ جھکائی دیتا وہاں سے بھاگ لیا۔ اشارہ خفت سے سرخ چہرہ لئے اسکے پیچھے بھاگی۔ سب پہلے تو معیز کی بات سمجھنے کی کوشش کرتے رہے پھر جیسے ہی بات ان کے پلے پڑی۔ سب کے چھت پھاڑ قہقھے بلند ہوئے۔

"اوئی اللہ بچاؤ۔۔۔۔۔امی۔۔۔۔۔۔۔۔مر گیا۔۔۔" باہر سے معیز کی چیخ وپکار سنائی دے رہی تھی۔ جو کہ صاف نوٹنکی لگ رہی تھی کیوں کہ وہ اتنی آسانی سے کسی کے ہاتھ آنے والا نہیں تھا۔

-------------*-----------*-------

آج ان لوگوں کا آخری دن تھا۔ کل ان لوگوں نے نکل جانا تھا واپسی کے لئے۔ ابھی وہ لوگ کمپنی گارڈن کے لئے نکلنے والے تھے۔ تبھی ڈرائینگ روم سے ایک زوردار چیخ بلند ہوئی۔ سبھی ہڑبڑا کر وہی جمع ہوگے کہ آخر ہوا کیا۔ دیکھا تو معیز ایک طرف زمین پر بے سدھ پڑا تھا اور دوسری طرف اسکا موبائل۔ ایہا نے گھبرا کر اسے ہلایا جلایا۔ مگر پھر بھی وہ ٹس سے مس نہ ہوا۔ تو زرناب پانی کا جگ اٹھا لائی۔ اور اس اس سے پہلے کہ وہ اس پر پانی ڈالتی معیز کے وجود میں حرکت ہوئی۔

"ہوا کیا ہے؟" اشارہ نے اسے بیٹھتے دیکھ کر کہا۔

"پوچھو مت کیا ہوا یہ لو دیکھو۔" خوفزدہ ہو کر اسنے اپنا موبائل اسکے آگے لہرایا۔ تو مہرماہ نے آگے بڑھ کر جھٹ سے موبائل چھین لیا۔ جیسے ہی اسکی نظر سکرین پر پڑی۔ اسکے منہ سے ہنسی کا فوارہ ابل پڑا۔ اسے ہنستے دیکھ کر اشارہ نے بھی سکرین پر دیکھا وہ بھی ہنسنے لگی۔ باری باری سب ہی سب ہی دیکھ کر ایک دوسرے کو موبائل پاس کر رہے تھے اور ہنس رہے تھے۔

"ارے آپ لوگوں کو ہنسی آرہی ہے۔ میں نے دیکھا تو ڈر گیا کہ یہ کون بھوت ہے میری کونٹکٹ لسٹ میں جس کا سٹیٹس مجھے شو کر رہا ہے۔ مارے ڈر کے تو میں بے ہوش ہو گیا تھا۔" معیز نے مسخرے پن سے کہا۔ زرناب نے اب تک نہیں دیکھا تھا وہ مشکوک ہوئی۔ اسنے عمار سے معیز کا فون جھپٹا اور دیکھا تو اسکا خدشہ درست نکلا۔ معیز اسکا کل والا سٹیٹس دیکھ رہا تھا جو اسکو ڈیئر میں ملا۔ اسنے سوچا تھا وہ بعد میں ڈیلیٹ کر دے گی۔ مگر کل سے اسکا موبائل ہی

نہیں مل رہا تھا۔ یہ بھی یقیناً اس کی کارستانی ہو گی۔ اسنے غصے میں پانی جگ معیز پر انڈیل دیا جو وہ اسے ہوش میں لانے کے لئے لائی تھی۔

"معیز سدھر جا نہیں تو انہی۔ میں سے کسی کے ہاتھوں شہید ہو گا۔" ولید نے اسے کہا۔

"ابھی کوئی مائی کا لال پیدا نہیں ہوا جو معیز کا بال بھی باکا کر سکے۔" اسنے بڑھک ماری۔

"تمہیں تو میں گنجا کر کے بتاتی ہوں۔" زرناب اسکے پیچھے لپکی جو اسکے بازو پر زور سے چٹکی کاٹ کر بھاگ چکا تھا۔ اشارہ بھی ان پر لعنت بھیجتی وہاں سے نکل گئی کہ راہداری میں عالم نے اسے روکا اسنے سوالیہ نگاہوں عالم کو دیکھا جو نہایت سنجیدہ نظر آرہا تھا۔ اسے دیکھ کر اشارہ کو کل مال روڈ پر اسکی گفتگو یاد آئی جو اسنے سنی تھی۔ وہ پوچھنا چاہتی تھی کہ یہ ایمی کون ہے؟ جسکے لئے اسکے انداز میں فکر تھی۔ مگر ابھی ان درمیان اتنی بے تکلفی نہیں تھی جو وہ دھڑلے سے پوچھ لیتی کچھ کام تھا؟" اسنے پوچھا۔

"نہیں کچھ کام تو نہیں تھا بس یہ پوچھنا تھا کہ۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ اتنا کہہ کر خاموش ہو گیا۔

"جی کیا پوچھنا ہے۔" اسنے دھڑکتے دل سے کہا پتا نہیں اسے کیا پوچھنا ہو۔

"کہ واقعی کوئی بھی ویڈیو دیکھتے ہوئے آنکھ بند اور منہ کھول لیتی ہیں۔" وہ شرارتی مسکراہٹ دبائے پوچھ رہا تھا۔ انداز ایسا تھا گویا کوئی بہت ہی اہم بات جاننی ہو۔ اسکی بات سن کر اشارہ کا منہ حیرت سے کھل گیا اسے لگا نہ جانے کیا پوچھنا ہو مگر یہ سن کر اسے حیرت ہوئی۔ عالم نے ہنستے ہوئے اسکا منہ بند کیا اور گال تھپتھپاتا چلا گیا۔ اسکے جانے کے بعد وہ ہوش میں آئی۔

"یہ معیز کا بچا یہ واقعی میرے ہی ہاتھوں ضائع ہو گا۔" وہ غصے سے مٹھیاں بھیچ کر بولی۔

اسی نے یہ بکواس سب کے سامنے کی تھی۔اسے سب کے سامنے ذلیل کر کے رکھ دیا تھا۔

-------------*---------------*-----

"نہیں کبڈی کھیلے گے۔"جویریہ بولی۔

"ڈوریمون تم تو چپ ہی رہو اپنا دماغ لگاؤ نوبیتا کا نہیں یہاں کہاں کبڈی کھیلے گے۔"زرناب نے کہا۔یہ لوگ اس وقت تک کمپنی گارڈن میں تھے۔اور کونسا گیم کھیلیں گے اس بات پر بحث کر رہے تھے۔

"تم بھوتنی چپ رہو تمہارا سٹیٹس دیکھ کر سب کو پتا چل گیا ہے کہ تم حقیقتاً کیسی دکھتی ہو۔"اسنے کہا۔

"سہی کہا تم نے میرا تو ہارٹ فیل ہونے والا تھا اتنی ڈراونی شکل دیکھ کر وہ تو امی کی دعاؤں کا حصار رہتا ہے میرے ارد گرد اسی لئے بچ گیا۔"معیز نے بھس میں چنگاری ڈالی۔

اوئے ہوئے کیا ہو رہا ہے یہاں۔بھائی پلیز تھرڈ ورلڈ وار مت سٹارٹ کرا دینا۔"اس سے پہلے زرناب کوئی جواب دیتی عباد بول پڑا۔

"پھر جلدی ڈیسائڈ کرو کونسا گیم کھیلنا ہے۔"شاریہ نے کہا۔

"Dog and the Bone کھیلے گے۔گرلز vs بوائز۔ڈیسائیڈ ہو گیا۔اب کوئی بحث نہیں کرے گا۔"عالیان نے کہا۔

"لیکن بوائز زیادہ ہیں اور گرلز کم ہیں۔۔۔۔۔"انابیہ بولی۔

"میں نہیں کھیلوں گا۔"عارفین نے کہا۔ولید نے اسے راضی کرنے کی کوشش کی مگر پھر بھی وہ نہیں مانا تو ان لوگوں نے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا۔

"تو ایسا کرتے ہیں کہ سعید بھائی اور عارفین بھائی کو ریفری بنا دیتے ہیں۔ اور فردوسیہ بھابی کو گرلز کی ٹیم میں لے لیتے ہیں۔ اس طرح دونوں ٹیم برابر ہو جائیں گی۔" روشنی نے آئیڈیا دیا۔

"تو پھر ڈن گیم اسٹارٹ کرتے ہیں۔" مہرماہ نے کہا۔ دونوں ٹیمیں تیاری کرنے لگی۔ معیز اور عمار نے باونڈری بنانے کے بعد اس کے بیچ بڑا سا سرکل بنایا اور اس میں ایک رومال رکھ دیا۔ پھر سب کمر کس کے میدان میں آ گئے جیسے ہی سعید بھائی نے روز کہا۔ دونوں ٹیموں کے روز آگے آ گئے۔ بوائز کی طرف سے عالم اور گرلز کی طرف سے فردوسیہ بھابھی آئیں۔ دونوں سرکل کے گرد رومال اٹھانے کے لئے گھومنے لگے۔ "دیکھ عالم میں تجھ سے بڑی ہوں عمر میں بھی اور درجے میں بھی۔ ایسی لئے مجھے لے کے جانے دے رومال ایک پوائنٹ سے کیا جائے گا تیرا۔" بھابھی نے کہا۔

"نہ نہ بھابھی جی گیم میں کوئی رشتہ کوئی درجہ نہیں ہوتا۔" اس نے صاف ہری جھنڈی دکھائی۔

"لیکن میرا تو تجھ سے دوہرا رشتہ ہے۔ فیوچر میں تجھے میری ضرورت بھی پڑے گی۔ اسی لئے سوچ لے۔" انہوں نے دھمکایا۔

"آپ سے کسنے کہا مجھے کسی کی ضرورت ہے ابھی میرے بازوں میں اتنا دم تو ہے ہی کہ اپنے کام ڈائریکٹ ہی کروں۔" اسنے کہا اور رومال لینے کے لئے نیچے جھکا تو دیکھا رومال غائب اور سر اٹھا کر سامنے دیکھا تو بھابھی بھی غائب۔ سب لڑکیاں خوب شور مچا رہی تھی لڑکوں کو لوزر بول رہی تھیں وہ بیچارے منہ لٹکائے ہوئے عالم کو گھور رہے تھے جو ہکا بکا ابھی بھی وہیں پر کھڑا تھا۔

"اوئے آجا واپس تو نے بہت بڑا معرکہ سر کر لیا ہے۔ جیسے لگتا ہے بھابھی گھر پر ملتی ہی نہیں جو ساری گپ شپ یہی لڑا رہا تھا۔" ولید نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔ تیر سعید بھائی نے لیلی کہا تو گرلز کی ٹیم سے زرناب اور بوائز کی ٹیم سے معیز آیا۔

"اہاں ریبٹ تم اب تو بڑا مزہ آئے گا۔" معیز نے کہا۔

"لوزر تم لوگ ہار جاؤ گے ہم لوگوں سے اسی لیے زیادہ محنت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔" زرناب نے کہا۔

"وہ تو بعد میں پتہ چلے گا کون لوزر ہے اور کون ویز ہے۔ چل جتنے کا اتنا ہی شوق ہے نا تو لے جا رومال لیکن پانچ سیکنڈ میں۔" وہ بولا۔

"وہ تو میں لے ہی جاونگی۔" وہ سرکل کے گرد گھومتے ہوئے بولی۔

"لے جا۔ جا تو بھی کیا یاد کرے گی کہ کس سخی سے پالا پڑا ہے۔" معیز نے سخاوت کے اگلے پچھلے تمام ریکارڈ بریک کیے۔ ایک پل کو تو زرناب بھی شبہ میں پڑ گئی کہ واقعی یہ معیز ہی ہے۔ پھر سر جھٹکتے ہوئے رومال لے کر بھاگنے لگی۔ ابھی وہ باؤنڈری بھی نہیں کر اس کر پائی تھی کہ اسے پیٹھ پر ایک زوردار دھپ پڑی۔ ہائی اللہ۔۔۔۔۔ وہ پلٹی۔۔ تو پیچھے کھڑا معیز دانت نکوس رہا تھا۔

"تم آؤٹ ہو چکی ہو ریبٹ۔ تم نے سوچ بھی کیسے لیا ریبٹ کے میں تمہیں اتنی آسانی سے جیتنے دوں گا۔ ویسے یہ کہاوت تم پر بالکل فٹ بیٹھتی ہے کہ ہوشیار کوا گو میں گرتا ہے۔" اس نے مزے سے کہا۔ اب دونوں ٹیموں کے پوائنٹس ایکول ہو چکے تھے۔ زرناب اسے غصے سے گھورتی ہوئی اپنی جگہ پر آ گئی

اب عارفین نے سن فلاور کہا تو ولید اور شاریہ آئے۔

"ولید بھائی آپ اس خوشامدن کی باتوں کے جھانسے میں نہیں آئیں گے اس بار آپ کو جیت کر ہی آنا ہے۔" عمار نے ولید سے کہا۔

"اوکے بھائی جیت کر ہی آؤں گا۔" اسنے کہا۔

"ولید بھائی آپ تو کتنے اچھے ہیں۔" شاریہ کی بٹرنگ شروع ہو گئ تھی۔

"تم بھی تو کتنی اچھی ہو گڑیا۔" وہ بولا۔

"وہ تو میں ہوں ہی لیکن آپ بہت بہت زیادہ اچھے ہیں۔" وہ اسے باتوں میں لگائے ہوئے تھی۔

"میں کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو اس بار تمھیں جیتنے نہیں دوں گا۔" اسنے کہا۔

"لیکن آپ تو میرے اچھے والے بھائی ہیں۔" اسنے نہایت لگاوٹ سے کہا۔

"ہاں مجھے پتا ہے کہ میں تمہارا سب سے اچھا بھائی ہوں۔۔۔۔۔۔" اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی شاریہ رومال لے کر وہاں سے فرار ہو چکی تھی۔ اور اب اسے ٹھینگا دکھاتے ہوئے ہنس رہی تھی۔ وہ اس کی چالاکی پر ہنستے ہوئے واپس آ گیا جہاں سارے کے سارے لڑکے اسے بری طرح سے گھور رہے تھے۔

"اوفو کیا ہوا میں ہار گیا تو تم لوگ تو ہو نا۔" اس نے انہیں ٹھنڈا کرنا چاہا۔ اس طرح کر کے دونوں ٹیموں کے چار چار مائنس ہو گئے تھے اب آخری جوڑی جویریا اور بلال کی تھی ان دونوں پر دونوں ٹیم کی جیت اور ہار کا دارومدار تھا دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے سرکل کے گرد گھوم رہے تھے انابیہ نے پیچھے سے جویریا کو دیکھتے ہوئے کہ !!!

Partner! you can do it

تمہارا تو بس نہیں چل رہا ہو گا کے جویریہ کو ہٹا کر تم خود رومال اٹھا لاؤ! زرناب نے انابیہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم تو چپ ہی رہو بوبو اپنے ٹائم پر تو کچھ بھی نہی کی تھی اور مجھے بول رہی ہیں

اس نے کہا رومال اٹھالو اور تم بھی اٹھالائیں۔" اسنے طنز کیا۔ جویریہ نے ان لوگوں کو گھور کر دیکھا جو اسکا دھیان بھٹکا رہیں تھیں۔ بلال نے اسکا دھیان بھٹکا دیکھا تو موقع کا فائدہ اٹھایا اور رومال لے کر بھاگ لیا۔ اسے رومال لے کر بھاگتے دیکھ کر جویریہ پیچھے سے اس پر جھپٹی اور اس چکر اسکی ہاتھ میں چرررکی آواز کے ساتھ بلال کی شرٹ اسکے ہاتھ میں آگئی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ہکا بکا سی اپنے ہاتھ میں موجود شرٹ کے ٹکڑے کو دیکھتی اور کبھی شرٹ والے کو جس کی صورت رونے والی ہو گئی تھی اپنی عزیز از جان شرٹ کی درگت دیکھ کر۔ پھر وہ ٹکڑا اس کے منہ پر مار کر لڑکیوں کی طرف بھاگ گئی۔ اور زور سے چلا کر بولی "یہ جیت گئے ہم لوگ۔" گویا اس کی شرٹ کا پھاڑنا کوئی بات ہی نہ ہو۔

"لوزرز اب تم لوگ کو آئسکریم کھلانا پڑے گا ہم لڑکیوں کو۔" زرناب معیز کو چڑھاتے ہوئے بولی۔

"تم لوگ چیٹنگ کر کے جیتے ہو چیٹر کوک۔" وہ بولا۔

"اچھا جی ہم لوگ جیت گے تو چیٹنگ سے اور خود جیتے ہوتے تو جیسے بڑی ایمانداری سے جیتے۔" زرناب تنک کر بولی۔

"اور نہیں تو کیا تم لوگوں کی طرح چیٹنگ نہیں کرتے سمجھی۔" اسنے کہا۔

"جیت تو گیے نہ اب شرافت سے آئس کریم کھلاؤ۔" وہ بولی۔

" بھئی یہ آئسکریم کا تو نہیں ڈن ہوا تھا۔ میں تو نہیں جانتا کچھ بھی۔" اسنے لاپروائی سے کندھے اچکائے۔

" ایسے کیسے نہیں جانتا۔ کھلانا تو پڑے گا۔" وہ غصے سے بولی۔

"کھلا دیا جائے گا ندیدی نہیں کھلا کر ہم لوگوں نے کوئی آفت تھوڑی مول لینی ہے۔" اسنے اسے چڑایا۔

"کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا ہاں۔" وہ لڑنے کے موڈ میں آچکی تھی۔

"مطلب بالکل صاف ہے کہ اگر تم جیسی ندیدیوں کو آئسکریم نہ کھلائی گئ تو تم لوگوں نے اگلے کو گھور گھور کر ہی بیمار کر دینا ہے۔" وہ حفظ ماتقدم کے طور پر دور ہوتے ہوئے بولا۔

"یہ ندیدہ کسیے کہا تم نے ہاں۔" وہ غصے سے بولی۔

"ظاہر ہے تمہیں ہی کہوں گا تمہارے علاوہ یہاں پر ہے ہی کون ندیدہ۔" وہ اسے چڑھاتے ہوئے بھاگ لیا۔ ہار پیچھے زرناب سے غصے سے دانت کچکچا کر رہ گئی۔

وہ لوگ بلال کو کھری کھری سنانے والے تھے مگر اس کی بیچاری سی شکل دیکھ کر ترس کھا گئے تھے اس کا بھی تو نقصان ہوا تھا۔ بے چارہ اپنی شرٹ کے صدمے سے ہی نہیں نکل پا رہا تھا۔

"بہت اچھا ہوا تیرے ساتھ یہی ہونا چاہیے۔ میں جب کتنی منتیں کر کے تجھ سے مانگ رہا تھا تو تو کتنے نخرے دکھا رہا تھا مجھے۔ بہت اچھا ہوا۔" عالیان اس کے پاس آکر بولا۔

"کمینے تو تو چپ ہی رہ تیری گندی نظر لگی ہے میری شرٹ کو۔" اس نے کہا۔

"ہاں نظر لگانے کے لئے تو مجھے تیری شرٹ ہی ملی تھی بڑے ہیرے موتی جڑے ہیں نہ اس میں۔" وہ طنزیہ بولا۔

"تم دونوں چپ ہونے کا کیا لو گے۔" آصف نے کہا۔

"کچھ نہیں بس تو فی الحال مجھے اپنی جیکٹ دے دے۔" بلال بولا۔

"مت دے آصف آئسکریم کا خرچہ بچ جائے گا۔" عالیان نے کہا۔

"مطلب؟" اس نے حیرت سے پوچھا۔

"مطلب یہ کہ اس کی شکل کچھ غریب غریب سی ہے اور سونے پہ سہاگہ کپڑے بھی پھٹ گئے ہے۔ آتے جاتے لوگ بھکاری سمجھ کر ہی کچھ پیسے دے دیں گے۔ اس طرح آئسکریم کا تھوڑا بہت خرچا تو نکل ہی آئے گا۔" وہ نہایت سنجیدگی سے بولا۔

"ایک سیکنڈ یہ غریب کسے کہا تو نے۔" بلال نے تڑپ کر کہا۔

"تجھے اور کسے کہوں گا۔" وہ نہایت اطمینان سے بولا۔

"تو نے مجھے غریب کہا یعنی کہ مجھے۔۔۔۔۔۔" وہ صدمے سے چور لہجے میں بولا۔

"ہاں تو تجھے دیکھ کر کوئی بھی یہی کہے گا۔" اسنے کہا۔

"بس یار تم لوگ تو ایسے لڑتے ہو جیسے دوست نہ ہو بلکہ دشمن ہو۔" کافی دیر سے ان کی بحث سنتا ندیم بولا۔

"ہاں تو تجھے کس نے بولا یہ میرا دوست ہے دوست ایسے کمینے نہیں ہوتے جتنا یہ ہے۔" بلال نے عالیان کو گھورتے ہوئے کہا۔

"بس کرو یار و اب چلو بھی سب نکل گئے ہم ہی لوگ پیچھے رہ گئے ہیں۔" آصف نے کہا۔

تو وہ سب بھی آگے بڑھ گئے۔

----------*-----------*----------*-

سارے لوگ اس وقت فارم ہاؤس کے قریب بنے

آئس کریم پارلر میں تھے۔

"مجھے چوکوچپ چاہیے۔" عالیان اور زرناب نے بیک وقت کہا۔ ان دونوں نے بے ساختہ ایک دوسرے کو گھورا۔ یہاں سیلف سروس تھی اسی لئے وہ دونوں اس وقت کاؤنٹر پر تھے۔

"سوری ہمارے پاس ایک ہی اسکوپ بچا ہے۔ آپ دونوں میں سے کوئی دوسرے فلیور ٹرائی کر لے۔ ہمارے پاس کافی ویرائٹی ہے۔" ویٹر نے معزرت خواہ انداز میں کہا۔

"نو وے مجھے چوکوچپ ہی چاہیے۔" زرناب نے ضدی انداز میں کہا۔

"اوکے میم۔ سر آپ کوئی اور فلیور ٹرائی کریں۔" ویٹر عالیان سے بولا۔

"نہیں مجھے چوکوچپ ہی چاہیے۔ آپ ان میڈم سے کہیں یہ دوسرا فلیور ٹرائی کریں۔" اس نے زرناب کی طرف اشارہ کیا۔

"مجھے اس کے علاوہ کوئی اور فلیور پسند ہی نہیں۔" وہ بولی۔

"یہ میرا ہیڈ ایک نہیں ہے۔ آپ پلیز مجھے چوکوچپ دیں۔" زرناب سے کہنے کے بعد اس نے ویٹر کو مخاطب کیا۔ ویٹر نے بے بسی سے ان دونوں کو دیکھا جو اپنی ضد سے ہٹنے کو تیار ہی نہ تھے۔

"ایسا کریں آپ دونوں شئیر کر لیں۔" اس نے مشورہ دیا۔

"میرا دماغ خراب ہے جو میں اپنی آئس کریم ان کے ساتھ شئیر کروں گی۔" وہ منہ بگاڑ کر بولی۔

"تو مجھے بھی کوئی شوق نہیں آپ کے ساتھ شئیر کر کے آئسکریم کھانے کا۔" اس نے بھی دوبدو کہا۔ ویٹر نے جیسے ہی آئسکریم نکال کر کاؤنٹر پر رکھا زرناب نے بڑی پھرتی سے آئسکریم اٹھائی اور اتنی ہی پھرتی سے ایک بائٹ بھی لے لیا۔

"اب بتائیں اب کیا کریں گے اب یہ آئسکریم تو میری ہو گی۔" زرناب بڑی معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولی۔

"اتنی آسانی سے تو میں بھی نہیں چھوڑوں گا۔ میں ہی بیوقوف ہوں جو ہر بار نقصان اٹھاؤں۔" یہ کہہ کر اس نے آئسکریم پر جھپٹا مارا اور جلدی سے ایک بائٹ لے لیا ہے۔

"اب تو یہ آئس کریم میری ہو گئی نا۔" اس نے محظوظ نظروں سے زرناب کو دیکھا جو حیرت سے منہ کھولے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے آپ ایسے کیسے میری آئسکریم کھا سکتے ہیں۔" وہ غصے سے بولی۔

"یہ وہی بدتمیزی ہے جو آپ نے میرا ہیڈفون ہتھیاتے وقت کی تھی۔" وہ مزے سے بولا۔

"وہ الگ بات ہے۔ وہ تو مجھے ضرورت تھی اسکی اسی لئے میں نے ایسا کیا تھا۔" اسنے کہا۔

"ہاں تو ابھی مجھے آئسکریم کی ضرورت ہے۔ اسی لئے حساب برابر ہوا۔" وہ بولا۔

"ایسے کیسے حساب برابر۔ یہ غلط ہے آپ ایسے تھوڑی کر سکتے ہیں۔" اسنے کہا۔

"کیوں نہیں کر سکتا کیا میرے سر پر سینگ لگے ہوئے ہیں یا دم نکل آئی ہے۔" وہ اطمینان سے بولا۔

"آپ کو شرم آنی چاہیے کسی لڑکی سے چھین کر آئس کریم کھاتے ہوئے۔" زرناب نے اسے شرم دلانی چاہی۔

"کیوں آپ کو شرم آئی تھی مجھ سے ہیڈفون چھینتے ہوئے۔ نہیں نہ تو پھر میں خوامخواہ کیوں شرماتا پھروں۔" وہ مزے سے کہتے ہوئے آئسکریم کا بائٹ لے ہی رہا تھا کہ زرناب نے پھر جھپٹا مارا۔ عالیان نے اسے آئس کریم کی طرف جھپٹتے دیکھ کر اس کی دسترس سے آئسکریم دور کرنا چاہا اس چکر میں آیسکریم ان دونوں کے ہاتھوں کو خیر آباد

کہتے ہوئے سامنے سے آتے عارفین کی شرٹ کی زینت بن چکی تھی۔ ان دونوں نے گڑبڑا کر بے ساختہ دوسرے کو دیکھا۔ زرناب جلدی سے کاؤنٹر پر رکھے ٹشو باکس میں سے کچھ ٹشو نکال کر عارفین کی طرف بڑھی۔

"ارے آپ کی شرٹ خراب ہوگئی عارفین

بھائی لائے میں صاف کر دوں۔" وہ ٹشو سے اسکی شرٹ صاف کرتے ہوئے بولی۔

"نہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں خود کرلوں گا۔" اس نے زرناب سے ٹشو لیتے ہوئے کہا۔

"ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا عالیان آپ کو عارفین بھائی آپ کے بڑے بھائی ہیں۔ اسی کا لحاظ کر لینا چاہیے تھا۔ آئس کریم نہیں کھانی تھی تو نہ کھاتے یوں اس طرح ان پر پھینکنی تو نہیں چاہیے تھی۔" وہ بڑی معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولی۔

"ہیں کیا مطلب؟" وہ حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے بولا جو بڑی معصوم بنی اس کے اوپر سارا ملبہ گرا رہی تھی۔

"بھئی میرا مطلب یہ ہے کہ آپ کو اس طرح نہیں کرنا چاہیے تھا۔ تھوڑے تو مینرز دکھانے چاہیے تھے۔" یہ کہہ کر وہ مزے سے بھس میں چنگاری ڈال کر چلتی بنی۔ اب پیچھے جو بھی ہو عالیان کے ساتھ اس کی بلا سے بھاڑ میں جائے۔ اس نے حیرت سے چلتی پھرتی آفت کو دیکھا جو مزے سے اسکی بینڈ بجانے کا سامان کر کے جا چکی۔ پھر اسکی نظر عارفین پر پڑی جو خونخوار تاثرات لئے اسے ہی گھور رہا تھا۔ "وہ میں نے نہیں کیا اسنے۔۔۔۔" وہ گڑبڑا کر وضاحت دینے لگا۔ پھر ولید کے آنے پر معاملہ رفع دفع ہو گیا۔ مگر عارفین نے اسے زبردست قسم کی گھوری سے نوازنا فرض سمجھا جسے عالیان نے غنیمت جانا۔

----------*------------*--------*---

وہ کافی دیر سے اسے دیکھ رہا تھا جو اطمینان سے آئس کریم کھاتے ہوئے موبائل میں کچھ دیکھ رہی تھی۔ وہ اتنی مگن تھی کہ اسے آس پاس کا بھی ہوش نہیں تھا یہاں تک کہ کب سارے لوگ اٹھ کر چلے گئے اسے یہ بھی پتہ نہیں چلا۔ اشارہ نے اطمینان سے اپنی آیسکریم ختم کی۔ اور ٹشو سے ہاتھ صاف کرنے کے بعد ادھر ادھر نظر دوڑائی تو دیکھا کہ وہاں وہ اکیلی ہے۔ وہ گھبرا کر کھڑی ہوئی تبھی اسکی نظر بازو والی چیئر پر بیٹھے عالم پر گئی۔ جو پر شوق نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اس نے سکون کی سانس لی۔

"باقی لوگ کہاں ہیں۔" اس نے عالم سے پوچھا۔

"سب لوگ چلے گئے۔" عالم نے کہا۔

"ایسے کیسے مجھے اکیلے چھوڑ کر وہ لوگ جا سکتے ہیں۔" اس نے بے یقینی سے کہا۔

"اکیلے کہاں چھوڑ کر گئے ہیں میں بھی تو ہوں نہ۔" وہ کھڑے ہوتے ہوئے بولا۔

"اب گھر کیسے جائیں گے مجھے تو راستہ بھی نہیں پتا۔" وہ فکر مندی سے بولی۔

"تم ٹینشن نہ لو مجھے پتا ہے راستہ ادھر قریب ہی ہے۔" وہ تسلی دیتے ہوئے بولا۔

"شکر ہے خدا کا۔" اشارہ نے شکر ادا کیا۔

"ان لوگوں نے جاتے ہوئے مجھے بتایا کیوں نہیں۔" اسنے چلتے ہوئے پوچھا۔

"کیوں کہ میں نے منع کر دیا تھا۔" وہ اطمینان سے بولا۔

"لیکن کیوں؟" اس نے تیکھی نگاہوں سے دیکھا۔

"بھئی ظاہر ہے مجھے تمہارے ساتھ تھوڑا ٹائم سپینٹ کرنا تھا۔" وہ مزے سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"میں ایسی ویسی لڑکی نہیں ہوں۔" اشارہ نے اس کی نگاہوں سے گڑبڑا کر کہا۔

" what to do you meanایسی ویسی لڑکی نہیں ہوں؟" اسنے آئبرو چڑھاتے ہوئے کہا۔

"میرا مطلب ہے کتنی دیر میں گھر آئے گا۔" اس کے انداز پر وہ گڑبڑا گئی۔ پھر اسے سمجھ آیا اسنے کیا بکواس کی ہے۔

"ہاں مطلب کیا ہے تمہارا میں ایسا ویسا لڑکا دکھتا ہوں تمہیں ہاں بولو۔" وہ اس کی طرف خونخوار تیور لئے بڑھتے ہوئے بولا۔

"نن۔۔۔۔نہیں میرا یہ مطلب نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ پیچھے ہوتے ہوئے بولی۔

"پھر کیا مطلب تھا۔۔۔" اب وہ اسکے ایک دم قریب آچکا تھا۔

"کک۔۔۔۔کچھ ننن۔۔۔۔نہیں۔۔۔" وہ ایک دیوار سے لگ گئی تھی۔

"تو پھر کیوں کہا تھا؟" اسنے ایک ہاتھ سے اسکے چہرے پر آئے بال ہٹاتے ہوئے کہا۔

"دماغ خراب ہو گیا تھا اس لئے۔۔۔۔" اسنے زیر لب کہا تھا مگر اسکی تیز سماعت سے یہ جملہ محفوظ نہ رہ سکا۔ اسکے خوفزدہ چہرے پر ایک نظر ڈالتے وہ اس پر جھکا تھا۔ اسے اتنے قریب دیکھ کر مارے خوف کے اسنے زور سے آنکھیں میچ لیں۔ اسکا دل اتنی تیز رفتاری سے دھڑک رہا تھا گویا سینہ توڑ کر ابھی باہر آجائے گا۔

اسکے خوفزدہ تاثرات سے محظوظ ہوتا وہ اپنے انگوٹھے سے اسکے ہونٹ کے کنارے لگی کریم صاف کرنے لگا پھر اس سے تھوڑا فاصلے پر کھڑا ہو گیا۔ اشارہ نے ڈرتے ڈرتے آنکھیں کھولیں تو دیکھا وہ سامنے ہی کھڑا بڑی نظروں سے اسے تک رہا تھا۔ بدتمیز کہیں کا اسکی جان نکال کر کتنے مزے سے مسکرا رہا تھا اشارہ نے اسے غصے سے گھورا۔

"کیاہوا ایسے کیوں دیکھ رہی ہو۔ بہت ہنڈسم لگ رہا ہوں کیا؟" اسنے شرارت سے پوچھا۔

"نہیں بہت ہی خبیث لگ رہے ہیں یوں مسکراتے ہوئے۔" اسنے دل ہی دل میں کہا۔ سامنے بول کر اسے مصیبت تھوڑی مول لینی تھی۔

"کتنا ٹائم لگے گا۔" اسنے بات بدلی۔

"ہائے تمہیں تو مجھسے بھی زیادہ جلدی ہے۔ تم کہو تو گھر والوں سے بات کر کے یہیں آج ہی نکاح پڑھوا لیتے ہیں۔" وہ مزے سے بولا۔

"کیا!!! میرا مطلب ہے گھر کب آئے گا۔" اسنے فوراً وضاحت کی۔ اتنی سی بات کو وہ کہاں سے کہاں تک لے گیا تھا۔

"اچھا!۔۔ مجھے لگا تم شادی کی بات کر رہی ہو۔ گھر آنے میں ابھی کچھ منٹ ہی لگے گے۔" وہ منہ بسور کر بولا۔ اسے منہ بناتے دیکھ کر وہ ہنس دی۔ تبھی عالم کا موبائل رنگ کرنے لگا۔

عالم نے نمبر دیکھا ایمی تھی اسنے فون کاٹ دیا وہ ابھی اس سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اسکا ارادہ تھا وہ رات تک فری ہو کر خود ہی کال کرے گا۔ لیکن موبائل پھر سے بجنے لگا۔ اسنے اٹھا لیا کہ کیا پتا کوئی ایمرجنسی ہو۔

"ہاں ہلو ایمی السلام علیکم" اسنے کہا۔

"کیا ہوا تم پریشان مت ہو۔" وہ فکرمندی سے بولا۔

"میں کل دوپہر تک پہنچ جاؤ گا۔ تم ٹینشن نہ لو۔" اسنے کہا۔

اشارہ اسکی بات سن رہی تھی اسے تجسس ہوا کہ یہ ایمی ہے کون؟ تبھی گھر آگیا۔ عالم نے اسے اندر جانے کا اشارہ کیا اور خود فون پر بات کرتے ہوئے باہر چلا گیا۔ وہ اندر کی طرف بڑھ گئی۔ وہ سوچ رہی تھی وہ ضرور روشنی سے پوچھے گی کہ یہ ایمی ہے کون جس کے بارے میں عالم اتنا فکر مند رہتا ہے۔

--------*-----------*---------*----

"چلو مووی دیکھتے ہی رات میں۔" کھانے سے مکمل طور پر صاف کرتے ہوئے عالیان نے کہا۔

"پر کون سی مووی دیکھیں گے۔" آصف نے پوچھا۔

"میں بتاؤں کون سی مووی دیکھیں گے۔" زرناب نے جوش سے کہا۔

"نہیں ریبٹ تم تو معاف ہی کر دو۔ ہم لوگ خود ہی سوچ لیں گے۔" معیز با قائدہ ہاتھ جوڑ کر بولا۔

"کیوں میرے بتانے پر کیا اعتراض ہے۔" اس نے ناک چڑھاتے ہوئے پوچھا۔

"اعتراض نہیں اعتراضات ہیں۔" عمار نے کہا۔

"کیوں اعتراض ہے؟" وہ غصے سے ناک پھلاتے ہوئے بولی۔

"کوئی ایک ہو تو گناؤ۔" معیز نے کہا۔

"دراصل ہم لوگوں کا ذوق بہت اعلی ہے تو ہم لوگ آپ کے میعار کی مووی نہیں دیکھ سکتے۔" عمار بڑی بے نیازی سے بولا۔

"ہاں مجھے پتہ ہے کتنا اعلی ہے ہالی وڈ کی گندی سڑی ہوئی مووی تم لوگوں کا اعلی میعار ہیں۔" وہ اسکی نقل اتارتے ہوئے بولی۔

"اوئے ہوئے جھگڑا کیوں کر رہی ہو انہی لوگوں کو ڈیسائڈ کرنے دو نہ کون سی مووی دیکھنی ہے۔" جویریہ بولی۔

"اوکے تو پھر کھانے کے بعد سب جمع ہو جانا ٹی وی لاؤنج میں۔" عمار نے اعلان کیا۔

پھر یہ لوگ مووی دیکھنے کی تیاری کرنے لگے۔

بیچ میں ایبہا جویریہ مہرماہ شاریہ بیٹھی ہوئی تھی اور باقی ادھر ادھر زرناب اشارہ اور انابیہ تھیں۔ اور سارے لڑکے پیچھے بیٹھے تھے۔

معیز نے مووی آن کی۔

"یہ کون سی مووی ہے۔" ایبہا نے پوچھا۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

****

وہ ہکا بکا سی اپنے ہاتھ میں موجود شرٹ کے ٹکڑے کو دیکھتی اور کبھی شرٹ والے کو جس کی صورت رونے والی ہو گئی تھی اپنی عزیز از جان شرٹ کی درگت دیکھ کر۔ پھر وہ ٹکڑا اس کے منہ پر مار کر لڑکیوں کی طرف بھاگ گئی۔ اور زور سے چلا کر بولی.

"یہ جیت گئے ہم لوگ۔" گویا اس کی شرٹ کا پھاڑنا کوئی بات ہی نہ ہو۔

"لوزرز اب تم لوگ کو آئسکریم کھلانا پڑے گا ہم لڑکیوں کو۔" زرناب معیز کو چڑھاتے ہوئے بولی۔

"تم لوگ چیٹنگ کر کے جیتے ہو چیٹر کوک۔" وہ بولا۔

"اچھا جی ہم لوگ جیت گے تو چیٹنگ سے اور خود جیتے ہوتے تو جیسے بڑی ایمانداری سے جیتے۔" زرناب تنک کر بولی۔

"اور نہیں تو کیا تم لوگوں کی طرح چیٹنگ نہیں کرتے سمجھی۔" اسنے کہا۔

"جیت تو گیے نہ اب شرافت سے آئس کریم کھلاؤ۔" وہ بولی۔

"بھئی یہ آئسکریم کا تو نہیں ڈن ہوا تھا۔ میں تو نہیں جانتا کچھ بھی۔" اسنے لاپروائی سے کندھے اچکائے۔

"ایسے کیسے نہیں جانتا۔ کھلانا تو پڑے گا۔" وہ غصے سے بولی۔

"کھلا دیا جائے گا ندیدی نہیں کھلا کر ہم لوگوں نے کوئی آفت تھوڑی مول لینی ہے۔" اسنے اسے چڑایا۔

"کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا ہاں۔" وہ لڑنے کے موڈ میں آچکی تھی۔

"مطلب بالکل صاف ہے کہ اگر تم جیسی ندیدیوں کو آئسکریم نہ کھلائی گئی تو تم لوگوں نے اگلے کو گھور گھور کر ہی بیمار کر دینا ہے۔" وہ حفظ ماتقدم کے طور پر دور ہوتے ہوئے بولا۔

"یہ ندیدہ کسیے کہا تم نے ہاں۔" وہ غصے سے بولی۔

"ظاہر ہے تمہیں ہی کہوں گا تمہارے علاوہ یہاں پر ہے ہی کون ندیدہ۔" وہ اسے چڑھاتے ہوئے بھاگ لیا۔ ہار پیچھے زرناب سے غصے سے دانت کچکچا کر رہ گئی۔

وہ لوگ بلال کو کھری کھری سنانے والے تھے مگر اس کی بیچاری سی شکل دیکھ کر ترس کھا گئے تھے اس کا بھی تو نقصان ہوا تھا۔ بے چارہ اپنی شرٹ کے صدمے سے ہی نہیں نکل پا رہا تھا۔

"بہت اچھا ہوا تیرے ساتھ یہی ہونا چاہیے۔ میں جب کتنی منتیں کر کے تجھ سے مانگ رہا تھا تو تو کتنے نخرے دکھا رہا تھا مجھے۔ بہت اچھا ہوا۔" عالیان اس کے پاس آکر بولا۔

"کمینے تو تو چپ ہی رہ تیری گندی نظر لگی ہے میری شرٹ کو۔" اس نے کہا۔

"ہاں نظر لگانے کے لئے تو مجھے تیری شرٹ ہی ملی تھی بڑے ہیرے موتی جڑے ہیں نہ اس میں۔" وہ طنزیہ بولا۔

"تم دونوں چپ ہونے کا کیا لو گے۔" آصف نے کہا۔

"کچھ نہیں بس تو فی الحال مجھے اپنی جیکٹ دے دے۔" بلال بولا۔

"مت دے آصف آئسکریم کا خرچہ بچ جائے گا۔" عالیان نے کہا۔

"مطلب؟" اس نے حیرت سے پوچھا۔

"مطلب یہ کہ اس کی شکل کچھ غریب غریب سی ہے اور سونے پہ سہاگہ کپڑے بھی پھٹ گئے ہے۔ آتے جاتے لوگ بھکاری سمجھ کر ہی کچھ پیسے دے دیں گے۔ اس طرح آئسکریم کا تھوڑا بہت خرچا تو نکل ہی آئے گا۔" وہ نہایت سنجیدگی سے بولا۔

"ایک سیکنڈ یہ غریب کسے کہا تو نے۔" بلال نے تڑپ کر کہا۔

"تجھے اور کسے کہوں گا۔" وہ نہایت اطمینان سے بولا۔

"تو نے مجھے غریب کہا یعنی کہ مجھے۔۔۔۔۔۔" وہ صدمے سے چور لہجے میں بولا۔

"ہاں تو تجھے دیکھ کر کوئی بھی یہی کہے گا۔" اسنے کہا۔

"بس یار تم لوگ تو ایسے لڑتے ہو جیسے دوست نہ ہو بلکہ دشمن ہو۔" کافی دیر سے ان کی بحث سنتا ندیم بولا۔

"ہاں تو تجھے کس نے بولا یہ میرا دوست ہے دوست ایسے کمینے نہیں ہوتے جتنا یہ ہے۔" بلال نے عالیان کو گھورتے ہوئے کہا۔

"بس کرو یار واب چلو بھی سب نکل گئے ہم ہی لوگ پیچھے رہ گئے ہیں۔" آصف نے کہا۔

تو وہ سب بھی آگے بڑھ گئے۔

----------*-----------*----------*-

سارے لوگ اس وقت فارم ہاؤس کے قریب بنے
آئس کریم پارلر میں تھے۔

"مجھے چوکوچپ چاہیے۔" عالیان اور زرناب نے بیک وقت کہا۔ ان دونوں نے بے ساختہ ایک دوسرے کو گھورا۔ یہاں سیلف سروس تھی اسی لئے وہ دونوں اس وقت کاؤنٹر پر تھے۔

"سوری ہمارے پاس ایک ہی اسکوپ بچا ہے۔ آپ دونوں میں سے کوئی دوسرے فلیور ٹرائی کر لے۔ ہمارے پاس کافی ویرائٹی ہے۔" ویٹر نے معزرت خواہ انداز میں کہا۔

"نو وے مجھے چوکوچپ ہی چاہیے۔" زرناب نے ضدی انداز میں کہا۔

"اوکے میم۔ سر آپ کوئی اور فلیور ٹرائی کریں۔" ویٹر عالیان سے بولا۔

"نہیں مجھے چوکوچپ ہی چاہیے۔ آپ ان میڈم سے کہیں یہ دوسرا فلیور ٹرائی کریں۔" اس نے زرناب کی طرف اشارہ کیا۔

"مجھے اس کے علاوہ کوئی اور فلیور پسند ہی نہیں۔" وہ بولی۔

"یہ میرا ہیڈ ایک نہیں ہے۔ آپ پلیز مجھے چو کو چپ دیں۔" زرناب سے کہنے کے بعد اس نے ویٹر کو مخاطب کیا۔

ویٹر نے بے بسی سے ان دونوں کو دیکھا جو اپنی ضد سے ہٹنے کو تیار ہی نہ تھے۔

"ایسا کریں آپ دونوں شئیر کر لیں۔" اس نے مشورہ دیا۔

"میرا دماغ خراب ہے جو میں اپنی آئس کریم ان کے ساتھ شئیر کروں گی۔" وہ منہ بگاڑ کر بولی۔

"تو مجھے بھی کوئی شوق نہیں آپ کے ساتھ شئیر کر کے آئسکریم کھانے کا۔" اس نے بھی دوبدو کہا۔ ویٹر نے جیسے ہی آئسکریم نکال کر کاؤنٹر پر رکھا زرناب نے بڑی پھرتی سے آئسکریم اٹھائی اور اتنی ہی پھرتی سے ایک بائٹ بھی لے لیا۔

"اب بتائیں اب کیا کریں گے اب یہ آئسکریم تو میری ہو گی۔" زرناب بڑی معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولی۔

"اتنی آسانی سے تو میں بھی نہیں چھوڑوں گا۔ میں ہی بیوقوف ہوں جو ہر بار نقصان اٹھاؤں۔" یہ کہہ کر اس نے آئسکریم پر جھپٹا مارا اور جلدی سے ایک بائٹ لے لیا ہے۔

"اب تو یہ آئس کریم میری ہو گئی نا۔" اس نے محظوظ نظروں سے زرناب کو دیکھا جو حیرت سے منہ کھولے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے آپ ایسے کیسے میری آئسکریم کھا سکتے ہیں۔" وہ غصے سے بولی۔

"یہ وہی بدتمیزی ہے جو آپ نے میرا ہیڈ فون ہتھیاتے وقت کی تھی۔" وہ مزے سے بولا۔

"وہ الگ بات ہے۔ وہ تو مجھے ضرورت تھی اسکی اسی لئے میں نے ایسا کیا تھا۔" اسنے کہا۔

"ہاں تو ابھی مجھے آئسکریم کی ضرورت ہے۔ اسی لئے حساب برابر ہوا۔" وہ بولا۔

"ایسے کیسے حساب برابر۔ یہ غلط ہے آپ ایسے تھوڑی کر سکتے ہیں۔" اسنے کہا۔

"کیوں نہیں کر سکتا کیا میرے سر پر سینگ لگے ہوئے ہیں یا دم نکل آئی ہے۔" وہ اطمینان سے بولا۔

"آپ کو شرم آنی چاہیے کسی لڑکی سے چھین کر آئس کریم کھاتے ہوئے۔" زرناب نے اسے شرم دلانی چاہی۔

"کیوں آپ کو شرم آئی تھی مجھ سے ہیڈ فون چھینتے ہوئے۔ نہیں نہ تو پھر میں خوامخواہ کیوں شرماتا پھروں۔" وہ مزے سے کہتے ہوئے آئسکریم کا بائٹ لے ہی رہا تھا کہ زرناب نے پھر جھپٹا مارا۔ عالیان نے اسے آئس کریم کی طرف جھپٹتے دیکھ کر اس کی دسترس سے آئسکریم دور کرنا چاہا اس چکر میں آیسکریم ان دونوں کے ہاتھوں کو خیر آباد کہتے ہوئے سامنے سے آتے عارفین کی شرٹ کی زینت بن چکی تھی۔ ان دونوں نے گڑبڑا کر بے ساختہ دوسرے کو دیکھا۔ زرناب جلدی سے کاؤنٹر پر رکھے ٹشو باکس میں سے کچھ ٹشو نکال کر عارفین کی طرف بڑھی۔

"ارے آپ کی شرٹ خراب ہو گئی عارفین

بھائی لائے میں صاف کر دوں۔" وہ ٹشو سے اسکی شرٹ صاف کرتے ہوئے بولی۔

"نہیں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے میں خود کر لوں گا۔" اس نے زرناب سے ٹشو لیتے ہوئے کہا۔

"ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا عالیان آپ کو عارفین بھائی آپ کے بڑے بھائی ہیں۔ اسی کا لحاظ کر لینا چاہیے تھا۔ آئس کریم نہیں کھانی تھی تو نہ کھاتے یوں اس طرح ان پر پھینکنی تو نہیں چاہیے تھی۔" وہ بڑی معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولی۔

"ہیں کیا مطلب؟" وہ حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے بولا جو بڑی معصوم بنی اس کے اوپر سارا ملبہ گرا رہی تھی۔

"بھئی میرا مطلب یہ ہے کہ آپ کو اس طرح نہیں کرنا چاہیے تھا۔ تھوڑے تو مینرز دکھانے چاہیے تھے۔" یہ کہہ کر وہ مزے سے بھس میں چنگاری ڈال کر چلتی بنی۔ اب پیچھے جو بھی ہو عالیان کے ساتھ اس کی بلا سے بھاڑ میں جائے۔ اس نے حیرت سے چلتی پھرتی آفت کو دیکھا جو مزے سے اسکی بینڈ بجانے کا سامان کر کے جا چکی۔ پھر اسکی نظر عارفین پر پڑی جو خونخوار تاثرات لئے اسے ہی گھور رہا تھا۔ "وہ میں نے نہیں کیا اسنے۔۔۔۔" وہ گڑبڑا کر وضاحت دینے لگا۔ پھر ولید کے آنے پر معاملہ رفع دفع ہو گیا۔ مگر عارفین نے اسے زبردست قسم کی گھوری سے نوازنا فرض سمجھا جسے عالیان نے غنیمت جانا۔

----------*-----------*--------*---

وہ کافی دیر سے اسے دیکھ رہا تھا جو اطمینان سے آئس کریم کھاتے ہوئے موبائل میں کچھ دیکھ رہی تھی۔ وہ اتنی مگن تھی کہ اسے آس پاس کا بھی ہوش نہیں تھا یہاں تک کہ کب سارے لوگ اٹھ کر چلے گئے اسے یہ بھی پتہ نہیں چلا۔ اشارہ نے اطمینان سے اپنی آیسکریم ختم کی۔ اور ٹشو سے ہاتھ صاف کرنے کے بعد ادھر ادھر نظر دوڑائی تو دیکھا کہ وہاں وہ اکیلی ہے۔ وہ گھبرا کر کھڑی ہوئی تبھی اسکی نظر بازو والی چیئر پر بیٹھے عالم پر گئی۔ جو پر شوق نگاہوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اس نے سکون کی سانس لی۔

"باقی لوگ کہاں ہیں۔" اس نے عالم سے پوچھا۔

"سب لوگ چلے گئے۔" عالم نے کہا۔

"ایسے کیسے مجھے اکیلے چھوڑ کر وہ لوگ جا سکتے ہیں۔" اس نے بے یقینی سے کہا۔

"اکیلے کہاں چھوڑ کر گئے ہیں میں بھی تو ہوں نہ۔" وہ کھڑے ہوتے ہوئے بولا۔

"اب گھر کیسے جائیں گے مجھے تو راستہ بھی نہیں پتا۔" وہ فکر مندی سے بولی۔

"تم ٹینشن نہ لو مجھے پتا ہے راستہ ادھر قریب ہی ہے۔" وہ تسلی دیتے ہوئے بولا۔

"شکر ہے خدا کا۔" اشارہ نے شکر ادا کیا۔

"ان لوگوں نے جاتے ہوئے مجھے بتایا کیوں نہیں۔" اسنے چلتے ہوئے پوچھا۔

"کیوں کہ میں نے منع کر دیا تھا۔" وہ اطمینان سے بولا۔

"لیکن کیوں؟" اس نے تیکھی نگاہوں سے دیکھا۔

"بھئی ظاہر ہے مجھے تمہارے ساتھ تھوڑا ٹائم سپینٹ کرنا تھا۔" وہ مزے سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

"میں ایسی ویسی لڑکی نہیں ہوں۔" اشارہ نے اس کی نگاہوں سے گڑبڑا کر کہا۔

" what to do you mean ایسی ویسی لڑکی نہیں ہوں؟" اسنے آ بُرو چڑھاتے ہوئے کہا۔

"میرا مطلب ہے کتنی دیر میں گھر آئے گا۔" اس کے انداز پر وہ گڑبڑا گئی۔ پھر اسے سمجھ آیا اسنے کیا بکواس کی ہے۔

"ہاں مطلب کیا ہے تمہارا میں ایسا ویسا لڑکا دکھتا ہوں تمہیں ہاں بولو۔" وہ اس کی طرف خونخوار تیور لئے بڑھتے ہوئے بولا۔

"نن۔۔۔۔ نہیں میرا یہ مطلب نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ پیچھے ہوتے ہوئے بولی۔

"پھر کیا مطلب تھا۔۔۔" اب وہ اسکے ایک دم قریب آ چکا تھا۔

"کک۔۔۔۔ کچھ ننن۔۔۔۔ نہیں۔۔۔" وہ ایک دیوار سے لگ گئی تھی۔

"تو پھر کیوں کہا تھا؟" اسنے ایک ہاتھ سے اسکے چہرے پر آئے بال ہٹاتے ہوئے کہا۔

"دماغ خراب ہو گیا تھا اس لئے۔۔۔۔" اسنے زیر لب کہا تھا مگر اسکی تیز سماعت سے یہ جملہ محفوظ نہ رہ سکا۔ اسکے خوفزدہ چہرے پر ایک نظر ڈالتے وہ اس پر جھکا تھا۔ اسے اتنے قریب دیکھ کر مارے خوف کے اسنے زور سے آنکھیں میچ لیں۔ اسکا دل اتنی تیز رفتاری سے دھڑک رہا تھا گویا سینہ توڑ کر ابھی باہر آجائے گا۔

اسکے خوفزدہ تاثرات سے محظوظ ہوتا وہ اپنے انگوٹھے سے اسکے ہونٹ کے کنارے لگی کریم صاف کرنے لگا پھر اس سے تھوڑا فاصلے پر کھڑا ہو گیا۔ اشارہ نے ڈرتے ڈرتے آنکھیں کھولیں تو دیکھا وہ سامنے ہی کھڑا بڑی نظروں سے اسے تک رہا تھا۔ بدتمیز کہیں کا اسکی جان نکال کر کتنے مزے سے مسکرا رہا تھا اشارہ نے اسے غصے سے گھورا۔

"کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہی ہو۔ بہت ہنڈسم لگ رہا ہوں کیا؟" اسنے شرارت سے پوچھا۔

"نہیں بہت ہی خبیث لگ رہے ہیں یوں مسکراتے ہوئے۔" اسنے دل ہی دل میں کہا۔ سامنے بول کر اسے مصیبت تھوڑی مول لینی تھی۔

"کتنا ٹائم لگے گا۔" اسنے بات بدلی۔

"ہائے تمہیں تو مجھسے بھی زیادہ جلدی ہے۔ تم کہو تو گھر والوں سے بات کر کے یہیں آج ہی نکاح پڑھوا لیتے ہیں۔" وہ مزے سے بولا۔

"کیا!!! میرا مطلب ہے گھر کب آئے گا۔" اسنے فوراً وضاحت کی۔ اتنی سی بات کو وہ کہاں سے کہاں تک لے گیا تھا۔

"اچھا!۔۔مجھے لگا تم شادی کی بات کر رہی ہو۔گھر آنے میں ابھی کچھ منٹ ہی لگے گے۔" وہ منہ بسور کر بولا۔اسے منہ بناتے دیکھ کر وہ ہنس دی۔ تبھی عالم کا موبائل رنگ کرنے لگا۔

عالم نے نمبر دیکھا ایمی تھی اسنے فون کاٹ دیا وہ ابھی اس سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔اسکا ارادہ تھا وہ رات تک فری ہو کر خود ہی کال کرے گا۔لیکن موبائل پھر سے بجنے لگا۔اسنے اٹھالیا کہ کیا پتا کوئی ایمرجنسی ہو۔

"ہاں ہلو ایمی السلام علیکم" اسنے کہا۔

"کیا ہوا تم پریشان مت ہو۔" وہ فکر مندی سے بولا۔

"میں کل دوپہر تک پہنچ جاؤ گا۔تم ٹینشن نہ لو۔" اسنے کہا۔

اشارہ اسکی بات سن رہی تھی اسے تجسس ہوا کہ یہ ایمی ہے کون؟ تبھی گھر آ گیا۔عالم نے اسے اندر جانے کا اشارہ کیا اور خود فون پر بات کرتے ہوئے باہر چلا گیا۔وہ اندر کی طرف بڑھ گئی۔وہ سوچ رہی تھی وہ ضرور روشنی سے پوچھے گی کہ یہ ایمی ہے کون جس کے بارے میں عالم اتنا فکر مند رہتا ہے۔

--------*-----------*--------*----

"چلو مووی دیکھتے ہی رات میں۔" کھانے سے مکمل طور پر صاف کرتے ہوئے عالیان نے کہا۔

"پر کون سی مووی دیکھیں گے۔" آصف نے پوچھا۔

"میں بتاؤں کون سی مووی دیکھیں گے۔" زرناب نے جوش سے کہا۔

"نہیں ریبٹ تم تو معاف ہی کر دو۔ہم لوگ خود ہی سوچ لیں گے۔" معیز باقائدہ ہاتھ جوڑ کر بولا۔

"کیوں میرے بتانے پر کیا اعتراض ہے۔" اس نے ناک چڑھاتے ہوئے پوچھا۔

"اعتراض نہیں اعتراضات ہیں۔" عمار نے کہا۔

"کیوں اعتراض ہے؟" وہ غصے سے ناک پھلاتے ہوئے بولی۔

"کوئی ایک ہو تو گناؤ۔" معیز نے کہا۔

"دراصل ہم لوگوں کا ذوق بہت اعلی ہے تو ہم لوگ آپ کے میعار کی مووی نہیں دیکھ سکتے۔" عمار بڑی بے نیازی سے بولا۔

"ہاں مجھے پتہ ہے کتنا اعلی ہے ہالی وڈ کی گندی سڑی ہوئی مووی تم لوگوں کا اعلی میعار ہیں۔" وہ اسکی نقل اتارتے ہوئے بولی۔

"اوئے ہوئے جھگڑا کیوں کر رہی ہو انہی لوگوں کو ڈیسائڈ کرنے دو نہ کون سی مووی دیکھنی ہے۔" جویریہ بولی۔

"اوکے تو پھر کھانے کے بعد سب جمع ہو جانا ٹی وی لاؤنج میں۔" عمار نے اعلان کیا۔

پھر یہ لوگ مووی دیکھنے کی تیاری کرنے لگے۔

بیچ میں ایہا جویریہ مہرماہ شاریہ بیٹھی ہوئی تھی اور باقی ادھر ادھر زرناب اشارہ اور انابیہ تھیں۔ اور سارے لڑکے پیچھے بیٹھے تھے۔

معیز نے مووی آن کی۔

"یہ کون سی مووی ہے۔" ایہا نے پوچھا۔

"تم لوگوں نے نہیں دیکھی ہے یہ مووی اسی لئے چپ چاپ صرف دیکھو۔" انابیہ نے کہا۔

"مووی کیسی بھی لیکن ہارر نہیں ہونی چاہیے۔" سدا کی ڈرپوک جویریہ بولی۔

"افوہ۔۔۔۔۔تم بھی بچو جیسے ڈرتی ہو۔" زرناب نے اسے گھورا۔

---------*-----------*-------*----

ایک اندھیری رات تھی بارش ہو رہی تھی

بادل گرج رہے تھے بجلی کڑکڑا رہی تھی۔ سنسان سڑک قبرستان کے کنارے قبرستان تھا۔ جس میں کئی تازہ قبریں تھیں۔ تبھی اچانک قبرستان کے سب سے کونے والی قبر کی مٹی اپنے آپ ہٹنے لگی۔۔۔۔۔۔اور اس کے اندر سے۔۔۔۔۔

اسکے ساتھ ہی جویریہ کی زوردار چیخ بلند ہوئی۔

"کیا یار سارا مزہ کرکرا کر دیا۔۔۔"معیز بدمزہ ہوا۔

"یہ مزہ ہے میری جان سولی پر لٹکی ہوئی ہے۔ میں نے منع کیا تھا نہ ہارر مووی نہیں لگانا۔" وہ غصے سے بولی۔

"تو مت دیکھو جاؤ جا کر سو جاؤ۔" انابیہ نے کہا۔

"تمہیں لگتا ہے میں رات کے اس وقت اکیلی کمرے تک جاؤں گی اور اکیلے سوؤں گی۔" اسنے جھرجھری لے کر کہا۔

"نہیں تو کیا پوری بارات لے کے جاؤں گی ساتھ میں۔" انابیہ نے طنز کیا۔

"اس طرح اکیلے تو نہیں جاؤں گی۔" اسنے کہا۔

"تو چپ کر کے دیکھو۔ پریشان نہ کرو۔" وہ جھنجلا کر بولی۔ جویریہ نے ایک نظر بے بسی سے اسے دیکھا اور پھر ڈرتے ڈرتے سامنے چلتی ہوئی اسکرین پر نگاہ ڈالی۔ ڈر کر اسکرین کی طرف دیکھتے ہوئے ہی انابیہ کا ہاتھ پکڑنا چاہا مگر یہ کیا وہ ہاتھ بڑھاتی ہی جا رہی تھی لیکن انابیہ کا ہاتھ پکڑ میں نہیں آ رہا تھا۔ اس نے جھنجلا کر بازو میں دیکھا تو وہاں

کون سی انابیہ کیسی انابیہ کوئی نہ تھا۔ البتہ ایک چڑیل اپنے بال بکھرائے سفید لباس میں خونی لال آنکھیں لئے اپنے بڑے بڑے دانت نکالے اسے ہی گھور رہی تھی۔ وہ نہایت جاندار چیخ مارتے ہوئے پیچھے کی طرف سرکی۔ اسکی چیخ سن کر باقی لڑکیاں بھی تیتر بیتر ہوئیں۔ مگر جیسے ہی ان کی نظر خوفناک تاثرات لیے انہی گھورتی ہوئی چڑیل پر پڑی تو انہوں نے چیخ کے کمپیٹیشن میں جویریہ کو بھی مات دی۔ تبھی انہوں نے غور کیا کہ اس کمرے میں اس وقت صرف وہ چاروں ہی تھی اور اس پر متضاد دروازہ بھی بند تھا اور تو اور محترمہ چڑیل صاحبہ انہیں کمپنی دینے کے لئے موجود تھی۔ یہ سوچ کر ہی ان کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ تبھی چڑیل کے وجود میں حرکت ہوئی اور وہ ان کی طرف بڑھنے لگی۔ اب جو جویریہ نے دیکھا کہ چوڑیل ان کی طرف بڑھ رہی ہے تو اس نے کلمہ اور استغفار شروع کر دیا" لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تعالی اب نہیں دیکھوں گی مووی وغیرہ۔ اللہ توبہ اللہ توبہ اللہ توبہ بس اس چڑیل سے بچالو۔" وہ باآواز بلند شروع ہو چکی تھی۔

"پاگل ہوئی ہو کیا؟" ایبہا نے اسے جھنجھوڑا۔

"بھوت وت کچھ نہیں ہوتا یہ لوگ ہم لوگوں کو ڈرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔" شاریہ نے اس سے زیادہ خود کو تسلی دی۔

"نہیں بھوت ہوتے ہیں۔ کلمہ میں بہت طاقت ہوتی ہے۔ تم بھی کلمہ پڑھو یہ خود ڈر کر بھاگ جائے گی لا الہ اللہ محمد رسول اللہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔" وہ پھر سے شروع ہو چکی تھی۔ مگر پھر بھی چڑیل زور زور سے ہنستے ہوئے ان کی طرف بڑھتی جارہی تھی۔ جب مہرماہ نے دیکھا کہ چڑیل پر جویریہ کے کلمے کا کوئی اثر نہیں ہو رہا ہے تو وہ دروازے کی طرف بھاگی اور زور زور سے دروازہ کھٹکٹانے لگی۔ تبھی ایک جھٹکے سے دروازہ کھلا اور سامنے سے سفید

چوغا پہنے ایک سایہ نمودار ہوا۔ اسے دیکھ کر تو ان کی پوری جان خشک ہو گی کیوں کہ وہ ہوا میں لٹک رہا تھا۔ وہ الٹے پاؤں واپس کمرے میں آگئی۔ جہاں چڑیل صاحبہ اپنے بڑے بڑے ناخن لئے جویریہ پر حملہ آور تھی۔ مہرماہ نے آؤ دیکھا نہ تاؤ اور اپنی چپل اٹھا کر چڑیل کے سر کا نشانہ لیا۔ جو اس کے سر پر تو نہیں لگا البتہ اس کے پیروں پر جا گری۔ اب کے چڑیل صاحبہ نے گھور کر مہرماہ کو دیکھا۔ اب مہرماہ کو جویریہ کی بجائے اپنی فکر ہونے لگی تھی کیونکہ چڑیل اس کی طرف بڑھ رہی تھی۔ مدر ٹریسا بننے کے چکر میں اس نے اپنے ہی پیروں پر کلہاڑی ماری تھی۔ اس نے ڈرتے ہوئے دروازے کی طرف دیکھا جہاں سے بھوت صاحب اندر آچکے تھے اور ان کا نشانہ ایہا اور شاریہ تھی۔ مہرماہ نے یہی موقع غنیمت جانا اور بلٹ ٹرین کی رفتار کو مات دیتے ہوئے کمرے سے باہر بھاگ لی۔ اسنے اپنی زندگی میں پہلی دفعہ اتنی تیز دوڑ لگائی ہو گی۔ اگر میراتھون میں حصہ لے کر اتنا تیز دوڑتی تو یقینا آل اوور کنٹری میں اول نمبر پر آتی۔

وہ کمرے سے تھوڑا ہی آگے آئی ہو گی کہ کسی سے زور سے ٹکرائی۔ اس نے خوفزدہ ہو کر نظر اٹھائی تو دیکھا وہ ولید تھا۔ شکر کی سانس لی تبھی اسے یاد آیا کہ وہ دو بھوتوں کے نرغے سے نکل کر آئی ہے۔ یہ یاد آتے ہی اس نے ولید کے سینے میں ہی سر رکھ کر دھواں دار قسم کا رونا سٹارٹ کر دیا۔ جب خوب دل بھر کے رو چکی تو اسے ایہا شاریہ اور جویریہ یاد آئی۔ جو ابھی بھی بھوتوں کے چنگل میں تھی۔

"وہ شاریہ ایہا جویریہ۔۔۔۔۔۔۔۔ وہاں بھوت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہے۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔" اس نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

تبھی اس نے دھیان دیا کہ وہ ابھی بھی ولید کی بانہوں کے حصار میں ہے وہ ایک جھٹکے سے اس سے الگ ہوئی۔ اور ولید کو دیکھا جو اپنی مسکراہٹ ضبط کرنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔ اچانک مہرماہ کے دماغ نے کام کرنا شروع کیا وہ

تمام واقعات کو ذہن پر دوہرانے لگی۔ پھر اس کی سمجھ میں آگیا کہ یہ سب ان کی پلاننگ تھی۔ اسنے خونخوار نگاہوں سے ولید کو گھورا۔ یہ بھی تو ان کی پلاننگ میں شامل تھا۔

"کس کی پلاننگ تھی یہ؟" وہ سخت انداز میں پوچھ رہی تھی۔

"کون سی پلاننگ کی بات کر رہی ہو تم۔" اسنے تجاہل عارفانہ برتا۔

"زیادہ بننے کی ضرورت نہیں ہے سمجھے تم مجھے پتا ہے تم بھی برابر شریک تھے اس پلان میں۔" وہ غصے سے بولی۔

"تم کس پلان کی بات کر رہی ہو مجھے سچ میں نہیں پتا۔" وہ ابھی بھی انجان بنا۔

"تو تم اتنی آسانی سے نہیں بتاؤ گے۔" وہ کہتے ہی اسکے ہاتھ پر جھپٹ پڑی اور زور سے اپنے دانت گاڑ دئے۔

"آہ۔۔۔۔۔بتاتا ہوں جنگلی بلی ہاتھ تو چھوڑو۔۔" وہ کراہتے ہوئے بولا۔

"شرافت تمہیں راس نہیں آتی۔ انسانیت سے پوچھ رہی تھی تو پھوٹنے نہیں ہو رہا تھا۔ اب کیسے لائن پر آئے ہو۔" وہ فاتحانہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

"یہ انابیہ اور معیز کی پلاننگ تھی۔" وہ اپنا ہاتھ سہلاتا بولا۔

"تو اندر چڑیل اور بھوت کون ہے۔" اسنے پوچھا۔

"انابیہ اور عالیان" وہ بولا۔

"پتا نہیں ان لوگوں کا کیا حال ہوا ہو گا۔ ذرا اندر چل کر دیکھو تو۔۔۔" وہ کمرے کی طرف جاتے ہوئے بولی۔

"تم جاؤ میں ذرا ہوسپٹل کی طرف جاؤ۔" اسنے کہا تو وہ جو کمرے کی طرف جا رہی تھی واپس اس کے پاس آئی۔

"کیوں ہسپتال جانا ہے وہ بھی ابھی تو رات کافی ہو گئی" وہ گھڑی دیکھتے ہوئے بولی۔

"لیکن کیا کرو مجبوری ہے جانا ہی پڑے گا جان خطرے میں ہے۔" اسنے کہا۔

"کس کی جان خطرے میں ہے؟" وہ فکر مندی سے بولی۔

"میری اور کس کی۔" وہ بولا تو مہرماہ نے فکر مندی سے اسے سر سے پیر تک دیکھا جو کہ بالکل فٹ دکھ رہا تھا۔

"کیوں کیا ہوا تمہیں؟" وہ پریشان ہو کر پوچھنے لگی۔

"ایک جنگلی بلی نے کاٹ لیا ہے۔ اس لئے انجکشن لگوانے جا رہا ہوں اگر چوبیس گھنٹے میں نہیں لگوایا تو انفیکشن پوری باڈی میں پھیل جائے گا اور میں بھی اس کی طرح بات بات پر کاٹ خانے کو دوڑو گا۔" اسنے شرارتی مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔

"تمہیں تو میں ابھی بتاتی ہوں۔" جیسے ہی بات اس کے پلے پڑی وہ آستین چڑاتے ہوئے اس کی طرف بڑھتے ہوئے بولی۔

"دیکھا اسی لئے کہتا ہوں بات بات پر مرنے مارنے پر تل جاتی ہو۔" وہ وہاں سے کھسکتے ہوئے بولا تو وہ بھی اسکے پیچھے لپکی۔

---------*-----------*-------*--

اب تو جویریہ نے کلمہ چھوڑ کر استغفار شروع کر دیا تھا۔ اور اپنے کردہ نہ کردہ گناہوں کی معافی مانگنا شروع کر چکی تھی۔

"یا اللہ ان بھوتوں سے میری حفاظت فرما۔ میری توبہ جو میں کبھی کوئی غلط کام کروں تو۔۔۔۔" اسنے کہا۔ اور سامنے نگاہ کی جہاں بھوت صاحب زور سے ہنس رہے تھے۔ اور ہنستے ہوئے جب بڑے بڑے چار دانت باہر آتے تو شکل اور ڈراؤنی لگتی۔

"اب میں تیرا خون پیونگا" ہاہاہاہا۔ بھوت نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا

"نہیں یہ میرا شکار ہے اسکا خون میں پیونگی" اس بار اس چڑیل نے کہا

جوریہ نے ان دونوں کو انتہائی خوفزدہ ہو کر دیکھا جو اسکے خون سے انصاف کرنے کے لے لڑ رہے تھے اس سے پہلے کہ ان دونوں میں سے کوئی اس کا خون پیتا وہ لھرا کر زمین بوس ہو گئ

جیسے ہی جویریہ گری وہ دونوں اس کی طرف بڑھے اور جھک کر اس کا جائزہ لینے لگے کہ اچانک ہی جویریہ نے اپنی پوری آنکھیں پٹ سے کھولیں پھر جو ان دونوں کو اپنے اوپر جھکا ہوا پایا تو اک زوردار چیخ مارتے ہوئے.
جھٹکے کے ساتھ پیچھے ہوئی اور دیوار سے جا لگی.

"اے لڑکی یہاں آؤ مجھے تمہارا خون پینا ہے" بھوت اسکی طرف بڑھتا ہوا بولا۔

"نہیں اس کا خون تو میں ہی پیونگی" چڑیل بھی اس کی طرف بڑھی۔

ادھر جویریہ کا خوف کے مارے دل بند ہوا جا رہا تھا کہ سچ میں یہ لوگ اسکا خون پی ہی نہ جائیں۔

"اک کام کرتے ہیں ہم دونوں مل کر اس کا خون پیتے ہیں آدھا تم اور آدھا میں۔" بھوت نے کہا۔

"نہیں میں اکیلے ہی سارا خون پیونگی اور تمھیں کچھ بھی نہی دونگی۔" چڑیل نے جویریہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔" بھوت نے پوچھا۔

"کیونکہ تم بہت بڑے جھوٹے بھوت ہو اس پہلے بھی تم نے ایسا ہی کیا تھا اور آدھے سے زیادہ خون خود پی لیا تھا اور تو اور کلیجی بھی تم نے ہی کھالی تھی جب کہ تمھیں پتہ ہے کہ کلیجی مجھے کتنی زیادہ پسند ہے۔" چڑیل نے غصے سے بھوت سے کہا۔

"دیکھو میں اب کی بار ایسا نہیں کرونگا پہلے ھم دونوں برابر, برابر حصہ کریں گے پھر ہی خون پیے نگے اور اس بار کلیجی بھی تم ہی کھانا اب خوش۔" بھوت نے مصالحت کا انداز اپنایا۔

"تم سچ کہ رہے ہو۔" چڑیل نے مشکوک انداز میں کہا۔

"ہاں بھئی میں بالکل سچ کہہ رہا ہوں۔" بھوت نے جلدی سے کہا۔

اب تو جویریہ کو پورا یقین ہو چکا تھا کہ اس کے بچنے کی کوئی امید نہیں ہے۔ شائد اس کے پاپوں کا گڑھا بھر چکا تھا اور اسے مرنا ہی پڑیگا کیونکہ بھوتوں کی باتوں سے اسے اندازہ ہو چکا تھا کہ وہ اسے بخشنے والے نہیں ہیں پھر وہ سوچنے لگی کہ ابھی اس کی عمر ہی کیا ہے جو وہ اتنی جلدی مر جائے گی۔

"کاش کہ میں انابیہ کی بات مان لیتی اور سونے چلی جاتی۔" اس نے دل ہی دل میں کہا۔

"اے لڑکی! جلدی سے ادھر آؤ اور لیٹ جاؤ سب سے پہلے تو میں تمہاری کلیجی کھاؤ نگی اور پھر تمہارا خون پیو نگی ہاہاہاہاہاہا کتنا مزہ آئے گا۔" چڑیل مزہ لیتے ہوے بولی

"ہاں بہت مزہ آے گا ہاہاہاہاہا۔" بھوت نے بھیانک کہکہہ لگایا۔

"آپ لوگ میرا خون نہیں پی سکتے۔" جویریہ نے بمشکل اپنی تمام ہمّت یکجا کرتے ہوے کہا۔

"کیوں, کیوں نہیں پی سکتے ہم تمہارا خون۔" چڑیل نے پوچھا

"کیونکہ میرے خون کا ٹیسٹ بہت برا ہے آپ لوگ میرا خون پی نہیں پائیں گے اور اگر پی بھی لیا تو پی کر مر جائیں گے "اسنے جو منہ میں آیا بک دیا۔

"کیا کہا؟؟ ھم مر جائیں گے ارے ہم تو پہلے سہی مرے ہوئے ہیں تیرا خون پی کر کیا مریں گے ہاہاہاہا۔"بھوت نے ہنستے ہوئے کہا

"وہ...وہ...اس...اس لئے کہ مجھے"وہ ہکلائی۔

"کیا تجھے جلدی بول۔"چڑیل نے ڈپٹ کر کہا

"مجھے..نہ....مجھے..نہ...بلڈ کینسر ہے اور اگر آپ لوگوں نے میرا خون پیا تو آپ کو بھی بلڈ کینسر ہو جائیگا ہاں۔"جویریہ نے بمشکل تھوک نگلتے ہوئے کہہ دیا۔

"ہمیں کوئی بلڈ کینسر نہیں ہو سکتا۔"دونوں نے خطرناک قہقہہ لگاتے ہوئے کہا

"ایسے کیسے نہیں ہو سکتا کینسر ہو سکتا ہے بلکہ ضرور ہو سکتا ہے کیونکہ عباد بھائی نے مجھے بتایا تھا کہ جس کو بلڈ کینسر ہو وہ کسی کو اپنا خون نہیں دے سکتا ورنہ اس کو بھی کینسر ہو جائیگا اور وہ غلط نہیں کہہ سکتے کیونکہ وہ ڈاکٹر ہیں۔"اسنے فٹ سے کہا۔اسنے کبھی اسکے منہ سے سن لیا تھا اس لئے وہی بول دیا۔

"اس لئے ایسا کرتے ہیں کہ آپ لوگ مجھے جانے دیں اور میں اپنی دوست انابیہ کو لے کر آتی ہوں آپ اس کا خون پی لینا اس کا خون بہت فریش اور ٹیسٹی ہے آپ کو پی کر بہت مزہ آئیگا اور میری جان بھی بچ جائیگی۔"وہ انھیں جھانسہ دینے کو بولی۔

"کیوں؟؟ کیا تو نے اس کا خون پیا ہے جو تجھے پتہ ہے کہ اس کا خون بہت فریش اور ٹیسٹی ہے۔" چڑیل نے دانت پستے ہوئے پوچھا۔

"نہیں نہیں میں نے اس کا خون نہیں پیا ہے لیکن مجھے پتہ ہے اس کا خون بہت فریش ہے کیونکہ وہ روز صبح سویرے سیب کھاتی ہے اور عباد بھائی نے مجھے یہ بھی بتایا تھا کہ جو روز صبح سویرے سیب کھاتا ہے اس کا خون بہت فریش ہوتا ہے۔" اسنے کسی رٹو طوطے کی طرح کہا۔

"آپ لوگ بھی روز صبح سویرے سیب کھایا کریں آپ لوگ کا بھی خون فریش ہوگا اور آپ کو کسی دوسرے کا خون بھی نہیں پینا پڑے گا۔" جویریہ نے انھیں گویا مشورہ دیا۔

"اے لڑکی ہمیں اپنی باتوں میں مت الجھا ہم تیرا ہی خون پیے نگے۔" اب کی بار بھوت نے غصّے سے کہا۔

"پہلے آدھا خون میں پیونگی پھر تم پینا۔" چڑیل نے بھوت سے کہا۔

اب جب جویریہ کو یقین کامل ہو گیا کہ کوئی راہ فرار ممکن نہیں ہے تو اس نے ایک بار پھر پورے زور و شور سے دعا کرنا شروع کر دیا۔

"اللہ تعالیٰ سچّی اور پکی توبہ کرتی ہوں آج کے بعد کوئی بھی گناہ کا کام نہیں کرونگی نہ خود سے اور نہ ہی کسی کہ بولنے پر ایک دم پکا وعدہ اللہ تعالیٰ۔" وہ تقریباً رو دینے کو تھی۔

جوریہ نے جب دیکھا کہ بھوت اس کے اور قریب آ رہے ہیں تو اس نے انہیں کلمہ اور استغفار کے زریعے سے باز رکھنے کی کوشش کی پھر جو اس کے منہ میں آتا گیا وہ بولتی گئی

"لا الہٰ الّا اللہ, لا الہٰ الّا اللہ, اللہ اکبر

سبحان اللہ, استغفر اللہ. اور..... اور..... اور کیا تھا.... کیا تھا ہاں الحمد اللہ اور آگے کیا تھا۔۔۔۔ وہ اور نہ جانے کیا کیا پڑھتی رہتی کہ اتنے میں دروازہ کھلنے کی آواز آئی جو مہرماہ وغیرہ کے جانے کے بعد بند ہو گیا تھا۔

اب کمرے کا منظر کچھ ایسا تھا کہ جویریہ صاحبہ آنکھیں بند کئے زور وشور کے ساتھ ورد کرنے میں مشغول تھیں اور سب انھیں دیکھ کر بمشکل اپنی ہنسی کو روکنے کی ناکام دی کوشش کر رہے تھے۔

جویریہ نے سوچا کہ بھوت ابھی تک اس تک پہنچے کیوں نہیں اتنا لمبا فاصلہ تو ان کے درمیان ہے نہیں کہ انہیں آنے میں اتنا وقت لگے پھر جویریہ نے سوچا کہ ہو نہ ہو یہ میری دعاؤں اور کلمہ کا اثر ہے جو بھوت ابھی تک میرے پاس آ نہیں پائے. دیکھا مجھے یقین تھا کہ میری دعا رائگاں نہیں جائے گی۔ اسنے خوشی سے سوچا۔ بس پھر کیا تھا اس خیال کے آنے کی دیری تھی کہ جویریہ صاحبہ نے اور بھی زیادہ شدت سے اپنی آنکھیں میچیں اور اپنے ورد میں بھی ویسی شدت اختیار کی. کہ اچانک ہی بھوت نے جویریہ کو بری طرح سے جھنجھوڑا۔

"نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا بھوت مجھ تک نہیں پہنچ سکتا۔" وہ ادھر ادھر گردن ہلاتے ہوئے بولی.

"افوہ! جویریہ کوئی بھوت نہیں ہے یہاں تم اپنی آنکھیں تو کھولو میں ہوں مہرماہ۔" مہرماہ کی آواز آئی۔

"نہیں مجھے سب پتہ ہی تم بھوت ہی ہو اور مہرماہ کی آواز میں مجھے بے وقوف بنانا چاہتے ہو تا کہ میں سب پڑھنا بند کر دوں اور تم میرا خون پی لو اور میری کلیجی بھی کھالو لیکن میں تم پر بھروسہ نہیں کرونگی۔" اس نے اور سختی سے آنکھے بھینچ لیں.

"اور مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ بھوت کسی کی بھی شکل میں آسکتے ہیں. تمھیں لگا کہ میں بے وقوف ہوں مجھے کچھ پتہ نہیں ہے. لیکن مجھے سب پتہ ہے اب بھوت جی میں اتنی بے وقوف بھی نہیں ہوں جتنی نظر آتی ہوں۔" وہ گویا برا مانتے ہوئے بولی۔

وہ اور بھی جانے کیا بکواس کرتی کہ اسے ایہا کی آواز آئی

"جویریہ خاموش ہو جاؤ اور آنکھیں کھولو ہم سب ہیں یہاں کوئی بھوت اور چڑیل نہیں ہے یہاں۔"

جویریہ نے ڈرتے ڈرتے آنکھیں کھولیں تو واقعی بھوت چڑیل غائب تھے اور سب اس کی یہ حالت دیکھ کر ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہوئے جا رہے تھے.

"ہائے ایہا آپی سچ میں یہاں بھوت تھے اور ایک چڑیل بھی تھی آپ نے اور مہرماہ نے بھی تو دیکھا تھا اور کتنی خود غرض ہو تم مہرماہ خود تو بھاگ گئیں اور مجھے یہاں مرنے کے لئے اکیلا چھوڑ گئیں۔ اور ایہا آپی آپ سے تو مجھے یہ امید نہ تھی کہ آپ بھی مجھے یہاں مرنے کے لئے چھوڑ جائے گی۔ اگر خدانخواستہ مجھے کچھ ہو جاتا اور وہ منحوس چڑیل اور بھوت سچ میں میرا خون پی لیتے تو۔" جویریہ ان پر خفا ہونے لگی۔

."تمہیں کس نے منع کیا تھا بھاگنے سے تم بھی بھاگ لیتیں۔ اب تمہیں میں گود میں لے کر تو بھاگنے سے رہی۔ تمہیں رک کر بھوتوں کا معائنہ کرنے کس نے کہا تھا. لیکن نہیں جی جب ہماری جویریہ صاحبہ ڈرتیں ہیں تو سب سے پہلے ان کی عقل رخصت ہوتی ہے یہ میں کیسے بھول گئی۔" مہرماہ جویریہ پر ہی الٹ پڑی۔

"لیکن کچھ بھی ہو مہرماہ اگر انابیہ ہوتی نہ تمہاری جگہ تو وہ مجھے اکیلا چھوڑ کر کبھی نہ جاتی میرے لئے وہ بھوتوں کے سامنے بھی ڈٹ جاتی۔" اسنے پر یکین لہجے میں کہا۔

"او بہنا جی اپنی یہ جزباتی تقریر بند کریں اور یہ سوچیں کہ جب آپ کو حقیقت پتہ چلے گی تو آپ اپنی انا بیہ سے کیسے پیش آئیں گی۔ "معیز نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"زیادہ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے خود جب بھوتوں کے چنگل میں پھنسو گے نہ تب پتہ چلے گا۔" وہ تنک کر بولی۔

"میں تو نہیں مانتا کہ بھوت یا چڑیل یہاں آئے تھے کیونکہ جب ہم اندر آئے تھے تو انسانوں کے علاوہ یہاں کوئی دوسری مخلوق نہیں تھی اور اگر بھوت یہاں تھے تو کیا ہم سے ڈر کے بھاگ گئے "اب کی بار عمّار مضحکہ اڑایا۔

"او بھائی صاحب بھوت تمہارے ڈر سے نہیں بھاگے بلکہ میں نے انہیں بھگایا ہے وہ بھی اکیلے۔ "جویریہ نے فخریہ انداز میں کہا۔

"اچھا جی وہ کیسے ؟؟؟ حالانکہ تقریباً سبھی کو پتہ ہے کہ تم کتنی "دلیر" ہو بھوتوں کے معاملے میں۔ "عباد نے جویریہ کا گویا مزاق اڑاتے ہوئے کہا۔

"اب خیر ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے۔" اسنے برا مان کر کہا۔

"اچھا تو پھر یہ بتاو کیسے بھگایا۔" اشارہ نے بمشکل اپنی ہنسی کنٹرول کی۔

"وہ ایسے کہ میں نے یعنی کہ جویریہ نے تن تنہا ہی اپنی کمزور جان کے ساتھ بھوتوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور آپ لوگوں پر آنچ بھی نہیں آنے دی۔ "جویریہ نے فخر سے تن کر کہا۔

"جویریہ زرا یہ تو بتاؤ کہ تم نے انہیں تن تنہا کس طرح بھگایا اور ہم سب کی حفاظت کی۔ "روشنی نے اپنی مسکراہٹ ظبط کرتے ہوئے سوال کیا۔

"میں نے زیادہ کچھ نہیں کیا بس انھیں گھور کر دیکھا اور دعا پڑھ کر پھونکا بس پھر کیا تھا وہ لوگ پیر پر سر رکھ کر بھاگے۔" جویریہ نے انہیں بتایا اب ساری سچی روداد سنا کر اپنا مزاق تو نہیں بنوا سکتی تھی نہ۔

"ہیں لیکن پیر پر سر رکھ کر بھاگنا کیسے ممکن ہے۔" زرناب نے سوچتے ہوئے کہا۔

"افوہ تمہیں اس سے کیا غرض ہے وہ بھوت ہیں ان کی مرضی چاہے پیر پر سر رکھ کر بھاگیں اور چاہے سر پر پیر رکھ پھر بھی تمہیں اتنی ہی چنتا ہو رہی ہے تو بتا دیتی ہوں کہ وہ بھوت ہیں ان کا ہر کام الٹا ہوتا ہے وہ تو چلتے بھی الٹا ہی ہیں۔" جویریہ نے جھنجھلا کر کہا۔ کہیں ان لوگوں کو پتہ تو نہیں چل گیا کہ میں جھوٹ بول رہی ہوں اسنے سوچا۔

""ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟؟ وہ بھوت بقول آپ کہ "پیر پر سرا کھ کر بھاگے۔" مجھے تو لگتا ہے کہ آپ جھوٹ بول رہیں ہیں کچھ تو گھوٹالہ آپ نے کیا ہے۔ شرافت اسی میں ہے کہ سب کچھ سچ سچ بتا دیں۔" عمار نے کہا۔

"ورنہ ہم بھوتوں سے ساری تفصیل خود ہی پوچھ لیں گے۔" معیز نے اسے ڈراتے ہوئے کہا۔

" مجھے تو یقین ہی نہیں آتا کہ آپ اتنی بڑی ہو کر بھی اتنا زیادہ ڈرتی ہیں۔" بلال نے بھی حیرت کا اظہار کرنا ضروری سمجھا۔

"او بھائی صاحب جب آپ خود بھوتوں کے نرغے میں پھنسے گے نہ تب پتہ چلے گا۔" وہ تنک کر بولی۔

"لیکن پھر بھی آپ اتنی بڑی ہو کر کیسے ڈر سکتی ہیں میں تو نہیں ڈرتا۔" وہ بولا۔

"زیادہ نہ بولیں۔ میں کوئی ڈرتی ورتی نہیں ہوں۔ وہ تو بس ایسے ہی ورنہ میں بہت بہادر ہوں اور مجھے تو یقین ہے کہ اگر آپ دیکھ لیتے نہ اس خونخوار چڑیل کو تو شاید نہیں بلکہ یقیناً بے ہوش ہو جاتے۔" اسنے بھی حساب بے باک کیا۔

"لیکن مجھے تو کچھ نہیں ہوا میں تو مکمل ہوش وہواس میں ہوں بھوتوں کو دیکھنے کے بعد بھی بلکہ میں تو جب سے آیا ہوں تب سے انہیں دیکھ رہا ہوں۔" بلال نے بے ساختہ امڈ آنے والی مسکراہٹ کا گلا گھونٹتے ہوئے کہا۔

"کک۔۔۔۔۔کیسے دیکھ رہے ہیں آپ بھوت کو اور کککک۔۔۔کہاں ہے بھوت۔" جوریہ نے ہکلاتے ہوئے پوچھا۔

"آپ کے پیچھے۔" اسنے کہا تو جویریہ نے ڈرتے ڈرتے پیچھے دیکھا تو وہاں کوئی نہ تھا۔ اسنے سکون کی سانس لی۔ اور بلال کے جھوٹ بولنے پر اسے غصہ کرنے کے لئے پھر سے مڑی تو بے ساختہ ایک چیخ ماری اور جلدی سے معیز سے لپٹ کر کھڑی ہوگئی۔ کیونکہ سامنے ہی دونوں بھوت اور چڑیل کھڑے اپنی بتیسی نکالے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

"یہ یہ۔۔۔۔۔۔۔بھ بھ بھوت ابھی۔۔۔۔۔" وہ ہکلائی۔ پھر خود کو بے اختیار کوسہ کہ اتنی بڑھک مارنے کی کیا ضرورت تھی کہیں بھوت لوگوں کو نے سن لیا ہو تو۔۔۔۔۔وہ تو اسے نہیں بخشے گے۔۔۔

"ابھی کوئی بول رہا تھا کہ وہ بھوت سے نہیں ڈرتا۔" بلال کی شریر سی آواز آئی۔

"ہ۔۔ہ۔۔ہاں تو نن۔۔نہیں ڈرتی۔" اسنے دلیر بنتے ہوئے کہا۔ وہ اکیلی تھوڑی ہے اتنے سارے لوگ ہیں۔ اب بھوت اسکا کچھ نہیں بگاڑ سکتے تھے۔

"اچھا تو مجھے پکڑ کر کیوں رکھا ہے۔" وہ بولا۔

"میں نے کہاں پکڑا۔۔۔۔" وہ بولتے بولتے رک گئی کیونکہ اسنے سچ میں اسے زور سے پکڑ رکھا جسے وہ ڈر کر معیز کا ہاتھ سمجھ کر پکڑے ہوئے تھی وہ دراصل بلال کا تھا۔ وہ بوکھلا کر فورا دور ہوئی۔

اسکی حرکت پر وہ بے ساختہ مسکرایا۔

"چلو بند کرو یہ ڈرامہ اور سونے کی تیاری کرو۔ صبح نکلنا بھی ہے۔" ایہانے کہا تو بھوت اور چڑیل بھی اپنی اصلی حالت میں آ گئے۔ انھیں دیکھ کر جویریہ کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی۔

"تتتت۔۔۔۔۔۔تم لوگ۔۔۔۔" وہ حیرت کی شدت سے بول نہ پائی۔

"جی تو آپ کیا فرما رہیں تھیں کہ اگر انابیہ ہوتی تو وہ چھوڑ کر نہ جاتی اب آپ کیا فرمائیں گی۔" معیز نے شرارت سے پوچھا۔

"تم نے جان بوجھ کر مجھے ڈرایا۔" وہ ناراضگی سے بولی۔

"اور نہیں تو کیا؟؟ میں تو کافی منع کر رہا تھا مگر یہ نہیں مانی بولی جویریہ کو ڈرانے میں بہت مزہ آتا ہے۔" معیز نے بھس میں چنگاری ڈالنا اپنا فرض سمجھا۔

"نہیں یہ جھوٹ بول رہا ہے یہ اسی کا پلان تھا۔ تم بھی کہاں اسکی باتوں میں آ رہی ہو۔" انابیہ نے وضاحت دی۔

"تمہیں میں ایسا لگتا ہوں۔۔۔۔۔ہاں بتاؤ۔۔۔" وہ نہایت معصومیت سے بولا۔

"یہ تمہیں بھڑکا رہا ہے۔۔" انابیہ کو معیز گھورتے ہوئے کہا۔

"میں ایسا کر سکتا ہوں۔ بھلا میں کیسے کر سکتا ہوں۔۔۔۔ تمہیں بتاؤ۔۔۔۔۔اگر مجھے یہی سب کرنا ہوتا تو میں رات میں چپ چاپ نہ ڈرا لیتا کسی کو پتہ بھی نہ چلتا اور میرا کام بھی ہو جاتا۔ ہاں بولو اب۔۔" وہ بولا۔

"نوٹنکی باز بند کرو اپنا ڈرامہ۔ جویریہ تمہاری چکنی چپڑی باتوں میں نہیں آئے گی۔" انابیہ نے کہا۔ لیکن جویریہ وہاں سے کچھ بھی کہے بغیر چلی گئی۔

"بیٹا اب بولو۔" معیز نے انابیہ کو چڑایا۔

"تمھیں تو میں چھوڑونگی نہیں سارا کیا دھرا تمھارا ہے۔" وہ معیز کے پیچھے بھاگی۔ جو اسے چڑا کر وہاں سے فرار ہو گیا تھا۔ سب لوگ بھی سونے کے لئے چل دئے۔ یہ سب تو یوں ہی چلتا ہی رہتا تھا ان لوگوں کے لئے کوئی نئ بات نہ تھی۔

-- -----------*-----------*-------------*------

"صبح جلدی نکلنا ہے ہمیں اس لئے براہ کرم سب شرافت سے سو جاؤ باتیں کرنے کی بالکل ضرورت نہیں ہے" ایہا نے لائٹ آف کرتے ہوئے کہا

"ہم سب کو سونے کی تاکید کر کے تم کہاں جا رہی ہو محترمہ" مہرو نے ایہا کو باہر جاتے دیکھ کر کہا

"میں ذرہ معیز اور عمّار کو چیک کر لوں کہ یہ دونوں سو رہے ہیں یا موبائیل لئے بیٹھے ہیں" ایھا نے روم سے نکلتے ہوئے کہا

"جویریہ آؤ آج ہم دونوں ساتھ میں لیٹتے ہیں" زرناب نے اپنے بازو میں جویریہ کا تکیہ درست کرتے ہوئے انابیہ کو چڑانے کے لئے جان بوجھ کر بلند آواز میں کہا

جویریہ خاموشی سے زرناب کے پاس لیٹ گئی اور سر تک چادر تان لیا جس کا مطلب صاف تھا کہ وہ اب انابیہ سے سخت ناراض ہے

------xxxx-------xxxxxx

"اگر آپ برا نہ مانیں تو مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے" وہ جیسے ہی ان دونوں کو چیک کر کے باہر نکلی عارفین نے اسے روک کر کہا

"آپ کو مجھ سے ضروری بات کرنی ہے" ایہانے حیرانگی سے اپنی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا

"جی آپ سے"

"دیکھئے آپ اتنی چھوٹی سی بات کا بتنگڑ مت بنایئے وہ سب کچھ صرف ایک غلط فہمی کی وجہ سے ہوا تھا" ایہانے گبھرا کر کہا

"آپ کس غلط فہمی کی بات کر رہی ہیں مس ایہا" عارفین نے ناسمجھی کے عالم میں کہا

"مجھے معلوم ہے کہ آپ کو سب پتہ ہے لیکن پھر بھی اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ سے باقاعدہ معافی مانگوں اور اپنے جرم کا اعتراف کروں تو ٹھیک ہے مانگ لیتی ہوں آپ سے معافی.

عارفین صاحب مجھے معاف کر دیجیئے جو غلطی سے آپ کو فون کرنے کی خطرناک غلطی کر دی اور بہت زیادہ الٹا سیدھا بھی کہہ دیا. میری توبہ جو آئندہ ایسی کوئی غلطی مجھ سے سرزد ہو. بس یا اتنا ہی کافی ہے. اور اب خدا کے لئے مجھے بخش دیں.. "اسنے باقائدہ ہاتھ جوڑ کر کہا .

"اچھا تو وہ آپ تھیں...... "وہ بات پلے پڑنے پر حیرت سے بولا.

"کیا مطلب آپ کا..؟ "اسنے الجھ کر پوچھا. تبھی کھٹکا ہوا تو وہ دونوں پلٹے اور دیکھا تو وہاں ولید کھڑا تھا....

****

وہ میں معیز اور عمار کو دیکھنے آئی تھی کہ وہ لوگ سوئے کے نہیں۔ "ایہانے ولید کو دیکھ کر گویا وضاحت دی خود کی یہاں موجودگی کی اور عارفین کو مکمل طور پر نظرانداز کرتی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

"ولید مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔" جب وہ باہر نکلی تو اسے عارفین کی آواز سنائی دی۔ کہیں یہ ولید کو بتا تو نہیں دیگا کے میں نے اسے فون کر کے پریشان کیا ہے۔ ہائے اللہ اب میں کیا کروں گی۔ سب میری بے وقوفی کی وجہ سے ہوا ہے اسے تو یہ بھی نہیں پتا تھا کہ میں نے ہی اسے فون کیا تھا۔ یہ لوگ سہی مجھے بے وقوف کہتی ہے۔ ایک سیکنڈ جب یہ جانتا ہی نہ تھا کہ میں ہی اسے فون کرتی تھی تو یہ مجھے اتنا گھورتا کیوں تھا۔ میں نے کون سا اس سے قرض لے رکھا تھا۔ اسکے ارادے نیک نہیں لگتے۔ اچھا ہوا ولید آ گیا تھا نہیں تو پتا نہیں کیا کرتا یہ میرے ساتھ۔ اور اس سے اچھا یہ ہوا کہ کل ہم لوگ جا رہے ہیں سو اس سے سامنا ہو گا ہی نہیں اللہ کا شکر ہے۔ وہ اوٹ پٹانگ اپنی عقل کے مطابق سوچے جا رہی تھی۔

---*-------*-----------*----------

"ابے تجھے تیار نہیں ہونا کیا؟؟ یا ایسے ہی بھنگی بنا جائے گا۔" آصف نے اسے کہا جو پتا نہیں کن خیالوں میں کھویا ہوا تھا۔

"یہ ایسے نہیں سنے گا۔" جب اسکے وجود میں کوئی حرکت نہ ہوئی تو ندیم بولا۔

"لگتا ہے مجھے ہی کچھ کرنا پڑے گا۔" عالیان کچھ سوچتے ہوئے بولا اور باتھ روم سے ایک بالٹی اٹھا لایا۔ پھر اس بیٹھے بیٹھے بے ہوش انسان پر ڈال دیا۔

"کیا ہوا۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔۔۔ بارش کہاں ہو رہی۔۔۔۔ میں سمندر میں ڈوب رہا ہوں بچاؤ۔۔۔" پانی پڑتے ہی بلال ہڑبڑاتے ہوئے بولا۔

"ابے گدھے نہ بارش ہو رہی ہے نہ تو سمندر میں ڈوب رہا ہے۔" ندیم نے اسے ہوش میں لانے کے لئے ایک دھپ رسید کی۔

"تو پھر اتنا سارا پانی کہاں سے آیا؟" اسنے اپنا چہرہ صاف کرتے ہوئے کہا اسکے حواس شاید ابھی بھی بیدار نہیں ہوئے تھے۔

"تو پانی کی فکر چھوڑ اور یہ بتا تو آج کل رہتا کن خیالوں میں ہے ہاں بول۔۔۔" عالیان نے اسکی خبر لی تو وہ سہی معنوں میں ہوش میں آیا۔

"تو کس کی بات کر رہا ہے میں سمجھا نہیں۔" وہ نا سمجھی سے بولا۔

"بیٹا اتنا انجان بننے کی ضرورت نہیں ہے چل بتا تیرے ساتھ مسئلہ کیا ہے۔" آصف نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"تم لوگ کیا بول رہے ہو مجھے سمجھ نہیں آرہا ہے۔" وہ حیرت سے انھیں دیکھتے ہوئے بولا جو اسے بری طرح گھور رہے تھے۔

"پتا ہے تو بہت اچھی ایکٹنگ کر لیتا ہے لیکن ابھی کوئی کام کی نہیں تیری ایکٹنگ۔ عزت اسی میں ہے کہ تو بتا دے وہ کون ہے جس کے خیالوں میں تو کھویا ہوا رہتا ہے چل شاباش جلدی سے بتا۔" عالی نے اسکی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

"ابے کس کی بات کر رہا ہے تو؟؟" وہ بدک کر بولا۔

"اسی کی بات کر رہا ہوں جسکی وجہ سے تو سامنے ہوتے ہوئے بھی نہیں ہوتا ہے پھر چاہے سامنے والا تیرے کانوں میں ڈھول ہی کیوں نہ بجا ڈالے۔" عالی نے کہا۔

"کچھ بھی بکواس کرتا ہے ایسا کچھ نہیں ہے جیسا تم لوگ سوچ رہے ہو۔" اسنے فورا کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے میں بکواس کر رہا ہوں نہ اب تو دیکھ چوبیس گھنٹے کے اندر ہی اندر میں تجھے اس بکواس کا نام بتا تا ہوں جو تجھے بتانے میں شرم آ رہی ہے۔" وہ چیلنج کرنے والے انداز میں بولا۔

"کچھ بھی ہاں۔۔۔۔ کر لے جو کرنا ہے ایسا کچھ ہے ہی نہیں۔۔۔" بلال باتھروم کی طرف جاتے ہوئے بولا۔

"اب تو پتا کیسے کرے گا کہ وہ کون ہے جس نے اسکی مت مار رکھی۔" ندیم نے بلال کے جانے کے بعد عالی سے پوچھا جو کسی سوچ میں گم تھا۔

"تو اسکی ٹینشن نہ لے وہ سب میرا کام ہے۔" وہ جیسے کسی نقطے پر پہنچ کر بولا۔

--*----------*----------*---------

"اب ایسی بھی کیا ناراضگی کے بات ہی نہ کرو۔" انابیہ نے اس سے کہا جو کل رات سے اسے مکمل طور پر نظر انداز کیئے ہوئے تھی۔

"ہاں تو کیا تمھیں پوجے کہ بہت اچھا کیا ڈرا کر اسی طرح ڈراتی رہا کرو۔" زرناب نے کہا۔

"تم تو چپ ہی رہو جہاں آگ نہ لگے وہاں بھی اگر تم پہنچ جاؤ تو آگ بھڑکا دو۔" وہ غصے سے زرناب کو گھورتی ہوئی بولی۔

"ارے اب میں نے کیا کیا ہے جو مجھے کاٹ کھانے کو دوڑ رہی ہو تم خود ہی تو ڈرا رہی تھی اب وہ ناراض ہو گئی ہے تو میری کیا غلطی میں نے تھوڑی کچھ کیا ہے۔" زرناب نے معصومیت سے کہا۔

"زیادہ معصوم بننے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم بھی شامل تھی اس سب ڈرامے میں اتنی ہی اسکی خیر خواہ تھی تو نہ شامل ہوتی ساتھ میں۔" وہ دانت پستے ہوئے بولی۔

"لیکن سارا ڈرامہ تو تم نے کیا نہ سو اب بھگتو بھی۔" وہ دل جلاتی مسکراہٹ سے بولی۔ بڑے دنوں بعد تو انابیہ کو تپانے کا موقع ملا تھا۔

"چلو زرناب ایہا آپی بلا رہی ہیں۔" جویریہ انابیہ کو مکمل طور پر نظر انداز کر کے بولی۔

"ہاں ٹھیک ہے چلو یہاں رہ کر فالتو لوگوں سے بحث کرنے سے تو بہتر ہی ہے۔" وہ تپانے والے انداز میں بولی اور جویریہ کے ساتھ وہاں سے نکلتی چلی گئی لیکن جاتے جاتے بھی انابیہ کو چڑانا نہ بھولی۔ انابیہ صرف غصے سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی اور جتنی بھی گالیاں یاد تھیں انھیں ہزار سے ضرب دے کر زرناب کو دینے لگی۔

-----------*--------------*--------------

"تیرا سامان پیک ہو گیا؟" رضوان نے عالم سے پوچھا۔

"نہیں ہوا یار۔" وہ کاہلی سے بولا۔

"تو کیا کیوں نہیں آدھے گھنٹے میں نکل رہے ہیں اور تو ایسے ہی بیٹھا ہے ابھی تک چینج بھی نہیں کیا جانے کا ارادہ نہیں ہے کیا؟" رضوان نے اسے بیڈ پر پڑے دیکھا تو کہا۔

"یار جا رہا ہوں چینج کرنے تو ایک کام کر میرا سامان روشنی کو پیک کرنے بول دے جب تک میں چینج بھی کر لوں گا۔" وہ واشروم کی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔

"میں کیسے بولو گا۔۔۔" وہ بوکھلا کر بولا۔

"منہ سے اور کس سے۔" عالم جاتے جاتے رکا۔

"مطلب میں کیا بولوں گا۔۔۔۔۔" اسنے کہا۔

"تجھے کوئی تقرر کرنے نہیں کہا ہے۔ صرف یہ بولنا میر اسامان پیک کر دے۔ تو گھبر اایسے رہا ہے جیسے میں نے تجھے کوئی پہاڑ سر کرنے کہا ہو۔" وہ باتھروم میں گھس کر بولا۔

"میرے لئے تو یہ پہاڑ ہی سر کرنے جیسا ہے۔" رضوان بڑبڑایا۔

"کیا بولا۔۔۔۔۔" عالم باتھروم سے باہر سر نکال کر بولا۔

"کچھ نہیں جارہا ہوں۔۔۔۔" وہ کہتے ہوئے روم سے نکل گیا۔

"کہاں ڈھونڈھو ان محترمہ کو؟؟" وہ اسکی تلاش میں نظریں دوڑانے لگا۔

تبھی اسے وہ لاؤنج سے باہر آتی دکھائی دی۔

"ایکسکیوزمی۔۔۔" اسکے قریب آنے پر وہ بولا۔ مگر وہ پھر بھی نہ رکی تو اسنے پھر پکارا.

"سنیں۔۔۔"۔۔۔۔ لیکن وہ پھر بھی نہ رکی تو اسنے اس بار زبان کے بجائے ہاتھ کو حرکت دی اور اسکی کلائی پکڑ لی۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔" وہ اسنے غصے سے کہا۔

"وہ آپ سن نہیں رہی تھیں تو مجبوراً مجھے آپ کا ہاتھ پکڑنا پڑا۔" رضوان نے ہاتھ پکڑنے کی وجہ بتائی۔

"ہیں آپ نے کب مجھے آواز دی۔" اسنے حیرت ظاہر کی۔

"ابھی آپ ہی کو تو بلا رہا تھا۔۔۔" وہ بولا۔

"اچھا تو "ایکسکیوز می" اور "سنیں" آپ مجھے بول رہے تھے۔" وہ بولی۔

"جی۔" اسنے صرف جی بولنے پر اکتفا کیا۔

"لیکن اتفاق سے ان دونوں میں سے کوئی بھی میرا نام نہیں ہے۔" وہ سینے پر بازو لپیٹتے ہوئے بولی۔

"مطلب۔" اسنے حیرت سے پوچھا۔

"بھئی ظاہر ہے میرا نام روشنی ہے نہ کہ ایکسکیوز می اور سنیں ہے۔ تو میں تو تب ہی سنو گی نہ جب مجھے میرے نام سے پکارا جائے گا۔" وہ بولی تو رضوان اسے دیکھ کر رہ گیا۔

"اب اگر میرا جائزہ لے چکے ہوں تو بتانا پسند فرمائیں گے کہ کیوں روکا تھا مجھے۔" وہ اسکے گھورنے پر بولی۔

"وہ یہ سامان پیک کرنا ہے۔" اسنے عالم کے کپڑے وغیرہ اسے دیتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ آپ کو میں کام والی ماسی لگتی ہوں یا آپ کی نوکر لگی ہوں جو آپ کا کام کروں۔" وہ تنک کر بولی۔

"نہیں یہ میرا سامان نہیں ہے۔" اسنے فورا کہا۔

"تو پھر کس کا ہے۔" اسنے پوچھا۔

"عالم کا ہے۔" وہ بولا۔

"تو ابھی تک سو رہے تھے اب نکلنے والے ہیں تو ہوش آیا ہے۔" وہ کپڑے لے کر آگے بڑھ گئی۔

"یہ دونوں بھائی بہن ایک جیسے ہیں اپنے علاوہ کسی کی نہیں سنتے ہیں۔" وہ بڑبڑا کر رہ گیا۔

"کیا کہا آپ نے۔۔۔" جاتے جاتے وہ رکی۔

"کچھ نہیں۔۔۔" وہ گڑبڑا گیا۔ سچ میں یہ بہن بھائی بھی نہ۔۔۔۔۔

------*-----------------------

"اوئے بھائی کہاں چلے یہ بیگز اٹھا کر لے جاؤ۔"مہر ماہ نے گویا اسے حکم دیا۔

اسکے بھائی بولنے پر وہ اچھا خاصا سلگ گیا۔ تبھی اسنے زور سے اسکی چوٹی کھینچی۔

"آہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جنگلی انسان چھوڑو میرے بال۔" وہ بے اختیار کراہی۔

"اب بولو گی آئندہ بھائی۔۔۔۔"ولید نے اسکی چوٹی کھیچتے ہوئے کہا۔

"ہاں بولوں گی ہزار بار بولوں گی۔۔۔۔ولید شرافت سے چھوڑو میرے بال۔"وہ چیخی۔

"پہلے تم وعدہ کرو کہ آئندہ بھائی نہیں بولو گی۔"اسنے کہا تو وہ غصے میں اسکے بال پر جھپٹ پڑی اور دونوں مٹھی میں اسکے بال جکڑ لئے وہ بے ساختہ چیخا۔

"جنگلی بلی بال چھوڑو میرے۔

"پہلے تم چھوڑو"وہ بولی۔

"تم سے وعدہ کروائے بغیر تو چھوڑو گا نہیں ورنہ میرا نام ولید نہیں۔"وہ بولا۔

"ہاں تو بس پھر تمہیں گنجا کیے بغیر تو میں بھی نہیں چھوڑوں گی ورنہ میرا نام بھی مہر ماہ نہیں۔" وہ کیوں پیچھے رہتی۔

اب دونوں اس طرح کھڑے تھے کہ ولید کے ہاتھ میں مہر ماہ کی چوٹی تھی تو مہر ماہ نے اپنے ہاتھوں کی دونوں مٹھی میں اسکے بال جکڑ رکھے تھے۔

"اب جب تک تم میرے چوٹی نہیں چھوڑو گے میں بھی تمہارا جنگل نہیں چھوڑو گی۔"وہ اسی طرح اسکے بال جکڑے جکڑے بولی۔

"میں بھی نہیں چھوڑو گا جب تک تم وعدہ نہیں کر لیتی۔" وہ بھی بولا۔

"ایک سیکنڈ یہاں کون ساWWF ہو رہا ہے۔"معیز اور عمار نے انھیں ایک دوسرے میں الجھے دیکھا تو پوچھا۔

"واؤ بڑے زمانے بعد اتنی انٹرسٹنگ لڑائی دیکھنے کو مل رہی ہے۔"عمار مزے لیتے ہوئے بولا۔

"میں ریفری بنو گا چلو راؤنڈ ون سٹارٹ۔"معیز نے کہا۔

"میں ذرا اوڈینس اکھٹا کر لوں جب تک تو رولز ڈیسائڈ کر۔"عمار نے سنجیدگی سے کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

"ولید بال چھوڑ دو عزت سے۔" وہ نہایت ضبط سے بولی۔

"ہاں تو تم بھی پہلے وعدہ کرو۔" وہ بھی ضدی تھا۔

"چلو میں ذرا رولز بتادوں۔

رول نمبر 1۔ جتنی طاقت ہو پوری اپنے حریف کے بال نوچنے میں لگادیں۔

رول نمبر 2۔ ہو سکے تو گنجا کئے بنا نہ چھوڑیں۔

رول نمبر 3۔ جو ذرا سی بھی آواز نکالے گا وہ آؤٹ ہو جائے گا۔

پھر شروع کرتے ہیں۔ میں گنتی سٹارٹ کرتا ہوں ون ٹو تھری گٹ سٹ گو۔" اسنے کاؤنٹ کیا اور زور سے سٹی بجائی۔

"معیز اگر اپنی جان کی امان چاہتے ہو تو اپنے گٹر منہ کے ساتھ یہاں سے دفع ہو جاؤ۔" وہ غرآئی۔

"اہاں ایسے کیسے اتنا اچھا شو میں مس نہیں کر سکتا۔ بار بار تھوڑی دیکھنے کو ملتے ہیں۔ جو چلا جاؤں۔" وہ مزے سے بولا کیوں کہ اسے پتا تھا ابھی وہ ولید کو چھوڑے گی نہیں سو اسکا نمبر آئے گا ہی نہیں۔

"واؤواٹ اشو۔ ولید بھائی چھوڑنا مت اسے آج۔" انابیہ وہاں آتے ہوئے بولی۔

عمار سب لڑکیوں کو بلا لایا تھا۔ شکر تھا لڑکوں کو نہیں لایا تھا نہیں تو کیا سوچتے وہ لوگ۔ مہرماہ نے شکر منایا۔

"مہرو آپی زندہ باد مہرو آپی زندہ باد۔" عمار نے نعرہ بلند کیا۔

"عمار اپنا گٹر بند رکھو نہیں تمہاری بتیسی توڑ دونگی۔" اسنے دانت پستے ہوئے کہا۔

"کیا نہ آپی آپ بھی۔ آپ ہی کو چیئر اپ کر رہا ہوں اور آپ ہیں کہ میری بتیسی توڑنے کے درپے ہیں۔" وہ منہ بسور کر بولا۔

"ولید بھائی زندہ باد ولید بھائی زندہ باد۔" شاریہ نے بھی نعرہ لگایا۔

"یہ یہاں پر کوئی سیاست لڑ رہا ہے جو تم لوگ زندہ باد کا نعرہ بلند کر رہے ہو۔" ابیہا نے روم اینٹر ہوتے ہوئے کہا۔

"سیاست نہیں WWF کہیں۔" اشارہ نے تصحیح کی۔

"یہ کیا ہو رہا ہے تم لوگ بچو کی طرح ایک دوسرے کے بال کیوں پکڑے کھڑے ہو۔" ابیہا نے حیرت سے پوچھا۔

"اس سے کہیں یہ میرے بال چھوڑے تبھی میں اسکے چھوڑو گی۔" مہرماہ نے ابیہا سے کہا۔

"یہ کیا بچپنا ہے مہرو بال چھوڑو اسکے۔" ابیہا نے اسے ڈپٹا۔

"وہی تو کہیں اس سے یہ میرے بال چھوڑے۔" وہ بولا۔

"پہلے یہ چھوڑے گا پھر ہی میں چھوڑو گی۔" وہ ضدی انداز میں بولی۔

"ولید تم ہی چھوڑ دو۔" ابیہا نے گویا التجا کی۔

"پہلے یہ مجھ سے وعدہ کرے۔" اسنے کہا۔

"کونسا وعدہ۔" وہ حیرت سے بولی۔

"یہی کہ یہ مجھے کبھی بھائی نہیں بولے گی۔" اسنے کہا تو سب نے حیرت سے ان دونوں کو گھورا کے اتنی سی بات پر یہ دونوں ایک دوسرے کو گنجا کرنے پر تلے ہوئے تھے۔

"بولوں گی بھائی ایک نہیں ہزار دفع بولوں گی۔ بھائی بھائی کرنا ہے جو کر لو۔" وہ اسے چڑانے کو بولی۔

"تم لوگ نہیں چھوڑو گے ایک دوسرے کو تو میں فردوس باجی کو بلا رہی ہوں وہ ہی ٹھیک کریں گی تم دونوں کو۔" ایسا کہہ کر روم سے باہر نکل گئی۔ اسکے پیچھے باقی سب بھی چلی گئی کہ کسی کے پاس اتنا فالتو وقت نہیں تھا کہ ان کے چکر میں برباد کرتا۔ صرف معیز اور عمار ہی رہ گئے تھے مزے لینے کے لئے۔

"اب تم دونوں کو کون سا انویٹیشن کارڈ دینا پڑے گا دفع ہونے کے لئے۔" مہرماہ نے ان دونوں کو گھورا جو کھڑے دانت نکوس رہے تھے۔

اسکے گھورنے پر وہاں سے جانے ہی میں عافیت جانی اسکا کیا بھروسہ غصے میں انھیں ہی گنجا کر ڈالے۔ اور اتنی محنت سے اگایا گیا جنگل صفاچٹ ہو کر ایک چٹیل میدان کی صورت اختیار کر لے۔

"چلو جلدی وعدہ کرو۔" وہ بولا تو وہ اسے گھورنے لگی۔

"کیا بہت اچھا لگ رہا ہوں۔۔" اسنے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"پوچھو مت اس وقت تم کتنے خبیث لگ رہے ہو۔" اسنے دانت کچکچاتے ہوئے کہا۔

"اور تم تو جیسے بڑی حسین و جمیل لگ رہی ہو۔ تم بھی کسی چڑیل سے کم نہیں لگ رہی ہو۔" وہ کیوں چپ رہتا۔

"تو تم نہیں چھوڑو گے۔" اسنے پوچھا۔

"وعدہ کرو پھر۔" وہ ابھی بھی اپنے موقف پر ڈٹا ہوا تھا۔

"تو تم ایسے نہیں مانو گے۔" یہ کہہ کر مہرماہ نے اسکے بال اور زور سے کھیچے اس چکر میں دونوں کافی قریب آ گئے۔ جس کا مہرماہ کو احساس نہیں تھا۔ ولید کو شرارت سوجھی۔ وہ اور بھی قریب آ گیا اتنا کہ اسکی سانسیں مہرماہ کے چہرے کو جھلسانے لگی۔ اب کے وہ سٹپٹائی۔ فورا اپنا چہرہ پیچھے کیا۔

"پیچھے کیوں ہو گئی اور نوچو میرے بال۔" وہ مسکراہٹ دبا کر بولا۔ اور جان بوجھ کر اس پر جھکنے لگا۔ جب مہرماہ نے اسے اپنے قریب ہوتے دیکھا تو فورا سٹپٹا کر اسکے بال چھوڑے اور تھوڑا فاصلے پر ہو گئی کیوں کہ ولید نے ابھی تک اسکے بال نہیں چھوڑے تھے۔

"اب عزت سے میرے بال چھوڑو۔" اسنے ولید کو گھورتے ہوئے کہا جو اسکے تاثرات سے محظوظ ہو رہا تھا۔ جب بھی اسنے بال نہ چھوڑے تو مہر اپنی ہل اسکے پیر پر رکھ کر کھڑی ہو گئی۔ وہ فورا اسکے بال چھوڑتا اپنے پیر پر جھکا۔ مہرماہ نے آزاد ہوتے ہی وہاں سے بھاگنے ہی میں عافیت جانی لیکن جاتے جاتے اسکے گھٹنے پر زوردار کک مارنا نہ بھولی۔

"یہ میرے ساتھ بدتمیزی کرنے کے لئے۔ آئندہ محتاط رہنا ورنہ اس بار تو صرف گھٹنے میں ہی مارنے پر اکتفا کیا اگلی بار کیا کروں گی تم سوچ بھی نہیں سکتے۔" کہہ کر وہ نو دو گیارہ ہو گئی۔ پیچھے وہ صرف اپنا گھٹنا سہلاتا رہا۔ ولید بیٹا کچھ نہ کرنے پر یہ حال ہے بعد میں یہ تیری کیا درگت بنائے گی وہ سوچ کر رہ گیا۔

---*-------------*-----------

جویریہ بس میں بیٹھ گئی تھی تب اسے یاد آیا کہ وہ اپنا موبائل چارج پر لگا کر چھوڑ آئی ہے۔

وہ جلدی سے اپنی جگہ سے اٹھی اور بس سے اترنے کو آگے بڑھی تبھی اپنی جون میں آتا بلال اس سے ٹکرایا۔ وہ اپنا سر سہلاتی اسے گھورنے لگی۔ جو ہوا کے گھوڑے پر سوار ہو کر بس میں چڑھ رہا تھا۔ اسکے گھورنے پر فوراً سٹپٹا کر پیچھے ہوا اس چکر میں اسکا بیلنس آؤٹ ہوا اور اس سے پہلے کہ وہ اپنی ہڈیاں تڑواتا جویریہ نے پورا زور لگا کر اسے اپنی اور کھینچا۔

"یہ آپ کے ساتھ مسئلہ کیا ہے جب دیکھو جب ٹکریں مارتے رہتے ہیں۔" وہ اسے گھورتے ہوئے بولی۔

"وہ دھیان نہیں تھا۔" وہ گڑبڑا کر بولا۔

"یہ آپ کا دھیان رہتا کہاں ہیں۔ اگر یہی حال رہا نہ تو عنقریب ہی آپ نے ڈیمیج ہو جانا ہے۔ اسی لئے ذرا اپنے دھیان کو قابو میں رکھا کریں۔ اب ہر جگہ تو میں آپ کا ہیرو بن کر بچانے نہیں آسکتی نہ۔ اس لئے بی کیرفل فروم ناؤ آن۔" وہ مزے سے کہتی اسے سائیڈ پر ہٹا کر چلتی بنی جو ہکا بکا اسکی بات سن رہا تھا۔ وہ یوں ہی کھویا رہتا کہ عالیان زور زور سے کھانسنے لگا۔ اسنے چونک کر اسے دیکھا جو شرارتی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا اسکے پیچھے وہ دونوں بھی اپنی بتیسی کی نمائش کر رہے تھے۔ انکے تاثرات سے اسے پتا چل چکا تھا کہ کمینوں نے پورا شو مفت میں دیکھا ہے۔ وہ اپنی بے دھیانی کو بے اختیار کوس کر رہ گیا کیوں کہ اب یہ کمینے اسکا ریکارڈ لگائیں گے۔

"اوفوہ! ان محترمہ کو بھی ابھی ہی ٹوٹنا تھا" انابیہ نے اپنی سینڈل کو گھور کر کہا جو عین موقع پر اسے دغا دے گئی تھی

"اب کیا کروں سارا سامان بھی رکھا جا چکا ہے اور یہاں تو کوئی ایکسٹرا چپل بھی نہیں ہے کیا کروں, کیا کروں" ابھی وہ یہ سوچ ہی رہی تھی کہ اس کی نگاہ جینٹس سینڈل پر پڑی جو سیڑھیوں کے کنارے پر رکھی ہوئی تھی

"چلو اچھا ہے کوئی چپل تو ملی جینٹس ہی سہی" انابیہ نے چپل کے اسٹرپ بند کرتے ہوئے کہا

"او محترمہ کہاں چلیں" انابیہ کے باہر کی جانب بڑھتے قدم رکے. اس نے پلٹ کر دیکھا تو عباد صاحب دونوں ہاتھ کمر پر رکھے تیز نظروں سے اسے ہی گھور رہے تھے

"آپ کے دماغ کی طرح آپ کی نگاہیں بھی کمزور ہیں کیا. دیکھائی نہیں دیتا باہر جا رہی ہوں" انابیہ نے کوفت سے کہا

"آپ شرافت سے سینڈل اتاریں اس کے بعد میری بلا سے آپ باہر جائیں یا بھاڑ میں جائیں" عباد نے گویا اسے حکم دیا

"کیوں اتاروں میں یہ سینڈل اور آپ ہوتے کون ہیں مجھ سے یہ سینڈل اتروانے والے" انابیہ نے جھلا کر کہا

"میں کون ہوتا ہوں ???.

"میں ہوتا ہوں اس سینڈل کا مالک" عباد نے انتہائی تحمل سے کہا

"اوہ! تو یہ آپ کی سینڈل ہے" اب کی بار انابیہ دھیمی آواز میں گویا ہوئی

"جی بالکل! یہ میری کمزور چپلیں ہیں اور آپ کے من - من بھر وزنی پیروں کا بوجھ برداشت کر رہی ہیں اور قبل اس کے کہ میری سینڈل بھی آپ کی سینڈلس کی طرح اس ناقابل برداشت بوجھ کی وجہ سے مجھے داغ مفارقت دے جائیں آپ انہیں "براہ شرم" اتار دیں". عباد نے شرم پر زور دیتے ہوئے کہا

"او مسٹر مائنڈ یور لینگویج".

"آپ کے پیر ہونگے من-من بھر کے نہیں بلکہ کوئنٹل (سو کلو) بھر کے اور رہی بات بوجھ برداشت کرنے کی تو جب آپ کے لحیم شحیم وجود کا بوجھ یہ "کمزرو" سی چپل برداشت کر سکتی ہے پھر تو میں ٹھہری اک کمسن نازک اندام سی حسینہ" انابیہ نے پہلے غصّے سے پھر اتراتے ہوئے کہا.

"آئینہ میں کبھی اپنی شکل دیکھی ہے تم نے. تمہاری شکل سے ہی لگتا ہے کی تیس-بتیس سے کم کی تو تم ہو ہی نہیں. اور اتنی ڈھیٹ ہو کہ ڈھیٹائی بھی تم سے پناہ مانگتی ہو گی". وہ سیدھا آپ سے تم پر آ گیا

"اب تک تو مجھے یہ لگتا تھا کہ تمہاری آنکھیں کمزور ہیں لیکن اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تم اندھے ہو. نا صرف انکھ سے بلکہ دماغ سے بھی. اور شکل سے تو ادھیڑ عمر بڈھے لگتے ہو. اس نے بھی پل میں حساب بے باک کیا

"تم میرا دماغ فی الحال نہ ہی خراب کرو تو اچھا ہے. اور میری چپل واپس کرو مجھے بیگ میں رکھنا ہے. عباد نے بمشکل ضبط کرتے ہوئے کہا

"ایکچولی مجھے نہ اپنی محنت ضائع کرنے کا شوق بالکل نہیں ہے کیونکہ تمہارا دماغ تو آل ریڈی خراب ہے اور اتنا زیادہ خراب ہے کہ اب تو اس میں پھپھوند بھی لگ گئی ہے سو مجھے تمہارے پھپھوند زدہ دماغ کو مزید خراب کرنے میں کائی دلچسپی نہیں ہے. اور میری سینڈل چونکہ ٹوٹ گئی ہے اس لئے میں تمہاری سینڈل نہیں دونگی یہی گھر پہن کر جاؤنگی بعد میں بجھا دونگی کسی سے". انابیہ نے انتہائی اطمینان سے کہتے ہوئے دوبارہ باہر کی جانب قدم بڑھائے

"تم میری سینڈل واپس کرو ورنہ میں تمیں یہاں سے جانے نہیں دونگا" عباد نے دروازے پر اپنے دونوں ہاتھ ٹیکتے ہوئے کہا

"ہٹو دروازے سے مجھے باہر جانا ہے دیر ہو رہی ہے سب انتظار کر رہے ہونگے" انابیہ

نے عباد کے سامنے کھڑے ہوتے ہوئے کہا

"چپل دے دو پھر چاہے تم باہر جاؤ یا جہنم میں جاؤ مجھے فرق نہیں پڑتا". عباد نے کہا

"کہ تو رہی ہوں واپس کر دونگی. کھا نہیں جاؤنگی جو یوں مرے جا رہے ہو" انابیہ نے غصے سے کہا

"تم جیسی لڑکی سے کچھ بعید نہیں ہے جب اچھے خاصے انسانوں کا بھیجا تم چاٹ لیتی ہو پھر تو یہ ایک بے زبان چپل

ہے" عباد نے اسے تپاتے ہوئے کہا

"سینڈل تو تمہاری ابھی ملنے والی ہے نہیں اس لئے فضول بحث کرنے سے اچھا ہے کہ تم مجھے جانے دو" انابیہ

نے اسے گھورتے ہوئے کہا

"بغیر سینڈل اتارے میں تمہیں جانے دینے والا ہوں نہیں اس لئے فضول بحث تم مت کرو" عباد نے بھی جواباً

اسے گھورتے ہوئے کہا

"وہ----وہ----وہ تمہارے...... تمہارے.. اوپر نہ" انابیہ نے ہکلا کر عباد کی جانب اشارہ

کرتے ہوئے بے ربط انداز میں کہا

"میں تمہارے جھانسے میں آنے والا..........

اس سے قبل کہ وہ اپنا جملہ مکمل کرتا انابیہ چیخ پڑی

"تمہارے اوپر پاس چھپکلی ہے"

عباد فوراً سے پیشتر دروازے سے دور ہوا اور چھپکلی کو دیکھنے لگا لیکن یہ کیا وہاں تو کسی چھپکلی کا سرے سے وجود ہی نہیں تھا اور انابیہ صاحبہ بھی انہیں چڑاتے ہوئے غائب ہو چکی تھیں. وہ صرف دروازے کو گھور کر رہ گیا جہاں سے وہ گئی تھی۔

---*-----------------------------

"ابے یار اب میں تو گیا کام سے۔" عالی نے کہا۔

"کیوں بھائی کیوں گیا کام سے۔" آصف نے پوچھا۔ انھیں مصوری سے آکر تین چار دن ہو چکے تھے۔ اور اب وہ لوگ یونی جوائن کر چکے تھے۔

"ابے یار میٹنگ رکھی گئی ہے اب اس میں بھائی کو بلائیں گے اور بھائی نے تو میری درگت بنا دینی ہے پوری یونی کے سامنے۔" وہ برا سا منہ بناتے ہوئے بولا۔

"تو مت بتانا نہ بھائی کو۔" ندیم نے آرام سے مشورہ دیا۔

"ابے میں تو نہیں بتاؤں گا لیکن یونی سے فون جائے گا تو پتہ ہی چل جائے گا انہیں۔" اسنے کہا۔

"ابھی تو میٹنگ نہیں ہے next ویک ہے تب کی تب دیکھی جائے گی ابھی تو یہ انجوائے کر۔" بلال نے اسے برگر پکڑاتے ہوئے کہا۔

"آصف یہ آج سورج کہاں سے نکلا تھا ذرا بتانا تو مجھے لگتا ہے اسکی طبیعت خراب ہو گئی ہے۔" عالی بلال کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"تو کیوں پوچھ رہا ہے۔" آصف نے پوچھا۔

"یار اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ اس کنجوس کی جیب سے کبھی پھوٹی کوڑی تو ملتی نہیں کہاں یہ ہم لوگوں کو برگر کھلائے۔" اسنے کہا۔

"ہاں تو تجھے کس نے کہا کہ میں نے اپنی جیب سے خرچ کیا ہے۔" وہ بے نیازی سے بولا۔

"تو پھر کیا چوری کر کے لایا ہے۔" ندیم نے اسے مشکوک انداز میں گھورا۔

"ابے یار تیری طرح نہیں ہوں کے چوری کروں۔" وہ بولا۔

"تم لوگ بحث چھوڑو ابھی تو یہ انجوائے کرو۔ لیکن یار ساتھ میں کوک اور فرائز بھی ہوتے تو مزہ ہی آجاتا۔" آصف نے چٹکھارا لیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جا یہ لے پیسے کوک اور فرائز بھی لے آ۔" بلال اسے والیٹ سے پیسے نکال کر دیتے ہوئے بولا۔

"ایک منٹ ایک منٹ یہ میری گنہگار آنکھیں کیا دیکھ رہی ہے کہ بلال اپنی والیٹ سے پیسے دے رہا ہے ابے مجھے کوئی پکڑو کہیں میں بے ہوش ہو کر نہ گر جاؤں۔" آصف گرنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولا۔

"زیادہ ایکٹنگ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ غور سے دیکھ یہ تیرا والیٹ ہے۔ اب میرا دماغ اتنا نہیں خراب ہوا جو اپنے پیسے خرچ کروں تم جیسے ندیدوں پر۔" بلال نے والیٹ اسکے سامنے لہراتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب تو نے۔۔۔۔۔۔" آصف نے جلدی سے اپنی پوکٹ کھنگالی اب والیٹ ہوتا تو ملتا نہ وہ تو بلال کے ہاتھ میں تھا۔

"کمینے چور تو نے میری پوکٹ ماری تو ہمیشہ یہی کرتا ہے۔" وہ اسکی طرف غصے سے بڑھتے ہوئے بولا۔

"اوئے میں چور کیسے ہوا میں تجھ سے پوچھا تھا لے لوں تو تو نے ہی تو کہا تھا لے لے تبھی میں نے نکالا تھا تیرا والیٹ لائبریری میں جب تو نوٹس بنا رہا تھا۔" بلال نے اسے یاد دلایا۔

"ابے گدھے میں نے نوٹس کے لئے کہا تھا والیٹ کے لئے نہیں۔" وہ دانت پستے ہوئے بولا۔

"ہاں تو مجھے تھوڑی پتا تھا اور میں تجھسے نوٹس کیوں لینے لگا تجھ سے اچھے تو میں بنا لیتا ہوں۔" اسنے کہا۔

"تو شرافت سے مجھے میرا والیٹ پیسوں سمیت واپس کر۔" وہ نہایت ضبط سے بولا۔

"اوئے میں کیوں دوں تجھے پیسے یہ لے پکڑ اپنا والیٹ رو ایسے رہا ہے جیسے میں نے تیری پوری جائداد ہڑپ لی ہو۔" بلال نے اسے والیٹ پکڑا دیا۔

"چل باقی کے پیسے بھی دے۔" وہ بولا تو بلال بدک ہی گیا۔

"میرے سر پر سنگ نکل آئی ہے کیا جو میں تجھے پیسے دوں گا۔" اسنے کہا۔

"نہ تو تجھے میرے سر پر سنگ نظر آ رہے ہے جو میں تجھے مزے سے اپنی پوکٹ منی ہڑپنے دوں۔" یہ کہتے ہی وہ اسے مارنے کو لپکا جو اسے چڑاتا بھاگ لیا تھا۔

--------*----------- *-------- *-------------

"یار کوئی سمجھاؤ نہ امی کو مجھے نہیں جانا شادی میں اوپر سے تم لوگ بھی نہیں جا رہی ہو۔" ایمہا نے بیزاری سے کہا۔

"سوری آئی کانٹ ہیلپ۔۔۔" اشارہ نے اپنے ہاتھ جھاڑے۔

"تو تم سے کوئی مانگ بھی نہیں رہا ہے ہیلپ۔" وہ منہ بناتی ہوئی بولی۔

"مسلہ کیا ہے۔ چلی جاؤ گھر پر بور ہونے سے تو بہتر ہی ہے۔" مہرمہ نے مشورہ دیا۔

"سب سے بڑا مسلہ یہی ہے کہ تم لوگ نہیں چل رہی ہو۔دوسرا خالص بزنس سرکل کی شادی ہے میں کسی کو جانتی ہی نہیں۔اور تو اور مکس گیدرنگ ہے۔" اسنے اپنے مسائل بتائے۔

"واؤ مکس گیدرنگ ہوگی مزے مزے کے ہینڈسم سے بزنس مین ہوں گے کاش کہ میرا کل ٹیسٹ نہ ہوتا تو میں تو ایک پیر کے بل جاتی۔" زرناب نے حسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم مزے مزے کے یوں بول رہی ہو گویا وہ لوگ انسان نہ ہوئے پزا یا برگر ہو گئے۔" انابیہ نے اسے دیکھ کر کہا جو افسوس میں بیٹھی۔

"میں یہاں اپنے مسلے کے لئے آئی تھی تم لوگ اپنی بحث میں پڑ گئی۔" ایبہا نے جھنجھلا کر کہا۔

"ارے کیا ہوا چلی جاؤ نا کیا پتا کسی ہینڈسم کا دل تم پر آجائے اور اسی بہانے تمہاری نیا پار لگے۔" اشارہ شرارتا بولی۔

"یہ تم اپنے فضول سے مشورے اپنے پاس رکھو سمجھی۔مجھے تمہاری طرح کوئی شادی کی جلدی نہیں ہے۔" وہ چڑھ کر بولی۔

"اوہو تم بھی نہیں سمجھ رہی ہو یہ اس لئے بول رہی ہے کہ تمہاری نیا پار لگے تو ان کا نمبر آئے دیکھو کتنی جلدی ہے بے چاری کو شادی مگر کوئی بھی انکے جذبات نہیں سمجھ رہا۔لیکن ٹینشن نہ لو میں تمہارے ساتھ ہوں۔" مہرماہ نے اشارہ کی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

"کچھ بھی بکواس کرتی ہو۔۔۔" وہ جھینپ کر بولی اسکی نگاہوں میں عالم کا شاندار سراپا گھوم گیا۔اسے یاد آیا اسنے ابھی تک روشنی سے ایمی کے بارے میں نہیں پوچھا تھا۔وہ سوچ رہی تھی وہ کیسے پوچھے گی اس سے۔۔۔ تبھی زرناب نے اسے زور سے جھنجھوڑا۔۔

"یہ دیکھو محترمہ کو لگتا ہے عالم بھائی کے ساتھ کسی دوسرے جہان میں پہنچی ہوئی تھی سوری میں نے ڈسٹرب کر دیا۔" زرناب افسوس سے بولی۔

"تم لوگ پھر اپنی بحث میں پڑ گئی۔ یار بتاؤ تو سہی میں کیا کروں۔" اس سے پہلے کے اشارہ کچھ کہتی ایہا پھر سے بول پڑی۔

"میری طرف سے بھاڑ میں جاؤ۔ کب سے ایک ہی سوال کیے جا رہی ہو ارے چلی جاؤ شرافت سے جانتی ہو بات امی کی ہی ماننی ہے پھر بھی دماغ خراب کر رہی ہو۔" اشارہ نے اسکی ایک ہی گردان سے تنگ آ کر کہا۔

"اب تم لوگ لے کر آنا اپنی سفارش بتاؤ گی اچھے سے۔" اسنے بلیک ملینگ کرنے کی کوشش کی۔

"ہاں بتا دینا۔ لیکن فلحال جاؤ یہاں سے اور ہاں کسی کو کہہ دینا چائے دے جائے تم نے تو دماغ پچی کر کے رکھ دیا ہے۔" اشارہ نے کہا کیوں کے باقی سب بول کر اپنے پیر پڑ کلہاڑی نہیں مار سکتی تھیں۔

"چائے نہیں تو تنجن بھجواتی ہوں۔ بڑی آئی مجھے آرڈر دینے والی۔" یہ کہہ کر وہ غصے واک آؤٹ کر گئی۔

----*-----------------------------------

وہ کب سے بیٹھی بور ہو رہی تھی۔ امی نہ جانے اپنی کسی جاننے والی سے بات کرنے لگی تھیں۔ اور اسے اکیلے بور ہونے کے لئے چھوڑ گئیں تھی۔

پہلے تو وہ اسے پتا نہیں کون کون سی مسز سے تعارف کرواتی رہیں۔ جن کی اب نہ تو اسے شکلیں یاد تھیں نہ نام۔ اس لئے وہ پاس سے جو بھی خواتین گزرتی انھیں دیکھ کر زبردستی مسکرا دیتی جوابا وہ بھی اس سے سمائل پاس کر کے حال احوال دریافت کرنے لگتیں۔

اس چکر میں وہ کئی لوگوں سے بار بار سلام کرنے لگتی اور اب تو وہ تنگ آکر ٹیبل پر سر جھکا کر بیٹھ گئی تھی۔

ابھی اسے بیٹھے کچھ دیر ہی ہوئی ہوگی کہ کسی نے آکر ٹیبل بجایا۔ اسنے چونک کر اپنا سر اٹھایا۔ تو دیکھا کوئی لڑکا کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا ایہا کو وہ پہلی نظر میں ہی خبیث لگا۔ ایہا نے ناگواری سے اسے دیکھا۔

"کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں۔۔" اسنے پوچھا اور اسکی بات سنے بغیر بیٹھ بھی گیا۔

"کیا میں اس بے تکلفی کی وجہ پوچھ سکتی ہوں۔" وہ نہایت ضبط سے بولی۔

"ارے ہم نے تو صرف بیٹھنے کی اجازت مانگی ہے آپ تو خفا ہونے لگی۔" وہ اس پر اپنی غلیظ نگاہیں جماتے ہوئے بولا۔

ایہا نے کچھ نہیں کہا وہ آس پاس امی کی تلاش میں نظریں دوڑانے لگی۔

"ویسے آپ پیاری تو لگتی ہی ہیں مگر غصے میں تو اور بھی حسین لگتی ہیں۔" اسکی نظریں ابھی بھی اسکے سراپے کا طواف کر رہی تھی۔

"آپ جو کوئی بھی ہیں مسٹر شرافت سے اٹھ جائیں اس سے پہلے کہ میرا ضبط جواب دے جائے۔" وہ نہایت تحمل سے بولی۔

"ابھی میں نے کیا کیا ہے جو آپ کا ضبط جواب دے جائے گا۔ بھئی میرا تو سمپل سا فنڈا ہے جہاں کہیں بھی حسن دیکھوں اسے سراہے بغیر نہیں رہ سکتا اور ابھی تو میں نے آپ کے حسن کو خراج عقیدت بھی نہیں پیش کی۔" اسنے خباثت سے اسے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

"آپ اپنی حد ہی میں رہیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔ ورنہ مجھے بھی آپ کو آپ کی اوقات میں لانے میں لمحہ نہیں لگے گا۔" وہ غصے سے بولی۔

"نہ نہ میری جان اوقات کی بات نہ کرنا ورنہ واقعی مجھے اپنی اوقات میں آنے میں لمحہ نہیں لگے گا۔" اسنے ایک ہاتھ سے اسکے ہاتھ کو پکڑتے ہوئے کہا تو ایہانے کچھ بھی سوچے بغیر اسے ایک زوردار تھپڑ رسید کر دیا۔

پہلے تو وہ شوکڈ سا اسکی جرات پر حیران ہوتا رہا کہ جو شکل سے ہی اتنی ڈری سہمی دکھ رہی رہی اسنے اسے تھپڑ مارا ہے۔ پھر جیسے ہی حواس بے دار ہوئے اسنے فوراً غصے سے اسکی کلائی پکڑی جو وہاں سے فرار ہونے کے چکر میں تھی۔

"بہت گرمی ہے تمہارے اندر ہاں تمہاری اتنی ہمت کہ تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا یہ تم لڑکیاں شرافت کا ڈھونگ کرتی ہو نہ اسکی ساری حقیقت مجھے پتا ہے۔ ابھی کچھ پیسے پھینکو گا تو تم جیسی کئی لڑکیاں اپنا سب کچھ وار دینگی۔ اس لئے میرے سامنے ڈھونگ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بولو کتنے پیسے چاہیے۔" وہ غصے پھنکارتے ہوئے بولا۔

"وہ اور لڑکیاں ہوتی ہوں گی سمجھے۔ میں تم جیسے بیچ انسان پر تو تھو کو بھی نہ۔" وہ خود کو چھڑاتے ہوئے بولی۔

"بہت غرور ہے نہ خود پر خاک میں ملا کر رکھ دونگا۔ اب دیکھنا جس بیچ پر تم تھوکنا بھی نہیں پسند کرتی ہو اسکے آگے ہی گر گڑاؤ گی۔" یہ کہہ کر وہ جارحانہ تیور لئے اسکی سمت بڑھا۔

ایہانے گھبر اکر آس پاس دیکھا وہ نسبتا کونے والے حصے کی طرف تھی۔ جہاں کوئی بھی نہ تھا۔ وہ ڈر کر پیچھے ہونے لگی۔ وہ اسکے ایک دم قریب پہنچ گیا تھا۔

ایہانے خوف سے آنکھیں میچ لیں۔ اسے اپنے شولڈر پر اسکی گرفت محسوس ہوئی اور اس سے پہلے کے وہ مزید پیش قدمی کرتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

****

"زہے نصیب کہ مسٹر عارفین ملک آئے ہیں۔" وہ کسی سے باتوں میں مصروف تھا جب اسے یہ آواز سنائی دی۔ وہ فورا پلٹا تو دیکھا کہ سامنے شاویز شاہ کھڑا تھا۔ اسے دیکھ کر عارفین کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔ کیونکہ کئی دفعہ وہ اسے خود کے ساتھ بزنس کرنے کی آفر کرچکا تھا جسے بار بار رد کرنے کے باوجود بھی وہ ڈھیٹوں کی طرح بار بار پھر آ جاتا تھا۔ عارفین کو اس کا پورا کچا چھٹا پتا تھا۔ اسے صرف پیسوں سے غرض تھی اس سے مطلب نہیں تھا کہ وہ حرام کا ہو یا حلال کا۔ کڈ نیپنگ سے لے کر اسمگلنگ ہر طرح کے جرم میں وہ ملوث تھا۔ ضمیر نام کی کوئی چیز تو اس میں تھی ہی نہیں۔ جیل سے اس لئے محفوظ تھا کہ اس نے کئی بڑے افسران کو بھی اپنے انڈر میں کر رکھا تھا۔ اسی لئے بغیر کسی رکاوٹ کا اس کے دو نمبر کا کام دن بدن پھلتا پھولتا ہی جا رہا تھا۔ جس میں وہ عارفین کو بھی شریک کرنا چاہتا تھا۔ کیونکہ عارفین کی کمپنی کا کافی نام تھا۔ اگر عارفین اس کے ساتھ پارٹنرشپ کرتا تو اسے اور فائدہ ہوتا۔ اسی لئے وہ عارفین کے پیچھے پڑا ہوا تھا۔ ابھی بھی جب اس نے عارفین کو دیکھا تو اس کی طرف آگیا۔

"اور بزنس وغیرہ کیسا چل رہا ہے؟" اس نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے پوچھا جسے عارفین نے نظرانداز کر دیا۔

"اللہ کا شکر ہے۔" عارفین نے کہا۔

"ویسے حیرت ہے آپ نے شادی میں شرکت کی۔" اسنے حیرت ظاہر کی۔

"اتنے خلوص سے مسٹر احمد نے انوائٹ کیا تھا اس لئے میں انکار نہیں کر سکا اور آگیا۔" عارفین نے بتایا۔

"خلوص سے تو میں نے بھی آپ کو پارٹنرشپ کی آفر کی تھی تو آپ نے تو انکار کر دیا تھا۔" وہ بولا۔

جی مجھے اندازہ ہے کتنے خلوص سے کی تھی۔" وہ طنزیہ انداز میں بولا۔

"میں آپ کو ایک بار پھر آفر کرتا ہوں۔ سوچ لیں ایسے موقع بار بار نہیں ملتے۔" اسنے لالچ دینی چاہی۔

"ایسی آفر وپر تو میں ہزار دفعہ انکار کروں۔" اسنے کہا۔

"بہت پچھتائیں گے آپ۔" وہ بولا۔

"ایسی بیکار سے آفروں پر پچھتا کر میں اپنا وقت نہیں ضائع کرتا۔" وہ کہہ کر آگے بڑھ گیا۔

"یہ تو تمہیں وقت ہی بتائے گا عارفین ملک۔" شاویز نے اسے جاتے دیکھ کر تنفر سے سوچا۔ "کچھ نہ کچھ تو بندوبست کرنا ہی پڑے گا تمہارا کچھ زیادہ ہی اکڑ ہے تمہارے اندر۔" وہ مکرو مسکراہٹ کے ساتھ بولا۔

---------------*-------------*----

"میری کھیر۔" صدمے سے بھرپور آواز کچن سے برآمد ہوئی۔

"کیوں اتنا شور مچا رہی ہو کیا ہو گیا تمہاری کھیر کو۔" مہرماہ کچن میں آکر بولی۔

"یہ یہ یہ دیکھو پتہ نہیں کس کمینے کتے خبیث انسان نے اڑائی ہے۔" انابیہ نے بڑا سا خالی پیالہ اس کے سامنے لہرایا۔

"ہاں تو کھانے کیلیئے ہی بنائی تھی تو اب کسی نے کھالی ہے تو اس میں کیا ہو گیا۔" وہ جھنجلا کر بولی۔

"یہ میں نے اپنے لئے رکھی تھی کہ ٹھنڈی ہونے کے بعد کھاونگی پر پتہ نہیں کس کمینے اور ذلیل انسان نے یہ ذلیل حرکت کی ہے۔" اس نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"تو کس نے بولا تھا کہ سجا کے رکھتی کھالیتی نہ جانتی تو ہو اتنے سارے ندیدے لوگ رہتے ہے گھر پر کوئی بھی کھا سکتا ہے۔" وہ بیزار ہو کر بولی۔

"ایسے کیسے کوئی بھی کھا سکتا ہے یہ میرا حصہ تھا میں نے اپنے لیے رکھا تھا۔ سبھی لوگ کھا چکے ہیں تو کون کھا سکتا ہے۔" اسنے رونی صورت بنا کر کہا۔

"تو اس میں رونے کی کونسی بات ہے۔ نیکسٹ ٹائم پیٹ بھر کر کھالینا ہے تم تو ایسے رو رہی ہو جیسے کبھی کھانے کو ملے گی ہی نہیں۔" مہرماہ نے کہا۔

"ہو نہ ہو یہ یقیناً معیز یا عمار میں سے کوئی ہو گا۔" انابیہ یہ کہتے ہوئے کچن سے باہر نکل گئی۔

"معیز کے بچے باہر نکلو۔" وہ اسکا دروازہ بھڑ بھڑا کر بولی۔

"کیا ہے بھئی میرے ناپیدا بچوں کو کیوں یاد کیا جا رہا ہے۔" وہ دروازہ کھولنے کے بعد بولا۔

"وہ اس لئے کہ تم جیسے خبیث انسان اگر دوسروں کی چیزوں پر ہاتھ ماریں گے تو انہیں اسی طرح یاد کیا جائے گا۔" انابیہ اس کا کان مروڑتے ہوئے بولی۔

"اب کیا کر دیا میں نے۔" وہ کراہتا ہوا بولا۔

"شرافت سے مجھے میری کھیر واپس کرو جو ڈھونس کر بیٹھے ہو۔" اس میں ایک چپت رسید کرتے ہوئے کہا اور پیالہ اس کے سامنے لہرایا۔

"اوے کون سی کھیر کیسی کھیر مجھے کوئی کھیر ویئر کا نہیں پتہ۔" وہ بولا اور پیالہ لے کر اس کے اطراف میں لگی کھیر صاف کرنے لگا۔

"جھوٹے مجھے اچھی طرح سے پتا ہے کہ تم ہی نے میری کھیر ھڑپی ہے۔" اس نے کہا۔

"سچ بول رہا ہوں یار مجھے نہیں پتہ۔ ارے اگر پتہ ہوتا تو تمہیں بتاؤں میں اس طرح گندگی سے کھاتا میں ایسے کھاتا کے پتا ہی نہیں چلتا کہ اس میں کبھی کھیر بھی رکھی گئی تھی۔" وہ بولا تو انابیہ اسے مشکوک انداز میں گھورنے لگی۔

"ابے یار اب اس طرح تو مت گھورو۔ میں سچ بول رہا ہوں میں نے نہیں کھائی ہے تمہاری کھیر کی قسم۔" اسنے یقین دلانے کی کوشش کی۔

"تم نے نہیں دکھائی تو پھر کون کھا سکتا ہے؟؟" وہ سوچتے ہوئے بولی۔

"ابے یار قسم سے تم لوگوں نے تو مجھے بدنام ہی کر کے رکھ دیا ہے۔" اس نے منہ بسور کر کہا۔

"ہاں تو تمہاری حرکتیں ہی ہوتی ہیں اس طریقے کی۔ لیکن یار سوچنے کی بات ہے تم نے نہیں کھایا پھر کون کھا سکتا ہے۔" وہ ابھی بھی الجھن کا شکار تھی۔

"اے جویریہ!" معیز نے کہا۔ وہ لوگ بھی لاؤنج میں آچکے تھے جہاں پر جویریہ اور زرناب بیٹھی راز و نیاز میں مصروف تھی۔

"کیا ہے؟" وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔ اس کی ناراضگی انابیہ سے ابھی بھی برقرار تھی۔

"اب تمہارا میں نے کون سے ادھار لیا ہے جو تم یوں پھاڑ کھا رہی ہو مجھے۔" وہ اس کے بازو میں بیٹھتے ہوئے بولا۔

"کیا ہوا؟ کیوں بلا رہے تھے؟" اس بار اس نے سلیقے سے پوچھا۔

"ہاں ایسے بات کرتے ہیں انسانوں جیسے ہر وقت ڈائن چڑیل بنے بات کرتی رہتی ہیں۔" وہ اس کی نقل اتارتے ہوئے بولا۔

"اب اگر میں نے انسانوں کی طرح پوچھ ہی لیا ہے تو کیا آپ انسانوں کی طرح جواب دینے کی زحمت گوارہ فرمائیں گے۔" اس نے نہایت ضبط سے پوچھا۔

"ہاں تو فرمانہ یہ تھا کہ ہمیں ایک چور کی تلاش جس میں آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔" وہ بولا۔

"کیوں بھئی کیا چوری ہو گیا؟" اب کی زرناب نے پوچھا۔

"یہ پیالہ دکھ رہا ہے تم کو ایک زمانہ تھا جب یہ پورا بھرا ہوتا تھا اور اس کے اوپر ڈرائی فروٹس کی ہوائیاں ہوتی تھی۔ لیکن کسی نہایت ہی ظالم ندیدے انسان نے اس کا صفایا کر دیا۔" اس نے گویا افسوس سے کہا۔ زیادہ افسوس اسی بات کا تھا کہ اس کے علاوہ کوئی اور صفایا کر گیا۔

"مجھے تو لگتا ہے تم ہی نے کھایا ہے۔" زرناب پورے یقین سے بولی۔

"ابے یار کیا میری شکل میں بڑا بڑا سا چور لکھا ہوا ہے جس کو دیکھو اس کو کچھ بھی چوری ہو میرے پاس ہی آتا ہے۔ ابے یعنی کہ حد ہی ہو گئی۔" وہ جھلا گیا تھا۔

"یار جویریہ تمہیں بتاؤ کیا میں شکل سے چور دکھتا ہوں۔" اس نے اپنا چہرہ جویریہ کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں بالکل بھی نہیں۔ کیونکہ کھیر تم نے کھائی نہیں وہ تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" اس نے فوراً اپنی زبان دانتوں تلے دبائی۔

"دیکھا مجھے پتا تھا جویریہ کو میرا یقین ہے کہ میں نے کھیر نہیں کھائی لیکن نہیں ایک سیکنڈ ایک سیکنڈ۔۔ کیا بول رہی تھی وہ تو پورا جملے مکمل کرو۔" وہ جویریہ کو گھورتا ہوا بولا۔

"کچھ نہیں وہ تو میں بول رہی تھی تم نے تھوڑی کھائی ہے۔" وہ گڑبڑا کر بولی۔

"ہاں وہ تو مجھے پتہ ہے کہ میں نے نہیں کھائی ہے لیکن کس نے کھایا یہ تمہیں پتا ہے ناں۔۔" اسنے کہا۔

"میں نے میں نے تھوڑی کھائی ہے کھیر۔ مجھے کیا پتہ کس نے کھائی ہے۔" وہ کنفیوز ہو کر بولی۔

"پتہ ہے چور کی داڑھی میں تنکا ہوتا ہے۔" جیسے ہی اس نے کہا جویریہ نے فوراً سے پیشتر اپنی نادیدہ داڑھی صاف کی۔

"انابیہ تمہارے چور کا پتہ لگ چکا ہے۔" معیز نے کہا تو انابیہ نے اسے گھورا۔

"ہاں تو تمام ثبوتوں اور گواہوں کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ عدالت فیصلہ سناتی ہے کہ جویریہ نے تمہاری کھیر چرائی ہے۔ اس جرم کی پاداش میں انابیہ جی آپ جو چاہیں انہیں سزا دے سکتی ہیں۔ آرڈر آرڈر۔۔" اسنے ڈرامائی انداز میں کہا تو جویریہ وہاں سے کھسکنے لگی۔

"او محترمہ کہاں چلیں۔۔۔" معیز نے فوراً اسے پکڑا۔

"وہ مجھے لگ رہا ہے کہ خالہ نے مجھے آواز دی دیکھ کر آؤں کیوں بلا رہی ہے۔۔" اس نے بہانہ گھڑا۔

اچھاجی کیوں خالہ تمہارے کان میں بول کے گئی تھی جیسے تمہیں ہی سنائی دیااور کسی کو سنائی نہیں دیا۔" وہ اسے گھورتے ہوئے بولا۔

" ارے کہاں گئی جویریہ خالہ کب سے میں آپ کو ڈھونڈ رہاہوں۔" عمار لاؤنج میں داخل ہوتے ہوئے بولا۔

"ہاں کیاہوا عمار کیاکام ہے ؟"اس وقت اسے عمار کی آمد کسی نعمت سے کم نہ لگی۔

"وہ مجھے یہ پوچھناتھا کہ کھیر کہاں گئی جو آپ کھارہی تھی فریج میں بھی ڈھونڈ لیامیں نے نہیں مل رہی مجھے۔" عمار کے یہ کہتے ہی انابیہ اور معیز نے جویریہ کو گھورا اور جویریہ عمار کو جواب اسے نعمت کے بجائے زحمت لگ رہاتھا۔

"کونسی کھیر کیسی کھیر کی بات کر رہے ہو تم مجھے نہیں پتہ۔" وہ صاف مکر گئی۔

" اتنی جلدی بھول گئی چلے پھر بھول گئی ہو تو میں آپ کو یاد دلادیتاہوں جو آپ کیچن میں فریج کھول کر چمچ چمچ کرکے ہڑپ رہی تھی۔" اسنے کہا۔

"یہ لے بچہ تو بھی دیکھ لے کس صفائی سے کھیر کانام ونشان مٹایا گیاہے۔"معیز نے پیالہ عمار کو دیا۔

"ہائے پوری کھالی آپ نے۔۔۔" وہ صدمے سے چور آواز میں بولا۔

"تم تویوں بول رہے ہو گویا ڈیگ بھر کے تھی۔" جویریہ نے کہا۔

"ہاں تو میڈم اب بولو کھیر کس نے کھائی۔میں بے چارہ غریب بے قصور ہوتے ہوئے بھی ہر بار پھنستاہوں۔"وہ مسکینیت طاری کرتے ہوئے بولا۔

" اتنی آسانی سے تو میں نہیں معاف کرنے والا آپ کو اتنی ساری کی ہڑپ لی۔وہ بھی اکیلے۔۔۔۔"وہ آستین چڑھاتے ہوئے جویریہ کی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔

"عمار میرے پیارے پیارے بھانجے تم بہت اچھے ہو ہے نہ۔" وہ دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے بولی۔

"عمار تم ہٹو آج تو میں نہیں بخشوں گی اسے۔" انابیہ بولی اور جویریہ کے پیچھے دوڑ لگادی جو وہاں سے بھاگ چکی تھی۔

"ارے رکو میں بھی آتا ہوں۔" معیز بھی ان کے پیچھے لپکا۔

اب منظر کچھ یوں تھا کہ بیچاری اکیلی جویریہ اس کے پیچھے تین لوگ انابیہ۔ عمار اور معیز۔۔۔ تب تک اسے دوڑایا جب تک اسنے آئس کریم کھلانے کا وعدہ نہ کر لیا۔

--------------*----------------*--

عارفین کسی سے بات کر رہا تھا تو اس کی نظر اچانک کونے کے ٹیبل پر بیٹھی ایک لڑکی پر پڑی اسے گمان ہوا کہ وہ ایہا ہو۔ مگر اس نے اسے اپنا وہم سمجھ کر نظر انداز کر دیا۔ کچھ دیر بعد اس کی نظر لاشعوری طور پر پھر سے اس طرف گئی۔ اسے وہاں کوئی لڑکا بھی دکھائی دیا۔ جس کی شکل اسے دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ تبھی وہ لڑکی اٹھی تو اس کا گمان یقین میں بدل گیا۔ اسے یہ دیکھ کر خوشگوار حیرت ہوئی کہ ایہا بھی یہاں پر ہے۔ مگر یہ لڑکا کون ہے۔ وہ سوچ میں پڑ گیا۔ وہ مسلسل ان دونوں کو ہی دیکھ رہا تھا کہ اسے وہ لڑکا ایہا کے ساتھ بد تمیزی کرتا ہوا نظر آیا۔ یہ منظر دیکھ کر تو اس کا خون کھول اٹھا۔ وہ فوراً اٹھا اور ان کی طرف آیا۔ اور اس سے پہلے کہ وہ لڑکا ایہا پر جھکا مزید بد تمیزی کرتا عارفین نے اسے کندھے سے پکڑ کر کھیچا اور زور دار مکا اس کی ناک پر رسید کیا۔ شاویز کو دیکھ کر تو اسکا میٹر ہی گھوم گیا۔ "ذلیل انسان تمہاری ہمت کیسے ہوئی کسی لڑکی سے یوں بد تمیزی کرنے کی۔" اسنے دو تین اور جڑ دئے۔ وہ اس کے حملے کے لیے تیار نہیں تھا سو فوراً زمین بوس ہوا۔ اسے نظر انداز کر کے عارفین ایہا کی طرف بڑھا جو مارے خوف سے آنکھیں بند کیے تھر تھر کانپ رہی تھی۔ عارفین نے اسے ہلایا۔

"ایہا آنکھیں کھولو میں ہوں عارفین۔۔" وہ نرمی سے بولا تو ایہانے ڈرتے ڈرتے اپنی آنکھیں کھولیں۔ اس نے نظریں اٹھا کر سامنے دیکھا تو عارفین کھڑا تھا۔ جس کی آنکھیں غصہ ضبط کرنے کی وجہ سے لال ہوئی جا رہی تھیں۔

"تم ہوتے کون ہو مجھے یوں مارنے والے میں کسی بھی لڑکی کے ساتھ کچھ بھی کروں یہ تمہارا مسلہ نہیں ہے اور ایسی لڑکیوں سے ہمدردی کرنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں۔" شاویز خود پر قابو پا کر بولا۔

"تم کسی کے ساتھ کچھ بھی کرو یہ میرا مسلہ نہیں ہے لیکن اگر تم نے میری ہونے والی بیوی کے ساتھ کوئی بدتمیزی تو دور اگر اسکا تصور بھی کر لیا نہ تو تمہارے حق میں مجھ سے برا کوئی نہ ہو گا یاد رکھنا کاٹ کے ایسی جگہ پھینکو گا کہ تمہارا باپ بھی نہیں ڈھونڈ پائے گا۔" وہ اسے وارننگ دیتا ہوا بولا۔ پھر ایہا کی طرف متوجہ ہوا جو ویسے ہی کھڑی تھی۔ اسے اپنی طرف دیکھتا ہوا دیکھ کر "آپ۔۔۔۔" وہ صرف اتنا ہی کہہ سکی اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ عارفین ایک گہری سانس لے کر رہ گیا اور شاویز کو مکمل طور پر نظرانداز کرتے ہوئے ایہا کو خود سے لگائے وہاں سے لے کر چلا گیا۔

"تم نے اپنے حق میں بلکل اچھا نہیں کیا عارفین۔ مجھ پر ہاتھ اٹھایا تم نے اسکی سزا تو تمہیں ملے گی ہی۔ اب جلد ہی تمہارا برا وقت شروع ہو گا۔" ان دونوں کو جاتے دیکھ کر شاویز نے سوچا اور اپنے ناک سے بہتا خون صاف کرنے لگا۔

-----------------*-----------------*--

"کس کے ساتھ آئیں تھیں؟" جب وہ ڈھیر سارا رو کر چپ ہو چکی تو عارفین نے پوچھا۔ وہ لوگ اس وقت پارکنگ میں موجود عارفین کی کار میں تھے۔

"امی ابو کے ساتھ۔"ٹشو سے ناک صاف کرتے ہوئے بولی۔

"تو انہی کے ساتھ رہنا چاہیے تھا نہ اکیلے کس نے بیٹھنے بولا تھا۔" وہ دانت پستے ہوئے بولا۔

"جی آئندہ ایسا ہی کرونگی۔" اسنے انگلیاں چٹخاتے ہوئے کہا۔

"اس بات کی کیا گارنٹی کے تم یہ حرکت دوبارہ نہیں کروگی۔" وہ آپ سے ڈائریکٹ تم پر آیا تھا۔اسکی رونی صورت دیکھ کر اسے بڑا مزہ آرہا تھا۔

"سچی پرومس۔" اسنے بچوں کی طرح کہا تو اس سے ہنسی ضبط کرنا مشکل ہو گیا۔

"میں سوچ رہا ہوں کیوں نہ یہ پرومس اپنے ساتھ رکھ کر پورا کرواؤں۔" وہ شرارت سے بولا۔

"کیا مطلب؟؟۔۔۔" اسنے بوکھلا کر پوچھا۔

"اب مطلب بھی میں ہی بتاؤں۔۔" وہ افسوس سے بولا۔ پھر اسکی پریشان شکل دیکھ کر اسے ترس آگیا۔

"میں اپنی دادی کو آپ کے گھر بھیجنا چاہتا ہوں۔" وہ سنجیدہ ہوتے ہوئے بولا۔

"ہاں تو بھیج دینا میں نے کب منع کیا ہے۔" اس نے حیرانگی سے کہا۔

"ہیں سچ میں۔۔۔۔" وہ خوش ہو کر بولا۔

"لیکن آپ مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہیں؟ آپ تو مجھ سے پوچھے بغیر بھی لا سکتے تھے میں کون سا بھگا دیتی۔" اس کی حیرت ابھی بھی ختم نہیں ہوئی تھی۔

"ارے بھئی رشتے کے لئے لانا تھا اسی لئے پوچھنا بھی تو آپ ہی سے تھا۔" وہ بولا۔

"پہلے آپ یہ تو بتائیں آپ کی دادی کی ایج کیا ہے؟" اسنے پوچھا۔

"دادی کی ایج۔۔۔۔" اب کے وہ حیرت سے بولا۔

"ہاں بھئی یہ تو ضروری ہے آپ کو بتانا ہی پڑے گا آپ کی دادی کی ایج کیا ہے۔" اسنے کہا۔

"سیونٹی فائیو تک تو ہو گی۔" وہ بولا۔

"پھر تو رشتے کا خیال ہی دل سے نکال دے۔" اس نے کہا تو عارفین نے حیرت سے اسے دیکھا کہ دادی کی ایج کا رشتے سے کیا لینا دینا۔

"لیکن کیوں؟؟" وہ پوچھنے لگا۔

"ارے بھئی ظاہر سی بات ہے آپ کی دادی کا رشتہ تو نہیں ہو سکتا کیونکہ ان کی ایج کا ہمارے گھر میں کوئی بھی نہیں ہے۔" اس نے عارفین کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"واٹ۔۔۔۔" اس کی بات سن کر وہ اچھلا۔

" صحیح کہہ رہی ہو آپ یوں اچھل کیوں رہے ہیں۔" اسنے کہا۔

"میں اپنا رشتہ آپ کے لیے بھیجنا چاہتا ہوں۔" وہ دانت پر دانت جماتے ہوئے بولا۔

"کیا مطلب؟" اب اچھلنے کی باری ایہا کی تھی۔ اور اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی ایہا کا فون بجنے لگا۔

"جی امی اسلام علیکم!" وہ رسیو کرتے ہوئے بولی۔

"میں پارکنگ میں کھڑی ہوں۔" وہ بولی۔

"جی اچھا۔" کہہ کر اس نے فون کاٹ دیا اور کار کا دروازہ کھول کر باہر اترنے لگی کہ عارفین نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔

"میری بات کا جواب تو دیتی جائیں۔" وہ بولا۔

"مجھے نہیں پتا۔" کہہ کر وہ ہاتھ چڑھاتی وہاں سے بھاگ لی۔

وہ مسکراتے ہوئے کار آگے بڑھا لے گیا۔ پیچھے سے کسی نے بہت ہی تنفر سے ان دونوں کو دیکھا تھا۔

------------------*----------------------*-----

"یار مہرو ادھر آنا تو۔۔۔" وہ چاچی جان کے کمرے سے نکل کر باہر کی طرف جا رہی تھی جب ولید نے اسے آواز دی۔

"کیوں کیا کام ہے؟؟" اسنے ولید کے کمرے میں جھانکا۔

"میری ایک فائل نہیں مل رہی ہے؟" وہ بولا۔

"تو میں کیا کروں؟" اس نے ناسمجھی سے پوچھا حالاں کہ اسے اچھی طرح پتہ تھا کہ ولید اس سے کیوں کہہ رہا ہے۔

"یار ڈھونڈنے میں میری مدد کرو نہ۔" وہ معصوم سی شکل بنا کر بلا۔

"میں کیوں مدد کروں تمہاری فائل گمی ہے تم جانو۔" اس نے صاف ہری جھنڈی دکھائی۔

"پلیز یار کر دو نا میری مدد۔" وہ منت بھرے لہجے میں بولا۔

"پھر بدلے میں مجھے کیا ملے گا اگر میں تمہاری مدد کروں گی تو۔" اس نے موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"اب ایسا کرو گی تم۔" وہ بولا۔

"ہاتھ تو ظاہر سی بات ہے اب ایسے موقع بار بار تھوڑی ملتے ہیں۔" اسنے کہا۔

"کتنی لالچی ہو یار تم۔" وہ افسوس سے بولا۔

"جو بھی ہوں۔ تم بولو تمہیں مدد کی ضرورت ہے یا نہیں ورنہ میں جاؤں۔ اور بھی کام ہے میرے پاس کرنے کو۔" اس نے یوں کہا گویا بہت مصروف ہو۔

"ٹھیک ہے بھئی جو چاہیے وہ لے لینا۔" وہ ہار مانتے ہوئے بولا۔

"ہاں یہ ہوئی نہ بات۔ تو چلو ابھی اور اسی وقت پانچ ہزار ڈھیلے کرو۔" اس نے اپنی ڈیمانڈ بتائی۔

5000 "تمہارا دماغ ٹھیک ہے۔" وہ چیختے ہوئے بولا۔

"بالکل اگر تمہیں منظور نہیں تو بولو میں جا رہی ہوں۔" اسنے کہا۔

"ٹھیک ہے لے لینا۔" وہ بولا۔

"لے لینا نہیں مجھے ابھی اور اسی وقت پہلے پیسے دو اس کے بعد ہی میں تمھاری مدد کروں گی۔" اس نے اپنی شرط پیش کی۔ تو ولید اسے گھور کر رہ گیا۔ مرتا کیا نہ کرتا کے مصداق اپنی والیٹ سے 5000 نکال کر اسے پکڑائے۔

"چلو اب شرافت سے میری مدد کراؤ۔" وہ اسے گھورتے ہوئے بولا جو مزے سے نوٹ گن رہی تھی۔

"ہاں تو فائل کون سے کلر کی تھی۔" اسنے پوچھا۔

"بلو کلر کی۔" وہ بولا تو مہرو نے سائیڈ ٹیبل سے اسے فائل اٹھا کر دی۔

"کیا یہی فائل ہے۔" وہ بولی۔

"ہاں یہی۔" اسنے فائل کو کھول کر چیک کرتے ہوئے کہا۔

"ویسے تمہیں ایک بات بتاؤ۔" وہ دروازے کے پاس پہنچ کر بولی۔

"ہاں بتاؤ۔" اسنے کہا۔

"اس فائل کو میں نے روم میں انٹر ہوتے ساتھ ہی دیکھ لیا تھا۔ اور مجھے تو یہ بھی پتا تھا تم یہی فائل ڈھونڈ رہے ہو۔" یہ کہتے ہی وہ وہاں سے فل اسپیڈ میں بھاگ لی۔ ولید جب تک اسکی بات سمجھتا وہ فرار ہو چکی تھی۔

"اوے میرے پانچ ہزار واپس کرو۔" وہ چیختا ہوا اسکے پیچھے بھاگا۔

---------------------*---------------------*---

"کمینوں خبیثوں مجھے چھوڑ کر اکیلے اکیلے موج کرنے گئے تھے تم دونوں۔" وہ انہیں مارتے ہوئے بولا۔

"ابے یار تو بزی تھا اس لئے تجھے نہیں لے کر گئے تھے۔" رضوان بولا۔

"اب اتنا بھی نہیں بزی تھا کہ تم لوگ کے ساتھ کچھ دن کے لئے نہیں جا سکتا تھا۔" اس نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ ہمیشہ کی طرح وہ لوگ اس وقت بھی عالم کی آفس میں ڈیرہ جمائے ہوئے تھے۔

"اور عالم تو مجھے تو تجھ سے یہ امید تھی ہی نہیں کہ تو بھی طوطا چشم ہو جائے گا۔" دانش عالم کو گھورتے ہوئے بولا۔

"اچھا بابا اب ناراضگی چھوڑ۔ بتا کون سے ہوٹل میں لنچ کرآؤ۔" عالم نے اسے منانا چاہا۔

"ہاں یہ ہوئی نا بات اب کی ہے تو نے کام کی بات۔ میرے خیال سے ونڈر ڈی لائٹس ٹھیک رہے گا۔" وہ خوش ہوتے ہوئے بولا۔

"بھکڑ کہیں کا ندیدا کھانے پینے کی باتیں ہی تیرے کام کی بات رہتی ہے۔" رضوان بولا۔

"ہاں تو تجھے کیا مسئلہ ہے اس سے تیری جیب سے تو نہیں کھاتا نہ۔" وہ بولا۔

"میں فالتو لوگو کو کھلاتا بھی نہیں ہوں۔" اسنے کہا۔

"سہی کہا تو نے تو تو خود کو بھی نہیں کھلاتا اپنی جیب سے یعنی تو بھی کم فالتو نہیں ہے۔" وہ اسے چڑاتے ہوئے بولا۔

"ابے یار تم لوگ جھگڑنا بند کروگے۔" عالم نے انہیں ٹوکا۔ ابھی یہ لوگ باتیں کر رہے تھے کہ کوئی نوک کر کے اندر آیا جسے دیکھ کر دانش ساکت رہ گیا۔۔۔۔۔

"السلام علیکم۔" پہلے تو وہ ان دونوں کو دیکھ کر ٹھٹکی پھر اس نے انہیں مشترکہ سلام کیا۔ عالم اور رضوان نے تو جواب دے دیا تھا مگر دانش ابھی تک خود کو کمپوز نہیں کر پایا تھا۔

"اور کیسے ہیں آپ دونوں؟" اسی نے انھیں خاموش دیکھ کر بات کی شروعات کی۔

"الحمدللہ میں خیریت سے ہوں اور تم سناؤ؟ اسٹڈیز کیسے چل رہی ہے؟" رضوان نے پوچھا۔

"جی میں اور اسٹڈیز دونوں ہی فرسٹ کلاس ہے۔" ایمی نے جواب دیا اور عالم کو گھورنے لگی۔

"میں تمہارے پاس ہی آنے والا تھا کہ یہ دونوں آ گئے۔" اسنے فورا کہا۔

"اچھا چلو ابھی ہم لوگ لنچ کے لئے جا رہے تھے تم بھی جوائن کروگی ہمیں۔" رضوان بولا۔

"اور نہیں تو کیا۔ نیکی اور پوچھ پوچھ۔" وہ مسکراتے ہوئے بولی۔ دانش ابھی تک خاموش بیٹھا تھا۔ یہ بات کسی نے نوٹ کی ہو یا نہیں ایمن نے ضرور کی تھی۔

----------*----------*---------

انابیہ کے چکر میں آج اسے یونی آنے میں کافی دیر ہو گئی تھی پہلا لیکچر تو تقریبا سٹارٹ ہو چکا تھا وہ فٹافٹ بیک ڈور سے کلاس میں داخل ہوئی اور چپ چاپ سے لاسٹ بینچ پر جا کر بیٹھ گئی لیکن یہ کیا جیسے ہی وہ بینچ پر بیٹھی اس نے زرناب کا بوجھ برداشت کرنے سے انکار کر دیا اور وہ دھڑام سے زمین پر آتی اس سے پہلے ہی اس نے اپنے بازو میں

بیٹھے شخص کا سہارا لیا تھا۔ اس کا سہارا لے کر وہ اطمینان سے اپنی سیٹ بیٹھ گئی تب اسے احساس ہوا کہ کوئی اسے بری طرح گھور رہا ہے۔ اس نے مڑ کر اپنے بازو میں دیکھا تو عالیان اسے ہی گھور رہا تھا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" اس نے حیرت سے پوچھا۔

"یہ سوال تو مجھے تم سے پوچھنا چاہیے کہ تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" وہ دانت پیستے ہوئے بولا۔

"بھی ظاہر سی بات ہے میری کلاس ہے تو میں یہاں پر ہی ہوگی نا لیکن تم یہاں کیا کر رہے پہلے مجھے یہ بتاؤ؟" اس نے کہا۔

"یہ تو مجھے پہلے ہی پتہ تھا کہ تم دماغ سے پیدل ہو لیکن تم اندھی بھی ہو یہ مجھے ابھی پتہ چلا ہے۔ محترمہ ذرا غور سے دیکھو یہ میری کلاس ہے۔" وہ دانت کچکچاتے ہوئے بولا۔ وہ پہلے ہی جلا بھنہ بیٹھا تھا سہارا لینے کے چکر میں اس نے جو اسے اچھا خاصہ دبوچ لیا تھا۔

"او مسٹر یہ تم نے دماغ سے پیدل اور اندھی کسے کہا ہاں بولو۔" وہ پوری اسکی طرف گھوم کر بولی۔

"تمہیں ہی کہوں گا اور کسے کہہ سکتا ہوں۔ ذرا غور سے دیکھو تم میری کلاس میں ہو اپنی کلاس میں نہیں سمجھیں۔" اس نے باقاعدہ زرناب کا سر پکڑ کر ادھر ادھر گھمایا۔ عالیان کی اس حرکت پر تو زرناب کو اچھا خاصا تاؤ چڑھ گیا مگر جیسے ہی اس نے غور کیا تو اسے محسوس ہوا واقعی وہ اپنی بجائے عالیان کی کلاس میں آگئی ہے۔ اتنی دیر سے وہ دونوں دھیمی آواز میں بات کر رہے تھے۔ اسی لئے پروفیسر ان کی طرف متوجہ نہیں ہوئے تھے۔

"ہیں اب میں کیا کروں؟" اس نے پریشان ہو کر عالیان سے پوچھا۔

"میری طرف سے تم بھاڑ میں جاؤ۔" وہ غصے سے بولا۔

"بتاؤ نہ میں کیا کروں۔" اس نے پھر کہا۔

"ارے بھئی جس طرح آئی تھی اسی طرح چلی جاؤ نہ۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولا۔ اس کی بات سمجھ کر زرناب جیسے ہی سیٹ سے اٹھنے لگی پھر سے سلیپ ہوئی اور اس بار بھی سہارے کے لیے اس نے عالیان کا ہاتھ دبوچا۔

"چھوڑو میرا ہاتھ۔" وہ تھوڑا تیز آواز میں بولا تو پوری کلاس متوجہ ہوئی اور ساتھ ہی ساتھ پروفیسر نے بھی اسے گھورا جو اکاؤنٹس کا کوئی سوال حل کروا رہے تھے۔

"میرا ہاتھ چھوڑ رہی ہو یا نہیں پروفیسر بھی مجھے ہی گھور رہے ہیں سمجھیں۔" وہ دانت پستے ہوئے دھیمی آواز میں بولا۔

"ارے میں کیا کروں اٹھ نہیں پا رہی ہوں۔" اس نے بے بسی سے کہا وہ بینچ اور ڈسک کے بیچ میں وہ پھنس کر رہ گئی تھی۔

"میں کچھ نہیں جانتا چپ چاپ سے میرا ہاتھ چھوڑ دو۔" اسکی آواز پھر سے تیز ہوئی۔ تو اب کی بار پروفیسر نے صرف گھورنے پر اکتفا نہیں کیا۔

"اسٹینڈ اپ!" پروفیسر عالیان کو گھورتے ہوئے بولے تو وہ جز بز ہوتا کھڑا ہو گیا لیکن زرناب کے ہاتھ پکڑنے کی وجہ سے وہ ایک طرف کو جھکا ہوا کھڑا تھا۔

"اسٹریٹ کھڑے رہو۔" انہوں نے کہا تو وہ جو اچھا خاصا بھنایا ہوا تھا ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ زرناب سے چھڑوایا۔ اس چکر میں زرناب جو اسکا سہارا لے کر اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ سیدھے نیچے پہنچی اس پر متضاد اسے بینچ کا کیلا بری طرح چبھ گیا۔ اب تو اسکی حالت رونے والی ہو گئی بے ساختہ اپنی آواز کو ضبط کرنے کی چکر میں اسنے

زور سے عالیان کا پیر پکڑ لیا۔ پتا نہیں آج کس منحوس کی شکل دیکھی تھی صبح صبح جو دن کی شروعات ہی اتنی بے کار طریقے سے ہو رہی ہے۔ وہ چیخ ضبط کرتے ہوئے سوچ رہی تھی۔ ادھر عالیان جو سر سے اپنی عزت افزائی کروا رہا تھا اسکے پیر پکڑنے پر اسکا ضبط جواب دے گیا۔ حد ہی ہو گئی تھی ایک تو غلط کلاس میں محترمہ گھسی الگ سے اسکے ہاتھ پیر بھی توڑنے کے چکر میں تھی۔

"اُف۔" جب اسکی برداشت سے باہر ہو گیا تو وہ چیخا۔ پہلے تو اسکے چیخنے پر سر بری طرح سٹپٹائے پھر انھیں خیال آیا کہ وہ پروفیسر ہیں اور عالیان اسٹوڈنٹ۔ عالیان کو بھی فوراً اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ کہ بولا تو اسنے زرناب کو تھا لیکن سر کو لگا کے وہ انھیں بول رہا ہے۔

"آوٹ۔" سر نے اسے باہر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"سر وہ۔۔۔۔۔۔" اسنے صفائی دینے کی کوشش کی۔ تو انہوں نے فوراً اسکی بات کاٹی۔

"شٹ اپ اینڈ گیٹ آوٹ۔" وہ سختی سے بولے۔

"ہٹو۔" وہ زرناب سے بولا جو اسی طرح زمین پر بیٹھی ہوئی تھی۔

"مجھے بھی باہر جانا ہے۔" اسنے کہا۔

"تو چلی جاؤ نا میں نے روکا ہے۔" وہ غصے سے بولا۔

"لیکن کس طرح جاؤ اگر سر نے دیکھ لیا تو۔" اسنے اپنا خدشہ بتایا۔

"جس طرح مینڈکی بنی ہوئی ہو نہ اسی طرح نکل جاؤ سمجھیں ہٹو یہاں سے مجھے نکلنا ہے باہر۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولا۔

"تم ابھی تک باہر گئے نہیں۔" سر نے اسے پھر سے گھورا تو وہ بھی زرناب کو گھورنے لگا۔

"اب نکلو بھی۔" وہ بولا تو زرناب کسی بھی طرح وہاں سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی۔ پھر وہ سچ میں عالیان کے ساتھ ہی مینڈکی بنے بنے ہی باہر آئی۔ کلاس سے باہر آتے ہی وہ سکون کی سانس لیتے ہوئے کھڑی ہو گئی۔ اپنی کلاس میں جانے لگی تبھی عالیان نے اس کا بازو دبوچا۔

"کہاں چلی۔" وہ اسے گھورتے ہوئے بولا۔

"اپنی کلاس میں اور کہاں۔" اسنے کہا.

"میرا لیکچر مس کروانے کے بعد تمہیں لگتا ہے میں تمہیں تمہاری کلاس میں جانے دوں گا۔" وہ بولا۔

اور تمہیں لگتا ہے کہ تم نہیں جانے دو گے تو میں نہیں جاؤں گی۔" اس نے استہزائیہ انداز میں کہا۔

"جب عقل بٹ رہی تھی تو تم کہاں تھی؟" وہ نہایت سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔

"تمہیں نہیں پتا تمہارے آگے ہی کھڑی تھی۔" اس نے بھی نہایت سنجیدگی سے جواب دیا۔

"تب تو یقیناً چھنالے کر کھڑی ہوں گی ورنہ اگر عقل ہوتی تو ایسی اوٹ پٹانگ کی حرکتیں نہیں کرتی۔" وہ طنزیہ انداز میں بولا۔

"اب اگر تمہاری بکواس ہو گئی ہو تو میں جاؤں۔" اس نے نہایت تحمل سے کہا۔

"تو جاؤ نہ روکا کس نے ہے۔" وہ بولا تو زرناب نے اس کا دھیان اپنے ہاتھ کی طرف دلایا جو وہ دبوچ کر رکھے ہوئے تھا۔ تو اسنے بھی فوراً اس کا ہاتھ چھوڑا۔

"ویسے میرا تو پتہ نہیں پر مجھے تمہارا سو فیصد یقین ہے کہ جب عقل بٹ رہی تھی تو چھنا لے کر کھڑے تھے۔" یہ کہہ کر زرناب یہ جا وہ جا وہاں سے نکل لی۔ اور پیچھے وہ صرف اسے جاتا دیکھ کر گھورتا رہ گیا۔

-------------*------------------*

"کھانا لاؤں تمہارے لیے۔" اس نے نہایت پیار سے ولید سے پوچھا۔

ولید جو ابھی یونی سے سیدھے گھر آیا تھا اور لاؤنج کے صوفے پر اڑا ترچھا پڑا تھا اسے گھور کر سر سے پاؤں تک دیکھا۔

"کیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہے ہو۔" اسنے پوچھا۔

"دیکھ رہا ہوں کہ کہیں کوئی بخار وخار تمہارے دماغ میں تو نہیں چڑھ گیا۔" وہ اسے گھورتے ہوئے بولا۔

"کیوں ایسے کیوں پوچھ رہے ہو؟" اس نے مصنوعی حیرت ظاہر کی۔ حالانکے اسے اچھی طرح پتہ تھا کہ یہ کمینہ اس طرح کیوں پوچھ رہا ہے۔

"وہ اس لئے مائی ڈیئر کزن کہ تم اتنی مہربان تو کبھی نہیں ہوئیں۔" وہ طنزیہ انداز میں بولا۔

"اب خیر ایسا بھی نہیں ہے۔ تم میرے کزن ہوں سو میرا فرض بنتا ہے تمہارا خیال رکھنا۔" اس نے لگاوٹ سے کہا۔ ورنہ دل تو کر رہا تھا ایک تھپڑ کھینچ کے دے اور اسے بھاڑ میں جھونک کر چلتی بنے۔ مگر مطلب جو ٹھہرا تھا اسی لیے وہ اس کی باتیں برداشت کر رہی تھی۔

"اچھا جی اس سے پہلے تو کبھی خیال نہیں آیا تھا کہ میں کزن ہوں۔ پہلے دشمن ہوا کرتا تھا کیا؟" وہ ابھی بھی طنز کرنے سے باز نہیں آیا۔

"اچھا چھوڑو نہ تم بھی کس بحث میں پڑ گئے چلو فریش ہو کر آؤ جب تک میں کھانا گرم کر کے لگاتی ہوں۔" وہ اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے بولی۔ کمینہ کہیں کا عزت دینے لائق ہی نہیں ہے شرافت سے کیا پیش آرہی ہوں سر پے چڑھا جا رہا ہے۔ وہ دل ہی دل میں اسے صلواتے سناتی ہوئی کچن میں آگئی۔

"اب کیا کھڑی ہو کر میرے نوالے گننے کا ارادہ ہے۔" وہ اسے یوں ہی کھڑا دیکھ کر بولا۔

"نہیں بھئی میں اب ایسی بھی نہیں ہوں وہ میں اس لئے کھڑی ہوں کہ تمہیں کچھ ضرورت ہو تو دے دوں۔" اس نے کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"چائے پیو گے یا قہوہ۔" وہ اس کے کھانے کے بعد برتن سمیٹتے ہوئے بولی۔

"یار اب تم مجھے بتا ہی دو کہ کام کیا ہے؟ نہیں تو مارے حیرت کے میرا ہارٹ فیل ہو جائے گا میرا دل ابھی اتنا مضبوط نہیں ہے کہ تمہاری مہربانیاں برداشت کر سکے۔" اس کی مہربانیاں جب ولید کی برداشت سے باہر ہوئی تو وہ بول ہی پڑا۔

"وہ نہ ہم لوگوں کو مال جانا ہے۔" وہ فٹ سے بولی۔ ایسے ہی تھوڑی اس کی خدمتیں کر رہی تھی۔

"تو جاؤ نہ میں نے کب منع کیا ہے یا میری اجازت کے بغیر تم گھر سے باہر نہیں نکلتی ہو۔" اسنے کہا۔ آخر بلی تھیلے سے باہر آ ہی گئی تھی۔ اتنا تو اسے بھی اندازہ تھا کہ اسے کوئی نہ کوئی غرض ہے تبھی وہ اس پر اتنی مہربان ہو رہی تھی۔

"دراصل تمہارے ساتھ جانا ہے کیوں کہ ڈرائیور دادا کو لے کر گیا ہے۔" وہ بولی۔

"میں کہیں نہیں جا رہا۔۔۔" اسنے بدک کر کہا۔

"پلیز پلیز۔۔۔" وہ لجاحت سے بولی۔

"ارے یار ابھی آیا ہوں یونی سے تمہیں مجھ پر رحم نہیں آتا۔" اسنے کہا۔

"پلیز چلو نہ۔" وہ منت بھرے لہجے میں بولی۔

"ٹھیک ہے اب تم اتنا بول رہی ہو تو چلتا ہوں لیکن۔۔۔۔۔" وہ بولتے ہوئے شرارت سے رکا۔

"ایک منٹ ایک منٹ میں پہلے ہی بتا دوں میں تمہاری کوئی بھی فضول سی شرط نہیں ماننے والی۔" اسنے انگلی دکھا کر اسے وارن کیا۔

"ہاں بابا نہیں ماننا۔ یار تم تو ڈر ہی گئی۔" وہ ہنستے ہوئے بولا۔

"میں کوئی تم سے ڈرتی نہیں ہوں سمجھے۔" اسنے کہا۔

"اچھا نہیں ڈرتی۔" وہ اسکے قریب آتے ہوئے بولا۔

"تم شاید میری کک بھول گئے ہو لیکن میں تمہیں پھر سے یاد دلا سکتی ہوں اگر تم نے کوئی بھی بدتمیزی کرنے کی کوشش کی تو۔" اسنے ولید کو وارننگ دی۔

"جنگلی ہونے کے ساتھ تم لڑاکا بھی ہو بات بات پے مرنے مارنے کو تیار رہتی ہو۔" وہ فوراً تمیز کے جامے میں آیا۔

"اچھا جاؤ کار نکالو ہم لوگ آرہے ہیں۔" وہ اسے آرڈر دیتی چلتی بنی۔

"کیا اوقات ہے ولید تیری کتنے مزے یہ محترمہ تجھے حکم سنا کر چلی گئی۔ بیٹا ابھی بھی وقت ہے سوچ لے نہیں تو ساری زندگی ایسے ہی حکم سنتے گزر جائے گی۔" وہ خود کلامی کرتے ہوئے گاڑی نکالنے لگا۔

---------------*-----------------*---

"میں تو بھئی لفٹ سے جاؤنگی ایکسیلیٹر سے تو نہیں جا رہی۔"ہمیشہ کی طرح اس دفعہ بھی جویریہ نے ایکسیلیٹر سے جانے سے انکار کیا۔اسکی جان جاتی تھی۔

"یہ تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے کہ تم ایکسیلیٹر سے کیوں نہیں جاتی ہو؟تم مجھے آج بتا ہی دو۔"زرناب نے جویریہ کو گھورتے ہوئے کہا۔

"حالانکہ ڈرنا تو اس ایکسیلیٹر کو چاہیے جو آپ کا بوجھ برداشت کرے گا۔"شاریہ نے کہا تو جویریہ نے اسے گھور کر دیکھا۔

"آج اگر جویریہ تم ایکسیلیٹر سے نہیں گئی تو ہم لوگ جو بھی کھائیں گے اس کی پیمنٹ تم کرو گی۔"زرناب مزے سے بولی۔

"کچھ بھی میں کیوں تم لوگوں کا بل بھرنے لگی۔"اسنے کہا۔

"کیوں نہیں بھرو گی آج یا تو تم ایکسیلیٹر سے جاؤ گی یا بل بھرو گی۔"اشارہ نے بھی کہا۔

"جویریہ آج تو تم انہیں دکھا ہی دو کہ تم ایکسیلیٹر سے نہیں ڈرتی ہو ورنہ تمہیں ان لوگوں کا بل بھرنا پڑے گا۔" انابیہ نے اس کا حوصلہ بڑھایا۔

"میں کیسے۔۔۔"وہ منمنائی۔

"بیوقوف ہو تم۔تم کر سکتی ہوں سمجھی نہیں تو ان لوگوں کا بل بھرنا پڑے گا سوچ لو تمہاری دو تین مہینے کی پاکٹ منی گئی پھر تو۔"انابیہ نے اسے ڈرایا۔

"ٹھیک ہے۔۔"وہ مری مری آواز سے بولی۔

"یہ ہوئی نہ بات۔ مجھے پتا تھا میری پارٹنر کر سکتی ہے۔" انابیہ نے جوش سے کہا۔ وہ سب تو چلیں گئی تھیں اور اوپر سے اسے گھورتے ہوئے اسکاویٹ کر رہی تھی جو بار بار ایکسیلیٹر پر پاؤں رکھتی پھر ڈر کر واپس پیچھے ہو جاتی۔ اچانک اسکی نظر بازو والے ایکسیلیٹر پر گئی جو کہ بند تھا تبھی اسکے دماغ میں ایک آئیڈیا آیا اسنے ایک چور نظر اوپر ڈالی جہاں وہ سب عالیان وغیرہ سے باتوں میں مصروف تھی جو نہ جانے کب وہاں آ گئے تھے۔ وہ چپ چاپ سے اس بند ایکسیلیٹر پر چڑھنے لگی۔ ابھی تقریبا آدھی سیڑھیاں چڑھی ہو گی کہ ایکسیلیٹر سٹارٹ ہو گیا۔ یہ دیکھ کر تو اسکی جان ہی نکل گئی۔ وہ اور تیز تیز اوپر چڑھنے لگی۔ تبھی عالیان کی نظر اس پر پڑی۔

"یہ محترمہ کونسا کرتب دکھا رہی ہیں؟" اسنے حیرت سے کہا۔ کیوں کہ وہ اترنے والے ایکسیلیٹر سے چڑھنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

"کون کرتب دکھا رہا ہے؟" بلال نے پوچھا تو باقی سب نے بھی اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"ادھر وہاں دیکھو وہ محترمہ کرتب دکھا رہی ہے شاید؟" اس نے جویریہ کی طرف اشارہ کیا۔ جو ابھی بھی چڑھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اس کی شکل دیکھ کے لگ رہا تھا کہ ابھی کچھ دیر اور ایسے رہی تو رو دے گی۔

"یا اللہ یہ لڑکی کا بھی دماغ خراب ہو گیا ہے۔" اشارہ نے اپنے سر پر ہاتھ مار کر کہا۔ پھر اسی نے انہیں بتایا کہ جویریہ ایکسیلیٹر سے ڈرتی ہے اور ابھی کی شرط کا بھی بتایا۔

"ویسے بلال تجھے نہیں لگتا تجھے کچھ کرنا چاہیے." آصف نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔" وہ ناسمجھی سے پوچھنے لگا۔

"ابے گدھے تو اتنا بھی نہ سمجھ نہیں ہے سمجھا۔" عالیان نے کہا۔

"کیا سمجھا۔" اسنے ہونقوں کی طرح ان کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"ارے الو گدھے جب ہیروئن مصیبت میں ہوتی ہے تو ہیرو کیا کرتا ہے تو بھی وہی کر۔ گولڈن چانس ہے بار بار نہیں ملے گا جا بچہ جا کر لے اپنی دنیا فتح۔" آصف نے اسے آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

"ہیں لیکن یہاں پر تو کوئی بھی ہیروئن نہیں دکھ رہی مجھے۔۔۔" وہ اطراف میں دیکھتا ہوا بولا۔

"ابے تیرے لیے کوئی کٹرینا یا کرینہ نہیں آئے گی۔ ہم لوگ جویریہ کی بات کر رہے ہیں۔" عالیان اسکی عقل پر ماتم کرتے ہوئے بولا اور ساتھ ہی اسے ایکسیلیٹر کی طرف دھکیلا۔ اس کے دھکیلنے پر بلال عالیان کو گھور کر رہ گیا۔ پھر اس نے اپنی ہیروئن کی طرف دیکھا ہے۔ جو بے وقوفی کے سارے ریکارڈ توڑنے پر تلی ہوئی تھی۔

"آپ یہاں پر کیا کر رہی ہیں؟" وہ اس کے قریب پہنچ کر بولا۔

"مجرہ کر رہی ہوں۔" اس نے غصے سے کہا تو بلال کو احساس ہوا کہ اس نے غلط شخص سے غلط سوال پوچھا ہے۔

"نہیں میرے کہنے کا مطلب ہے کہ آپ اترنے والے ایکسلیٹر سے کیوں چڑھ رہی ہیں؟" اس نے پوچھا۔

"مجھے بہت شوق ہے ناں کرتب دکھانے کا اسی لئے ارے بھئی جب میں چڑھ رہی تھی تو یہ بند تھا مجھے کیا پتا تھا کہ چل پڑے گا پتہ نہیں کس احمق نے ایکسلیٹر ایجاد کیا ہے اگر مجھے وہ شخص کہیں مل جائے نہ تو میں اسے شوٹ کر دوں گی۔ کب سے میں چڑھ رہی ہوں نہ اوپر جا پا رہی ہوں نہ نیچے۔" وہ ابھی بھی غصے میں تھی۔

"اگر اس طرح چلیں گی تو زندگی بھر نہ جا پائیں گی نہ اوپر نہ نیچے۔" وہ بمشکل اپنی مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے بولا۔

"تو پھر کیسے جاؤں۔" وہ چڑھ کر بولی۔ پھر بلال نے اس کا ہاتھ پکڑا اور کہا

"سیدھے کھڑی رہیے ہم لوگ خود بخود نیچے پہنچ جائے گے۔" اتنی دیر سے وہ بار بار اوپر ہی چڑھ رہی تھی اسی لئے بلال نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا کہ اب اوپر نہ چڑھے۔

"اور اگر میں نیچے کے بجائے اوپر پہنچ گئی تو میں تمہیں نہیں چھوڑوں گی۔" اس نے دھمکاتے ہوئے کہا۔

"نہیں چھوڑنا۔ ابھی لیکن اوپر مت چڑھو نہیں تو اپ داؤن ہی کرتے رات ہو جائے گی۔" وہ مضبوطی سے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا جو چھڑا کر پھر سے اوپر چڑھ گئی تھی۔

"اگر میرے پیر اسکے اندر چلے گئے تو۔" اسنے نیچے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں جائے گے اتنے سارے لوگ آتے جاتے کسی کے گے کیا۔" وہ الٹا اس سے پوچھنے لگا۔

"لیکن اگر ایسا ہو گیا تو۔۔" اسنے کہا اور پھر سے ایک سٹیپ اوپر چڑنا چاہا کیوں کہ بس وہ لوگ اترنے ہی والے تھے کہ بلال نے اسکی کوشش کو ناکام بنا دیا۔ جیسے ہی وہ لوگ لاسٹ سٹیپ پر پہنچے جویریہ مارے ڈر کے آنکھیں بند کر لی اور زور سے بلال کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"میڈم اب آپ آنکھیں کھول سکتی ہیں۔" بلال کی مسکراتی آواز پر اسنے آنکھیں کھولی تو وہ لوگ نیچے پہنچ چکے تھے۔ اسنے بے اختیار شکر ادا کیا اپنے پیروں کو سہی سالم دیکھ کر۔

"ویسے کوئی ایسی چیز ہے جس سے آپ نہیں ڈرتی ہیں؟" وہ شرارت سے پوچھ رہا تھا۔

"کیا مطلب ہے آپ کاہاں۔" اسنے کمر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"کچھ نہیں بس میں یہ پوچھ رہا تھا کہ آپ اور کس سے ڈرتی ہیں۔ تاکے مستقبل میں مجھے آسانی ہو۔" آخری جملہ اسنے دھیرے سے کہا تھا مگر جویریہ نے سن لیا تھا۔

"آپ سے مطلب میں کسی سے ڈروں یا نہ ڈروں۔" اسنے غصے سے کہا اور لفٹ اور بڑھ گئی۔

"کہاں چلی اوپر نہیں جانا کیا۔" وہ اسے روک کر پوچھنے لگا۔

"لاحولاولاقوت میں کیوں اوپر جانے لگی۔" اس نے دہل کر کہا۔

"میرے کہنے کا مطلب ہے زرناب وغیرہ کے پاس۔" وہ گڑبڑا کر وضاحت دینے لگا۔

"وہی جارہی ہوں۔" اسنے گھور کر کہا۔

"لیکن ایکسیلیٹر تو یہاں ہے۔" وہ بولا۔

"نام مت لینا میرے سامنے ایکسیلیٹر کا۔ اتنی مصیبت سے میں جان بچا کر وہاں سے آئی ہوں اور اب دوبارہ اسی میں جاؤنگی۔ دماغ خراب ہے کیا تمہارا۔" اسنے غصے سے کہا اور تن فن کرتی آگے بڑھ گئی۔

------------*-----------------*---------

کب سے اس کا موبائل بج رہا تھا وہ نیند میں تھی اس لئے نہیں اٹھا رہی تھی لیکن سامنے والا بھی شاید ڈھیٹ تھا جو مسلسل فون کیے جا رہا تھا۔ بلا آخر وہ زچ ہو گئی تو اس نے فون اٹھا لیا۔

"ہیلو کون ہے؟" وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی پتا نہیں کون تھا اس نے نمبر نہیں دیکھا تھا۔

"السلام علیکم!" دوسری طرف سے اسکی بات کو نظر انداز کر کے نہایت شائستگی سے سلام کیا گیا۔

"وعلیکم السلام جو کوئی بھی ہو صبح سلام نہیں کر سکتے تھے اس وقت فون کر کے نیند خراب کرنا ضروری تھا۔" اسنے نمبر ابھی بھی نہیں دیکھا تھا۔

"اوہ سوری مجھے لگا آپ جاگ رہی ہو گی۔" معذرت خواہ انداز میں کہا گیا۔

"میں الو ہوں جو رات کے بارہ بجے جاگو نگی۔"وہ غصے سے بولی اچھا خاصا سو رہی تھی نیند برباد ہو کے رہ گی۔

"اچھا آپ کیسی ہیں؟"فون کرنے والے نے پوچھا۔

"میں کیوں بتاؤ۔ آپ ہیں کون؟"اسنے پوچھا۔

"لگتا ہے آپ نے شاید آواز نہیں پہچانی۔"

"اس وقت میرا کوئی پہیلی کھیلنے کا دل نہیں کر رہا۔ آپ سیدھے سے بتائیں ہیں کون جو رات کے اس پہر فون کر کے پریشان کر رہے ہیں۔"وہ غصے سے بولی۔ آواز تو اسے بھی کوئی جانی پہچانی لگ رہی تھی مگر اس وقت نیند میں سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

"عارفین ملک بات کر رہا ہوں۔ مجھے لگا آپ مجھے بھولے گی نہیں لیکن آپ نے مجھے مایوس کیا۔"اس نے شکوہ کیا۔ اسکا نام سن کر تو ایہا کی نیند بھک سے اڑی۔ پہلے تو اس کا دل کیا کہ پوچھے کہ رات کے اس وقت کے کسی لڑکی کو فون کیا جاتا ہے بھلا وہ فون کو گھور کر رہ گئی۔

"جی آپ خیریت۔"وہ بولی۔

"کہاں اسی کے لئے تو فون کیا تھا۔"اسنے کہا۔

"کیا مطلب؟"وہ حیرت سے بولی۔

"آپ نے بتایا نہیں اپنی دادی کو کب بھیجو آپکے گھر"اپنے لیے۔"اسنے اپنے لئے پر زور دیا۔

"اگر میں انکار کر دوں تو۔"وہ بولی۔

"تو بھی مجھے فرق نہیں پڑے گا کیونکہ شادی تو آپ کو مجھ ہی سے کرنی ہے۔"اس نے اطمینان سے کہا۔

"واہ اچھی زبردستی ہے۔ ویسے اگر گھر والے نہیں مانے تو۔" وہ بولی۔

"تو میں انہیں منالوں گا۔" اسنے اسی اطمینان سے کہا۔

"اگر پھر بھی نہیں مانے تو۔"

"تو میں آپ کو کڈنیپ کر کے شادی کرلوں گا تب تو ماننا ہی پڑے گا نہ۔" اس نے آرام سے کہا۔

"ایسے کیسے آپ کڈنیپ کرلیں گے۔" وہ حیرت سے بولی۔

"ایسے کیسے کیا؟ جیسے کرتے ہیں ویسے کرلونگا۔" اسنے کہا۔

"میں فون کٹ کر رہی ہوں میرے پاس آپ کی فضول بکواس سننے کے لئے وقت نہیں ہے۔" وہ غصے سے بولی۔

"اگر آپ نے فون کٹ کیا تو میں سچ میں کڈنیپ کرلونگا۔" اسنے کہا۔

"کرلینا میں نہیں ڈرتی آپ کی دھمکی سے۔" یہ کہہ کر اس نے غصے سے فون کاٹ دیا۔ عجیب ہی بندہ ہے زبردستی گلے پڑ گیا۔ وہ بڑبڑاتے ہوئے سونے کی کوشش کرنے لگی۔

---------------*-------------*----------

وہ فون کٹ ہو گیا تو اسکرین کو گھورنے لگا کہ کٹ ہونے میں اسکی ہی غلطی ہو۔ پتا نہیں کیوں جب وہ سونے کے لئے لیٹا تو اسکا دل کیا کہ وہ ایہا سے بات کرے۔ اسی لئے رات کا خیال کیے بغیر سوچے سمجھے اسنے فون لگا دیا۔ کافی دیر تو بیل بجتی رہی پھر بالآخر فون اٹھالیا گیا۔ اسے یہ جان کر بڑی مایوسی ہوئی کہ وہ اس کی آواز نہیں پہچان پائی۔ کڈنیپ والی بات تو اس نے یوں ہی اسے پریشان کرنے کے لئے کہہ دی تھی ورنہ اسے پتا تھا اس کے گھر والے اسے ریجیکٹ نہیں کریں گے اتنا تو اسے اندازہ تھا۔ فون کٹ ہونے کے بعد وہ خود کی حالت پر ہنس دیا وہ ٹین

ایجر تو نہیں تھا لیکن اسے ٹین ایجر جیسی حرکتیں کرنے کا دل کر رہا تھا۔ اس نے سونے کے لیے آنکھیں بند کیا تو جھٹ اس کی نگاہوں کے سامنے وہ کالی گہری آنکھوں والی آگئی۔ وہ بے ساختہ مسکرا دیا۔ اب اس کی رات یوں ہی اس کے ساتھ آنکھ مچولی کرتے ہوئے گزرنی تھی۔

-------------------*-------------------*------

"ابے یار تو تو بڑا ہی بے مروت قسم کا دوست ہے۔" دانش سے گھورتا ہوا بولا۔

"اب میں نے کیا کر دیا۔" عالم نے بھی اسے گھورا جسے ہمیشہ اس سے شکایت ہی رہتی تھی۔

"زیادہ انجان مت بن سمجھا۔ میں ایمن کی بات کر رہا ہوں یہ یہاں کیسے۔" وہ بولا۔

"اچھا تو ایسا بولنا۔" وہ سمجھتے ہوئے بولا۔

"کیسے بولتا جب مجھے پتا ہی نہیں تھا کہ وہ یہاں ہے۔" اسنے ناراضگی سے کہا۔

"ابے یار بتا تا ہوں ناراض کیوں ہوتا ہے۔ تجھے یاد ہے جب میں تیرے کزن کی شادی میں گیا تھا تو وہاں سے واپسی میں۔۔۔۔۔۔" عالم نے اسے پورا واقعہ بتایا۔

"لیکن یہ وہاں کیا کر رہی تھی یہ تو شادی کی بعد کینیڈا چلی گئی تھی اپنے شوہر کے ساتھ نہ. وہ کہاں ہے۔" وہ حیرت سے بولا۔

"کونسا شوہر کیسا شوہر۔۔" اسنے کہا۔

"کیا مطلب!" وہ بولا۔

"اسے ڈائیورس ہو گئی ہے۔" عالم نے کہا تو وہ شاکڈ رہ گیا۔

---------------*----------------*------

"کیا ہوا اس طرح منہ لٹکا کر کیوں کھڑے ہو؟" انابیہ نے عالیان کے پاس سے گزرتے ہوئے پوچھا اسکے ساتھ ایہا بھی تھی۔

"السلام علیکم! کیسی ہیں آپ دونوں؟" وہ انہیں دیکھ کر بولا۔

"وعلیکم السلام ہم لوگ تو ٹھیک ہیں۔ تمہیں کیا ہوا تمہارے منہ پر بارہ کیوں بج رہے ہیں؟" ایہا نے پوچھا۔

"دراصل آج پیرینٹس میٹنگ ہے۔" وہ مرے مرے لہجے میں بولا۔

"تو اس میں رونے والی کیا بات ہے؟" انابیہ نے حیرت سے پوچھا۔

"عارفین بھائی کو میں نے بتایا نہیں ہے کہ آج میری میٹنگ ہے ورنہ تو وہ سارے اپنے ضروری کام پس پشت ڈال کر فوراً سے پیشتر میری میٹنگ میں آتے پھر جو میری درگت بنی تھی ان کے ہاتھوں اسکا نظارہ پوری یونی کرتی۔ اور میری شکل پر بارہ اسی لیے بج رہے ہیں کہ اگر میٹنگ میں کوئی شریک نہیں ہوا تو پروفیسر صاحب نے بنفس نفیس خود ہی عارفین بھائی کو فون کرنا ہے جس سے میری ڈبل درگت بنی ہے۔" اس نے اپنا دکھڑا بتایا۔

"اوہ پھر تو کافی مسئلہ ہو جائے گا تمہارے لیے۔" ایہا نے تصور میں عارفین کو عالیان کی درگت بناتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

"ویسے میرے پاس ایک آئیڈیا ہے۔" انابیہ کچھ سوچتے ہوئے بولی۔

"کیا آئیڈیا ہے؟" عالیان نے جلدی سے پوچھا۔

"کیوں نہ ایہا تمہاری میٹنگ میں تمہاری گارجین بن کر جائے۔" وہ بولی۔

"اچھا بھلا کیا بن کر جائیں گی۔" اسنے کہا۔

"اففوہ۔۔۔ بہن بن کر جائے گی بھائی بننے سے رہی۔" وہ جھنجھلا کر بولی۔

"میں نہیں جا رہی بعد میں اگر پروفیسر کو یا ان کے بھائی کو پتہ چلا تو انہوں نے اس کے ساتھ میری بھی درگت بنانی ہے نہ بابا نہ۔" اس نے جھرجھری لے کر کہا۔

"زیادہ نخرے نہ دکھاؤ سمجھیں۔ کھا نہیں جائیں گے عارفین بھائی تمہیں۔ ثواب ہی ملے گا کسی کی مدد کرو گی تو۔" انابیہ نے اسے گھر کا تو پھر اسے بھی عالیان کی رونی صورت پر ترس آ گیا۔

"ٹھیک ہے لیکن بعد میں کچھ بھی ہوا تو میں اس کی ذمہ دار نہیں ہے۔" اس نے پہلے ہی وارننگ دے دی۔

"ابھی تو تم اس کے ساتھ جاؤ بعد کی بعد میں دیکھی جائے گی۔" انابیہ نے کہا۔

"کیا مطلب اس کے جاؤ تم بھی میرے ساتھ چل رہی ہوں سمجھیں میں نہیں جا رہی اکیلے۔" وہ بدک کر بولی۔

"اب کیا تم کوئی محاذ لڑنے جا رہی ہو جو تمہارے ساتھ پوری بٹالین جائے گی۔" انابیہ نے اسے گھورا۔

"میں تو نہیں جا سکتی تمہارے ساتھ۔ لیکن یہ زرناب ہے اسے لے جاؤ کیوں کہ میری بہت امپوٹنگ کلاس ہے ابھی۔" اس نے پاس آتی زرناب کو دیکھ کر کہا۔

"کیوں بھئی کہاں جانا ہے؟" زرناب نے سوالیہ نگاہوں سے انہیں دیکھا تو انابیہ نے اسے عالیان کا مسئلہ بتایا۔

"ہاں تو اپنے بھائی کو بلائیں نہ آپ کیوں جا رہی ہو ان کے ساتھ۔" وہ منہ بناتے ہوئے بولی کیونکہ کل کا واقعہ پوری جزئیات کے ساتھ اس کی آنکھوں کے سامنے گھوم گیا تھا۔

"تم چپ رہو سمجھیں تمہیں نہیں کہا ہے جانے کے لئے۔" وہ اسے گھورتا ہوا بولا۔

"اچھا بابا بس اب تم دونوں لڑنا مت شروع کر دینا۔ عالیان بتاؤ تمھاری کلاس کہاں ہے؟" ایہا نے انہیں شروع ہوتے دیکھ کر کہا تو وہ بھی اسے گھورنے کے بعد ایہا کو اپنی کلاس میں لے کر جانے لگا۔

"آپ اسکی بہن ہیں؟" کوئی دسویں دفعہ تو پوچھ ہی لیا ہو گا سر نے ایہا سے اب تو اسے بھی غصہ آنے لگا تھا۔

"جی۔" دانت پیستے ہوئے اس نے صرف اتنا ہی کہا۔

"آپ کو پتا ہے یہ دس میں سے صرف دو لیکچرز لیتا ہے دن بھر میں۔ اور ہفتے میں پورے ملا کر سات آٹھ۔ اس پر بھی یہ صاحب بہادر پروفیسر کی عزت نہیں کرتے اسائمنٹ نہیں بنا کر دیتے ہیں۔" پروفیسر تو لگتا تھا اس سے بری طرح جلے بھنے بیٹھے تھے جو بغیر بریک کے شروع ہو چکے۔

"اب خیر ایسا بھی نہیں ہے سر میں کافی عزت کرتا ہوں آپ کی۔" عالیان نے جیسے ہی انہیں رکتے دیکھا فورا بول پڑا۔

"جی اسکا عملی ثبوت تو آپ نے کل ہی پیش کیا تھا۔ پہلے تو یہ محترم لیکچر اٹینڈ نہیں کرتے اور کبھی غلطی سے کلاس کو اپنے رخ روشن کا دیدار کروادیں تو اس پر بھی سہی سے لیکچر نہیں سنتے اور اگر ان کی غلطی پر انھیں کھڑا کیا جائے اور ڈانٹا جائے تو سر ہی کو انف بول کر خاموش کروا دیا جاتا ہے۔" سر نے کل کے واقعہ کو کچھ زیادہ ہی دل پر لے لیا تھا شاید۔

"ایسا کرتے ہو عالیان تم کتنی غلط بات ہے۔ سر ان شاء اللہ آپ کو اس سے آئندہ کوئی شکایت نہیں ہو گی۔ کیوں بولو عالیان تم آئندہ ایسا کرو گے۔" وہ اسکا کان مروڑتے ہوئے بولی۔ اب اسکی وجہ سے اتنا کچھ سن رہی تھی تو اتنا تو بنتا تھا۔

"جی جی بلکل۔" وہ فوراً سر اثبات میں ہلاتے ہوئے بولا۔

"کیا مطلب۔" اس نے اور زور سے کان مروڑا۔

"میرے کہنے کا مطلب ہے کہ سر آپ کو مجھ سے آئندہ کوئی شکایت نہیں ہو گی۔" اس نے یقین دلاتے ہوئے کہا۔

"یہ واقعی عالیان تمہارا last چانس ہے۔" وہ اسے گھورتے ہوئے بولی۔ ان لوگوں کے اتنا یقین دلانے کے باوجود بھی سر اسے کھا جانے والی نگاہوں سے گھور رہے تھے۔ مگر عالیان کو اس سے مطلب نہیں تھا اس کا تو کام ہو گیا تھا نہ۔

"چلو بھئی اب تم لوگوں کا کام تو ہو گیا میں جا رہی ہوں۔" ایہا سب چیزوں سے فارغ ہونے کے بعد بولی۔

"کہاں جا رہی ہو تھوڑی دیر اور رک جاتی پھر ساتھ میں چلتی ہم لوگوں کے۔" انابیہ نے کہا۔

"نہیں مجھے اپنی کسی فرینڈ سے ملنے جانا ہے میں نے گھر میں بتا دیا ہے۔ میں شام تک آجاؤں گی۔" وہ گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے بولی۔

"اوکے۔"

وہ کھڑی ہو کر ٹیکسی یا رکشے کا ویٹ کر رہی تھی جبھی اس کے پاس آکر ایک کار رکی۔ اور آناً فاناً اس میں سے دو لحیم شحیم آدمی باہر آئے اور اسے پکڑ کر گاڑی میں ڈالا اور اس کے کچھ سمجھنے سے پہلے یہ جا وہ جا۔

وہ میٹنگ سے فارغ ہو کر بیٹھا ہی تھا کہ اسے کسی ان نون نمبر سے کال آئی۔ پہلے تو اس کا ارادہ نہیں تھا ریسیو کرنے کا مگر نہ جانے کیا سوچ کر اس نے کال اٹینڈ کر لی۔

"ہیلو۔" اس نے کہا۔

"اور سناؤ کیسے ہو؟ عارفین ملک!" دوسری طرف سے کہا گیا۔ لمحے کے ہزارویں حصے میں وہ آواز پہچان گیا۔ اسے شاویز کی کال ریسیو کرنے پر افسوس ہوا۔

"میں الحمدللہ بالکل ٹھیک ہوں۔" اس نے نہایت سکون سے کہا۔

"لیکن شاید میں تمھیں جو بات بتاؤں گا اس کے بعد تم ٹھیک نہیں رہو گے۔" وہ بولا۔

"میرے پاس تمہاری فضول بکواس سننے کے لئے وقت نہیں ہے۔" یہ کیا کروں فون کاٹ نہیں لگا تھا کہ شاویز بول پڑا، "نہ نہ فون کاٹنے کی غلطی مت کرنا ورنہ پچھتاؤ گے۔" اس کے لہجے میں کچھ تو تھا جو عارفین ٹھٹک گیا۔

"تم مجھے بتانا پسند فرماؤ گے کہ تم نے مجھے فون کرنے کی زحمت کیوں گوارا کی؟" وہ ایک ایک لفظ چباتے ہوئے بولا۔

"بالکل بالکل کیوں نہیں۔ مگر اس سے پہلے تمہیں میری ایک شرط ماننی ہو گی۔" اسنے مزے سے کہا۔

"تم اپنی بکواس بند کر کے سیدھے مطلب کی بات بتاؤ۔" وہ نہایت ضبط سے بولا۔

"تم میرے ساتھ ڈیل سائن کر رہے ہو یا نہیں؟ اور ہاں سوچ سمجھ کر جواب دینا تاکہ بعد میں پچھتانا نہ پڑے۔" اس نے اپنی شرط بتائی۔

"تم اگر ہزار دفعہ بھی مجھے ایسی آفر کرو گے تو میں اس سے ٹھکراؤں گا اب مجھے سیدھے پوائنٹ پر آکر مطلب کی بات بتاؤ۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولا۔

"مجھے انکار کر کے تم نے اپنے حق میں بہتر نہیں کیا اور مجھے بہت افسوس ہو رہا ہے کہ تمہیں بہت پچھتانا پڑے گا اس بات کے لئے۔" دوسری جانب سے نہایت افسوس سے کہا گیا۔

"اگر تمہاری بکواس ہو گئی ہو تو میں فون کٹ کروں۔" اسنے خود پر ضبط کرتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں ہاں شوق سے کٹ کرو مگر فون کٹ کرنے سے پہلے میری بات سن لو۔" وہ بولا تو عارفین خاموش ہی رہا کیونکہ مزید اس سے بحث کر کر وہ اپنا موڈ غارت نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"بقول تمہارے "تمہاری ہونے والی بیوی" میرے قبضے میں ہے۔" وہ "تمہاری ہونے والی بیوی" پر زور دیتے ہوئے بولا۔

"what do you mean...." عارفین بولتے بولتے رکا اس کے ذہن میں فورا ایہا کا خیال آیا۔ کہیں اس نے ایہا کو۔۔۔۔۔۔۔۔

"تم نے ایہا کو کڈنیپ کیا ہے؟" وہ چیخا۔

"کرنا پڑا مجبوری تھی۔ اور تم نے ڈیل سے انکار کر کے خود ہی اپنے پیروں پر کلہاڑی ماری ہے اب تمہارے پچھتانے کا وقت شروع ہو چکا، عارفین ملک!" اس نے اطمینان سے اس کے سر پر بم پھوڑا۔

"اگر ایہا کا بال بھی باکا ہوا نہ شاویز شاہ تو میں تمہیں ایسی موت ماروں گا کہ تمہاری روح بھی کانپ اٹھے گی۔" وہ دہاڑتے ہوئے بولا۔

"اوہ تمہاری دھمکی سے تو میں ڈر گیا۔" اس نے ہنستے ہوئے کہا اور فون کاٹ دیا۔ ادھر عارفین غصے سے پاگل ہونے کے قریب ہو گیا۔

----------*---------------*--------

اسے کچھ سمجھ نہیں آیا کہ اس کے ساتھ ہوا کیا۔ جب تک اس کا ذہن سمجھنے کے قابل ہوتا اسے کسی نے کلوروفوم سنگھا دیا۔ تاریکی میں ڈوبنے سے پہلے اس کے ذہن میں عارفین کا کہا گیا جملہ گونجا "میں تمہیں کڈنیپ کر کے شادی کر لوں گا۔"۔۔۔

جب اسے ہوش آیا تو وہ کرسی سے بندھی ہوئی تھی۔ اس نے آج پاس نگاہ دوڑائی تو دیکھا کہ وہ کوئی پرانی فیکٹری تھی جو شاید کافی عرصے سے بند رہی تھی۔ اس سے کچھ فاصلے پر ہی ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی اور دروازے کے پاس دو آدمی ہاتھ میں بندوق لیے ہوئے کھڑے تھے۔ بندوق دیکھ کر تو وہ ڈر ہی گئی۔ اسے پھر سے عارفین کا دھیان آیا۔ کل رات ہی تو اس کی بات ہوئی تھی اس سے۔ اسے لگا تھا کہ اس نے وہ بات مذاق میں کہی تھی مگر وہ حقیقتاً ایسا کر دے گا اس نے سوچا بھی نہ تھا۔ اب پتہ نہیں وہ اس کا کیا حال کرے۔ یہ سوچ کر اس کی جان نکلنے لگی۔ تبھی اس کا فون بجنے لگا۔ فون کی آواز سن کر وہ عورت بھی چونک کر اس کی طرف متوجہ ہوئی۔

"اے لڑکی! کہاں ہے تیرا فون؟" وہ عورت سخت لہجے میں بولی۔

"پپ۔۔۔ پرس میں۔۔۔" اس نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

اسنے غصیلی نگاہوں سے ایہا دیکھتے ہوئے فون تلاش کیا جو کہ کرسی کے پاس ہی پڑی اس کی پرس میں موجود تھا۔ اسکی پرس سے فون نکال کر اس عورت نے فون کو زور سے زمین پر پٹخ کر توڑ دیا۔ وہ بے بسی سے اپنے چکنا چور موبائل کو دیکھ کر رہ گئی۔ اس کا دل کر رہا تھا کہ وہ خوب چیخ چیخ کر روئے مگر مارے ڈر کے وہ صرف گھٹی گھٹی آواز میں رونے لگی اسی طرح وہ روتے روتے پھر سے بیہوش ہو گئی۔

-----------------*-----------------*------------

"تم ٹینشن مت لو عارفین میں نے موبائل کی لوکیشن ٹریس کروالی ہے۔ بس ہمیں کچھ ہی دیر میں پتہ چل جائے گا کہ اس نے مس ایہا کو کہاں رکھا ہے۔" ہاشم نے اسے تسلی دی۔ ہاشم اسکا اسکول کے زمانے کا بیسٹ فرینڈ تھا اور وہ پولیس ڈیپارٹمنٹ میں تھا۔ شاویز کی کال کے فورا بعد اس نے ہاشم سے کانٹیکٹ کیا تھا اور اسے تمام صورتحال بتائی تھی۔ وہ بمشکل خود پر کنٹرول کیے ہوئے بیٹھا تھا ورنہ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ شاویز کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔

"اور کتنی دیر لگے گی تم پندرہ منٹ سے مجھے یہی کہہ رہے ہو۔ اگر ایہا کو کچھ ہوا نہ تو میں خود کو معاف نہیں کر پاؤں گا اور اس ذلیل کمینے کو تو زندہ نہیں چھوڑوں گا۔" اس نے غصے سے مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا۔

"کام ڈاؤن عارفین۔ جسٹ ریلیکس۔ بس پانچ منٹ اور صبر کر لو۔" ہاشم نے اسکی پیٹھ تھپکتے ہوئے کہا۔

"نہیں ہوتا مجھ سے صبر میرا تو سوچ سوچ کر ہی خون کھول رہا ہے کہ ایہا اس خبیث کے قبضے میں ہے۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولا۔

"ویسے یہ ہے کون جس کے لئے تم اتنا پریشان ہو رہے ہو۔" ہاشم نے پوچھا۔

"ابھی تم مجھ سے کچھ مت پوچھو۔" اسنے جھنجھلا کر کہا۔

"اوکے بابا نہیں پوچھتا۔" ہاشم اسے کہہ کر فون کی طرف متوجہ ہوا جو بجنے لگا تھا۔

"ہیلو! ہاں پتا چلا کونسی جگہ ہے؟" اس نے ریسیو کرتے ہی کہا۔

"اوکے۔ تم اور مصطفی دو الگ الگ گاڑیوں میں سادہ لباس میں اپنے ساتھ کچھ لوگوں کو لے کر اس جگہ پہنچو اور دھیان رہے سارا کام ہوشیاری سے ہونا چاہیے۔" ہاشم نے کہا اور انہیں مزید احکامات دیتا فون کٹ کر کے عارفین کی طرف متوجہ ہوا جو بے تابی سے اس کی بات سننے کا منتظر تھا۔

"کچھ پتا چلا کہاں رکھا ہے اس نے ایہا کو؟" وہ بیتابی سے پوچھنے لگا۔

"ہاں پتا چل گیا ہے۔ لیکن تم نہیں جاؤ گے وہاں میں نے اپنے آدمیوں کو بھیج دیا ہے۔" ہاشم نے کہا جس کے لئے عارفین تو بلکل بھی تیار نہ تھا۔ ہاشم نے اسے کافی دیر منانے کی کوشش کی مگر وہ راضی نہ ہوا تو مجبوراً اسے بھی ساتھ لے کر گیا۔

------------*------------*------

ہاشم نے اپنے آدمیوں کو فیکٹری کے چاروں اور پھیل جانے کا اشارہ کیا۔ جس پر انہوں نے فوراً عمل کیا اور بڑی ہوشیاری سے فیکٹری کو پوری طرح اپنے گھیرے میں لے لیا۔ فیکٹری کے گیٹ پر صرف ایک واچ مین ہی تھا جسے انہوں نے باندھ کر جیپ میں ڈال دیا تھا۔ عارفین نے ایک غصیلی نظر ہاشم پر ڈالی جو اسے اندر جانے نہیں دے رہا تھا۔ ابھی انہیں اندازہ نہیں تھا کہ اندر کتنے آدمی ہیں اس لئے ھاشم اسے روک رہا تھا۔ پھر دو اہلکاروں کے ساتھ یہ دونوں بھی بڑی ہوشیاری سے فیکٹری کے اندر گھسے۔ ہاشم چوکنا ہو کر ارد گرد نظریں دوڑا رہا تھا۔ اور عارفین ایہا کی تلاش میں ایک ایک کمرے چھان رہا تھا۔ شاویز کو شاید یقین تھا کہ عارفین اس تک نہیں پہنچ پائے گا اسی لئے اس نے زیادہ آدمیوں کو نہیں رکھا تھا۔ اسی لئے وہ لوگ بڑی آسانی سے فیکٹری میں گھس گئے تھے۔ تبھی راہداری میں کسی کے قدموں کی آواز سنائی دی تو وہ لوگ فوراً چوکنے ہو کر سائیڈ میں ہو گئے۔ ان لوگوں نے دیکھا تو ایک آدمی

جس کے ہاتھ میں بندوق تھی وہ اسی طرف آ رہا تھا۔ جیسے ہی وہ ان کے قریب پہنچا ہاشم نے اچانک سامنے آ کر اسے ایک زوردار کک ماری۔ وہ اس اچانک حملے کے لیے تیار نہ تھا فوراً ایک جانب کو لڑھک گیا۔ اور جب تک وہ ہوشیار ہوتا ہاشم کے اہلکاروں نے اس پر قابو پا لیا تھا۔ اور اسے بے ہوش کر کے ایک سائیڈ میں باندھ کر ڈال دیا تھا۔ اس کے بعد وہ لوگ آگے بڑھے تو انھیں کمرے کی کھڑکی میں ایہا کی جھلک نظر آئی جو کرسی سے بندھی ہوئی تھی۔ وہ شاید کافی دیر روتی رہی تھی کیونکہ رونے کی زیادتی سے اس کے چہرے پر آنسوؤں کی لکیر سی بن گئی تھی۔ وہ کافی نڈھال دکھائی دے رہی تھی اور اس کی گردن ایک طرف کو لڑھکی ہوئی تھی۔ ایہا کو اس حال میں دیکھ کر تو عارفین کا خون کھولنے لگا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کہیں سے شاویز سامنے آ جائے اور وہ اسے زندہ زمین میں گاڑ دے۔ وہ غصے سے آگے بڑھنے ہی والا تھا کہ ہاشم نے اسے شانے سے پکڑ کر روک دیا۔ اور اپنے ماتحتوں کو آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔ ہاشم کا اشارہ پاتے ہی وہ آگے بڑھ گئے۔

پھر دو ہی منٹ گذرے ہوں گے کہ وہ ایک آدمی کو باندھے ہوئے لا رہے تھے۔ ہاشم نے انہیں کچھ اشارہ کیا جس پر انھوں نے اثبات میں سر ہلا یا۔ انہیں باہر جانے کا کہہ کر ہاشم عارفین کو لئے اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جدھر ایہا بندھی ہوئی تھی۔ عارفین بیتابی سے آگے بڑھا اور ایہا کو کھولنے لگا۔ اور ہاشم غور سے پورے کمرے کا معائنہ کرنے لگا۔ ایہا کی کرسی کے پاس ہی ایک عورت لڑھکی ہوئی تھی شاید اسے بھی اس کے ماتحتوں نے بے ہوش کر دیا تھا۔ عارفین نے اسے کسی قیمتی متاع کی طرح اپنی باہوں میں لیا اور باہر کی طرف چل دیا۔ اس نے احتیاط سے ایہا کو کار کی پچھلی سیٹ پر ڈالا۔ اور ہاشم کا شکریہ ادا کرنے کے بعد اسے کچھ ہیدایت دیتا کار لے کر آگے بڑھ گیا۔ اس کا رخ ہاشم کے فلیٹ کی طرف تھا جو آج کل خالی تھا۔

------------*------------------*------

اسے جب ہوش آیا تو وہ کسی آرام دہ بستر پر تھی۔ وہ فوراً گھبرا کر اٹھی۔ ادھر ادھر نگاہ دوڑائی تو دیکھا یہ فیکٹری نہیں بلکہ کوئی بیڈ روم تھا۔ ابھی وہ اٹھنے ہی والی تھی کہ بیڈ روم کا دروازہ کھول کر کوئی اندر داخل ہوا۔ اسے دیکھ کر ایہا کو بے انتہا غصہ آیا۔

"تم اٹھ گئی؟ کیسا فیل کر رہی ہو؟" وہ اس کے پاس بیڈ پر بیٹھتا ہوا بولا۔

"کڈنیپ ہونے کے بعد کیس فیل کرنا چاہیے مجھے۔ آخر آپ نے اپنا پنچ پن دکھا ہی دیا۔" وہ پھنکارتے ہوئے بولی۔

"کیا مطلب۔۔۔" اس نے حیرت سے ایہا کی شکل دیکھی۔

"کڈنیپ کرنے کے بعد مطلب بھی مجھ سے پوچھتے ہیں۔ واہ! کیا بے نیازی ہے آپ کی۔" وہ اسی طرح بولی۔

"تمہارا کہنے کا مطلب کیا ہے؟" اس نے الجھ کر پوچھا۔

"میرے کہنے کا کچھ بھی مطلب ہو۔ مگر یہ بات اپنے ذہن میں بٹھا لیں کہ میں آپ کو آپ کی ہوس پوری کرنے نہیں دوں گی سمجھے آپ۔" وہ اس سے دور ہوتے ہوئے بولی۔

"تم مجھے ایسا انسان سمجھتی ہو۔۔۔" حیرت کی زیادتی سے وہ بول ہی نہ پایا۔

"اچھا پھر مجھے خود کو کڈنیپ کرنے والے کو کیسا انسان سمجھنا چاہیے؟" وہ اس سے طنزیہ انداز میں پوچھنے لگی۔

"تم غلط سمجھ رہی ہو۔۔۔" اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی ایہا نے کاٹ دی۔

"کیا غلط سمجھ رہی ہوں یہ کہ آپ ہوس کے مارے انسان ہیں۔ یا یہ کہ ایک لڑکی کے انکار کو اپنی انا کا مسلہ بنا کر اسے کڈنیپ کر کے اسکی عزت کو۔۔۔۔۔۔" وہ ابھی جملہ بھی مکمل نہ کر پائی تھی جب وہ دھاڑا۔۔۔

"بس۔۔۔اس کے آگے ایک لفظ بھی نہیں ورنہ میں کچھ کر بیٹھوں گا۔" اس نے بمشکل خود کو کنٹرول کیا تھا۔ ایہا کی بات سن کر تو اس کا میٹر ہی گھوم گیا تھا۔

"کڈنیپ تو آپ نے کر ہی لیا ہے اب جو حسرت باقی رہ گئی ہے وہ بھی پوری کر لیجئے گا۔" اس کی دہاڑ پر دل ہی دل میں وہ سہم تو گئی تھی مگر بولنے سے باز نہ آئی تھی۔

" صحیح کہا تم نے اب میں اپنی ساری حسرتیں پوری کرو گا۔" وہ عجیب سی انداز میں کہتے ہوئے اس کی طرف بڑھا اسے اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر ایہا صحیح معنوں میں سٹپٹا گی۔ وہ گھبراتے ہوئے پیچھے کی طرف ہونے لگی مگر پیچھے دیوار تھی۔ اس نے مارے ڈر کے سختی سے آنکھیں میچ لی۔ جب اسے اپنی چہرے پر عارفین کی سانسوں کی لپٹ آگ کے شعلے کی طرح محسوس ہوئی۔

" مجھے ہر کام پروپر طریقے سے کرنے کی عادت ہے۔ مگر تم ہی نے مجھے مجبور کیا ہے امپروپر بننے پر سو بھگتنے کے لئے تیار رہو۔" عارفین نے اس کے کان میں سرگوشی کی اور اس سے دور ہوتا اسکا گال تھپتھپاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ اسکے جاتے ہی ایہا نے سکون کی سانس لی۔ اسے اپنی زبان پر غصہ آیا جو ایسے تو چلتی نہ تھی اور اب ایسی چلی تھی کہ اسکا نقصان ہوتے ہوتے بچا تھا یا شاید نہیں۔۔۔۔ یہ اسے خود نہیں معلوم تھا اس کے لئے ابھی اتنا ہی کافی تھا کہ وہ ابھی تک محفوظ تھی۔ آگے کا بھی اللہ ہی حافظ تھا۔

ابھی اسے بیٹھے بیس پچیس منٹ ہوئے ہوں گے کہ عارفین کمرے میں واپس آیا اس کے ہاتھ میں کچھ شاپرز تھے۔ جنہیں اس نے ایہا کی طرف اچھالا۔

"پانچ منٹ کے اندر ریڈی ہو کر باہر آؤ۔" اس نے گویا حکم دیا۔

"کیا مطلب؟۔۔۔" وہ نا سمجھی سے پوچھنے لگی۔

"کس بات کا مطلب سمجھاؤں؟" وہ اس کے پاس آکر بولا۔

"یہ کیوں میرا مطلب ہے میں کیوں ریڈی ہوں۔" اسنے خشک حلق کو تر کرتے ہوئے کہا۔

"بھئی ظاہر سی بات ہے ایسی پھیکی سیٹی دلہن سے تو نکاح کرنے سے رہا میں۔ اسی لیے میں چاہتا ہوں تم اچھے سے ریڈی ہو جاؤ تاکہ میں اپنی ساری حسرتیں پوری کر سکوں۔" عارفین نے نہایت اطمینان سے ایبہا کے سر پر بم پھوڑا۔

"کک کیا مطلب۔۔۔۔" اس نے ہکلاتے ہوئے پوچھا۔

"یار تم مطلب بہت پوچھتی ہو۔ چلو خیر کوئی بات نہیں تم میری اتنی حسرتیں پوری کرو گی تو میں بھی تمہارے مطلب بتا دیتا ہوں۔" وہ اس کی حیرت کی شدت سے پھیلی ہوئی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔

"پانچ منٹ میں نکاح خواں آرہے ہیں اتنا ہی وقت ہے تمہارے پاس تیار ہونے کے لئے۔ ہری اپ۔" اس نے شاپر ایبہا کے ہاتھ میں تھمایا اور دروازہ بند کر کے باہر چلا گیا۔

مارے صدمے کے شاپر ایبہا کے ہاتھ سے چھوٹ گئے اور وہ زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔

ٹھیک پانچ منٹ بعد دروازہ نوک ہوا جب کوئی جواب نہیں ملا تو پھر سے نوک ہوا اسکے بعد بھی اسنے کچھ نہیں کہا تو وہ اندر آگیا۔

اندر آکر دیکھا تو ایبہا ویسے ہی زمین پر بیٹھی ہوئی تھی۔

"تم ریڈی نہیں ہوئی ابھی تک۔ خیر کوئی بات نہیں وہ میں نکاح کے بعد دیکھ لوں گا۔ابھی اٹھو سہی سے بیٹھو نکاح خواں آچکے ہیں۔" وہ اس کے قریب آکر بولا۔

مگر پھر بھی وہ ٹس سے مس نہ ہوئی تو زبردستی اسے اٹھایا اور بیڈ پر بٹھادیا پھر خود ہی شاپر سے ایک خوبصورت ساریڈ دوپٹہ جس کی بورڈر پر گولڈن دبکے کا کام تھا اسکے سر پر اور شانوں پر پھیلا کر اچھے سے ڈال دیا۔

اور باہر سے جاکر نکاح خواں اور گواہ کو لے آیا۔

پھر کس طرح نکاح ہوا اسنے کیسے سائن کیے کیسے وہ ایہا نزیر سے ایہا عارفین بنی اسے کچھ پتا نہ چلا وہ بس ایک ٹرانس کی کیفیت میں بیٹھی رہی جو جو اسے کہا گیا وہ کرتی گئی۔

نکاح کے بعد عارفین نکاح خواں اور گواہ جو کہ ایک ہاشم تھا اور ایک ہاشم کا ماتحت تھا انھیں لے کر چلا گیا۔

انکے جانے کے بعد اسکا سکتہ ٹوٹا تو جیسے ہی سیچویشن اسکی سمجھ میں آئی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

"مسز عارفین اگر آپ کی رونے کی خواہش پوری ہوگئی ہو تو کیا میں اپنی حسرتیں پوری کر سکتا ہوں۔" اسے عارفین کی سرد سی آواز سنائی دی تو اس نے ایک جھٹکے سے اپنا سر اٹھایا۔

وہ عجیب تاثرات لئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

ایہا کو اسکی آنکھوں سے خوف محسوس ہوا جو نہایت لال ہو رہی تھیں۔وہ بے اختیار پیچھے کی جانب کھسکی۔ جسے عارفین نے تیزی سے آگے بڑھ کر ناکام بنادی اور اسے اپنی باہوں کے حصار میں لیا۔

"ہاں تو مسز کہاں سے میں اپنی حسرت کی شروعات کروں۔" وہ سرد سے لہجے میں بولا تو ایہا کی ریڑھ کی ہڈی میں ایک سرد سی لہر دوڑ گئی۔۔۔۔۔۔

****

آ آ۔۔۔۔۔ آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔۔" وہ کپکپاتی ہوئی آواز میں بولی۔

"کیا نہیں کر سکتا؟" اس نے ایبہا کا چہرہ ٹھوڑی کی مدد سے اوپر اٹھاتے ہوئے کہا۔

"پپ۔۔۔۔۔ پلیز مجھے گھر جانے دیں۔۔۔۔" اس نے بمشکل کہا۔

"ایسے کیسے جانے دوں بھئی کڈنیپ کیا ہے نکاح کیا ہے کچھ نہ کچھ حسرت تو پوری ہی کروں گا۔" وہ ایبہا کے چہرے پر آئے بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے بولا۔

"پپپ۔۔۔۔ پلیز آئم سوری۔۔۔۔۔ مجھے جانے دیں۔۔۔۔۔" ایبہا آنسوؤں کے درمیان بولی۔ جو مسلسل بہے چلے جا رہے تھے۔ اسے اس طرح دیکھ کر عارفین کو اپنی حرکت پر افسوس سا ہوا مگر جیسے ہی اسے ایبہا کے الفاظ یاد آئے اس کی شریان پھٹنے کے قریب ہو گئی۔ وہ اسے سب بتانا چاہ رہا تھا مگر وہ تھی کے سننے کو تیار ہی نہیں تھی بلکہ مسلسل اس پر الزام تراشیاں کرتی جا رہی تھی اور اس کی کردار کی دھجیاں اڑا رہی تھی۔ وہ سب کچھ برداشت کر لیتا مگر اس نے جو آخری جملہ کہا تھا وہ عارفین کو کسی گالی سے کم نہیں لگا تھا۔ وہ اس کی محبت کو ہوس کا نام دے رہی تھی۔ جو اس کی برداشت سے باہر تھا۔ اگر کوئی اور یہی الفاظ استعمال کرتا تو وہ اسے کیا سے کیا نہیں کر ڈالتا مگر سامنے بھی اس کی جان دشمن تھی جسے وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا اور اسی طرح غصے میں اس نے یہ اقدام اٹھایا جو اسے نہیں اٹھانا چاہیے تھا۔ عارفین نے بغور اسے دیکھا جو اس کی باہوں کے حصار میں مسلسل کپکپا رہی تھی۔ کافی سارا رونے کی وجہ سے اس کی ناک سرخ ہو گئی تھی۔ عارفین نے اس کے آنسو صاف کیے پھر اس کی پیشانی پر اپنی محبت کی مہر ثبت کرتے ہوئے گہری سانس لیتا الگ ہو گیا۔

"حلیہ درست کر کے باہر آؤ میں تمہیں چھوڑنے جا رہا ہوں۔" وہ لب بھینچ کر کہتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گیا۔

ایبہا جو اس کی حرکت پر شاکڈ سی کھڑی تھی اس کی بات سن کر فوراً سے پیشتر اپنے آنسو صاف کیے اور اپنا دوپٹہ

اوڑھ کر باہر آ گئی۔

----*---------------*-----------

"واٹ ربش! کیا بکواس کر رہے ہو تم؟" وہ دوسری طرف کی بات سن کر دہاڑا تھا۔

"باس فیکٹری میں کوئی بھی نہیں ہے۔" جملہ پھر سے دہرایا گیا۔

"کہاں گئے وہ لوگ زمین کھا گئی یا آسمان نے نگل لیا۔" اسنے غصے سے کہا۔

"پپپپ۔۔۔۔۔ پتہ نہیں باس۔۔"

"کہاں مر گئے تھے تم سب کے سب۔" وہ پھر سے چیخا۔

"باس صرف آدھے گھنٹے کے لئے ہم لوگ گئے تھے وہاں اسے اور جب ہم لوگ واپس آئے تو وہاں کوئی نہیں تھا۔" دوسری طرف سے سہمی ہوئی آواز آئی۔

"تم لوگوں کو وہاں سے ہٹنے ہی کس نے کہا تھا؟" وہ دانت پیستے ہوئے بولا۔

"سوری باس غلطی ہو گئی۔۔۔۔"

"میں کچھ نہیں جانتا مجھے کہیں سے بھی وہ لڑکی چاہیے سمجھے تم۔" اس نے حکم دیتے ہوئے کہا اور فون کٹ کر دیا۔

وہ گرنے کے سے انداز میں کرسی پر بیٹھ گیا۔ کیا عارفین وہاں تک پہنچ گیا ہو گا؟۔۔۔۔۔۔ اور اسی نے۔۔۔۔۔

"ایسے کیسے ہو سکتا کہ عارفین وہاں تک پہنچ جائے۔۔۔" وہ سوچنے لگا۔ ابھی چند منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ اس کا فون بجنے لگا۔

"ہیلو۔۔" اسنے فون ریسیو کیا۔

"عارفین ملک بول رہا ہوں. امید ہے تم تک خبر پہنچ ہی گئی ہو گی۔" دوسری طرف سے وہ مسکراتی ہوئی آواز میں

بولا۔

"تم۔۔۔۔" اسنے کہا۔

"ہاں میں۔۔ میری تم سے مہذبانہ درخواست ہے کہ تم نے آج جو گھٹیا حرکت کی تھی اسے دوبارہ دہرانے کی غلطی خواب میں بھی مت کرنا ورنہ اپنے انجام کے ذمہ دار تم خود ہوں گے۔۔۔" وہ نہایت سرد لہجے میں بولا۔

"تمہاری اتنی ہمت کے تم مجھے یعنی شاویز شاہ کو دھمکی دو۔۔۔۔" شاویز نے غصے سے کہا۔

"میری ہمت کی تو تم بات ہی نہ کرو تو تمھارے حق میں زیادہ بہتر ہوگا۔" وہ سپاٹ انداز میں بولا۔

" آج تو تم نے اسے بچالیا ہے تم دیکھنا آئندہ میں کیا کرتا ہوں۔" اس نے اپنے عزائم بتائے۔

"میں نے سوچا تھا کہ تمہاری پہلی غلطی سمجھ کر نظر انداز کر دوں مگر تم مجھے مجبور کر رہے ہو کہ میں تمہارے ساتھ سخت انداز میں پیش آؤں۔۔ اب تم دیکھنا میں تمہیں کس طرح اندر کرواتا ہوں۔ اس بار تم اگر اپنی ساری دولت بھی بیچ دوگے تو تم باہر نہیں آسکو گے۔" وہ اسے وارن کرتا ہوا فون کٹ کر گیا۔ شاویز غصے سے پیچ تاب کھاتا عارفین سے بدلے لینے کے منصوبے بنانے لگا۔ مگر یہ اس کی بھول تھی کہ عارفین کا بال بھی باکا کر سکے گا۔

----*--------------------*--------------------*-----

"کیا مطلب! تم مجھے اس لئے لائیں تھی؟" اس نے انابیہ کو گھورتے ہوئے حیرت سے پوچھا۔

"ہاں! تو اس میں حیران ہونے والی کیا بات ہے۔" اسنے کہا۔

"مطلب کے صرف یہ سینڈل ریٹرن کرنے کے لئے تم مجھے سیدھا یونی سے یہاں لے آئی اگر امی کو پتہ چلے گا کہ میں یہاں ہوں پھر تو میرا اللہ ہی حافظ ہے۔ اک تو وہ ایسے ہی پریشان رہتی ہیں کہ میں پورا ٹائم یہاں رہتی ہوں ایون انہوں نے یہ بھی کہہ دیا ہے کہ تم اپنا بوریا بستر سمیٹ کر وہیں رہنے لگو اوپر سے تم مجھے آج پھر لے آئی ہو۔" وہ پریشانی سے بولی۔

"اوففو تم بھی نہ بلاوجہ کی ٹینشن لیتی ہو ان کو سنبھالنا میرا کام ہے ایک فون کرنے کی دیر ہے بس وہ کچھ نہیں بولیں گی تمھیں سمجھیں۔" انابیہ نے اسے تسلی دی۔

"ویسے تم معیز اور عمار سے نہیں بھیج سکتی تھی ضروری ہے کہ ہمیں لوگ جا کر دے کر آئیں۔" وہ جھنجھلا کر بولی۔

"ایک تو تمہارے نخرے بھی نہ کسی محبوبہ سے کم نہیں ہے۔ ارے بھئی ایک تو کسی کو اس خونخوار جن کا گھر پتہ نہیں دوسرا تمہاری پھوپھی کا گھر ہے تو اگر تم میرے ساتھ چلی جاؤ گی تو کیا ہو جائے گا۔" اسنے جویریہ کو گھورتے ہوئے کہا۔

"اچھا بابا چل رہی ہوں نہ لیکن زیادہ دیر بیٹھے گے نہیں صرف چپلیں دیں گے اور واپس آجائے گے۔ کیونکہ تمہاری عادت ہے کہ کہیں جاتی ہو تو اٹھنا ہی بھول جاتی ہو گویا فیویکول لگا کے بیٹھتی ہو۔" وہ نیم رضامندی سے بولی مگر ساتھ ہی اسے وارن کرنا نہ بھولی۔

"اب خیر ایسا بھی نہیں ہے تم لوگ تو حد کرتی ہو۔ جہاں میرے خلاف تھوڑی سی بات ملے اس کو بڑھا چڑھا کے بیان کرتی ہو۔" اس نے برا مناتے ہوئے کہا۔

"اچھا بابا اب چلو گی بھی یا یوں ہی کھڑے بحث کرتی رہوں گی۔" جویریہ نے کہا تو انابیہ اسے گھورتی ہوئی باہر کی طرف چل پڑی۔

----*------------------*------------------*--------------------

------

"ہائے قسم سے بڑی بھوک لگ رہی ہے۔" مہرماہ نے دہائی دی۔

"گھر چل کر ٹھونس لینا سمجھیں۔" اشارہ نے اسے گھورا۔ آج ان لوگوں نے یونی میں کچھ نہیں کھایا تھا اور ایکسٹرا کلاس کی وجہ سے کافی دیر ہو گئی تھی نکلنے میں اس لئے اب مہرماہ سے بھوک برداشت نہیں ہو رہی تھی۔

"گھر پہنچنے میں پورے آدھے پونے گھنٹے لگ جائیں گے تب تک مارے بھوک کے میں فوت ہو چکی ہو گی تو کیا میری ڈیڈ باڈی کو کھانا ٹھوساؤ گی۔" وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

"اب اتنی بھی نازک لہرا نہیں ہو کہ آدھے گھنٹے میں فوت ہو جاؤ۔" اس نے مہرو کے واویلے کو نظر انداز کیا۔

"توبہ ہے کیسی خالہ ہو تم۔ بھانجی کے بارے میں ایسا بولتے ذرا جو شرم آئی ہو۔" مہرماہ نے اسے شرم دلانے کی کوشش کی جو کہ اسے آنے والی نہیں تھی۔

"ایک نمبر کی تم مطلبی نہ ہوں تو مطلب کے ٹائم پر خالہ یاد آتی ہے ایسے خالہ کی یاد نہیں آئے گی۔" اشارہ نے اسے گھورا جو دانتوں کی نمائش کر رہی تھی۔

"تم میری بہت اچھی خالہ ہو نہ۔۔۔۔ پلیز وہ دیکھو سامنے ہی میکڈونلڈ ہے چلتے ہیں نہ پلیز یار۔۔" مہرماہ نے رونی صورت بنا کر روڈ کے اس پار میکڈونلڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ بلآخر اشارہ کو بھی اس کی رونی صورت پر ترس آ ہی گیا۔ وہ دونوں روڈ کراس کرنے لگیں۔ تبھی پاس سے گزرتی ہوئی کار پر اشارہ کو عالم کی کار کا گمان ہوا۔ وہ اسے اپنا وہم سمجھتی سر جھٹکتی آگے بڑھ گئی۔ مہرماہ آرڈر دینے گئی تھی تو اشارہ یوں ہی یہاں وہاں نظریں دوڑانے لگی کہ اسے سامنے روڈ کے اس پار عالم دکھائی دیا اس بار وہ اسے اپنا سمجھ کر نہیں جھٹک سکی۔ وہ عالم ہی تھا جو ایک لڑکی کو سہارا دیے ہوئے کار میں بیٹھا رہا تھا پھر اس سے مسکرا کر کچھ کہتے ہوئے روڈ کراس کر کے میکڈونلڈ کی طرف آنے لگا۔ یہ منظر دیکھ کر اشارہ کی آنکھوں میں مرچی سی بھر گئی۔ اب اسے روشنی سے پوچھنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی یقیناً یہی لڑکی ایمی تھی۔ اور عالم اسے پسند بھی کرتا ہو گا تبھی وہ لڑکی اس کے ساتھ تھی اس کے لئے عالم کا فکر مند انداز وہ مسوری ہی میں دیکھ چکی تھی جو صرف فون کال پر اتنی فکر کرتا تھا تو یقیناً اس سے محبت بھی کرتا ہو گا۔ اب اسے کسی تصدیق کی نہیں تھی اسنے جو منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تھا وہی اس کے لئے کافی تھا۔

"اوہ محترمہ کہاں کھو گئی۔" مہرماہ نے اس کے سامنے ہاتھ لہرایا۔

"ہاں۔۔ کیا کہہ رہی ہو؟" اس نے چونک کر پوچھا۔

"سچی بتانا کیا سوچ رہی تھی۔۔۔۔ عالم بھائی کو سوچ رہی تھی نہ۔۔۔۔" مہرماہ نے اسے چھیڑا۔

"کچھ بھی میں کیوں ایسا فضول سا سوچنے لگی۔" وہ نظریں چراتے ہوئے بولی۔

"اچھا سچی۔۔۔ ویسے ابھی مجھے کاؤنٹر پر عالم بھائی ملے تھے۔ میں نے انہیں جوائن کرنے کہا تھا مگر انہوں نے معذرت کرلی کہ وہ اپنے کسی فرینڈ کے ساتھ ہیں۔۔۔۔" اس نے افسوس سے بتایا۔

"اب ظاہر سی بات ہے اپنی اس ہوتی سوتی کو چھوڑ کر تو وہ ہمیں جوائن کرنے سے رہے۔" وہ تھوڑا تلخ ہوئی۔

"ہیں کسے؟" مہرماہ نے پوچھا۔

"ارے تم ہی نے تو بتایا ہے ابھی کہ اپنے کسی فرینڈ کے ساتھ ہیں تو میں وہی بول رہی تھی کیسے اپنے فرینڈ کو چھوڑ کر ہم لوگوں کو جوائن کر سکتے تھے۔" اس نے گڑبڑا کر وضاحت دی۔

"نہیں تم نے ابھی اپنی کسی ہوتی سوتی کہا اس کا مطلب؟" وہ اسے مشکوک نظروں سے گھورتے ہوئے پوچھنے لگی۔

"اوفففوہ تم بھی نہ کسی بھی بات کے پیچھے پڑ جاتی ہو ابھی تو بڑی بھوک بھوک کا شور مچا رہی تھی اب سرو ہو چکا ہے تو پھر ٹھونسو نہ۔" اسنے مہرماہ کے منہ میں فرنچ فرائز ٹھونستے ہوئے کہا کہ وہ اپنے سوال جواب بند کرے۔ تو مہرماہ تو فٹافٹ کھانے سے انصاف کرنے لگی مگر اشارہ کا دھیان بار بار عالم اور اس لڑکی پر جا رہا تھا۔

------------*----------------*--------------------

"تمہیں پکا پتا ہے یہی گھر ہے؟" انابیہ نے اس سے مشکوک انداز میں گھورتے ہوئے کہا۔ یہ کوئی چوتھا گھر ہوگا جسے جویریہ نے اپنی پھوپھو کا گھر بتایا تھا۔ دراصل اس رو کے تقریباً سارے بنگلے باہر سے دیکھنے میں ایک جیسے تھے۔

"ہاں یار اب تو ایک دم پکا یہی ہے۔" جویریہ نے اسے یقین دلایا۔

"تم کیسی بھتیجی ہو کہ تمہیں اپنی پھپھو کا گھر نہیں پتا۔۔۔۔۔" انابیہ نے اسے شرم دلاتے ہوئے کہا۔

"اب تم ایسا بھی مت بولو۔۔۔۔زیادہ آئی کا ہوں مشکل سے دو یا تین دفعہ وہ بھی عباد بھائی کے ساتھ کار میں اس لیے مجھے دھیان ہی نہیں ہے کہ کونسا بنگلہ ہے وہ۔۔اور پیدل تو آج پہلی بار آ رہی ہوں۔" وہ برا مانتے ہوئے بولی۔

"ویسے ایک بات بالکل سچ بتانا وہ خونخوار جن تمہارا کزن بھی ہے یا نہیں۔۔۔۔کیونکہ تم لوگوں کا تعلق تو انسانوں کے قبیلے سے بھی لگتا ہے مگر ان کا تو دور دور تک کوئی چانس نہیں کہ وہ انسانوں میں سے ہے۔۔" انابیہ نے ناک چڑھاتے ہوئے کہا۔۔ابھی وہ لوگ بات ہی کر رہی تھی کہ اچانک جویریہ کی نظر انابیہ کے پیچھے عباد پر پڑی جو خونخوار نگاہوں سے انابیہ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

"اب خیر عباد بھائی ایسے بھی نہیں ہیں۔۔" اسنے جلدی سے عباد کی سائیڈ لی۔

"تمہارے عباد بھائی ایسے ویسے نہیں بلکہ پورے کے پورے اسکے جیسے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ جو الہ دین کے چراغ میں جن نہیں رہتا ٹکلا کالا بھجنگ بالکل ویسے ہی تمہارے عباد بھائی ہیں اگر ان کا منڈن کر دیا جائے تو ان میں اور اس جن میں کوئی فرق نہیں رہے گا۔۔۔" انابیہ نے سوچتے ہوئے مثال بتائی۔

"اچھا اور محترمہ کا خود کے بارے میں کیا خیال ہے۔۔۔۔۔کبھی شکل دیکھی ہے اپنی آئینے میں کسی ڈائن سے کم نہیں لگتی ہے۔۔۔۔۔" عباد کی غصیلی آواز پر وہ تو اچھل ہی پڑی۔یہ یہاں کب آیا وہ سوچتے ہوئے اس کی طرف پلٹی جو سینے پر بازو لپیٹے اسے ہی گھور رہا تھا۔۔۔۔پھر اسے دھیان آیا کے عباد نے اسے ڈائن کہا۔۔۔۔۔۔

"تم نے مجھے ڈائن کہا۔۔۔۔۔۔" وہ صدمے سے چور ہو کر خود کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

"ہاں تو تمہارے علاوہ یہاں پر ہے ہی کون ڈائن جیسا۔۔۔۔" اس نے پھر سے اسے ڈائن کہا۔

"تم میری اس طرح انسلٹ نہیں کر سکتے سمجھے۔۔۔" وہ غصے سے بولی۔۔

"اور تم میری عزت افزائی کر سکتی ہو مگر میں تمہیں ڈائن نہیں بول سکتا۔۔۔" اسنے انابیہ کو چڑھانے کے لئے پھر

سے ڈائن کہا۔

"دیکھو اگر تم اس طرح بار بار مجھے ڈائن بولو گے نہ تو میں تمہیں۔۔۔۔۔۔۔" اس نے اس پاس کچھ تلاش کرنے کی کوشش کی جب کچھ بھی دستیاب نہ ہوا تو عباد کی چپل ہی اس کے اوپر دے ماری۔۔ جو سیدھے عباد کے سر پر پڑی۔۔۔ وہ کراہتے ہوئے خطرناک تیور لئے اس کی طرف متوجہ ہوا جو یریہ کا ہاتھ پکڑے وہاں سے نو دو گیارہ ہو چکی تھی۔

"یہ لڑکی اسے تو میں چھوڑوں گا نہیں۔۔۔" وہ غصے اپنا سر سہلاتے ہوئے بڑبڑایا۔۔

"کون سی لڑکی کو نہیں چھوڑو گے۔۔۔" آواز پر اس نے سامنے نگاہ کی جہاں امی گیٹ کھولے اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔۔۔

"کچھ نہیں امی بس ایسے ہی۔۔۔۔۔" وہ کہتا ہوا اپنی سینڈل اٹھاتا اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔

"نہیں مجھے بتاؤ وہ کون ہے جسے تم چھوڑنا نہیں چاہتے۔۔ اتنا پسند کرتے ہو اسے۔۔۔" وہ اس کے پیچھے آتے ہوئے ایکسائٹڈ ہو کر پوچھنے لگیں۔۔

"میں اور وہ بھی اسے پسند کروں اس زندگی میں تو کبھی نہیں۔۔۔" اسنے فوراً سر جھٹکا۔۔

"اچھا تو پھر ایسا کیوں بول رہے تھے کہ چھوڑو گے نہیں۔۔۔" وہ بال کی کھال اُتارنے کو تیار بیٹھی تھیں۔۔

"اففوہ۔۔۔ امی آپ بھی نہ بال کھال اتارنے لگتیں ہیں۔۔ باہر سے تھک ہار کر آیا ہوں بجائے اس کے کہ آپ میری فکر کریں فضول سی بات کے پیچھے پڑ گئی ہیں۔۔" اسنے جھنجھلا کر بات بدلی۔۔۔ وہ ایسی ہی تھیں جہاں کوئی لڑکی کی بات ہو ان کے کان کھڑے ہو جاتے تھے۔۔ وہ تو عباد کی بھی ابھی شادی کر دینا چاہتی تھیں۔۔۔ یہ تو اسنے بمشکل انہیں روک رکھا تھا کہ جب تک اسکی سٹڈی کمپلیٹ ہو کر ہاؤس جاب کے بعد کوئی اچھی سی جاب نہیں مل جاتی وہ اسکی شادی کے خواب نہ دیکھیں۔۔۔ اس لئے ابھی اسکے منہ سے کسی لڑکی کا ذکر سنا تو پوچھے بغیر نہ رہ

سکیں۔۔

"اوہ سوری بیٹا۔۔۔ تمہیں بھوک لگی ہو گی۔۔۔" وہ اسکے بال بگاڑتے ہوئے بولیں۔

"شکر خدا کا میرا خیال تو آیا آپ کو نہیں تو مجھے لگ رہا تھا آپ نے باتوں سے ہی میرا پیٹ بھرنا تھا۔۔" وہ ان کی دسترس سے دور ہوتے ہوئے بولا کیونکہ اسے پتہ تھا اس کی بات سن کر تو وہ اسے پیٹے بغیر نہ رہ سکیں گی۔

"بتاتی ہوں تمہیں تو بہت بدتمیز ہو گئے ہو۔۔" وہ مارنے کو اسکی طرف بڑھیں۔۔۔ انھیں اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر وہ چھلانگ لگاتا اوپر کی سمت بھاگا۔۔

-------------*-------------*-------------*-------------

اوہ محترمہ اب اٹھ بھی جاؤ۔" اشارہ نے اسے جھنجھوڑا۔ ایہانے بمشکل آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔

"اب اٹھو بھی۔ بھانگ کھلا کر بھیجی تھی تمہاری فرینڈ نے تمہیں جو آتے ہی ٹن ہو گئی تھی اور ابھی بھی اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہی ہو۔" وہ اس سے چادر کھینچتے ہوئے بولی جو دوبارہ اوڑھنے جا رہی تھی۔

اللہ کا شکر تھا کہ جس وقت وہ آئی تھی سب سو رہے تھے۔ وہ سیدھے اپنے روم میں آئی اور اس کے دئے ہوئے شوپر جو وہ نہیں لے رہی تھی مگر اسنے زبردستی پکڑا دیا تھا پتا نہیں کیا کیا تھا اس میں اسنے کھول کر دیکھنے کی زحمت نہیں گوارہ کی تھی انھیں اپنے کبرڈ کے سب سے نیچے والے ریک میں رکھا اور پھر روتے روتے وہ کب سو گئی اسے پتا ہی نہ چلا۔

"چلو ابو کھانے پر ویٹ کر رہے ہیں۔" اشارہ کہتے ہوئے کمرے سے باہر جانے لگی۔

"اور برائے مہربانی پھر سے سونے مت لگ جانا، سمجھیں جلدی آؤ باہر۔" جاتے جاتے بھی وہ اسے یقین دہانی کرانا نہ بھولی۔ اسنے گھڑی پر نگاہ ڈالی تو وہ دس کا ہندسہ بتا رہی تھی۔ اور وہ تقریبا پانچ ساڑھے پانچ بجے گھر آئی ہو گی۔۔ اس کا مطلب وہ چار گھنٹے سوئی ہے۔ اسنے اپنی پیشانی مسلتے ہوئے سوچا۔ اس کا سر بھاری سا ہو رہا تھا۔ باہر

جانے کا دل تو بلکل نہیں کر رہا تھا پھر اسکے ساتھ آج جو کچھ بھی ہوا وہ کسی بھیانک خواب سے کم نہ تھا۔ اسکے بعد تو وہ گھر والوں کا سامنا کیسے کرے گی خاص طور پر ابو کا جنہیں کتنا مان تھا ایہا پر۔۔ وہ کیسے گھر والوں کو بتائے گی کہ آج کیا ہوا۔ اسکا دل کیا کہ وہ عارفین کو قتل کر دے جو ان سب چیزوں کا ذمہ دار تھا۔ کس مشکل میں پھنسا دیا ہے اسنے اسے۔۔۔ وہ عارفین کو کوستی ہوئی باتھ روم میں فریش ہونے گھس گئی کہ ابو نے اس کے بغیر کھانا نہیں کھانا تھا۔۔۔

---------*--------------*--------------------

"یار عالم کہاں تھا تو کل سارا دن میں نے کتنا کال کیا اور ایون تو یونی بھی نہیں گیا تھا۔" دانش آتے ہی اس پر پل پڑا۔۔ ابھی وہ گھر میں تھا۔۔ آج بھی اسنے چھٹی کی تھی۔۔۔

"ارے ہاں یار وہ امی کی طبعیت خراب تھی۔۔۔" اسکے جملہ مکمل کرنے سے پہلے ہی وہ بول پڑا۔۔

"کیا ہوا امی کو؟؟" وہ فکر مندی سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

"تو نے مجھے بات مکمل کرنے دی وہی تو بتا رہا تھا۔۔" عالم اسکے انداز پر غور کیے بغیر کہا۔۔

"ہاں تو بتانا۔۔" وہ پھر سے بولا۔

"یار کچھ خاص نہیں موسمی بخار اور سردی ہو گئی تھی۔۔۔ ابھی تھوڑا آرام ہے۔ کل اسے ہی دکھانے لے گیا تھا۔۔۔" اسنے بتایا۔۔

"اوہ ابھی اسے کہہ دینا یونی نہ جائے جب تک طبیعت ٹھیک نہ ہو جائے۔" دانش نے کہا تو عالم نے اسے گھورا وہ اسکے گھورنے پر گڑبڑایا۔۔

"میرے کہنے کا مطلب ہے کہ۔۔۔۔۔ جب طبعیت خراب ہو گی۔۔۔۔۔ تو پڑھائی کیسے کر پائے گی۔۔۔۔۔۔۔ اس لئے میں بول رہا تھا۔۔۔۔۔۔ کہ جب ٹھیک ہو جائے تو۔۔۔۔۔" بے ربط انداز میں اسنے

اپنی بات مکمل کی۔۔۔

"تجھے اتنی ہی فکر ہو رہی ہے تو تو کیوں نہیں چلا جاتا اس سے ملنے۔۔۔ ساتھ ہی یہ مشورہ بھی دے دینا۔۔۔" عالم نے عام سے انداز میں کہا تو اسنے بھی شکر کی سانس لی۔

------------*-----------------*--------------------*---------

"ابے جب تو اسے پسند کرتا ہے تو بول کیوں نہیں دیتا۔" آصف نے بیٹھے بیٹھے اسے مفت مشورہ دیا۔

"ہاں اتنا ہی حلوا ہے نہ جیسے تو بول رہا ہے۔" بلال اسے گھورتے ہوئے بولا۔

"جب تو اتنا ہی ڈرے گا تو بولے گا کب؟" ندیم نے کہا۔

"تم لوگوں کو میری اتنی کیوں فکر ہو رہی ہے خود کو دیکھو نہ۔" وہ ان تینوں کو گھورتے ہوئے بولا جو زبردستی اسے مشورے دئے جا رہے تھے۔

"تیری ہی ہمدردی کر رہے ہیں اور تو ہے کہ نخرے دکھا رہا ہے۔" عالیان نے کہا۔

"یہ ہمدردی تم لوگوں کو ہی مبارک ہو۔ تم لوگوں کی ہمدردی کے چکر میں مجھے اپنے ہاتھ پیر نہیں تڑوانے ہیں۔" وہ ان کے آگے باقاعدہ ہاتھ جوڑتے ہوئے بولا۔

"ابے تو تو ایسے بڑا ہیرو بنتا ہے اور ایک لڑکی سے کنفیس کرتے ہوئے ڈرتا ہے تف ہے تیری مردانگی پر۔" عالیان نے اسے چیلنج کرنا چاہا۔

"چلے گا تجھے جو بولنا ہے بول دے۔ میں تم لوگوں کے دام میں پھنسنے والا نہیں ہوں سمجھے۔ تم لوگوں کی بات پر عمل کرنے کے بعد جو نتائج ہوں گے وہ مجھ اکیلے کو بھگتنا پڑے گا تم لوگ تو چپ چاپ سے سائیڈ لائن ہو جاؤ گے۔" وہ ان کی بات کا اثر لئے بغیر بولا۔

"سچ میں یار تو تو بڑا ہی بے غیرت نکلا۔" آصف نے افسوس سے کہا۔

"میری بے غیرتی کی فکر چھوڑو اور خود کی غیرت کی فکر کرو کہ اس منتھ کے لاسٹ ویک سے ایگزیم اسٹارٹ ہیں۔۔تب تم لوگوں کے اباؤں نے تم لوگوں کو جو بے غیرت کرنا ہے نا اس کا اللہ ہی حافظ ہے۔" بلال بولا۔

"ابے بتانا تو آج کا ڈیٹ ہے؟" ندیم نے اچانک پوچھا۔

"کیوں تیری کوئی لاٹری نکلنے والی تھی کیا؟" عالیان بولا۔

"ابے نہیں یار زیرو مووی ریلیز ہونے والی ہے تو ٹکٹ بک کرنا ہے۔" ندیم نے بتایا۔

"ارے ہاں یار مجھے تو یاد ہی نہیں تھا۔ابے ہاں تو ٹکٹ بک کر دینا۔" عالیان بولا۔

"اوے میرا بھی۔" آصف کیوں پیچھے رہتا۔بلال نے ان تینوں کو گھورا جو پڑھائی کے نام پر کیسے مووی کو بیچ میں لے آئے تھے۔

"تم لوگوں میں تھوڑی بھی حیا اور شرم بچی ہے۔" اسنے کہا۔

"نہیں یار وہی تو نہیں ہے ورنہ تجھ جیسے دوست تو ہرگز نہیں بناتے تھوڑے شریف قسم کے بناتے۔" ندیم نے کہا تو بلال نے اسے گھورا۔

"تم لوگوں کو ذرا احساس نہیں ہے ایکزام سٹارٹ ہونے والے ہیں اور تم لوگ ہو کے مووی کے ٹکٹ بک کر رہے ہو۔" اسنے انھیں احساس دلانا چاہا۔ان تینوں نے اسے گھور کر دیکھا کہ یہ واقعی بلال ہے جو سنجیدگی سے پڑھائی کی بات کر رہا ہے۔

"اب خیر جب بک کر ہی رہے ہو تو میرا بھی کر دینا اکیلے کیا کروں گا پڑھ کر فیل ہوں گے تو ساتھ میں ہوں پاس ہوں گے تو ساتھ میں۔اور ہاں کورنر والی سیٹس کرنا۔" وہ نہایت سنجیدگی سے بولا تو پہلے تو وہ لوگ اسکی بات سمجھنے کی کوشش کرتے رہے پھر جیسے ہی بات ان کے پلے پڑی وہ تینوں اسکی طرف لپکے جو اپنی بات کہہ کر وہاں سے کھسک لیا تھا۔اور اب وہ تینوں اسے پوری یونی میں دوڑا کے ساتھ گالیاں بھی دے رہے تھے۔

---*------------------*------------*---

"سنو سنو سنو۔" اشارہ اعلان کرتے ہوئے روم میں داخل ہوئی۔

"کیا ہوا کیوں شور مچا رہی ہو۔" ایہا نے اسے گھورا۔

"ارے ایسی بریکنگ نیوز ملی ہے کہ تم بھی مارے خوشی کے بھنگڑا کرنے لگو گی۔" اس نے ایکسائٹڈ ہو کر بتایا۔

"اور اگر یہ بریکنگ نیوز کھودا پہاڑ نکلا چوہا جیسی ہوئی نہ تو یاد رکھنا میں کیا حال کرونگی تمہارا۔ کیونکہ تم اکثر یہی کرتی ہو چھوٹی سی چھوٹی چیز کو بھی بریکنگ نیوز کی طرح پیش کرتی ہو۔" ایہا نے اس سے کہا۔

"ارے ہاں نہ جلدی بتاؤ نہ مجھ سے تو صبر نہیں ہو رہا۔" زرناب پور جوش ہو کر بولی۔

"تو دل تھام کر بیٹھو میری پیاری پیاری بہنوں اور بھانجیوں کیونکہ خبر ہی ایسی ہے کہ سنو گی تو مارے خوشی کے ہرٹ اٹیک آ جائے گا۔" وہ ڈرامائی انداز میں بولی۔

"اب بک بھی چکو کب سے دماغ خراب کیے جا رہی ہو۔" مہرماہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بتا رہی ہوں یار! سو تو خبر یہ ہے کہ ایہا کو ایک لڑکے والے دیکھنے آ رہے ہیں۔ وہ بھی صرف فارمالیٹی کے لئے کیوں کے ان لوگوں کو ایہا پہلے ہی پسند ہے۔ اور تو اور ابو کو بھی لڑکا پسند ہے ابو اسے جانتے بھی ہیں۔ اس دفع آ کر وہ لوگ ڈائریکٹ ڈیٹ فکس کرے گے جو کہ دو مہینے کے بعد کی ڈیٹ رہے گی۔ سو گائز شاپنگ سٹارٹ کرنی پڑے گی۔" اس نے جوش سے بتایا۔

یہ سن کر تو سب پر جوش ہو گئیں مگر ایہا وہ ساکت رہ گئی تھی وہ کیا کرے گی اب کیا ہو گا ایک بڑا سا سوالیہ نشان اس کے آگے تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ پریشان سی بیٹھی تھی اسکی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کرے۔ کسی کو کچھ بتا بھی نہیں سکتی تھی۔ تبھی اسے اس فون کا خیال آیا جو اسے عارفین نے شاپر دیا تھا اس میں تھا۔ وہ اس کی دی ہوئی چیزیں استعمال نہیں کرنا چاہتی تھی

مگر ابھی مجبوری تھی۔ اسکا فون تو وہیں اس دن ٹوٹ گیا تھا۔ گھر میں تو اسنے کہہ دیا تھا کہ راستے میں کہیں گر گیا۔ اس وجہ سے تھوڑی بہت سنی بھی پڑی اپنی لاپروائی پر۔ گھر میں اسنے عارفین کے دئے ہوئے فون کا بتایا تھا کہ اسنے اپنی سوینگ سے لیا ہے۔ شکر تھا کہ اس میں عارفین کا نمبر فیڈ تھا۔ اب وہ کب سے موبائل لئے بیٹھی تھی کہ اسے کال کرے یا نہ کرے۔ پھر آخر دل کڑا کر کے اسنے بلاآخر کال کر ہی دی۔

دوسری طرف بیل جارہی تھی۔ اسی رفتار سے ایہا کا دل بھی دھک دھک کر رہا تھا۔ وہ مایوس ہو کر کال ڈیسکنیکٹ کرنے ہی جارہی تھی تبھی فون رسیو کر لیا گیا۔

"ہیلو۔" اسنے دھڑکتے دل سے کہا۔

"السلام علیکم مسز عارفین! زہے نصیب آپ نے کیسے غلطی کر لی اپنے اس ناچیز سے شوہر کو یاد کرنے کی۔" دوسری طرف سے حیرت سے کہا گیا۔

"وعلیکم السلام!" وہ ذرا شرمندہ ہوئی۔

"کیسی ہیں آپ؟" اسنے پوچھا۔

"کیسا ہونا چاہیے مجھے؟" وہ تلخ ہوئی۔

"خوش باش سی! کیوں کے مجھے سکھی سڑی لڑکیاں نہیں پسند اس لئے میں اپنی بیوی کو بھی فریش سی دیکھنا چاہتا ہوں۔" اسنے بغیر اسکی بات کا اثر لئے کہا۔

"میں آپ کی بیوی نہیں ہوں۔" وہ تڑخ کر بولی۔

"اچھا ہاں ابھی باقائدہ شادی نہیں ہوئی ہو صرف نکاح ہوا ہے۔ اس لئے ابھی آپ میری منکوحہ ہیں۔" اسنے کہا۔

"میں نہیں مانتی ایسے نکاح کو۔" وہ بولی۔

"لیکن آپ کے ماننے یا نہ ماننے سے فرق نہیں پڑیگا۔ نکاح تو ہو چکا۔" اسنے کہا۔

"اس طرح زبردستی نکاح تھوڑی ہوتا ہے۔" وہ اپنے غصے کو کنٹرول کرتے ہوئے بولی۔

"اچھا اگر میں آپ کے گھر نکاح نامہ لے کر آجاؤں تب کیا کریں گی۔ جھٹلا پائیں گی مجھے یا نکاح کو۔" اسنے مزے سے کہا۔

"آپ ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔" وہ گھبرا کر بولی۔ اگر سچ میں وہ گھر آگیا تو وہ واقعی کیا کرے گی۔۔

"کیوں نہیں کر سکتا بھئی۔۔۔ آفٹر آل میری سسرال ہے میں کبھی بھی آسکتا ہوں۔۔۔" اسنے مزے ایہا کا خون خشک کیا۔

"دیکھیں آپ نہیں آئے گے۔۔۔ آپ جو بولے گے میں وہ مانو گی۔۔۔ لیکن میرے گھر نہیں آئے گے۔۔" وہ جلدی سے بولی۔۔ اور بغیر سوچے سمجھے یہ بھی کہہ دیا کہ وہ اسکی بات مانے گی۔

"ٹھیک ہے جب آپ اتنا کہہ رہی ہیں تو پھر نہیں آتا۔۔ لیکن آپ اپنا وعدہ مت بھولنا کہ آپ نے میری بات ماننی ہے۔۔۔" اسنے کہا تو ایہا نے سکون کی سانس لی۔ مگر جیسے ہی اسنے اگلی بات کہی اسکا سکون رخصت ہو گیا۔۔

-----------*---------------------------

"اور تم لوگوں کی تیاری ہو گئی ایکزام کی؟" انابیہ نے کوک کا سپ لیتے ہوئے پوچھا۔ اس وقت یہ لوگ اور عالیان وغیرہ ساتھ میں کینٹین میں بیٹھے تھے۔ ایکزام کچھ ہی دنوں میں ہونے والے تھے اس لئے اکثر لیکچر فری ہی رہتے تھے اس لئے یہ لوگ ساتھ میں تھے۔

"میرے تو پاس ہونے کے چانس بھی مشکل ہے۔۔۔ پتا نہیں کیا ہو گا۔۔۔" زرناب فکرمندی سے بولی۔ اس کا ہمیشہ کا ناٹک تھا ایکزام سے پہلے وہ یوں ہی واویلے کیا کرتی تھی لیکن ریزلٹ آنے کے بعد سب سے ڈانٹ بھی کھاتی تھی کہ اتنے اچھے مارکس لاتی ہے پھر بھی واویلے کیوں کیا کرتی ہے۔

"ہونا کیا ہے فیل ہونے کے علاوہ۔۔۔" عالیان مزے سے بولا۔

"لاحول ولا قوت! میں کیوں ہونے لگی فیل۔۔۔بندے کی شکل اچھی نہ ہو تو بات اچھی کر لینی چاہیے۔۔" وہ دہل کر بولی۔

"ابھی خود ہی تو کہہ رہی تھیں کہ پاس ہونے کے چانس بھی نہیں اب پاس نہیں ہوں گی تو ظاہر ہے فیل ہی ہو گی نہ اب پاس یا فیل کہ علاوہ تیسری چیز ہوتی ہو تو مجھے نہیں پتا۔۔۔" اسنے اطمینان سے کہا۔

"یہ تھوڑی کہا تھا کہ فیل ہو جاؤ گی۔۔۔۔فیل ہوں میرے دشمن۔۔۔" وہ بولی۔

"لے عالیان تو تو گیا۔۔۔تو ایک کام کر ایکزام مت دے فیل تو ویسے بھی ہونا ہے۔" بلال نے اسے مشورہ دیا۔

"ابے تو زبردستی مجھے کیوں فیل کر رہا ہے اور کیوں نہ دوں۔۔۔۔۔" اسنے حیرت سے پوچھا۔

"ابھی زرناب نے ہی کہا ہے کہ فیل ہوں اسکے دشمن تو تو فیل ہو جائے گا نہ۔۔۔" وہ بولا تو عالیان اور زرناب نے بیک وقت اسے گھورا۔ عالیان غصے سے گھورا۔ البتہ زرناب نے پیار سے کہ اللہ کرے یہ جو بول رہا ہے سچ ہو جائے۔۔۔۔

"اچھا بس! تم لوگ اپنی بحث بند کرو اور یہ بتاؤ۔۔۔ تم لوگوں کی تیاری کہاں تک پہنچی۔۔۔" جویریہ نے عالی سے پوچھا۔

"ہاں تیاری اچھی خاصی ہے۔۔۔۔اچھے مارکس تو ویسے بھی آنے ہی ہیں۔" عالیان نے اعتماد سے کہا۔

"دیکھو تو کون کہہ رہا ہے کہ اچھے مارکس آنے ہیں۔۔۔۔۔۔جو بمشکل کوئی لیکچر اٹینڈ کرتا ہو۔۔۔۔۔خوش فہمی کچھ زیادہ ہی ہے اپنے متعلق محترم کو۔" زرناب نے طنزیہ انداز میں کہا۔۔

"جی خوش فہمی ہی سہی۔۔۔۔کچھ تو ہے۔۔۔۔۔کسی کی طرح تو نہیں کہ خود پر کونفڈینس ہی نہ ہو کہ پاس بھی ہوں گے یا نہیں۔۔۔" اسنے اطمینان سے زرناب کو دیکھتے ہوئے اس پر طنز کیا۔۔

"یہ تم نے کسے کہا کہ خود پر کانفیڈنس نہیں ہے۔۔" وہ تڑخ کر بولی۔۔

"میں نے تو ایسے ہی ایک بات کہی ہے اب تم خود کو ایسا سمجھتی ہو تو میں کیا کر سکتا ہوں۔۔۔۔۔۔ورنہ تمہارا نام تو نہیں لیا میں نے۔۔۔۔۔" اسنے مزے سے اسے سلگایا۔۔۔

"تم نے جان بوجھ کر میری طرف دیکھ کر کہا اسکا صاف مطلب ہے تم مجھے ہی کہہ رہے تھے۔۔۔۔" وہ حسب توقع سلگ گئی۔

"اب تم خود کو سمجھتی ہو تو میں کروں۔ویسے بھی انسان کو خود پتا ہوتا ہے اپنی خامی کا۔۔۔" اسنے پھر اسے تپایا۔

"تم۔۔۔۔" وہ مارے غصے کے بول نہ پائی۔۔۔۔

"اچھا بس بس آج کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔۔۔" بلال نے انہیں خاموش کروایا۔۔تو وہ دونوں ایک دوسرے کو گھور کر رہ گئے۔۔۔

"ارے ہاں ندیم تو نے ٹکٹ بک کر دئے۔۔" آصف نے یاد آنے پر اس سے پوچھا جو اپنے موبائل میں سر گاڑے بیٹھا تھا۔۔۔

"کونسے ٹکٹ۔۔۔۔" ندیم نے سر اٹھائے بغیر پوچھا۔۔

"ابے گدھے اس کا مطلب تو نے ابھی تک بک نہیں کیا۔۔" بلال نے اسے ایک دھپ رسید کی۔

"کونسے ٹکٹ؟" اب کے انابیہ نے پوچھا۔۔

"زیرو مووی کے ٹکٹ اس گھامڑ کو کہا تھا بک کر دے مگر یہ گدھا بھول گیا۔۔" آصف نے اسے گھورا۔۔

"ہیں ابھی ایکزام ہونے والے ہیں اور تم لوگ مووی دیکھنے جاؤ گے۔۔۔" جویریہ نے حیرت سے کہا۔۔۔

"تو کیا ہوا۔۔ ابھی ایکزام سٹارٹ ہونے میں دو ویک ہیں۔۔۔ پھر ہولی ڈے بھی ہو جائے گے۔۔۔ تین گھنٹے میں کیا ہو جائے گا۔۔" عالیان نے اطمینان سے کہا۔

"لیکن پھر بھی۔۔۔ ویسے کب جا رہے ہو؟" انابیہ نے پوچھا۔

"اس سیٹر ڈے۔۔۔" بلال نے بتایا۔۔۔

"تم لوگ بھی چلو۔۔۔ مزہ آئے گا۔۔" عالی نے انھیں بھی ساتھ چلنے کی دعوت دی۔

"نہ بھئی گھر میں مار تھوڑی کھانی ہے۔۔" انابیہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"افوہ۔۔۔۔ تو گھر میں مت بتانا۔۔۔" آصف نے کہا۔

"اچھا ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔۔ گھر میں پتا تو چل ہی جائے گا۔۔۔ جب لیٹ جائے گے۔۔" زرناب بولی۔۔

"ارے تو گھر میں کہہ دینا۔۔۔۔ ایکسٹرا کلاس ہے سمپل۔۔" بلال نے آرام سے کہا۔

"ہاں اتنا ہی سمپل ہے نہ جیسے بول رہے ہو۔۔۔۔ بعد میں اگر پتا چلا نہ جو شامت آنی ہے نہ وہ ہمیں بھگتنی پڑے گی۔۔۔" جویریہ چمک کر بولی۔

"ہاں نہ۔۔۔۔۔۔ چلتے ہیں۔۔۔۔ کون آکر یونی میں چیک کرے گا۔۔۔۔" زرناب پرجوش ہو کر بولی۔۔ پھر کسی طرح یہ لوگ بھی مان گئیں۔۔۔

--------*--------------------------

"ابے لیکن گھر میں کیا بول کر جائیں گے؟" عمار فکر مندی سے بولا۔

"تو اس میں ٹینشن لینے والی کیا بات ہے بول دیں گے فٹبال میچ ہے۔" معیز نے اطمینان سے کہا۔

"لیکن پھر بھی ایک بار سوچ لے۔" عمار اسے وارن کیا۔

"ہاں بے ڈرتا کیا ہے سوچ لیا ہے۔" وہ اسی طمینان سے بولا۔

"ذرا مجھے بھی تو پتا چلے کیا سوچ لیا ہے؟" پیچھے سے شاریہ آکر بولی۔

"کچھ بھی سوچیں تمہیں اس سے کیا؟" عمار بولا۔

"شرافت سے بک دو تم لوگ کیا پلان کر رہے تھے؟" وہ ان دونوں کو گھورتے ہوئے بولی۔

"کیوں بتائیں کیا پلان کر رہے تھے!" اب معیز نے کہا۔

"ٹھیک ہے مت بتاؤ۔ پھر میں جا کے نانا کو بتاتی ہوں تم لوگوں کی حرکتیں؟" وہ سینے پہ بازو لپیٹتے ہوئے اطمینان سے بولی۔

"کونسی حرکتیں؟" ان دونوں نے بیک وقت پوچھا۔

"زیادہ انجان بننے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے تم لوگوں کے سارے کالے کرتوت پتہ ہے اور اگر اب تم لوگ شرافت سے مجھے اپنا پلان نہیں بتاؤ گے تو میں ساری باتیں جا کر نانا کو بتا دوں گی۔۔۔۔ فیصلہ تم لوگوں کے ہاتھوں میں ہے جلدی بولو کیا کرنا ہے۔۔۔" اس نے مزے سے کہا۔ اسے اچھے سے پتا تھا یہ دونوں پورے گھر میں نانا کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتے اسی لیے اس نے جان بوجھ کر نانا کا نام لیا تھا۔

"تم نہ ایک نمبر کی بلیک میلر ہو۔۔۔۔ ہم لوگ خواہ مخواہ ہی تمہیں شریف سمجھتے تھے۔۔۔" معیز اسے گھورتا ہوا بولا۔

"تمھیں ذرا بھی شرم نہیں آئی شریف بچوں کو اس طرح پریشان کرتے ہوئے۔۔" عمار نے معصومیت سے کہا۔۔

"شریف بچے اور وہ بھی تم دونوں۔۔۔۔۔" اسنے دونوں شریفوں کو گھورا جو کسی اینگل سے شریف کے پاسنگ بھی نہیں تھے۔

"اور نہیں تو کیا کتنے معصوم اور شریف ہیں۔ شکل سے شرافت کیسے ٹپکتی ہے گویا اس صدی میں ہم لوگوں کی جتنا شریف کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔" معیز زبردستی کی شرافت طاری کرتا ہوا بولا۔

"تم لوگ کتنے شریف ہو نہ۔۔۔ اس کی داستانیں ہر جگہ مشہور ہیں۔۔۔۔" وہ بولی۔

"اب ہم لوگ ہیں ہی اتنے شریف تو کیا کریں۔۔۔۔۔" عمار اتراتے ہوئے بولا۔

"یہ اپنے شرافت ہونے کا ڈھونگ بند کرو اور عزت سے بتاؤ تو لوگوں کے ارادہ کیا ہے؟" وہ بولی۔

"تم کو ذرا ترس نہیں آتا ہم لوگوں کے اوپر۔۔۔۔۔سچ میں بہت ظالم ہو تم۔۔۔"معیز نے کہا۔

"چلو میرے اوپر تبصرہ بعد میں کر لینا ابھی شرافت سے بک دو۔۔۔۔"وہ بولی۔

"ٹھیک ہے لیکن تم کسی کو بتاؤ گی نہیں سمجھیں۔۔۔۔۔"عمار بولا۔

"ہاں لیکن اس سے مجھے بھی فائدہ ہونا چاہیے۔۔۔"اس نے اپنی شرط بتائی۔

"تم واقعی کی ایک نمبر کی گھنی اور میسنی ہو۔۔۔۔"معیز نے کہا۔۔۔۔پھر اسے اپنا پلان بتایا۔۔۔

-----------*-------------------

"سیٹرڈے کو کون کون چلے گا میرے ساتھ؟"مہرماہ روم میں اینٹر ہوتے ہوئے بولی۔

"کیوں بھئی کہاں جانا ہے؟"اشارہ نے پوچھا۔

"وہ تو سرپرائز ہے کوئی چلے گا تو ہی بتاؤں گی۔۔"اسنے کہا۔

"سوری۔میں اور زرناب تو نہیں جاسکتے۔۔۔۔"انابیہ بولی۔

"کیوں؟"مہرماہ نے پوچھا۔

"ایکسٹرا کلاس سے ہماری۔۔۔۔۔"زرناب جلدی سے بولی۔

"وہ ایگزام قریب آرہے ہیں اسی لیے ایکسٹرا کلاس ہے ہماری۔۔۔۔"انابیہ نے مزید کہا۔

"تم چلو گی؟"اس نے ایہا کی طرف دیکھ کر کہا۔

"سوری۔۔۔وہ مجھے اپنی فرینڈ کے گھر جانا ہے۔۔۔۔"وہ بولی۔

"یہ تم کچھ زیادہ ہی اپنی فرینڈ کے یہاں چکر نہیں لگانے لگی۔۔میرے خیال سے ابھی پچھلے ہی ہفتے تم گئی تھی۔۔"اس نے ایہا کو گھورتے ہوئے کہا۔

"ارے وہ اس کی طبیعت خراب ہے اس لئے اس سے ملنے جارہی ہوں۔۔۔"وہ گڑبڑا کر بولی۔۔۔

"اب تم بھی بتادو جاؤ گی یا نہیں؟" اس نے اشارہ سے کہا۔

"میں بھی نہیں جا سکتی۔۔۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی مجھے روشنی کا فون آیا ہے اسے کسی ضروری کام سے مارکٹ جانا ہے۔۔۔" وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولی۔۔

"سیٹرڈے کے دن ہی سب کا کچھ نہ کچھ کام تھا۔۔۔ اب کسے لے کر جاؤں؟" وہ جھنجھلا کر بولی۔۔

"ضروری ہے کسی کو لے کر جانا؟" ایہا نے پوچھا۔

"ہاں نہ بہت ضروری ہے۔۔۔ کیوں کہ اس کمینے کے ساتھ تو میں اکیلے جاؤ گی نہیں۔" وہ بولی۔

"کس کی بات کر رہی ہو تم؟" انابیہ نے پوچھا۔

"ولید کے علاوہ اور کون ہو گا جسے یہ اتنے اچھے القابات سے نوازتی ہے۔" اشارہ بولی تو مہر ماہ اسے گھور کر رہ گئی۔

"تو پھر ایک کام کرو۔۔۔ معیز وغیرہ سے پوچھ لو۔۔۔" زرناب نے مشورہ دیا۔

"آپ کے مشورے کا بہت بہت شکریہ۔۔۔۔ میں ان لوگوں سے پہلے ہی پوچھ چکی ہوں۔۔۔۔ فٹبال میچ ہے ان لوگوں کا۔۔۔" اسنے کہا۔

"تو پھر شاریہ کو لے جاؤ۔۔" ایہا بولی۔

"اس کا کوئی ٹیسٹ ہے۔۔۔" اسنے بتایا۔۔۔

"لیکن تمہیں مسئلہ کیا ہے اکیلے جانے میں۔۔۔۔ کوئی پہلی دفعہ تو جا نہیں رہی ہو اس کے ساتھ۔۔" اشارہ نے پوچھا۔۔

"بس مجھے اس کے ساتھ اکیلے نہیں جانا تھا لیکن اب مجبوری ہے جانا ہی پڑے گا۔۔۔" وہ کہتی ہوئی کمرے سے نکل گئی۔

------------*------------------------

وہ کب سے میکسیس مال کے فوڈ کورٹ میں اسکا ویٹ کر رہی تھی۔ اسے خود پر غصہ آیا کہ اسنے اسکی بات ماننے کی حامی بھری ہی کیوں۔۔۔ اب وہ اسے صاف صاف منع کر دے گی کہ وہ آئندہ اسکی کوئی ایسی فضول بات نہیں مانے گی۔۔۔ کتنی مشکل سے وہ جھوٹ بولی پائی تھی کہ وہ اپنی فرینڈ کے وہاں اسکی عیادت کو جا رہی ہے۔۔۔ اس بات کے لئے وہ کتنی ہی دفعہ توبہ کر چکی تھی کہ اچھی بھلی وہ اپنی فرینڈ کو بیمار کر رہی تھی۔۔۔ ابھی وہ یہ سب سوچ ہی رہی تھی کہ اسے سامنے سے وہ آتا دکھائی دیا جو اس سارے فساد کی جڑ تھا۔ ایہانے اسے غور سے دیکھا۔۔۔ وہ شاید آفس سے سیدھا ادھر ہی آ رہا تھا کیوں کہ۔۔۔ اسنے وائٹ شرٹ پہنی تھی جس کی آستین کہنیوں تک فولڈ تھیں۔۔۔ نیوی بلو پینٹ اور اسی کلر کا کورٹ ایک ہاتھ میں فولڈ کر کے پکڑے ہوئے تھا۔۔۔ ایک ہاتھ میں راڈو کی واچ اسی ہاتھ سے موبائل کو کان سے لگائے وہ اسی کی طرف آ رہا تھا۔۔۔ مغرور سی ناک۔۔۔ کمان جیسی گھنی بھنویں ذہانت سے بھرپور براؤن آنکھیں۔۔۔ براؤن ہی بال جو بے ترتیبی سے ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔۔۔ بڑھی ہوئی داڑھی۔۔۔۔۔ وہ کافی سے زیادہ ہینڈسم تھا۔۔۔ بلاشبہ وہ کسی بھی لڑکی کا دل دھڑکا سکتا تھا۔۔۔ اسنے کبھی اسے غور سے دیکھنے کی ضرورت ہی نہیں محسوس کی تھی۔ تبھی اسے کبھی محسوس نہیں ہوا کہ وہ اتنا ہینڈسم ہے۔۔۔ وہ دل ہی دل میں اسکی وجاہت کی قائل ہوئی۔۔۔ مگر کاش اسکا دل بھی اتنا خوبصورت ہوتا۔۔۔ اس نے بے اختیار سوچا۔۔۔

"السلام علیکم!" اس کی آواز سن کر وہ چونک کر عارفین کی طرف متوجہ ہوئی۔ وہ اپنی سوچ میں اتنی مگن تھی کہ اسے پتا ہی نہ چلا کب وہ آکر بیٹھا۔۔۔

"وعلیکم اسلام!" اس نے دھیمی آواز میں جواب دیا۔۔

"اور کیسی ہیں آپ؟" وہ مسکراتے ہوئے پوچھنے لگا۔

"میری خیریت بعد میں دریافت کرنا پہلے آپ مجھے یہ بتائیے کہ آپ نے مجھے یہاں کیوں بلایا؟" وہ بولی...

"بھئی ظاہر سی بات ہے کوئی لڑکا کسی لڑکی کو باہر کیوں بلاتا ہے۔ میں نے بھی اسی لئے بلایا ہے۔۔۔" اسنے مزے سے کہا۔۔

"کیا مطلب ؟۔۔ آپ نے مجھے ایسی کوئی بھی لڑکی سمجھ لیا ہے جو کسی بھی لڑکے کے بلانے پر چل دے۔۔۔۔" وہ غصے سے بولی۔۔ اسے لگا تھا کسی کام سے عارفین نے اسے بلایا ہو گا مگر اس کی بات سن کر تو اسکا میٹر ہی گھم گیا۔۔ وہ اسے کوئی فالتو لڑکی سمجھ رہا تھا جو ایسے ہی چل دے کسی کے بھی ساتھ۔۔۔

"آپ کو کوئی بھی لڑکی سمجھ کر تھوڑی بلایا ہے یار !۔۔ میں نے سوچا کیوں نہ تھوڑا وقت اپنی بیوی کے ساتھ گزاروں کے دونوں کو ایک دوسرے کو جاننے کا موقع ملے۔۔۔ آفٹر آل ساتھ ہی زندگی گزارنی ہے مستقبل میں۔۔۔ تھوڑی آسانی ہو جائے گی۔۔" اسنے مسکراتے ہوئے مزے سے کہا تو ایہا کو جو ابھی کچھ دیر پہلے ہینڈسم لگ رہا تھا اس وقت کسی کڑوے کریلے سے کم نہیں لگا۔۔

"یہ آپ کی خوش فہمی ہے کہ میں آپ کے ساتھ رہوں گی۔۔۔" وہ غصے سے بولی۔۔۔ اسکا تو خون ہی کھول رہا تھا اسکی بکواس سن کر۔۔۔ وہ یہاں اس کے بلاوے پے آنے پر پچھتائی۔۔۔

"خوش فہمی ہی سہی۔۔۔ جو بھی آپ کو کہنا ہے کہہ لیں۔۔۔ رہنا تو آپ کو میرے ساتھ ہی ہے۔۔۔" وہ اسی انداز میں بولا۔

"آپ کی خوش فہمی خوش فہمی ہی رہے گی۔۔ کیوں کہ میرے گھر والے میری شادی کر رہے ہیں۔ اور جہاں بھی کر رہے ہیں وہ لوگ بہت اچھے ہیں۔۔۔ اور تو اور میں اپنے منگیتر سے آپ کے بارے میں بتا بھی چکی ہوں۔۔ اب اگر آپ نے مجھے پریشان کرنے کی کوشش کی تو وہ دیکھ لیں گے آپ کو۔" اسنے جان بوجھ کر جھوٹ پر جھوٹ کہا۔۔ تاکہ وہ اسے اکیلی سمجھ کر تنگ نہ کرے ورنہ حقیقت میں تو اسے نہ اس لڑکے کا نام پتا تھا نہ وہ اس لڑکے کیا اسکے گھر والوں سے نہ کبھی ملی تھی نہ دیکھا تھا۔۔۔ اور وہ یہ سب صرف عارفین کو دھمکانے کے لئے کہہ رہی

تھی۔۔۔

"اچھا سچ میں۔۔۔" اسنے غور سے ایہا کو دیکھا۔ اسکے دیکھنے پر وہ سٹپٹا گئی۔۔۔ کہیں اسے پتا نہ چل جائے کہ میں جھوٹ بول رہی ہوں۔۔۔۔ وہ اس سے نظریں چراتی ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔

"اور نہیں تو کیا۔۔۔ میں جھوٹ بولوں گی۔۔۔ آپ کو میں ایسی لگتی ہوں۔ اور اگر آپ نے مجھے زیادہ پریشان کیا تو وہ آپ کو پیٹنے سے بھی دریغ نہیں کرے گے۔۔ پھر بعد میں کہنا مت۔" وہ گڑبڑا کر بولی۔۔۔ ایک تو بندہ گھورتا ایسے ہے جیسے آنکھوں کے بجائے ایکسرے فٹ ہوں۔۔

"اوہ پھر تو کافی بچ کر رہنا پڑے گا آپ سے۔۔۔" اسنے بمشکل اپنی مسکراہٹ ضبط کی۔۔۔

"اور نہیں تو کیا۔۔۔ کافی اوپر تک پہنچ ہے انکی۔۔۔ آپ کو اندر بھی کرواسکتے ہیں۔۔۔" وہ مسلسل جھوٹ پر جھوٹ بول رہی تھی۔۔۔۔ اللہ معاف کر دینا اتنے سارے جھوٹ کے لئے مگر مجبوری ہے نہیں تو یہ انسان میرا پیچھا نہیں چھوڑے گا۔۔۔۔۔

"ارے بس بس۔۔۔۔ میں غریب آدمی آپ کی باتوں سے پہلے ہی کافی ڈر چکا ہوں۔۔ اور نہ ڈرائیں۔۔" اس سے اپنی ہنسی روکنی مشکل ہو گئی۔۔۔

میں نے کوئی لطیفہ تو سنایا نہیں۔۔۔۔ پر پتا نہیں کیوں یہ ہنس رہا ہے۔۔۔ لگتا ہے اس کا دماغ خراب ہو گیا ہے جو یہ ایسے ہنس رہا ہے۔۔۔۔

"اب اگر آپ کا ہو گیا ہو تو میں جاؤں۔۔۔" وہ بولی۔

"نہیں ایسے کیسے جائیں گی۔ ڈیٹ پر بلایا ہے۔ وہ سب تو کیا ہی نہیں جو ڈیٹ پر کرتے ہیں۔۔ وہ ایکچوئل میں پہلی پہلی ڈیٹ ہے اس لئے کچھ خاص ایکسپیرینس نہیں ہے۔ اگر آپ کو پتا ہو کہ کیا کرتے ہیں تو بتائیں؟ تا کہ آپ جلدی گھر جاسکیں۔۔" اسنے نہایت معصومیت سے استفسار کیا۔۔۔ اسکی بکواس سن کر تو ایہا کی سہی معنوں میں

تلوے سے لے کر سر پر بجھی۔۔

"آپ اتنے بدتمیز کیسے ہو سکتے ہیں؟ آپ کو شرم نہیں آتی ایک لڑکی سے یہ سب کہتے ہوئے۔۔۔" وہ غصے سے بولی۔۔۔ حد ہے یعنی کے۔۔۔۔

"لڑکی ہی سے کہوں گا۔۔ اب لڑکوں سے تو یہ سب کہنے سے رہا۔۔۔ اور ویسے بھی آپ میری وائف ہیں اس لئے کیسی شرم۔۔" اسنے اطمینان کا مظاہرہ کیا۔۔

پھر مرغے کی وہی ٹانگ۔۔۔ ایہا کو لگ رہا تھا وہ پاگل ہو جائے گی۔ اس کی باتیں سن سن کر۔۔۔۔

"میں آپ کی وائف نہیں ہوں۔۔" اسنے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے منکوحہ ہیں۔۔۔" وہ اسے اچھے طریقے سے تنگ کر رہا تھا۔۔ ایہا کا دل کیا کہ وہ بال نوچ ڈالے۔۔۔ اپنے نہیں عارفین کے جو کب سے ایک ہی بات کہ پیچھے پڑا ہوا تھا۔۔۔۔

"میں آخری بار بول رہی ہوں۔۔ کان کھول کر سن لیں۔۔۔ میں نہیں مانتی اس نکاح کو۔۔ اپنے دل و دماغ میں یہ بات فٹ کر لیں۔۔" اسنے بڑی مشکل سے خود کو کنٹرول کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔

"آپ کو کسی نے بتایا ہے کیا کہ آپ غصے میں بہت اچھی لگتی ہیں۔۔۔۔" وہ اسے میٹھی نگاہوں سے تکتے ہوئے بولا۔۔

"آپ میرے ضبط کو نہ آزمائیں۔۔۔ ورنہ میں۔۔۔۔" اسنے بمشکل کہا۔۔

"اوہ سچ میں میں اتنا ہینڈسم ہوں۔۔۔۔ کہ آپ کے ضبط کو آزمائش میں مبتلا کر دیا۔۔۔۔" اسکی بکواس سن کر تو ایہا کی کان کی لویں تک سرخ ہو گئی۔۔۔ وہ بات کو کس پرائے میں لے رہا تھا۔۔۔۔ لاحول ولا قوت۔۔۔۔ وہ لاحول پڑھنے لگی۔۔۔۔

"میں جا رہی ہوں۔۔" کہہ کر وہ اٹھنے لگی۔۔ اور اس سے پہلے کے وہ آگے بڑھتی عارفین نے اس کی کلائی تھام

لی۔۔۔

---------*----------------------

"ولید تم تھوڑا دھیرے نہیں چلا سکتے!" وہ اسکے شولڈر پر اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے چیخی۔۔اس وقت وہ دونوں بائیک پر تھے۔۔ صرف یہ دو ہی لوگ تھے اسلئے ولید بائیک لے کر آیا تھا۔۔۔ مہرماہ نے لاکھ منع کیا کہ وہ بائیک پر نہیں جائے گی۔۔ مگر وہ اسے زبردستی لے آیا۔۔۔

"دھیرے کی بچی! تمہارے چکر میں پہلے ہی لیٹ ہو چکے ہیں۔۔۔۔ اور ابھی بھی تمہارا خیال رکھتے ہوئے میں میڈیم سپیڈ میں چلا رہا ہوں۔۔۔" وہ کٹ مارتے ہوئے بولا۔۔۔

"ہوائی جہاز کی سپیڈ میں چلا کہ تم اسے میڈیم سپیڈ کہہ رہے ہو۔۔۔۔۔۔" وہ اس کے کان میں چلائی۔

"کان کے پردے پھاڑو گی کیا میرے۔۔ اب تم تھوڑا سمبھل کر بیٹھو میں سپیڈ تیز کر رہا ہوں۔۔۔۔" اس نے اسپیڈ بڑھائی تو ڈائریکٹ میکسیس مال کی پارکنگ ہی میں بائیک روکی۔۔۔۔

"میری توبہ جو کبھی تمہارے ساتھ اس کھٹارا بائیک پر آئی تو۔۔۔۔" بائیک سے اترنے کے بعد مہرماہ نے دونوں کانوں کو ہاتھ لگائے۔۔

"استغفر اللہ۔۔۔۔ تمہیں شرم نہیں آئی میری نئی نکور بائیک کو کھٹارا کہتے ہوئے۔۔۔" وہ اپنی بائیک کو پیار سے سہلاتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"اچھا اب اگر تمہارا اپنی بائیک کے ساتھ پیار محبت کا سیشن ہو گیا ہو تو چلیں۔۔۔۔" اسنے ولید کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔ جو اپنی بائیک سے لاڈ کر رہا تھا۔۔۔

"ہاں نہ بھئی۔۔ چلتے ہیں۔۔ تم سے تو میری بائیک بھی برداشت نہیں ہوتی۔۔۔۔ جیلس کہیں کی۔۔۔۔" وہ بائیک سے چابی نکالتے ہوئے بولا اور آگے بڑھ گیا۔۔۔۔

"کیا کہا تم نے میں وہ بھی جیلس ہوں گی۔۔۔وہ بھی تمہاری اس کھٹارا سے۔۔" اسنے غصے سے کہا۔۔اور اسکے ساتھ تقریبا دوڑتے قدموں سے چلنے لگی۔۔۔جو جان بوجھ کر تیز تیز چل رہا تھا۔۔۔

---------*--------------------

"ابے جلدی آنا شو سٹارٹ ہو جائے گا۔" عمار فون کان سے لگاتے ہوئے بولا۔

"آ گیا آ گیا۔۔۔ تم لوگ بیٹھو جا کر۔۔۔"معیز نے فون کی دوسری طرف سے کہا۔۔

"تھیٹر والے میرے تایا نہیں لگتے جو بغیر ٹکٹ کے مجھے اندر جانے دیں گے۔۔"وہ جھنجھلا کر بولا۔۔

"کیوں؟ ٹکٹ کہاں گئے؟" اسنے پریشان ہو کر پوچھا۔

"ابے بھلکڑ ٹکٹ تیرے پاس ہیں۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے بولا۔۔

"اچھا میرے پاس ہیں۔۔۔ہاں ہاں ہے۔۔۔بس دو منٹ میں آیا میں۔۔"یہ کہہ کر اسنے فون ڈسکنیکٹ کر دیا۔۔۔

"کیا کہہ رہا تھا وہ؟" شاریہ نے عمار سے پوچھا۔

"آ رہا ہے وہ۔۔"اسنے بتایا۔۔

"اگر گھر میں کسی کو پتہ چل گیا تو۔۔۔"کسی خدشے کے تحت شاریہ نے پوچھا۔۔

"نہیں پتہ چلے گا۔۔۔ مگر تب تک جب تک تم اپنی زبان بند رکھو گی۔۔۔"وہ اسے گھورتے ہوئے بولا۔۔۔

"نہیں بتاؤں گی کسی کو۔۔۔۔بلا مبالغہ تقریبا ہزار سے زیادہ مرتبہ تم لوگ مجھ سے یہ بات قبول کروا چکے ہو۔۔۔کہ گھر میں نہیں بتانا۔۔۔مگر اب اگر تم دونوں میں سے کسی نے کہا نہ کہ نہیں بتانا تو واقعی بتا دوں گی۔۔۔۔"اس نے تنگ آ کر کہا۔۔۔اور اس سے پہلے کے عمار کچھ بولتا معیز آ گیا۔۔۔

"چلو ابھی شو اسٹارٹ ہونے میں صرف پانچ منٹ باقی ہیں۔۔۔۔"وہ ان کے قریب آ کر بولا۔۔

"تمہیں دیر کر رہے تھے۔۔۔۔۔ چلو جلدی۔۔۔۔" عمار کہتا بڑھنے لگا۔۔۔

"اور ہاں شاریہ گھر میں نہیں بتاؤ گی تم کسی سے بھی نہیں۔۔۔ سمجھیں۔۔" اپنی سیٹ پر بیٹھنے کے بعد معیز نے شاریہ سے کہا۔۔۔

"زرا اپنا موبائل تو دینا۔۔" اس نے نہایت سنجیدگی سے کہا۔۔

"کیوں اب موبائل کا کیا کام۔۔ مووی سٹارٹ ہونے والی ہے۔۔۔"معیز نے حیرت سے کہتے ہوئے اسے موبائل پکڑایا۔۔۔

"وہ دراصل گھر میں بتانا ہے کہ ہم تینوں اپنی اپنی اسکول اور کالج بنک کر کے مووی دیکھنے آئیں ہیں۔۔۔" اسی سنجیدگی سے کہتے ہوئے وہ نمبر ڈائل کرنے لگی۔۔۔

"اوئے پاگل ہوئی ہو کیا؟ مرواؤ گی۔"معیز نے فوراً سے پیشتر اس سے موبائل چھینا۔۔

"کان کھول کر سن لو۔۔۔اب اگر تم دونوں میں سے کسی نے کہا کہ گھر میں نہیں بتانا تو سوچ لینا میں گھر میں جاتے ہیسب سے پہلے نانا کو بتاؤں گی۔۔۔" وہ انہیں وارننگ دیتے ہوئے بولی۔۔۔

"اچھا بابا ٹھیک ہے۔۔۔ نہیں بولے گے۔۔۔"معیز نے اسے یقین دلایا۔۔

"حد ہے یعنی کے۔۔۔ بچہ ہی سمجھ کے رکھ لیا ہے۔۔ کب سے ایک ہی بات رٹوائے جا رہے ہیں۔۔۔" وہ کہتے ہوئے سر جھٹک کر سکرین کی طرف سے متوجہ ہوئی جہاں مووی اسٹارٹ ہو چکی تھی۔۔۔۔۔۔ابھی قریباً کچھ منٹ ہی گزرے ہوں گے۔۔۔جب معیز کی نظر اپنے بازو والی سیٹ میں پڑی جو تھوڑی دیر پہلے خالی تھی مگر اب وہاں۔۔۔۔۔۔بیٹھنے والے کو دیکھ کر۔۔۔۔۔۔

"آج تو مارے گئے!" وہ بڑبڑایا۔۔۔

"کیا ہوا بھئی کون مارا گیا؟" عمار نے پوچھا۔۔۔

"ابے وہ دیکھ مہرماہ۔۔۔ اور ولید ادھر ہی ہیں۔۔" اسنے اپنے دوسری طرف اشارہ کیا۔۔۔ جہاں مہرماہ اور ولید بیٹھے ہوئے تھے شکر تھا کہ ان لوگوں کی نظر ابھی ان پر نہیں پڑی تھی۔۔۔

"اب کیا کریں گے۔۔۔" شاریہ نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔۔

"کرنا کیا ہے۔۔۔۔۔ چپ چاپ یہاں سے کھسک لیتے ہیں۔۔۔۔" عمار کہہ کر اٹھنے لگا۔۔

"ابے گدھے چپ چاپ بیٹھا رہ۔۔۔۔" اسنے عمار کو واپس بٹھایا۔۔

"تو یہاں بیٹھ کے مرنا ہے کیا؟؟" وہ بولا۔۔۔

"نہیں سکون سے مووی دیکھ۔ اور انجوائے کر۔۔۔" اسنے کہا تو عمار اور شاریہ دونوں نے اسے گھورا کہ کہیں اس کا دماغ تو نہیں پھر گیا۔۔ جو ایسی سچویشن میں انجوائے کرنے کی بات کر رہا تھا۔۔

"کیا کھا کر آیا تھا تو؟ یا واپس آتے ہوئے کہیں گر ور تو نہیں گیا تھا؟" عمار نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔

"کیوں؟؟" اسنے حیرت سے اسے دیکھا۔۔

"اب تو ایسی سیچویشن میں انجوائے کرنے بولے گا تو تجھ سے یہی پوچھوں گا نہ۔۔۔" وہ طنزیہ انداز میں بولا۔۔

"ہمیشہ الو کے الو ہی رہنا کبھی اپنی عقل کا استعمال مت کرنا۔۔۔ رومال ہے نہ تیرے پاس اسے اپنے منہ پر باندھ لے۔۔۔ اور تو شاریہ تو بھی رومال باندھ لے اپنے منہ پر۔۔۔۔ باقی آگے کا میں کچھ سوچتا ہوں۔۔۔۔" کہہ کر اس نے اپنے منہ پر رومال بندھا۔۔۔۔۔۔۔

"میرا رومال کہیں گر گیا اب میں کیا کروں؟" شاریہ بولی تو معیز اسے گھور کر رہ گیا۔۔۔۔ خود بھی ساتھ ہی گر جاتیں۔۔۔۔ جان کا وبال ہی بن گئی ہے۔۔۔

"تو یہ جو گز بھر کا ڈوپٹہ جو گلے میں لٹکائی ہو نا سی کو باندھ لو۔۔ سمجھیں۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولا۔۔۔

"ایک کام کرتے ہیں کسی سے سیٹ چینج کر لیتے ہیں۔۔" عمار نے کہا تو وہ دونوں بھی متفق ہو گئے۔۔۔ اور اسی رو

کی کورنر والی سیٹ کی طرف آ گئے۔۔۔۔

"ایکسکیوزمی! کیا آپ لوگ ہم لوگوں سے سیٹ ایکسچینج کر سکتے ہیں۔۔ وہ ایکچولی میری فرینڈ کی طبعیت خراب۔۔۔۔۔۔" باقی کے الفاظ معیز کے منہ ہی میں رہ گئے مقابل میں انہیں دیکھ کر۔۔۔۔

----------*-------*-----------*------

"یہ تم مال کیوں لے کر آئی ہو مجھے تمہیں تو مارکیٹ جانا تھا نہ۔۔۔" اس نے حیران ہو کر روشنی سے کہا۔۔۔

"ہاں تو بعد میں چلے جائیں گے نہ مارکیٹ بھی۔۔۔" وہ جلدی جلدی آگے بڑھتے ہوئے بولی۔۔۔

"what do you mean by مارکیٹ بھی۔۔۔ صاف صاف بتاؤ۔۔۔" اس نے روشنی کو گھورا۔۔۔ جو ہوا کے گھوڑے پر سوار بھاگتی ہی چلی جا رہی تھی۔۔۔۔

"جب پہنچو گی تو خود ہی پتہ چل جائے گا۔۔۔۔۔" وہ تیز تیز قدموں سے آگے بڑھتے ہوئے بولی اور ساتھ ہی اسے بھی گھسیٹا۔۔۔

"جب تک تم بتاؤ گی نہیں میں ہلوں گی نہیں یہاں سے۔۔۔" اشارہ جم کر کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

"اوفوہ۔۔۔۔ تم بھی کم ضدی نہیں ہو۔۔۔۔۔ مووی دیکھنے جا رہے ہیں۔۔۔ اب یہ بھی سن لو کہ تمہیں کیوں نہیں بتایا تھا پہلے سے کہ تمہارے پیٹ میں کوئی بات کم ہی ہضم ہوتی ہے تم نے بک دینا تھا گھر میں۔۔ اب جلدی چلو سمجھیں پہلے ہی اچھی خاصی مووی مس ہو گئی ہے۔۔ اور ہاں تم چلو میں پاپ کورن لے کر آتی ہوں۔۔۔۔" اور اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی روشنی کر آگے بڑھ گئی۔۔۔۔۔ وہ پیچھے سے اسے گھور کر رہ گئی۔۔۔

ابھی روشنی پاپ کورن لے کر پلٹ رہی تھی کہ کوئی اس سے زور سے ٹکرایا وہ کراہتی ہوئی زمین پر بیٹھتی چلی گئی۔۔۔۔۔

"کیا ہوا؟ رک کیوں گیا؟" کسی نے کہا تو وہ ٹھٹکی۔۔۔یہ۔۔۔۔۔یہ۔۔۔۔۔یہ تو عالم کی آواز تھی۔۔۔۔۔۔۔مارے گئے۔۔۔۔۔اسنے جلدی سے اپنے گوگل آنکھوں پر ٹکائے ہڑبڑی میں الٹا ہی پہن لیا تھا۔۔۔اور دوپٹہ اس طرح سے لیا کہ آدھا چہرہ تقریبا چھپ گیا۔۔۔۔

"ارے یار! یہ مس میری وجہ سے گر گئی ہیں۔۔۔۔تو جا میں آرہا ہوں۔۔۔" وہ کہہ کر اس کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

"ایکسکیوز می! آپ ٹھیک تو ہیں مس؟" یہ رضوان تھا۔۔۔۔۔۔اسکی سمجھ نہ آیا کہ وہ کیا کرے۔۔۔۔

"ایم سوری! آپ کو کوئی چوٹ تو نہیں آئی۔" اسکے خاموش رہنے پر وہ پھر سے بولا۔۔۔۔۔تبھی اسکے دماغ میں ایک آئیڈیا آیا۔۔۔۔۔وہ اندھوں کی طرح ہوا میں ادھر ادھر ہاتھ بڑھانے لگی۔۔۔۔۔تو رضوان نے اسے سہارا دے کر اٹھایا۔۔۔۔۔۔جسے اسنے فورا پکڑا۔۔۔۔اور اٹھ گئی۔۔۔۔

"تھینک یو!" کہہ کر وہ اندھوں کی طرح ہی دیوار کا سہارا لے کر چلنے لگی۔۔۔۔۔کیوں کہ ابھی عالم وغیرہ وہیں کھڑے تھے۔۔۔۔۔ان سب نے اسے ترحم اور عجیب نظروں سے دیکھا۔۔۔۔۔۔اسے دیکھ کر انہیں سمجھ گیا کہ وہ اندھی ہے۔۔لیکن وہ اسے عجیب نظروں سے اس لئے دیکھ رہے تھے کہ وہ تھیٹر کی طرف جا رہی تھی۔۔۔۔۔پھر رضوان ہی آگے بڑھ کر اس کے پاس آیا۔۔۔۔۔۔اسے اپنے پاس دیکھ کر وہ اور تیز چلنے لگی۔۔۔۔یا اللہ یہ میرے پیچھے کیوں آرہا ہے۔۔۔کیا یہ پہچان گیا میں کون ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔وہ دل ہی دل میں بڑبڑائی۔۔۔

"مس آپ کو کہاں جانا ہے؟ آپ چاہے تو میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں۔۔۔۔" اسنے پوچھا تو اسکی جان میں جان آئی کہ نہیں پہچانا۔۔۔۔۔۔

"آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔۔۔" وہ ذرا تیز لہجے میں بولی۔۔۔۔

"نہیں آپ رونگ ڈائریکشن میں جا رہی ہیں۔۔۔۔۔۔اس لئے اگر آپ چاہیں تو۔۔۔۔۔" اسنے کہا۔۔۔تو فورا سٹپٹا کر سامنے دیکھا کہ وہ کہاں جا رہی ہے۔۔ کہیں جینٹس واش روم میں تو نہیں گھس رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔ایک تو یہ گوگل بھی بلیک کلر کا تھا اوپر سے الٹا اس لئے صاف نظر بھی نہیں آ رہا تھا مارے شوق کے تو وہ اٹھا لائی تھی پر یہ نہیں پتا تھا کہ اس طرح کام آئے گا۔۔۔اسنے سامنے دیکھا تو وہ تھیٹر کی ہی طرف جا رہی تھی۔۔۔۔۔

"نہیں مجھے جہاں جانا ہے وہی جا رہی ہوں۔ تھینکس۔" کہہ کر وہ آگے بڑھنے لگی۔

"لیکن آپ کو کیا پتا کہ آپ کہاں جا رہی ہیں؟" وہ فورا بولا۔

"کیوں میری آن۔۔" آگے بولتے بولتے وہ رکی کہ وہ تو اس کے سامنے اندھی تھی۔

"آپ کے کہنے کا مطلب کیا ہے۔۔مجھے دکھائی نہیں دیتا تو کیا ہوا۔۔۔میری حسیں بہت تیز ہے مجھے پتا ہے میں کہاں جا رہی ہوں۔۔۔" وہ گڑبڑا کر بولی۔ایک تو یہ بھی پیچھے ہی پڑ گیا تھا۔

"نہیں میرے کہنے وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔آپ تھیٹر کی طرف جا رہی ہیں اس لئے۔۔۔" اسنے کہا تو روشنی کا دل کیا کہ اپنا سر دیوار پر مارلے۔زبردستی گلے پڑ رہا تھا۔۔

"ہاں تو وہیں جانا ہے مجھے۔۔۔" وہ ذرا غصے سے بولی۔

"لیکن آپ کیسے۔۔۔وہ میرے کہنے کا مطلب تھا کہ مووی کیسے دیکھ۔۔پائی۔گی۔" اسنے جلدی سے وضاحت دی۔

"آپ کو اس سے مطلب میں کیسے بھی دیکھوں۔۔یا سنوں۔" وہ تیز لہجے میں بولی۔

"سوری وہ میرا مطلب نہیں تھا۔میں۔۔" اسکی بات پوری ہونے سے پہلے ہی روشنی بول پڑی۔

"آپکا جو بھی مطلب ہو مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں۔۔۔اب آپ جا سکتے ہیں۔مدد کا شکریہ۔" وہ بولی تو رضوان نے کھسکنے میں ہی عافیت جانی۔اسکے جانے کے بعد،روشنی نے سکون کی سانس لی اور تیز تیز قدم بڑھانے لگی۔۔

----*---*------*----

روشنی کے جانے کے بعد وہ اسے کوستی تھیٹر کی طرف آگئی۔۔۔اسے بیٹھ کر کچھ منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ کسی نے اسے مخاطب کیا۔۔

"ایکسکیوزمی! کیا ہم لوگوں سے آپ سیٹ ایکسچینج کر سکتی ہیں۔۔۔وہ ایکچولی میری فرینڈ کی طبیعت خراب۔۔۔۔۔"اشارہ نے اپنے سامنے کھڑے لڑکے کو دیکھا۔۔۔اسکی بات پر اسنے اسے سر سے پیر تک اچھے سے گھورا اندھیرے کی وجہ سے اس کا چہرہ دکھائی نہیں دیا۔۔۔۔جسے وہ پہلے ہی سے رومال سے باندھے ہوئے تھا۔۔۔۔پھر اسنے اسکی فرینڈ کا بھی اچھے سے معائنہ کیا جو اسی کی طرح اپنے چہرے کو ڈھانکے ہوئے تھی ڈوپٹہ سے اسکے ساتھ ایک اور لڑکا تھا وہ بھی انھیں کی طرح اپنا منہ ڈھکے ہوئے تھا۔۔۔۔وہاں اشارہ کو دیکھ کر تو معیز چکرا کر رہ گیا۔۔۔۔۔اسے سہی معنوں میں آج ان ساری مثالوں کا مطلب معلوم ہوا تھا۔۔۔کہ آسمان سے گر کر کھجور میں اٹکنا کسے کہتے ہیں۔۔۔۔اور آگے کنواں پیچھے کھائی کیسے ہوتی ہے۔۔

"یہ تم دونوں کی فرینڈ ہی ہے نہ۔۔۔۔۔"وہ زرا مشکوک ہوئی۔۔۔

"ہاں۔۔"معیز نے فورا اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

"لیکن مجھے تو کوئی اور ہی چکر لگ رہا ہے۔۔"وہ اسی انداز میں بولی۔

"کیا مطلب آپ کا میں سمجھا۔۔ نہیں"معیز نے گڑبڑا کر پوچھا۔

"زیادہ انجان بننے کی کوشش نہ کرو۔ میں سب اچھے سے جانتی ہوں۔"وہ انھیں گھورتی ہوئی بولی۔معیز بڑبڑایا۔اچھی مصیبت میں پھنس گیا ہوں۔۔۔اچھا خاصا مووی دیکھنے آیا تھا۔۔۔سب بے ہو کر رہ گیا تھا۔

"کیا کہا تم نے؟"وہ اسے گھورتی ہوئی بولی۔

"کچھ نہیں۔۔اگر آپ کا انٹرویو ہو گیا تو۔۔وہ میرا مطلب ہے پلیز سیٹ چینج کر لیں۔مووی سٹارٹ ہو چکی

ہے۔۔۔" اسنے لجاحت کہا۔۔ تاکہ اس کے مزید تفتیش سے بچ سکے۔۔۔

"گھر والوں کو بتا کر آئے ہو۔۔۔۔۔۔ اور یہ جسے تم اپنی فرینڈ بتا رہے ہو اسکے گھر والوں کو بھی پتا ہے۔۔۔۔۔ کہ تم لوگ مووی دیکھنے آئے ہو۔" وہ اسکی کوشش پر پانی پھیرتی ہوئی آگے کی تفتیش شروع کر چکی تھی۔۔۔ اسکی بات سن کر تو معیز کا دل کیا کہ اپنے بال نوچ ڈالے۔۔۔ خود بھی تو گھر پر بتا کر نہیں آئی تھی۔۔ اور ان لوگوں سے سوالات کر رہی تھی۔

"جی بتا کر آئے ہیں۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولا۔

"لیکن سچ بتاؤ یہ کون ہے تم دونوں کی۔۔ اے۔ تم بتاؤ۔" اسنے خاموش کھڑے عمار کی طرف دیکھ کر کہا۔

"یہ۔یہ۔ میری بہن ہے۔" وہ گڑبڑا کر بولا۔

"اچھا۔۔ زرا شرم تو نہیں آئی ہو گی۔ گرل فرینڈ کو بہن بولتے ہوئے۔" اسنے عمار کو لتاڑا۔

"نہیں سچ میں یہ میری بہن ہی ہے۔" وہ جلدی سے بولا۔

"تمہاری بھی بہن ہے کیا؟" اسنے معیز کو گھورتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔۔" وہ فورا بولا۔

"تو پھر یقینا تمہاری گرل فرینڈ ہو گی۔ دیکھا مجھے پہلے ہی پتا تھا یہ تمہاری گرل فرینڈ ہے۔۔ میرا اندازہ کبھی غلط ہو ہی نہیں سکتا۔" اسنے فخریہ انداز میں کہا۔۔۔۔۔ اسکی بات سن کر تو شاریہ کی چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی۔۔۔۔۔ کیوں کہ معیز اور عمار دونوں کمینوں نے اسکے ایک ایک پیر پر اپنا پیر رکھ کر آواز اندر ہی کرنے کا اشارہ دیا۔ وہ بمشکل اپنی چیخ روک پائی ورنہ دل تو کر رہا تھا سب بھول بھال کر انھیں کس کر ایک ایک جھاپڑ لگائے۔ جو ایک مصیبت سے نکال کر دوسری میں ڈال چکے تھے۔

"اب پلیز۔۔۔ سیٹ چینج کریں گیں یا نہیں۔" وہ جھنجھلا کر بولا اسے اشارہ کی پنچایتی عادت سے بڑی چڑ تھی۔

"ایسے کیسے پہلے اپنے گھر کا نمبر دو اور تم تمہیں ذرا شرم نہیں آئی بجائے اپنی بہن کو روکنے کے خود ہی اسکے بوائی فرینڈ کے ساتھ آ گیے۔" اسنے عمار کو لتاڑا جو پہلے ہی بے زار سا کھڑا تھا۔ اب تو وہ بھی تنگ آ گیا تھا اور اس سے پہلے کہ وہ اشارہ کو سچ بتاتا۔۔ وہاں ہانپتے ہوئے روشنی آ گئی۔۔۔۔ اسے دیکھکر ان تینوں کی جان میں جان آئی کہ روشنی کے سامنے اسے کوئی اور کم ہی دکھائی دیتا تھا۔۔۔ اور ہوا بھی یہی اسکے آتے ہی وہ ان کی بات مانتے ہوئے انکی سیٹ پر چلی گئی اور یہ تینوں انکی سیٹ پر بیٹھ گئے۔

"اللہ کا شکر کے روشنی اپی آ گئی نہیں تو مجھے لگا تھا کہ آج مووی دیکھنا نصیب نہیں ہو گا۔۔۔۔" بیٹھنے کے بعد معیز بولا۔۔۔۔۔

"ویسے یہ لوگ کتنی چالو ہیں بغیر گھر میں بتائے اکیلی آ گئیں۔۔۔" شاریہ بولی۔

"میرے خیال سے محترمہ ہم لوگ بھی ایسے ہی آئیں ہیں۔۔۔۔" عمار نے اسے یاد دلایا۔

"ارے ہاں یہ تم نے مجھے پنی گرل فرینڈ کس خوشی میں کہا۔۔۔۔ ذرا جو شرم آئی ہو۔۔۔۔ معصوم سی بھانجی کو اپنی گرل فرینڈ کہتے ہوئے۔۔۔" شاریہ نے یاد آنے پر معیز کو گھورا۔ "اوہ میڈم میں نے یہ بکواس نہیں کی تھی۔ انہوں نے ہی خود سے اخذ کیا تھا میں نے کچھ نہیں کہا تھا۔ اب اپنا منہ بند کرو اور شرافت سے مووی دیکھو۔" وہ بولا اور اسکرین کی طرف متوجہ ہو گیا۔

-----------------------*---------

"ہاتھ چھوڑیں میرا۔۔۔" وہ اس سے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے بولی۔۔۔

"ایسے کیسے چھوڑ دوں۔۔۔" عارفین نے گرفت اور مضبوط کی۔۔

"دیکھیں یہ بد تمیزی ہے۔۔ ایسے کسی لڑکی کا ہاتھ پکڑ لینا۔۔۔۔" وہ دوسرے ہاتھ سے چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"کسی لڑکی کا ہاتھ پکڑنا بد تمیزی ہے نہ۔۔۔۔ لیکن میں نے تو اپنی منکوحہ کے ہاتھ پکڑے ہیں۔۔۔۔" اسنے اسکی کوشش کو ناکام بناتے ہوئے دوسرا ہاتھ بھی پکڑ لیا۔۔۔۔

"دیکھیں۔۔۔ اگر آپ نے میرا ہاتھ نہیں چھوڑا نہ۔۔۔۔۔۔ تو میں شور مچا دوں گی۔۔۔۔۔ کہ آپ بد تمیزی کر رہیں ہیں۔۔۔" وہ آخری کوشش کرتے ہوئے بولی۔۔۔

"دیکھ تو میں آپ کو ہی رہا ہوں۔ ہاں تو شوق سے شور مچائیں۔۔۔ اگر آپ کہیں تو میں آپ کی مدد کروں شور مچانے میں۔ کتنی شرافت سے تو بیٹھا ہوں اور آپ کہہ رہیں ہیں بد تمیزی کر رہا ہوں۔۔۔ ہاں اگر آپ اجازت دیں تو میں۔۔۔ کر کے بتا سکتا ہوں۔۔۔" اسنے شرارت سے کہا۔۔۔

"آآ۔۔۔۔۔ آپ" وہ بمشکل اپنے غصے کو کنٹرول کرتی ہوئی بولی۔۔۔۔

"ہاں میں۔۔۔۔" وہ بولا۔۔۔

"نہایت بد تمیز اور واہیات انسان ہیں۔۔۔۔" اسنے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

"اچھا اور کچھ بھی ہوں تو وہ بھی بتا دیں۔۔۔۔" وہ یوں بولا گویا ایہا اسکی تعریف کر رہی ہو۔۔۔۔

"اور نہایت ڈھیٹ اور فضول بھی ہیں۔۔۔۔۔" اسنے دانت کچکچاتے ہوئے کہا۔۔ اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ عارفین کو ہی چبا ڈالے۔۔۔۔

"یار آپ نے تو کچھ لیا ہی نہیں سب ٹھنڈا ہو رہا ہے۔۔۔ اور ویسے بھی مجھ سے لڑنے کے لئے بھی آپ کو انرجی کی ضرورت ہے۔۔۔" وہ اسکے آگے فرائز کی پلیٹ رکھتے ہوئے یوں بولا گویا اب تک ان کے درمیان بڑی ہی دوستانہ گفتگو ہو رہی تھی۔۔۔۔

"مجھے کچھ نہیں کھانا۔۔۔۔۔۔ مجھے گھر جانا ہے۔۔" اسنے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

"جب تک آپ کھائیں گی نہیں میں آپ کو جانے نہیں دوں گا۔۔۔۔ پھر ابھی موو ی بھی دیکھنے جانا

ہے۔۔۔۔۔" وہ اطمینان سے بولا۔۔۔۔

" آپ عجیب ہی جھکی انسان ہیں۔۔۔ایک بار کی بات سمجھ میں کیوں نہیں آتی آپ کی۔کب سے میں آپ کو کہہ رہی ہوں مجھے جانیں دیں۔۔۔ایک تو بلاوجہ بلایا اور اب دماغ خراب کر رہیں ہیں۔۔۔۔اور اب کہہ رہیں ہیں مووی دیکھنے جانا ہے۔۔۔ عجیب ہی الٹی کھوپڑی ہیں۔۔۔۔۔" اسنے جھلا کر کہا۔۔۔۔۔۔عارفین نے دلچسپی سے اسکا تپا تپا چہرہ دیکھا اور ہنس دیا۔۔۔

" اب ایسے کیوں گھور رہے ہیں کوئی لطیفہ نہیں سنا رہی ہوں۔۔۔۔۔حد ہی ہو گئی۔۔۔یہاں میں سیریس بات کر رہی ہوں اور محترم کی بتیسی اندر نہیں ہو رہی۔۔۔" وہ اسے دیکھ کر بڑبڑائی۔۔۔۔

" اچھا یہ جوس لیں۔۔۔۔آپ کا غصہ تھوڑا ٹھنڈا ہو گا۔۔۔۔" اسنے گلاس اسکی طرف بڑھایا۔۔۔۔۔جسے غصے میں اسنے جھٹک دیا۔۔۔نتیجتاً گلاس نیچے گرا اور عارفین کے کپڑوں کو داغدار کر گیا۔۔۔اس صورتحال میں ایہاجو غصے میں تھی فوراً ٹھنڈی ہوئی۔۔۔۔اور گھبرا کر عارفین کو دیکھا۔۔۔۔کہ اب وہ اسے پتا نہیں کیا کہے۔۔۔۔اور خود کو کوسنے لگی۔۔۔۔کیا ضرورت تھی اتنا غصہ کرنے کی اب وہ کیا کرے گا۔۔۔۔۔

" ایم سوری۔۔۔۔وہ میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا۔۔۔۔۔وہ بس غلطی سے۔۔۔۔۔" اسنے گھبرا کر وضاحت دی۔۔۔۔

" اٹس اوکے!کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔" وہ آرام سے بولا۔۔۔۔گویا اسے کوئی فرق نہیں پڑا ہو۔۔۔اسنے اشارے سے ویٹر کو بل لانے کو کہا۔۔۔۔۔بل پے کرنے کے بعد وہ دونوں وہاں سے باہر نکل آئے۔۔۔۔

" آپ ذرا میرا یہ کوٹ اور موبائل پکڑے۔۔۔میں واشروم سے اپنی شرٹ صاف کر کے آتا ہوں۔۔۔" عارفین نے اسے اپنا کوٹ اور موبائل پکڑایا اور کچھ کہنے کا موقع دئے بغیر آگے بڑھ گیا۔۔۔۔

--------*--------------*--------------*--------

عالیان جیسے ہی واش روم میں اینٹر ہوا۔۔۔اسے سامنے ہی عارفین نظر آیا جو اپنی شرٹ صاف کر رہا تھا۔۔۔بھائی یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔اب تو بیٹا تو گیا۔۔۔وہ بڑبڑایا۔۔۔اور جلدی سے لیفٹ سائیڈ والے ٹوائلیٹ کی طرف مڑ گیا کہ عارفین کی اس پر نظر نہ پڑے۔۔۔ تبھی عالیان کی نظر سامنے لگے بورڈ پر
پڑی۔۔۔۔۔عارفین شرٹ صاف کر کے فارغ ہو گیا تو اسکی نظر ایک لڑکے پر گئی۔۔۔۔عارفین نے اسے عجیب نظروں سے دیکھا۔۔۔۔جہاں وہ جا رہا تھا وہاں پر جلی حرفوں میں "for handicap" لکھا
تھا۔۔۔عارفین نے سر سے پیر تک اسے غور سے دیکھا وہ بندہ بھی ہینڈی کیپ ہی تھا۔۔۔۔۔لیکن یہ بات اس کے لئے عجیب نہیں تھی بلکہ اسکے لئے یہ اندازہ کرنا مشکل تھا کہ اسکا کونسا پارٹ ڈیمیج ہے۔۔۔۔۔۔کیوں کہ اسکی گردن دائیں جانب لڑھکی ہوئی تھی۔ایک طرف کی بھویں اوپر کو اٹھی ہوئی تھی اور ایک آنکھ بند تھی۔تو دوسری آنکھ اس طرح پھیلی ہوئی تھی گویا دوسری آنکھ کا کام بھی اسی سے لیتا ہو۔۔۔ایک طرف کے ہونٹ اس طرح اوپر کو اٹھے ہوئے تھے جیسے آنکھ سے معانقہ کرنے کو بے تاب ہے۔۔۔زبان باہر کو نکلی ہوئی تھی۔۔۔ دایاں ہاتھ کہنی سے پیچھے کمر کی طرف مڑا ہوا تھا۔۔۔بایاں پیر کا گھٹنہ آگے کو نکلا ہوا تھا۔۔۔۔وہ بمشکل بایاں ہاتھ کمر پر ٹکائے چل رہا تھا۔۔غرض یہ کہ وہ پورا کا پورا ڈیمیج تھا۔۔عارفین کو اس کا کوئی بھی حصہ صحیح سلامت نہیں دکھائی دیا۔۔۔وہ اس پر ایک ترحم بھری نظر ڈالتا باہر نکل گیا۔۔۔۔۔اس کے جاتے ہی عالیان کراہتے ہوئے سیدھا ہوا۔۔۔ شکر تھا کہ اسکی نظر اس بورڈ پر پڑ گئی تھی۔۔۔اسی کو دیکھ کر اسنے یہ آئڈیا یوز
کیا۔۔۔۔اور اس سے پہلے کہ عارفین کی نظریں اس پر پڑتیں اسنے پوزیشن لے لی۔۔۔۔۔اب یہ الگ بات ہے کہ اس چکر میں گردن کی اور جسم کی جو حالت ہوئی تھی وہ وہی جانتا تھا۔۔۔بھائی یہاں کر کیا رہے تھے۔۔ شکر ہے بچت ہو گئی نہیں تو رستے لگنے تھے آج تو۔۔۔وہ اپنی گردن سہلاتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

---*-------------*-------------*--------

"ہاں۔۔۔۔تو آپ لوگوں کی ایکسٹرا کلاس تھی۔۔۔ویسے یہ مجھے پہلی بار پتہ چلا ہے کہ تھیٹر میں بھی کوئی کلاس ہوتی ہے۔۔۔" وہ ان دونوں کو گھورتی ہوئی بولی۔۔۔اس وقت وہ سب مہرماہ کے بیڈروم میں تھیں۔۔۔۔دراصل جب مووی ختم ہوئی تو سب باہر آئے۔۔۔۔تبھی مہرماہ نے سب کو دیکھا۔۔۔۔وہاں تو وہ کچھ نہیں بولی۔۔۔مگر گھر آتے ساتھ انھیں سیدھا اپنے روم میں لے آئی۔۔۔۔ان کی کلاس جو لینی تھی۔۔اشارہ نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ اسے خود نہیں پتا تھا کہ روشنی اسے مووی دکھانے لے جا رہی ہے۔۔۔اس لئے اسکی بچت ہو گئی۔۔۔

"بولو نہ۔۔۔کون سی کلاس تھی تھیٹر میں۔۔۔۔" وہ پھر سے بولی۔۔۔

"افوہ۔۔۔سوری نہ۔۔۔اب تم تو پیچھے ہی پڑ جاتی ہو۔۔" انابیہ بولی۔۔۔

"ہاں دماغ خراب ہے نہ میرا۔۔۔" وہ اسے گھور کر بولی۔۔۔

"اچھا بابا۔۔سوری۔۔۔آئندہ تمہیں بتا کر جائیے گے۔۔" زرناب نے کہا۔۔تو مہرماہ اسے گھورنے لگی۔۔۔

"اور تمہاری فرینڈ بھی مال میں ایڈمٹ تھی کیا جو تم اسکی عادت کو وہاں گئی تھی۔۔" اب اسکا رخ ایبہا کی طرف تھا۔۔۔۔

"نہیں وہ۔۔۔مجھے کچھ شاپنگ کرنی تھی۔۔۔" وہ گڑبڑا کر بولی۔۔۔

"اچھا۔۔یہ انقلاب کب رونما ہوا کہ ایبہا بی بی خود سے شاپنگ کرنے جائے۔۔۔" مہرماہ اسے گھور کر بولی۔۔۔

"ارے وہ بس۔۔۔کچھ ضروری چیزیں لینی تھی۔۔۔" اسنے بہانہ کیا۔۔۔

"ویسے یہ آج کل تمہارا چکر کچھ ذیادہ ہی فرینڈ کی طرف لگنے لگا۔۔۔" اشارہ نے اسے مشکوک انداز میں دیکھا۔۔۔

"کہاں۔۔۔صرف دو ہی دفعہ ہی تو گئی ہوں۔۔۔" وہ جلدی سے بولی۔۔۔

"اور تم لوگ۔۔۔۔فٹ بال کا میچ تھا نہ اور تمہارا امپورٹنٹ ٹیسٹ کیا اب وہ بھی تھیٹر میں ہوتا ہے۔۔۔" اب ان تینوں کی باری تھی۔۔۔۔وہ تینوں چپ چاپ سے کان لپیٹے سنتے رہے۔۔۔۔کون سا اسکی بات سن کر انکی صحت میں فرق پڑنا تھا۔۔۔۔

-------*-------------*-----------------*-----------------

آج کل سب کے ایکزام چل رہے تھے اس لئے خان ولا میں خاموشی کا راج تھا۔۔۔اسی وجہ سے سب لوگ بڑوں کے درمیان کیا چل رہا تھا کسی کو نہیں پتا تھا۔۔۔صرف ایہا ہی فارغ تھی جسے آج کل ایک ہی فکر کھائے جا رہی تھی کہ کہیں عارفین گھر نہ جائے جو اسے روز فون کر کے پریشان کرتا تھا اور گھر آنے کی دھمکی دینا نہیں بھولتا تھا۔۔۔۔اس لئے اسے بھی کچھ خبر نہ تھی کہ بڑوں کے درمیان کیا ہو رہا ہے۔۔۔

"یہ یہ یہ ایکزام ختم۔۔۔۔" زرناب شور مچاتے ہوئے گھر میں داخل ہوئی۔۔۔۔

"یا اللہ خوش تو ایسے ہو رہی ہو گویا قلعہ فتح کر کے آ رہی ہو۔۔۔" ایہا بولی۔۔۔۔

"ارے پوچھو مت کتنی زیادہ خوشی ہو رہی ہے۔۔۔" وہ صوفے پر پسر کر بولی۔۔۔

"کوئی پوچھ بھی نہیں رہا تم خود ہی بکواس کر رہی ہو۔۔۔" معیز روم میں انٹر ہوتے ہوئے بولا۔۔۔

"تم تو چپ ہی رہو۔۔۔۔آج میرا موڈ بہت اچھا ہے اسے میں تمہارے ساتھ بحث کر کے خراب نہیں کرنا چاہتی۔۔۔اسی لئے شرافت سے کٹ لو یہاں سے۔۔۔" اسنے معیز کو گھورا۔۔۔

"واہ۔۔۔اچھی زبردستی ہے میرا گھر ہے میں کیوں کٹوں تم ہی کھسکو یہاں سے تمہیں مسلہ ہے مجھے نہیں۔۔۔" وہ بولا۔۔۔

"اب برائے مہربانی تم دونوں جھگڑا مت شروع کر دینا۔۔۔" ایہا نے بیچ میں مداخلت کی۔۔۔

"میں نہیں یہ ہی پہلے شروع کرتا ہے۔۔۔مجھے کوئی شوق نہیں ہے اسکے ساتھ دماغ کھپانے کا۔۔۔" زرناب

بولی۔۔۔

"جھوٹی۔۔۔۔شرم تو نہیں آتی چھوٹے سے معصوم سے بھائی پر الزام لگاتے ہوئے۔۔۔۔"معیز نے کہا تو زرناب نے اسے سر سے پیر تک گھورا کہ کہاں سے معصوم دکھ رہا ہے۔۔۔۔۔

"اب ایسے کیوں گھور رہی ہو۔۔۔اچھا ہاں میں ہوں ہی اتنا ہینڈسم کے سب مسمرائز ہو جاتے ہیں۔۔۔"وہ اتراتے کر بولا۔۔۔۔

"اوہ۔۔۔واؤ کیا جوک کیا ہے کہ تم ہینڈسم ہو۔۔۔اتنے کے سب مسمرائز ہو جائے۔۔۔۔شکل دیکھی ہے اپنی بڑے آئے خود کو ہینڈسم سمجھنے والے۔۔۔۔"اسنے کہا۔۔۔

"جل ککڑی کہیں کی جلتی ہے میری ہینڈسمنس سے۔۔۔۔امی سے کہہ کر نظر اتروانی پڑے گی۔۔۔۔"وہ اسے چڑاتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

"نظر وہ بھی تمہیں۔۔۔۔۔ٹینشن مت لو نہیں لگنی۔۔۔کیوں کہ تمہارا کلر ہی اتنا کالا ہے کہ تمہیں اسکی ضرورت ہی نہیں۔۔۔۔۔"اسنے بھی حساب بے باک کیا۔۔۔

"بس بس۔۔۔۔اب تم بتاؤ کیوں آئے تھے۔۔۔۔۔"اس سے پہلے کے معیز کچھ کہتا ایہابول پڑی۔۔۔۔

"ارے ہاں میں اس موٹی کے چکر میں بھول ہی گیا۔۔وہ امی کہہ رہی ہیں آپ کچن میں بھابھی کی ہیلپ کر دیں۔۔۔۔مہمان آرہے ہیں۔۔۔"وہ زرناب کو گھورتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"کون مہمان آرہے ہیں؟"اسنے چونک کر پوچھا۔۔۔

"آپ کو نہیں پتا۔۔۔۔۔اشارہ اپی اور آپ کے سسرال والے۔۔۔۔"وہ بولا۔۔

"میرے سسرال والے۔۔۔۔۔۔"اسنے حیرت سے کہا۔۔۔

"ہاں آپ کے سسرال والے۔۔۔۔۔۔ڈیٹ فکس کرنے آرہے ہیں۔۔۔۔"وہ مزید بولا۔۔۔۔

"کسکی۔؟؟۔۔" اسنے پھر پوچھا۔۔۔۔

"میری۔۔۔۔" وہ بولا۔۔۔۔

"کیا مطلب؟؟" اسنے حیرت سے کہا۔۔۔

"ارے ظاہر سی بات ہے آپ کی اور اشارہ اپی کی۔۔۔" وہ جھلا کر بولا۔۔۔۔۔

"میری ڈیٹ فکس کرنے آرہے ہیں۔۔۔۔۔" اسنے ہونقوں کی طرح کہا۔۔۔۔

"نہیں پڑوسی کی۔۔۔۔ لگتا ہے مارے خوشی کے دماغ پر اثر ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔" وہ کہہ کر چلا گیا۔۔۔

"واؤ سچی۔۔۔۔۔۔" زرناب مارے خوشی کے بھنگڑا ڈالنے لگی۔۔۔۔۔

-----*------------*------------------------*-------------------------------

شادی کی ڈیٹ فکس ہو گئی تھی۔۔۔۔ نیکسٹ منتھ کے سیکنڈ ویک میں نکاح ہونا طے پایا تھا۔۔۔

سب لڑکیاں شادی کی تیاریوں میں بزی تھی۔۔۔ ابھی بھی وہ سب شاپنگ کر کے آئی تھی اور اس پر تبصرے کر رہی تھی جب ہانپتی ہوئی اشارہ روم میں داخل ہوئی۔۔۔۔ وہ آج ان کے ساتھ نہیں گئی تھی۔۔

"کیا ہوا تم کونسے میراتھون میں حصہ لی تھی جو یوں بھاگ کر آرہی ہو۔۔۔۔" مہرماہ نے کہا۔۔۔

"ارے پوچھو مت ایسی خبر لائی ہوں نہ تم سب ہل کر رہ جاؤ گے۔۔۔۔۔" وہ ہانپتے ہوئے بولی۔۔۔

"یہ تمہیں اتنا سن گن لینے کی عادت کیوں ہے؟" ایہا کو اسکی اس حرکت پر بڑا تاؤ آتا تھا۔۔۔۔۔

"اچھا وہ سب چھوڑو یہ بتاؤ کیا بات ہے جو سب ہل جائے گے۔۔۔۔۔" زرناب نے بے تابی سے پوچھا۔۔۔۔

"ارے بہت بہت بہت ہی بڑی خبر ہے۔۔۔ ایسے تھوڑی بتاؤ گی۔۔۔" اسنے نخرے دکھائے۔۔۔

"رہنے دو ابھی پانچ منٹ بعد یہ خود ہی بتادے گی۔۔۔۔ اسکے اندر اتنا اسٹیمینا نہیں ہے کہ کوئی بات زیادہ دیر تک چھپا سکے۔۔۔" ایہا بڑے آرام سے بولی۔۔۔۔

"اب خیر ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔۔لیکن خیر میں تم لوگوں کو بتا دیتی ہوں۔۔۔"وہ بولی تو ایہانے اسے جتاتی ہوئی نگاہوں سے دیکھا کہ میں نہ کہتی تھی یہ زیادہ دیر کوئی بات چھپا نہیں سکتی۔۔

"ہاں تو سنو۔۔۔۔خبر یہ ہے کہ مہرماہ کی شادی بھی ہم لوگوں کے ساتھ ہی ہو گی۔۔۔۔اور لڑکا تو میرے خیال سے سب کو پتا ہی ہے۔۔۔۔"وہ ڈرامائی انداز میں بولی۔۔۔اسکی بات سن کر مہرماہ نفی میں سر ہلاتی غش کھا کر گری۔۔۔۔

"لگتا ہے مارے خوشی کے محترمہ بے ہوش ہو گئی ہیں۔۔۔"انابیہ اسے دیکھتے ہوئے بولی جو یوں بے دم سی پڑی تھی گویا کوئی بہت ہی صدمے والی خبر سن لی ہو۔۔۔

"زرناب ذرا پانی تو لانا۔۔۔"اشارہ بولی۔۔

"کیوں؟؟"اسنے حیرت سے پوچھا۔۔

"محترمہ کو ہوش میں لانا ہے۔۔۔"یہ سنتے ہی مہرماہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

"ارے واہ بڑی جلدی ہوش آ گیا ورنہ مجھے لگا کہ کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی پڑے گا۔۔۔"اشارہ نے کہا۔۔۔۔۔

"یہ جو تم نے بکواس کی اس کا کیا مطلب ہوا؟؟"اسنے اشارہ سے پوچھا۔۔

"کتنے صاف لفظوں میں نے بتایا ہے۔۔لیکن اگر تم پھر سے سننا چاہتی تو بتا دیتی ہوں کہ ہم لوگوں کے ساتھ تمہاری بھی شادی ہو گی۔۔۔۔بس یا ایک بار پھر سننا چاہو گی۔۔۔"وہ بولی۔۔۔۔

"کچھ بھی ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ابھی میری سٹڈی باقی ہے۔۔۔۔اس طرح اچانک کیسے۔۔۔"اسنے بے یقینی سے کہا۔۔۔

"کیوں نہیں ہو سکتا۔۔۔کوئی ننھی کاکی نہیں ہو۔۔۔اور ویسے بھی ابھی صرف نکاح ہو گا رخصتی تمہاری اسٹڈی کے بعد ہو گی۔۔۔"اشارہ نے بتایا۔۔تو اسے ذرا سکون ہوا۔۔۔

"لیکن یہ تو بتاؤ۔۔۔ لڑکا کون ہے؟" ایہا نے پوچھا۔۔۔ تو سب نے منتظر نگاہوں سے اشارہ کو دیکھا۔۔

"افففوہ۔۔۔ بتایا تو ابھی سب جانتے ہیں کون ہے؟" وہ ڈرامائی انداز میں کہہ کر چپ ہو گئی۔۔

"ارے بھئی بک بھی دی کون ہے؟ کیوں بلاوجہ سسپنس کریٹ کر رہی ہو۔۔۔" انابیہ چڑ کر بولی۔۔۔۔۔

"خیر تم لوگ اتنا اسرار کر رہی ہو تو بتا ہی دیتی ہوں۔۔۔ وہ کوئی اور نہیں بلکہ ولید ہے۔۔۔۔" اسنے بات مکمل کر کے انھیں دیکھا جو نا سمجھی سے اسے دیکھ رہی تھیں سوائے مہرماہ کے جو ولید کا نام سن کر فریز ہو گئی تھی۔ مگر جیسے ہی اس کی بات انکی سمجھ میں آئی وہ سب مارے خوشی کے بھنگڑے ڈالنے لگیں۔۔۔ جب سب لوگ خوب خوش ہو چکی تو ان کی نظریں ساکت کھڑی مہرماہ پر پڑی۔۔۔

"اسے کیا ہوا؟؟" زرناب نے پوچھا۔۔

"لگتا ہے بچی نے دل پر لے لیا ہے۔۔۔۔ یا خوشی کچھ زیادہ ہی ہو رہی ہے۔۔" انابیہ بولی.....

"واؤ یار کتنا زیادہ مزہ آئے گا۔۔۔ تین تین شادیاں۔۔۔۔ ہرے۔۔۔۔" شاریہ پر جوش ہو کر بولی۔۔۔

"بھئی میں نے تو سوچ لیا ہے۔۔۔۔ کہ کس فنکشن میں کیا پہننا ہے۔۔۔۔" فیشن کی دلدادہ زرناب بولی۔۔۔۔ ابھی وہ سب یہی باتیں کر رہی تھی کہ مہرماہ کے ساکت وجود میں حرکت ہوئی۔۔۔ وہ آستین چڑھاتی خطرناک تیور لئے دروازے کی طرف بڑھی اور زوردار آواز سے دروازہ بند کر کے باہر نکل گئی۔۔۔

"اسے کیا ہوا اب؟؟" ایہا بولی۔۔۔

"کچھ خاص نہیں بس وہ ولید کا دماغ ٹھکانے لگانے گئی ہے۔۔" اشارہ نے آرام سے کہا۔۔

"یہ لڑکی بھی نہ۔۔۔" ایہا بڑبڑا کر رہ گئی۔۔

------*----------*-----------------*-----------------

Badle Badle Se Hum Hai

Hum Baithe Baithe, Din Mein Sapne

Dekhte Neend Kam Hai

Abhi Kuch Dino Se Suna Hai Dil Ka Prob Hi Kuch Naya Hai

Koi Raaz Kambhakt Hai Chhupaye, Khuda Hi Jaane Ki Kya Hai

Hai Dil Beshak Mera, Isse Pyaar Ho Gaya

.. Abhi Kuch Dino Se Main Sochta Hoon Ki Dil Ki Thodi Si Sunn loon

....Yahan Rehne Aayegi Dil Saja Loon, Main Khwaab Thode Se Bunn Loon

وہ آئینے کے سامنے کھڑا اپنے بال برش کرتے ہوئے گنگنارہا تھا۔۔۔۔۔۔ تبھی دھڑام کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلا۔۔۔۔ایک پل کے لئے اسکا ہاتھ رکا مگر آنے والے کو دیکھ کر وہ پھر سے مصروف ہو گیا۔۔۔

"یہ میں کیا بکواس سن رہی ہوں۔۔۔۔"وہ چیخی۔۔۔

"تمہارے کان ہے تمہیں پتہ ہو گا تم نے کیا بکواس سنی مجھے کیا پتا۔۔۔"اس نے کندھے اچکا کر کہا۔۔۔۔

"ولید میں سیریس ہوں۔۔۔۔"وہ نہایت ضبط سے بولی۔۔۔

"ہاں تو میں نے کب کہا تم جوک کر رہی ہو۔۔۔"اسنے اپنی واچ پہنتے ہوئے کہا۔۔

"سچ سچ بتانا یہ خرافات تمہاری ہی پھیلائی ہوئی ہے نہ۔۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔۔۔

"مجھے کیا پتہ تم کس کی بات کر رہی ہو۔۔۔"وہ صاف انجان بنا۔۔۔

"زیادہ بننے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔مجھے پہلے ہی تمہاری نیت میں فتور لگا تھا۔۔۔ذرا جو شرم آئی ہو اپنے ہی گھر کی لڑکی پر بری نظر رکھتے ہوئے۔۔۔"اسنے ولید کو شرمندہ کرنا چاہا۔۔۔

"لاحول ولا قوۃ۔۔۔۔ کیا بول رہی ہو تم مجھے نہیں پتا۔۔۔۔اور میں نے کس پر بری نظر رکھی۔۔۔ہاں بولو۔۔۔۔"وہ ولید ہی کیا جو شرمندہ ہو جائے۔

"اب میرے سامنے زیادہ بننے کی ضرورت نہیں سمجھے تم۔۔۔۔مجھے پتا ہے میں اتنی حسین اور نیک لڑکی ہوں کہ نظریں ہٹانا مشکل ہے۔۔۔۔لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم مجھ پر ہی بری نظر رکھنی شروع کر دو۔۔۔۔"اسنے ذرا اتراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"اوے کیا کہا تم نے حسین اور نیک وہ بھی تم۔۔۔۔۔۔۔"وہ قہقہہ لگاتے ہوئے بولا۔۔۔

"اور نہیں تو کیا تب ہی تو تم مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہو۔۔۔۔۔۔لیکن افسوس کہ میں تم جیسے لوفر سے شادی کرنا بالکل بھی نہیں چاہتی ہوں۔۔۔۔"اسنے غصے سے کہا۔۔۔

"خوش فہمی کی کوئی انتہا ہو گی نہ تو تم پر آ کے ختم ہو گی۔۔۔۔سچ میں یار حد ہوتی ہے خوش فہمی کی بھی۔۔۔۔"وہ بولا۔۔۔

"تو پھر مجھ سے شادی کیلئے مرے کیوں جا رہے ہو۔۔۔"اسنے کہا۔۔۔۔

"وہاٹ۔۔۔۔تم سے شادی کیلئے مرا جا رہا ہوں۔۔۔۔وہ بھی میں۔۔۔۔دماغ ٹھیک ہے تمہارا۔۔۔۔۔"وہ اچھلا۔۔۔۔

"تو پھر تمہاری کنپٹی پر بندوق رکھ کے تو پوچھا نہیں ہو گا چاچی نے۔۔۔۔۔۔تم ہی نے اپنا ٹھرکی پن دکھایا ہو گا۔۔۔۔۔"اسنے وثوق سے کہا۔۔۔۔

"تمہیں میں شکل سے عقل سے پیدل دکھائی دیتا ہوں کیا جو خود ہی اپنے پیروں پر کلہاڑی مارے بلکہ کلہاڑی پر ڈانس کرے۔۔۔۔"وہ نہایت سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

"کیا مطلب تمہاری بکواس کا۔۔۔"اسنے گھورتے ہوئے کہا۔۔

"ارے کیا بتاؤں میں تمہیں۔۔۔ مجھ غریب کے ساتھ ظلم ہوا ہے۔۔۔۔۔ ظلم۔۔۔ پوچھو مت امی نے کس طرح بلیک میل کیا ہے کہ میں ان کے آگے مجبور ہو گیا ہوں۔۔۔ ورنہ تو میں اتنا بیوقوف تو ہر گز نہیں ہوں جو خود ہی اپنا مستقبل برباد کرے۔۔۔۔۔" وہ بے چارگی سے بولا۔۔۔۔۔

"یہ جو اپنا ڈرامہ ہے نا تو کسی اور کو دکھانہ سمجھے تم۔۔۔۔ میں تمہاری فالتو ایکٹینگ سے متاثر ہونے والی نہیں ہوں۔۔۔ جتنے ڈرامے باز تم ہونا مجھے اچھی طرح سے اندازہ ہے۔۔۔" اسنے ولید کو یوں گھورا گویا کچا ہی چبالینا چاہتی ہو۔۔۔

"واہ اچھی زبردستی ہے۔۔۔۔ میں بے چارہ غریب انسان۔۔۔۔ دونوں طرف سے سنوں۔۔۔۔ ادھر انکار کرنے پر امی نے اچھی خاصی جھاڑ پلائی تھی۔۔۔۔ اور ادھر تم الگ پوچھ تاچھ کر رہی ہو۔۔۔۔ یا اللہ مجھ غریب بندے پر رحم فرما۔۔۔" وہ اوپر کی طرف دیکھتا ہوا دعائیہ انداز میں بولا۔۔۔۔۔

"بند کرو اپنی نوٹنکی۔۔۔ میں تمہیں اچھی طرح سے جانتی ہوں سمجھے جتنے ٹھرکی تم ہو نہ اندازہ ہے۔۔۔۔ ایک نمبر کے نظر باز نہ ہو تو۔۔۔۔" اس نے غرا کر کہا۔۔۔

"یا اللہ تو دیکھ رہا ہے نہ تیرے معصوم سے بندے پر کتنے الزامات لگائے جا رہے ہیں۔۔" وہ اسی طرح بولا۔۔۔

"تم کچھ بھی کر لو میں تمہارے ساتھ شادی نہیں کرنے والی یہ بات اپنے دماغ میں بیٹھا لو۔۔۔۔" غصے سے کہتی وہ کمرے سے واک آوٹ کر گئی۔۔۔ اس کے جانے پر ولید نے بے اختیار سکون کی سانس لی اور پھر سے گنگناتے وہ اپنی تیاری مکمل کرنے لگا۔۔۔۔

Tu Bekhabar, Ya Sab Khabar

Ik Din Zara Mere Masoom Dil Pe Gaur Kar

Pardon Mein Main, Rakh Loon Tujhein

Ke Dil Tera Aa Na Jaaye Kahin Yeh Gair Par

Hum Bhole Hai, Sharmeele Hai

Hum Hai Zara Seedhey Masoom Itni Khair Kar

Jis Din Kabhi, Zidd Pe Addey

Hum Aayenge Aag Ka Tera Dariya Tair Kar

Abhi Kuch Dino Se Lagey Mera Dil

Duth Ho Jaise Nashe Mein

Kyun Ladkhadaaye Yeh Behke Gaaye

Hai Tere Har Raaste Mein

Hai Dil Beshak Mera, Isse Pyaar Ho Gaya

--------*---------------*-----------*-----------------

"میں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے جو آپ میرے پیچھے ہی پڑ گئے ہیں۔۔" وہ بے چارگی سے بولی۔۔۔

"یہ پوچھیے کیا نہیں بگاڑا۔۔۔۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔۔۔

"آپ کو پوری دنیا میں صرف میں ہی ملی تھی۔۔۔۔" وہ جھنجھلا کر بولی۔۔

"یہی تو مسلہ ہے کہ آپ کے علاوہ کوئی ملا ہی نہیں۔۔۔" اسنے کہا۔۔۔

"دیکھیں میں آخری بار کہہ رہی ہوں۔۔۔ چھوڑ دیں میرا پیچھا۔۔۔۔ بخش دیں مجھے۔۔۔۔" وہ منت کرتے ہوئے بولی۔۔۔

"اب یہ تو ناممکن ہے۔۔۔۔۔ نکاح کیا ہے۔۔۔ کوئی مذاق تھوڑی جو ایسے ہی جب مرضی آئے کر لوں جب دل

کرے توڑ دوں۔۔۔" اس نے ذرا سنجیدگی سے کہا۔۔۔

"بس بہت برداشت کر لیا میں نے آپ کو۔۔۔۔۔۔ یہ لاسٹ ٹائم کال کیا ہے آپ نے اسکے بعد میں آپ کی کوئی کال نہیں ریسیو کروں گی۔۔۔ ویسے بھی میری شادی ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ اس لئے خدا حافظ اور خبردار جو دوبارہ کال کیا تو۔۔۔" وہ اسے وارن کرتی کال ڈسکنیکٹ کر چکی تھی۔۔۔ اور اب گہرے گہرے سانس لیتی خود کو ریلیکس کر رہی تھی کہ موبائل پھر سے رنگ کرنے لگا اس نے دیکھے بغیر ہی کال کر کاٹ دی کیوں کہ اسے پتہ تھا کہ دوسری طرف کون ہے۔۔۔ اب اسنے عہد کر لیا تھا کہ عارفین کی کوئی کال نہیں اٹینڈ کرے گی۔۔۔ بہت ہو گیا اب اسکی برداشت بھی جواب دینے لگی تھی۔۔۔ جو کرتا ہے کر لے اس کی بلا سے۔۔۔۔۔

---*-------------*--------------------

اسنے لاکھ بہانے بنائے۔۔۔۔ کہ اسے ولید سے شادی نہیں کرنی ہے۔۔۔ مگر اسکے سارے حیلو بہانوں کو امی نے چٹکی میں اڑا دیا۔۔۔ اسنے بھوک ہڑتال۔۔۔ اور بھی طریقے آزما کر دیکھ لئے مگر سب بے سود امی کے سامنے اس کی ایک نہ چلی۔۔۔ بقول امی کے انہیں چراغ لے کر بھی اس سے بہترین داماد نہیں مل سکتا تو وہ بلا وجہ کیوں کفران نعمت کریں۔۔۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ولید کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ نجانے اس کمینے میں کون سے سرخاب کے پر جڑے تھے جو اسے نہیں دکھائی دیتے تھے۔۔۔ ادھر امی اسکی کوئی بات ماننے کو تیار نہیں تھیں۔۔۔ اور ادھر ولید جینا حرام کئے ہوئے تھا۔۔۔ دن رات اسے جلانا کڑھانا نہیں بھولتا تھا۔۔۔۔۔ یہ بھی جتنا ہو سکتا تھا اس سے نپٹتی تھی لیکن ساتھ ہی اسکی باتیں سن کر اپنا دل جلانا نہیں بھولتی تھی۔۔۔

----*------------------*-------------------*--------------------

اشارہ شادی سے پہلے ہی عالم سے بات کرنا چاہتی تھی۔۔۔ اور ایمن کے بارے میں اس سے پوچھنا چاہتی تھی لیکن اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کس طرح اس سے بات کرے۔۔۔ شادی میں بھی کچھ دن ہی رہ گئے تھے۔۔۔ روشنی کو

وہ بیچ میں انوالو نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔اور بغیر روشنی کی مدد سے وہ اس سے بات بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔وہ یہی سب سوچ رہی تھی تب اسے اچانک یاد آیا کہ ایک دفع مذاق مذاق میں روشنی نے عالم کا نمبر اس کے موبائل میں سیو کیا تھا۔۔۔اسنے تب چیک نہیں کیا تھا۔۔۔۔وہ فوراً اپنے موبائل کی طرف بڑھی۔۔۔اسنے اللہ کا نام لیتے ہوئے کونٹکٹ لسٹ چیک کی۔۔۔۔ تبھی ایک نمبر اسکی نظروں سے گزرا۔۔۔۔ جس نام سے وہ سیو تھا اسے دیکھ کر اشارہ کے دل سے ایک ہوک سی نکلی۔۔۔اسنے ہمت مجتمع کرتے ہوئے دھڑکتے دل کے ساتھ نمبر ڈائل کیا جو اشارہ کے عالم کے نام سے سیو تھا۔

بیل جا رہی تھی۔۔۔

دو تین رنگ کے بعد ہی فون اٹھا لیا گیا۔۔۔۔

"ہیلو۔"عالم کی آواز آئی۔۔۔۔۔

"ہیلو۔۔۔۔السلام علیکم!"اسنے دھڑکتے دل کے ساتھ کہا۔۔۔۔

"وعلیکم السلام! کون؟"وہ بولا۔۔شاید اسنے اشارہ کی آواز نہیں پہچانی تھی۔۔

"وہ میں۔۔۔۔۔"اسکی سمجھ میں نہ آیا کہ اپنا تعارف کیسے کرائے۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔۔۔کون؟بتائیے۔۔۔"وہ بولا۔۔۔

"وہ میں اشارہ۔۔۔۔"اسنے جھٹ کہا۔۔

"تو میں کیا کروں۔۔۔۔۔۔"وہ ذرا حیران ہو کر بولا۔۔۔۔۔۔

"میں اشارہ ہوں۔۔۔۔"اسنے پھر سے کہا۔۔۔۔

"کون اشارہ؟؟۔۔۔۔۔"وہ بولا۔۔۔۔۔۔تو اشارہ کو بڑی تیز غصہ آیا اب وہ اپنی منگیتر کا نام بھی بھول گیا۔۔۔۔۔

"عالم بتاؤ نہ۔۔۔کون سا ڈریس لوں ان دونوں میں سے۔۔۔۔مجھے تو دونوں ہی اچھے لگ رہے ہیں۔۔۔۔"اور

اس سے پہلے کے وہ کچھ بولتی اسے فون کے دوسری طرف سے کسی لڑکی کی آواز آئی۔۔۔۔۔اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ یہ ایمن ہی ہو گی۔۔۔۔۔۔

"دونوں ہی لے لو۔۔۔اور کچھ چاہیے تو وہ بھی لے لو۔۔۔جب تک ذرا میں یہ کال نمٹا لوں۔۔" عالم نے کہا۔۔۔کتنے مزے سے اسے شاپنگ کروائی جا رہی ہے اور ادھر غلطی سے برائڈل ڈریس ساتھ میں لینے جانے کا بھی نہیں کہا۔۔۔اس کا دل مزید برا ہوا۔۔۔

"ہاں تو کہیں کون ہیں آپ؟؟" ادھر سے عالم بولا۔۔۔

"کوئی نہیں۔۔۔۔۔۔" وہ جل کر بولی۔۔۔

"تو فون کیوں کیا تھا؟؟۔" اسنے پوچھا۔۔۔

"دماغ خراب تھا اس لئے فون کر لیا تھا۔اب کاٹ بھی دیتی ہوں۔۔" کہہ کر اسنے فون کاٹنا چاہا۔۔۔۔

"ارے۔۔۔رے۔۔۔رکو یار فون مت کاٹو۔۔۔۔بس ایسے ہی مذاق کر رہا تھا۔۔" وہ ہنستے ہوئے بولا۔۔۔

"ایسا واہیات مذاق۔۔۔۔" اسنے خفگی سے کہا۔۔۔۔

"بس یار ایسے ہی تمہیں تنگ کرنے کا دل کیا۔۔ویسے خیریت محترمہ نے کال کیوں کیا تھا۔۔۔" وہ بولا۔۔۔

اسکے پوچھنے پر وہ سٹپٹائی کہ کیا کہے کیوں کہ سوچنا جتنا آسان تھا کہ وہ اس سے کلئیر کر لے گی لیکن کہنا اتنا ہی مشکل لگ رہا تھا۔۔۔

"وہ میں نے روشنی کا پوچھنے کے لئے فون کیا تھا کہ آج وہ آئے گی یا نہیں۔۔۔" جھٹ اسنے بہانہ بنایا۔

"میرے خیال سے روشنی کا نمبر تمہارے پاس تو ہو گا ہی سو اس سے ڈائریکٹ ہی پوچھ لیتی۔۔۔" وہ بولا تو اسے اپنے بہانے کے بودے پن کا احساس ہوا۔۔۔

"وہ اسکا نمبر آف جا رہا ہے۔۔۔" اسنے اگلا عزر تراشا۔۔

"تو فردوس بھابھی کو کال کر لیں تی۔۔۔" وہ بولا تو اشارہ اپنا سر پیٹ کر رہ گئی۔۔۔۔ کیا ضرورت تھی کال کرنے کی اب بھگتو۔۔۔۔۔۔

"وہ میرے موبائل کی بیٹری آف ہو رہی ہے۔۔۔۔ اللہ حافظ۔۔۔" کہہ کر اسنے عالم کے جواب کا انتظار کیے بغیر ہی جھٹ سے کال کاٹ دی۔۔۔

---*---------------*---------------------*---------------

پھر اسی طرح شادی کے دن بھی قریب آ گئے۔۔۔ تینوں ہی اپنی ہی پریشانی میں مبتلا تھیں۔۔۔ ایہا کو عارفین کا دھڑ کا لگا رہتا تھا کہ وہ کہیں گھر نہ آ جائے۔۔۔ اشارہ کو ایمن کھٹکتی تھی۔۔۔۔ اور مہرماہ اسے ولید ہی زہر لگتا تھا۔۔۔ جوں جوں شادی کے دن قریب آ رہے تھے۔۔۔ اسکا بی پی بڑھتا ہی رہتا کہ وہ ساری زندگی اسے کیسے برداشت کرے گی۔۔۔ جو اسے چند منٹوں ہی کے لئے کھٹکتا تھا۔۔۔۔۔۔ خیر اسی طرح ان کی نوک جھونک میں مایوں کا دن آ گیا تھا فنکشن گھر کے لان میں ہونا تھا۔۔۔ صبح سے گھر میں ہل چل مچی ہوئی تھی کسی کا دوپٹہ ڈائی کروا کر لانا تھا۔۔۔ تو کسی کا میچنگ شوز۔۔۔۔ تو کسی نے ٹیلر سے کپڑے لانے تھے۔۔۔۔ اس چکر میں سب سے زیادہ نقصان بے چارے ولید کا ہو رہا تھا۔۔۔ بے چارہ دولہا ہونے کے باوجود بھی سارے کام خود کر رہا تھا۔۔۔ ابھی بھی وہ تھک ہار کر بیٹھا تھا جب مہرماہ دندناتی ہوئی آئی۔۔۔

"ولید اٹھو جلدی۔۔۔ مجھے پھول والے کے پاس جانا ہے۔۔ پھولوں کی جیولری لینے۔" وہ اسے حکم سناتی گویا ہوئی۔۔۔۔

"میں نہیں جا رہا کہیں یار حد ہو گئی۔۔۔ مجھ غریب کو تو تم لوگوں نے اپنا ڈرائیور ہی سمجھ لیا ہے۔۔۔" اسنے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

"کیسے نہیں جاؤ گے۔۔۔ ابھی چچا جان کو کہتی ہوں۔۔۔ وہی تمہیں سیدھا کریں گے۔۔۔۔" وہ اسے دھمکی دیتی

چچا جان کے کمرے کی طرف جانے لگی۔۔۔

جب ہی ولید نے فوراآگے بڑھ کے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔۔

"چل رہا ہوں۔۔۔۔۔۔"وہ اسے گھورتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔ تمہیں تو بتاتا ہوں راستے میں چلو۔۔۔۔۔وہ بڑبڑایا۔۔۔۔

"کیا کہا تم نے؟"اسنے پوچھا۔۔۔۔

"کچھ نہیں میری اماں۔۔۔ چلو۔۔۔"وہ بدمزہ سا بولا۔۔۔

"ہاں یہ ہوئی نہ بات۔۔۔۔"اسنے مزے سے کہا اور باہر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

"اب چلاؤ بھی کاریوں بیٹھے بیٹھے کیا سوچ رہے ہو۔۔۔۔۔۔"وہ اسے گھور کر بولی جو بیک مر رسے اسے ہی گھور رہا تھا۔۔۔

"میں کار تب ہی چلاؤں گا جب تم آگے آکر بیٹھو گی۔۔۔۔ شوفر ہی سمجھ لیا۔۔۔"اسنے کہا تو وہ اسے غصے سے دیکھتی آگے آئی اور جان بوجھ کر زور سے دروازہ بند کر کے بیٹھ گئی۔۔۔۔اسکے بیٹھنے پر وہ گاڑی آگے بڑھا لے گیا۔۔۔۔

ابھی یہ لوگ کچھ دور پر ہی پہنچے ہوں گے کہ ہلکی ہلکی بارش شروع ہو گئی۔۔۔۔۔۔

"یا اللہ اسے بھی ابھی برسنا تھا۔۔۔۔"ونڈو سے باہر جھانکتی وہ بڑبڑائی۔۔۔۔

"واؤ کتنا اچھا موسم ہو رہا ہے۔۔۔۔ کاش میرے ساتھ کوئی خوبصورت سی لڑکی ہوتی۔۔۔۔۔ اور ہم دونوں ایک دوسرے کی باہوں میں باہیں ڈالے ایک دوسرے میں گم ہو کر۔۔۔۔۔۔"وہ مزے لیتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"بس بس نکل آؤ۔۔۔۔۔ اپنی ڈے ڈریمنگ سے اور سامنے دیکھ کر چلاؤ۔۔۔۔ اتنی جلدی مجھے مرنے کا کوئی شوق نہیں ہے اور تمہارے ساتھ تو بلکل نہیں۔۔"اسنے چڑ کر کہا۔۔۔۔

"ہمیشہ الٹا سیدھا ہی بولنا کبھی یہ نہیں ہو سکتا تم سے کہ شکل اچھی نہ ہو تو بات ہی اچھی کر لو۔۔۔ تمہاری بھی کیا

غلطی ہے اب جو دل میں ہو گا وہی زبان پر ہو گا۔۔۔۔" وہ افسوس سے سر ہلاتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"تم اپنا گٹر منہ بند ہی رکھو تو تمہارے حق میں بہتر ہو گا۔۔۔" اسنے غصے سے کہا۔۔۔۔ اور اسکی مزید بکواس سے بچنے کے لئے میوزک آن کر دی۔۔۔

Kya Jaane Tu Mere Iraade

Le Jaunga Saansein Chura Ke

Saansein Chura Ke

Kya Jaane Tu Mere Iraade

Le Jaunga Saansein Chura Ke

Dil Keh Raha Hai Gunehgaar Ban Ja

Bada Chain Hai Inn Gunaahon Se Aage

Main Gumshuda Si Raat Hun

Meri Khushnuma Subah Tum Ho

Main Jo Jee Raha Hun

..Wajah Tum Ho

اسنے کچھ دیر تو برداشت کیا پھر جھٹ سے سونگ چینج کر دیا۔۔۔

....Kundi mat khakao raja

.....Seedhe andr aao raja

مہرماہ نے سٹپٹا کر پھر سے سونگ چینج کیا۔۔۔ اور چور نظروں سے ولید کو دیکھا جو مسکراتے ہوئے ڈرائیو کر رہا

تھا۔۔۔۔

....Munni badnam hui darling tere liye

.....Item ye aam hui tere liye

لاحول پڑھتے اسنے میوزک پلئر ہی آف کر دیا۔۔۔۔پتا نہیں اتنی واہیات سونگ کیوں آرہے تھے۔۔۔۔ تھوڑی دیر تک تو خاموشی رہی پھر ولید نے خود ہی میوزک پلئر آن کر کے سونگ سیٹ کیا۔۔۔اور ساتھ ہی خود بھی گنگنانے لگا۔۔

.....Mohbbat brsa dena tu sawan aaya hai

......Tere or mere milne ka mosam aaya hai

....Mohabbat brsa dena tu sawan aaya hai

....Tere or mere milne ka mosam aaya hai

.....Sab se chupa ke tujhy seene se lagana hai

.....Pyar me tere had se guzar jana hai

....Itna pyar kisi pe pehli bar aaya hai

وہ گاہے بگاہے خود پر اسکی نظریں محسوس کر رہی تھی۔۔۔اور دل ہی دل میں اسے کوس بھی رہی تھی۔۔۔کمینہ۔۔۔ٹھرکی۔۔۔۔۔نظر باز۔۔۔

.....Mohbbat brsa dena tu sawan aaya hai

......Tere or mere milne ka mosam aaya hai

......Kiu ek pal ki bhi judai sahi jai na

....Kiu har subah tu meri sanson me smaai na

....Aa jana tu mere paas dunga itna pyar me

...kaese btau me ye jzbat ye mere

.....Me ne khud se bhi zyada tujhy chaha hai

اسکی نظروں سے اور کچھ گانوں کے بولوں سے وہ تھوڑا نروس بھی ہو رہی تھی کچھ بھی ہو بہر حال لیکن پھر بھی ان کا کچھ دنوں میں نکاح ہونا تھا۔۔۔لاکھ وہ انکاری تھی اس رشتے سے مگر اسکی حقیقت کو وہ جھٹلا نہیں سکتی تھی۔۔۔۔

....Sab kuch chorh kr aana tu sawan aaya hai

....Tere or mere milne ka mosam aaya hai

اسنے اپنی کیفیت سے گھبرا کر جلدی سے میوزک آف کر دیا۔۔۔۔۔
مگر ولید نے پھر سے اسے آن کر دیا۔۔۔۔

....Bheege bheege tere lab mujh ko kuch kehte hen

......Dil he khush mera ke khyal ek jese hen

.....Roko na ab khud yun sun lo dil ki baat ko

Dhal jaane do shaam ko or aa jaane do raat ko....

مہرماہ نے پھر سے آف کرنا چاہا تو ولید نے اسکی کوشش کو ناکام بناتے ہوئے اس کے ہاتھوں پر اپنی گرفت مضبوط کر لی۔۔۔اور ایک جھٹکے سے کار روک دی۔۔مہرماہ نے اسے غصے سے دیکھتے ہوئے ہاتھ چھڑانا چاہا۔۔۔۔

Kitna haseen ye mamha he...

Qismat se me ne churaya he.....

Aaj ki raat na jaana tu sawan aaya he......

Tere or mere milne ka mosam aaya he.....

مگر وہ اسکا ہاتھ چھوڑنے کے بجائے اسکے قریب آنے لگا۔۔۔۔۔

Sab se chupa ke tujhy seene se lagana he.....

Pyar me tere had se guzr jana he.....

Itna pyar kisi pehli baar aaya he.....

مہرماہ نروس ہو کر پیچھے ہونے لگی۔یہ آج اسے کیا ہو گیا ہے۔۔۔وہ پیچھے پیچھے ہوتے دروازے سے جا لگی۔۔۔

ولید اس پر جھکنے لگا۔۔۔۔۔۔

****

مایوں اسپیشل:

وہ اس پر جھکتا ہوا کچھ کرتا۔۔۔

"آہ۔۔۔" اس سے پہلے ہی کراہتے ہوئے دور ہوا۔۔ کیوں کہ مہرماہ نے زور سے اپنی کہنی اسکے پیٹ پر رسید کی تھی۔۔۔۔۔ اور اب اسے خونخوار تیوروں سے گھور رہی تھی۔۔۔۔

"لاسٹ ٹائم بھی میں نے تمہیں وارن کیا تھا نہ۔۔۔ کہ آئندہ اگر میرے ساتھ کوئی بدتمیزی کروگے تو بھگتو گے بھی۔۔۔۔۔ شاید تم نے میری بات کو سنجیدگی سے نہیں لیا تھا۔۔۔۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی جو اپنا پیٹ پکڑے جھکا ہوا تھا۔۔۔۔

"بند کرو اپنی یہ تھرڈ کلاس ایکٹنگ اور شرافت سے پھولوں کی دکان پر چلو۔۔۔" اسنے غصے سے کہا۔۔۔ مگر پھر بھی وہ ٹس سے مس نہ ہوا۔۔۔ کیا میں نے بہت زور سے مار دیا۔۔۔ وہ بڑبڑائی۔۔۔ پھر اسے ہلایا۔۔۔ "ولید اب چلو بھی۔۔" لیکن وہ جوں کا توں ہی رہا۔۔۔ یا اللہ کہیں سچ میں بہت تیز تو نہیں لگ گئی۔۔۔ وہ سوچتے ہوئے اسکو

کندھے سے پکڑ کر سیدھا کرنے لگی۔۔۔۔ وہ سیدھا تو ہو گیا لیکن اسکی آنکھیں ابھی بھی بند تھی۔۔۔۔۔ مہر نے اسکے گال تھپتھپاتے ہوئے اسے اٹھانے کی سعی کی لیکن اسکے وجود میں پھر بھی کوئی حرکت نہ ہوئی۔۔۔

"یا اللہ اب میں کیا کروں؟؟۔۔۔۔۔ یہ اتنی سی مار سے کیسے ٹن ہو گیا۔۔۔۔۔۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے بڑبڑائی۔۔۔ پھر ادھر ادھر کچھ تلاش کرنے لگی۔۔۔ اسے ڈیش بورڈ پر ایک پانی کی بوتل دکھی جسے اسنے فورا اٹھایا۔۔۔ اور اس سے پہلے اپنی سوچ پر عمل کرتی۔۔۔۔ ولید نے ایک جھٹکے سے اسے اپنی اور کھیچا۔۔۔۔۔ وہ اس حملے کے لئے تیار نہ تھی۔۔۔ سو توازن برقرار نہ رکھ پائی اور اس کے سینے سے جا ٹکرائی۔۔۔۔۔ اسنے اپنا

سر اٹھا کر اسے غصے سے گھورنا چاہا مگر اسکی پر شوق نگاہوں کی تاب نہ لا کر یہاں وہاں دیکھنے لگی۔۔۔سونگ ابھی بھی بج رہا تھا۔۔۔

Kaise bataayein, kaise jataayein

Subah tak tujhmein jeena chaahein

Bheege labon ki, geeli hansi ko

Peene ka mausam hai peena chaahein

وہ اسکی نظروں اور انداز سے اچھی خاصی نروس ہو چکی تھی سونے پے سہاگہ یہ سونگ۔۔وہ اسکے ساتھ آنے پر اب پچھتا رہی تھی۔۔۔۔جب سے انکاح کی ڈیٹ فکس ہوئی تھی وہ ایسے ہی کبھی کبھی اپنا ٹھرکی پن دکھایا کرتا تھا نظر باز۔۔۔۔۔ٹھرکی نہ ہو تو کبھی ٹھرک پن دکھانے کا کوئی موقع جانے دیا ہو۔۔۔۔

Ek baat kahoon kya ijazat hai

Tere ishq ki mujhko aadat hai

Ek baat kahoon kya ijazat hai

.Tere ishq ki mujhko

Aadat hai

.ooo

اسنے گنگناتے ہوئے اسکے چہرے کو ٹھوڑی کی مدد سے اوپر کیا۔۔

.Aadat hai, aadat hai ooo

Aadat hai

Ehsaas tere aur mere toh

Ek dooje se jud rahe

Ek teri talab mujhe aisi lagi

Mere hosh bhi udne lage

اس پر جھکتے ہوئے وہ مسلسل گنگنا رہا تھا اور وہ مزید کوئی پیش قدمی کرتا مہر نے پانی کی بوتل اسکے منہ پر انڈیل کر اسکے ہوش کو سہی معنوں میں اڑا دیا تھا۔۔۔۔وہ جھٹکے سے دور ہو کر اپنا چہرہ صاف کرنے لگا۔۔۔۔مہر ماہ بھی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

"یہ کیا واہیات حرکت تھی۔۔۔۔" وہ چیخا۔۔۔

"جو تم کر رہے تھے جیسے وہ بڑا نیک کام تھا۔۔۔" اسنے طنزیہ انداز میں کہا۔۔۔

"سارا رومینس کا مزہ کرکرا کر دیا۔۔۔" وہ بڑبڑایا۔۔۔

"کیا کہا تم نے رومینس وہ بھی میرے ساتھ۔۔۔۔منہ دھو رکھو۔۔۔۔ چھیچھورا نہ ہو تو۔۔۔۔" اسنے ولید کو گھورا جو بدمزہ سا کار ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔

"بے فکر رہو نہا دھو کر آیا ہوں اور جو کسر رہ گئی تھی وہ تم نے پانی پھینک کر پوری کر دی۔۔۔" وہ دانت نکوستے ہوئے بولا۔۔۔۔

"مجھے اس سے غرض نہیں ہے لیکن اگر آئندہ اگر تم نے میرے ساتھ کوئی فضول حرکت کرنے کی کوشش کی نہ تو یاد رکھنا کبھی رومینس جھاڑنے کے لائق نہیں بچو گے۔۔۔۔"مہر نے اسے وارن کیا۔۔۔

"یار اب تو حد کرتی ہو۔۔۔۔۔شادی تم سے کروں گا تو رومینس بھی تمہیں سے بگھاروں گا نہ۔۔۔اب اس کے لئے تو کسی اور کو ہائر کرنے سے رہا۔۔"اسنے کار پارکنگ میں لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

"تم نہایت ہی بیہودہ انسان ہو۔۔۔۔فضول گوئی کے سوا تمہارے منہ سے کوئی ڈھنگ کی بات نہیں نکل سکتی۔۔۔"وہ غصے سے کہتے ہوئے کار سے اتر گئی۔۔۔ولید بھی اسکے تپنے کو انجوائے کرتا کار لاک کر کے گنگناتے ہوئے اسکے پیچھے چل پڑا۔۔۔۔۔

------*------------*---------------

شام ہو چکی تھی اور کچھ ہی دیر میں مایوں کی رسم شروع ہونے والی تھی۔۔۔شامیانہ لان میں لگا دیا گیا تھا اور اسکے بیچ ہی میں اسٹیج میں بنایا گیا تھا۔۔۔۔اسکے بیچ میں بڑا سا جھولا ڈالا گیا تھا جسے گیندے اور گلاب کے پھولوں کی لڑیوں سے سجایا گیا تھا۔۔۔۔جھولے کے اطراف میں تخت لگائے گئے تھے جن کے آس پاس یلو اور پنج کلر کے گاؤ تکیے سلقے سے سجائی گئی تھی۔۔۔پھولوں کی پتیاں کسی راستے کی صورت انٹرنس سے لے کر اسٹیج تک بچھائی گئی تھی۔۔۔پورے لان کو یلو اور پنج لائٹنگ سے ڈیکور کیا گیا تھا۔۔۔۔غرض یہ کہ پوری سجاوٹ بہت ہی خوبصورت تھی جسے مہر ماہ سے بہت دماغ کھپانے کے بعد ولید نے سجوایا تھا۔۔۔

"اوہ۔۔۔۔۔ولید ذرا سننا تو وہ اسٹیج کے طرف والی لائٹ سہی سے نہیں جل رہی اسے دیکھ تو لو۔۔" ابھی ہی وہ بے چارہ سارے انتظامات سے مطمئن ہو کر تیار ہوا تھا۔۔۔۔جب وہ دوبارہ لان میں انٹر ہونے لگا تو مہر نے اسے بیچ ہی میں جا لیا۔۔۔۔

"اب کیا کسر باقی رہ گئی ہے مجھے گنجا کرنے میں۔۔۔"وہ جھلا کر بولا۔۔۔۔

"افوہ۔۔اب اتنا تن فن کیوں کر رہے کون سا میں نے تمہیں چاند تارے توڑنے کہا ہے۔۔۔"اسنے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔ولید نے اسکی بات پر مہر کو گھورا۔۔جو یلو لانگ قمیض اور پینٹ جس کے ساتھ اسنے ملٹی کلر کا چنری کا دوپٹہ لے کر اسے ایک کندھے سے لے دوسرے ہاتھ کی کہنی میں اٹکایا تھا۔ملٹی کلر کے ہی ٹسل پہنے تھے۔۔۔ساگر چوٹی باندھ کر اس میں موگرے کی کلیاں پروئی ہوئی تھی۔۔۔۔میک اپ کے نام پر کاجل لگایا گیا تھا۔۔غرض وہ اس وقت اچھی خاصی غضب ڈھا رہی تھی۔۔ولید جھنجھلاہٹ کے باوجود اسے دیکھے گیا۔۔۔۔

"کہاں کھو گئے۔۔۔۔جاؤ جلدی سے جا کر لائٹ چیک کروا ابھی سب مہمان آنا شروع ہو جائے گے۔۔۔۔"وہ اسکے آگے ہاتھ لہراتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔اور لان کا جائزہ لینے لگی کہ کہیں کوئی کمی تو نہیں رہ گئی۔۔۔وہ بھی سر جھٹکتا اسٹیج کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

-------*------------*---------------

جیسے ہی سب مہمان آنا شروع ہوئے ساری لڑکیاں اینٹرینس پر کھڑی ہو گئی اور سب کا ویلکم کرنے لگی۔۔۔پھر کچھ ہی دیر میں لڑکے والوں کے آنے کا شور بلند ہوا تو سب الرٹ ہو کر کھڑی ہو گئیں۔۔۔۔۔سبھی لڑکیوں

نے یلو ڈریس پہنا تھا کسی نے چوڑی دار تو کسی نے انار کلی تو کسی نے پٹیالہ۔۔۔۔ جیسے ہی روشنی مایوں کا تھال لے کر داخل ہوئی ان سب نے اس پر پھولوں کی بارش کر دی۔۔۔۔ پھر اسے آگے بڑھ کر پھولوں کا ہار پہنایا۔۔۔۔

"یہ کیا بھئی میں بھی ساتھ میں ہوں۔۔۔ مجھے بھی کچھ پروٹوکول دو۔۔۔" فردوس باجی نے ان سب سے کہا جو انہیں مکمل طور پر نظر انداز کیے روشنی میں مگن تھیں۔۔۔۔۔

"کیوں آپ کو کیوں دیں پروٹوکول۔۔۔۔۔ کتنا کہا تھا شادی پر یہیں رکیں۔۔۔۔۔۔ پر نہیں آپ کو تو بہن سے زیادہ دیور عزیز ہے۔۔۔۔" انابیہ منہ بناتے ہوئے بولی۔۔

"اس میں تو خیر کوئی شک نہیں کہ مجھے اپنا دیور بہت عزیز ہے۔۔۔۔ اب اس کا یہ مطلب نہیں کے مجھے اپنی بہن سے محبت نہیں۔۔۔۔ اب آگئی ہوں نہ اب میں اپنی بہن کی طرف سے ہوں۔۔۔ اب خوش۔۔۔۔" انہوں نے کہا۔۔

"بہت احسان آپ کا۔۔۔" زرناب بولی۔۔۔۔

"ارے واہ۔۔ یار زبردست۔۔۔ ڈیکوریشن تو بہت اچھا کیا ہے تم لوگوں نے۔۔۔" انہوں نے انکا دھیان بٹانے کو کہا۔۔۔ اور ارد گرد ستائشی نظروں سے لان کا جائزہ لینے لگیں۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔ تو ماہدولت کا آئڈیا تھا۔۔۔۔" مہر فخریہ انداز میں بولی۔۔۔۔۔

"استغفر اللہ استغفر اللہ۔۔۔۔۔ اتنا جھوٹ کچھ خوف خدا نہیں رہا آج کل کے لوگوں میں۔۔۔ محنت ساری مجھ غریب کی اور کریڈٹ محترمہ نے خود لے لیا۔۔۔ واہ کیا زمانہ آگیا ہے۔۔۔۔ یعنی کے نیکی کرو اور دریا میں ڈالو۔۔۔۔" ولید کی تاسف سے پر آواز پر اسنے پلٹ کر اسے دیکھا۔۔۔

"کیا ہوا کونسی نیکی کو تم دریا میں ڈال رہے ہو۔۔۔" فردوس باجی نے اس سے پوچھا۔۔۔۔

"ارے پوچھو مت کیسے کیسے لوگ ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ یہ جو آپ اتنی خوبصورت ڈیکوریشن دیکھ رہیں ہیں نہ یہ سب میری محنت کا نتیجہ ہے۔۔۔۔" اسنے اپنے کالر جھاڑے۔۔۔۔

"اوہو۔۔۔۔سچ میں بہت خوبصورت لگ رہا ہے۔۔۔ لگتا ہے بہت محنت کی ہے تم نے۔۔۔" انہوں نے اسے ستائشی نظروں سے دیکھا۔۔۔۔

"اچھا اب چلیں شروع کریں۔۔۔ یہاں یہیں کھڑے باتیں کرنی ہے۔۔۔" مہرمنہ بناتی بولی۔۔۔۔ تو وہ سب اسٹیج کی طرف بڑھ گئیں۔۔۔

"اوہ۔۔۔۔ موصوف تم کہاں چلے۔۔۔۔" ولید کو بھی اسٹیج کی طرف جاتے دیکھ کر وہ بولی۔۔۔

"تمہیں اس سے مطلب۔۔۔۔" اسنے کہا۔۔۔

"جی ہاں۔۔۔کیوں کہ یہ فنکشن خالص لیڈیز ہے۔۔۔۔ اور میرے خیال میں آپ کا شمار اس میں نہیں ہوتا۔۔۔" وہ دانت پہ دانت جماتے ہوئے بولی۔۔۔

"واہ یہ بھی عجب اصول ہے۔۔۔۔ گدھوں کی طرح صبح سے لگا ہوا ہوں اس فنکشن کے چکر میں اور تم کہہ رہی ہو یہ صرف لیڈیز فنکشن ہے۔۔۔۔" اسنے تنک کر کہا۔۔۔

"ہاں تو یہ صرف لیڈیز کے لئے ہے۔۔۔۔ اس لئے شرافت سے نو دو گیارہ ہو جاؤ۔۔۔" وہ اسے باہر کا راستہ دکھاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"میں تو نہیں جا رہا۔۔ تمہیں جو کرنا ہے کرلو۔۔" اسنے کہا اور اسٹیج کی طرف جانے لگا۔۔۔۔۔

"چچی جان اسے دیکھیں۔۔۔۔۔ یہ کہہ رہا ہے یہ بھی لڑکیوں کے ساتھ اس فنکشن میں ناچے گا گائے گا۔۔۔۔"

وہ سامنے سے آتی چچی جان سے بولی۔۔۔

"ولید یہ کیا بچپنا ہے۔۔۔۔ چلو جاؤ۔۔۔"انہوں نے اسے ڈپٹا۔۔۔ان کی بات پر وہ اسے غصے سے مہر کو گھورتا باہر جانے لگا جو مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ تمہیں تو میں بعد میں دیکھوں گا۔۔۔۔وہ بڑبڑایا۔۔۔

عالم کی طرف سے روشنی اور فردوس بھابھی ہی آئیں تھیں۔۔۔عارفین کی طرف سے کوئی نہیں آیا تھا۔۔۔اب دونوں دلہنوں کو لانے کی باری تھی۔۔۔

ساری لڑکیوں نے پھولوں کی چادر کی چھاؤں میں انھیں اسٹیج تک لائیں تھیں۔۔۔۔پھر انھیں جھولے پر بٹھا دیا گیااور رسم شروع کی گئی۔۔۔پہلے سب سہاگنیں آئیں اور انہوں نے تیل کو اپنی پیشانی پر لگا کر دلہنوں کی پیشانی سے ٹکرایا۔۔۔کہتے ہیں اس رسم کے زریعے سب سہاگنیں اپنی خوش قسمتی ان کے اندر ڈال دیتیں ہیں۔۔۔۔ پھر اس کے بعد ساری کنواری لڑکیوں کی باری تھی۔۔۔۔۔انھیں اپنی پیشانی دلہن کی پیشانی سے ٹکرانی تھی روایت کے مطابق اس طرح ان کی شادی جلدی ہو گی۔۔۔

"ایک سیکنڈ۔۔۔۔یہ تم کس خوشی میں وہاں کونے میں چھپی کھڑی ہو۔۔۔۔"فردوس بھابھی نے مہر کو کونے میں کھڑے دیکھا تو کہا۔۔۔۔

"اچھا ہاں تمہیں کیا ضرورت تمہارا تو ویسے بھی نکاح ہونے والا ہے۔۔۔"انہوں نے جیسے یاد کرتے ہوئے کہا۔۔۔انکی بات پر تو وہ اچھا خاصا بدمزہ ہوئی تھی۔۔۔۔اسی لئے تو وہ مایوں بھی نہیں بیٹھی تھی۔۔۔۔ورنہ امی تو یہی چاہتی تھیں۔۔۔۔لیکن اسنے صاف منع کر دیا تھا کہ ابھی وہ نکاح کے لئے راضی ہے اتنا ہی کافی

ہے۔۔۔۔ویسے بھی جب رخصتی ہو گی تو ساری رسمیں تو ہونی ہی ہے نہ۔۔۔۔تو وہ کیوں اپنی خالاؤں کی شادی کا مزہ خراب کرتی۔۔۔

اب اگلی رسم کی باری تھی۔۔جس میں ہر کنواری لڑکی کو ایک بند مٹی کی کٹوری اٹھانی تھی۔۔۔۔جس کے اندر مٹھائی ہوتی ہے۔۔۔۔۔دلہن اسے کھولتی ہے پھر جس کلر کی مٹھائی نکلتی ہے اس سے اندازہ لگایا جاتا ہے کہ کس کی شادی کب ہو گی۔۔۔۔

"یار۔۔۔۔۔زرناب تمہاری تو پنک کلر کی مٹھائی ہے اسکا مطلب چار پانچ سال تو کہیں نہیں گئے تمھاری شادی میں۔۔۔۔"جویریہ بولی۔۔۔۔

"کچھ بھی۔۔۔۔۔اتنا بڑھاپے میں شادی نہیں کروں گی میں۔۔۔"وہ دہل کر بولی۔۔۔

"واہ جی واہ بڑی جلدی ہے محترمہ کو۔۔۔۔۔لگتا ہے نانی سے کہہ کر بات چلانی پڑے گی۔۔۔۔۔"انابیہ بولی۔۔۔۔

"اور نہیں تو۔۔۔۔۔مگر ایسی قسمت کہاں ہم غریبوں کی۔۔۔۔۔"وہ مصنوعی افسوس سے بولی۔۔۔۔

"کیوں بھئی۔۔۔۔۔کہیں کوئی گڑبڑ ہے کیا۔۔۔۔"جویریہ نے پوچھا۔۔۔۔

"اب خیر میں اس ٹائپ کی لڑکی نہیں ہوں۔۔۔۔۔۔لیکن مجھے شادی کا بڑا شوق ہے۔۔۔میرا بس چلے تو میں ابھی شادی کر لوں۔۔"وہ پر شوق لہجے میں بولی۔۔۔۔۔اور ساتھ ہی زور سے کراہی کیوں کہ نانی کا زوردار دھموکا اس کی پیٹھ سینک چکا تھا۔۔۔۔۔انہوں نے اس بات سن لی تھی تبھی موقع محل دیکھے بغیر اسکی عزت افزائی کر

دی تھی۔۔۔۔۔وہ دونوں نانی کو دیکھ کر پہلے ہی کھسک چکی تھیں۔۔۔۔۔انکی طوطا چشمی پر وہ انھیں کوس کر رہ گئی۔۔۔۔۔۔

اب ڈھولک شروع ہو گئی تھی۔۔۔۔اور دلہنوں کو بڑی بزرگ خاتون ابٹن لگا رہیں تھیں۔۔۔۔

روشنی نے اشارہ کو شرارتی انداز میں دیکھ کر تان لگائی۔۔۔۔

......Ladki tumhari kunwari reh jati

.....Ladki tumhari kunwari reh jati

.....Ke mano hmaara ehsaan ke ladke ne haan kr di

.....mano hmaara ehsaan ke ladke ne haan kr di

مہرماہ کیوں چپ رہتی۔۔۔وہ بھی شروع ہو گئی۔۔۔۔

.....Ladka tumhara kunwara reh jata

....Ladka tumhara kunwara reh jata

.....Ke mano hmara ehsaan ki ladki ne haan kr di

.....mano hmara ehsaan ki ladki ne haan kr di

...... Oo ladke ki behno

.....Oo ladke ki behno.......pehle tum ye kaam kro

....Ladki lene aay ho..... jhuk kr hm ko slaam kro

.....Jhuk kr hm ko slaam kro

تبھی اچانک وہاں عالیان اور بلال آ گئے۔۔۔۔اور اس سے پہلے کے کوئی کچھ بولتا روشنی کے ساتھ بیٹھ کر وہ بھی ڈھولکی لے کر شروع ہو گئے۔۔۔۔۔

.....Oo ladki ki behno

.....Oo ladki ki behno......hm jo zid pr aa jai ge

....Ladki lene aay he.....tum ko bhi le jai ge

....Tum ko bhi le jai ge......haan tum ko bhi le jai ge

زرناب جویریہ اور انابیہ نے بھی کمر کس لی۔۔۔۔

.....Ghusa sara ka sara reh jata

.....Ghusa sara ka sara reh jata

...Ki mano hmara ehsan ki ladki ne haan kr di

...mano hmara ehsan ki ladki ne haan kr di.

پہلے روشنی اکیلی تھی مگر اب ان کے ساتھ یہ دونوں بھی شامل ہو گے تھے جس پر انھیں غصہ آ رہا تھا۔۔

....Hm kab manne wale the

....Hm kab manne wale the...jaane kese maan gai

ladki he ye jadugarni hm maan gai pehchaan gai.....maan gai pehchaan .

....gai

زرناب نے تان ملائی۔۔۔۔

....Ladke ne sau khat likhe....ladke ne sau khat likhe

Tab hm ne iqrar kiya .....ladki ko mushkil se is shaadi pr tayr kiya.....tayar

.....kiya

-------*--------------------

"ابے یار یہ تو صاف چیٹنگ ہے۔۔۔۔" عالم نے کہا۔۔۔

"تو اس میں میں کیا کر سکتا ہوں۔۔۔" ولید بولا۔۔۔

"لیکن یار کچھ نہ تو کچھ کرنا ہی پڑے گا۔۔۔" عارفین نے کافی کا سپ لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"ہاں ولید۔۔۔۔۔ مہر سے بول کے دیکھ شاید بات بن جائے۔۔۔" عالم پر جوش ہو کر بولا۔۔۔۔

"اسی نے مجھے باہر نکالا ہے۔۔۔ اس لئے کوئی چانس نہیں۔۔۔" وہ برا سا منہ بناتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"ابے یار کیسا ہے تو اپنی ہونے والی کو نہیں سمبھال سکتا۔۔۔۔" عالم نے اسے گھر کا۔۔۔

"کوئی شریف یا معصوم ٹائپ کی ہوتی تو سمبھال بھی لیتا۔۔۔ لیکن جس طریقے کی ہے نہ وہ اگر اسے تم دونوں کے ارادے پتا چل جائے نہ تو شادی سے پہلے ہی تم لوگوں کی بیویاں بیوہ ہو جائے گی۔۔۔" اسنے مہر کے بارے میں بتایا۔۔۔

"اب ایسا بھی مت بول۔۔۔اب ایسی بھی خونخوار نہیں ہے وہ۔۔۔تو کوشش تو کر۔۔۔۔"عارفین نے کہا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے۔تم لوگوں کے لئے میں اپنی قربانی دیتا ہوں۔۔۔۔۔دعا کرنا میرے لئے اس جنگلی کے قہر سے اللہ مجھے محفوظ کرے۔۔۔۔کرتا ہوں کچھ لیکن اگر کچھ گڑبڑ ہوئی تو میں ذمہ دار نہیں۔۔"اسنے پہلے ہی خبر دار کر دیا۔۔۔

"یار جب اتنا ہی ڈرتا ہے تو شادی کیوں کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔"عالم نے پوچھا۔۔

"کیا کروں۔۔۔میں بے چارہ مجبور ہوں۔۔۔"وہ نہایت مسکنیت سے بولا۔۔

"دل کے ہاتھوں مجبور ہے بیچارہ۔۔۔تم اس کی شکل پر مت جاؤ۔۔۔یہ بہت گھنا ہے۔۔۔"عارفین نے کہا۔۔۔

"ہاں تو چلو۔۔۔۔جلدی نکلو۔۔۔۔پھر بات بنے تو کال کرنا۔۔۔"عالم نے کہا۔۔۔۔

"عنادل خان"(مایوں اسپیشل)پارٹ-ٹو

"تم لوگ یہاں کر کیا رہے ہو؟؟"گانا ختم ہونے کے بعد زرناب نے عالیان کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"دکھ نہیں رہا گانا گا رہے تھے۔۔۔۔"وہ بولا۔۔۔

"اچھا ابھی تم لوگ گانا گا رہے تھے کیا؟؟"اسنے مصنوعی حیرت سے کہا۔۔۔

"کیوں تمہیں کیا لگا؟؟"وہ پوچھنے لگا۔۔۔۔

"مجھے لگا کہ شاید کوئی میراثی چندہ جمع کرنے کو دوسروں کے کانوں پر ظلم کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔" اسنے طنزیہ انداز میں کہا۔۔۔۔۔۔

"واٹ تم نے مجھے میراثی کہا۔۔۔" وہ بلبلایا۔۔۔۔۔

"اب ظاہر ہے میراثی کو میراثی ہی کہوں گی نہ۔ اریجیت سنگ یا عاطف اسلم تو کہنے سے رہی۔۔۔۔" اسنے اطمینان سے کہا۔۔۔۔

"چل بلال آج تو ان لوگوں کو بتا ہی دیتے ہے۔۔۔۔ کہ ہم لوگ بھی کسی سے کم نہیں۔۔۔" وہ بلال کے کندھے پر زور سے ہاتھ مارتے ہوئے بولا جو جویریہ کو دیکھتے ہوئے کسی اور ہی جہاں کی سیر کر رہا تھا۔۔۔۔

"آ۔۔۔ ہاں۔۔۔۔ ہم لوگ بہت زیادہ ہیں۔۔۔۔" عالیان کے زوردار وار سے حقیقت کی دنیا میں قدم رکھتے ہوئے وہ گڑبڑایا۔۔۔

"ابے گدھے۔۔۔۔ کیا بول رہا ہے۔۔۔ میں کہہ رہا ہوں آج ہم انھیں بتا دیتے ہیں کہ ہم بھی کسی سے کم نہیں۔۔۔" وہ اسے ایک دھپ لگاتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"ہاں ہاں۔۔۔ دیکھ لیں گے تم لوگوں کو بھی۔۔۔ لوزر ہی رہو گے ہمیشہ۔۔ ہونہہ۔۔" جویریہ کمر پر دوپٹہ کستے ہوئے بولی۔۔۔ اتنی دیر میں عمار اور معیز بھی آ گئے تھے۔۔۔ وہ لوگ بھی عالیان لوگوں کے ساتھ شامل ہو گئے تھے۔۔۔

ادھر عالیان ڈھولکی لے کر شروع ہو گیا۔۔۔

Ladkon ki ungli pe naache hai zamaana

Oh ladkon ki ungli pe naache hai zamaana

Simple yeh funda hai, kudiyon ko bataana

Lute nahi lutt jaaye, jeete nahin patt jaaye

Kudiyan hai jebon mein rakh le

Kudiyan nu thug le, thug le

Kudiyan nu thug le, thug le

Kudiyan nu thug le, thug le

Thug le, thug le, thug le

اسے دیکھ کر تو زرناب سلگ رہی تھی۔۔جو جان بوجھ کر اسے ہی دیکھ کر گا رہا تھا۔۔۔وہ کیوں خاموش رہتی اسنے بھی تان کھیچی۔۔۔۔

Ladkon ko lagta hai easy jeet jaana

Hey, oh ladkon ko lagta hai easy jeet jaana

Iss baar unko hara ke hai dikhaana

Badi badi haanke hain

Yunhi hawa phaanke hain

Jebein bhari khaali hain akle

Mundeyaan nu thug le, thug le

Mundeyaan nu thug le, thug le

Thug le thug le thug le

Mundeyan nu thug le, thug le

Mundeyan nu thug le, thug le

Thug le, thug le, thug le

اب کی دفع بلال کو جوش چڑھا۔۔۔وہ جویریہ کے ٹرانس سے نکل آیا تھا۔۔اس لئے اب عقل نے تھوڑا کام کرنا شروع کیا۔۔۔ نہیں تو عالیان نے اسکی بینڈ بجا دینی تھی۔۔۔وہ بھی لہک لہک کر گانے کم چڑانے زیادہ لگا۔۔۔

......Na Na Na

Jitni ghaas daalo, tareefein nikaalo

Utne hai inke bhaav badhte hain

مگر جویریہ نے جلد ہی اسکا جوش ٹھنڈا کیا اور اسے گھورتے ہو گانے لگی۔۔۔

Oo mauka taadte hain, chauka maarte hain

Haath pakda do, sar pe chadhte hain

Todhe inki chaalein, shayad maat de daale

Yeh maza maza leke chakh le hey

Mundeyan nu thug le, thug le

Mundeyan nu thug le, thug le

Thug le, thug le, thug le

Ho

Kudiyan nu thug le, thug le

Kudiyan nu thug le, thug le

Thug le, thug le, thug le

..Ho

دونوں طرف مقابلہ برابری کا ہو رہا تھا۔۔۔۔ تبھی وہاں ولید نے انٹری ماری۔۔۔۔ جسے مہر نے فورا باہر کا راستہ دکھایا مگر وہ اسے نظر انداز کرتا آگے آگیا اور عالیان سے ڈھولکی لے کر اسنے مہر کو شرارتی انداز میں دیکھتے ہوئے تان لگائی۔۔۔۔

Haan akkhaan de katorey, surma batorey

Lagde chhichhore bade haaye-faaye

Dil pe darati, sadde chal jaati

Maare dil gulaati, poochhe why-why

اسنے مہر کو آنکھ مارتے ہوئے پھر سے تان ملائی۔۔۔۔

Haan akkhaan de katorey, surma batorey

Lagde chhichhore bade haaye-faaye

Dil pe darati, sadde chal jaati

Maare dil gulaati, poochhe why-why

Chai mein dooba biscuit ho gaya

Main to Ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi lutt gaya

Main to ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi lutt gaya

Main to ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi lutt gaya

اسکی اس حرکت پر تو وہ خون کے گھونٹ پی کر رہ گئی۔۔۔۔ چھیچھورا نہ ہو تو۔۔۔۔وہ بھی اسے یوں گھورنے لگی گویا کچا ہی نگل لے گی۔۔۔۔۔ دانت پیستے ہوئے اسنے گانا سٹارٹ کیا۔۔۔

Haaye

Hat re nigode, neem ke pakore

Piccha kyon na chhode

Ghoome daayein-baayein

Tujhko sudharoon, jooti main utaaroon

Sar pe de maroon tere dhayein-dhayein

Romeo bina permit ho gaya

Tu to ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi lutt gaya

Tu to ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi lutt gaya

ولید کو اچھے سے پتا تھا کہ اس وقت مہر اس سے خار کھائے بیٹھی ہے اسی لئے یوں گھورتے گا رہی تھی۔۔۔اور ڈھولک پر تھاپ تو اس طرح مار رہی تھی گویا ڈھولک کی جگہ ولید کو تصور کر رہی ہو۔۔۔وہ جھر جھری لیتا اسے اور تپانے لگا۔۔۔۔

Ho baalon ko main set keeta gel mal ke

Chhaati choudi dolle sholle dand peil ke

Kudiyaan haraaya toone chaal chal ke

Baaton waali basket ball khel ke

وہ تپتے ہوئے دانت پیس کر گانے لگی۔۔۔۔

Haan aa gel-vel dekh chhori patdi nahin

Dollon se umar sari kat-ti nahin

Main khoob pehchanoon tere dil mein hai kya

Fitrat chhoron ki palat-ti nahin

Gudd dekha makhi jaisa fit ho gaya

Ho tu to ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi lutt gaya

Tu to ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi lutt gaya

Tu to ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi lutt gaya

ولید تو اب باقاعدہ ڈانس کرنے لگا تھا۔۔۔ اسکی دیکھا دیکھی عالیان وغیرہ بھی سٹارٹ ہو گئے۔۔۔۔۔

Ho main to ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi

Ho main to ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi

Ho main to ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi

Main to ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi lutt gaya

انھیں دیکھ کر لگ رہا تھا گویا سرکس سے بندر اٹھالائیں ہوں۔۔۔۔ جو یوں ڈانس کر رہے تھے۔۔۔

Kyun meri gali mein aake wait karta

Harqat down market karda

Dekhoon jo hataa ke khidki ka parda

Seeti veeti maar irritate karda oye

مہر ناک چڑھا کر گا رہی تھی۔۔۔ جبھی ولید نے اسے بھی بیچ میں گھسیٹ لیا۔۔۔ اور زبردستی گول گھماتے ہوئے گانے لگا۔۔۔۔

Ho chhad attitude abhiman kudiye

Blank check tujhe doon, ya ke jaan kudiye

Eente ka yeh dil kar naram zara

Dekhle yeh ghabru jawaan kudiye

Chheh foot se dedh foot ho gaya

Main to ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi lutt gaya

Main to ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi lutt gaya

پہلے تو وہ جھنجھلاتی رہی پھر وہ بھی ہنستے ہوئے اسکے ساتھ شامل ہو گئی۔۔۔

Tu to ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi lutt gaya

Tu to ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi lutt gaya

Main to ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi lutt gaya

Main to ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi lutt gaya

ڈانس اور گانے کے بیچ ہی سب سے نظر بچا کر وہ مہر کو گھسیٹتے ہوئے سائیڈ پر لے آیا کیوں کہ۔۔۔۔اسے عالم اور عارفین کے کئی مس کال مل چکے تھے۔۔۔۔اگر وہ تھوڑی دیر میں انھیں جواب نہ دیتا تو ان لوگوں نے اسے کنوارہ ہی اوپر پہنچا دینا تھا۔۔۔۔اور ابھی کنوارہ مرنے کا اسکا کوئی ارادہ نہ تھا۔۔۔

"کیا ہوا؟؟اس طرح کیوں لے آئے۔۔۔"وہ جھنجھلائی۔۔۔

"تم بہت اچھی لگ رہی ہو نہ اس لئے۔۔" اسنے مہر کو تکتے ہوئے کہا۔۔۔ دراصل وہ اسے مکھن لگا رہا تھا۔۔۔

"کیا بکواس ہے یہ۔۔۔۔" وہ اس سے اپنا بازو چھڑاتی ہوئی بولی۔۔۔

"لو جی۔۔۔ اچھا خاصا میں تمہاری تعریف کر رہا ہوں۔۔۔۔ اور تمہیں بکواس لگ رہی ہے۔۔۔۔" اسنے کہا۔۔

"یہ جو تم اپنا چھیچھورا پن ہے نہ کہیں اور دکھانا سمجھے تم۔۔ میں تمہاری کوئی گرل فرینڈ نہیں ہوں جو یوں تمہاری باتوں میں آؤں گی۔۔" وہ اسے انگلی دکھاتے ہوئے بولی۔۔۔

"اچھا بھلا شریف انسان ہوں۔۔۔۔ بلاوجہ الزام لگاتی ہو مجھ معصوم پر۔۔ گرل فرینڈ اور وہ بھی میری کچھ بھی ۔۔" اسنے نہایت مسکنیت سے کہا۔۔۔۔

"تمہاری شرافت کا مجھے اچھے سے پتا ہے۔۔۔ بڑے آئے معصوم بننے والے۔۔ ہونہہ۔" وہ اسکی نقل اتارتے بولی اور جانے لگی۔۔۔

"وہ دراصل ایک مسلہ ہو گیا ہے۔۔ تمہاری ہیلپ چاہیے۔۔۔" اسنے التجائیہ انداز میں اسکا ہاتھ پکڑ کر کہا۔۔۔

"کیا ہیلپ چاہیے۔۔۔" وہ ذرا تیز لہجے میں بولی۔۔۔

"پہلے وعدہ کرو کسی کو نہیں بتاؤ گی۔۔۔" اسنے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے رازداری سے کہا۔۔۔

"لیکن بتاؤ گے تو مسلہ کیا ہے؟؟" وہ بولی۔۔۔۔

"بس یہ سمجھ لو دو لوگوں کی زندگی یا موت کا سوال ہے۔۔۔" اسنے پہیلی کے انداز میں کہا۔۔۔

"لیکن یہ تو بتاؤ ہوا کیا۔۔۔۔ کس کی زندگی موت کا سوال ہے۔۔۔" وہ الجھ کر بولی۔۔۔ ولید کے انداز پر وہ کنفیوز ہو گئی تھی۔۔۔ پتا نہیں کیا بات ہے۔۔۔ جو وہ اس طرح کہہ رہا ہے۔۔۔۔

"پلیز۔۔۔ پہلے تم اپنی دونوں خالاؤں کو کسی طرح ادھر لے آؤ۔ پھر میں تمہیں بتاتا ہوں۔۔۔" اسنے اسٹیج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔ اسکی بات سن کر تو وہ اچھل ہی پڑی۔۔۔

"دماغ ٹھیک ہے تمہارا۔۔۔۔" وہ اسے سر سے پیر تک یوں گھورتے ہوئے بولی جیسے اسکا دماغ چل گیا ہو۔۔

"ہاں بلکل ٹھیک ہے میرا دماغ۔۔۔ اس لئے بول رہا ہوں انھیں ادھر لے آؤ پھر تمہیں میں مسلہ بتاتا ہوں۔۔۔۔" اسے اچھے سے پتا تھا وہ اسکی بات سن کر ایسے ہی ری ایکٹ کرے گی۔۔۔

"لیکن کس طرح میں لاؤں۔۔۔ دیکھ نہیں رہے کتنے سارے لوگ ہیں۔۔۔" وہ بولی۔

"رسمیں تو ساری ہو گئی نہ بس پھر مسلہ ہی ختم۔۔۔۔ تھک گئی ہے یا واشروم کا بہانہ کر کے لے آؤ۔۔۔۔" اسنے آرام سے حل بتایا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے کوشش کرتی ہوں۔۔۔ حالانکہ کوئی امید تو نہیں ہے۔۔۔۔" وہ کہتی ہوئی اسٹیج کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔ جیسے ہی مہر گئی ولید نے عالم کو کال ملائی۔۔۔۔

"چلو تم لوگوں کا کام ہو گیا۔۔۔ اب یہ بتاؤ۔۔۔ میرا کیا حصہ بنتا ہے۔۔۔" ولید نے کال ریسیو ہونے کے بعد کہا۔۔۔

"شرم تو نہیں آ رہی ہو گی۔۔۔ اس طرح بے شرمی سے اپنا حصہ مانگتے ہوئے۔۔" عالم نے اسے شرم دلانے کی کوشش کی۔۔۔۔۔

"واہ۔۔۔۔۔دیکھو تو کون مجھے شرم دلا رہا ہے۔اگر اتنی ہی شرم تھی تو اشارہ سے کیوں مل رہا ہے۔۔چل میں منع کر دیتا ہوں۔۔۔۔۔"وہ بولا۔۔۔۔۔

"ابے یار تو بھی سیریس ہو گیا۔۔میں تو ایسے ہی مذاق کر رہا تھا۔۔۔جو بولے گا وہ ملے گا۔۔۔۔۔"اسنے فورا شرافت کے جامے میں آتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔پھر ولید اسے مختلف قسم کی ہدایت دیتے ہوئے فون رکھنے لگا کہ مہر انہیں لے کر اس طرف آ رہی تھی۔۔۔۔

"تم کہاں لے کر جا رہی ہو؟؟ بتاؤ گی بھی کچھ۔۔۔۔"اشارہ جھنجھلا کر بولی۔۔۔وہ بمشکل اپنا بھاری سارائل بلو دوپٹہ سر پر جماتے ہوئے چل رہی تھی۔۔۔ایہا کے تاثرات بھی کچھ مختلف نہ تھے۔۔۔دونوں نے یلو پلازو پہنا تھا جس پر زیادہ کام نہ تھا۔۔۔۔لیکن دوپٹہ بہت بھاری تھا اس پر سلی اور دبکے کا کام تھا۔۔۔اشارہ کا دوپٹہ رائل بلو تھا تو ایہا کا اورنج۔۔۔۔دونوں نے ایک جیسے ہی پھولوں کے زیور پہن رکھے تھے۔۔۔۔جو موگرے اور گلاب کے تھے۔۔۔۔

"ارے کچھ پھوٹو گی بھی کہاں لے کر جا رہی ہو؟؟"ایہا نے کہا۔۔۔

"بس ذرا صبر تو کر لو۔۔۔"اسنے انھیں شانت کرنا چاہا۔۔۔وہ لوگ ولید تک پہنچ گئی تھیں۔۔۔جو لان کے قدرے کونے والے حصّے میں تھا جہاں باہر نکلنے کا گیٹ

ابھی تھا جو بہت کم استعمال میں آتا تھا۔۔۔ابھی وہ

گیٹ بھی کھلا تھا شاید فنکشن کی ارینجمینٹ کی وجہ سا۔۔۔مہر نے زیادہ دھیان نہ دیا۔۔۔

"لو آ گئیں یہ دونوں۔۔۔اب بتاؤ کیا بات ہے؟؟"اسنے ولید سے کہا۔۔۔

"ذرا ادھر آنا آپ دونوں۔۔۔" اسنے انھیں اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔۔۔

"لیکن ہوا کیا ہے؟؟ یہ تو بتاؤ۔۔۔" اشارہ نے پوچھا۔۔۔

"پہلے آپ لوگ آئیں تو سہی۔۔۔ پھر سب پتا چل جائے گا۔۔۔۔" وہ بولا اور گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔۔

"لیکن اس حلیہ میں ہم لوگ کیسے جائے گے۔۔۔" ایہانے پریشانی سے کہا۔۔

"ہاں نہ۔۔۔۔۔ چینج کرلیں پھر۔امی کو بھی نہیں بتایا ہے ان سے بھی اجازت لینا ہے۔۔۔" اشارہ بولی۔۔۔

"نہ نہ یہ غضب مت کرنا۔۔ورنہ کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔۔اور میری جو بینڈ بجے گی وہ الگ۔۔۔۔" اسنے فورا نفی میں سر ہلایا۔۔۔

"ارے لیکن بتاؤ تو ہوا کیا؟؟ کب سے پوچھ رہی ہوں کچھ پھوٹ ہی نہیں رہے۔۔۔۔۔" مہر جھلا کر بولی۔۔۔۔

"ارے بتادوں گا۔۔۔ تمہاری کونسا ٹرین چھوٹ رہی ہے۔۔۔" وہ مہر کو گھورتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"آپ لوگ آئیں۔۔۔۔ خود پتا چل جائے گا ابھی۔۔۔" وہ کہتے ہوئے آگے بڑھ گیا تو وہ لوگ بھی حیرت سے اسکے پیچھے چل پڑیں۔۔۔ وہ لوگ گیٹ کے باہر آکر رک گئے۔۔۔ وہاں کار کھڑی تھی جو شاید ولید کی تھی۔۔۔

"ولید تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نہ۔۔۔" مہر نے اسے سر سے پیر تک گھورتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"کیوں؟؟" اسنے حیرت سے پوچھا۔۔۔

"اس وقت تم ہم لوگوں یہاں لے کر آئے ہو اوپر سے کچھ بتا بھی نہیں رہے ہو تو تمہاری خیریت ہی پوچھو گی نہ۔۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔۔۔اب اسے غصہ آرہا تھا۔۔۔کب سے فضول سا سسپینس پھیلا رہا تھا۔۔۔

"افوہ۔۔۔تم ایک نمبر کی بے صبرن ہو۔۔۔۔صبر نام کو نہیں ہے تمہارے اندر۔۔۔" اسنے کسی کو فون لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔تو کہاں ہے؟" وہ بولا۔۔۔

"اوکے۔۔۔پھر جلدی کر۔۔۔" اسنے کہہ کر فون کاٹ دیا۔۔۔۔

"یہ تم کس سے بات کر رہے تھے۔۔۔مجھے کچھ تو گڑبڑ لگ رہی ہے۔۔۔" مہر اسے مشکوک نظروں سے دیکھ کر کہا۔۔۔۔

"اشارہ تم کار میں بیٹھو۔۔۔" وہ مہر کو نظر انداز کرتا اشارہ سے بولا جو بے زار سی کھڑی تھی۔۔۔۔۔

"لیکن کیوں؟؟" اسنے اسی بے زاری سے کہا۔۔۔

"بیٹھو تو سہی۔۔۔" کہہ کر اسنے کار کا فرنٹ ڈور کھولا اور اسے بیٹھنے کو کہا۔۔۔۔اشارہ جز بز کرتی بیٹھ گئی۔۔۔۔ جیسے ہی بیٹھی کار چل پڑی۔۔۔۔

"یہ یہ۔۔۔کون تھا کار میں۔۔۔ایک سیکنڈ ایک سیکنڈ۔۔۔۔کہیں جو میں سوچ رہی ہوں وہ تو نہیں۔۔۔۔" مہر جیسے پوری رام کہانی سمجھتے ہوئے بولی۔۔۔

"ارے واہ یار بڑی ذہین ہو گئی ہو۔۔۔۔۔ دیکھ لو ابھی نکاح ہوا نہیں اور تم میں میری کوالیٹیز آنے لگی۔۔۔بعد کا پھر تو پوچھو ہی مت۔" اسنے فخریہ کالر جھاڑے۔۔۔۔۔

"یہ جو تم اترا رہے ہو نہ۔۔۔۔اگر گھر میں کسی کو خبر ہو گئی نہ پھر تو خیر نہیں ہے۔۔۔۔تمہارے ساتھ میں بھی پھنسوں گی۔۔۔۔۔" وہ اسے خبر دار کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

"ارے تم ٹینشن کیوں لیتی ہو۔۔۔۔میں ہوں نہ۔۔۔۔کسی کو نہیں پتا چلے گا۔۔۔" اسنے تسلی دی۔۔۔۔۔۔۔

"تم لوگوں کو یہاں ساری رات کھڑے رہنا ہے شوق سے رہو۔۔۔۔مگر مجھے معاف کرو میں اپنے روم میں جا رہی ہوں۔۔۔۔۔" کب سے کھڑی انکی باتوں سے بور ہوتی وہ کہتی ہوئی اندر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔اور پیچھے ولید ہاتھ ملتا رہ گیا۔۔۔۔کیوں کہ عارفین ابھی آنے ہی والا تھا مگر ایہابی بی پہلے ہی فرار ہو چکی تھیں۔۔۔۔۔

"اب کیا کروں؟؟ عارفین تو میری جان لے لے گا۔۔۔" ولید پریشانی سے بولا۔۔۔۔

"کیوں؟؟ انھیں بھی ایہا کے ساتھ فرار ہونا تھا۔۔۔" مہر نے پوچھا تو اسنے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔۔۔

"رکو ابھی بھی کام بن سکتا ہے۔۔۔۔میرے پاس ایک آئیڈیا ہے۔۔۔۔" وہ اسے بتانے لگی۔۔۔۔۔

------------*------------------

ایہا روم میں آئی اور آتے ساتھ ہی سب سے پہلے اسنے دوپٹہ اتار کر رکھا کب سے اوڑھے ہوئے تھی۔۔۔۔۔اب سر بھی درد کرنے لگا تھا۔۔پھر جلدی سے الماری سے کپڑے نکالنے لگی۔۔۔۔۔اسے الجھن سی ہو رہی ان کپڑوں میں۔۔۔۔وہ جلد سے جلد ان کپڑوں سے نجات پانا چاہتی تھی۔۔۔۔وہ الماری سے کپڑے نکال کر پلٹی ہی تھی کہ

کسی سے ٹکرائی۔۔۔۔وہ حیرت سے سر سہلاتی مقابل کو دیکھنے لگی کہ کون ہو سکتا ہے کیوں کہ اسنے تو دروازہ لاک کیا تھا۔۔۔۔جیسے ہی اسنے سامنے نظر اٹھا کر دیکھا تو بھونچکا رہ گئی۔۔۔

"کیا ہوا مسز۔۔شوک لگا کیا۔۔"وہ مسکراتے لہجے میں بولا۔۔۔

"آپ آپ یہاں کیسے۔۔۔۔"اسنے حیرت سے پوچھا۔۔۔۔

"اپنے پیروں سے۔۔۔۔"وہ اسکی بندیا سہی کرتے ہوئے بولا۔۔۔

"لیکن آپ کیسے آئے۔۔۔مطلب کسی نے آپ کو دیکھ لیا تو۔۔۔۔"دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"تو کیا ہوا۔۔۔میں آپ کا شوہر ہوں۔۔۔"وہ اسے محظوظ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"میں نہیں مانتی اس نکاح کو۔۔۔۔آپ کی سمجھ میں یہ بات کیوں نہیں آتی۔۔اور ویسے بھی میری شادی ہو رہی ہے۔۔۔مجھے آپ سے کوئی غرض نہیں۔۔۔"اسنے غصے سے کہا۔۔۔

"تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔"وہ بولا تو ابیہا نے اسے یوں دیکھا گویا اس کا دماغ چل گیا ہو۔۔۔

"آپ کو فرق نہیں پڑتا ہو گا۔۔۔لیکن مجھے بہت زیادہ فرق پڑتا ہے۔۔۔۔"اسنے اسے پرے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"ویسے مسز ایک بات ہے۔۔۔آپ اس مایوں کے جوڑے میں بہت حسین لگ رہیں ہیں۔۔۔میرا تو دل بے ایمان ہو رہا ہے۔۔۔"وہ اسے میٹھی نظروں سے دیکھنے لگا۔۔۔واقعی وہ اس جوڑے میں بلا کی حسین لگ رہی تھی اس پر غضب یہ کہ ابٹن کی سوندھی سی مہک جو اسکے نازک سے وجود سے آ رہی تھی اوپر سے اسنے دوپٹہ بھی

نہیں لیا تھا۔ سہی معنوں میں اسکا ایمان ڈول گیا۔۔ اسکی بات پر ایہانے خود پر نگاہ کی تو اسے دوپٹہ کے خیال آیا۔۔۔۔ وہ سٹپٹاتی ہوئی دوپٹہ تلاش کرنے لگی۔۔۔۔ عارفین اسکی حالت سے محظوظ ہوتا اسکا شانہ پکڑ کر رخ اپنی طرف کیا۔۔۔

"اب مجھ سے کیا پردہ۔۔۔ میں تو محرم ہوں آپ کا۔۔۔" وہ بولا۔۔۔

"آپ انتہائی بے شرم انسان ہیں۔۔۔" اسنے خود کو چھڑانا چاہا۔۔

"اب ایسی کون سی بے شرمی کر دی میں نے جو آپ مجھ پر بے شرم ہونے کا ٹھپہ لگا رہیں ہیں۔۔۔ کتنی مشکل سے خود کو روک کر رکھا ہے۔۔۔ ورنہ قسم سے آپ کو دیکھ کر دل بڑا بے ایمان ہو رہا ہے۔۔۔" وہ اسے خود کے قریب کرتا ہوا بولا۔۔۔۔

"چھوڑے مجھے۔۔۔ کوئی آجائے گا۔۔۔ پلیز جائیں یہاں سے۔۔۔" اسنے اسکی قربت سے گھبرا کر کہا۔۔۔ عارفین کو بھی اسکی حالت پر رحم آگیا تھا اس لئے اسے چھوڑ دیا مگر چھوڑنے سے پہلے جو حرکت کی اس پر تو وہ بری طرح سٹپٹائی۔۔۔ پھر ایک دفع پھر سے اسے خود میں بھینچا اور اس پر ایک گہری نظر ڈالی جو اس کے اقدام پر شوکڈ سی کھڑی تھی پھر اللہ حافظ کہتا باہر نکل گیا۔۔۔ اسکے جانے کے بعد وہ ہوش میں آئی دل ابھی بھی دھک دھک کر رہا تھا اسے عارفین سے یہ امید نہیں تھی۔۔۔۔۔ بے اختیار جھنجھلا کر اسنے اپنے ہونٹ رگڑے۔۔۔۔۔۔ جو اسکے لمس سے ابھی تک دہک رہے تھے۔۔۔۔

----*-----------------*-------------

اسنے گھبرا کر ڈرائیونگ سیٹ پر براجمان عالم کو دیکھا۔۔۔۔

"آپ مجھے کہاں لے کر جارہے ہیں۔۔۔؟؟"اسنے ذرا سخت لہجے میں کہا۔۔۔مگر اسنے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔اور قدرے سنسان جگہ پر کار روکی۔۔۔

"آپ میری بات کا جواب کیوں نہیں دے رہے۔۔۔۔"اسنے پھر کہا۔۔۔

"اوہو یار تم بھی نہ۔۔۔۔کہیں نہیں لے جا رہا بس تمہیں مایوں کے جوڑے میں دیکھنا تھا کہ تم کتنی حسین لگتی ہو۔۔۔"وہ شرارتی انداز میں بولا۔۔۔۔

"دیکھ لیا نہ۔۔۔۔اب مجھے واپس گھر چھوڑ کر آئیں۔۔۔"اسنے غصے سے کہا۔۔۔

"ابھی کہاں۔۔۔تھوڑی دیر اور دیکھ لوں پھر۔۔۔۔"وہ اسکے انداز کو انجوائے کرتے ہوئے بولا۔۔۔اسنے ایک نظر عالم کو دیکھا پھر سوچنے لگی کاش آپ مجھ سے محبت بھی کرتے ہوتے تو میں بھی خوش ہوتی۔۔۔مگر آپ۔۔۔۔

"کہاں کھو گئیں۔۔۔۔کیا بہت اچھا لگ رہا ہوں۔۔"اسنے چھیڑتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہو ہنہ۔۔۔۔بڑے آئے۔۔۔کہیں کے پرنس چارمنگ۔۔۔۔"وہ بڑبڑائی۔۔۔

"کیا ہوا کچھ پڑھ کر پھونک رہی ہو کہ کہیں تمہاری نظر نہ لگ جائے۔۔"اسے اشارہ کی بڑبڑاہٹ سنائی نہیں دی تھی۔۔۔

"خوش فہمی تو دیکھو محترم کی۔۔۔۔"وہ ذرا زور سے بولی۔۔۔۔

"اسکا مطلب میں ہینڈسم نہیں ہوں۔۔۔۔"اسنے برا مانتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہینڈسم ہونا ہی سب کچھ نہیں ہوتا۔۔۔"وہ سوچتے ہوئے بولی۔۔۔

"اچھا پھر اور کیسا ہونا چاہیے۔۔۔۔" اسنے دلچسپی سے پوچھا۔۔

"مجھے نہیں پتا۔۔۔" وہ بات ٹال گئی۔۔۔

"نہیں پھر تم نے کیوں کہا کہ۔۔۔۔" اس سے پہلے کے وہ بات مکمل کرتا اسکا فون بجنے لگا۔۔۔۔

"ہاں بکو۔۔۔ تم سے ذرا برداشت نہیں ہوا۔۔۔ کیوں فون کیا ہے۔۔۔۔" اسنے دیکھے بغیر کہا۔۔۔ اسے لگا ولید ہے۔۔۔

"یہ بتاؤ۔۔۔ تم اشارہ کو لے کر کہاں غائب ہو۔۔۔" فردوس بھابھی کی آواز سن کر اسکے چودہ طبق روشن ہو گئے۔۔۔۔

"آپ کو کیسے پتا۔۔۔" وہ حیرت سے بولا۔۔۔

"تمہیں کیا لگا۔۔ تم اتنی آسانی سے اشارہ کو لے جاؤ گے اور کسی کو پتا بھی نہیں چلے گا۔۔۔۔" انہوں نے اسے لتاڑا۔۔۔

"ارے وہ بس میں۔۔۔" وہ ہکلایا۔۔

"مجھے کچھ نہیں سننا اب تم شرافت سے اشارہ کو لے آؤ کیوں کے اگر امی ابو کو پتا چلا نہ تو تمہاری خیر نہیں۔۔۔" انہوں نے اسے خبردار کرتے ہوئے فون کاٹ دیا۔۔۔ وہ بھی گہری سانس بھرتا ڈرائیو کرنے لگا۔۔۔ اچھا خاصا موڈ آف ہو گیا تھا۔۔۔

--------*--------------------

"اور کتنا ٹائم لگے گا۔۔۔" وہ ایہاکے دروازے پر کھڑی جھنجھلا رہی تھی۔۔۔اور ساتھ ہی خود کو کوس بھی رہی تھی کہ اسنے یہ آئیڈیا دیا ہی کیوں۔۔۔

"ولید اب میں نوک کرنے جا رہی ہوں۔۔۔۔" وہ کوئی دسویں دفع بولی۔۔۔اور ساتھ ہی ہاتھ بھی بڑھانے لگی۔۔۔۔

"ارے پاگل ہوئی ہو کیا۔۔۔" اسنے آگے بڑھ کر اسے روکا۔۔کہ کہیں سچ میں نہ نوک کر دے۔۔۔

"ہاں پاگل ہو گئی ہوں۔۔۔" وہ غصے میں بولی۔۔۔

"ابھی یہ پاگل پنا بعد کے لئے بچا کر رکھو۔۔۔۔" اسنے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔ تبھی دروازہ کھلا اور عارفین باہر آیا۔۔۔ولید کو تھنکس کہتا باہر نکل گیا۔۔۔

"ہاں چلو شکر ہے ایک مسلہ تو حل ہوا۔۔۔" وہ سکون کی سانس لیتی بولی۔۔۔

"یار تم تو بڑی کھڑوس ہو۔۔۔" اسنے تاسف سے کہا۔۔۔

"میرا کھڑوس پن بعد میں دیکھنا۔۔۔پہلے یہ پتا کرو وہ دوسرے صاحب بہادر کہاں ہیں۔۔۔" وہ دوسرے مسلے پر دھیان دلاتے ہوئے بولی۔۔۔

"افوہ۔۔۔تم تو بڑی ظالم ہو۔۔۔کسی کو خوش نہیں دیکھ سکتی۔۔۔ارے کسی کا بھلا کرو گی تو تمہیں ہی ثواب ملے گا۔۔۔" اسنے کہا۔۔۔

"ارے تمہارے گناہ ثواب کے چکر میں میری اور تمہاری دونوں کی شامت آئے گی۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔۔۔

"کیوں بھائی کس کے گناہ ثواب میں تم دونوں کی شامت آئے گی؟" فردوس باجی ان کی طرف آتے ہوئے بولیں۔۔۔

"وہ کچھ نہیں۔۔۔۔" دونوں نے گڑبڑا کر کہا۔۔۔۔

"نہیں کوئی تو بات ہے۔۔۔۔" انہوں نے ان دونوں کو مشکوک نظروں سے دیکھ کر کہا۔۔۔۔ تو ان دونوں نے انہیں ساری بات بتادی جس پر انھیں اچھی خاصی سننی پڑیں۔۔۔۔۔ پھر خود ہی عالم کال ملائی۔۔۔۔

"تم دونوں کو پتا ہے۔۔۔۔۔ اگر کسی کو پتا چلے گا۔۔۔۔ تو کیا ہو گا۔۔۔۔۔" انہوں نے پھر سے انھیں گھورا اور باہر چلیں گئی۔۔۔۔ انکے جانے پر ان دونوں نے شکر کی سانس کی لیں۔۔۔۔ کہ انہوں نے عارفین کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔

"سچ میں آج تو تم نے پٹوانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔۔" وہ اسے گھورتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

"تو میں خود کھالیتا تمہیں نہیں کھانے دیتا۔ یار شادی کروں گا اتنا تو فرض بنتا تھا۔۔۔" اسنے اطمینان سے کہا۔۔۔۔۔

"تمہاری تو میں زندگی برباد کر دوں گی۔۔۔۔ دیکھنا تم۔۔۔" وہ اسے دھمکی دیتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"دیکھ لینا یار پوری زندگی پڑی ہے۔۔۔۔ تمہارے ساتھ ہی رہنا ہے۔۔۔۔" اسنے مزے سے اسے تپایا۔۔۔۔

"تم۔۔۔۔۔۔" وہ غصے سے صرف اتنا ہی بول پائی۔۔۔۔

"ہاں میں بہت اچھا ہوں مجھے پتا ہے۔۔۔۔۔" اسنے کہا۔۔۔۔

"تمہیں تو میں چھوڑوں گی نہیں۔۔۔۔۔" وہ غصے سے کہہ کر اس پر جھپٹی۔۔۔ وہ اپنی جان بچانے بھاگا۔۔۔۔

****

مہندی اسپیشل

آج مہندی کی رسم ہونی تھی۔۔۔۔ ہر جگہ افراتفری پھیلی ہوئی تھی۔۔۔ مہر نے ولید کے کان کھا کھا کر اس سے لان کی ڈکوریشن کروائی تھی۔۔۔ دراصل اسے ہر فنکشن میں اسی حساب سے ڈیکوریشن کرنے کا شوق چڑھا تھا اس لئے اسنے اسکا ذمہ اپنے سر لے رکھا تھا جس کی وجہ سے بے چارے ولید کی شامت آئی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"کیا ضرورت ہے پھر سے ڈیکوریشن کروانے کی؟ اس میں کیا برائی ہے۔۔۔" وہ جھنجلا کر بولا۔۔۔

" آج مہندی کا فنکشن ہے اس لئے ڈیکوریشن بھی اسی حساب سے ہو گی۔۔ سمجھے تمہیں کیا پتا ان سب باتوں کا۔۔۔" اسنے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

"اور تمہیں تو بڑا پتا ہے نہ۔۔۔۔" وہ چڑ کر بولا۔۔۔

"ہاں تو۔۔۔ تبھی تمہیں بتا رہی ہوں۔۔۔۔ چلو اب جلدی شروع کرو۔۔۔ شام ہونے والی ہے۔۔۔" اسنے اتراتے ہوئے کہا۔۔۔ وہ بھی برا سا منہ بناتا شروع ہو گیا نہیں تو مہر نے کان کھا لینا تھا۔۔۔۔

ڈیکوریشن کی تھیم پنک اینڈ گرین تھی۔۔۔ سب لڑکیوں نے بھی اسی حساب سے ڈریسنگ کی تھی۔۔۔ گرین نیٹ کا پٹیالہ اور پنک بنارسی شارٹ شرٹ جس کے اوپر سب نے چنری کا ڈوپٹہ لیا ہوا تھا۔۔۔۔ ہاتھوں میں گجرے اور پیروں میں کھسے۔۔۔ دلہنوں نے گرین غرارہ اس پر یلو ڈوپٹہ جس پر شیشے کا کام تھا۔۔۔ اور پنک کلر کے روز کی جیولری ہاتھوں میں بھی گلاب اور موگرے کے گجرے پہنی تھیں۔۔۔ بالوں میں فرنچ ناٹ باندھ کر

اس میں گلاب اور موگرے کی لڑیوں کو پرویا ہوا تھا۔۔۔۔ دلہن جیسے ہی انٹر ہوئیں ان پر روز پیٹلز نچھاور کی گئی پھر انھیں لا کر سٹیج پر بنے جھولے پر بیٹھا دیا گیا۔۔۔۔

"چلو اب جلدی سے رسمیں سٹارٹ کی جائے اسکے بعد زبردست مقابلہ ہو گا۔۔۔" انابیہ نے کہا۔۔۔۔ پھر سب رسمیں سٹارٹ ہوئیں۔۔۔۔ سب سے پہلے دلہنوں کے ہاتھ میں مہندی کے کون سے ایک گول دائرہ بنایا گیا۔۔۔ جس میں باری باری سب لوگ آ کر اس میں سفید کون سے مہندی لگانا تھا۔۔۔ اس طرح لڑکے کی زندگی میں سکون آتا۔۔۔

"اللہ کرے یہ رسم سچ ہو تاکہ میرے بھائی کی زندگی سکون سے گزرے۔۔۔" روشنی اسے مہندی لگاتے ہوئے شرارت سے بولی۔۔۔۔

"واہ ابھی شادی ہوئی نہیں اور تمہیں بڑی اپنے بھائی کی فکر ہونے لگی۔۔۔" اشارہ اسے گھورتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

"اور نہیں تو کیا اکلوتا بھائی ہے فکر تو ہو گی ہی۔۔۔ اور لڑکی تم جیسی ہو تو پھر تو سمجھو۔۔۔۔۔" اسنے جان بوجھ کر جملہ ادھورا چھوڑا۔۔۔۔۔

"کیا مطلب مجھ جیسی لڑکی۔۔۔ ہاں۔۔۔ تمہیں تو شادی کے بعد سب سے پہلے چلتا کروں گی۔۔۔۔ بڑی آئی اپنے بھائی کی فکر کرنے والی۔۔۔۔" وہ غصے سے بول رہی تھی جب روشنی نے اسکے منہ میں بڑا سا گلاب جامن ڈھونس دیا۔۔۔

"ارے رے۔۔۔۔یار تمہارے ارادے تو بڑے ہی خطرناک ہے۔۔۔۔لگتا ہے بھائی کو خبردار کرنا پڑے گا۔۔۔۔۔"اسنے شرارتی انداز میں کہا۔۔۔۔۔۔

"اگر آپ دونوں کے رازونیاز ہو گئے ہوں تو مجھ غریب کا بھی نمبر آئے گا۔۔۔۔۔"مہر نے انھیں ٹوکا۔۔۔۔تو اشارہ نے اسے گھورا۔۔۔۔

"یہ آنکھوں سے فائرنگ کس خوشی میں ہو رہی ہے۔۔۔۔۔"وہ روشنی سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

"تمہیں اس سے مطلب۔۔۔۔۔"اشارہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔۔۔۔

"یا اللہ تم تو کاٹنے کو دوڑ رہی ہو۔۔۔۔باباجی کہتے ہیں جو دلہن شرمائے نہ اور دوسرے کو کاٹے اس پر شادی والے دن ہلکے رات میں پھٹکار برستی ہے اس لئے۔۔۔۔۔"اسکے جملہ مکمل کرنے سے پہلے ہی اشارہ نے اپنی سینڈل اس کے پیر پر زور سے ماری۔۔۔۔۔آہ وہ کراہتے ہوئے پیچھے ہوئی۔۔۔۔۔۔

"یار اپنے دلہن ہونے کا ہی خیال کرلو۔۔۔۔۔یوں جنگلیوں کی طرح تو اٹیک نہ کرو۔۔۔۔۔"روشنی نے کہا اور حفظ ماتقدم کے طور پر پیچھے ہو گئی۔۔۔۔اشارہ ان دونوں کو غصے سے گھور کر رہ گئی۔۔۔۔

پھر اسکے بعد دلہن کے ہاتھ پھولوں کی لڑیوں سے باندھ دیئے گئے پھر دلہن کو اپنے ہاتھوں کی تالی بجانی تھی کنواری لڑکیوں کے اوپر اگر کسی کے اوپر پھول یا پتی گرتی تو اسکا مطلب اسکی شادی جلدی ہو گی۔۔۔۔۔۔

"میرے اوپر زور زور سے کرنا پلیز۔۔"زرناب نے اپنی باری آنے پر کہا۔۔۔۔تو اشارہ اور ایہا دونوں نے اسے گھورا۔۔۔۔۔

"ہیں کیوں؟؟"شاریہ نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

"کیوں کہ محترمہ کو شادی کی جلدی ہے۔۔۔۔۔"جویریہ نے کہا۔۔۔۔۔

"تو تمہیں اس سے کیا مسئلہ ہے؟؟"اسنے کہا۔۔۔۔

"میں نے کب یہ کہا۔۔۔مجھے بس یہ ٹینشن ہے کہ تم سے شادی کون عقل کا اندھا کرے گا۔۔"وہ مزے سے اسے تپا رہی تھی۔۔۔۔

"تم تو ایسے بول رہی ہو گویا خود کوئی حور پری ہو۔۔۔ہونہہ۔۔۔۔۔میری جس سے شادی ہو گی نہ وہ۔۔۔۔۔۔"زرناب بڑے جوش سے بتانے لگی کہ وہ کیسا ہو گا۔۔۔۔۔

"آہم آہم۔۔۔۔۔لگتا ہے یہاں میری تعریف ہو رہی ہے۔۔۔۔۔"عالیان کی آواز پر زرناب کی زبان کو بریک لگے۔۔۔۔۔

"آپ کو یہ خوش فہمی پلس غلط فہمی کیوں کر ہوئی۔۔۔۔۔"اسنے برا منہ بنا کر کہا۔۔۔۔۔

"یہ خوش فہمی یا غلط فہمی نہیں بلکہ خود شناسی ہے۔۔۔۔۔"وہ فخریہ انداز میں بولا۔۔۔۔

"اوہ۔۔۔۔۔اپنے منہ خود میاں مٹھو۔۔۔۔۔"اسنے استہزا سے کہا۔۔۔۔

"بس بس ابھی کے لئے بہت ہے دونوں کی بیٹری بھی چارج ہو گئی ہو گی۔۔۔۔۔اب مقابلہ سٹارٹ کیا جائے۔۔۔۔۔"روشنی نے کہا۔۔۔۔۔

"گرلز vs بوائز۔۔۔۔اوکے۔۔۔۔۔"مہر نے کہا۔۔۔۔۔لڑکوں میں بلال۔رضوان۔عالیان۔۔۔ولید۔معیز اور عمار تھے۔۔۔گرلز میں مہر۔انابیہ۔۔روشنی۔۔۔زرناب اور جویریہ شاریہ تھیں۔۔۔

"چلو سٹارٹ۔۔۔۔"ولید نے کہا۔۔۔

Tune maari entriyaan re

Dil mein baji ghantiyaan re

...Tang tang tang

Tune mari entriyan re

Dil mein baji ghantiyaan re

...Tang tang tang

انکے اچانک سٹارٹ ہونے پر سب نے حیرت سے انھیں دیکھا جو بڑا لہک لہک کر گا رہے تھے۔۔۔تب شاریہ کی نظر حبیبہ پر پڑی۔۔۔تو اسے سمجھ آیا کہ یہ لوگ اسے دیکھ کر گا رہیں ہیں۔۔۔حبیبہ مہر کی چائلڈہڈ فرینڈ تھی۔۔اس سے پورا گھر ہی واقف تھا۔۔۔معیز اور عمار کی تو اس سے بہت جمتی تھی۔۔۔

Dil ki sun commentriyan re

Pyaar ki guarantiyan re

...Tang tang tang

وہ دونوں حبیبہ کے ارد گرد گھوم گھوم کر گانے لگے۔۔۔۔۔۔

Arey taada taadi karna

Na ab nahi sudharna

Phootne laga hai

Arey chaahaton ka jharna

Dil ki na marammatein ho'n

Naa ho koi warrantiyan re

...Tang tang tang

Tune mari entriyan re

Dil mein baji ghantiyaan re

...Tang tang tang

اسنے بھی ڈوپٹہ کسا اور میدان میں آگئی۔۔۔۔

Seeti veeti, aankhein vaankhein na yun maaro

Phenko na chaahat ke daane

Haa, Majnu-Ranjhe sare jhuthe hain yahan pe

Jhoothe hain dil ke fasaane

Ho.. chaahe toh, le le tu

Wafaa ki aaj kasme-wasme

Ho.. na hun main, na hai dil

Zara bhi dekh apne bas mein, bas mein

Peechhe meri aashiqon

Peechhe meri aashiqon ki

poori poori countriyan re

...Tang tang tang

Ho.. maine meri entriyaan re

!Dil mein baji ghantiyaan re, Tang

...Tang tang tang

Haan meethi meethi baatein

karke aana chaahe

Bheed se nazdeek pyaare

Haan bhole panchhi tu

na samjhe ke main kya hoon

Sholon ko samjhe tu taare

Ho.. jo bhi hai, jaisi hai

Meri hai jaan maine maana

Ho jo bhi ho jaise ho

..Maine hai yaar tujhko paana, paana

"تم کل کیوں نہیں آئی تھیں؟" جب گانا ختم ہوا تو مہر اس سے گلے ملتے ہوئے شکوہ کرنے لگی۔۔۔

"بس یار۔۔۔بزی تھی۔۔۔۔ آج آگئی ہوں نہ۔۔۔اب یہی ہوں شادی تک۔۔۔اب خوش۔۔۔" وہ اس سے الگ ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

"سچی۔۔۔" اسنے پر جوش ہو کر کہا۔۔

"ہاں بابا۔۔۔۔ بلکل سچ۔۔۔اب کیا سٹیمپ پیپر پر سائن کر کے دوں۔۔۔" وہ اسے یقین دلاتے ہوئے کہا۔۔۔

"اور نہیں تو کیا تم سے تو میں یہ بھی کرواؤں۔۔۔۔کیوں کے تمہارا کوئی بھروسہ نہیں۔۔۔۔" اسنے خفگی سے کہا۔۔۔

"اچھا وہ سب چھوڑو۔۔۔۔میں تم سے ناراض ہوں۔" وہ اچانک بولی۔۔۔

"ہیں۔۔۔۔لیکن کیوں؟؟" اسنے حیرت سے پوچھا۔۔۔۔

"واہ شرم تو آئی نہیں کہتے ہوئے۔۔۔۔بڑے مزے سے شادی کر رہی ہو۔۔۔۔لیکن زرا جو توفیق ہوئی ہو مجھے بتانے کی۔۔۔" وہ طنز سے بولی۔۔۔۔

"ارے یار تم بھی نہ فضول سی بات کے لئے ایسا کر رہی ہو۔۔۔" اسنے کہا۔۔۔۔

"میڈم میں تمہاری شادی کی بات کر رہی ہوں کسی اور کی نہیں جو تم فضول بول رہی ہو۔۔۔" وہ اسے غصے سے دیکھ کر بولی۔۔۔۔

"ہاں تو میں بھی وہی کہہ رہی ہوں کہ فضول سی بات کے لئے تمہیں بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔" وہ بے زاری سے بولی۔۔۔

"ویسے یہ بتاؤ وہ بلی کا بکرا کون ہے جس کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے۔۔۔" اسنے پوچھا۔۔

"میں ہوں۔۔۔وہ بلی کا بکرا جس کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے۔۔۔" ولید کی آواز پر ان دونوں نے پلٹ کر اسے دیکھا۔۔۔

"کیا؟؟" حبیبہ زور سے چیخی۔۔۔

"اس میں اتنا شور مچانے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔" مہر اسکے منہ پر ہاتھ جماتے ہوئے بولی۔۔۔

"لیکن سچ میں ایسا ہے۔۔" وہ مہر کا ہاتھ ہٹا کر بے یقینی سے بولی۔۔۔

"نہیں میں مزاق کر رہی ہوں۔۔۔" مہر نے چڑ کر کہا۔۔۔

"لگتا ہے جلدی رخصتی کروانی پڑے گی تاکہ آپ کو خالہ بولنے والے اس دنیا میں تشریف لے آئیں تبھی آپ کو یقین آئے گا۔۔۔" وہ مہر کو آنکھ مارتے ہوئے بولا۔۔۔

"واہیات انسان۔۔" اسنے دانت پستے ہوئے کہا۔ اور حبیبہ کو لئے لڑکیوں کی طرف بڑھ گئی۔۔۔ اسکا چہرہ لال ہو چکا تھا۔۔ اب وہ شرم سے ہوا تھا یا غصے سے یہ اسے نہیں پتا تھا لیکن اسکے تاثرات ولید کو مزہ دے گئے تھے۔۔

پھر سے سونگ سٹارٹ ہو گیا۔۔۔ڈھولک حبیبہ نے سمبھال لیا تھا۔۔۔

Baari barsi khatn gaya si khat ke leyandi

Tang ke leyandi tuggi

Golak chhad ke groove pakad lai, movat phukki phukki

Ke mehfil ta sajjdi, ke mehfil ta sajjdi

Sab karde bukki bukki, ke mehfil ta sajjdi

Aangan mein bukki bukki, ke mehfil ta sajjdi

Baari barsi khatn gaya si khat ke leyandi gond

Dulhe ka taya twist kare, vibrate ho moti tond

Baari barsi khatn gaya si khat ke leyandi khajoor

Dulhan ki tayi bold badi, challenge kare manzoor

Ke mehfil ta sajjdi, ke mehfil ta sajjdi

Je nacche taya-tayi, ke mehfil ta sajjdi

Baari barsi khatn gaya si khat ke leyande zevar

Paan chhupaye naughty naughty zeh dulhan ke devar

(Dulhan ke devar (aaja), dulhan ke devar (come on

Baari barsi khatn gaya si khat ke leyandi daali

Dekh ke unko naak sikode jo dulhe ki saali

Mehfil ta sajjdi, ke mehfil ta sajjdi

Je nacche devar-saali, ke mehfil ta sajjdi

Move your body, come on nach le ve

Shaava shaava shaava nach le ve

Move your body, come on nach le ve

Bali kudiyan di kaanu ki umar liskaave

Raati shagana di aayi yaara dekh lai nazaare ve

Baari barsi khatn gaya si sabar zara sa keejay

Turn the table, base bana chal jaldi move it DJ

Ke mehfil ta sajjdi, hip hop da chaska leejay

Ke mehfil ta sajjdi, jab naach nachave DJ

Ke mehfil ta sajjdi

مہر نے فردوس باجی کو دیکھا اور روشنی کو آنکھ مارتے ہوئے گانا شروع کیا جو بیٹھے بیٹھے ہی سٹارٹ ہو چکی تھیں۔۔۔

Baari barsi khatn gaya si khat ke leyandi chaabi

Dekh Shakira jaise thumke le dulhe ki bhaabi

Baari barsi khatn gaya si khat ke leyanda pizza

اتنے میں جیجا بھی تشریف لے آئے تھے اور بھرپور طریقے سے اپنی بیگم کا ساتھ دے رہے تھے۔۔۔

Style mein desi disco karta ve dulhan ka jeeja

Mehfil ta sajjdi, ke mehfil ta sajjdi

Je nacche jeeja-bhaabi, ke mehfil ta sajjdi

Je nacche jeeja-bhaabi, ke mehfil ta sajjdi

سبھی اس اولڈ گولڈ کپل کے لئے تالیاں بجانے لگے۔۔۔ پھر دوسروں کی حوصلہ افزائی سے فردوس باجی کو مزید جوش چڑھا۔۔

Ho ude jab jab julfen teree

Ho ude jab jab julfen teree ho oh

Ude jab jab julfen teree

Ho ude jab jab julfen teree

Kavaariyo kaa dil machle

.Kavaariyo kaa dil machle, jind meriye

سعید بھائی کیوں پیچھے رہتے وہ بھی سٹارٹ ہو گئے۔۔۔۔

Oh jab aise chikane chehare

Oh jab aise chikane chehare

Toh kaise naa najar phisle

Toh kaise naa najar phisle, jind meriye

Ho, uss gaanv pe sawaar kabhee sajke oh

Uss gaanv pe sawaar kabhee sajke

Uss gaanv pe sawaar kabhee sajke

Ke jahaan meraa yaar basta

Ke jahaan meraa yaar basta, jind meriye

Paanee lene ke bahaane aaja

Paanee lene ke bahaane aaja

Ke teraa meraa ik rasta

Ke teraa meraa ik rasta, jind meriye

"واہ کیا بات ہے۔۔۔ آپ دونوں نے تو کمال کر دیا۔۔۔۔" رضوان نے ستائشی انداز میں کہا۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔ تو آفٹر آل میرے بھائی اور بھابھی ہیں تو کمال کرے گے ہی نہ۔۔۔۔" روشنی فخر سے بولی۔۔۔۔

"تو اس میں آپ کا کیا کمال ہے۔۔۔۔" رضوان نے پوچھا۔۔۔۔

"یہ ہی کافی نہیں کہ یہ لوگ میرے قریبی ہیں سو ظاہر ہے میرا اثر تو آنا ہی ہے۔۔۔۔" وہ ناک چڑھا کر بولی۔۔۔۔

"اوہ تو ایسی بات ہے۔۔۔۔اسکا مطلب مجھے کمال کرنے کے لئے آپ کا قریبی بننا پڑے گا۔۔۔" اسنے یوں کہا گویا کوئی بہت بڑا مسئلہ ہو۔۔۔

"اب میں نے ایسا کب کہا۔۔۔" وہ بولی۔۔۔۔

"لیکن مطلب تو یہی ہے نہ آپ کا۔۔۔یعنی اب مجھے آپ کا قریبی بننے کے لئے کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا۔۔۔۔" اسنے سنجیدگی سے سوچتے ہوئے کہا۔۔۔روشنی نے اسکی باتوں میں دھیان نہ دیا اور سب کی طرف متوجہ ہوئی جہاں اب لڑکوں کے گانے کی باری تھی۔۔۔

Badi hi senti wali mental hai ye choriyan

Badi hi senti wali mental hai ye choriyan

....haaye

قوالی کے سٹائل میں رضوان نے تان لگائی۔۔۔

Badi hi senti wali mental hai ye choriyan

Badi hi senti wali mental hai ye choriyan

O.. ki macchar bhi kaate

To selfie uski kheech le

ki macchar bhi kaate

To selfie uski kheech le

Zamaane se lena na dena haaye

Zamaane se lena na dena

Ya Khuda Ya Khuda tu hume inse bachana zara

Ki nakli noton ka ek bundle hain ye choriya

سارے لڑکے ایک ہاتھ سے رومال ہوا میں لہراتے پھر تالی جوش سے بجاتے گا رہے تھے۔۔۔ گا اس طرح رہے تھے گویا خود کوئی قوال ہوں۔۔۔ ہونہہ۔۔۔۔

Haaye ye Mascara Lip-gloss ki jitni bahaar hai

Jo ladke palat ke na dekhe toh bekaar hai

dekhe toh bekaar hai

na dekhe toh bekaar hai

Haan, yeh duniya hai bus stop ladki bus ke jaisi

Ruko paanch minuton me agli phir milegi

Badi hi senti wali mental hai ye choriyan

Badi hi senti wali mental hai ye choriyan

....haaye

جب ان لوگوں نے گانا ختم کیا تو روشنی نے رضوان کو خشمگیں نگاہوں سے دیکھتے ہوئے گانا سٹارٹ کیا۔۔۔ کیوں کہ اسنے ہی پہلے یہ قوالی سٹارٹ کی تھی۔۔۔ اور دیکھ بھی مسلسل اسے ہی رہا تھا۔۔۔

Kisi ko mera shouk hai

Kisi ko mera hai nasha

Jawani kehte hain mujhe

Hain mere aashiq har jagah

Kisi ko meri hasratein

Kisi ki main hoon dilruba

Mujhe paane ke vaaste

.Maange duaa

Sara zamana haseeno ka deewana

Zamana kahe phir kyun

Bura hai dil lagana

Sara zamana haseeno ka deewana

Zamana kahe phir kyun

Bura hai dil lagana

.Sara zamaana

ابھی وہ لوگ گانا ختم بھی نہیں کر پائی تھیں کہ کوئی لڑکا سٹارٹ ہو گیا۔۔۔۔

Bachna Ae Haseena

Lo Mein Aa Gaya

Ae Bachna Ae Haseeno

Lo Mein Aa Gaya

Husn Ka Aashiq

Husn Ka Dushman

ان لوگوں نے دیکھا تو وہ عباد تھا جو ابھی ہی انٹری مار رہا تھا۔۔ انابیہ کا تو منہ بن گیا تھا اسے دیکھ کر۔۔۔ ولید نے اسے انوائٹ کیا تھا۔۔۔ اس لئے وہ کچھ بول بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

Apni Ada Hai Yaaron Se Juda

Hai Ho

Bachna Ae Haseena

Lo Mein Aa Gaya

Ae Bachna Ae Haseeno

Lo Mein Aa Gaya

Hai Hai Hai Hai Hai Hai

عالیان لوگ بھی اسکا ساتھ دینے لگے۔۔۔۔۔۔

Hey Tujhko Zamaane Ke Aage Main

Chedunga Na Chorrunga

Aankein Churayegi Bhi To Milaunga

Ja Ja Kya Bahaane Banayegi

Dekhunga Dil Phenkhunga

Jhootey Mootey Vaadey Suna Ke Fasaunga

Husn Ka Aashiq

Husn Ka Dushman

Apni Ada Hai Yaaron Se Juda

Hai Ho

Bachna Ae Haseena

Lo Mein Aa Gaya

Bachna Ae Haseena

Lo Mein Aa Gaya

Husn Ka Aashiq

Husn Ka Dushman

Apni Ada Hai Yaaron Se Juda

Hai Ho

اب توانابیہ پر گویا فرض ہو گیا تھا کہ وہ اینٹ کا جواب پتھر سے دے۔۔۔۔ اسنے لڑکیوں کو اشارہ کیا اور سٹارٹ ہو گئی۔۔۔۔

,Andaz Meraa Mastana

Mange Dil Ka Nazrana

,Zara Sochke Ankh Milana

Ho Jaye Na Tu Diwana

,Ke Ham Bhee Jawaan Hain

Sama Bhee Jawaan Hain

Na Fir Hamse Kehana

,Meraa Dil Kaha Hain

Meraa Dil Kaha Hain

......Takhalina

,Andaz Meraa Mastana

Mange Dil Ka Nazrana

,Zara Sochke Ankh Milana

Ho Jaye Na Tu Diwana

,Ke Ham Bhee Jawaan Hain

Sama Bhee Jawaan Hain

Na Fir Hamse Kehana

,Meraa Dil Kaha Hain

Meraa Dil Kaha Hain

,Andaz Meraa Mastana

Mange Dil Ka Nazrana

,Zara Sochke Ankh Milana

اسنے فاتحانہ نظروں سے لڑکیوں کو دیکھا کہ وہ لوگ جیت گئی۔۔۔کیوں کہ لڑکوں کے پاس کوئی سونگ نہیں تھا جب شاہنور کسی کو گھسیٹتے ہوئے لائی۔۔۔شاہنور جویریہ کی بڑی بہن تھی جو کہ اشارہ کے ساتھ کی تھی اسکی شادی ہو چکی تھی اور وہ آج کل اشارہ وغیرہ کی شادی اٹینڈ کرنے آئی تھی۔۔۔

ان سب نے حیرت سے اسے دیکھا جسے شاہنور نے کان سے پکڑا ہوا تھا۔۔۔کیوں کہ دولہا صاحب تھے۔۔۔

"آپ یہاں کیا کر رہیں ہیں؟؟" مہر نے اسے دیکھ کر حیرت سے پوچھا جو شاہنور سے اپنا کان چھڑانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

"وہ بس میں یہاں سے گزر رہا تھا تو سوچا کیوں نہ۔۔۔۔۔۔" عالم اپنا کان سہلاتا بولا جو شاہنور کے کرم سے لال ہو گئے تھے۔۔۔

"واہ۔۔۔ بہت ہی شاندار بہانہ تھا پر افسوس کہ یہاں پر کام نہیں آنے والا۔۔۔۔" انابیہ مصنوعی افسوس سے سر ہلاتے بولی۔۔۔۔

"یہ بہانہ نہیں سچ ہے۔۔ اب تم لوگوں کی مرضی یقین کرنا ہے تو کرو نہیں کرنا تو نہ کرو۔۔۔۔" وہ کنکھیوں سے اسٹیج کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ جہاں دونوں دلہنیں گھونگھٹ نکالے جھولے پر بیٹھی تھیں۔۔۔

"بھائی وہاں کہاں دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔" روشنی نے اسکی چوری پکڑی۔۔۔

"تمہیں اس سے مطلب۔۔۔۔ کہیں بھی دیکھوں۔۔۔۔" وہ جل کر بولا۔۔۔۔۔ کیوں کہ جس کے دیدار کے لئے اتنی محنت کی تھی اسے ہی ان لوگوں نے سات پردوں میں چھپا کر رکھا تھا۔۔۔ کیا فائدہ بھلا یہاں آنے کا۔۔ اسنے سوچا۔۔

"جی ہم لوگوں کو اس چیز سے مطلب ہے۔۔۔ کیوں کہ جہاں آپ دیکھ رہے ہیں ابھی وہاں دیکھنے کا آپ کا کوئی حق نہیں ہے۔۔۔۔" جویریہ نے جتانا ضروری سمجھا۔۔۔

"میرے حق کی تو بات ہی مت کرو۔۔۔۔ بس شادی ہو جانے دو۔۔۔۔ تم سب کو بتاؤں گا اچھے سے۔۔۔۔" وہ انھیں دھمکاتا وہاں سے جانے لگا۔۔۔

"ارے رے رے۔۔۔کہاں چلے؟؟اب آئے ہیں تو کچھ فائدہ تو ہونا ہی چاہیے۔۔۔"مہر نے اسے روکا۔۔۔۔

"ہیں سچی۔۔۔"وہ فورا پلٹا۔۔۔

"ہاں نہ۔۔۔"پھر اسے لے کر ایک تخت کی طرف بڑھ گئی جو پھولوں اور گاؤ تکیوں سے سجا ہوا تھا۔۔۔۔

"چلیے بیٹھیں۔۔۔۔"مہر نے اسے کہا۔۔۔وہ فورا تابعداری سے بیٹھ گیا۔۔۔

"چلو کڑیوں ریڈی ہو جاؤ۔۔۔۔"اسنے سب لڑکیوں کو اشارہ کیا۔۔۔۔سبھی اسکے اشارے پر عالم کے گرد کھڑی ہو گئیں۔۔۔اور مہر ماہ نے عالم کی انگلی پکڑ لی۔۔۔

"چلیئے نکالیے ہمارا نیگ۔۔۔۔"اسنے آرام سے کہا۔۔۔

"اوئے کاہے کا نیگ کونسا نیگ۔۔۔۔"وہ اپنی انگلی چھڑاتا حیرت سے بولا۔۔۔جو کہ اب اتنی آسانی سے چھوٹنے والی نہیں تھی۔۔۔

"انگلی پکڑائی کا۔۔۔"انابیہ نے کہا۔۔۔

"لے اب تو تو گیا۔۔۔اب تیرا خون چوسے بغیر تو یہ لوگ تجھے چھوڑے گی نہیں۔۔۔خیر منا اب اپنی۔۔۔"ولید اسکے بازو میں بیٹھتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

"ایسے کیسے۔۔۔اور یہ کونسا نیگ ویگ ہے میں نہیں جانتا۔۔اسلئے شرافت سے میری انگلی چھوڑ دو۔۔۔"وہ اپنی انگلی چھڑانے لگا جسے مہر نے اب اپنے دوپٹے کی چھور سے باندھ دیا تھا۔۔۔۔

"انگلی تو تب ہی چھوٹے گی جب آپ ہمیں ہمارا نیگ دیں گے۔۔۔۔"زرناب مزے سے بولی۔۔۔۔۔

"واہ۔۔۔اچھی زبردستی ہے۔۔۔۔۔" وہ جھلایا۔۔۔۔۔

"کچھ بھی ہو جائے عالم انھیں ایک پھوٹی کوڑی بھی مت دینا۔۔۔۔۔ چاہے بھلے انگلی کی قربانی دینی پڑ جائے تو وہ بھی دے دینا۔۔۔۔۔ جانے دے چار انگلیاں تو ہیں نہ انھیں سے کام چلا لینا مگر ان کے جھانسے میں مت آنا۔۔۔۔۔" ولید نے اسکی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے کہا تو وہ اسے گھورنے لگا۔۔۔۔۔

"آپ کہاں انکی فکر کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ خود کو بھی تو دیکھیں۔۔۔۔" روشنی نے مسکراتے ہوئے کہا تو ولید نے اسے دیکھا پھر اسکے دھیان دلانے۔ پر اسکی نظر اپنی سیدھے ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی پر گئی۔۔۔۔۔۔ جو روشنی نے باتوں کے دوران اپنے دوپٹہ سے باندھ لیا تھا۔۔۔۔۔۔

"ایک سیکنڈ ایک سیکنڈ۔۔۔۔ یہ یہ میرے ساتھ اس طرح کا سلوک کیوں؟؟" اسنے حیرت سے پوچھا۔۔۔۔

"کیوں کہ میرے خیال سے آپ کا شمار بھی دلہے میں ہوتا ہے۔۔۔۔۔" روشنی نے آرام سے کہا۔۔۔۔۔

"ابھی میں کوئی دولہا ولہا نہیں ہو سمجھے تم لوگ۔۔۔۔ بڑے آئے مجھے لوٹنے والے۔" وہ بے نیازی سے بولا۔۔۔۔

"آپ کے بولنے سے فرق نہیں پڑنے والا۔۔۔۔۔ دلہا تو آپ ہیں ہی۔۔۔۔۔ اس لئے اب شرافت سے اپنی جیب ڈھیلی کریں۔۔۔۔" حبیبہ نے بھی روشنی کا ساتھ دیا۔۔۔۔

"میں تو ایک چونی بھی نہیں دوں گا۔۔۔۔" وہ اسی طرح بولا۔۔۔۔

"ہاں مت دینا چاہے بھلے انگلی کی قربانی دینی پڑ جائے۔۔۔۔۔ چار تو ہے ہی نہ انھیں سے کام چلا لینا۔۔۔۔۔۔" عالم نے طنزیہ انداز میں ولید کے جملے اسے لوٹائے۔۔۔۔۔

"تم تو جلے ہوئے ہی بیٹھے ہو۔۔۔۔ تمہاری نظر لگی ہے لگتا جبھی ان فقیرنیوں کو مجھے لوٹنے کا خیال آیا۔۔۔۔" وہ تپ کر بولا۔۔۔۔

"ایک دوسرے کو مشورے بعد میں دے لینا ابھی شرافت سے دونوں لوگ اپنی اپنی جیبیں ڈھیلی کریں۔۔۔۔۔۔" شاریہ نے انھیں ٹوکا۔۔۔۔۔

"میں تو نہیں دے رہا۔۔۔۔" دونوں نے ایک زبان ہو کر کہا۔۔۔۔۔

"دینا تو پڑے گا ہی نہیں تو بھول جائیں دلہن بھی۔۔۔۔۔" انابیہ نے دھمکایا۔۔۔

"ارے واہ۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ کونسا انصاف ہے۔۔۔۔" عالم تڑپ کر بولا۔۔۔۔

"ہاں تو پھر جلدی سے اپنی جیب خالی کریں۔۔۔۔" مہر نے اسے کہا۔۔۔۔۔۔ تو اسنے برا سا منہ بناتے ہوئے اپنا والٹ نکالا۔۔۔

"آپ کیا سوچ رہے ہیں آپ بھی اپنا والٹ نکالیں۔۔۔" روشنی نے ولید سے کہا۔۔۔۔ جس کا کوئی ارادہ نہیں تھا پیسے دینے کا۔۔۔۔۔

"مجھے کوئی مسلہ نہیں ہے۔۔۔۔ تم لوگ میری دلہن لے جاسکتے ہو۔۔۔۔۔۔" وہ اطمینان سے بولا۔۔۔۔۔

"کتنے بڑے کنجوس ہیں ولی بھائی آپ۔۔۔۔۔" شاریہ تاسف سے بولی۔۔۔۔۔

"ہاں ہوں میں کنجوس۔۔۔۔۔ کچھ بھی بولو میں تم لوگوں کے جھانسے میں نہیں آنے والا۔۔،" اس نے لاپرواہی سے کہا۔۔۔۔۔

"لیکن یہ غلط ہے۔۔۔۔۔۔ آپ کو دینا ہی پڑے گا۔۔۔۔۔" انابیہ نے کہا۔۔۔۔۔

"میں تو نہیں دے رہا۔۔۔۔۔بھلے انگلی کاٹ لو۔۔۔۔۔"وہ بولا۔۔۔۔۔

"جویریہ ذرا چاقو تو لانا۔۔۔۔۔"حبیبہ نے کہا۔۔۔۔

"لیکن کیوں۔۔۔۔۔؟؟"اسنے حیرت سے پوچھا۔۔۔۔

"پہلے لاو تو سہی۔۔۔۔۔"وہ بولی تو جویریہ چاقو لے آئی۔۔۔۔

"اب بتاؤ تم کیا کرو گی اسکا۔۔۔۔"انابیہ نے پوچھا۔۔۔

"انگلی کاٹوں گی۔۔۔۔ان کی۔۔۔۔۔"وہ کہہ کر ولید کا ہاتھ پکڑنے لگی۔۔۔۔

"چلیں جلدی بتائیں۔۔۔۔۔انگلی دینی ہے یا نیگ دینا ہے۔۔۔۔۔"اس نے یوں پوچھا گویا اس کے انکار کرنے پر سچ میں اس کی انگلی کاٹ دے دی گی۔۔۔۔۔۔

"انگلی۔۔۔۔"وہ بلاتوقف بولا۔۔۔۔۔یہ سنتے ہی حبیبہ نے چاقو اس کی انگلی پر رکھا ہی تھا کہ خون کا فوارہ ابل پڑا۔۔۔۔۔سب لڑکیاں یہ دیکھ کر بوکھلا گئیں۔۔۔۔وہ تو صرف مذاق کر رہیں تھیں مگر یہ سب ہو جائے گا کسی کو گمان بھی نہ تھا۔۔۔۔۔مہر جو مزے سے عالم کے دئے گئے۔۔۔۔نوٹ گن رہی تھی بوکھلا گئی اور سب پھینک پھانک کر جلدی سے اپنا دوپٹہ اسکی انگلی میں لپیٹنے لگی۔۔۔اور لاشعوری طور پر خون کو روکنے کی سعی کرنے لگی۔۔ پھر اسے زبردستی گھسیٹ کر اندر لے گئی جو مسلسل کراہ رہا تھا۔۔۔۔۔۔اسنے فکرمندی سے ولید کو دیکھا۔۔۔

"کیا بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔۔۔"وہ فکر سے پوچھنے لگی۔۔۔۔جس پر ولید نے ہونٹ بھینچتے ہوئے صرف سر ہلانے پر اکتفا کیا۔۔۔۔۔۔

وہ اسے اپنے کمرے میں لے آئی اور اسکے زخم کو فرسٹ ایڈ دینے لگی۔۔۔وہ ڈرتے ڈرتے اسے دوا لگا رہی تھی۔۔۔۔اسنے غلطی سے بھی زخم نہیں دیکھا تھا وہ بغیر دیکھے اندازہ ہی پٹی کر رہی تھی۔۔۔۔کیوں کہ اس سے زخم دیکھے ہیں جاتے تھے۔۔۔وہ کبھی خود کے بھی چوٹ لگتی تھی تو دیکھتی نہیں تھی۔۔۔اسنے کپکپاتے ہاتھوں سے اسے فرسٹ ایڈ دیا۔۔۔۔ولید اسکی تمام کاروائی بغور دیکھ رہا تھا۔۔۔وہ جھکی ہوئی پٹی پر گانٹھ باندھ چکی تو اسنے اپنا سر اوپر اٹھایا تو اسکا سر ولید کے سر سے ٹکرایا۔۔۔۔اسنے نظریں اٹھا کر ولید کو دیکھا جو اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔نہ جانے اس کی آنکھ میں کیا تھا جو وہ زیادہ دیر نہ دیکھ پائی اور نظریں جھکا لیں۔۔۔۔اسکی اس ادا پر ولید مسکرایا۔۔۔۔۔۔اور اس سے ذرا فاصلے پر ہوا۔۔۔

"اب تو درد نہیں ہو رہا نہ۔۔۔۔اگر ہو رہا ہو تو پین کلر دوں۔۔۔"وہ فکرمندی سے بولی۔۔۔۔

"نہیں اب نہیں ہو رہا۔۔۔اب ظاہر ہے تم اتنے پیار سے فرسٹ ایڈ دو گی تو درد کیوں کر ہونے لگا۔۔۔۔۔"

اسنے کہا تو مہر اسے گھور کر رہ گئی کہ اس سیچویشن میں بھی یہ چھچھورے پن سے باز نہیں آئے گا۔۔۔

"ویسے ایک بات کہوں۔۔۔۔"ولید اسکے ساتھ باہر آتے ہوئے بولا۔۔۔

"ہاں بولو۔۔۔"مہر اپنا دوپٹہ صاف کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

"یہ جو تم صاف کر رہی ہو نہ یہ شیرہ ہے۔۔۔۔"وہ بولا۔۔۔

"شیرہ۔۔۔۔لیکن۔۔۔کیسے؟؟"اسنے الجھ کر پوچھا۔۔۔

"کیوں کہ میری انگلی کٹی ہی نہیں تھی۔۔۔۔۔یہ تو میں نے تھال سے اٹھا کر اپنی انگلی میں لگایا تھا۔۔۔۔۔"وہ آرام سے بتانے لگا۔۔۔

"مطلب جو میں نے۔۔۔۔۔" اسنے بات سمجھنے کی کوشش کی پھر اپنے دوپٹے کو سونگھا وہ واقعی شیرہ تھا۔۔۔۔۔ اسکا مطلب ولید نے اسے بے وقوف بنایا اور تو اور خدمت الگ کروائی۔۔۔۔۔ اسنے کڑے تیوروں سے اسے گھورا جو شرارتی مسکان لئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ آستین چڑھاتے اسکی طرف بڑھی جو اسکے ارادے بھانپ کر بھاگ چکا تھا۔۔۔۔۔

جب مہر باہر آئی تو سب دولہے صاحب کو گانا گانے کے لئے کہہ کر رہے تھے۔ دولہے میاں نے فوراحامی بھری لی گویا پہلے ہی سے تیار بیٹھے تھے گانے کے لئے۔ دف لیا اور اسے بجاتے ہوئے شروع گئے۔

یہ کڑیاں نشے دی پڑیاں

ادھر مہر وغیرہ کو بھی جوش چڑھا۔۔

یہ منڈے گلی دے غنڈے

یہ کڑیاں نشے دی پڑیاں

یہ منڈے گلی دے غنڈے

نشے دی پڑیاں

گلی دے غنڈے

وہ اسٹیج کی طرف دیکھتے ہوئے گانے لگا۔۔

او مہندی لگا رکھنا

ڈولی سجا کے رکھنا

مہندی لگا رکھنا

ڈولی سجا کے رکھنا

لینے تجھے او گوری

آئے گے تیرے سجنا

مہندی لگا رکھنا

ڈولی سجا کے رکھنا

سب لڑکیاں بھی گانے لگیں۔۔۔

او سہرا سجا کے رکھنا

چہرہ چھپا کے رکھنا

سہرا سجا کے رکھنا

چہرہ چھپا کے رکھنا

عالم کھسکتے کھسکتے اسٹیج تک پہنچ چکا تھا۔۔۔۔۔ جہاں پہلے ہی انابیہ کھڑی ہو گئی۔۔۔۔ اور اسے دور رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے۔۔۔۔۔

یہ دل کی بات اپنے

دل میں دبا کے رکھنا

سہرا سجا کے رکھنا

چہرہ چھپا کے رکھنا

مہندی لگا رکھنا

ڈولی سجا کے رکھنا

وہ حسرت سے اشارہ کی طرف دیکھ کر بولا۔۔۔۔۔۔جو پوری طرح گھونگھٹ میں تھی۔۔۔

اڑ اڑ کے تیری زلفیں کرتی ہیں کیا اشارے

دل تھام کے کھڑے ہیں عاشق سبھی کنوارے

وہ دل پر ہاتھ رکھ کر فدویانہ انداز میں گا رہا تھا۔۔۔ادھر گھونگھٹ میں بیٹھی اشارہ سوچ رہی تھی۔۔۔۔یہ انھیں کیا ہوا ہے جو یوں پاگل پن دکھا رہیں ہیں۔۔۔۔۔ایمن سے فرصت مل گئی جو یہاں آئے ہیں۔۔۔۔۔ظاہر تو یوں کیا جا رہا ہے گویا میرے عشق میں گوڈے گوڈے ڈوبے ہوں۔۔۔۔۔۔

چھپ جائیں ساری کڑیاں گھر میں شرم کے مارے

گاؤں میں آ گئے ہیں پاگل شہر کے سارے

کمر پر ہاتھ رکھ کر لڑکوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انھیں منہ چڑھا کر وہ سب گا کم اور حلق زیادہ پھاڑ رہی تھیں۔۔۔۔۔۔

نظریں جھکا کے رکھنا

دامن بچا کے رکھنا

نظریں جھکا کے رکھنا

دامن بچا کے رکھنا

لینے تجھے او گوری

آئیں گے تیرے سجنا

مہندی لگا رکھنا

ڈولی سجا کے رکھنا

سہرا سجا کے رکھنا

چہرہ چھپا کے رکھنا

میں ایک جوان لڑکا تو ایک حسین لڑکی

یہ دل مچل گیا تو میرا قصور کیا ہے

بلال جویریہ کو دیکھتے ہوئے گا رہا تھا۔۔۔۔جب اسکی نظر بھی بلال پر پڑی جو بڑی ہی لائیٹیں مارتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔اسکے دیکھنے پر بھی اسنے نظروں کا زاویہ نہیں بدلا۔۔۔۔۔جس پر جویریہ نے اسے ایک تیکھی قسم کی گھوری سے نوازا۔۔۔۔۔

رکھنا تھا دل پے قابو یہ حسن تو ہے جادو

جادو ہی چل گیا تو میرا قصور کیا ہے

وہ بلال کو دیکھتے ہوئے گویا وارن کر رہی تھی۔۔۔۔جسے وہ بخوبی سمجھ رہا تھا۔۔۔۔پر کر بھی کیا سکتا تھا بے چارہ۔۔۔۔۔۔

راستہ ہمارا تکنا

دروازہ کھلا رکھنا

راستہ ہمارا تکنا

دروازہ کھلا رکھنا

لینے تجھے اوٗ گوری

آئیں گے تیرے سجنا

وہ پھر سے سب سے نظریں بچاتے اسٹیج تک پہنچ گیا تھا۔۔۔۔۔۔

کچھ اور اب نا کہنا

کچھ اور اب نا کرنا

کچھ اور اب نا کہنا

کچھ اور اب نا کرنا

یہ دل کی بات اپنے

دل میں دبا کے رکھنا

اور اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھتا لڑکیوں نے اسے جا لیا اور اسکے گرد گھیرا ڈالے گانے لگیں۔۔۔

مہندی لگا رکھنا

ڈولی سجا کے رکھنا

سہرا سجا کے رکھنا

چہرہ چھپا کے رکھنا

شاوا شاوا

------------*-----------------------------

"ارے ہاں ایک چیز کو ہم لوگ بھول ہی گئے۔۔۔۔۔" شاہنور سر پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی۔۔۔۔اس وقت صرف گھر کے لوگ ہی بچے تھے۔۔۔۔ مہمان سارے جا چکے تھے۔۔۔۔ دلہنیں بھی اپنے روم میں چلی گئیں تھی۔۔۔ابھی لان میں صرف ینگ پارٹی ہی تھی جو گپیں ہانک رہی تھی۔۔۔۔

"کیا بھول گئے؟؟" انابیہ نے پوچھا تو سب ہی سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگیں۔۔پھر اسنے انھیں جو بتایا۔۔۔وہ سن کر ساری لڑکیاں ایکسائٹیڈ ہو گئیں۔۔۔۔انہوں نے معیز اور عمار کو بلایا۔۔۔۔۔

"یہ سب کیا ہے؟؟" ولید نے حیرت سے انکی کروائی دیکھی۔۔۔۔۔۔تو باقی سارے لڑکے بھی متوجہ ہوئے۔۔۔۔انکے تاثرات بھی ولید سے مختلف نہ تھے۔۔۔کیوں کہ لڑکیوں نے عمار اور معیز کی مدد سے لان کے بیچ میں ایک بڑا سا پانی کا ٹب رکھوایا تھا اور اب اس میں ڈھیر ساری گلاب کی پتیاں ڈال رہی تھیں۔۔۔۔

"یہ ایک رسم ہے۔۔۔" جواب شاہنور کی طرف سے آیا تھا۔۔۔

"کیا؟؟یوں رات میں لان میں باتھ ٹب رکھ کر اس میں گلاب کی پتیاں ڈالنا رسم ہے۔۔۔۔"عباد نے حیران ہو کر کہا۔۔۔۔

"افوہ۔۔۔۔یہ رسم نہیں ہے رسم وہ ہے جو ابھی ہم لوگ کرے گے۔۔۔"جویریہ پتیاں ڈالتی ہوئی بولی۔۔۔۔۔

"ایک سکینڈ۔۔۔کیا کرنے والے ہو تم لوگ؟؟ کچھ الٹا سیدھا کرنے کا ارادہ تو نہیں۔۔۔۔"بلال نے کہا تو جویریہ نے پہلے اسے کڑی نظروں سے دیکھا۔۔۔

"اپنی عقل کے مطابق مت سوچا کرو تو زیادہ بہتر ہے۔۔۔۔سمجھے ابھی دیکھ لینا کیا کرنے والے ہیں۔۔۔۔"وہ ناک چڑھا کر بولی۔۔۔سب کے سامنے اس عزت افزائی پر وہ کھسیا کر رہ گیا۔۔۔اوپر سے عالیان کی مسکراہٹ جو اسے تپا رہی تھی۔۔۔۔

"ہاں تو۔۔۔دولہے صاحب ادھر آیئے۔۔۔"شاہنور نے عالم کو آنے کا اشارہ کیا۔

"کیوں؟؟"اسنے حیرت سے پوچھا۔۔۔۔

"بھائی آؤ تو سہی۔۔۔۔"وہ نا سمجھی سے انکی طرف آیا۔۔۔پھر انہوں نے اسے ایک تخت پر بیٹھنے کہا۔۔۔جو خالی تھا۔۔۔۔۔۔وہ اسی طرح بیٹھ گیا۔۔۔

"چلیں اب اپنے کپڑے اتاریں۔۔۔۔"روشنی نے کہا۔۔۔۔

"دماغ ٹھیک ہے تمہارا۔۔۔"وہ اچھل ہی تو گیا۔۔۔حد ہے یعنی کہ کپڑا اتارنا وہ بھی اتنی ساری لڑکیوں کے سامنے۔۔۔لاحولاولہ قوت۔۔۔۔۔

"لو۔۔۔اب تجھے یہ دن بھی دیکھنا تھا۔۔۔"رضوان نے کہا۔۔تو عالم اسے گھور کر رہ گیا۔۔۔۔

"افوہ۔۔۔۔۔میرے کہنے کا مطلب ہے۔۔۔کرتا اتاریں اپنا۔۔۔"اسنے گڑبڑا کر کہا۔۔۔

"لیکن کرنا کیا ہے تم لوگوں نے؟؟" وہ پوچھنے لگا۔۔۔۔۔۔

"یہ ایک رسم ہے کہ مہندی کے دن دولہے کو گلاب کے پانی سے اسکی سالیاں اور بہنیں نہلاتی ہیں۔۔۔۔۔۔"

زرناب نے تفصیل سے بتایا۔۔۔۔۔

"میں نہیں نہا رہا۔۔۔۔" عالم فوراً بدک کر اٹھا جسے سب لڑکیوں نے دوبارہ بیٹھا دیا۔۔

"افوہ۔۔۔۔۔۔لڑکیوں کی طرح نخرے نہ دکھائیں۔۔۔۔۔" انابیہ نے کہا۔۔

"چلو اب تم بھی آؤ یا کوئی انویٹیشن دینا پڑے گا۔۔۔" اب شاہنور نے ولید سے کہا۔۔۔

"کیا مطلب؟؟" وہ بدکا۔۔۔۔

"ارے بھائی آؤ نہ اتنا اچھل کیوں رہے ہو۔۔۔" شاریہ اسے گھسیٹ کر لائی۔۔۔۔

"میں پہلے ہی بتا دے رہا ہوں کوئی مجھ سے پھوٹی کوڑی کی بھی امید نہ رکھے۔۔۔۔۔۔" اسنے انگلی اٹھاتے ہوئے انھیں متنبہ کیا۔۔۔۔

"اوئے۔۔۔۔۔کیا اب بھی پیسے لیں گی۔۔۔۔۔میں تو چلا اللہ کے شکر سے دونوں ہاتھ سلامت ہے خود سے بھی نہا سکتا ہوں۔۔۔۔۔" عالم پریشان سا اٹھا۔۔۔۔۔جس کو پھر سے بیٹھا دیا گیا۔۔۔۔۔۔

"نہیں بھائی۔۔۔۔اب روئے تو نہیں۔۔۔۔۔۔نہیں لیتے پیسے آپ بھی کیا یاد کریں گے کہ کن سنخیوں سے پالا پڑا ہے۔۔۔۔۔" مہر نے شان بے نیازی سے کہا۔۔۔۔۔۔

"جی بہت اچھے سے یاد ہے۔۔۔۔۔پوری جیب میری کچھ دیر پہلے تم نے ہی خالی کی ہے۔۔۔۔۔" عالم نے طنزیہ انداز میں کہا۔۔۔۔۔۔

"لگتا ہے۔۔۔ ہم لوگوں کی اچھائی آپ کو راس نہیں آرہی۔۔۔۔"زرناب بولی۔۔۔

"اچھا بابا لڑ جھگڑ بعد میں لینا۔۔۔۔ پہلے رسم کر لیں دیر ہو گئی ہے کافی۔۔۔"شاہنور نے مداخلت کی۔۔۔ وہ دونوں جب بیٹھ گئے تو باری باری سب لڑکیاں ان کے اوپر پانی ڈالتی۔۔۔ جب مہر کا نمبر آیا تو اسنے عالم کے اوپر پانی ڈالا اور جانے لگی تو ولید نے اسے ہاتھ پکڑ کر روک لیا۔۔۔

"آ ہہمم۔۔۔۔ یہ پبلک پلیس ہے۔ اس لئے موقع محل کا لحاظ کریں۔۔۔۔"حبیبہ نے شرارت سے گلا کھنکارا۔۔۔

"تو کیا ہوا۔۔۔ تم تو ایسے بول رہی ہو۔۔۔ جیسے میں نے کچھ۔۔۔۔۔۔"ولید کے جملہ مکمل کرنے سے پہلے ہی مہر نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔۔۔۔ بد تمیز نہ ہو تو۔۔۔

"یہ آپ دونوں کا چل کیا رہا ہے ہاں۔۔۔ لگتا ہے نکاح کے ساتھ رخصتی بھی کروانی پڑے گی۔۔۔۔"انابیہ نے کہا تو مہر اسے گھور کر رہ گئی۔۔۔۔

"ارے بہنا یہ غضب نہ کرنا ورنہ یہ جو تمہاری بہن ہے نہ اسنے مجھے بغیر پاسپورٹ اور ویزا کے ڈائریکٹ اوپر پہنچا دینا ہے۔۔۔۔"اسنے ڈرنے کی ایکٹنگ کی۔۔۔

"ہاتھ چھوڑ رہے ہو یا نہیں۔۔۔۔"وہ غرائی۔۔۔

"نہیں۔۔۔"وہ اطمینان سے بولا تو مہر نے غصے سے اسے گھورا جو مزے سے اپنی بتیسی کی نمائش کر رہا تھا۔۔۔ مہر کو اس وقت وہ زہر سے کم نہ لگا۔۔۔۔ اسنے غصے میں ہی پانی کا مگ لیا اور زور سے ولید کے اوپر پھینکا جو وہ ڈاج دے گیا۔۔۔ اسے پہلے ہی مہر کے ردعمل کا پتا تھا۔۔۔ ولید کے جھکنے سے پانی معیز پر گیا۔۔۔ وہ جو موبائل

میں گیم کھیل رہا تھا ہڑبڑا کر اس طرف متوجہ ہوا پہلے اسنے اپنے فیوریٹ شرٹ کو دیکھا جو اچھے سے ڈائی ہو چکی تھی۔۔۔ پھر گھور کر اس کارنامے کو انجام دینے والے کو دیکھا۔۔۔۔ اور پانی کا مگ شاریہ سے چھین کر مہر کے اوپر پھینکا جو اسکے بروقت ہٹنے پر زرناب کے چہرے پر فوارے کی صورت پڑا۔۔۔۔۔۔ زرناب اس افتاد پر چونک گئی۔۔۔۔ پھر اسنے معیز کو بڑی پیاری نظروں سے دیکھا۔۔۔ جس کا مطلب وہ بخوبی سمجھتا تھا۔۔۔ مارے گئے۔۔۔ اب یہ ریبٹ چھوڑے گی نہیں۔۔۔۔ اسنے زرناب کو مسکرا کر دیکھا جو پانی لینے بڑھی تھی۔۔۔ اور وہاں سے نو دو گیارہ ہو گیا۔۔۔ زرناب نے پانی لے کر زور سے سامنے پھینکا جو نیند میں جھومتے عالیان کو ہوش کی دنیا میں لے آیا۔۔۔۔ عالیان پر پانی پڑتے دیکھ کر وہ سٹپٹائی اور جلدی سے مگ وہیں پاس کھڑے بلال کو تھما کر عالیان کے متوجہ ہونے سے پہلے وہاں سے غائب ہو گئی۔۔۔۔۔ عالیان نے خونخوار نظروں سے بلال کو دیکھا جو حیرت سے کبھی مگ کو اور کبھی زرناب کو دیکھنے لگا جو اسے مگ پکڑا کر چلی گئی تھی۔۔۔۔ عالی جارحانہ عزائم لئے بلال کی طرف بڑھا اور مگ اس سے چھین لیا۔۔۔۔ بلال نے اسے بھی حیران ہو کر دیکھا۔۔۔۔ اسے سمجھ نہ آیا یہاں چل کیا رہا ہے کبھی کوئی مگ پکڑا رہا تھا تو کوئی چھین رہا تھا۔۔ وہ شانے اچکا کر آگے بڑھنے لگا جب اس پر ایک چھپاکے سے پانی پڑا۔۔۔ اسنے مڑ کر پیچھے عالی کو دیکھا۔۔ اور اس سے مگ لے کر پانی لینے بھاگا۔۔۔ آخر کو اسے بھی بدلہ لینا تھا عالی سے۔۔ پھر اسکے بعد جو پانی کا کھیل شروع ہو گیا۔۔ اب کسی کو کوئی رسم کی پرواہ نہ تھی سب کو خود کو بھیگنے سے بچانا تھا۔۔۔ معیز اور عمار نے میوزک آن کر دیا تھا۔۔۔۔

اتنا مزہ کیوں آ رہا ہے

تونے ہوا میں بھانگ ملایا

سونگ سنتے ہی سب لڑکیوں میں جوش آگیا۔۔۔اور وہ ڈانس کرنے لگیں۔۔۔

اتنا مزہ کیوں آرہا ہے

تونے ہوا میں بھانگ ملایا

دوگنا نشہ کیوں ہو رہا ہے

آنکھوں سے میٹھا تونے کھلایا

جبھی ولید چپ چاپ مہر کے پیچھے گیا اور اسکے کچھ سمجھنے سے پہلے اسے گود میں اٹھا کر پانی کے ٹب میں پھینک دیا۔۔۔

ہو تیری ململ کی کرتی گلابی ہوگئی

منچلی چال کیسے نوابی ہوگئی

اس اچانک افتاد پر وہ بوکھلا گئی۔۔۔

بلم پچکاری جو تونے مجھے ماری

تو سیدھی سادی چھوری شرابی ہوگئی

ہاں، جینس پہن کے جو تونے مارا ٹھمکا

تو لَٹّو پڑوسن کی بھابھی ہوگئی

وہ غصے سے باہر نکلی اور ولید کی طرف بڑھی۔۔۔جو اسے چڑھاتے ہوئے پورے لان میں دوڑانے لگا۔۔۔ادھر موقع کا فائدہ اٹھا کر دولہے میاں کھسک رہے تھے۔۔روشنی اسکی طرف ہی متوجہ تھی۔۔۔اور اس سے پہلے کے وہ اس تک پہنچتی کسی نے اسکی کلائی پکڑ لی۔۔۔

تیری کلائی ہے، ہاتھوں میں آئی ہے

میں نے مروڑا تو لگتی ملائی ہے

اسنے پلٹ کر دیکھا تو وہ رضوان تھا۔۔۔رضوان روشنی کو دیکھ چکا تھا عالم کی طرف جاتے ہوئے اس لئے اسنے روشنی کو روکا تھا۔۔۔

مہنگا پڑیگا یہ چسکا ملائی کا

اُپو اس کرنے میں تیری بھلائی ہے

"کیا میں اس بے تکلفی کی وجہ پوچھ سکتی ہوں۔۔۔" اسکا اشارہ ہاتھ پکڑنے کی طرف تھا۔۔۔

"وہ مجھے پیاس لگی ہے۔۔۔" اسنے گڑبڑا کر بہانہ گھڑا۔۔۔

"تو کیا میں کنواں ہوں جو آپ میرے پاس آئے ہیں۔۔۔اپنی پیاس بجھانے۔۔۔" وہ جھنجھلا کر بولی۔۔۔

"نہیں وہ مجھے نہیں پتا کہ پانی کہاں ملے گا۔۔۔" اسنے جلدی سے کہا۔۔۔

"وہ ادھر۔۔۔" وہ اسے اشارہ کر کے بتانے لگی۔۔۔

"تھینک یو۔۔۔" اسنے کہا۔۔۔

ہو بندیا تیری مہتابی ہو گئی

دل کے ارمانوں میں بے حسابی ہو گئی

"اب آپ میرا ہاتھ چھوڑنے کا کیا لیں گے۔۔۔۔۔" وہ روشنی کو دیکھتے ہوئے کھو گیا تھا جب اسے اسکی جھنجھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔۔۔

"اوہ۔۔۔سوری۔۔۔" اسنے جلدی سے اسکا ہاتھ چھوڑا۔۔۔

"ویسے اگلی دفع کوئی ڈھنگ کا بہانہ بنانا اگر اپنے دوست کو بچانا ہو تو۔۔۔" وہ جاتے ہوئے طنزیہ انداز میں بولی۔۔۔

اسکی بات سن کر تو وہ خفیف سا ہو گیا۔۔۔

بلم پچکاری جو تو نے مجھے ماری

تو سیدھی سادی چھوری شرابی ہو گئی

ہاں، جینس پہن کے جو تو نے مارا ٹھمکا

تو لٹو پڑوسن کی بھابھی ہو گئی

عمار اور معیز کب سے شاریہ کو تاڑ رہے تھے کہ اسے پانی میں پھینکنا ہے کیوں کہ صرف وہ بچی ہوئی تھی۔۔۔ عمار اور معیز نے ایک دوسرے کو اشارہ کیا اور شاریہ کے پاس آئے جو سیلفی لیتے ہوئے بڑے مزے سے وہاٹس اپ سٹیٹس اپلوڈ کر رہی تھی۔۔۔ پھر اسے دونوں نے مل کر اٹھایا اور جا کر پانی میں پھینک دیا۔۔۔ پہلے تو شاریہ کچھ سمجھ ہی نہ پائی پھر جو ٹھنڈا ٹھنڈا پانی پڑا تو اسکی عقل نے کام کرنا شروع کیا اور جیسے ہی سمجھ میں آیا وہ چیختے ہوئے پانی سے باہر آئی اور انھیں گالیاں دیتے ہوئے انکے پیچھے بھاگنے لگی۔۔۔

"کمینوں۔۔۔۔کتوں۔۔۔۔خچروں۔۔۔۔گدھوں۔۔۔۔۔"

کیوں "نو- کینسی" کی ہونٹوں پے گالی ہے

جبکہ تیرے دل کا کمرہ تو خالی ہے

(کمرہ تو خالی ہے)

وہ دونوں زور زور سے گاتے ہوئے اسے چڑا رہے تھے۔۔۔

مجھکو پتا ہے رے

کیا چاہتا ہے تُو

بولی بھجن تیری

نیت قوالی ہے

مہر جب ولید کے پیچھے بھاگتے بھاگتے تھک گئی تو اسے اپنی سینڈل پھینک کر مارنے لگی۔۔۔ جسے وہ کیچ کر کے اسی کی طرف پھینک دیتا۔۔۔

کتنی یہ حاضر جوابی ہو گئی

تُو تو ہر تالے کی آج چابی ہو گئی

بلم پچکاری جو تو نے مجھے ماری

تو سیدھی سادی چھوری شرابی ہو گئی

ہاں، جینس پہن کے جو تو نے مارا ٹھمکا

تو لَٹُّو پڑوسن کی بھابھی ہو گئی

ہاں, بولے رے زمانہ خرابی ہو گئی

ہاں, بولے رے زمانہ خرابی ہو گئی.

یہ ماحول مہندی کی رسم کم اور ہولی کا سماں زیادہ لگ رہا تھا۔۔۔ سبھی ایک دوسرے کو بھیگا رہے تھے۔۔۔ ایک دوسرے کے پیچھے دوڑ رہے تھے۔۔۔

--------*--------------------

وہ بیڈ پر نیم دراز تھی۔۔۔ مہندی ابھی تک سوکھی نہیں تھی۔۔۔ اس لئے وہ ہاتھ پیر پھیلائے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ نیند تو آنی نہیں تھی۔۔۔ وہ اپنی زندگی کو سوچنے لگی جو کل سے بدلنے والی تھی۔۔۔۔۔ اسے ہمیشہ کے لئے یہاں سے جانا تھا۔۔۔۔ نئی زندگی کی شروعات کرنی تھی۔۔۔۔۔ اگر سب کچھ نارمل ہوتا ایمن کو وہ نہ دیکھتی تو شاید یہ سب کچھ اس کے لئے اتنا مشکل نہ ہوتا۔۔۔۔۔ ابھی وہ یہ سب سوچ رہی تھی جب لان سے شور شرابے کی آواز آنے لگی۔۔۔۔ اسے ان سب پر رشک آیا جو کتنی بے فکری سے قہقہے لگا رہے تھے۔۔۔۔ بار بار اسکی نگاہوں کے سامنے عالم اور ایمن کے چہرے آنے لگتے۔۔۔۔ اسنے جھنجھلا کر سر جھٹکا۔۔۔۔ وہ ایسی ہی تھی کوئی بات کو اگر سر پر سوار کر لیتی تو مشکل ہی سے اسکے ذہن سے وہ بات نکلتی۔۔۔۔ ابھی بھی وہ عالم کو ہی سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔ جب کسی نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔ وہ چونک کر متوجہ ہوئی۔۔۔۔۔ سامنے عالم کھڑا تھا اسے دیکھ کر اشارہ شوکڈ رہ گئی۔۔۔ اسے لگا وہ اسکا وہم ہے اسنے اپنا سر جھٹکا مگر پھر بھی اسے عالم دکھائی دے رہا تھا۔۔۔ وہ بے اختیار ہاتھ بڑھا کر اسکا چہرا چھونے لگی۔۔ عالم جو مسکراتے ہوئے اس کی کیفیت سمجھ رہا تھا خود ہی اپنا چہرہ اسکے چہرے نزدیک لے آیا کہ ان دونوں کی سانسیں ایک دوسرے کے چہرے کو

جھلسانے لگی۔۔۔۔اسنے اپنے گالوں کو اشارہ کے گالوں سے مس کیا۔۔۔۔اسکے لمس سے وہ ہوش میں آئی اور اسکی قربت محسوس کر کے وہ بوکھلا کر پیچھے ہٹی۔۔۔۔اسے سمجھ آگیا کہ جسے وہ اپنا وہم سمجھ رہی ہے درحقیقت وہ اسکے سامنے کھڑا ہے۔۔۔۔یہ سوچ آتے ہی اشارہ نے چلانے کے لئے منہ کھولا جسے عالم نے فوراً اپنے مضبوط ہاتھوں سے بند کر دیا۔۔۔۔۔۔۔وہ آنکھیں پھاڑے عالم کو دیکھ رہی تھی جو اسکے منہ پر ہاتھ جمائے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

"شش۔۔۔۔آواز نہیں کرنا۔۔۔۔۔ہاتھ ہٹا رہا ہوں۔۔۔۔۔"وہ اسکے کان میں سرگوشی کرتا ہوا بولا۔۔۔۔۔۔اور اسکے منہ سے ہاتھ ہٹا دیا۔۔۔۔۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟؟"اسنے حیرت سے پوچھا۔۔۔۔۔

"جو کل نہیں کر پایا تھا۔۔۔۔۔"وہ معنی خیزی سے بولا۔۔۔۔۔اور اسکی طرف جھکا۔۔۔۔۔

"مطلب!!۔۔۔؟؟"اسکے پوچھتے پوچھتے ہی وہ اپنا"مطلب"پورا کر چکا تھا۔۔۔اسکی حرکت پر وہ تو شوکڈ ہی رہ گئی تھی۔۔۔

"آپ آپ نہایت ہی فضول انسان ہیں۔۔۔۔۔۔"اسنے شرم اور غصے سے سرخ چہرے کے ساتھ کہا۔۔۔۔

"ابھی جب کچھ کیا نہیں تب یہ بول رہی ہو۔۔۔۔۔پھر پتا نہیں کل کتنے القابات سے نوازو گی۔۔۔۔خیر کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔میں وہ سب برداشت کر لوں گا۔۔۔۔۔"وہ شرارتی انداز میں بولا۔۔۔۔۔اسے اشارہ کا تپا تپا چہرہ مزہ دے رہا تھا۔۔۔

"آ آ آپ۔۔۔۔۔" غصے کی زیادتی سے اسکے منہ سے الفاظ نہیں نکل رہے تھے۔۔۔اسکے غصے کو دیکھ کر وہ زرا محظوظ ہوا اور پھر سے جھکا جس پر اشارہ سٹپٹا کر پیچھے ہوئی مگر تب تک دیر ہو چکی تھی۔۔۔۔عالم کے ہٹتے ہی اسنے بے اختیار اپنے دونوں گالوں پر ہاتھ رکھے جو اسکے "مطلب" کے چکر میں دہک رہے تھے۔۔۔۔اسنے گالوں پر ہاتھ رگڑ کر اسکے لمس کو مٹانے کی کوشش کی تبھی عالم نے اسکے ہاتھ پکڑ لیئے۔۔۔اور اسکا دھیان مہندی کی طرف دلایا۔۔۔تو وہ بوکھلا کر اپنے ہاتھوں کی مہندی دیکھنے لگی جو شاید سوکھ چکی تھی نہیں تو ابھی عالم کے لمس سے گالوں پر جو نشان نہیں پڑے تھے وہ مہندی سے یقینا نقش و نگار بن چکے ہوتے۔۔۔۔اسنے خفگی سے عالم کو دیکھا اور اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتا جب دروازہ نوک ہوا۔۔۔۔اس افتاد پر تو دونوں ہی بوکھلائے۔۔۔۔

"آپ ادھر آئیں۔۔۔۔" وہ عالم کو پکڑ کر کھڑکی تک لائی۔۔۔۔۔

"کیوں لیکن؟؟" اسنے حیرت سے پوچھا۔۔۔

"کودیں یہاں سے نیچے۔۔۔" وہ بڑے آرام سے بولی۔۔۔

"دماغ ٹھیک ہے تمہارا۔۔۔؟؟" اسنے اشارہ کو سر سے لے کر پیر تک گھورا۔۔۔

"ہاں! ٹھیک ہے تب ہی بول رہی ہوں۔۔۔۔" وہ دروازے کی طرف دیکھ کر بولی جہاں پر ابھی بھی دستک ہو رہی تھی۔۔۔

" لیکن مجھے بالکل بھی ٹھیک نہیں لگ رہا۔۔۔۔ بھلا کوئی اپنے دلہا کو نکاح سے کچھ گھنٹے پہلے کھڑکی سے نیچے کودنے بولے گا۔۔۔۔۔ خیر کودنے بولے چاہے نہ بولے لیکن مجھے نہ ہی مرنے کا شوق ہے نہ ہی بیساکھی کے سہارے نکاح کروانے کا سمجھیں اشارہ میڈم۔۔ "اسنے طنز کیا۔۔۔۔

"ہاں تو اگر اس طرح پکڑے گئے نہ تو ابو نے ویسے بھی آپ کو بیساکھی میں پہنچا دینا ہے۔۔۔۔۔ اس لئے شرافت کا تقاضا یہی ہے کہ چپ چاپ یہی سے کود جائیں۔۔۔۔ "وہ بھی طنزیہ انداز میں گویا ہوئی۔۔۔۔۔

"واہ تم نے تو مجھے مروانے کی پلاننگ کروا رکھی ہے۔۔۔۔۔۔۔ "اسنے کہا۔۔۔۔

"افوہ۔۔۔۔۔ جلدی کریں جو بھی کرنا ہے۔۔۔۔ "وہ جھنجھلا کر بولی کیوں کہ دروازے پر جو کوئی بھی تھا بہت ہی ڈھیٹ انسان تھا جو مسلسل دستک دیے جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

"ویسے چھپنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔۔ کیوں کہ جب پیار کیا تو ڈرنا کیا۔۔۔۔۔ "اسنے گنگنا کر کہا۔۔۔۔۔

"ابھی سارا پیار و یار دھرا کا دھرا رہ جائے گا جب ابو کا سمجھاون سنگھ پڑے گا تو۔۔۔۔۔ چپ کر کے شرافت سے کہیں چھپیں۔۔۔۔۔ "وہ دانت پستے ہوئے بولی۔۔۔۔۔۔

"یار تم تو اپنے ابو کا ڈراوا ایسا دے رہی ہو گویا میں کوئی چھوٹا سا بچہ ہوں جو ان کی مار سے ڈر جاؤں۔۔۔۔۔۔۔ "اسنے برا مانتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

"افوہ۔۔۔۔۔ یہ نخرے بعد میں دکھانا۔۔۔۔ ابھی شرافت سے ادھر پردے کے پیچھے چھپیں۔۔۔۔۔۔۔ نہیں تو یہ دروازہ نوک کرنے والے نے توڑ دینا ہے۔۔۔۔۔ لگتا ہے وہ بھی کوئی آپ کی برادری کا ڈھیٹ بندہ ہے۔۔۔۔ "

دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے اس نے آخری جملہ دھیرے سے ادا کیا۔۔۔۔ جسے عالم نے بغور سنا اور اسکی پشت کو گھور کر رہ گیا فلحال وہ اتنا ہی کر سکتا تھا۔۔۔۔

"کیا کر رہی تھی تم اندر کب سے میں دروازہ نوک کر رہی تھی۔۔۔۔" اسکے دروازہ کھولتے ہی روشنی کا سپیکر آن ہو گیا تھا۔۔۔

"کچھ نہیں واش روم میں تھی۔۔۔" وہ بہانہ بناتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

"اچھا۔۔۔۔۔سچ بول رہی ہو۔۔۔۔" اسنے اشارہ کو سر سے پیر تک گھورتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔ہاں میں جھوٹ کیوں بولوں گی۔۔۔۔۔" وہ گڑبڑا کر بولی۔۔۔

"وہ اس لئے کہ میرے بھائی صاحب بھی غائب ہیں۔۔۔۔ اور مجھے شک بلکہ یقین ہے کہ وہ تم سے ملنے آئے ہیں۔۔۔۔" اس نے کمرے میں چاروں طرف نظریں دوڑائیں۔۔۔۔ جب اسے کھڑکی کے پردے کے پیچھے کسی کا سایہ نظر آیا لمحے کے ہزارویں حصے میں وہ سمجھ گئی کہ ادھر کون ہے۔۔۔۔

"کچھ بھی وہ ادھر کیوں آنے لگے۔۔۔۔۔" وہ گھبرا کر بولی۔۔۔

"وہ اس لئے مائی ڈئیر کہ جتنا میں اپنے بھائی کو جانتی ہوں نہ تو وہ موقع سے فائدہ اٹھانا نہیں بھولتے۔۔۔۔ اور خاص کر کے ایسے موقع پر۔۔۔۔" اسنے کھڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"تم کچھ بھی بولتی ہو ایسا کچھ نہیں ہے جیسا تم کہہ رہی ہو۔۔۔" وہ بولی۔۔۔

"اچھا جی۔۔۔ تو میں تمہیں ثبوت دکھاتی ہوں۔۔۔۔" اسنے کھڑکی کی طرف جاتے ہوئے کہا۔۔۔

"بکواس نہ کرو اور ادھر آکر بیٹھو۔۔۔۔" وہ روشنی کو کھڑکی کی طرف بڑھتے دیکھ کر بولی۔۔۔۔

"ظاہر سی بات ہے میری باتیں تمہیں بکواس لگے گی اب۔۔۔۔۔۔ تمہیں تو اب ان موصوف کی پیار بھری باتیں ہی کام کی لگا کریں گی۔۔۔۔۔" اسنے ایک جھٹکے سے پردہ ہٹاتے ہوئے کہا۔۔۔ اشارہ نے خفیف سا ہو کر آنکھیں میچیں۔۔۔۔

"یہ کیا۔۔۔۔ یہاں تو کوئی نہیں ہے۔۔۔" روشنی کی حیران سی آواز سن کر اسنے آنکھیں کھولیں اور دہل کر آگے آئی۔۔۔۔ کہیں وہ سچ میں تو نہیں کود گیا کھڑکی سے۔۔۔۔۔۔ اسنے تو بس ایسے ہی کہہ دیا تھا۔۔۔۔۔۔ وہ سچ میں کود جائے گا اسے نہیں پتا تھا۔۔۔۔ وہ نیچے جھانک کر دیکھنے لگی۔۔۔ جب اسے عالم فرسٹ اور گراونڈ فلور کے بیچ میں لٹکا ہوا دکھائی دیا۔۔۔۔۔ اسے اس طرح دیکھ کر اسکی بے اختیار ہنسی نکل گئی۔۔۔۔۔

"کیا ہوا؟؟ یہ اس طرح کیوں ہنس رہی ہو؟؟" روشنی نے اس سے پوچھا۔۔۔ تو اشارہ نے ہنستے ہوئے نیچے کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔ جہاں عالم صاحب آسمان سے گرے کھجور میں اٹکے کی مثال کی طرح لٹکے ہوئے تھے۔۔۔۔ روشنی نے جب نیچے دیکھا تو اسکی بھی ہنسی نکل گئی۔۔۔۔ عالم بھی ان کی ہنسنے کی آواز سن چکا تھا۔۔۔۔۔

"تم دونوں ہنس کیا رہی ہو؟ کچھ کرو۔۔۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولا۔۔۔ اسے لگا تھا وہ آرام سے کود لے گا۔۔۔ اگر اسے پتا ہوتا کہ یہ حال ہونا ہے تو وہ کبھی نہ سٹنٹ گری دکھاتا۔۔۔۔۔۔

"تو آپ کو کس نے کہا تھا کہ سپائیڈر مین بنتے۔۔۔۔ اب بھگتیں۔۔۔۔" روشنی نے مزے سے کہا۔۔۔۔۔

"تمہیں تو میں بتاتا ہوں جب کل بھکاریوں کی طرح نیگ نیگ کہہ کر چندہ جمع کرنے آو گی تو۔۔۔۔" وہ دھمکاتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

"تب کی تب دیکھی جائے گی۔۔۔۔۔مجھے تو ابھی یہ سوچ کر مزہ آ رہا ہے جب کل بھائی دولہا بن کر آئے گے تو ایک ہاتھ میں پلاسٹر ہو گا تو پیر ٹوٹے ہوں گے تو بیساکھیوں کے سہارے سے چلے گیں۔۔۔۔دانت تو منہ کے بل گرنے سے سارے ہی چلے جائے گیں۔۔۔۔۔اور شاید ایک طرف کی آنکھ بھی کچھ۔۔۔۔۔۔"اسنے مزے لیتے ہوئے عالم کا نقشہ کھینچا جب بیچ ہی میں عالم چلایا۔۔۔۔۔

"روشنی کی بچی شرافت سے اپنا منہ بند کرو۔۔۔اور کچھ کرو کہ میں یہاں سے نکلوں۔۔۔۔۔اور تم اشارہ تمہارے بھی بڑے دانت نکل رہے ہیں نہ تم سے تو کل میں گن گن کر بدلے لوں گا۔۔۔۔۔"اسکی بات سن کر اشارہ کی ہنسی کو بریک لگے جو روشنی کی گوہر افشانی کی وجہ سے بند نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

"واہ یہ اچھی رہی۔۔۔۔مجنوں خود بنیں اور جب بھگتنا پڑے تو ہوا ساری نکل جاتی ہے۔۔۔۔۔"وہ تنک کر بولی۔۔۔۔۔

"تم تو یوں بول رہی ہو گویا میرے کئی افیئر بھگتا چکی ہو۔۔۔۔۔۔"اسنے غصے سے کہا۔۔۔۔۔

"اب جو دکھائی دے گا وہی بولوں گی نہ۔۔۔۔۔"وہ آرام سے بولی۔۔۔۔۔

"اب اپنی بکواس بند کرو۔۔۔اور میرے بچنے کا کوئی سامان کرو نہیں تو میں یوں لٹکے لٹکے ہی اوپر پہنچ جاؤں گا۔۔۔۔۔"اسنے کہا۔۔۔تو وہ دونوں کچھ سوچنے لگیں۔۔تبھی نیچے سے انابیہ کی حیرت سے بھرپور آواز آئی۔۔۔

"یہ آپ اوپر لٹکے کونسا سٹنٹ کر رہے ہیں۔۔۔۔۔"اسکی آواز پر وہ دونوں انابیہ کی طرف متوجہ ہوئیں۔۔۔۔

"اچھا ہوا تم آ گئی نہیں تو میں تو یوں ہی لٹکے لٹکے فوت ہو جاتا۔۔۔۔"عالم زرا ریلکس ہوتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

"ہیں۔۔۔ لیکن یہ آپ اوپر ٹنگے کون سی مووی شوٹ کر رہے ہیں۔۔۔۔۔" وہ حیرت سے پوچھ رہی تھی۔۔۔۔

"پیار کیا تو ڈرنا کیا۔۔۔۔۔" اشارہ کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔ جس پر اسنے فوراً زبان دانتوں تلے دبائی۔۔۔۔۔

"تمہیں تو اشارہ سچ میں بتاؤ گا میں کل۔۔۔ بہت مزاق اڑا رہی ہو نہ میرا۔۔۔۔" عالم دانت پیس کر بولا۔۔۔

"نہیں وہ بس غلطی سے منہ سے نکل گیا۔۔۔۔۔" وہ سٹپٹا کر بولی۔۔۔۔۔

"ہاں تو غلطی بھگتنے کو تیار بھی رہنا۔۔۔" اسنے معنی خیزی سے کہا تو وہ ان دونوں کی موجودگی میں بلش ہو کر رہ گئی۔۔۔۔

"یہ یہاں چل کیا رہا ہے۔۔۔۔۔" انابیہ کنفیوز ہو کر بولی۔۔۔۔۔

"چل یہ رہا ہے کہ ایک مجنوں اپنی لیلی کا دیدار کرنے آیا تھا۔۔۔ مگر بیچ میں ظالم سماج نے انٹری دے دی۔۔۔ جس سے ڈر کر لیلی نے مجنوں کو کودنے کہا۔۔ اور مجنوں لیلی کے بہکاوے میں آکر اپنی جان قربان کرنے چلا اور یہاں اٹک گیا۔۔۔ یہ تھی پوری رام کتھا اب میرے نیچے اترنے کا سامان کرو نہیں تو میرے اوپر پہنچنے کے چانسیز ہیں۔" اسنے تفصیل بتائی تو انابیہ کا بھی ہنس ہنس کر برا حال ہو گیا۔۔۔

"ہنس لو ہنس لو تم بھی ہنس لو۔۔۔۔۔" وہ غصے سے بولا۔۔۔ پھر وہ کچھ بولی نہیں صرف ہنستی رہی تو اسے اور غصہ آنے لگا۔۔۔ روشنی اور اشارہ بھی اسی کا ساتھ دے رہی تھیں۔۔۔۔

"اب اگر ہنس کے پیٹ بھر چکا ہو تو کچھ کرو بھی نہیں تو میں ہی کود جاتا ہوں۔۔۔ خوامخواہ کب سے تم لوگوں سے بول رہا ہوں مگر نہیں ہنسنے اور مزاق اڑانے سے فرصت ملے تب نہ۔۔۔۔۔" انکے مسلسل ہنسنے پر وہ جھلا گیا۔

"اچھا ٹھیک ہے کچھ کرتی ہوں میں۔۔۔۔۔" انابیہ بمشکل اپنی ہنسی کنٹرول کرتی بولی۔۔۔اور وہاں سے لان کی طرف آئی جہاں ابھی بھی سب موج مستی کر رہے تھے۔۔۔وہ ایک طرف رکھی سیڑھی کو بمشکل اٹھا کر عالم کی طرف آنے لگی کہ اسکی ٹکر عباد سے ہو گئی۔۔۔۔۔

"یہ تم پر کوئی جنات وغیرہ آتے ہیں کیا؟؟" اسنے اپنے سر کو سہلاتے ہوئے انابیہ سے پوچھا۔۔۔

"لاحول ولا قوت۔۔۔مجھ پر کیوں کر جنات آنے لگے۔۔۔۔" وہ دہل کر بولی۔۔۔۔

"نہیں وہ تمہاری حرکتیں اس طرح کی ہیں تو مجھے لگا۔۔مے بی آتے ہوں۔۔۔۔" اسنے بڑے آرام سے انابیہ پر طنز کیا۔۔۔

"وہاٹ ڈو یو مین۔۔۔۔میری حرکتیں ہاں۔۔۔۔اب میں نے کیا کیا ہے جو تم ایسے بول رہے ہو ہاں۔۔۔۔" وہ بلبلا کر بولی۔۔۔

"فلحال جو تم کر رہی ہو۔۔۔وہ کیا ہے؟؟" اسکا اشارہ سیڑھی کی طرف تھا جو وہ بڑی مشکل سے پکڑی ہوئی تھی۔۔

اسکی بات پر وہ آپے سے باہر آنے کے بجائے سیڑھی کچھ سوچتے ہوئے اسکے کندھوں پر ٹکا گئی۔۔۔اور خود سائیڈ پر کھڑی ہو گئی۔۔۔

"یہ یہ کیا پاگل پن ہے۔۔۔" اسنے غصے سے کہا۔۔۔۔

"وہی جو ابھی مجھے کہہ رہے تھے نہ۔۔۔" وہ بولی۔۔۔

"تمہارا دماغ خراب ہے۔۔" اسنے اپنے غصے پر کنٹرول کر کے کہا۔۔۔۔

"نہیں بلکل سہی سلامت ہے۔۔۔اب تم میرے پیچھے پیچھے آؤ یہ سیڑھی لے کر۔۔۔" وہ کہہ کر عباد کا موبائل جو اسکے سیڑھی پکڑنے کی وجہ سے گر گیا تھا اٹھا کر مزے سے چلتے بنی۔۔۔

"تم نے اپنی طرح مجھے بھی پاگل سمجھ رکھا ہے۔۔۔" اسنے تقریباً چیخ کر کہا۔۔۔

"بلکل نہیں کیوں کہ میں خود کو کافی عقل سمجھتی ہوں۔۔۔ ابھی ویسے بھی میری عقل مندی کا اندازہ تمہیں ہو جائے گا۔۔۔۔ چلو جلدی آؤ میرے پیچھے۔۔۔۔" وہ بے نیازی سے کہتی چلتی جا رہی تھی۔۔۔ عباد بھی مجبوراً اسکے پیچھے چل دیا کیوں کہ وہ اسکا موبائل لی ہوئی تھی اور اس سے کچھ بعید نہیں تھا کہ وہ بات نہ ماننے کی صورت میں موبائل کو نقصان پہنچا دیتی۔۔۔۔ پھر ایک جگہ آ کر وہ رک گئی۔۔۔ اور اسے بھی رکنے کا کہہ کر اسنے اوپر کی سمت دیکھا۔۔۔ عباد نے بھی اسکی نظروں کا تعاقب کیا اور جیسے ہی اسکی نگاہ اوپر لٹکے ہوئے عالم پر پڑی وہ شوکڈ ہو گیا۔ پھر اسے سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ عالم وہاں کیسے پہنچا کیوں کہ اس سے اوپر وہ اشارہ اور روشنی کو بھی دیکھ چکا تھا۔۔۔ واقعی یہ محبت انسان سے کیا کیا نہیں کرواتی۔۔۔ پھر سیڑھی کی مدد سے ان لوگوں نے عالم کو نیچے اتارا۔۔۔ اترنے کے بعد اسنے ان دونوں کا شکر ادا کیا اور اس سے پہلے اور کچھ ہوتا وہ وہاں سے نو دو گیارہ ہو گیا۔۔۔

"ویسے تم اتنی پاگل بھی نہیں ہو جتنی میں سمجھتا تھا۔۔۔" سیڑھی کو اسکی جگہ پر رکھنے کے بعد وہ انابیہ سے بولا۔۔۔

"میں اتنی کیا سرے سے پاگل ہی نہیں ہوں۔۔۔۔" اسنے منہ بنا کر کہا۔۔۔

"نہیں اب خیر میں اتنا بھی انسپائر نہیں ہوا تم سے جو تمہیں عقل مند ہونے کا سرٹیفیکیٹ دے دوں۔۔۔۔" وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا۔۔۔

"مجھے تمہارے سرٹیفیکٹ کی ضرورت نہیں سمجھے میں ویسے بھی عقل مند ہوں۔۔۔۔" اسنے عباد کے موبائل کے ساتھ چھیڑ کھانی کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"جی اس بات کا مجھے پہلی ملاقات سے ہی اندازہ ہے کہ آپ محترمہ کتنی عقل مند ہیں اسکے کئی ثبوت میں نے خود دیکھیں ہیں۔۔۔" وہ اس پر پہلی ملاقات کے حوالے سے چوٹ کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"خیر وہ سب چھوڑو یہ بتاؤ۔۔۔ یہ لڑکی کون ہے؟؟" اسنے عباد کا موبائل اسکے سامنے لہراتے ہوئے کہا۔۔۔ یہ دیکھ کر تو اسکا دماغ بھک سے اڑا کیوں کہ وہ اسکی گیلری اوپن کئے مزے سے اسکے فوٹوز وغیرہ دیکھ رہی تھی۔۔۔

عباد نے فورا اسکے ہاتھ سے اپنا موبائل چھینا۔۔۔

"تم نے کس سے پوچھ کر میرا موبائل اوپن کیا۔۔" وہ غصے سے بولا۔۔۔

"اس میں پوچھنا کیا تھا۔۔۔ اور لاک بھی تم نے ایزی رکھا تھا جیسے ہی میں نے پیٹرن ڈرا کیا وہ اوپن ہو گیا۔۔۔" اسنے اطمینان سے کہا۔

"یو مین اگر لاک ایزی رہا تو تم ایسے ہی بغیر پرمیشن کے کسی کا بھی موبائل یوز کرو گی۔۔۔" وہ دانت پستے ہوئے بولا۔۔۔۔

"افوہ۔۔ تم تو ایسے بول رہے گویا میں نے موبائل نہیں یوز کر لیا بلکہ تمہارے دل یا گردے مانگ لیئے ہو۔۔۔" اسنے ناک سکوڑ کر کہا۔۔

"تم سچ میں پاگل ہو۔۔۔۔" وہ کہتا ہوا آگے بڑھ گیا۔۔۔۔ ابھی اسکی سوچ انابیہ کے بارے میں کچھ بدل گئی تھی جزبات بھی کچھ نرم گرم سے ہو گئے تھے مگر اسکی اس حرکت پر سب چیزوں پر پانی پھیر گیا تھا۔۔۔ اسکے یوں جانے پر وہ بھی کندھے اچکاتی چلی گئی۔۔۔ اسے کیا فرق پڑتا تھا کسی کے خیالات سے۔۔۔۔

بارات سپیشل

آج نکاح تھا جو کہ عصر بعد ہونا تھا۔۔۔۔ بارات آٹھ بجے آنے والی تھی۔۔۔۔۔ رسیپشن ہوٹل دہلی دربار میں تھا۔۔۔۔۔ پورے خان ولا میں افرا تفری کا ماحول تھا۔۔۔۔ تین تین نکاح ہونے تھے کوئی عام بات تو نہ تھی۔۔۔۔ ایہا، اشارہ اور مہرماہ کی تو خیر تھی لیکن باقی سب لڑکیوں کا برا حال تھا۔۔۔۔ ہزاروں کام اس پر کسی کا کوئی میچنگ ایئر نگ نہیں مل رہا تھا تو کسی کی سینڈل پروپر سائز کی نہیں تھی۔۔۔۔

"اب یہ لاسٹ ٹریپ ہے مارکیٹ کی کسی نے کچھ لینا ہے تو بتا دے۔۔۔۔ بعد میں نہ کہنا پھر۔۔۔۔۔" ولید انابیہ سے بولا۔۔۔۔۔ انابیہ نے اسے بہت منتوں ترلوں بعد راضی کیا تھا مارکیٹ لے جانے کے لئے۔۔۔۔۔

"ہاں ہاں۔۔۔۔ چلیں جلدی۔۔۔۔۔" وہ دوپٹہ درست کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

"مہرماہ نہیں نظر آرہی اور تو اور اسکی آواز ہی نہیں سنائی دی صبح سے۔۔۔۔ حیرت ہے وہ اتنی گونگی ٹائپ کی کب سے ہو گئی۔۔۔۔ نہیں تو ایسی سچویشن میں وہ ہنگامہ مچائے رکھتی ہے خیر تو ہے نہ۔۔" ولید نے تشویشی انداز میں پوچھا۔۔۔۔۔

"اب کہاں خیر ہو گی۔۔۔۔ آپ دونوں کی شادی ہو جائے گی تو یہ جو ہم لوگ تھوڑے بہت سکون میں ہے نہ وہ بھی رخصت ہو جائے گا۔۔۔۔ پھر تو آئے روز جنگ ہوا کرے گی۔۔۔۔" انابیہ نے کہا۔۔

"تمھارے کہنے کا مطلب کیا ہے۔۔۔۔۔" اسنے انابیہ کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

"ارے رے کچھ نہیں۔۔۔۔کچھ نہیں میں تو ایسے ہی مذاق کر رہی تھی۔۔۔" وہ گڑبڑا کر بولی فلحال اس سے پنگا لے کر انابیہ کو اپنا پلان چوپٹ نہیں کروانا تھا۔۔۔۔۔

"تم نے بتایا نہیں مہر کہاں ہے؟؟" ولید نے پھر پوچھا۔۔۔۔

"افوہ۔۔۔شام تک نکاح ہو جائے گا تب اسے دیکھتے بھی رہنا اور آواز بھی سننا۔۔۔۔۔۔لیکن ابھی جب تک نکاح نہیں ہو جاتا اسے ایک جگہ ٹک کر بیٹھنا ہے نہیں تو امی نہیں لیکن نانی نے ضرور اسکی ٹانگیں توڑ دینی ہے۔ وہ تو پہلے ہی اس سے غصہ ہیں کہ وہ مایوں کیوں نہیں بیٹھی اور یوں اپنی شادی میں بے شرموں کی طرح یہاں سے وہاں دندناتی پھر رہی ہے۔۔۔" انابیہ نے اسے تفصیلا بتایا۔۔۔

"جبھی میں بولوں اتنا امن و آمان کہاں سے قائم ہے۔۔۔ ویسے وہ ہے کدھر؟" اسنے پھر سے پوچھا۔۔۔

"آپ کو شاید اپنا سکون راس نہیں آرہا۔۔۔ آپ کو تو شکر منانا چاہیے کہ آج اس سے ناٹا کرا ہو گا نہ جھگڑا ہو گا اور یہ یادگار دن سکون سے گزرے گا۔ لیکن شاید آپ کو یہ پرسکون وقت کچھ خاص پسند نہیں آرہا ہے جبھی مہر کو یاد کیا جا رہا ہے۔۔۔۔" انابیہ نے کہا۔۔۔

"یادگار دن وہ کیوں؟؟ کیوں آج کچھ خاص ہے کیا؟؟" ولید حیرت سے بولا۔۔۔۔

"لگتا ہے مہر کی غیر موجودگی نے آپ کے دماغ پر اثر ڈالا ہے جو یوں احمقوں جیسے بول رہے ہیں۔۔۔۔اور آج خاص یہ ہے کہ آپ کا نکاح ہے۔۔" وہ اسے سر سے لے کر پیر تک گھورتے ہوئے بولی۔۔

"ہیں!!!! آج میرا نکاح ہے سچی۔۔۔" اسنے خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔

"آپ کی طبعیت تو ٹھیک ہے نہ ؟؟" وہ اسے حیرت سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

"بلکل ٹھیک ہے۔۔۔۔۔" اسنے موڑ کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"تو پھر یہ پاگلوں جیسے باتیں کیوں کر رہے ہیں۔۔۔۔۔" وہ بولی۔۔۔۔

"دراصل تم لوگوں نے مجھے فیل ہی نہیں ہونے دیا کہ میرا نکاح ہے آج۔۔۔۔اس طرح گدھا مزدوری کروائی ہے نہ کہ کوئی حد نہیں۔۔۔۔" اسنے طنزیہ انداز میں کہا۔۔۔۔

"آپ اکلوتے پڑ جاتے ہیں نہ اس لئے آپ پر زیادہ ذمہ داری ہے۔ورنہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔" وہ برامان کر بولی۔۔۔

"اب ایسا بھی کیا اکلوتا پن کہ بندے کو فیل ہی نہ ہونے دیا جائے کہ بے چارے کا نکاح بھی ہے آج۔۔۔" اسنے کہا

۔۔۔۔۔۔

"یہ فیل کیسے کیا جاتا ہے ؟؟ خیر لڑکی ہو تو فیل بھی ہو جائے کہ اسے مایوں بیٹھنا ہوتا ہے اور بہت سی رسمیں ہوتی ہیں۔۔۔اب کیا آپ کو بھی مہندی لگا کر بٹھا دیا جائے کہ آج نکاح ہے بندے کا اسے بھی فیل ہو۔۔۔۔۔" وہ بولی۔۔۔

"لاحول ولا قوت۔۔۔۔۔میں نے ایسا کب کہا۔۔۔۔بس اتنا کرنا تھا فیل کروانے کے لئے کہ یہ جو صبح سے اپنا شوفر بنایا ہوا نہ یہ نہ کرتی۔۔۔" انابیہ کے اشارہ کرنے پر وہ کار ایک سائیڈ پر روکتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"ویسے تمہیں یہاں سے لینا کیا ہے ؟؟" اسنے پوچھا۔۔۔

"وہ کچھ ضروری سامان ہے وہی لینا تھا۔۔۔" وہ کار سے نکلتی ہوئی بولی۔۔۔۔

"یہاں کیا ضروری سامان ملتا ہے۔۔ کیوں کہ یہاں پر نہ کوئی کپڑے کی شاپ ہے نہ جیولری کی۔۔۔۔" اسکے پوچھنے پر انابیہ گڑبڑائی۔۔۔۔

"وہ امی کو کچھ منگوانا تھا۔۔۔۔" وہ بہانہ بناتے ہوئے بولی۔

"انہوں نے تم سے کیوں کہا مجھ سے کہہ دیتیں میں۔۔۔" ولید کے بات مکمل کرنے سے پہلے ہی اس کا فون رنگ کرنے لگا۔۔ وہ کال اٹینڈ کرنے لگا جس پر انابیہ نے شکر منایا۔۔۔۔ اور اسے جانے کا کہہ کر چلتی بنی اور ایک پان کی دکان میں گھس گئی۔۔۔

------------*------------------------

وہ دونوں کب سے اسے گھور رہی تھیں جو کافی دیر سے اوٹ پٹانگ کی حرکتیں کر کے انھیں پریشان کر رہی تھی اور اب موبائل میں ناجانے کیا دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

"یہ۔۔۔ مل گیا!!۔۔" اچانک ہی وہ چیخی۔۔۔۔

"اب کیا مل گیا؟؟" ایہا نے بے زار ہو کر پوچھا۔۔۔

"ارے یہی کہ پیٹ کی غڑ غڑ کیسے کم کرتے ہیں۔۔۔۔" وہ بولی۔۔۔۔ دراصل مہر کے ساتھ یہ معاملہ تھا کہ اگر اسے کوئی ٹینشن ہوتی یا کوئی مسئلہ ہوتا تو بقول مہر کے اس کے پیٹ میں غڑ غڑ ہوتی تھی۔۔۔۔ ابھی بھی اس کا وہی ڈرامہ چل رہا تھا اور اسی لئے وہ کافی دیر سے انھیں پریشان کر رہی تھی۔۔۔۔۔

"اب یہ غڑ غڑ تمہیں کس خوشی میں ہو رہی ہے بتانا پسند کرو گی؟؟" اشارہ نے طنزیہ انداز میں پوچھا۔۔۔۔۔۔

"نکاح کی وجہ سے ہو رہی ہو گئی ہے نا۔۔۔۔" مہر کے بولنے سے پہلے ایہا نے کہہ دیا۔۔۔۔۔

"ہاں نا۔۔۔۔" مہر نے منہ بسور کر تائید کی۔۔۔۔۔

"تم کوئی انوکھی جو تمہارا نکاح ہو رہا ہے۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔ ہم لوگ بھی تو ہیں ہم لوگوں کو تو کوئی غڑغڑوڑغڑ نہیں ہو رہی۔۔۔۔۔" اشارہ ذرا غصے سے بولی۔۔۔۔

"وہ دراصل پہلی پہلی بار ہے نا اس لئے۔۔۔۔۔" مہر نے کچھ اس طرح سے کہا کہ غصے کے باوجود بھی دونوں کی ہنسی نکل گئی۔۔۔۔

"سچ میں تم نہ حد کرتی ہو۔۔۔۔۔ ہم لوگوں کا بھی تو پہلی دفعہ ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ تم تو یوں بول رہی ہو جیسے ہم لوگوں نے درجن بھر نکاح کر رکھے ہوں۔۔۔۔ کیوں ایہا۔۔۔۔۔" اشارہ نے اب یہاں سے تائید چاہیے جس پر وہ گڑبڑا گئی۔۔۔

"ہاں نا ہم لوگوں کا بھی پہلی دفع ہی ہو رہا ہے۔۔۔۔۔" اسنے نظریں چراتے ہوئے کہا۔۔۔۔ ایسا نکاح ہوتا ہی نہیں ہے جیسے عارفین نے کیا۔۔ میں تو نہیں مانتی نا بس میرے لئے اتنا ہی کافی ہے۔۔۔وہ دل ہی دل میں خود کو تسلی دینے لگی۔۔

"ہاں تو یہ بھی دیکھو نہ تم لوگوں کا کتنے اچھے انسانوں سے ہو رہا ہے۔۔۔ اور میرا اس پھٹیچر لنگور کے ساتھ۔۔۔۔۔" مہر برے برے منہ بناتے ہوئے بولی۔۔۔

"اب جیسا تم بول رہی ہو نا ویسا بلکل بھی نہیں ہے وہ۔۔۔۔ کتنا شریف ہے بے چارہ مجھے تو ابھی سے ترس آ رہا ہے اس پر۔۔۔۔۔" اشارہ نے کہا۔۔۔۔

"زیادہ اسکی سائیڈ لینے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔ایک تو ویسے ہی یہ غڑغڑ کم نہیں ہو رہی اوپر سے تم اسکا ذکر خیر کر رہی ہو اب کیا خاک کم ہو گی۔۔۔"وہ پورے کمرے میں یہاں سے وہاں مارچ پاسٹ کرتے ہوئے بولی۔۔۔

"چلو جلدی سے انسانوں کی طرح بیٹھ جاؤ کیوں کہ نکاح خواں آنے والے ہے تم لوگوں کی جازت لینے۔۔۔۔"زرناب کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

"ہائے اللہ ابھی ہو گا نکاح۔۔۔۔"مہر اور تیز تیز چکر لگانے لگی۔۔۔

"یہ تم کس فنکشن کی تیاری کر رہی ہو کیوں کہ ابھی نہ تو انڈیپینڈنس ڈے ہے اور نہ ہی ریپبلک ڈے۔۔۔۔"زرناب حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے بولی جو بغیر رکے ادھر سے ادھر پورے روم کے چکر کاٹے جا رہی تھی۔۔۔

"ارے ابھی کچھ مت بولو۔۔۔"وہ اسی طرح پھیرے لگاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"یہ تم اپنا سیشن بعد میں کنٹینیو کر لینا کیوں کہ قاضی تمھارے ساتھ یوں پورے روم میں دوڑ دوڑ کر نکاح نہیں پڑھا سکتے۔۔۔۔"زرناب اسے زبردستی بیٹھا کر بولی پھر اسے سہی سے ریڈ چنری اوڑھانے لگی جو نکاح کے وقت روایت کے مطابق اوڑھایا جاتا تھا۔۔۔۔

"ابھی نکاح تو نہیں ہوا نا۔۔۔۔"روشنی تقریباً دوڑتے ہوئے روم میں داخل ہوئی۔۔۔۔۔

"نہیں بس ہونے ہی والا ہے۔۔۔۔"جویریہ بھی اسکے پیچھے آتے ہوئے بولی۔۔۔

"اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے نہیں تو اس اشارہ نے مجھے گنجا کر دینا تھا۔۔۔"وہ دھپ سے اشارہ کے بازو میں بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"ہاں تو اب بیسٹ فرینڈ ہو اتنا تو حق بنتا تھا کہ نکاح میں نہ شرکت کرنے کے جرم میں تمہیں گنجا کرے۔۔۔۔۔"

زرناب بولی۔۔۔

"یہ اسے کیا ہوا؟؟"روشنی نے مہر کو دیکھتے ہوئے حیرت سے کہا جو بیٹھے بیٹھے ہی یوں پیر ہلا رہی تھی۔۔ گویا ابھی کاٹ کے پھینکنا ہو۔۔۔

"کچھ خاص نہیں بس غڑ غڑ ہو رہی ہے۔۔۔"اشارہ نے کہا۔۔۔

"ہیں۔۔۔یہ غڑ غڑ کیا ہوتا ہے؟؟"اسنے حیرت سے استفسار کیا۔۔۔

"اب یہ تو تم اسی سے پوچھو۔۔۔۔"وہ بولی۔۔۔تو روشنی نے سوالیہ نگاہوں سے مہر کو دیکھا۔۔۔۔

"ابھی مجھ سے کچھ مت پوچھو۔۔۔۔۔"مہر نے کہا اور جب برداشت نہ ہوا تو کھڑی ہو گئی اور پھر سے پورے روم کے چکر لگانے لگی۔۔۔۔

"دراصل یہ ایکسائٹڈ ہو رہی ہے کیوں کہ اس کا نکاح ہو رہا ہے نہ اور خوشی برداشت سے باہر ہو رہی ہے اسی لئے یہ اس طرح کر رہی ہے۔۔۔"جویریہ نے کہا۔۔۔

"بکو مت۔۔۔۔پوچھو گی جب تم لوگوں کا وقت آئے گا۔۔"وہ غصے سے بولی۔۔۔اور اس سے پہلے کہ کوئی کچھ بولتا نکاح خواں کو لئے نذیر صاحب اور شفیق صاحب آ گئے۔۔۔۔۔۔انکے آتے ہی سب قائدے سے بیٹھ گئیں۔۔۔۔دلہنوں کے گھونگھٹ ڈال دئے گئے۔۔۔۔اب مہر کے ساتھ ساتھ اشارہ اور ایہا کے بھی غڑ غڑ شروع ہو گئی تھی۔۔۔ایہا کے ذہن میں بار بار وہ مناظر گھوم رہے تھے جب اسکا نکاح عارفین کے ساتھ ہوا تھا جسے وہ بار بار سر جھٹک کر جھٹلا رہی تھی۔۔۔۔۔۔پھر اسکی نگاہوں میں وہ منظر گھوم گیا جب وہ نکاح کے بعد اسکے

پاس آیا تھا تب وہ کتنے غصے میں تھا کچھ بعید نہیں تھا کہ وہ اسکے ساتھ کچھ کر دیتا اللہ کا شکر اسنے کچھ نہیں کیا۔۔اس خیال کے آتے ہی ایبہانے بے ساختہ جھر جھری لی۔۔۔۔

"میڈم اب ہاں بھی بول دو۔۔۔تین دفع پوچھ چکے ہیں قاضی صاحب۔۔۔" تبھی زرناب نے ایک ٹھوکا اسے مارا اور اسکے کان میں سرگوشی کی۔۔۔اسکے کہنے پر وہ ہوش میں آئی۔۔۔۔اور فوراً ہی گھبرا کر "قبول ہے۔۔" بول دیا۔۔۔اسکے انداز پر ان سب کو بڑی زور کے ہنسی آئی جسے انہوں نے بڑی مشکل سے کنٹرول کیا۔۔۔

------*--------------*--------------------

"یا اللہ اب ہوا یا نہیں۔۔۔۔۔" ولید جھنجھلا کر بولا۔۔۔دراصل ابھی نکاح کے لئے مسجد جانا تھا۔۔۔وہ تیار ہو کر جیسے ہی باہر آیا امی اور بڑی امی سمیت لڑکیوں نے اسے گھیر لیا۔۔۔اب امی وغیرہ اسکی بلائیں لیتے ہوئے صدقہ نکال رہی تھیں۔۔۔جس پر وہ جھنجھلا رہا تھا۔۔۔

"بس بھی کریں۔۔۔" اسنے پھر امی سے کہا جو اس پر کچھ پڑھ کر پھونک رہی تھیں۔۔۔جیسے ہی انکا ہو اوہ اٹھنے لگا جسے سب لڑکیوں نے بٹھا دیا۔۔

"اب کیا ہے ؟؟" وہ جھلا کر بولا۔۔۔۔

"سرما لگانا ہے۔۔۔۔" انابیہ نے کہا۔۔۔

"کسے ؟؟" وہ پوچھ رہا تھا۔۔۔

"آپ کو اور کسے۔۔۔" شاریہ نے کہا۔۔۔

"وہ کس خوشی میں۔۔۔" وہ بولا۔۔۔

"وہ اس خوشی میں کہ یہ ایک رسم ہے جسے نکاح کے لئے تیار ہونے کے بعد دلہے کو پھوپھی لگاتی ہیں۔۔۔۔"

جویریہ نے تفصیل سے بتایا۔۔۔

"لیکن میری کوئی پھوپھی نہیں ہے۔۔۔۔" وہ کہہ کر اٹھنے لگا جب زرناب نے اسے دوبارہ بٹھا دیا۔۔۔

"اگر بھول رہے ہو تو بتادوں میں رشتے میں پھوپھی لگتی ہوں آپ محترم کی اس لئے یہ رسم میں کروں گی۔۔۔۔"

زرناب نے سرمادانی سے سلائی نکالتے ہوئے کہا۔۔۔

"نہ نہ مجھے نکاح سے پہلے اندھا ہونے کا کوئی شوق نہیں ہے۔۔۔۔" زرناب کو سلائی لئے اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر وہ فوراً پیچھے ہوا۔۔۔

"اندھے ہوں یا کانے مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔ شرافت سے لگوالو۔۔۔ اسی میں فائدہ ہے نہیں تو میں زبردستی لگاؤں گی۔۔۔ اور تب شاید اندھے یا کانے ہو ہی جائیں اسکی میں گارنٹی نہیں دے سکتی۔۔۔" زرناب بے نیازی سے بولی۔۔۔ تو اسے گھورتے ہوئے وہ سرما لگوانے لگا۔۔۔

"چلیں اب نیگ نکالیں۔۔۔۔" ایک آنکھ میں سرما لگانے کے بعد زرناب بولی۔۔۔

"یہ کونسا نیگ اور کس خوشی میں چاہیئے۔۔۔۔" وہ اسے گھور کر بولا۔۔۔

"اففوہ۔۔۔ سرما لگوائی کی خوشی میں اور کس خوشی میں۔۔۔" اسنے کہا۔۔۔۔

"میں نے کہا تھا کہ لگاؤ سرما۔۔۔ اور وہ بھی ایک ہی آنکھ میں۔۔۔۔" وہ زرا بے زار ہوا۔۔۔

"ہاں تو دوسری آنکھ میں تب ہی لگے گا جب آپ جناب نیگ دیں گے۔۔۔۔ اور ہاں اسکے بغیر نکاح میں نہیں جا سکتے۔۔۔ جلدی دیں اور نکلیں۔۔۔۔۔" اسنے اطمینان سے کہا۔۔۔

"واہ۔۔۔۔ یہ تم لوگوں کا سسٹم اچھا ہے۔۔۔ کسی کو لوٹنا ہو تو اوٹ پٹانگ کی رسمیں ایجاد ہو جاتی ہیں۔۔۔۔" وہ تپ کر بولا۔۔۔۔

"جو سمجھنا ہے سمجھے۔۔۔ جلدی کریں نکاح کرنا ہے یا نہیں۔۔۔۔" زرناب نے مزے سے کہا۔۔۔

"امی ادھر آئیں۔۔۔۔" اسنے پاس ہی کھڑی امی کو آواز دی جو ملازم کو کچھ ہدایت دیں رہی تھیں۔۔۔۔

"ہاں کیا ہوا۔۔۔۔" وہ کچھ نزدیک آکر پوچھنے لگیں۔۔۔

"وہ جو ابھی صدقہ اتارا ہے نہ وہ دیں زرا۔۔" اسکے کہنے پر انہوں نے اسے پیسے دے دئے۔۔۔

"یہ لو اب شرافت سے لگاؤ یا مجھے لگانے دو۔۔۔۔" وہ اسے پیسے دیتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"ہیں۔۔۔ یہ صدقہ کے پیسے ہیں۔۔۔" زرناب بدک کر پیچھے ہوئی۔۔۔۔۔۔

"ہاں تو تم لوگوں کو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔ اور ویسے بھی تم لوگوں سے زیادہ مستحق کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔ تم ہی لوگ تو مانگنے والیوں کی طرح ہر جگہ کھڑی ہو جاتی ہو پیسے بٹورنے۔۔۔" ولید کی بات پر زرناب نے اسے کھا جانے والی نگاہوں سے گھورا۔۔۔ پھر چچی جان نے آگے آکر زرناب کو بریسلیٹ دیا جو انہوں نے پہلے سے بنوا رکھا تھا۔۔۔ جس پر زرناب نے خوشی خوشی اسکی دوسری آنکھ میں بھی سرما لگا دیا۔۔۔ اسکے سرما لگاتے ہی وہ اٹھنے لگا جب انابیہ نے اسے پھر بیٹھا دیا۔۔۔

"اب کیا ہے ؟؟" وہ جھلا کر بولا۔۔۔

"آپ کو یہ ہار پہنانا ہے۔۔۔" شاریہ ہار آگے کرتی ہوئی بولی۔

"اب اس میں بھی پیسے لو گی ہے نہ۔۔۔ ابے یار تم لوگوں کو کچھ خوف خدا ہے یا نہیں۔۔۔۔" اسنے کہا۔۔۔

"ٹینشن نہ لیں نہیں لیں گے پیسے۔۔۔ آپ تو رو دیتے ہیں زرا زرا سی بات پر۔۔۔۔۔۔" انابیہ ہنستے ہوئے بولی۔۔۔ اور آگے بڑھ کر اسکے گلے میں ہار ڈال دیا پھر شاریہ نے بھی ہار پہنایا۔۔۔۔

"بس۔۔۔ ابھی اٹھ سکتا ہوں یا باقی ہے کچھ۔۔۔۔" اسنے حفظ ماتقدم کے لئے پوچھا کہ کہیں پھر نہ بیٹھا دیں۔۔۔

"ہاں ہاں۔۔۔ اب اٹھ سکتے ہیں۔۔۔" جویریہ نے اسکے انداز پر ہنستے ہوئے کہا۔۔۔ تو وہ فوراً اٹھا اور جلدی سے ہار اتار کر باہر جانے لگا جب ان لوگوں نے اسے پھر روکا۔۔۔

"آپ یہ ہار نہیں اتار سکتے جب تک نکاح نہیں ہو جاتا۔۔۔" شاریہ نے کہا۔۔۔

"تم لوگوں کے کہنے کا مطلب ہے کیا ہے ہاں۔۔ میں نے شرافت سے یہ انیس سو سینتیس کا جوکروں جیسا ہار پہن لیا تھا تو اب اپنے نکاح میں بھی میں جوکر بن کر شرکت کروں گا۔۔۔۔" اسنے ہار کو دیکھتے ہوئے کہا جس میں چمکیلے پلاسٹک کے پھول اور پیسے ٹنکے ہوئے تھے۔۔۔

"ہاں تو اپنے وہاں ایسے ہی چلتا ہے۔۔۔ ہم لوگوں نے اسپیشلی منگوایا ہے اسے گاؤں سے اب آپ کو تو پہنا ہی پڑے گا۔۔۔" انابیہ نے کہا۔۔۔۔۔

"تم لوگوں کا بہت بہت شکریہ جو میرے لئے اتنی محنت کی۔۔۔۔ لیکن افسوس کہ میں اتنے زیادہ قیمتی ہار کے لائق نہیں۔ یہ تم جیسے نیک لوگوں پر ہی جچے گا۔۔۔۔" وہ ہار کو شاریہ اور انابیہ کے گلے میں ڈالتے ہوئے بولا اور صوفے سے کودتا پھلانگتا کمرے سے نو دو گیارہ ہو گیا کہ کہیں یہ لوگ پھر پکڑ کر نہ پہنا دیں۔۔۔۔ اسکے بھاگنے پر ان سب کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔ وہ سب بس مزاق کر رہی تھیں۔۔۔ مگر وہ سچ سمجھ کے بھاگ گیا۔۔۔۔۔

------*---------------*------

وہ سب ہوٹل پہنچ چکی تھیں اور اب بارات کے آنے کا انتظار کر رہی تھیں۔۔

"سب ریڈی ہے نہ۔۔۔"انابیہ نے پوچھا۔۔۔۔تو سب اسے گھورنے لگیں۔۔۔

"ہاں سب ریڈی ہے۔۔۔تم یہ بات تقریباً چھٹی دفع پوچھ چکی ہو۔۔۔اب اگر پھر سے پوچھا نہ تم نے تو میں تمہیں اٹھا کر باہر پھینک دوں گی۔۔۔۔"زرناب نے غصے سے کہا۔۔۔

"ارے ایسے ہی تسلی کے لیے پوچھ رہی تھی تم تو ناراض ہی ہو گئی۔۔۔"انابیہ نے اپنا دوپٹہ سہی کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"تمہاری تسلی کی تو ایسی کی تیسی۔۔۔۔"ابھی جویریہ یہ کہہ ہی رہی تھی جب بارات آنے کا شور بلند ہوا۔۔۔۔ تو وہ سب لڑکیاں داخلی دروازے کی طرف لپکیں۔۔۔ابھی اشارہ کی بارات آئی تھی۔۔۔سب لڑکیاں گیٹ کے اطراف میں کھڑی ہو گئیں اور باراتیوں کے اوپر پھول کی پتیاں نچھاور کرنے لگیں۔۔۔پھر جیسے ہی دلہا اور اسکے دوست انٹر ہوئے ان لوگوں نے انھیں روک دیا اور ایک بڑی سی ربن گیٹ کے اس طرف سے دوسری طرف باندھ دیا جس پر لکھا تھا"ویلکم بارات"اور انہیں گھیر کر کھڑی ہو گئیں۔۔۔

چاہے جو آئے۔۔

لے کے دل میں عشق محبت۔۔

سب کو گلے لگانا۔۔

اپنے کلچر کی ہے عادت۔۔

سواگ سے کریں گے سب کا سواگت۔۔

سواگ سے کریں گے سب کا سواگت۔۔

"یہ سب کیا ہے؟؟"رضوان نے حیرت سے پوچھا۔۔۔۔

"یہ ربن کٹوائی ہے۔۔۔۔"انابیہ نے کہا۔۔۔

"ہاں تو کینچی لاؤ فٹافٹ کاٹ دیں۔۔۔۔"دانش نے کہا۔۔۔۔۔

"ہاں جیسے اتنی آسانی سے کاٹنے مل جائے گا۔۔۔۔۔پہلے ہم لوگوں کا نیگ نکالیں اس کے بعد۔۔۔۔۔"زرناب نے کہا۔۔۔۔

"چل بھئی جیب خالی کرنا شروع کر دے عالم۔۔۔ابھی تو صرف شروعات ہے۔"دانش بولا۔۔۔

"واہ اچھی زبردستی ہے بھلا یہ کوئی بات ہوئی۔۔۔یہ سب بس پیسے بٹورنے کے دھندے ہیں اور کچھ نہیں۔۔"رضوان نے تنک کر کہا۔۔۔

"چلیں جلدی کریں۔۔عالم بھائی دلہن لے کے جانی ہے یا نہیں۔۔۔"جویریہ نے کہا۔۔۔۔۔

"چل دے دے عالم۔۔۔ویسے بھی تو نے آج کوئی صدقہ نہیں اتارا نہ ان غریبوں کو ہی دے دے کچھ دعائیں مل جائیں گی۔۔۔۔"دانش نے کہا تو سب لڑکیاں اسے گھورنے لگیں اور کچھ بعید نہ تھا کہ آنکھوں سے ہی اسکا قتل کر دیتی۔۔۔۔عالم نے کچھ پس و پیش کے بعد ان کی مانگ پوری کر دی۔۔۔تب جا کر ان لوگوں نے انھیں انٹر ہونے دیا۔۔۔۔پھر تھوڑی دیر بعد ہی ایہاکی بھی بارات آگئی۔۔۔۔انھیں بھی ان لڑکیوں نے روک دیا۔۔عارفین نے فوراہی ڈیمانڈ پوری کر دی جس پر عالیان جزبز ہو کر رہ گیا۔۔۔۔۔اب دونوں دلہا اسٹیج پر

بیٹھے تھے۔۔۔۔۔ تبھی دلہنیں آئیں۔۔۔ مہر بھی ان کے ساتھ تھی۔۔۔۔ انکے آتے ہی دونوں دلہا اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے۔۔۔۔

"یہ آپ لوگ کس خوشی میں کھڑے ہوئے ہیں۔۔۔۔ ایک منٹ جو آپ لوگ سوچ رہیں ہے نہ ویسا بلکل بھی نہیں ہونے والا۔۔ آپ لوگوں کے درمیان رخصتی تک پردہ رہے گا۔۔۔" ان دونوں کو دیکھ کر روشنی نے کہا۔۔۔ وہ برا سا منہ بناتے ہوئے بیٹھ گئے۔۔۔۔ پھر اسٹیج کے بیچ میں باریک سا پردہ ڈال دیا گیا ایک طرف دلہا تھے تو دوسری طرف دلہن۔۔۔۔

"یہ کیا ہے؟؟" وہ سب جب دودھ کا گلاس لے کر آئیں تو عالیان نے پوچھا۔۔

"آنکھیں نہیں ہے کیا۔۔۔ یا استعمال کرنا نہیں آتا۔۔۔ دکھائی نہیں دے رہا دودھ ہے۔۔۔۔" زرناب نے کہا۔۔۔۔

"وہ تو مجھے بھی دکھ رہا ہے۔۔۔" وہ بولا۔۔۔

"تو پھر پوچھ کیوں رہے تھے۔۔۔۔" اسنے کہا۔۔۔

"بس بس۔۔۔ تم لوگ یہاں سٹارٹ مت ہو جانا۔۔۔۔" مہر نے انھیں ٹوکا۔۔۔

"ہاں تو چلیں دونوں دلہے صاحب اسے پیئے اور اسکی قیمت ادا کریں۔۔" انابیہ نے کہا۔۔۔

"اچھا۔۔ اسکی قیمت کیا ہے؟؟" عارفین نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"صرف ایک لاکھ۔۔۔" جویریہ نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا۔۔

"صرف ایک لاکھ۔۔۔۔" وہ سب اکٹھا چیخے۔۔۔

"ارے اس میں اتنا شور مچانے کی کیا بات ۔۔۔ آپ لوگ کوئی غریب غربا تو ہے نہیں جو یوں شور مچا رہے ہیں ۔۔۔ "روشنی نے کہا ۔۔۔

"ہاں جیسے پیسوں کی تو فیکٹری لگی ہوئی ہے ۔۔۔۔ جو صرف ایک گلاس دودھ کے لئے ایک لاکھ دے دئے جائیں ۔۔۔ "رضوان بولا ۔۔۔

"ہاں تو وہ فیکٹری آپ کی ہے کیا جو اتنی مرچی لگ رہی ہے ۔۔۔ "روشنی نے اسے گھورتے ہوئے کہا ۔۔۔

"لیکن پھر بھی بندہ کچھ خوف خدا بھی کر لیتا ہے ۔۔۔ "رضوان نے ہمت کر کے کہا ۔۔۔

"آپ کو اس سے مطلب ۔۔۔۔ "وہ تیز لہجے میں بولی ۔۔۔۔

"چلیں آپ لوگ سوچ کیا رہے ہیں ۔۔۔ پینا ہے یا نہیں ۔۔۔۔ "مہر نے کہا ۔۔۔

"اور اگر نہ پینا چاہیں تو ۔۔۔ "بلال نے پوچھا ۔۔۔

"آپ سے تو پینے کہا نہیں گیا اس لئے آپ یہ آپشن رہنے ہی دیں ۔۔۔ "جویریہ نے کہا تو وہ خفیف سا ہو گیا ۔۔۔

"بعد میں کہیں پچھتانا نہ پڑ جائے ۔۔ اس لئے ابھی پی لیں ۔۔۔۔ "روشنی بولی ۔۔۔

"اسی لئے تو نہیں پی رہے کہ کہیں بعد میں پچھتانا نہ پڑ جائے ۔۔ کیا بھروسہ تم لوگوں کا ۔۔۔ "بلال کی زبان میں پھر کھجلی ہوئی شاید پھر سے بے عزت ہونے کا دل کر رہا تھا ۔۔

"ویسے تم لوگوں کو اتنی مرچی کیوں لگ رہی ہے ۔۔۔ دلہا بھائیوں نے تو کچھ نہیں کہا ۔۔۔ تم لوگوں کے پیٹ میں کیوں مروڑ اٹھ رہے ہیں ۔۔۔ "جویریہ نے طنزیہ انداز میں کہا تو عالیان لوگوں کی ہنسی چھوٹ گئی بلال کی عزت افزائی پر ۔۔۔

"دراصل بات یہ ہے کہ ہم لوگ ناانصافی ہوتا نہیں دیکھ سکتے۔۔۔۔۔کیا کرے اللہ نے اتنا نرم دل بنایا ہے۔۔۔۔یہ لوگ بے چارے تو گویا نکاح کے بعد اپنی عقل گروی رکھ چکے ہیں مگر ہم لوگ تو ہے نہ جو انکے ساتھ غلط نہیں ہونے دیں گے۔۔۔۔۔"رضوان نے کہا۔۔۔۔۔

"جی بڑی اچھی طرح سے پتا ہے کہ کتنے نرم دل ہیں۔۔۔جبھی میں سوچوں یہ ادھر ادھر آپ لوگوں کا دل پھسلتا کیوں رہتا ہے۔۔۔۔"روشنی نے مسکراتے ہوئے طنز کیا۔۔۔۔

"آپ لوگوں نے پینا ہے یا نہیں۔۔۔۔"زرناب نے پوچھا۔۔۔

"پینا ہے نہ کیوں نہیں پینا۔۔۔۔"عالم جلدی سے بولا۔۔۔۔توسب اسکی جلد بازی پر ہنس پڑے۔۔۔

"تو پھر جلدی سے جیب ڈھیلی کریں۔۔۔۔۔"مہر نے ہتھیلی آگے کرتے ہوئے کہا۔۔

" بھئی یہ ہاتھ کیوں پھیلائے جارہے ہیں۔۔۔۔"ولید اسٹیج پر آتا ہوا بولا۔۔۔اسکی آواز سن کر مہر کی سٹی پٹی گم ہوئی۔۔۔۔وہ فورا دوسری طرف سے اتر گئی۔۔۔۔نکاح کے بعد ابھی تک اسکا ولید سے سامنا نہیں ہوا تھا۔۔۔وہ عجیب سے احساسات کا شکار ہورہی تھی۔۔۔۔

"یہ اسے کیا ہوا جو یوں بھاگ گئی۔۔۔۔"ولید نے حیرت سے استفسار کیا۔۔۔

"لگتا ہے بچی شرما گئی۔۔۔۔"عالم نے کہا۔۔۔

"ہیں۔۔۔۔لیکن کس بات پر شرمانا۔۔۔"وہ کنفیوز ہو کر بولا۔۔۔

"ابے گھونچو ابھی نکاح ہوا ہے نہ شاید اس لئے۔۔۔"عالم اس کی لاعلمی پر افسوس کرتا بولا۔۔۔

"واؤ۔۔۔سچ میں۔۔۔۔"وہ خوش ہو کر بولا۔۔۔۔

"اس میں اتنا خوش ہونے والی کون سی بات ہے۔۔۔ ہو سکتا ہے ڈر کر بھاگی ہو۔۔۔" عالم نے اسکی خوشی پر ٹھنڈا ٹھار پانی ڈالا۔۔۔۔

"اب خیر ایسا بھی نہیں ہے۔۔۔۔" وہ منہ بنا کر بولا۔۔۔۔

"باتیں بعد میں ہوتی رہے گی۔۔۔ ابھی جلدی سے پیسے نکالے اور دودھ پیئے۔۔" روشنی نے کہا۔۔

"میرے لئے بھی ہے۔۔۔" ولید نے پوچھا۔۔

"نہیں۔۔۔" انابیہ نے فورا کہا۔۔

"کیوں۔۔ میں بھی تو دلہا ہوں۔۔۔" وہ بولا۔۔

"ہاں تو آپ بھلے دلہے ہوں گے لیکن ابھی آپ کی دلہن نہیں ہے۔۔۔ اس لئے فلحال اپنے ارمانوں کو ٹھنڈا رکھیں۔۔۔" زرناب نے کہا تو وہ منہ بسور کر رہ گیا۔۔۔ پھر دونوں دلہا نے دودھ پیا اور انکی منہ مانگی رقم بھی دی۔۔۔۔ جس پر لڑکوں کے منہ بن گئے۔۔۔

"تم لوگوں سے جو کہا ہے۔۔۔ وہ ہوا کہ نہیں۔۔۔" مہر نے معیز سے پوچھا۔۔۔

"ہاں بھئی ہو جائے گا تم ٹینشن مت لو۔۔۔" معیز نے تسلی دی۔۔۔

"اور دیکھنا کوئی گڑبڑ نہ ہو پائے سمجھے۔۔۔" اسنے پھر کہا۔۔۔

"یس باس۔۔۔ یہ مشن سکسیس فل ہو کر ہی رہے گا۔۔۔" عمار بولا۔۔۔

"اوکے جاؤ۔۔ پھر شروع ہو جاؤ۔۔۔" مہر نے کہا تو وہ دونوں چلے گئے۔۔۔ پھر وہ اسٹیج کی طرف جانے لگی جب اسے ولید وہیں دکھائی دیا تو اسنے اپنا جانے کا ارادہ ترک کر دیا اب اسے اسکا سامنا کرتے ہوئے تھوڑی

گھبراہٹ محسوس ہو رہی تھی اسکی غڑغڑ پھر سٹارٹ ہو چکی تھی۔۔۔۔۔یا اللہ مجھے کیا ہو گیا ہے۔۔۔کونسا پہلی بار اس سے مل رہی ہوں۔۔۔بچپن سے ساتھ میں رہی ہوں تو اسکے سامنے کیوں نہیں جا رہی ہوں کونسا وہ مجھے کھا جائے گا۔۔۔۔مہر کام ڈاؤن۔۔۔۔اگر اسے بھنک بھی پڑ گئی نہ کہ تو اسکے سامنے جانے سے ہچکچا رہی ہے وہ ساتویں آسمان میں بیٹھ جائے گا۔۔۔۔وہ دل ہی دل میں خود سے بولی۔۔۔۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"روشنی نے آکر پوچھا۔۔۔

"غڑغڑ کو کم کر رہی ہوں۔۔۔۔"وہ منہ بنا کر بولی۔۔

"کیوں اب کیوں ہو رہی ہے یہ غڑغڑ وڑ غڑ۔۔۔"اسنے ہنس کر پوچھا۔۔۔

"یہ ولید کے بچے کی وجہ سے۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔۔۔

"واؤ یار۔۔۔ابھی صرف نکاح ہوا ہے اور تم بچو کے بارے میں بھی سوچنے لگیں۔۔۔۔۔یار کتنی فاسٹ فورورڈ ہو تم۔۔۔"ولید کی آواز پر وہ اچھل ہی تو گئی تھی۔۔۔۔یہ یہاں کب آیا۔۔۔۔وہ سوچتے ہوئے پلٹی۔۔۔

"میرا خیال ہے اب مجھے یہاں سے جانا چاہیے۔۔۔"روشنی معنی خیزی سے بولی۔۔۔۔

"بڑا ہی نیک خیال ہے۔۔۔"ولید نے کہا۔۔۔

"ہاں ٹھیک ہے چلتے ہیں۔۔۔۔"مہر بھی کہتے ہوئے اسکے ساتھ جانے لگی جب ولید نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے جانے سے روکا مہر کا دل زور سے دھڑکا۔۔۔جس چیز سے وہ بچنا چاہ رہی تھی وہی ہوا۔۔۔

"تم کہاں چلیں؟؟"اسنے پوچھا۔۔۔۔

"امی کے پاس۔۔۔کہیں کوئی کام نہ ہو۔۔۔"وہ بمشکل بہانہ بنا پائی۔۔

"ہاں تو اتنے سارے لوگ ہے نہ۔۔۔ تم کیوں ٹینشن لیتی ہو۔۔۔۔۔۔ایک سیکنڈ۔ کہیں ایسا تو نہیں تم مجھ سے شرما رہی ہو۔ اس لئیے بہانے بنا رہی ہو۔" اسنے شرارتی انداز میں کہا۔۔۔

"منہ دھو رکھو۔۔ میں کیوں شرمانے لگی تم سے۔۔۔" وہ خود کو نارمل رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"یہ تو تمہیں خود پتا ہو گا۔۔۔" اسنے کہا۔۔۔

"اچھی زبردستی ہے۔۔ میں کوئی شرما ورما نہیں رہی تم سے۔۔۔۔" وہ اب خود کو کمپوز کر چکی تھی۔۔۔۔

"تو پھر میرے سامنے کیوں نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔" اسنے کہا۔۔۔۔

"میں کب تمہارے سامنے نہیں آ رہی تھی۔ ابھی تمہارے سامنے ہی تو کھڑی ہوں۔۔۔۔" وہ بولی تو ولید اسے دیکھنے لگا جو گولڈن اور پیچ کلر کے لہنگے اور سٹائلش سے جوڑے میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔۔

"اب اس طرح گھورنا بند کرو نہیں تو میں نے تمہاری یہ آنکھیں نوچ لینی ہے۔۔۔" اسے مسلسل خود پر نظریں جمائے دیکھ کر وہ غصے سے بولی۔۔۔۔

"گھور کہاں رہا ہوں یار کتنے پیار سے تو دیکھ رہا ہوں۔ ویسے دل تو کر رہا ہے آج ہی رخصتی کروا لوں۔۔۔" اسنے اسی طرح اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"ولید اب اگر یہ تمہاری چھچھوری حرکتیں بند نہیں ہوئی نہ تو بنا کسی کا لحاظ کئیے میں نے اپنی سینڈل اتار کر یہی سب کے سامنے تمہاری حجامت بنا دینی ہے۔۔" وہ دانت کچکچا کر بولی۔۔۔

"میں نے کون سی حرکت کر دی۔۔۔۔ صرف دیکھ ہی تو رہا ہوں۔۔۔ اور تم مجھے روک بھی نہیں سکتی کہ میں تمہیں نہ دیکھوں۔۔۔۔ آفٹر آل میرے پاس لائسنس ہے تمہیں دیکھنے کا۔۔۔۔" اسنے مہر کو تپایا۔۔۔

"تمہارے لائسینس کی تو ایسی کی تیسی۔۔۔اب شرافت سے میرا ہاتھ چھوڑ دو۔۔۔ نہیں تو چچا جان سے شکایت کر دوں گی۔۔۔ پھر چاٹتے رہنا بیٹھ کر اپنے لائسنس کو۔۔۔" وہ تپ ہی گئی تھی اسکی بات سن کر۔۔۔

"ہاتھ تو نہیں چھوڑو گا۔۔۔ اچھا پھر کیا کہو گی۔۔۔ ابو سے کہ میں نے تمہارا ہاتھ پکڑا یا تمہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔" اسنے مزے سے کہا۔۔۔

"زیادہ اترانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ تمہیں کیا لگ رہا ہے۔۔۔میں نائنٹیس کی ہیروئنز کی طرح شرماؤ گی اور کچھ کہہ نہیں پاؤ گی تو یہ تمہاری بھول ہے سمجھے۔۔۔" وہ دانت پیس کر بولی۔۔۔

"ہاں تو کہہ دینا میں کون سا ڈرتا ہوں۔۔۔" اسنے آرام سے کہا۔۔۔

"چچا جان یہ ولید کو دیکھیں میرا ہاتھ نہیں چھوڑ رہا۔۔۔" مہر نے ولید کے پیچھے دیکھتے ہوئے کہا۔۔ جس پر اسنے فورا بوکھلا کر اسکا ہاتھ چھوڑا۔۔

"نہیں ابو وہ میں۔۔۔" وہ پلٹ کر بولا جہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔

"تم نے جھوٹ کیوں بولا۔۔" اسنے مہر کو گھورا۔۔۔

"کیوں ڈر گئے تھے کیا۔۔۔ابھی تو بڑا بول رہے تھے۔۔۔میں ڈرتا نہیں ہوں میرے پاس لائسنس ہے یہ وہ۔ نکل گئی ساری ہیروگری۔۔۔" وہ اسکی نقل کرتے ہوئے بولی۔۔۔

"تمہارا کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا۔۔۔" وہ مہر کے قریب بڑھتے ہوئے بولا۔۔۔

"شرافت سے دور رہ کر بات کرو نہیں تو۔۔۔" اسنے کچھ قدم پیچھے ہو کر کہا۔۔۔

"نہیں تو کیا کرو گی۔۔۔ ابو سے شکایت ہی کرنا ہے نہ کر دینا۔۔۔" وہ اسکے بھاگنے کی ساری راہیں مسدود کرتا ہوا بولا۔۔۔

"ولید حد میں رہو نہیں تو میں۔۔۔۔۔" وہ اسکے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دور کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"نہیں تو کیا۔۔۔" وہ اس پر مزید جھلتا ہوا بولا۔۔ انکے چہروں کے درمیان صرف ایک انچ کا ہی فاصلہ رہ گیا تھا۔۔ اسے ولید کی سانسیں خود کو جھلساتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ مہر کا دل اسے خود کے اتنا قریب دیکھ کر اتنی زور سے دھڑک رہا تھا گویا ابھی باہر آجائے گا۔۔۔ ابھی وہ اور فاصلہ مٹاتا اور کچھ کرتا جب وہ کراہ کر اپنی آنکھوں کو مسلتے ہوئے پیچھے ہوا۔۔۔ کیوں کہ مہر نے اسکی آنکھوں پر پیپر سپرے ڈال دیا تھا۔۔۔۔۔۔ اور اب مزے سے اسے کراہتے ہوئے آنکھ مسلتے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"پتا ہے یہ سپرے میں نے شوقیا لیا تھا۔۔۔ غلطی سے شاید یہ میری پرس میں رہ گیا تھا۔۔۔ مگر مجھے یہ نہیں پتا تھا یہ اتنا یوزفل ہو گا۔۔۔ واؤ مزہ ہی آگیا۔۔" وہ مزے سے اسے بتا رہی تھی۔۔۔

"مزے کی بچی تمہیں تو میں ابھی بتاتا ہوں۔۔۔۔" وہ اسکے پیچھے لپکا۔۔ جو وہاں سے فرار ہونے کے چکر میں تھی۔۔۔

"کیا بتاؤ گے۔۔۔" وہ ہنستے ہوئے ولید سے بولی جو اسے پکڑ چکا تھا۔۔۔

"وہ تو جب بتاؤ گا تب پتا چل ہی جائے گا۔۔۔" اسنے ایک ہاتھ سے جلتی ہوئی آنکھ صاف کر کے کہا۔۔۔ دوسرے ہاتھ سے اسنے مہر کو پکڑ رکھا تھا۔۔۔

"وہ سب بعد میں بتانا ابھی تمہیں چچا جان بلا رہے ہیں۔۔۔" وہ اسکے پیچھے دیکھتے ہوئے بولی جہاں ذرا دور چچا جان کھڑے تھے اور اشارے سے ولید کو بھیجنے کا کہہ رہے تھے۔۔۔

"میں تمہارے جھانسے میں نہیں آنے والا سمجھیں۔۔۔" وہ دوسری آنکھ صاف کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

"افوہ۔۔۔سچ بول رہی ہوں۔۔۔چچا جان تمہیں بلا رہے ہیں۔۔۔" اسنے اس طرف دیکھا جہاں چچا جان کھڑے تھے جو اب ان کی طرف آ رہے تھے۔۔۔

"بول لو جھوٹ جتنے بولنا ہے۔۔۔ مگر اس بار میں تمہاری باتوں میں نہیں آؤ گا۔۔بعد میں جو مرضی ابو سے شکایت لگانا مجھے فرق نہیں پڑتا اور نہ ہی میں ڈرتا ہوں ان سے سمجھیں۔۔۔بڑی آئیں مجھے ابو کا ڈراوا دینے والی۔چچا جان سے بتادوں گی۔۔۔" وہ اسکی نقل اتارتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"کیا ہو رہا ہے۔۔۔برخوردار۔۔۔" چچا جان نزدیک آکر بولے۔۔۔

"جو بھی ہو آپ کون ہوتے ہیں پوچھنے والے۔۔۔" وہ بغیر پیچھے دیکھے بولا۔۔۔۔

"میں آپ کا باپ ہوتا ہوں اتنا ہی کافی ہے یا کوئی اور حوالہ بھی دوں۔۔" انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا۔۔۔ولید ان کی آواز سن کر سہی معنوں بوکھلایا۔۔۔اور پیچھے پلٹ کر انھیں دیکھا۔۔۔

"یہ تمہیں پریشان کر رہا تھا؟؟" انہوں نے مہر سے پوچھا جو ولید کی حالت پر حظ اٹھا رہی تھی۔۔۔

"جی چچا جان یہ۔۔۔" مہر بول ہی رہی تھی جب ولید نے اسکی بات کاٹی۔۔۔

"کچھ نہیں ابو بس ایسے ہی۔۔۔ آپ بتائیں کچھ کام تھا۔۔" وہ فورا بولا۔۔۔۔ تو مہر مسکراہٹ دباتی وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔ تم سے تو میں بعد میں نپٹو گا۔۔ اسنے مہر کو جاتے دیکھ کر سکون کی سانس لی اور دل ہی دل میں بولا۔۔۔۔

----------*---------------

"ابے عالی تجھے کچھ گڑبڑ نہیں لگ رہی۔۔۔ ان لوگوں میں سے کوئی بھی جوتے چرانے نہیں آیا ابھی تک۔۔۔" بلال بولا۔۔۔۔

"ہاں یار گڑبڑ تو مجھے بھی لگ رہی ہے۔ کسی نے بھی ابھی تک جوتے چرانے کی کوشش نہیں کی۔۔ بھائی کے پیروں میں ابھی بھی جوتے ہیں۔" عالی نے عارفین کے پیروں کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔ جہاں جوتے موجود تھے۔۔۔

"ویسے ان کے فرشتوں کو بھی خبر نہ ہوگی کہ گڑبڑ کیا ہے۔۔۔" بلال ہنستے ہوئے بولا۔۔۔

"اور نہیں تو کیا میں نے دماغ ہی ایسا چلایا ہے کہ انھیں پتا ہی نہیں چل سکتا بھائی نے جو جوتے پہنے ہیں وہ میرے ہیں اور میں نے بھائی کے پہنے ہیں۔ سائز میں بھی ایک انچ کا ہی فرق ہے جس پر کتنی مشکل سے تو بھائی کو میں نے راضی کیا تھا اور جان بوجھ کر ایک جیسے جوتے لئے تا کہ یہ لوگ کنفیوز ہو جائیں۔" عالیان فخریہ انداز میں بولا۔۔۔ اس بات سے بے خبر کے ان کے پیچھے کھڑے جوتے چوری کرنے کے مشن پر فائز عمار اور معیز نے ان کی پوری بات سن لی ہے۔۔۔ ان کی باتیں سن کر معیز نے آنکھیں گھمائیں اور عمار کو شرارتی مسکراہٹ سے دیکھ کر آنکھ ماری ۔۔۔ ان دونوں نے ایک دوسرے کو معنی خیزی سے دیکھا اور اپنے مشن پر لگ گئے۔۔۔۔

"یار پتا نہیں کیا ہو رہا ہے پیروں میں اچانک ہی کھجلی ہو رہی ہے۔۔۔" عالیان نے پیر ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

"چیک کر کوئی کیڑا وغیرہ تو نہیں گھس گیا۔۔" بلال بولا۔۔۔عالیان نے اسکی بات کو اگنور کیا مگر جب برداشت نہ ہوا تو مجبوراً سائیڈ پر جا کر جوتے اتارے اور چیئر پر بیٹھ کر پیر کا معائنہ کرنے لگا۔۔ معیز اور عمار جو اسکی حالت کے ذمہ دار تھے اور پیچھے لگے ہوئے تھے انکے کے لئے بس اتنا وقت ہی کافی تھا۔۔۔انہوں نے بڑی پھرتی سے عالیان کی بے خبری میں ہی جوتے ہٹا کر وہاں سلیپر رکھ دیئے۔۔۔۔عالیان نے جوتے کی تلاش میں نیچے دیکھا تو وہاں جوتے ندارد۔۔اسکے بجائے کوئی بہت ہی بوسیدہ ٹائپ کی سلیپر رکھی ہوئی تھی جو پہننے کے لائق تو بلکل نہیں تھی اور ساتھ میں ایک چٹ بھی۔۔۔۔یہ دیکھ کر سر پر ہاتھ مار کر رہ گیا۔۔۔اسنے کھول کر چٹ دیکھی جس پر بڑے بڑے حرفوں میں لکھا" عقل کا اتنا ہی استعمال کیا کرو جتنی بندے کے اندر کپیسیٹی نہیں تو اسکا خمیازہ بھگتنا پڑتا اور اسی طرح منہ کی کھانی پڑتی ہے"۔۔ساتھ ہی زبان چڑانے والا اموجی بھی بنا ہوا تھا۔اسنے غصے میں چٹ مروڑ کر پھینک دی۔۔۔۔۔۔

"کیا ہوا یہ گھنٹے پر بارہ کیوں بج رہے ہیں۔۔" بلال نے اس سے پوچھا۔۔۔۔

"ان لوگوں کو پتا چل گیا۔۔۔" وہ بولا۔۔۔

"کیا پتا چل گیا۔۔" اسنے حیرت سے پوچھا۔۔۔تو عالیان نے اپنے پیروں کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

"ابے جوتے کہاں غائب ہیں۔۔" وہ چیخا۔۔تو عالی نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے چپ کرایا پھر اسے پوری بات بتائی۔۔۔

---------*-----------------*---------

اب عالم کے جوتے چوری کرنے تھے۔۔۔وہاں کے اس میں تو وہ لوگ سکسیس ہو گئے تھے۔۔۔اب ادھر کیسے چوری کرنا تھا وہ لوگ سوچنے لگے۔۔۔۔عالم کے جوتے رضوان نے حفظ ماتقدم کے طور پر پہلے ہی اتروا کر کہیں چھپا دیئے تھے۔۔۔۔اب یہ پتا کرنا تھا اسنے کہاں چھپائیں ہیں۔۔۔۔۔

" آپ بہت ہینڈسم لگ رہے ہیں۔۔۔۔رضوان بھائی۔۔۔"معیز نے مشن کا آغاز کیا۔۔۔

"تھینک یو۔۔۔"وہ خوش ہو کر بولا۔۔۔۔

"آپ نے کھانا کھایا۔۔۔"عمار نے پوچھا۔۔۔

"نہیں۔۔۔"اسنے کہا۔۔۔۔

"چلیں اٹھیں میں آپ کو سرو کرتا ہوں۔۔۔۔"معیز بولا۔۔۔۔

"تم لوگوں کا شکریہ۔۔۔مگر مجھے ابھی کچھ نہیں کھانا۔۔"وہ اپنی سیٹ پر سہی سے بیٹھتا ہوا بولا۔۔۔جو بڑے سے گفٹ باکس کی وجہ سے انکمفرٹیبل ہو رہا تھا۔۔۔۔

"بھئی آپ تو دلہا کے دوست ہیں۔۔۔۔آپ کو تو پورا پروٹوکول ملنا چاہیے۔۔۔۔"معیز نے مکھن لگایا۔۔۔۔

"کسے پروٹوکول ملنا چاہیے۔۔۔۔"روشنی جو عالم کے پاس آ رہی تھی بولی۔۔۔

"رضوان بھائی کو اور کسے۔۔۔۔"عمار نے کہا۔۔۔

"چلیں جلدی اٹھیں۔۔۔"معیز اسے زبردستی اٹھانے لگا جب وہ گفٹ باکس گر گیا جسے رضوان نے پھرتی سے جھک کر اٹھایا اور اپنی سیٹ پر رکھ دیا۔۔۔اسکے اس پھرتی پر وہ دونوں کھٹکے ان دونوں نے ایک دوسرے کو اشارہ کیا۔۔۔

"چلیں روشنی آپی آپ بھی کیسی ہیں؟؟انہیں فل پروٹوکول دینا چاہیے کہ آفٹر آل یہ دلہے کے بیسٹی ہیں آپ یہاں وہاں گھوم رہی ہیں۔۔۔" عمار نے روشنی سے کہا۔۔۔

"میں کیوں؟؟" وہ بولی تو ان دونوں نے اسے کوئی اشارہ کیا جسے وہ فورا سمجھ گئی۔۔۔

"میرا مطلب ہے۔۔۔ہاں ہاں کیوں نہیں۔۔۔۔پورا پروٹوکول ملنا چاہیے۔۔۔ چلیں میرے ساتھ آپ میں آپ کو سب سے انٹروڈیوس بھی کروادوں گی۔۔۔۔" وہ اسے اٹھنے کو بولی۔۔۔۔اور وہ جو تیار جوتے چوری ہونے کے خیال سے اٹھ نہیں رہا تھا روشنی کے بولنے پر چاروشانے چت ہوا۔۔۔اور اسکے ساتھ چل دیا اب کاہے کے جوتے کیسے جوتے۔۔۔اسکے جاتے ہی ان لوگوں نے ویسا ہی دوسرا باکس لاکر رکھا اور اسکے اندر پھٹی پرانی چپل رکھ دی۔۔۔پھر جب رضوان واپس آیا تو اسے جوتے کا خیال آیا۔۔۔اسنے گھبرا کر دیکھا تو وہاں باکس موجود تھا اسے دیکھ کر رضوان کو تسلی ہوئی۔۔۔۔مگر پھر بھی اسنے تصدیق کرنے کے لئے باکس کھول کر دیکھا جس میں پرانی چپلیں اسکا منہ چڑھا رہی تھیں۔۔۔۔وہ ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گیا۔۔۔

----*------------------*--------------

-کیا ہوا رضوان بھائی۔۔۔آپ کا منہ کیوں اترا ہوا ہے۔۔۔" عالیان نے اس سے پوچھا۔۔۔

"جوتے غائب ہو گئے۔۔۔" وہ افسوس سے بولا۔۔۔

"آپ کے بھی غائب ہو گئے۔۔۔" اسنے حیرت سے کہا۔۔۔

"کیا مطلب آپ کے بھی۔۔۔کیا تمہارے بھی غائب ہو گئے۔۔۔" وہ بولا۔۔۔

"ہاں۔۔۔" اسنے مری مری آواز سے کہا۔۔۔

"وہ دیکھو آگئی لوٹ مار اینڈ کمپنی۔۔۔" بلال نے ان سب کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔جو اب اپنے مشن پر سکسیس ہونے کے بعد دلہے کو لوٹنے آرہی تھیں۔۔۔۔

"چلیں دلہا بھائیوں۔۔۔۔جلدی سے جوتے کے پیسے دیں۔۔۔" زرناب آگے آکر کہا۔۔۔

"اے بلال تیرے پاس چھٹا ہے تو دینا ذرا۔۔۔" عالیان اپنی جیب کھنگالتا ہوا بولا۔۔۔

"ہاں یہ کچھ چلر ہیں۔۔۔" اسنے پانچ چھے سکے نکال کر عالی کی طرف اچھالے۔۔۔

"ہاں یہ لو پیسے چاہیے تھے نہ۔۔۔اب جوتے دے دو۔۔۔۔" عالی نے سکے زرناب کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔وہ بدک کر پیچھے ہوئی۔۔۔

"یہ چلر اپنے پاس ہی رکھیں۔۔۔۔یا کسی فقیر کو دے دینا ارے ہاں اسے بھی دینے کی ضرورت نہیں ہے کیوں کہ لگ رہا ہے بڑی محنت سے کمائے گئے ہیں۔۔۔۔" زرناب نے کہا۔۔۔

"ظاہر ہے محنت سے ہی کمائے جاتے ہیں پیسے اس لئے تم جیسے منگوڑے لوگوں کو دیتے ہوئے دل دکھتا ہے۔۔۔۔" عالی بولا۔۔۔۔

"ہاں وہ تو پتا ہی ہے مجھے کہ بڑی محنت سے کمائے ہیں یہ چلر آخر کو تپتی دھوپ میں جمعہ کے دن جامع مسجد کے سامنے فقیروں جیسے حلیہ میں کھڑے ہو کر بھیک مانگنا کوئی آسان کام تھوڑی ہے۔۔۔" زرناب نے مصنوعی ہمدردی سے کہا۔۔۔۔اسکی بات پر ہنسی کے فوارے چھوٹ پڑے۔۔۔۔

"تم لوگوں سے تو بہتر ہی ہیں نہ جو بات بات پر مانگنے کھڑی ہو جاتی ہو۔۔۔۔صدقہ فاؤنڈیشن۔۔۔۔" عالی نے دوبدو کہا۔۔۔

"تم سے تو نہیں مانگا نہ۔۔۔۔اور ویسے بھی یہ ہم لوگوں کا حق ہے۔۔۔۔۔اس لئے اپنا منہ بند ہی رکھیں تو بہتر ہے۔۔۔۔" وہ چڑھ کر بولی۔۔۔۔۔اور اسٹیج سے اترنے لگی۔۔۔

"پہلے جوتے تو دو۔۔۔اسکے بعد ہی پیسے ملے گے کیا پتا آپ لوگوں کے پاس جوتے ہیں بھی یا نہیں۔۔۔" بلال بولا۔۔۔

"اور نہیں تو کیا ہم لوگ کیسے یقین کریں کہ آپ لوگوں کے پاس ہی جوتے ہیں۔۔۔" رضوان بھی بولا۔۔۔

"اس بات کی ٹینشن نہ لیں کے جوتے ہم لوگوں کے پاس ہیں یا نہیں کیوں کہ ہم لوگ آپ لوگوں کی طرح فراڈ نہیں ہیں۔۔۔" انابیہ نے کہا۔۔۔

"وہ تو مجھے اچھے سے اندازہ ہے کہ جوتے آپ لوگوں کے پاس ہی ہوں گے۔۔۔دوسروں کی چپلیں چرانے میں آپ خاصی ماہر ہیں کیوں کہ اس بات کا ذاتی تجربہ ہے مجھے۔۔۔" عباد طنزیہ انداز میں بولا۔۔۔۔

"بول تو ایسے رہے ہیں گویا میں باقائدہ چپلیں چرانے کا بزنس کرتی ہوں۔۔۔" وہ تنک کر بولی۔۔۔

"چلو بھئی جھگڑے تو چلتے رہے گے۔۔۔آپ پیسے دیں پھر ہی جوتے ملے گے۔۔۔" روشنی نے کہا۔۔۔

"یار روشنی تم کیوں پیسے مانگ رہی ہو تم تو بہن ہو۔۔۔" ولید نے کہا۔۔۔

"بہن بعد میں ہوں پہلے میں اشارہ کی بیسٹ فرینڈ ہوں۔۔" اسنے کہا۔۔۔۔

"اچھا کتنے پیسے چاہیئے۔۔۔ایک یا دو تین سے کام چل جائے گا۔۔۔" عالیان نے کہا۔۔۔

"نہیں پورے پانچ چاہیئے۔۔۔" زرناب بولی۔۔۔

"ارے واہ تم لوگ تو بہت ہی شریف ہو میں خوامخواہ تم لوگوں کو برا سمجھتا رہا۔۔۔یہ لو پورے پانچ ہیں چاہے تو گن لو۔۔۔۔"عالیان نے سکے زرناب کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"پانچ روپے نہیں بلکہ پورے پانچ لاکھ چاہیئے۔۔اس اسلئے یہ چلرا اپنے پاس ہی رکھو کافی محنت سے کمائے ہوں گے نہ۔۔۔۔"زرناب نے بڑی معصومیت سے کہا۔۔۔

"کیا پانچ لاکھ۔۔۔۔"سب ایک آواز میں چیخ پڑے۔۔۔

"ہاں پانچ لاکھ۔۔۔پھر اسکے بعد ہی جوتے ملے گے۔۔۔"وہ مزے سے بولی۔۔۔

"پانچ لاکھ لڑکیوں کچھ تو خوف خدا کرو۔۔۔حشر میں اللہ کو اپنا منہ بھی دکھانا ہے۔۔۔"عالم دہل کر بولا۔۔۔

"آپ ہم لوگوں کی فکر نہ اپنی فکر کریں کہ دلہن لے کے جانی ہے یا نہیں۔۔۔جلدی سوچیں۔۔۔۔"مہر نے سیدھے دھمکی دی۔۔۔

"میں اپنا بیان واپس لیتا ہوں۔۔۔وہی تو مجھے سوچنا چاہیے تھا کہ یہ لوٹ مار اینڈ کمپنی اتنی شریف کیسے ہو سکتی ہے۔۔مگر میں بھی کیا کروں جتنا شریف خود ہوں دوسروں کو بھی سمجھتا ہوں۔۔۔"عالیان نے آجزی سے کہا۔۔

"چلیں آپ کا ڈرامہ ہو گیا ہو تو پیسے دیں نہیں تو جوتے اور دلہن دونوں بھول جائیں۔۔۔"زرناب کہہ کر اسٹیج سے اترنے لگی جب پیچھے سے عالیان نے تان کھینچی۔۔۔

دولہے کی سالیوں

اوہرے دپٹے والیوں

اسکے ساتھ سارے لڑکے بھی شامل ہو گئے۔۔۔

دولہے کی سالیوں

او ہرے دپٹے والیوں

جوتے دیدو پیسے لے لو

جوتے دیدو پیسے لے لو

زرناب بھی دوپٹہ کمر پر کستی سب لڑکیوں کے ساتھ میدان میں آگئی۔۔۔

دلہن کے دیور

تم دکھلاؤ نا یوں تیور

دلہن کے دیور

تم دکھلاؤ نا یوں تیور

پیسے دیدو جوتے لے لو

پیسے دیدو جوتے لے لو

جوتے دے دو پیسے لے لو

جوتے دے دو پیسے لے لو

اجی نوٹ گنو جی, جوتے لاؤ

ضد چھوڑو جی, جوتے لاؤ

فراڈ ہیں کیا ہم, تم ہی جانو

اک ہو تم, جو بھی مانو

جو بھی مانو, جو بھی مانو

اجی بات بڑھے گی, بڑھ جانے دو

مانگ چڑھے گی, چڑھ جانے دو

اڑونا ایسے, پہلے جوتے

پہلے جوتے پہلے جوتے

جوتے لئے ہیں نہیں

چرایا کوئی زیور

دلہن کے دیور تم

دکھلاؤ نا یوں تیور

پیسے دیدو جوتے لے لو

جوتے دیدو پیسے لے لو

پیسے دیدو جوتے لے لو

جوتے دیدو پیسے لے لو

جوتے دیدو پیسے لے لو

جوتے دیدو پیسے لے لو

کچھ ٹھنڈا پی لو, موڈ نہیں ہے

دہی بڑے لو, موڈ نہیں ہے

کلفی کھا لو, بہت کھا چکے

پان کھا لو, بہت کھا چکے

بہت کھا چکے بہت کھا چکے

اجی رسملائی, آپ کے لئے

اتنی مٹھائی, آپ کے لئے

پہلے جوتے, کھائیں گے کیا

آپ کی مرضی, نا جی توبہ

نا جی توبہ

کسی بے تکے شاعر کی بے سری قوالیاں

دولہے کی سالیوں او ہرے دپٹے والیوں

جوتے دیدو پیسے لے لو

پیسے دیدو جوتے لے لو

جوتے دیدو پیسے لے لو

پیسے دیدو جوتے لے لو

ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے

****

وہ اس پر جھکتا ہوا کچھ کرتا۔۔۔

"آہ۔۔۔" اس سے پہلے ہی کراہتے ہوئے دور ہوا۔۔ کیوں کہ مہرماہ نے زور سے اپنی کہنی اسکے پیٹ پر رسید کی تھی۔۔۔۔۔اور اب اسے خونخوار تیوروں سے گھور رہی تھی۔۔۔۔

"لاسٹ ٹائم بھی میں نے تمہیں وارن کیا تھا نہ۔۔ کہ آئندہ اگر میرے ساتھ کوئی بدتمیزی کروگے تو بھگتو گے بھی۔۔۔۔۔شاید تم نے میری بات کو سنجیدگی سے نہیں لیا تھا۔۔۔۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی جو اپنا پیٹ پکڑے جھکا ہوا تھا۔۔۔۔

"بند کرو اپنی یہ تھرڈ کلاس ایکٹنگ اور شرافت سے پھولوں کی دکان پر چلو۔۔۔" اسنے غصے سے کہا۔۔۔ مگر پھر بھی وہ ٹس سے مس نہ ہوا۔۔۔ کیا میں نے بہت زور سے مار دیا۔۔۔ وہ بڑبڑائی۔۔۔ پھر اسے ہلایا۔۔۔ "ولید اب چلو بھی۔۔" لیکن وہ جوں کا توں ہی رہا۔۔۔۔ یا اللہ کہیں سچ میں بہت تیز تو نہیں لگ گئی۔۔۔ وہ سوچتے ہوئے اسکو

کندھے سے پکڑ کر سیدھا کرنے لگی۔۔۔۔ وہ سیدھا تو ہو گیا لیکن اسکی آنکھیں ابھی بھی بند تھی۔۔۔۔۔ مہر نے اسکے گال تھپتھپاتے ہوئے اسے اٹھانے کی سعی کی لیکن اسکے وجود میں پھر بھی کوئی حرکت نہ ہوئی۔۔۔

"یا اللہ اب میں کیا کروں؟؟۔۔۔۔۔۔یہ اتنی سی مار سے کیسے ٹن ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے بڑبڑائی۔۔۔ پھر ادھر ادھر کچھ تلاش کرنے لگی۔۔۔ اسے ڈیش بورڈ پر ایک پانی کی بوتل دکھی جسے اسنے فورا اٹھایا۔۔۔ اور اس سے پہلے اپنی سوچ پر عمل کرتی۔۔۔۔ ولید نے ایک جھٹکے سے اسے اپنی اور کھیچا۔۔۔۔۔ وہ اس حملے کے لئے تیار نہ تھی۔۔۔ سو توازن برقرار نہ رکھ پائی اور اس کے سینے سے جا ٹکرائی۔۔۔۔۔ اسنے اپنا سر اٹھا کر اسے غصے سے گھورنا چاہا مگر اسکی پر شوق نگاہوں کی تاب نہ لا کر یہاں وہاں دیکھنے لگی۔۔۔ سونگ ابھی بھی بج رہا تھا۔۔۔

Kaise bataayein, kaise jataayein

Subah tak tujhmein jeena chaahein

Bheege labon ki, geeli hansi ko

Peene ka mausam hai peena chaahein

وہ اسکی نظروں اور انداز سے اچھی خاصی نروس ہو چکی تھی سونے پے سہاگہ یہ سونگ۔۔۔ وہ اسکے ساتھ آنے پر اب پچھتا رہی تھی۔۔۔۔ جب سے انکاح کی ڈیٹ فکس ہوئی تھی وہ ایسے ہی کبھی کبھی اپنا ٹھرکی پن دکھایا کرتا تھا نظرباز۔۔۔۔۔ ٹھرکی نہ ہو تو کبھی ٹھرک پن دکھانے کا کوئی موقع جانے دیا ہو۔۔۔۔

Ek baat kahoon kya ijazat hai

Tere ishq ki mujhko aadat hai

Ek baat kahoon kya ijazat hai

.Tere ishq ki mujhko

Aadat hai

.ooo

اسنے گنگناتے ہوئے اسکے چہرے کو ٹھوڑی کی مدد سے اوپر کیا۔۔

.Aadat hai, aadat hai ooo

Aadat hai

Ehsaas tere aur mere toh

Ek dooje se jud rahe

Ek teri talab mujhe aisi lagi

Mere hosh bhi udne lage

اس پر جھکتے ہوئے وہ مسلسل گنگنا رہا تھا اور وہ مزید کوئی پیش قدمی کرتا مہرنے پانی کی بوتل اسکے منہ پر انڈیل کر اسکے ہوش کو سہی معنوں میں اڑا دیا تھا۔۔۔۔وہ جھٹکے سے دور ہو کر اپنا چہرہ صاف کرنے لگا۔۔۔۔مہرماہ بھی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔۔۔۔

"یہ کیا واہیات حرکت تھی۔۔۔"وہ چیخا۔۔

"جو تم کر رہے تھے جیسے وہ بڑا نیک کام تھا۔۔۔"اسنے طنزیہ انداز میں کہا۔۔

"سارا رومینس کا مزہ کرکرا کر دیا۔۔"وہ بڑبڑایا۔۔

"کیا کہا تم نے رومینس وہ بھی میرے ساتھ۔۔۔۔منہ دھو رکھو۔۔۔۔ پھپھوڑانہ ہو تو۔۔۔۔"اسنے ولید کو گھورا جو بد مزہ سا کارڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔

"بے فکر رہو نہا دھو کر آیا ہوں اور جو کسر رہ گئی تھی وہ تم نے پانی پھینک کر پوری کر دی۔۔۔"وہ دانت نکوستے ہوئے بولا۔۔۔۔

"مجھے اس سے غرض نہیں ہے لیکن اگر آئندہ اگر تم نے میرے ساتھ کوئی فضول حرکت کرنے کی کوشش کی نہ تو یاد رکھنا کبھی رومینس جھاڑنے کے لائق نہیں بچو گے۔۔۔"مہر نے اسے وارن کیا۔۔۔

"یار اب تو حد کرتی ہو۔۔۔۔شادی تم سے کروں گا تو رومینس بھی تمہیں سے بگھاروں گا نہ۔۔۔اب اس کے لئے تو کسی اور کو ہائر کرنے سے رہا۔۔"اسنے کار پارکنگ میں لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

"تم نہایت ہی بیہودہ انسان ہو۔۔۔۔فضول گوئی کے سوا تمہارے منہ سے کوئی ڈھنگ کی بات نہیں نکل سکتی۔۔۔"وہ غصے سے کہتے ہوئے کار سے اتر گئی۔۔۔ولید بھی اسکے تپنے کو انجوائے کرتا کار لاک کر کے گنگناتے ہوئے اسکے پیچھے چل پڑا۔۔۔۔

------*--------------*--------------

شام ہو چکی تھی اور کچھ ہی دیر میں مایوں کی رسم شروع ہونے والی تھی۔۔۔شامیانہ لان میں لگا دیا گیا تھا اور اسکے بیچ ہی میں اسٹیج میں بنایا گیا تھا۔۔۔۔اسکے بیچ میں بڑا سا جھولا ڈالا گیا تھا جسے گیندے اور گلاب کے پھولوں کی لڑیوں سے سجایا گیا تھا۔۔۔۔جھولے کے اطراف میں تخت لگائے گئے تھے جن کے آس پاس یلو اور پنچ کلر کے گاؤ تکیے سلیقے سے سجائی گئی تھی۔۔۔پھولوں کی پتیاں کسی راستے کی صورت انٹرنس سے لے کر اسٹیج تک

بچھائی گئی تھی۔۔۔ پورے لان کو یلو اور ینج لائٹنگ سے ڈیکور کیا گیا تھا۔۔۔۔۔ غرض یہ کہ پوری سجاوٹ بہت ہی خوبصورت تھی جسے مہر ماہ سے بہت دماغ کھپانے کے بعد ولید نے سجوایا تھا۔۔۔

"اوہ۔۔۔۔۔ ولید ذرا سنناتو وہ اسٹیج کے طرف والی لائٹ سہی سے نہیں جل رہی اسے دیکھ تو لو۔۔" ابھی ہی وہ بے چارہ سارے انتظامات سے مطمئن ہو کر تیار ہو اتھا۔۔۔۔ جب وہ دوبارہ لان میں انٹر ہونے لگا تو مہر نے اسے بیچ ہی میں جا لیا۔۔۔۔

"اب کیا کسر باقی رہ گئی ہے مجھے گنجا کرنے میں۔۔۔" وہ جھلا کر بولا۔۔۔۔

"افوہ۔۔ اب اتنا تن فن کیوں کر رہے کون سا میں نے تمہیں چاند تارے توڑنے کہا ہے۔۔۔" اسنے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔ ولید نے اسکی بات پر مہر کو گھورا۔۔ جو یلو لانگ قمیض اور پینٹ جس کے ساتھ اسنے ملٹی کلر کا چنری کا دوپٹہ لے کر اسے ایک کندھے سے لے دوسرے ہاتھ کی کہنی میں اٹکایا تھا۔ ملٹی کلر کے ہی ٹسل پہنے تھے۔۔۔ ساگر چوٹی باندھ کر اس میں موگرے کی کلیاں پروئی ہوئی تھی۔۔۔۔ میک اپ کے نام پر کاجل لگایا گیا تھا۔ غرض وہ اس وقت اچھی خاصی غضب ڈھا رہی تھی۔۔ ولید جھنجھلاہٹ کے باوجود اسے دیکھے گیا۔۔۔۔

"کہاں کھو گئے۔۔۔۔ جاؤ جلدی سے جا کر لائٹ چیک کرو ابھی سب مہمان آنا شروع ہو جائے گے۔۔۔۔" وہ اسکے آگے ہاتھ لہراتے ہوئے بولی۔۔۔۔ اور لان کا جائزہ لینے لگی کہ کہیں کوئی کمی تو نہیں رہ گئی۔۔۔ وہ بھی سر جھٹکتا اسٹیج کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

-------*---------------*-------------

جیسے ہی سب مہمان آنا شروع ہوئے ساری لڑکیاں اینٹرینس پر کھڑی ہو گئی اور سب کا ویلکم کرنے لگی۔۔۔ پھر کچھ ہی دیر میں لڑکے والوں کے آنے کا شور بلند ہوا تو سب الرٹ ہو کر کھڑی ہو گئیں۔۔۔۔۔۔ سبھی لڑکیوں نے یلو ڈریس پہنا تھا کسی نے چوڑی دار تو کسی نے انار کلی تو کسی نے پٹیالہ۔۔۔۔۔ جیسے ہی روشنی مایوں کا تھال لے کر داخل ہوئی ان سب نے اس پر پھولوں کی بارش کر دی۔۔۔۔ پھر اسے آگے بڑھ کر پھولوں کا ہار پہنایا۔۔۔۔

"یہ کیا بھئی میں بھی ساتھ میں ہوں۔۔۔۔ مجھے بھی کچھ پروٹوکول دو۔۔۔۔" فردوس باجی نے ان سب سے کہا جو انہیں مکمل طور پر نظر انداز کیے روشنی میں مگن تھیں۔۔۔۔۔

"کیوں آپ کو کیوں دیں پروٹوکول۔۔۔۔۔ کتنا کہا تھا شادی پر یہیں رکیں۔۔۔۔۔۔ پر نہیں آپ کو تو بہن سے زیادہ دیور عزیز ہے۔۔۔۔" انابیہ منہ بناتے ہوئے بولی۔۔

"اس میں تو خیر کوئی شک نہیں کہ مجھے اپنا دیور بہت عزیز ہے۔۔۔۔ اب اس کا یہ مطلب نہیں کے مجھے اپنی بہن سے محبت نہیں۔۔۔۔ اب آگئی ہوں نہ اب میں اپنی بہن کی طرف سے ہوں۔۔۔ اب خوش۔۔۔۔" انہوں نے کہا۔۔

"بہت احسان آپ کا۔۔۔" زرناب بولی۔۔۔۔

"ارے واہ۔۔ یار زبردست۔۔۔ ڈیکوریشن تو بہت اچھا کیا ہے تم لوگوں نے۔۔۔" انہوں نے انکا دھیان بٹانے کو کہا۔۔۔۔ اور ارد گرد ستائشی نظروں سے لان کا جائزہ لینے لگیں۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔۔ تو مابدولت کا آئڈیا تھا۔۔۔۔" مہر فخریہ انداز میں بولی۔۔۔۔۔

"استغفر للہ استغفر للہ۔۔۔۔۔۔ اتنا جھوٹ کچھ خوف خدا نہیں رہا آج کل کے لوگوں میں۔۔۔۔ محنت ساری مجھ غریب کی اور کریڈٹ محترمہ نے خود لے لیا۔۔۔۔ واہ کیا زمانہ آگیا ہے۔۔۔۔۔۔ یعنی کے نیکی کرو اور دریا میں ڈالو۔۔۔۔۔" ولید کی تاسف سے پر آواز پر اسنے پلٹ کر اسے دیکھا۔۔۔۔

"کیا ہوا کونسی نیکی کو تم دریا میں ڈال رہے ہو۔۔۔۔" فردوس باجی نے اس سے پوچھا۔۔۔۔۔

"ارے پوچھو مت کیسے کیسے لوگ ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔ یہ جو آپ اتنی خوبصورت ڈیکوریشن دیکھ رہیں ہیں نہ یہ سب میری محنت کا نتیجہ ہے۔۔۔۔۔" اسنے اپنے کالر جھاڑے۔۔۔۔۔

"اوہو۔۔۔۔۔ سچ میں بہت خوبصورت لگ رہا ہے۔۔۔۔ لگتا ہے بہت محنت کی ہے تم نے۔۔۔۔" انہوں نے اسے ستائشی نظروں سے دیکھا۔۔۔۔۔

"اچھا اب چلیں شروع کریں۔۔۔۔ یہاں یہیں کھڑے باتیں کرنی ہے۔۔۔" مہرمنہ بناتی بولی۔۔۔۔۔ تو وہ سب اسٹیج کی طرف بڑھ گئیں۔۔۔۔

"اوہ۔۔۔۔۔ موصوف تم کہاں چلے۔۔۔۔۔" ولید کو بھی اسٹیج کی طرف جاتے دیکھ کر وہ بولی۔۔۔۔

"تمہیں اس سے مطلب۔۔۔۔۔" اسنے کہا۔۔۔۔

"جی ہاں۔۔۔۔ کیوں کہ یہ فنکشن خالص لیڈیز ہے۔۔۔۔۔ اور میرے خیال میں آپ کا شمار اس میں نہیں ہوتا۔۔۔۔" وہ دانت پے دانت جماتے ہوئے بولی۔۔۔

"واہ یہ بھی عجب اصول ہے۔۔۔۔۔ گدھوں کی طرح صبح سے لگا ہوا ہوں اس فنکشن کے چکر میں اور تم کہہ رہی ہو یہ صرف لیڈیز فنکشن ہے۔۔۔۔۔" اسنے تنک کر کہا۔۔۔

"ہاں تو یہ صرف لیڈیز کے لئے ہے۔۔۔۔۔اس لئے شرافت سے نو دو گیارہ ہو جاؤ۔۔۔" وہ اسے باہر کا راستہ دکھاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"میں تو نہیں جا رہا۔۔ تمہیں جو کرنا ہے کر لو۔۔" اسنے کہا اور اسٹیج کی طرف جانے لگا۔۔۔۔۔۔

"چچی جان اسے دیکھیں۔۔۔۔۔یہ کہہ رہا ہے یہ بھی لڑکیوں کے ساتھ اس فنکشن میں ناچے گا گائے گا۔۔۔۔" وہ سامنے سے آتی چچی جان سے بولی۔۔۔۔

"ولید یہ کیا بچپنا ہے۔۔۔۔۔ چلو جاؤ۔۔۔" انہوں نے اسے ڈپٹا۔۔۔ان کی بات پر وہ اسے غصے سے مہر کو گھورتا باہر جانے لگا جو مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ تمہیں تو میں بعد میں دیکھوں گا۔۔۔۔۔وہ بڑبڑایا۔۔۔

عالم کی طرف سے روشنی اور فردوس بھابھی ہی آئیں تھیں۔۔۔عارفین کی طرف سے کوئی نہیں آیا تھا۔۔۔اب دونوں دلہنوں کو لانے کی باری تھی۔۔۔

ساری لڑکیوں نے پھولوں کی چادر کی چھاؤں میں انھیں اسٹیج تک لائیں تھیں۔۔۔۔پھر انھیں جھولے پر بٹھا دیا گیا اور رسم شروع کی گئی۔۔۔پہلے سب سہاگنیں آئیں اور انہوں نے تیل کو اپنی پیشانی پر لگا کر دلہنوں کی پیشانی سے ٹکرایا۔۔۔کہتے ہیں اس رسم کے زریعے سب سہاگنیں اپنی خوش قسمتی ان کے اندر ڈال دیتیں ہیں۔۔۔۔

پھر اس کے بعد ساری کنواری لڑکیوں کی باری تھی۔۔۔۔۔۔انھیں اپنی پیشانی دلہن کی پیشانی سے ٹکرانی تھی روایت کے مطابق اس طرح ان کی شادی جلدی ہو گی۔۔۔

"ایک سیکنڈ۔۔۔۔یہ تم کس خوشی میں وہاں کونے میں چھپی کھڑی ہو۔۔۔۔" فردوس بھابھی نے مہر کو کونے میں کھڑے دیکھا تو کہا۔۔۔۔

"اچھا ہاں تمہیں کیا ضرورت تمہارا تو ویسے بھی نکاح ہونے والا ہے۔۔۔" انہوں نے جیسے یاد کرتے ہوئے کہا۔۔۔ انکی بات پر تو وہ اچھا خاصا بد مزہ ہوئی تھی۔۔۔۔ اسی لئے تو وہ مایوں بھی نہیں بیٹھی تھی۔۔۔۔ ورنہ امی تو یہی چاہتی تھیں۔۔۔۔ لیکن اسنے صاف منع کر دیا تھا کہ ابھی وہ نکاح کے لئے راضی ہے اتنا ہی کافی ہے۔۔۔۔ ویسے بھی جب رخصتی ہو گی تو ساری رسمیں تو ہونی ہی ہے نہ۔۔۔ تو وہ کیوں اپنی خالاؤں کی شادی کا مزہ خراب کرتی۔۔۔

اب اگلی رسم کی باری تھی۔۔ جس میں ہر کنواری لڑکی کو ایک بند مٹی کی کٹوری اٹھانی تھی۔۔۔ جس کے اندر مٹھائی ہوتی ہے۔۔۔۔ دلہن اسے کھولتی ہے پھر جس کلر کی مٹھائی نکلتی ہے اس سے اندازہ لگایا جاتا ہے کہ کس کی شادی کب ہو گی۔۔۔۔

"یار۔۔۔۔ زرناب تمہاری تو پنک کلر کی مٹھائی ہے اسکا مطلب چار پانچ سال تو کہیں نہیں گئے تمھاری شادی میں۔۔۔" جویریہ بولی۔۔۔

"کچھ بھی۔۔۔۔ اتنا بڑھاپے میں شادی نہیں کروں گی میں۔۔۔" وہ دہل کر بولی۔۔۔

"واہ جی واہ بڑی جلدی ہے محترمہ کو۔۔۔ لگتا ہے نانی سے کہہ کر بات چلانی پڑے گی۔۔۔۔" انابیہ بولی۔۔۔۔

"اور نہیں تو۔۔۔ مگر ایسی قسمت کہاں ہم غریبوں کی۔۔۔۔" وہ مصنوعی افسوس سے بولی۔۔۔

"کیوں بھئی۔۔۔۔ کہیں کوئی گڑبڑ ہے کیا۔۔۔" جویریہ نے پوچھا۔۔۔

"اب خیر میں اس ٹائپ کی لڑکی نہیں ہوں۔۔۔۔۔۔ لیکن مجھے شادی کا بڑا شوق ہے۔ میرا بس چلے تو میں ابھی شادی کرلوں۔۔" وہ پر شوق لہجے میں بولی۔۔۔۔ اور ساتھ ہی زور سے کراہی کیوں کہ نانی کا زوردار دھموکا اس کی پیٹھ سینک چکا تھا۔۔۔۔۔ انہوں نے اس بات سن لی تھی تبھی موقع محل دیکھے بغیر اسکی عزت افزائی کر دی تھی۔۔۔۔۔ وہ دونوں نانی کو دیکھ کر پہلے ہی کھسک چکی تھیں۔۔۔۔۔ انکی طوطا چشمی پر وہ انھیں کوس کر رہ گئی۔۔۔۔۔۔

اب ڈھولک شروع ہوگئی تھی۔۔۔۔ اور دلہنوں کو بڑی بزرگ خاتون ابٹن لگا رہیں تھیں۔۔۔۔

روشنی نے اشارہ کو شرارتی انداز میں دیکھ کر تان لگائی۔۔۔۔

......Ladki tumhari kunwari reh jati

.....Ladki tumhari kunwari reh jati

.....Ke mano hmaara ehsaan ke ladke ne haan kr di

.....mano hmaara ehsaan ke ladke ne haan kr di

مہرماہ کیوں چپ رہتی۔۔۔ وہ بھی شروع ہوگئی۔۔۔۔

.....Ladka tumhara kunwara reh jata

....Ladka tumhara kunwara reh jata

.....Ke mano hmara ehsaan ki ladki ne haan kr di

.....mano hmara ehsaan ki ladki ne haan kr di

...... Oo ladke ki behno

.....Oo ladke ki behno.......pehle tum ye kaam kro

....Ladki lene aay ho..... jhuk kr hm ko slaam kro

.....Jhuk kr hm ko slaam kro

تبھی اچانک وہاں عالیان اور بلال آ گئے۔۔۔۔اور اس سے پہلے کے کوئی کچھ بولتا روشنی کے ساتھ بیٹھ کر وہ بھی ڈھولکی لے کر شروع ہو گئے۔۔۔۔۔

.....Oo ladki ki behno

.....Oo ladki ki behno......hm jo zid pr aa jai ge

....Ladki lene aay he.....tum ko bhi le jai ge

....Tum ko bhi le jai ge......haan tum ko bhi le jai ge

زرناب جویریہ اور انابیہ نے بھی کمر کس لی۔۔۔۔

.....Ghusa sara ka sara reh jata

.....Ghusa sara ka sara reh jata

...Ki mano hmara ehsan ki ladki ne haan kr di

...mano hmara ehsan ki ladki ne haan kr di.

پہلے روشنی اکیلی تھی مگر اب ان کے ساتھ یہ دونوں بھی شامل ہو گے تھے جس پر انھیں غصہ آ رہا تھا۔۔

....Hm kab manne wale the

....Hm kab manne wale the...jaane kese maan gai

ladki he ye jadugarni hm maan gai pehchaan gai.....maan gai pehchaan .

....gai

زرناب نے تان ملائی۔۔۔۔

....Ladke ne sau khat likhe....ladke ne sau khat likhe

Tab hm ne iqrar kiya .....ladki ko mushkil se is shaadi pr tayr kiya.....tayar

.....kiya

-------*-------------*-----------

"ابے یار یہ تو صاف چیٹنگ ہے۔۔۔۔" عالم نے کہا۔۔۔

"تو اس میں میں کیا کر سکتا ہوں۔۔۔" ولید بولا۔۔۔

"لیکن یار کچھ نہ تو کچھ کرنا ہی پڑے گا۔۔۔" عارفین نے کافی کا سپ لیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"ہاں ولید۔۔۔۔۔ مہر سے بول کے دیکھ شاید بات بن جائے۔۔" عالم پر جوش ہو کر بولا۔۔۔۔

"اسی نے مجھے باہر نکالا ہے۔۔۔ اس لئے کوئی چانس نہیں۔۔" وہ برا سا منہ بناتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"ابے یار کیسا ہے تو اپنی ہونے والی کو نہیں سمبھال سکتا۔۔۔۔" عالم نے اسے گھر کا۔۔۔

"کوئی شریف یا معصوم ٹائپ کی ہوتی تو سمبھال بھی لیتا۔۔۔ لیکن جس طریقے کی ہے نہ وہ اگر اسے تم دونوں کے ارادے پتا چل جائے نہ تو شادی سے پہلے ہی تم لوگوں کی بیویاں بیوہ ہو جائے گی۔۔۔"اسنے مہر کے بارے میں بتایا۔۔۔

"اب ایسا بھی مت بول۔۔۔ اب ایسی بھی خونخوار نہیں ہے وہ۔۔۔ تو کوشش تو کر۔۔۔۔"عارفین نے کہا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے۔ تم لوگوں کے لئے میں اپنی قربانی دیتا ہوں۔۔۔۔۔ دعا کرنا میرے لئے اس جنگلی کے قہر سے اللہ مجھے محفوظ کرے۔۔۔۔ کرتا ہوں کچھ لیکن اگر کچھ گڑبڑ ہوئی تو میں ذمہ دار نہیں۔۔۔"اسنے پہلے ہی خبردار کر دیا۔۔۔

"یار جب اتنا ہی ڈرتا ہے تو شادی کیوں کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔"عالم نے پوچھا۔۔۔

"کیا کروں۔۔۔ میں بے چارہ مجبور ہوں۔۔۔"وہ نہایت مسکنیت سے بولا۔۔۔

"دل کے ہاتھوں مجبور ہے بیچارہ۔۔۔ تم اس کی شکل پر مت جاؤ۔۔۔ یہ بہت گھنا ہے۔۔۔"عارفین نے کہا۔۔۔

"ہاں تو چلو۔۔۔۔ جلدی نکلو۔۔۔۔ پھر بات بنے تو کال کرنا۔۔۔"عالم نے کہا۔۔۔۔

"تم لوگ یہاں کر کیا رہے ہو؟؟"گانا ختم ہونے کے بعد زرناب نے عالیان کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"دکھ نہیں رہا گانا گا رہے تھے۔۔۔۔"وہ بولا۔۔۔

"اچھا ابھی تم لوگ گانا گا رہے تھے کیا؟؟"اسنے مصنوعی حیرت سے کہا۔۔۔

"کیوں تمہیں کیا لگا؟؟" وہ پوچھنے لگا۔۔۔۔

"مجھے لگا کہ شاید کوئی میراثی چندہ جمع کرنے کو دوسروں کے کانوں پر ظلم کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔" اسنے طنزیہ انداز میں کہا۔۔۔۔۔

"واٹ تم نے مجھے میراثی کہا۔۔۔" وہ بلبلایا۔۔۔۔

"اب ظاہر ہے میراثی کو میراثی ہی کہوں گی نہ۔ اریجیت سنگ یا عاطف اسلم تو کہنے سے رہی۔۔۔۔" اسنے اطمینان سے کہا۔۔۔

"چل بلال آج تو ان لوگوں کو بتا ہی دیتے ہے۔۔۔۔ کہ ہم لوگ بھی کسی سے کم نہیں۔۔۔" وہ بلال کے کندھے پر زور سے ہاتھ مارتے ہوئے بولا جو جویریہ کو دیکھتے ہوئے کسی اور ہی جہاں کی سیر کر رہا تھا۔۔۔۔

"آ۔۔ہاں۔۔۔۔ ہم لوگ بہت زیادہ ہیں۔۔۔۔" عالیان کے زوردار وار سے حقیقت کی دنیا میں قدم رکھتے ہوئے وہ گڑبڑایا۔۔

"ابے گدھے۔۔۔۔ کیا بول رہا ہے۔۔۔ میں کہہ رہا ہوں آج ہم انھیں بتا دیتے ہیں کہ ہم بھی کسی سے کم نہیں۔۔۔۔" وہ اسے ایک دھپ لگاتے ہوئے بولا۔۔۔

"ہاں ہاں۔۔۔ دیکھ لیں گے تم لوگوں کو بھی۔۔۔ لوزر ہی رہوگے ہمیشہ۔۔ ہونہہ۔۔" جویریہ کمر پر دوپٹہ کستے ہوئے بولی۔۔۔۔ اتنی دیر میں عمار اور معیز بھی آ گئے تھے۔۔۔ وہ لوگ بھی عالیان لوگوں کے ساتھ شامل ہو گئے تھے۔۔۔

ادھر عالیان ڈھولکی لے کر شروع ہو گیا۔۔۔

Ladkon ki ungli pe naache hai zamaana

Oh ladkon ki ungli pe naache hai zamaana

Simple yeh funda hai, kudiyon ko bataana

Lute nahi lutt jaaye, jeete nahin patt jaaye

Kudiyan hai jebon mein rakh le

Kudiyan nu thug le, thug le

Kudiyan nu thug le, thug le

Kudiyan nu thug le, thug le

Thug le, thug le, thug le

اسے دیکھ کر تو زرناب سلگ رہی تھی۔۔جو جان بوجھ کر اسے ہی دیکھ کر گا رہا تھا۔۔۔وہ کیوں خاموش رہتی اسنے بھی تان کھیچی۔۔۔۔

Ladkon ko lagta hai easy jeet jaana

Hey, oh ladkon ko lagta hai easy jeet jaana

Iss baar unko hara ke hai dikhaana

Badi badi haanke hain

Yunhi hawa phaanke hain

Jebein bhari khaali hain akle

Mundeyaan nu thug le, thug le

Mundeyaan nu thug le, thug le

Thug le thug le thug le

Mundeyan nu thug le, thug le

Mundeyan nu thug le, thug le

Thug le, thug le, thug le

اب کی دفع بلال کو جوش چڑھا۔۔۔وہ جویریہ کے ٹرانس سے نکل آیا تھا۔۔اس لئے اب عقل نے تھوڑا کام کرنا شروع کیا۔۔۔نہیں تو عالیان نے اسکی بینڈ بجا دینی تھی۔۔۔وہ بھی لہک لہک کر گانے کم چڑانے زیادہ لگا۔۔۔

......Na Na Na

Jitni ghaas daalo, tareefein nikaalo

Utne hai inke bhaav badhte hain

مگر جویریہ نے جلد ہی اسکا جوش ٹھنڈا کیا اور اسے گھورتے ہو گانے لگی۔۔۔

Oo mauka taadte hain, chauka maarte hain

Haath pakda do, sar pe chadhte hain

Todhe inki chaalein, shayad maat de daale

Yeh maza maza leke chakh le hey

Mundeyan nu thug le, thug le

Mundeyan nu thug le, thug le

Thug le, thug le, thug le

Ho

Kudiyan nu thug le, thug le

Kudiyan nu thug le, thug le

Thug le, thug le, thug le

..Ho

دونوں طرف مقابلہ برابری کا ہو رہا تھا۔۔۔۔ تبھی وہاں ولید نے انٹری ماری۔۔۔۔ جسے مہر نے فوراباہر کا راستہ دکھایا مگر وہ اسے نظر انداز کرتا آگے آگیا اور عالیان سے ڈھولکی لے کر اسنے مہر کو شرارتی انداز میں دیکھتے ہوئے تان لگائی۔۔۔۔

Haan akkhaan de katorey, surma batorey

Lagde chhichhore bade haaye-faaye

Dil pe darati, sadde chal jaati

Maare dil gulaati, poochhe why-why

اسنے مہر کو آنکھ مارتے ہوئے پھر سے تان ملائی۔۔۔

Haan akkhaan de katorey, surma batorey

Lagde chhichhore bade haaye-faaye

Dil pe darati, sadde chal jaati

Maare dil gulaati, poochhe why-why

Chai mein dooba biscuit ho gaya

Main to Ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi lutt gaya

Main to ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi lutt gaya

Main to ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi lutt gaya

اسکی اس حرکت پر تو وہ خون کے گھونٹ پی کر رہ گئی۔۔۔۔ چھیچھورا نہ ہو تو۔۔۔۔وہ بھی اسے یوں گھورنے لگی گویا کچا ہی نگل لے گی۔۔۔۔۔دانت پیستے ہوئے اسنے گانا سٹارٹ کیا۔۔۔

Haaye

Hat re nigode, neem ke pakore

Piccha kyon na chhode

Ghoome daayein-baayein

Tujhko sudharoon, jooti main utaaroon

Sar pe de maroon tere dhayein-dhayein

Romeo bina permit ho gaya

Tu to ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi lutt gaya

Tu to ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi lutt gaya

ولید کو اچھے سے پتا تھا کہ اس وقت مہر اس سے خار کھائے بیٹھی ہے اسی لئے یوں گھورتے گا رہی تھی۔۔۔اور ڈھولک پر تھاپ تو اس طرح مار رہی تھی گویا ڈھولک کی جگہ ولید کو تصور کر رہی ہو۔۔۔وہ جھر جھری لیتا اسے اور تپانے لگا۔۔۔۔

Ho baalon ko main set keeta gel mal ke

Chhaati choudi dolle sholle dand peil ke

Kudiyaan haraaya toone chaal chal ke

Baaton waali basket ball khel ke

وہ تپتے ہوئے دانت پیس کر گانے لگی۔۔۔۔

Haan aa gel-vel dekh chhori patdi nahin

Dollon se umar sari kat-ti nahin

Main khoob pehchanoon tere dil mein hai kya

Fitrat chhoron ki palat-ti nahin

Gudd dekha makhi jaisa fit ho gaya

Ho tu to ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi lutt gaya

Tu to ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi lutt gaya

Tu to ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi lutt gaya

ولید تو اب باقاعدہ ڈانس کرنے لگا تھا۔۔۔اسکی دیکھا دیکھی عالیان وغیرہ بھی سٹارٹ ہو گئے۔۔۔۔۔

Ho main to ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi

Ho main to ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi

Ho main to ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi

Main to ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi lutt gaya

انھیں دیکھ کر لگ رہا تھا گویا سرکس سے بندر اٹھا لائیں ہوں۔۔۔۔جو یوں ڈانس کر رہے تھے۔۔۔

Kyun meri gali mein aake wait karta

Harqat down market karda

Dekhoon jo hataa ke khidki ka parda

Seeti veeti maar irritate karda oye

مہرناک چڑھا کر گا رہی تھی۔۔۔جبھی ولید نے اسے بھی بیچ میں گھسیٹ لیا۔۔۔اور زبردستی گول گھماتے ہوئے گانے لگا۔۔۔۔

Ho chhad attitude abhiman kudiye

Blank check tujhe doon, ya ke jaan kudiye

Eente ka yeh dil kar naram zara

Dekhle yeh ghabru jawaan kudiye

Chheh foot se dedh foot ho gaya

Main to ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi lutt gaya

Main to ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi lutt gaya

پہلے تو وہ جھنجھلاتی رہی پھر وہ بھی ہنستے ہوئے اسکے ساتھ شامل ہو گئی۔۔۔

Tu to ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi lutt gaya

Tu to ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi lutt gaya

Main to ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi lutt gaya

Main to ainvayi ainvayi ainvayi ainvayi lutt gaya

ڈانس اور گانے کے بیچ ہی سب سے نظر بچا کر وہ مہر کو گھسیٹتے ہوئے سائیڈ پر لے آیا کیوں کہ۔۔۔۔اسے عالم اور عارفین کے کئی مس کال مل چکے تھے۔۔۔۔اگر وہ تھوڑی دیر میں انھیں جواب نہ دیتا تو ان لوگوں نے اسے کنوارہ ہی اوپر پہنچا دینا تھا۔۔۔۔اور ابھی کنوارہ مرنے کا اسکا کوئی ارادہ نہ تھا۔۔

"کیا ہوا؟؟ اس طرح کیوں لے آئے۔۔۔" وہ جھنجھلائی۔۔۔

"تم بہت اچھی لگ رہی ہو نہ اس لئے۔۔۔" اسنے مہر کو تکتے ہوئے کہا۔۔۔۔ دراصل وہ اسے مکھن لگا رہا تھا۔۔۔

"کیا بکواس ہے یہ۔۔۔۔" وہ اس سے اپنا بازو چھڑاتی ہوئی بولی۔۔۔

"لو جی۔۔۔ اچھا خاصا میں تمہاری تعریف کر رہا ہوں۔۔۔۔ اور تمہیں بکواس لگ رہی ہے۔۔۔۔" اسنے کہا۔۔۔

"یہ جو تم اپنا چھیچھورا پن ہے نہ کہیں اور دکھانا سمجھے تم۔۔۔ میں تمہاری کوئی گرل فرینڈ نہیں ہوں جو یوں تمہاری باتوں میں آؤں گی۔۔" وہ اسے انگلی دکھاتے ہوئے بولی۔۔۔

"اچھا بھلا شریف انسان ہوں۔۔۔۔ بلاوجہ الزام لگاتی ہو مجھ معصوم پر۔۔۔ گرل فرینڈ اور وہ بھی میری کچھ بھی۔۔۔" اسنے نہایت مسکنیت سے کہا۔۔۔۔

"تمہاری شرافت کا مجھے اچھے سے پتا ہے۔۔۔ بڑے آئے معصوم بننے والے۔۔ ہونہہ۔" وہ اسکی نقل اتارتے بولی اور جانے لگی۔۔۔

"وہ دراصل ایک مسلہ ہو گیا ہے۔۔۔ تمہاری ہیلپ چاہیے۔۔۔" اسنے التجائیہ انداز میں اسکا ہاتھ پکڑ کر کہا۔۔۔

"کیا ہیلپ چاہیے۔۔۔" وہ ذرا تیز لہجے میں بولی۔۔۔

"پہلے وعدہ کرو کسی کو نہیں بتاؤ گی۔۔۔" اسنے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے رازداری سے کہا۔۔۔

"لیکن بتاؤ گے تو مسلہ کیا ہے؟؟" وہ بولی۔۔۔۔

"بس یہ سمجھ لو دو لوگوں کی زندگی یا موت کا سوال ہے۔۔۔" اسنے پہیلی کے انداز میں کہا۔۔۔

"لیکن یہ تو بتاؤ ہوا کیا۔۔۔۔ کس کی زندگی موت کا سوال ہے۔۔۔۔" وہ الجھ کر بولی۔۔۔ولید کے انداز پر وہ کنفیوز ہو گئی تھی۔۔۔پتا نہیں کیا بات ہے۔۔۔ جو وہ اس طرح کہہ رہا ہے۔۔۔۔

"پلیز۔۔۔پہلے تم اپنی دونوں خالاؤں کو کسی طرح ادھر لے آؤ۔ پھر میں تمہیں بتاتا ہوں۔۔۔" اسنے اسٹیج کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔اسکی بات سن کر تو وہ اچھل ہی پڑی۔۔۔

"دماغ ٹھیک ہے تمہارا۔۔۔۔۔" وہ اسے سر سے پیر تک یوں گھورتے ہوئے بولی جیسے اسکا دماغ چل گیا ہو۔۔

"ہاں بلکل ٹھیک ہے میرا دماغ۔۔۔ اس لئے بول رہا ہوں انھیں ادھر لے آؤ پھر تمہیں میں مسلہ بتاتا ہوں۔۔۔۔" اسے اچھے سے پتا تھا وہ اسکی بات سن کر ایسے ہی ری ایکٹ کرے گی۔۔۔

"لیکن کس طرح میں لاؤں۔۔۔ دیکھ نہیں رہے کتنے سارے لوگ ہیں۔۔۔" وہ بولی۔

"رسمیں تو ساری ہو گئی نہ بس پھر مسلہ ہی ختم۔۔۔۔ تھک گئی ہے یا واشروم کا بہانہ کر کے لے آؤ۔۔۔۔" اسنے آرام سے حل بتایا۔۔۔۔

"ٹھیک ہے کوشش کرتی ہوں۔۔۔ حالانکہ کوئی امید تو نہیں ہے۔۔۔۔" وہ کہتی ہوئی اسٹیج کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔ جیسے ہی مہر گئی ولید نے عالم کو کال ملائی۔۔۔۔

"چلو تم لوگوں کا کام ہو گیا۔۔۔۔ اب یہ بتاؤ۔۔۔ میرا کیا حصہ بنتا ہے۔۔۔" ولید نے کال ریسیو ہونے کے بعد کہا۔۔۔

"شرم تو نہیں آرہی ہو گی۔۔۔ اس طرح بے شرمی سے اپنا حصہ مانگتے ہوئے۔۔" عالم نے اسے شرم دلانے کی کوشش کی۔۔۔۔۔

"واہ۔۔۔۔۔ دیکھو تو کون مجھے شرم دلا رہا ہے۔ اگر اتنی ہی شرم تھی تو اشارہ سے کیوں مل رہا ہے۔۔ چل میں منع کر دیتا ہوں۔۔۔۔۔" وہ بولا۔۔۔۔۔

"ابے یار تو بھی سیریس ہو گیا۔۔ میں تو ایسے ہی مذاق کر رہا تھا۔۔۔ جو بولے گا وہ ملے گا۔۔۔۔۔" اسنے فورا شرافت کے جامے میں آتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ پھر ولید اسے مختلف قسم کی ہدایت دیتے ہوئے فون رکھنے لگا کہ مہر انہیں لے کر اس طرف آ رہی تھی۔۔۔۔

"تم کہاں لے کر جا رہی ہو؟؟ بتاؤ گی بھی کچھ۔۔۔۔" اشارہ جھنجھلا کر بولی۔۔۔ وہ بمشکل اپنا بھاری سارائل بلو دوپٹہ سر پر جماتے ہوئے چل رہی تھی۔۔۔ ایہا کے تاثرات بھی کچھ مختلف نہ تھے۔۔۔ دونوں نے یلو پلازو پہنا تھا جس پر زیادہ کام نہ تھا۔۔۔ لیکن دوپٹہ بہت بھاری تھا اس پر سلی اور دبکے کا کام تھا۔۔۔ اشارہ کا دوپٹہ رائل بلو تھا تو ایہا کا اورنج۔۔۔۔ دونوں نے ایک جیسے ہی پھولوں کے زیور پہن رکھے تھے۔۔۔۔ جو موگرے اور گلاب کے تھے۔۔۔۔

"ارے کچھ پھوٹو گی بھی کہاں لے کر جا رہی ہو؟؟" ایہا نے کہا۔۔۔

"بس ذرا صبر تو کر لو۔۔۔" اسنے انھیں شانت کرنا چاہا۔۔۔ وہ لوگ ولید تک پہنچ گئی تھیں۔۔۔ جو لان کے قدرے کونے والے حصّے میں تھا جہاں باہر نکلنے کا گیٹ

ابھی تھا جو بہت کم استعمال میں آتا تھا۔۔۔ ابھی وہ

گیٹ بھی کھلا تھا شاید فنکشن کی ارینجمینٹ کی وجہ سا۔۔۔ مہر نے زیادہ دھیان نہ دیا۔۔۔

"لو آ گئیں یہ دونوں۔۔۔ اب بتاؤ کیا بات ہے؟؟" اسنے ولید سے کہا۔۔۔

"ذرا ادھر آنا آپ دونوں۔۔۔" اسنے انھیں اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔۔۔

"لیکن ہوا کیا ہے؟؟ یہ تو بتاؤ۔۔" اشارہ نے پوچھا۔۔۔

"پہلے آپ لوگ آئیں تو سہی۔۔۔ پھر سب پتا چل جائے گا۔۔۔۔" وہ بولا اور گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔۔

"لیکن اس حلیہ میں ہم لوگ کیسے جائے گے۔۔۔" ایبہا نے پریشانی سے کہا۔۔

"ہاں نہ۔۔۔۔۔ چینج کر لیں پھر۔ امی کو بھی نہیں بتایا ہے ان سے بھی اجازت لینا ہے۔۔" اشارہ بولی۔۔۔

"نہ نہ یہ غضب مت کرنا۔۔ ورنہ کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔۔ اور میری جو بینڈ بجے گی وہ الگ۔۔۔۔" اسنے فورا نفی میں سر ہلایا۔۔۔

"ارے لیکن بتاؤ تو ہوا کیا؟؟ کب سے پوچھ رہی ہوں کچھ پھوٹ ہی نہیں رہے۔۔۔۔۔" مہر جھلا کر بولی۔۔۔۔

"ارے بتا دوں گا۔۔۔ تمہاری کونسا ٹرین چھوٹ رہی ہے۔۔۔" وہ مہر کو گھورتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"آپ لوگ آئیں۔۔۔۔ خود پتا چل جائے گا ابھی۔۔" وہ کہتے ہوئے آگے بڑھ گیا تو وہ لوگ بھی حیرت سے اسکے پیچھے چل پڑیں۔۔۔ وہ لوگ گیٹ کے باہر آ کر رک گئے۔۔۔ وہاں کار کھڑی تھی جو شاید ولید کی تھی۔۔۔

"ولید تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نہ۔۔۔" مہر نے اسے سر سے پیر تک گھورتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"کیوں؟؟" اسنے حیرت سے پوچھا۔۔۔

"اس وقت تم ہم لوگوں یہاں لے کر آئے ہو اوپر سے کچھ بتا بھی نہیں رہے ہو تو تمہاری خیریت ہی پوچھو گی نہ۔۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔۔۔اب اسے غصہ آ رہا تھا۔۔۔کب سے فضول سا سسپینس پھیلا رہا تھا۔۔۔

"افوہ۔۔۔تم ایک نمبر کی بے صبرن ہو۔۔۔۔صبر نام کو نہیں ہے تمہارے اندر۔۔۔" اسنے کسی کو فون لگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔تو کہاں ہے؟" وہ بولا۔۔۔

"اوکے۔۔۔پھر جلدی کر۔۔۔" اسنے کہہ کر فون کاٹ دیا۔۔۔۔

"یہ تم کس سے بات کر رہے تھے۔۔۔مجھے کچھ تو گڑبڑ لگ رہی ہے۔۔۔" مہر اسے مشکوک نظروں سے دیکھ کر کہا۔۔۔۔

"اشارہ تم کار میں بیٹھو۔۔" وہ مہر کو نظر انداز کرتا اشارہ سے بولا جو بے زار سی کھڑی تھی۔۔۔۔۔

"لیکن کیوں؟؟" اسنے اسی بے زاری سے کہا۔۔

"بیٹھو تو سہی۔۔۔" کہہ کر اسنے کار کا فرنٹ ڈور کھولا اور اسے بیٹھنے کو کہا۔۔۔۔اشارہ جز بز کرتی بیٹھ گئی۔۔۔۔ جیسے ہی بیٹھی کار چل پڑی۔۔۔۔

"یہ یہ۔۔۔کون تھا کار میں۔۔۔ایک سیکنڈ ایک سیکنڈ۔۔۔۔کہیں جو میں سوچ رہی ہوں وہ تو نہیں۔۔۔۔" مہر جیسے پوری رام کہانی سمجھتے ہوئے بولی۔۔۔

"ارے واہ یار بڑی ذہین ہو گئی ہو۔۔۔۔۔ دیکھ لو ابھی نکاح ہوا نہیں اور تم میں میری کوالیٹیز آنے لگی۔۔۔ بعد کا پھر تو پوچھو ہی مت۔" اسنے فخریہ کالر جھاڑے۔۔۔۔۔

"یہ جو تم اترا رہے ہو نہ۔۔۔ اگر گھر میں کسی کو خبر ہو گئی نہ پھر تو خیر نہیں ہے۔۔۔ تمہارے ساتھ میں بھی پھنسوں گی۔۔۔۔" وہ اسے خبر دار کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"ارے تم ٹینشن کیوں لیتی ہو۔۔۔ میں ہوں نہ۔۔۔ کسی کو نہیں پتا چلے گا۔۔" اسنے تسلی دی۔۔۔۔۔۔

"تم لوگوں کو یہاں ساری رات کھڑے رہنا ہے شوق سے رہو۔۔۔ مگر مجھے معاف کرو میں اپنے روم میں جا رہی ہوں۔۔۔۔" کب سے کھڑی انکی باتوں سے بور ہوتی وہ کہتی ہوئی اندر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔ اور پیچھے ولید ہاتھ ملتا رہ گیا۔۔۔ کیوں کہ عارفین ابھی آنے ہی والا تھا مگر ایہابی بی پہلے ہی فرار ہو چکی تھیں۔۔۔۔

"اب کیا کروں؟؟ عارفین تو میری جان لے لے گا۔۔" ولید پریشانی سے بولا۔۔۔

"کیوں؟؟ انھیں بھی ایہا کے ساتھ فرار ہونا تھا۔۔" مہر نے پوچھا تو اسنے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔۔

"رکو ابھی بھی کام بن سکتا ہے۔۔۔ میرے پاس ایک آئیڈیا ہے۔۔۔" وہ اسے بتانے لگی۔۔۔۔

-----------*-----------------

ایہا روم میں آئی اور آتے ساتھ ہی سب سے پہلے اسنے دوپٹہ اتار کر رکھا کب سے اوڑھے ہوئے تھی۔۔۔۔ اب سر بھی درد کرنے لگا تھا۔ پھر جلدی سے الماری سے کپڑے نکالنے لگی۔۔۔ اسے الجھن سی ہو رہی ان کپڑوں میں۔۔۔ وہ جلد سے جلد ان کپڑوں سے نجات پانا چاہتی تھی۔۔۔ وہ الماری سے کپڑے نکال کر پلٹی ہی تھی کہ

کسی سے ٹکرائی۔۔۔۔وہ حیرت سے سر سہلاتی مقابل کو دیکھنے لگی کہ کون ہو سکتا ہے کیوں کہ اسنے تو دروازہ لاک کیا تھا۔۔۔۔جیسے ہی اسنے سامنے نظر اٹھا کر دیکھا تو بھونچکا رہ گئی۔۔۔

"کیا ہوا مسز۔۔شوک لگا کیا۔۔"وہ مسکراتے لہجے میں بولا۔۔۔

"آپ آپ یہاں کیسے۔۔۔۔"اسنے حیرت سے پوچھا۔۔۔۔

" اپنے پیروں سے۔۔۔۔"وہ اسکی بندیا سہی کرتے ہوئے بولا۔۔۔

"لیکن آپ کیسے آئے۔۔۔مطلب کسی نے آپ کو دیکھ لیا تو۔۔۔۔"دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"تو کیا ہوا۔۔۔میں آپ کا شوہر ہوں۔۔۔"وہ اسے محظوظ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"میں نہیں مانتی اس نکاح کو۔۔۔۔آپ کی سمجھ میں یہ بات کیوں نہیں آتی۔۔اور ویسے بھی میری شادی ہو رہی ہے۔۔۔مجھے آپ سے کوئی غرض نہیں۔۔۔"اسنے غصے سے کہا۔۔۔

"تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔"وہ بولا تو ابیہا نے اسے یوں دیکھا گویا اس کا دماغ چل گیا ہو۔۔۔

"آپ کو فرق نہیں پڑتا ہو گا۔۔۔لیکن مجھے بہت زیادہ فرق پڑتا ہے۔۔۔۔"اسنے اسے پرے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"ویسے مسز ایک بات ہے۔۔۔آپ اس مایوں کے جوڑے میں بہت حسین لگ رہیں ہیں۔۔۔میرا تو دل بے ایمان ہو رہا ہے۔۔۔"وہ اسے میٹھی نظروں سے دیکھنے لگا۔۔۔واقعی وہ اس جوڑے میں بلا کی حسین لگ رہی تھی اس پر غضب یہ کہ ابٹن کی سوندھی سی مہک جو اسکے نازک سے وجود سے آرہی تھی اوپر سے اسنے دوپٹہ بھی

نہیں لیا تھا۔ سہی معنوں میں اسکا ایمان ڈول گیا۔۔ اسکی بات پر ایہانے خود پر نگاہ کی تو اسے دوپٹہ کے خیال آیا۔۔۔۔ وہ سٹپٹاتی ہوئی دوپٹہ تلاش کرنے لگی۔۔۔۔ عارفین اسکی حالت سے محظوظ ہوتا اسکا شانہ پکڑ کر رخ اپنی طرف کیا۔۔۔۔

"اب مجھ سے کیا پردہ۔۔۔۔ میں تو محرم ہوں آپ کا۔۔۔۔" وہ بولا۔۔۔۔

"آپ انتہائی بے شرم انسان ہیں۔۔۔۔" اسنے خود کو چھڑانا چاہا۔۔۔

"اب ایسی کون سی بے شرمی کر دی میں نے جو آپ مجھ پر بے شرم ہونے کا ٹھپہ لگا رہیں ہیں۔۔۔۔ کتنی مشکل سے خود کو روک کر رکھا ہے۔۔۔ ورنہ قسم سے آپ کو دیکھ کر دل بڑا بے ایمان ہو رہا ہے۔۔۔۔" وہ اسے خود کے قریب کرتا ہوا بولا۔۔۔۔۔

"چھوڑے مجھے۔۔۔۔ کوئی آجائے گا۔۔۔۔ پلیز جائیں یہاں سے۔۔۔۔" اسنے اسکی قربت سے گھبرا کر کہا۔۔۔۔ عارفین کو بھی اسکی حالت پر رحم آگیا تھا اس لئے اسے چھوڑ دیا مگر چھوڑنے سے پہلے جو حرکت کی اس پر تو وہ بری طرح سٹپٹائی۔۔۔۔ پھر ایک دفع پھر سے اسے خود میں بھینچا اور اس پر ایک گہری نظر ڈالی جو اس کے اقدام پر شوکڈ سی کھڑی تھی پھر اللہ حافظ کہتا باہر نکل گیا۔۔۔۔ اسکے جانے کے بعد وہ ہوش میں آئی دل ابھی بھی دھک دھک کر رہا تھا اسے عارفین سے یہ امید نہیں تھی۔۔۔۔۔۔ بے اختیار جھنجھلا کر اسنے اپنے ہونٹ رگڑے۔۔۔۔۔۔۔ جو اسکے لمس سے ابھی تک دہک رہے تھے۔۔۔۔

----*----------------*-----------

اسنے گھبرا کر ڈرائیونگ سیٹ پر براجمان عالم کو دیکھا۔۔۔۔

"آپ مجھے کہاں لے کر جا رہے ہیں۔۔۔؟؟" اسنے ذرا سخت لہجے میں کہا۔۔۔ مگر اسنے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔ اور قدرے سنسان جگہ پر کار روکی۔۔۔

"آپ میری بات کا جواب کیوں نہیں دے رہے۔۔۔۔" اسنے پھر کہا۔۔۔

"او ہو یار تم بھی نہ۔۔۔۔ کہیں نہیں لے جا رہا بس تمہیں مایوں کے جوڑے میں دیکھنا تھا کہ تم کتنی حسین لگتی ہو۔۔۔" وہ شرارتی انداز میں بولا۔۔۔۔

"دیکھ لیا نہ۔۔۔۔ اب مجھے واپس گھر چھوڑ کر آئیں۔۔۔۔" اسنے غصے سے کہا۔۔۔

"ابھی کہاں۔۔۔ تھوڑی دیر اور دیکھ لوں پھر۔۔۔۔" وہ اسکے انداز کو انجوائے کرتے ہوئے بولا۔۔۔ اسنے ایک نظر عالم کو دیکھا پھر سوچنے لگی کاش آپ مجھ سے محبت بھی کرتے ہوتے تو میں بھی خوش ہوتی۔۔۔ مگر آپ۔۔۔۔

"کہاں کھو گئیں۔۔۔۔ کیا بہت اچھا لگ رہا ہوں۔۔" اسنے چھیڑتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہو ہنہ۔۔۔۔ بڑے آئے۔۔۔ کہیں کے پرنس چارمنگ۔۔۔۔" وہ بڑبڑائی۔۔۔

"کیا ہوا کچھ پڑھ کر پھونک رہی ہو کہ کہیں تمہاری نظر نہ لگ جائے۔۔" اسے اشارہ کی بڑبڑاہٹ سنائی نہیں دی تھی۔۔۔

"خوش فہمی تو دیکھو محترم کی۔۔۔۔" وہ ذرا زور سے بولی۔۔۔۔

"اسکا مطلب میں ہینڈسم نہیں ہوں۔۔۔۔" اسنے برا مانتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہینڈسم ہونا ہی سب کچھ نہیں ہوتا۔۔۔" وہ سوچتے ہوئے بولی۔۔۔

"اچھا پھر اور کیسا ہونا چاہیے۔۔۔۔" اسنے دلچسپی سے پوچھا۔۔

"مجھے نہیں پتا۔۔۔" وہ بات ٹال گئی۔۔۔

"نہیں پھر تم نے کیوں کہا کہ۔۔۔۔" اس سے پہلے کے وہ بات مکمل کرتا اسکا فون بجنے لگا۔۔۔

"ہاں بکو۔۔۔ تم سے ذرا برداشت نہیں ہوا۔۔۔ کیوں فون کیا ہے۔۔۔۔" اسنے دیکھے بغیر کہا۔۔۔ اسے لگا ولید ہے۔۔۔

"یہ بتاؤ۔۔۔ تم اشارہ کو لے کر کہاں غائب ہو۔۔۔" فردوس بھابھی کی آواز سن کر اسکے چودہ طبق روشن ہو گئے۔۔۔۔

"آپ کو کیسے پتا۔۔۔" وہ حیرت سے بولا۔۔۔

"تمہیں کیا لگا۔۔ تم اتنی آسانی سے اشارہ کو لے جاؤ گے اور کسی کو پتا بھی نہیں چلے گا۔۔۔۔" انہوں نے اسے لتاڑا۔۔

"ارے وہ بس میں۔۔۔" وہ ہکلایا۔۔

"مجھے کچھ نہیں سننا اب تم شرافت سے اشارہ کو لے آؤ کیوں کے اگر امی ابو کو پتا چلا نہ تو تمہاری خیر نہیں۔۔۔" انہوں نے اسے خبردار کرتے ہوئے فون کاٹ دیا۔۔۔ وہ بھی گہری سانس بھرتا ڈرائیو کرنے لگا۔۔۔ اچھا خاصا موڈ آف ہو گیا تھا۔۔۔

--------*----------*---------

"اور کتنا ٹائم لگے گا۔۔۔" وہ ایبہا کے دروازے پر کھڑی جھنجھلا رہی تھی۔۔۔ اور ساتھ ہی خود کو کوس بھی رہی تھی کہ اسنے یہ آئیڈیا دیا ہی کیوں۔۔۔

"ولید اب میں نوک کرنے جا رہی ہوں۔۔۔۔" وہ کوئی دسویں دفع بولی۔۔۔ اور ساتھ ہی ہاتھ بھی بڑھانے لگی۔۔۔۔

"ارے پاگل ہوئی ہو کیا۔۔۔" اسنے آگے بڑھ کر اسے روکا۔۔ کہ کہیں سچ میں نہ نوک کر دے۔۔۔

"ہاں پاگل ہو گئی ہوں۔۔۔" وہ غصے میں بولی۔۔۔

"ابھی یہ پاگل پنا بعد کے لئے بچا کر رکھو۔۔۔۔" اسنے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔ تبھی دروازہ کھلا اور عارفین باہر آیا۔۔۔ ولید کو تھنکس کہتا باہر نکل گیا۔۔۔

"ہاں چلو شکر ہے ایک مسلہ تو حل ہوا۔۔۔" وہ سکون کی سانس لیتی بولی۔۔۔

"یار تم تو بڑی کھڑوس ہو۔۔۔" اسنے تاسف سے کہا۔۔۔

"میرا کھڑوس پن بعد میں دیکھنا۔۔۔ پہلے یہ پتا کرو وہ دوسرے صاحب بہادر کہاں ہیں۔۔۔" وہ دوسرے مسلے پر دھیان دلاتے ہوئے بولی۔۔۔

"افوہ۔۔۔ تم تو بڑی ظالم ہو۔۔۔ کسی کو خوش نہیں دیکھ سکتی۔۔۔ ارے کسی کا بھلا کرو گی تو تمہیں ہی ثواب ملے گا۔۔۔" اسنے کہا۔۔۔

"ارے تمہارے گناہ ثواب کے چکر میں میری اور تمہاری دونوں کی شامت آئے گی۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔۔۔

"کیوں بھائی کس کے گناہ ثواب میں تم دونوں کی شامت آئے گی؟" فردوس باجی ان کی طرف آتے ہوئے بولیں۔۔۔

"وہ کچھ نہیں۔۔۔۔" دونوں نے گڑبڑا کر کہا۔۔۔۔

"نہیں کوئی تو بات ہے۔۔۔۔" انہوں نے ان دونوں کو مشکوک نظروں سے دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔ تو ان دونوں نے انہیں ساری بات بتادی جس پر انھیں اچھی خاصی سننی پڑیں۔۔۔۔۔ پھر خود ہی عالم کال ملائی۔۔۔۔

"تم دونوں کو پتا ہے۔۔۔۔۔ اگر کسی کو پتا چلے گا۔۔۔۔ تو کیا ہو گا۔۔۔۔۔" انہوں نے پھر سے انھیں گھورا اور باہر چلیں گئی۔۔۔۔ انکے جانے پر ان دونوں نے شکر کی سانس کی لیں۔۔۔۔ کہ انہوں نے عارفین کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔

"سچ میں آج تو تم نے پٹوانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔۔" وہ اسے گھورتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

"تو میں خود کھالیتا تمہیں نہیں کھانے دیتا۔ یار شادی کروں گا اتنا تو فرض بنتا تھا۔۔۔" اسنے اطمینان سے کہا۔۔۔۔

"تمہاری تو میں زندگی برباد کر دوں گی۔۔۔۔ دیکھنا تم۔۔۔" وہ اسے دھمکی دیتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"دیکھ لینا یار پوری زندگی پڑی ہے۔۔ تمہارے ساتھ ہی رہنا ہے۔۔۔" اسنے مزے سے اسے تپایا۔۔۔

"تم۔۔۔۔۔۔" وہ غصے سے صرف اتنا ہی بول پائی۔۔۔۔

"ہاں میں بہت اچھا ہوں مجھے پتا ہے۔۔۔۔۔" اسنے کہا۔۔۔۔

"تمہیں تو میں چھوڑوں گی نہیں۔۔۔" وہ غصے سے کہہ کر اس پر جھپٹی۔۔ وہ اپنی جان بچانے بھاگا۔۔

****

مہندی اسپیشل

آج مہندی کی رسم ہونی تھی۔۔۔۔۔ہر جگہ افرا تفری پھیلی ہوئی تھی۔۔۔مہر نے ولید کے کان کھا کھا کر اس سے لان کی ڈیکوریشن کروائی تھی۔۔۔دراصل اسے ہر فنکشن میں اسی حساب سے ڈیکوریشن کرنے کا شوق چڑھا تھا اس لئے اسنے اسکا ذمہ اپنے سر لے رکھا تھا جس کی وجہ سے بے چارے ولید کی شامت آئی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"کیا ضرورت ہے پھر سے ڈیکوریشن کروانے کی؟اس میں کیا برائی ہے۔۔۔"وہ جھنجھلا کر بولا۔۔۔

"آج مہندی کا فنکشن ہے اس لئے ڈیکوریشن بھی اسی حساب سے ہو گی۔۔۔سمجھے تمہیں کیا پتا ان سب باتوں کا۔۔۔"اسنے منہ بناتے ہوئے کہا۔۔۔

"اور تمہیں تو بڑا پتا ہے نہ۔۔۔۔"وہ چڑ کر بولا۔۔۔

"ہاں تو۔۔۔تبھی تمہیں بتا رہی ہوں۔۔۔۔چلو اب جلدی شروع کرو۔۔۔شام ہونے والی ہے۔۔۔"اسنے اتراتے ہوئے کہا۔۔۔وہ بھی برا سا منہ بناتا شروع ہو گیا نہیں تو مہر نے کان کھا لینا تھا۔۔۔۔

ڈیکوریشن کی تھیم پنک اینڈ گرین تھی۔۔۔سب لڑکیوں نے بھی اسی حساب سے ڈریسنگ کی تھی۔۔۔گرین نیٹ کا پٹیالہ اور پنک بنارسی شارٹ شرٹ جس کے اوپر سب نے چنری کا ڈوپٹہ لیا ہوا تھا۔۔۔۔ہاتھوں میں گجرے اور پیروں میں کھسے۔۔۔دلہنوں نے گرین غرارہ اس پر یلو ڈوپٹہ جس پر شیشے کا کام تھا۔۔۔اور پنک کلر کے روز کی جیولری ہاتھوں میں بھی گلاب اور موگرے کے گجرے پہنی تھیں۔۔۔بالوں میں فرنچ ناٹ باندھ کر

اس میں گلاب اور موگرے کی لڑیوں کو پرویا ہوا تھا۔۔۔۔ دلہن جیسے ہی انٹر ہوئیں ان پر روز پیٹلز نچھاور کی گئی پھر انھیں لا کر سٹیج پر بنے جھولے پر بیٹھا دیا گیا۔۔۔۔۔

"چلو اب جلدی سے رسمیں سٹارٹ کی جائے اسکے بعد زبردست مقابلہ ہو گا۔۔۔" انابیہ نے کہا۔۔۔۔۔ پھر سب رسمیں سٹارٹ ہوئیں۔۔۔۔۔ سب سے پہلے دلہنوں کے ہاتھ میں مہندی کے کون سے ایک گول دائرہ بنایا گیا۔۔۔ جس میں باری باری سب لوگ آ کر اس میں سفید کون سے مہندی لگانا تھا۔۔۔ اس طرح لڑکے کی زندگی میں سکون آتا۔۔۔۔

"اللہ کرے یہ رسم سچ ہو تا کہ میرے بھائی کی زندگی سکون سے گزرے۔۔۔۔" روشنی اسے مہندی لگاتے ہوئے شرارت سے بولی۔۔۔۔۔

"واہ ابھی شادی ہوئی نہیں اور تمہیں بڑی اپنے بھائی کی فکر ہونے لگی۔۔۔" اشارہ اسے گھورتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔۔

"اور نہیں تو کیا اکلوتا بھائی ہے فکر تو ہو گی ہی۔۔۔۔ اور لڑکی تم جیسی ہو تو پھر تو سمجھو۔۔۔۔۔۔" اسنے جان بوجھ کر جملہ ادھورا چھوڑا۔۔۔۔۔۔

"کیا مطلب مجھ جیسی لڑکی۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔ تمہیں تو شادی کے بعد سب سے پہلے چلتا کروں گی۔۔۔۔۔ بڑی آئی اپنے بھائی کی فکر کرنے والی۔۔۔۔" وہ غصے سے بول رہی تھی جب روشنی نے اسکے منہ میں بڑا سا گلاب جامن ٹھونس دیا۔۔۔۔

"ارے رے۔۔۔۔یار تمہارے ارادے تو بڑے ہی خطرناک ہے۔۔۔۔لگتا ہے بھائی کو خبردار کرنا پڑے گا۔۔۔۔۔"اسنے شرارتی انداز میں کہا۔۔۔۔۔۔

"اگر آپ دونوں کے راز و نیاز ہو گئے ہوں تو مجھ غریب کا بھی نمبر آئے گا۔۔۔۔۔"مہر نے انھیں ٹوکا۔۔۔۔تو اشارہ نے اسے گھورا۔۔۔۔

"یہ آنکھوں سے فائرنگ کس خوشی میں ہو رہی ہے۔۔۔۔۔"وہ روشنی سے پوچھنے لگی۔۔۔۔

"تمہیں اس سے مطلب۔۔۔۔۔"اشارہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔۔۔۔

"یا اللہ تم تو کاٹنے کو دوڑ رہی ہو۔۔۔۔بابا جی کہتے ہیں جو دلہن شرمائے نہ اور دوسرے کو کاٹے اس پر شادی والے دن ہلکے رات میں پھٹکار برستی ہے اس لئے۔۔۔۔۔"اسکے جملہ مکمل کرنے سے پہلے ہی اشارہ نے اپنی سینڈل اس کے پیر پر زور سے ماری۔۔۔۔۔آہ وہ کراہتے ہوئے پیچھے ہوئی۔۔۔۔۔۔

"یار اپنے دلہن ہونے کا ہی خیال کر لو۔۔۔۔یوں جنگلیوں کی طرح تو اٹیک نہ کرو۔۔۔۔۔"روشنی نے کہا اور حفظ ماتقدم کے طور پر پیچھے ہو گئی۔۔۔۔اشارہ ان دونوں کو غصے سے گھور کر رہ گئی۔۔۔۔

پھر اسکے بعد دلہن کے ہاتھ پھولوں کی لڑیوں سے باندھ دئے گئے پھر دلہن کو اپنے ہاتھوں کی تالی بجانی تھی کنواری لڑکیوں کے اوپر اگر کسی کے اوپر پھول یا پتی گرتی تو اسکا مطلب اسکی شادی جلدی ہو گی۔۔۔۔۔۔

"میرے اوپر زور زور سے کرنا پلیز۔۔"زرناب نے اپنی باری آنے پر کہا۔۔۔۔تو اشارہ اور ابیہا دونوں نے اسے گھورا۔۔۔۔۔

"ہیں کیوں؟؟"شاریہ نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

"کیوں کہ محترمہ کو شادی کی جلدی ہے۔۔۔۔۔" جویریہ نے کہا۔۔۔۔۔

"تو تمھیں اس سے کیا مسئلہ ہے؟؟" اسنے کہا۔۔۔۔

"میں نے کب یہ کہا۔۔۔ مجھے بس یہ ٹینشن ہے کہ تم سے شادی کون عقل کا اندھا کرے گا۔۔" وہ مزے سے اسے تپا رہی تھی۔۔۔۔۔

"تم تو ایسے بول رہی ہو گویا خود کوئی حور پری ہو۔۔۔۔ ہونہہ۔۔۔۔۔ میری جس سے شادی ہو گی نہ وہ ۔۔۔۔۔۔" زرناب بڑے جوش سے بتانے لگی کہ وہ کیسا ہو گا۔۔۔۔۔۔

" آہم آہم۔۔۔۔۔۔ لگتا ہے یہاں میری تعریف ہو رہی ہے۔۔۔۔۔" عالیان کی آواز پر زرناب کی زبان کو بریک لگے۔۔۔۔۔۔

" آپ کو یہ خوش فہمی پلس غلط فہمی کیوں کر ہوئی۔۔۔۔۔" اسنے برا منہ بنا کر کہا۔۔۔۔۔

" یہ خوش فہمی یا غلط فہمی نہیں بلکہ خود شناسی ہے۔۔۔۔۔" وہ فخریہ انداز میں بولا۔۔۔۔

"اوہ۔۔۔۔۔ اپنے منہ خود میاں مٹھو۔۔۔۔۔" اسنے استہزا سے کہا۔۔۔۔

"بس بس ابھی کے لئے بہت ہے دونوں کی بیٹری بھی چارج ہو گئی ہو گی۔۔۔۔۔ اب مقابلہ سٹارٹ کیا جائے۔۔۔۔۔" روشنی نے کہا۔۔۔۔۔۔

" گرلز vs بوائز۔۔۔۔ اوکے۔۔۔۔۔۔" مہر نے کہا۔۔۔۔۔۔ لڑکوں میں بلال۔ رضوان۔ عالیان۔۔۔ ولید۔ معیز اور عمار تھے۔۔۔ گرلز میں مہر۔ انابیہ۔۔ روشنی۔۔۔ زرناب اور جویریہ شاریہ تھیں۔۔۔

" چلو سٹارٹ۔۔۔۔" ولید نے کہا۔۔۔

Tune maari entriyaan re

Dil mein baji ghantiyaan re

...Tang tang tang

Tune mari entriyan re

Dil mein baji ghantiyaan re

...Tang tang tang

انکے اچانک سٹارٹ ہونے پر سب نے حیرت سے انھیں دیکھا جو بڑا الہک لہک کر گا رہے تھے۔۔۔تب شاریہ کی نظر حبیبہ پر پڑی۔۔۔تو اسے سمجھ آیا کہ یہ لوگ اسے دیکھ کر گا رہیں ہیں۔۔۔ حبیبہ مہر کی چائلڈ ہڈ فرینڈ تھی۔۔ اس سے پورا گھر ہی واقف تھا۔۔۔معیز اور عمار کی تو اس سے بہت جمتی تھی۔۔۔

Dil ki sun commentriyan re

Pyaar ki guarantiyan re

...Tang tang tang

وہ دونوں حبیبہ کے ارد گرد گھوم گھوم کر گانے لگے۔۔۔۔۔۔

Arey taada taadi karna

Na ab nahi sudharna

Phootne laga hai

Arey chaahaton ka jharna

Dil ki na marammatein ho'n

Naa ho koi warrantiyan re

...Tang tang tang

Tune mari entriyan re

Dil mein baji ghantiyaan re

...Tang tang tang

اسنے بھی ڈوپٹہ کسا اور میدان میں آگئی۔۔۔۔

Seeti veeti, aankhein vaankhein na yun maaro

Phenko na chaahat ke daane

Haa, Majnu-Ranjhe sare jhuthe hain yahan pe

Jhoothe hain dil ke fasaane

Ho.. chaahe toh, le le tu

Wafaa ki aaj kasme-wasme

Ho.. na hun main, na hai dil

Zara bhi dekh apne bas mein, bas mein

Peechhe meri aashiqon

Peechhe meri aashiqon ki

poori poori countriyan re

...Tang tang tang

Ho.. maine meri entriyaan re

!Dil mein baji ghantiyaan re, Tang

...Tang tang tang

Haan meethi meethi baatein

karke aana chaahe

Bheed se nazdeek pyaare

Haan bhole panchhi tu

na samjhe ke main kya hoon

Sholon ko samjhe tu taare

Ho.. jo bhi hai, jaisi hai

Meri hai jaan maine maana

Ho jo bhi ho jaise ho

..Maine hai yaar tujhko paana, paana

"تم کل کیوں نہیں آئی تھیں؟" جب گانا ختم ہوا تو مہر اس سے گلے ملتے ہوئے شکوہ کرنے لگی۔۔۔

"بس یار۔۔۔بزی تھی۔۔۔۔ آج آگئی ہوں نہ۔۔۔اب یہی ہوں شادی تک۔۔۔اب خوش۔۔۔" وہ اس سے الگ ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

"سچی۔۔۔" اسنے پر جوش ہو کر کہا۔۔

"ہاں بابا۔۔۔ بلکل سچ۔۔۔اب کیا سٹیمپ پیپر پر سائن کر کے دوں۔۔۔" وہ اسے یقین دلاتے ہوئے کہا۔۔۔

"اور نہیں تو کیا تم سے تو میں یہ بھی کرواؤں۔۔۔۔کیوں کے تمہارا کوئی بھروسہ نہیں۔۔۔۔" اسنے خفگی سے کہا۔۔۔

"اچھاوہ سب چھوڑو۔۔۔۔میں تم سے ناراض ہوں۔" وہ اچانک بولی۔۔۔

"ہیں۔۔۔۔لیکن کیوں؟؟" اسنے حیرت سے پوچھا۔۔۔۔

"واہ شرم تو آئی نہیں کہتے ہوئے۔۔۔۔بڑے مزے سے شادی کر رہی ہو۔۔۔۔ لیکن زرا جو توفیق ہوئی ہو مجھے بتانے کی۔۔۔" وہ طنز سے بولی۔۔۔۔

"ارے یار تم بھی نہ فضول سی بات کے لئے ایسا کر رہی ہو۔۔۔" اسنے کہا۔۔۔۔

"میڈم میں تمہاری شادی کی بات کر رہی ہوں کسی اور کی نہیں جو تم فضول بول رہی ہو۔۔۔" وہ اسے غصے سے دیکھ کر بولی۔۔۔۔

"ہاں تو میں بھی وہی کہہ رہی ہوں کہ فضول سی بات کے لئے تمہیں بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔" وہ بے زاری سے بولی۔۔۔

"ویسے یہ بتاؤ وہ بلی کا بکرا کون ہے جس کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے۔۔۔" اسنے پوچھا۔۔

"میں ہوں۔۔۔ وہ بلی کا بکرا جس کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے۔۔۔" ولید کی آواز پر ان دونوں نے پلٹ کر اسے دیکھا۔۔۔

"کیا؟؟" حبیبہ زور سے چیخی۔۔۔

"اس میں اتنا شور مچانے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔" مہر اسکے منہ پر ہاتھ جماتے ہوئے بولی۔۔۔

"لیکن سچ میں ایسا ہے۔۔" وہ مہر کا ہاتھ ہٹا کر بے یقینی سے بولی۔۔۔

"نہیں میں مزاق کر رہی ہوں۔۔۔" مہر نے چڑ کر کہا۔۔۔

"لگتا ہے جلدی رخصتی کروانی پڑے گی تاکہ آپ کو خالہ بولنے والے اس دنیا میں تشریف لے آئیں تبھی آپ کو یقین آئے گا۔۔۔" وہ مہر کو آنکھ مارتے ہوئے بولا۔۔۔

"واہیات انسان۔۔" اسنے دانت پستے ہوئے کہا۔ اور حبیبہ کو لئے لڑکیوں کی طرف بڑھ گئی۔۔۔ اسکا چہرہ لال ہو چکا تھا۔۔ اب وہ شرم سے ہوا تھا یا غصے سے یہ اسے نہیں پتا تھا لیکن اسکے تاثرات ولید کو مزہ دے گئے تھے۔۔

پھر سے سونگ سٹارٹ ہو گیا۔۔۔ ڈھولک حبیبہ نے سمبھال لیا تھا۔۔۔

Baari barsi khatn gaya si khat ke leyandi

Tang ke leyandi tuggi

Golak chhad ke groove pakad lai, movat phukki phukki

Ke mehfil ta sajjdi, ke mehfil ta sajjdi

Sab karde bukki bukki, ke mehfil ta sajjdi

Aangan mein bukki bukki, ke mehfil ta sajjdi

Baari barsi khatn gaya si khat ke leyandi gond

Dulhe ka taya twist kare, vibrate ho moti tond

Baari barsi khatn gaya si khat ke leyandi khajoor

Dulhan ki tayi bold badi, challenge kare manzoor

Ke mehfil ta sajjdi, ke mehfil ta sajjdi

Je nacche taya-tayi, ke mehfil ta sajjdi

Baari barsi khatn gaya si khat ke leyande zevar

Paan chhupaye naughty naughty zeh dulhan ke devar

(Dulhan ke devar (aaja), dulhan ke devar (come on

Baari barsi khatn gaya si khat ke leyandi daali

Dekh ke unko naak sikode jo dulhe ki saali

Mehfil ta sajjdi, ke mehfil ta sajjdi

Je nacche devar–saali, ke mehfil ta sajjdi

Move your body, come on nach le ve

Shaava shaava shaava nach le ve

Move your body, come on nach le ve

Bali kudiyan di kaanu ki umar liskaave

Raati shagana di aayi yaara dekh lai nazaare ve

Baari barsi khatn gaya si sabar zara sa keejay

Turn the table, base bana chal jaldi move it DJ

Ke mehfil ta sajjdi, hip hop da chaska leejay

Ke mehfil ta sajjdi, jab naach nachave DJ

Ke mehfil ta sajjdi

مہر نے فردوس باجی کو دیکھا اور روشنی کو آنکھ مارتے ہوئے گانا شروع کیا جو بیٹھے بیٹھے ہی سٹارٹ ہو چکی تھیں۔۔۔

Baari barsi khatn gaya si khat ke leyandi chaabi

Dekh Shakira jaise thumke le dulhe ki bhaabi

Baari barsi khatn gaya si khat ke leyanda pizza

اتنے میں جیجا بھی تشریف لے آئے تھے اور بھرپور طریقے سے اپنی بیگم کا ساتھ دے رہے تھے۔۔۔

Style mein desi disco karta ve dulhan ka jeeja

Mehfil ta sajjdi, ke mehfil ta sajjdi

Je nacche jeeja-bhaabi, ke mehfil ta sajjdi

Je nacche jeeja-bhaabi, ke mehfil ta sajjdi

سبھی اس اولڈ گولڈ کپل کے لئے تالیاں بجانے لگے۔۔۔ پھر دوسروں کی حوصلہ افزائی سے فردوس باجی کو مزید جوش چڑھا۔۔

Ho ude jab jab julfen teree

Ho ude jab jab julfen teree ho oh

Ude jab jab julfen teree

Ho ude jab jab julfen teree

Kavaariyo kaa dil machle

.Kavaariyo kaa dil machle, jind meriye

سعید بھائی کیوں پیچھے رہتے وہ بھی سٹارٹ ہو گئے۔۔۔۔

Oh jab aise chikane chehare

Oh jab aise chikane chehare

Toh kaise naa najar phisle

Toh kaise naa najar phisle, jind meriye

Ho, uss gaanv pe sawaar kabhee sajke oh

Uss gaanv pe sawaar kabhee sajke

Uss gaanv pe sawaar kabhee sajke

Ke jahaan meraa yaar basta

Ke jahaan meraa yaar basta, jind meriye

Paanee lene ke bahaane aaja

Paanee lene ke bahaane aaja

Ke teraa meraa ik rasta

Ke teraa meraa ik rasta, jind meriye

"واہ کیا بات ہے۔۔۔ آپ دونوں نے تو کمال کر دیا۔۔۔۔" رضوان نے ستائشی انداز میں کہا۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔ تو آفٹر آل میرے بھائی اور بھابھی ہیں تو کمال کرے گے ہی نہ۔۔۔" روشنی فخر سے بولی۔۔۔

"تو اس میں آپ کا کیا کمال ہے۔۔۔" رضوان نے پوچھا۔۔۔

"یہ ہی کافی نہیں کہ یہ لوگ میرے قریبی ہیں سو ظاہر ہے میرا اثر تو آنا ہی ہے۔۔۔۔" وہ ناک چڑھا کر بولی۔۔۔

"اوہ تو ایسی بات ہے۔۔۔۔اسکا مطلب مجھے کمال کرنے کے لئے آپ کا قریبی بننا پڑے گا۔۔۔"اسنے یوں کہا گویا کوئی بہت بڑا مسئلہ ہو۔۔۔

"اب میں نے ایسا کب کہا۔۔۔"وہ بولی۔۔۔۔

"لیکن مطلب تو یہی ہے نہ آپ کا۔۔۔یعنی اب مجھے آپ کا قریبی بننے کے لئے کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا۔۔۔۔" اسنے سنجیدگی سے سوچتے ہوئے کہا۔۔۔روشنی نے اسکی باتوں میں دھیان نہ دیا اور سب کی طرف متوجہ ہوئی جہاں اب لڑکوں کے گانے کی باری تھی۔۔۔

Badi hi senti wali mental hai ye choriyan

Badi hi senti wali mental hai ye choriyan

....haaye

قوالی کے سٹائل میں رضوان نے تان لگائی۔۔۔

Badi hi senti wali mental hai ye choriyan

Badi hi senti wali mental hai ye choriyan

O.. ki macchar bhi kaate

To selfie uski kheech le

ki macchar bhi kaate

To selfie uski kheech le

Zamaane se lena na dena haaye

Zamaane se lena na dena

Ya Khuda Ya Khuda tu hume inse bachana zara

Ki nakli noton ka ek bundle hain ye choriya

سارے لڑکے ایک ہاتھ سے رومال ہوا میں لہراتے پھر تالی جوش سے بجاتے گا رہے تھے۔۔۔ گا اس طرح رہے تھے گویا خود کوئی قوال ہوں۔۔۔ ہونہہ۔۔۔۔

Haaye ye Mascara Lip-gloss ki jitni bahaar hai

Jo ladke palat ke na dekhe toh bekaar hai

dekhe toh bekaar hai

na dekhe toh bekaar hai

Haan, yeh duniya hai bus stop ladki bus ke jaisi

Ruko paanch minuton me agli phir milegi

Badi hi senti wali mental hai ye choriyan

Badi hi senti wali mental hai ye choriyan

....haaye

جب ان لوگوں نے گانا ختم کیا تو روشنی نے رضوان کو خشمگیں نگاہوں سے دیکھتے ہوئے گانا سٹارٹ کیا۔۔۔کیوں کہ اسنے ہی پہلے یہ قوالی سٹارٹ کی تھی۔۔۔اور دیکھ بھی مسلسل اسے ہی رہا تھا۔۔۔

Kisi ko mera shouk hai

Kisi ko mera hai nasha

Jawani kehte hain mujhe

Hain mere aashiq har jagah

Kisi ko meri hasratein

Kisi ki main hoon dilruba

Mujhe paane ke vaaste

.Maange duaa

Sara zamana haseeno ka deewana

Zamana kahe phir kyun

Bura hai dil lagana

Sara zamana haseeno ka deewana

Zamana kahe phir kyun

Bura hai dil lagana

.Sara zamaana

ابھی وہ لوگ گانا ختم بھی نہیں کر پائی تھیں کہ کوئی لڑکا سٹارٹ ہو گیا۔۔۔۔

Bachna Ae Haseena

Lo Mein Aa Gaya

Ae Bachna Ae Haseeno

Lo Mein Aa Gaya

Husn Ka Aashiq

Husn Ka Dushman

ان لوگوں نے دیکھا تو وہ عباد تھا جو ابھی ہی انٹری مار رہا تھا۔۔ انابیہ کا تو منہ بن گیا تھا اسے دیکھ کر۔۔۔ ولید نے اسے انوائٹ کیا تھا۔۔۔ اس لئے وہ کچھ بول بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

Apni Ada Hai Yaaron Se Juda

Hai Ho

Bachna Ae Haseena

Lo Mein Aa Gaya

Ae Bachna Ae Haseeno

Lo Mein Aa Gaya

Hai Hai Hai Hai Hai Hai

عالیان لوگ بھی اسکا ساتھ دینے لگے۔۔۔۔۔

Hey Tujhko Zamaane Ke Aage Main

Chedunga Na Chorrunga

Aankein Churayegi Bhi To Milaunga

Ja Ja Kya Bahaane Banayegi

Dekhunga Dil Phenkhunga

Jhootey Mootey Vaadey Suna Ke Fasaunga

Husn Ka Aashiq

Husn Ka Dushman

Apni Ada Hai Yaaron Se Juda

Hai Ho

Bachna Ae Haseena

Lo Mein Aa Gaya

Bachna Ae Haseena

Lo Mein Aa Gaya

Husn Ka Aashiq

Husn Ka Dushman

Apni Ada Hai Yaaron Se Juda

Hai Ho

اب تو انابیہ پر گویا فرض ہو گیا تھا کہ وہ اینٹ کا جواب پتھر سے دے۔۔۔۔اسنے لڑکیوں کو اشارہ کیا اور سٹارٹ ہو گئ۔۔۔۔

,Andaz Meraa Mastana

Mange Dil Ka Nazrana

,Zara Sochke Ankh Milana

Ho Jaye Na Tu Diwana

,Ke Ham Bhee Jawaan Hain

Sama Bhee Jawaan Hain

Na Fir Hamse Kehana

,Meraa Dil Kaha Hain

Meraa Dil Kaha Hain

......Takhalina

,Andaz Meraa Mastana

Mange Dil Ka Nazrana

,Zara Sochke Ankh Milana

Ho Jaye Na Tu Diwana

,Ke Ham Bhee Jawaan Hain

Sama Bhee Jawaan Hain

Na Fir Hamse Kehana

,Meraa Dil Kaha Hain

Meraa Dil Kaha Hain

,Andaz Meraa Mastana

Mange Dil Ka Nazrana

,Zara Sochke Ankh Milana

اسنے فاتحانہ نظروں سے لڑکیوں کو دیکھا کہ وہ لوگ جیت گئی۔۔۔ کیوں کہ لڑکوں کے پاس کوئی سونگ نہیں تھا جب شاہنور کسی کو گھسیٹتے ہوئے لائی۔۔۔ شاہنور جویریہ کی بڑی بہن تھی جو کہ اشارہ کے ساتھ کی تھی اسکی شادی ہو چکی تھی اور وہ آج کل اشارہ وغیرہ کی شادی اٹینڈ کرنے آئی تھی۔۔۔

ان سب نے حیرت سے اسے دیکھا جسے شاہنور نے کان سے پکڑا ہوا تھا۔۔۔ کیوں کہ دولہا صاحب تھے۔۔۔

"آپ یہاں کیا کر رہیں ہیں؟؟"مہر نے اسے دیکھ کر حیرت سے پوچھا جو شاہنور سے اپنا کان چھڑانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

"وہ بس میں یہاں سے گزر رہا تھا تو سوچا کیوں نہ۔۔۔۔۔۔"عالم اپنا کان سہلاتا بولا جو شاہنور کے کرم سے لال ہو گئے تھے۔۔۔

"واہ۔۔۔بہت ہی شاندار بہانہ تھا پر افسوس کہ یہاں پر کام نہیں آنے والا۔۔۔۔"انابیہ مصنوعی افسوس سے سر ہلاتے بولی۔۔۔۔

"یہ بہانہ نہیں سچ ہے۔۔اب تم لوگوں کی مرضی یقین کرنا ہے تو کرو نہیں کرنا تو نہ کرو۔۔۔۔"وہ کنکھیوں سے اسٹیج کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔جہاں دونوں دلہنیں گھونگھٹ نکالے جھولے پر بیٹھی تھیں۔۔۔

"بھائی وہاں کہاں دیکھ رہے ہیں۔۔۔۔"روشنی نے اسکی چوری پکڑی۔۔۔

"تمہیں اس سے مطلب۔۔۔۔کہیں بھی دیکھوں۔۔۔۔"وہ جل کر بولا۔۔۔۔۔کیوں کہ جس کے دیدار کے لئے اتنی محنت کی تھی اسے ہی ان لوگوں نے سات پردوں میں چھپا کر رکھا تھا۔۔۔کیا فائدہ بھلا یہاں آنے کا۔۔اسنے سوچا۔۔

"جی ہم لوگوں کو اس چیز سے مطلب ہے۔۔۔کیوں کہ جہاں آپ دیکھ رہے ہیں ابھی وہاں دیکھنے کا آپ کا کوئی حق نہیں ہے۔۔۔۔"جویریہ نے جتانا ضروری سمجھا۔۔۔

"میرے حق کی تو بات ہی مت کرو۔۔۔۔بس شادی ہو جانے دو۔۔۔۔تم سب کو بتاؤں گا اچھے سے۔۔۔۔"وہ انھیں دھمکاتا وہاں سے جانے لگا۔۔۔

"ارے رے رے۔۔۔ کہاں چلے؟؟ اب آئے ہیں تو کچھ فائدہ تو ہونا ہی چاہیے۔۔۔" مہر نے اسے روکا۔۔۔۔

"ہیں سچی۔۔۔" وہ فورا پلٹا۔۔۔

"ہاں نہ۔۔۔" پھر اسے لے کر ایک تخت کی طرف بڑھ گئی جو پھولوں اور گاؤ تکیوں سے سجا ہوا تھا۔۔۔۔

"چلے بیٹھیں۔۔۔۔" مہر نے اسے کہا۔۔۔ وہ فورا تابعداری سے بیٹھ گیا۔۔۔

"چلو کڑیوں ریڈی ہو جاؤ۔۔۔۔" اسنے سب لڑکیوں کو اشارہ کیا۔۔۔ سبھی اسکے اشارے پر عالم کے گرد کھڑی ہو گئیں۔۔۔ اور مہرماہ نے عالم کی انگلی پکڑ لی۔۔۔

"چلیئے نکالیے ہمارا نیگ۔۔۔۔" اسنے آرام سے کہا۔۔۔

"اوئے کاہے کا نیگ کونسا نیگ۔۔۔۔" وہ اپنی انگلی چھڑاتا حیرت سے بولا۔۔۔ جو کہ اب اتنی آسانی سے چھوٹنے والی نہیں تھی۔۔۔

"انگلی پکڑائی کا۔۔۔" انابیہ نے کہا۔۔۔

"لے اب تو تو گیا۔۔۔ اب تیرا خون چوسے بغیر تو یہ لوگ تجھے چھوڑے گی نہیں۔۔۔ خیر منا اب اپنی۔۔۔" ولید اسکے بازو میں بیٹھتا ہوا بولا۔۔۔۔

"ایسے کیسے۔۔۔ اور یہ کونسا نیگ ویگ ہے میں نہیں جانتا۔۔۔ اسلئے شرافت سے میری انگلی چھوڑ دو۔۔۔" وہ اپنی انگلی چھڑانے لگا جسے مہر نے اب اپنے دوپٹے کی چھور سے باندھ دیا تھا۔۔۔۔

"انگلی تو تب ہی چھوٹے گی جب آپ ہمیں ہمارا نیگ دیں گے۔۔۔۔" زرناب مزے سے بولی۔۔۔۔

"واہ۔۔۔اچھی زبردستی ہے۔۔۔۔"وہ جھلایا۔۔۔۔

"کچھ بھی ہو جائے عالم انھیں ایک پھوٹی کوڑی بھی مت دینا۔۔۔۔چاہے بھلے انگلی کی قربانی دینی پڑ جائے تو وہ بھی دے دینا۔۔۔۔جانے دے چار انگلیاں تو ہیں نہ انھیں سے کام چلا لینا مگر ان کے جھانسے میں مت آنا۔۔۔۔"ولید نے اسکی پیٹھ تھپتھپاتے ہوئے کہا تو وہ اسے گھورنے لگا۔۔۔۔

"آپ کہاں انکی فکر کر رہے ہیں۔۔۔۔خود کو بھی تو دیکھیں۔۔۔۔"روشنی نے مسکراتے ہوئے کہا تو ولید نے اسے دیکھا پھر اسکے دھیان دلانے۔پر اسکی نظر اپنی سیدھے ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی پر گئی۔۔۔۔۔جو روشنی نے باتوں کے دوران اپنے دوپٹہ سے باندھ لیا تھا۔۔۔۔۔

"ایک سیکنڈ ایک سیکنڈ۔۔۔۔یہ یہ میرے ساتھ اس طرح کا سلوک کیوں؟؟"اسنے حیرت سے پوچھا۔۔۔

"کیوں کہ میرے خیال سے آپ کا شمار بھی دلہے میں ہوتا ہے۔۔۔۔"روشنی نے آرام سے کہا۔۔۔۔

"ابھی میں کوئی دولہا ولہا نہیں ہو سمجھے تم لوگ۔۔۔۔بڑے آئے مجھے لوٹنے والے۔"وہ بے نیازی سے بولا۔۔۔

"آپ کے بولنے سے فرق نہیں پڑنے والا۔۔۔۔دلہا تو آپ ہیں ہی۔۔۔۔اس لئے اب شرافت سے اپنی جیب ڈھیلی کریں۔۔۔۔"حبیبہ نے بھی روشنی کا ساتھ دیا۔۔۔

"میں تو ایک چونی بھی نہیں دوں گا۔۔۔۔"وہ اسی طرح بولا۔۔۔

"ہاں مت دینا چاہے بھلے انگلی کی قربانی دینی پڑ جائے۔۔۔۔چار تو ہے ہی نہ انھیں سے کام چلا لینا۔۔۔۔۔"عالم نے طنزیہ انداز میں ولید کے جملے اسے لوٹائے۔۔۔۔

"تم تو جلے ہوئے ہی بیٹھے ہو۔۔۔ تمہاری نظر لگی ہے لگتا جبھی ان فقیرنیوں کو مجھے لوٹنے کا خیال آیا۔۔۔" وہ تپ کر بولا۔۔۔

"ایک دوسرے کو مشورے بعد میں دے لینا ابھی شرافت سے دونوں لوگ اپنی اپنی جیبیں ڈھیلی کریں۔۔۔۔۔" شاریہ نے انھیں ٹوکا۔۔۔۔

"میں تو نہیں دے رہا۔۔۔" دونوں نے ایک زبان ہو کر کہا۔۔۔۔

"دینا تو پڑے گا ہی نہیں تو بھول جائیں دلہن بھی۔۔۔۔" انابیہ نے دھمکایا۔۔۔

"ارے واہ۔۔۔۔۔۔ یہ کونسا انصاف ہے۔۔۔" عالم تڑپ کر بولا۔۔۔

"ہاں تو پھر جلدی سے اپنی جیب خالی کریں۔۔۔" مہر نے اسے کہا۔۔۔۔۔ تو اسنے برا سا منہ بناتے ہوئے اپنا والٹ نکالا۔۔۔

"آپ کیا سوچ رہے ہیں آپ بھی اپنا والٹ نکالیں۔۔" روشنی نے ولید سے کہا۔۔۔ جس کا کوئی ارادہ نہیں تھا پیسے دینے کا۔۔۔۔

"مجھے کوئی مسلہ نہیں ہے۔۔۔ تم لوگ میری دلہن لے جاسکتے ہو۔۔۔۔۔" وہ اطمینان سے بولا۔۔۔۔

"کتنے بڑے کنجوس ہیں ولی بھائی آپ۔۔۔۔" شاریہ تاسف سے بولی۔۔۔۔

"ہاں ہوں میں کنجوس۔۔۔۔ کچھ بھی بولو میں تم لوگوں کے جھانسے میں نہیں آنے والا۔۔،" اس نے لاپرواہی سے کہا۔۔۔۔

"لیکن یہ غلط ہے۔۔۔۔۔ آپ کو دینا ہی پڑے گا۔۔۔۔" انابیہ نے کہا۔۔۔۔

"میں تو نہیں دے رہا۔۔۔۔۔ بھلے انگلی کاٹ لو۔۔۔۔۔" وہ بولا۔۔۔۔۔۔

"جویریہ ذرا چاقو تو لانا۔۔۔۔۔" حبیبہ نے کہا۔۔۔۔۔

"لیکن کیوں۔۔۔۔۔؟؟" اسنے حیرت سے پوچھا۔۔۔۔

"پہلے لاؤ تو سہی۔۔۔۔۔" وہ بولی تو جویریہ چاقو لے آئی۔۔۔۔

"اب بتاؤ تم کیا کرو گی اسکا۔۔۔۔" انابیہ نے پوچھا۔۔۔

"انگلی کاٹوں گی۔۔۔۔ ان کی..۔۔۔۔" وہ کہہ کر ولید کا ہاتھ پکڑنے لگی۔۔۔۔

" چلیں جلدی بتائیں۔۔۔۔۔ انگلی دینی ہے یا نیگ دینا ہے۔۔۔۔۔" اس نے یوں پوچھا گویا اس کے انکار کرنے پر سچ میں اس کی انگلی کاٹ دے دی گی۔۔۔۔۔۔

"انگلی۔۔۔۔" وہ بلا توقف بولا۔۔۔۔۔۔ یہ سنتے ہی حبیبہ نے چاقو اس کی انگلی پر رکھا ہی تھا کہ خون کا فوارہ ابل پڑا۔۔۔۔۔ سب لڑکیاں یہ دیکھ کر بوکھلا گئیں۔۔۔۔ وہ تو صرف مذاق کر رہیں تھیں مگر یہ سب ہو جائے گا کسی کو گمان بھی نہ تھا۔۔۔۔۔ مہر جو مزے سے عالم کے دئے گئے۔۔۔۔ نوٹ گن رہی تھی بوکھلا گئی اور سب چھینک پھانک کر جلدی سے اپنا دوپٹہ اسکی انگلی میں لپیٹنے لگی۔۔۔ اور لاشعوری طور پر خون کو روکنے کی سعی کرنے لگی۔۔ پھر اسے زبردستی گھسیٹ کر اندر لے گئی جو مسلسل کراہ رہا تھا۔۔۔۔۔۔ اسنے فکرمندی سے ولید کو دیکھا۔۔۔

"کیا بہت درد ہو رہا ہے۔۔۔۔۔" وہ فکر سے پوچھنے لگی۔۔۔۔ جس پر ولید نے ہونٹ بھینچتے ہوئے صرف سر ہلانے پر اکتفا کیا۔۔۔۔۔

وہ اسے اپنے کمرے میں لے آئی اور اسکے زخم کو فرسٹ ایڈ دینے لگی۔۔۔وہ ڈرتے ڈرتے اسے دوا لگا رہی تھی۔۔۔۔اسنے غلطی سے بھی زخم نہیں دیکھا تھا وہ بغیر دیکھے اندازہ ہی پٹی کر رہی تھی۔۔۔۔کیوں کہ اس سے زخم دیکھے یں جاتے تھے۔۔۔۔وہ کبھی خود کے بھی چوٹ لگتی تھی تو دیکھتی نہیں تھی۔۔۔اسنے کپکپاتے ہاتھوں سے اسے فرسٹ ایڈ دیا۔۔۔۔ولید اسکی تمام کاروائی بغور دیکھ رہا تھا۔۔۔۔وہ جھکی ہوئی پٹی پر گانٹھ باندھ چکی تو اسنے اپنا سر اوپر اٹھایا تو اسکا سر ولید کے سر سے ٹکرایا۔۔۔۔اسنے نظریں اٹھا کر ولید کو دیکھا جو اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔نہ جانے اس کی آنکھ میں کیا تھا جو وہ زیادہ دیر نہ دیکھ پائی اور نظریں جھکا لیں۔۔۔۔اسکی اس ادا پر ولید مسکرایا۔۔۔۔۔۔اور اس سے ذرا فاصلے پر ہوا۔۔۔

"اب تو درد نہیں ہو رہا نہ۔۔۔۔اگر ہو رہا ہو تو پین کلر دوں۔۔۔۔" وہ فکر مندی سے بولی۔۔۔۔

"نہیں اب نہیں ہو رہا۔۔۔اب ظاہر ہے تم اتنے پیار سے فرسٹ ایڈ دو گی تو درد کیوں کر ہونے لگا۔۔۔۔۔"

اسنے کہا تو مہر اسے گھور کر رہ گئی کہ اس سیچویشن میں بھی یہ چھچھورے پن سے باز نہیں آئے گا۔۔

"ویسے ایک بات کہوں۔۔۔۔" ولید اسکے ساتھ باہر آتے ہوئے بولا۔۔۔

"ہاں بولو۔۔۔" مہر اپنا دوپٹہ صاف کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

"یہ جو تم صاف کر رہی ہو نہ یہ شیرہ ہے۔۔۔۔" وہ بولا۔۔۔

"شیرہ۔۔۔۔لیکن۔۔۔کیسے؟؟" اسنے الجھ کر پوچھا۔۔۔

"کیوں کہ میری انگلی کٹی ہی نہیں تھی۔۔۔۔۔یہ تو میں نے تھال سے اٹھا کر اپنی انگلی میں لگایا تھا۔۔۔۔۔" وہ آرام سے بتانے لگا۔۔۔

"مطلب جو میں نے۔۔۔۔۔" اسنے بات سمجھنے کی کوشش کی پھر اپنے دوپٹے کو سونگھا وہ واقعی شیرہ تھا۔۔۔۔۔ اسکا مطلب ولید نے اسے بے وقوف بنایا اور تو اور خدمت الگ کروائی۔۔۔۔۔ اسنے کڑے تیوروں سے اسے گھورا جو شرارتی مسکان لئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔ وہ آستین چڑھاتے اسکی طرف بڑھی جو اسکے ارادے بھانپ کر بھاگ چکا تھا۔۔۔۔۔

جب مہر باہر آئی تو سب دولہے صاحب کو گانا گانے کے لئے کہہ کر رہے تھے۔ دولہے میاں نے فوراً حامی بھری لی گویا پہلے ہی سے تیار بیٹھے تھے گانے کے لئے۔ دف لیا اور اسے بجاتے ہوئے شروع گئے۔

یہ کڑیاں نشے دی پڑیاں

ادھر مہر وغیرہ کو بھی جوش چڑھا۔۔

یہ منڈے گلی دے غنڈے

یہ کڑیاں نشے دی پڑیاں

یہ منڈے گلی دے غنڈے

نشے دی پڑیاں

گلی دے غنڈے

وہ اسٹیج کی طرف دیکھتے ہوئے گانے لگا۔۔

او مہندی لگا رکھنا

ڈولی سجا کے رکھنا

مہندی لگا رکھنا

ڈولی سجا کے رکھنا

لینے تجھے او گوری

آئے گے تیرے سجنا

مہندی لگا رکھنا

ڈولی سجا کے رکھنا

سب لڑکیاں بھی گانے لگیں۔۔۔

او سہرا سجا کے رکھنا

چہرہ چھپا کے رکھنا

سہرا سجا کے رکھنا

چہرہ چھپا کے رکھنا

عالم کھسکتے کھسکتے اسٹیج تک پہنچ چکا تھا۔۔۔۔۔ جہاں پہلے ہی انابیہ کھڑی ہو گئی۔۔۔۔ اور اسے دور رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے۔۔۔۔۔

یہ دل کی بات اپنے

دل میں دبا کے رکھنا

سہرا سجا کے رکھنا

چہرہ چھپا کے رکھنا

مہندی لگا رکھنا

ڈولی سجا کے رکھنا

وہ حسرت سے اشارہ کی طرف دیکھ کر بولا۔۔۔۔۔۔جو پوری طرح گھونگھٹ میں تھی۔۔۔

اڑ اڑ کے تیری زلفیں کرتی ہیں کیا اشارے

دل تھام کے کھڑے ہیں عاشق سبھی کنوارے

وہ دل پر ہاتھ رکھ کر فدویانہ انداز میں گا رہا تھا۔۔۔ادھر گھونگھٹ میں بیٹھی اشارہ سوچ رہی تھی۔۔۔۔یہ انھیں کیا ہوا ہے جو یوں پاگل پن دکھا رہیں ہیں۔۔۔۔۔۔ایمن سے فرصت مل گئی جو یہاں آئے ہیں۔۔۔۔۔ظاہر تو یوں کیا جا رہا ہے گویا میرے عشق میں گوڈے گوڈے ڈوبے ہوں۔۔۔۔۔۔

چھپ جائیں ساری کڑیاں گھر میں شرم کے مارے

گاؤں میں آگئے ہیں پاگل شہر کے سارے

کمر پر ہاتھ رکھ کر لڑکوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انھیں منہ چڑھا کر وہ سب گا کم اور حلق زیادہ پھاڑ رہی تھیں۔۔۔۔۔۔

نظریں جھکا کے رکھنا

دامن بچا کے رکھنا

نظریں جھکا کے رکھنا

دامن بچا کے رکھنا

لینے تجھے او گوری

آئیں گے تیرے سجنا

مہندی لگا رکھنا

ڈولی سجا کے رکھنا

سہرا سجا کے رکھنا

چہرہ چھپا کے رکھنا

میں ایک جوان لڑکا تو ایک حسین لڑکی

یہ دل مچل گیا تو میرا قصور کیا ہے

بلال جویریہ کو دیکھتے ہوئے گا رہا تھا۔۔۔۔جب اسکی نظر بھی بلال پر پڑی جو بڑی ہی لائیٹیں مارتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔اسکے دیکھنے پر بھی اسنے نظروں کا زاویہ نہیں بدلا۔۔۔۔۔جس پر جویریہ نے اسے ایک تیکھی قسم کی گھوری سے نوازا۔۔۔۔۔

رکھنا تھا دل پہ قابو یہ حسن تو ہے جادو

جادو ہی چل گیا تو میرا قصور کیا ہے

وہ بلال کو دیکھتے ہوئے گویا وارن کر رہی تھی۔۔۔۔جسے وہ بخوبی سمجھ رہا تھا۔۔۔۔پر کر بھی کیا سکتا تھا بے چارہ۔۔۔۔۔۔

راستہ ہمارا تکنا

دروازہ کھلا رکھنا

راستہ ہمارا تکنا

دروازہ کھلا رکھنا

لینے تجھے اؤ گوری

آئیں گے تیرے سجنا

وہ پھر سے سب سے نظریں بچاتے اسٹیج تک پہنچ گیا تھا۔۔۔۔۔۔

کچھ اور اب نا کہنا

کچھ اور اب نا کرنا

کچھ اور اب نا کہنا

کچھ اور اب نا کرنا

یہ دل کی بات اپنے

دل میں دبا کے رکھنا

اور اس سے پہلے کہ وہ آگے بڑھتا لڑکیوں نے اسے جالیا اور اسکے گرد گھیر اڈالے گانے لگیں۔۔۔

مہندی لگا رکھنا

ڈولی سجا کے رکھنا

سہرا سجا کے رکھنا

چہرہ چھپا کے رکھنا

شاوا شاوا

------------*------------*------------

"ارے ہاں ایک چیز کو ہم لوگ بھول ہی گئے۔۔۔۔۔"شاہنور سر پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی۔۔۔۔اس وقت صرف گھر کے لوگ ہی بچے تھے۔۔۔۔مہمان سارے جا چکے تھے۔۔۔۔دلہنیں بھی اپنے روم میں چلی گئیں تھی۔۔۔ابھی لان میں صرف ینگ پارٹی ہی تھی جو گپیں ہانک رہی تھی۔۔۔۔

"کیا بھول گئے؟؟"انابیہ نے پوچھا تو سب ہی سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگیں۔۔پھر اسنے انھیں جو بتایا۔۔۔وہ سن کر ساری لڑکیاں ایکسائٹیڈ ہو گئیں۔۔۔۔انہوں نے معیز اور عمار کو بلایا۔۔۔۔۔

"یہ سب کیا ہے؟؟"ولید نے حیرت سے انکی کروائی دیکھی۔۔۔۔۔۔تو باقی سارے لڑکے بھی متوجہ ہوئے۔۔۔۔۔انکے تاثرات بھی ولید سے مختلف نہ تھے۔۔۔کیوں کہ لڑکیوں نے عمار اور معیز کی مدد سے لان کے بیچ میں ایک بڑا سا پانی کا ٹب رکھوایا تھا اور اب اس میں ڈھیر ساری گلاب کی پتیاں ڈال رہی تھیں۔۔۔۔۔

"یہ ایک رسم ہے۔۔۔"جواب شاہنور کی طرف سے آیا تھا۔۔۔

"کیا؟؟یوں رات میں لان میں باتھ ٹب رکھ کر اس میں گلاب کی پتیاں ڈالنا رسم ہے۔۔۔۔"عباد نے حیران ہو کر کہا۔۔۔۔۔

"افوہ۔۔۔۔یہ رسم نہیں ہے رسم وہ ہے جو ابھی ہم لوگ کرے گے۔۔۔"جویریہ پتیاں ڈالتی ہوئی بولی۔۔۔۔۔

"ایک سکینڈ۔۔۔کیا کرنے والے ہو تم لوگ؟؟کچھ الٹا سیدھا کرنے کا ارادہ تو نہیں۔۔۔۔"بلال نے کہا تو جویریہ نے پہلے اسے کڑی نظروں سے دیکھا۔۔۔

"اپنی عقل کے مطابق مت سوچا کرو تو زیادہ بہتر ہے۔۔۔۔سمجھے ابھی دیکھ لینا کیا کرنے والے ہیں۔۔۔۔"وہ ناک چڑھا کر بولی۔۔۔سب کے سامنے اس عزت افزائی پر وہ کھسیا کر رہ گیا۔۔۔اوپر سے عالیان کی مسکراہٹ جو اسے تپا رہی تھی۔۔۔۔

"ہاں تو۔۔۔دولہے صاحب ادھر آیئے۔۔۔"شاہنور نے عالم کو آنے کا اشارہ کیا۔

"کیوں؟؟"اسنے حیرت سے پوچھا۔۔۔۔

"بھائی آؤ تو سہی۔۔۔۔"وہ نا سمجھی سے انکی طرف آیا۔۔۔پھر انہوں نے اسے ایک تخت پر بیٹھنے کہا۔۔۔۔جو خالی تھا۔۔۔۔۔۔وہ اسی طرح بیٹھ گیا۔۔۔

"چلیں اب اپنے کپڑے اتاریں۔۔۔۔"روشنی نے کہا۔۔۔۔

"دماغ ٹھیک ہے تمہارا۔۔۔"وہ اچھل ہی تو گیا۔۔۔۔حد ہے یعنی کہ کپڑا اتارنا وہ بھی اتنی ساری لڑکیوں کے سامنے۔۔۔لاحولاولہ قوت۔۔۔۔۔

"لو۔۔۔اب تجھے یہ دن بھی دیکھنا تھا۔۔۔۔"رضوان نے کہا۔۔۔تو عالم اسے گھور کر رہ گیا۔۔۔۔

"افوہ۔۔۔۔۔میرے کہنے کا مطلب ہے۔۔۔کرتا اتاریں اپنا۔۔۔"اسنے گڑبڑا کر کہا۔۔۔

"لیکن کرنا کیا ہے تم لوگوں نے؟؟" وہ پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

"یہ ایک رسم ہے کہ مہندی کے دن دولہے کو گلاب کے پانی سے اسکی سالیاں اور بہنیں نہلاتی ہیں۔۔۔۔۔"

زرناب نے تفصیل سے بتایا۔۔۔۔

"میں نہیں نہا رہا۔۔۔۔" عالم فوراً بدک کر اٹھا جسے سب لڑکیوں نے دوبارہ بیٹھا دیا۔۔

"افوہ۔۔۔۔۔ لڑکیوں کی طرح نخرے نہ دکھائیں۔۔۔۔" انابیہ نے کہا۔۔

"چلو اب تم بھی آؤ یا کوئی انویٹیشن دینا پڑے گا۔۔" اب شاہنور نے ولید سے کہا۔۔

"کیا مطلب؟؟" وہ بدکا۔۔۔

"ارے بھائی آؤ نہ اتنا اچھل کیوں رہے ہو۔۔۔" شاریہ اسے گھسیٹ کر لائی۔۔۔

"میں پہلے ہی بتا دے رہا ہوں کوئی مجھ سے پھوٹی کوڑی کی بھی امید نہ رکھے۔۔۔۔۔" اسنے انگلی اٹھاتے ہوئے انھیں متنبہ کیا۔۔۔

"اوئے۔۔۔۔ کیا اب بھی پیسے لیں گی۔۔۔۔ میں تو چلا اللہ کے شکر سے دونوں ہاتھ سلامت ہے خود سے بھی نہا سکتا ہوں۔۔۔۔" عالم پریشان سا اٹھا۔۔۔۔ جس کو پھر سے بیٹھا دیا گیا۔۔۔۔۔

"نہیں بھائی۔۔۔ اب روئے تو نہیں۔۔۔۔۔ نہیں لیتے پیسے آپ بھی کیا یاد کریں گے کہ کن سنخیوں سے پالا پڑا ہے۔۔۔۔" مہرنے شان بے نیازی سے کہا۔۔۔۔۔

"جی بہت اچھے سے یاد ہے۔۔۔۔ پوری جیب میری کچھ دیر پہلے تم نے ہی خالی کی ہے۔۔۔۔" عالم نے طنزیہ انداز میں کہا۔۔۔۔۔

"لگتا ہے۔۔۔۔ ہم لوگوں کی اچھائی آپ کو راس نہیں آ رہی۔۔۔۔۔" زرناب بولی۔۔۔۔

"اچھا بابا لڑ جھگڑ بعد میں لینا۔۔۔۔ پہلے رسم کر لیں دیر ہو گئی ہے کافی۔۔۔" شاہنور نے مداخلت کی۔۔۔۔ وہ دونوں جب بیٹھ گئے تو باری باری سب لڑکیاں ان کے اوپر پانی ڈالتی۔۔۔۔ جب مہر کا نمبر آیا تو اسنے عالم کے اوپر پانی ڈالا اور جانے لگی تو ولید نے اسے ہاتھ پکڑ کر روک لیا۔۔۔

"آ ہہمم۔۔۔۔۔ یہ پبلک پلیس ہے۔ اس لئے موقع محل کا لحاظ کریں۔۔۔۔۔" حبیبہ نے شرارت سے گلا کھنکارا۔۔۔

"تو کیا ہوا۔۔۔ تم تو ایسے بول رہی ہو۔۔۔ جیسے میں نے کچھ۔۔۔۔۔۔۔" ولید کے جملہ مکمل کرنے سے پہلے ہی مہر نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔۔۔۔ بدتمیز نہ ہو تو۔۔۔۔

"یہ آپ دونوں کا چل کیا رہا ہے ہاں۔۔۔۔ لگتا ہے نکاح کے ساتھ رخصتی بھی کروانی پڑے گی۔۔۔۔۔" انابیہ نے کہا تو مہر اسے گھور کر رہ گئی۔۔۔۔۔

" ارے بہنا یہ غضب نہ کرنا ورنہ یہ جو تمہاری بہن ہے نہ اسنے مجھے بغیر پاسپورٹ اور ویزا کے ڈائریکٹ اوپر پہنچا دینا ہے۔۔۔۔۔" اسنے ڈرنے کی ایکٹنگ کی۔۔۔

"ہاتھ چھوڑ رہے ہو یا نہیں۔۔۔۔۔" وہ غرائی۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔" وہ اطمینان سے بولا تو مہر نے غصے سے اسے گھورا جو مزے سے اپنی بتیسی کی نمائش کر رہا تھا۔۔۔۔ مہر کو اس وقت وہ زہر سے کم نہ لگا۔۔۔۔ اسنے غصے میں ہی پانی کا مگ لیا اور زور سے ولید کے اوپر پھینکا جو وہ ڈاج دے گیا۔۔۔ اسے پہلے ہی مہر کے ردعمل کا پتا تھا۔۔۔۔ ولید کے جھکنے سے پانی معیز پر گیا۔۔۔ وہ جو موبائل

میں گیم کھیل رہا تھا ہڑبڑا کر اس طرف متوجہ ہوا پہلے اسنے اپنے فیوریٹ شرٹ کو دیکھا جو اچھے سے ڈائی ہو چکی تھی۔۔۔ پھر گھور کر اس کارنامے کو انجام دینے والے کو دیکھا۔۔۔۔ اور پانی کا مگ شاریہ سے چھین کر مہر کے اوپر پھینکا جو اسکے بروقت ہٹنے پر زرناب کے چہرے پر فوارے کی صورت پڑا۔۔۔۔۔۔ زرناب اس افتاد پر چونک گئی۔۔۔۔ پھر اسنے معیز کو بڑی پیاری نظروں سے دیکھا۔۔۔ جس کا مطلب وہ بخوبی سمجھتا تھا۔۔۔ مارے گئے۔۔۔۔ اب یہ ریبٹ چھوڑے گی نہیں۔۔۔۔ اسنے زرناب کو مسکرا کر دیکھا جو پانی لینے بڑھی تھی۔۔۔ اور وہاں سے نو دو گیارہ ہو گیا۔۔۔ زرناب نے پانی لے کر زور سے سامنے پھینکا جو نیند میں جھومتے عالیان کو ہوش کی دنیا میں لے آیا۔۔۔۔ عالیان پر پانی پڑتے دیکھ کر وہ سٹپٹائی اور جلدی سے مگ وہیں پاس کھڑے بلال کو تھما کر عالیان کے متوجہ ہونے سے پہلے وہاں سے غائب ہو گئی۔۔۔۔۔ عالیان نے خونخوار نظروں سے بلال کو دیکھا جو حیرت سے کبھی مگ کو اور کبھی زرناب کو دیکھنے لگا جو اسے مگ پکڑا کر چلی گئی تھی۔۔۔۔ عالی جارحانہ عزائم لئے بلال کی طرف بڑھا اور مگ اس سے چھین لیا۔۔۔۔ بلال نے اسے بھی حیران ہو کر دیکھا۔۔۔۔ اسے سمجھ نہ آیا یہاں چل کیا رہا ہے کبھی کوئی مگ پکڑا رہا تھا تو کوئی چھین رہا تھا۔۔۔ وہ شانے اچکا کر آگے بڑھنے لگا جب اس پر ایک چھپاکے سے پانی پڑا۔۔۔۔ اسنے مڑ کر پیچھے عالی کو دیکھا۔۔ اور اس سے مگ لے کر پانی لینے بھاگا۔۔۔ آخر کو اسے بھی بدلہ لینا تھا عالی سے۔۔ پھر اسکے بعد جو پانی کا کھیل شروع ہو گیا۔۔۔ اب کسی کو کوئی رسم کی پرواہ نہ تھی سب کو خود کو بھیگنے سے بچانا تھا۔۔۔ معیز اور عمار نے میوزک آن کر دیا تھا۔۔۔۔

اتنا مزہ کیوں آرہا ہے

تو نے ہوا میں بھانگ ملایا

سونگ سنتے ہی سب لڑکیوں میں جوش آ گیا۔۔۔ اور وہ ڈانس کرنے لگیں۔۔۔

اتنا مزہ کیوں آ رہا ہے

تو نے ہوا میں بھانگ ملایا

دوگنا نشہ کیوں ہو رہا ہے

آنکھوں سے میٹھا تو نے کھلایا

جبھی ولید چپ چاپ مہر کے پیچھے گیا اور اسکے کچھ سمجھنے سے پہلے اسے گود میں اٹھا کر پانی کے ٹب میں پھینک دیا۔۔۔

ہو تیری ململ کی کرتی گلابی ہو گئی

منچلی چال کیسے نوابی ہو گئی

اس اچانک افتاد پر وہ بوکھلا گئی۔۔۔

بلم پچکاری جو تو نے مجھے ماری

تو سیدھی سادی چھوری شرابی ہو گئی

ہاں، جینس پہن کے جو تو نے مارا ٹھمکا

تو لٹّو پڑوسن کی بھابھی ہو گئی

وہ غصے سے باہر نکلی اور ولید کی طرف بڑھی۔۔۔جو اسے چڑھاتے ہوئے پورے لان میں دوڑانے لگا۔۔۔ادھر موقع کا فائدہ اٹھا کر دولہے میاں کھسک رہے تھے۔۔روشنی اسکی طرف ہی متوجہ تھی۔۔۔اور اس سے پہلے کے وہ اس تک پہنچتی کسی نے اسکی کلائی پکڑلی۔۔۔

تیری کلائی ہے، ہاتھوں میں آئی ہے

میں نے مروڑا تو لگتی ملائی ہے

اسنے پلٹ کر دیکھا تو وہ رضوان تھا۔۔۔رضوان روشنی کو دیکھ چکا تھا عالم کی طرف جاتے ہوئے اس لئے اسنے روشنی کو روکا تھا۔۔۔

مہنگا پڑیگا یہ چسکا ملائی کا

اُپو اس کرنے میں تیری بھلائی ہے

"کیا میں اس بے تکلفی کی وجہ پوچھ سکتی ہوں۔۔۔"اسکا اشارہ ہاتھ پکڑنے کی طرف تھا۔۔۔

"وہ مجھے پیاس لگی ہے۔۔۔"اسنے گڑبڑا کر بہانہ گھڑا۔۔۔

"تو کیا میں کنواں ہوں جو آپ میرے پاس آئے ہیں۔۔۔اپنی پیاس بجھانے۔۔۔"وہ جھنجھلا کر بولی۔۔۔

"نہیں وہ مجھے نہیں پتا کہ پانی کہاں ملے گا۔۔۔"اسنے جلدی سے کہا۔۔۔

"وہ ادھر۔۔۔"وہ اسے اشارہ کر کے بتانے لگی۔۔۔

"تھینک یو۔۔۔"اسنے کہا۔۔۔

ہو بندیا تیری مہتابی ہو گئی

دل کے ارمانوں میں بے حسابی ہو گئی

"اب آپ میرا ہاتھ چھوڑنے کا کیا لیں گے۔۔۔۔۔"وہ روشنی کو دیکھتے ہوئے کھو گیا تھا جب اسے اسکی جھنجھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔۔۔

"اوہ۔۔۔سوری۔۔۔"اسنے جلدی سے اسکا ہاتھ چھوڑا۔۔۔

"ویسے اگلی دفع کوئی ڈھنگ کا بہانہ بنانا اگر اپنے دوست کو بچانا ہو تو۔۔۔"وہ جاتے ہوئے طنزیہ انداز میں بولی۔۔۔ اسکی بات سن کر تو وہ خفیف سا ہو گیا۔۔۔

بلم پچکاری جو تونے مجھے ماری

تو سیدھی سادی چھوری شرابی ہو گئی

ہاں، جینس پہن کے جو تونے مارا ٹھمکا

تو لٹّو پڑوسن کی بھابھی ہو گئی

عمار اور معیز کب سے شاریہ کو تاڑ رہے تھے کہ اسے پانی میں پھینکنا ہے کیوں کہ صرف وہ بچی ہوئی تھی۔۔۔عمار اور معیز نے ایک دوسرے کو اشارہ کیا اور شاریہ کے پاس آئے جو سیلفی لیتے ہوئے بڑے مزے سے وہاٹس اپ سٹیٹس اپلوڈ کر رہی تھی۔۔۔پھر اسے دونوں نے مل کر اٹھایا اور جا کر پانی میں پھینک دیا۔۔۔پہلے تو شاریہ کچھ سمجھ ہی نہ پائی پھر جو ٹھنڈا ٹھنڈا پانی پڑا تو اسکی عقل نے کام کرنا شروع کیا اور جیسے ہی سمجھ میں آیا وہ چیختے ہوئے پانی سے باہر آئی اور انھیں گالیاں دیتے ہوئے انکے پیچھے بھاگنے لگی۔۔۔

"کمینوں۔۔۔کتوں۔۔۔خچروں۔۔۔گدھوں۔۔۔۔"

کیوں "نو-کینسی" کی ہونٹوں پے گالی ہے

جبکہ تیرے دل کا کمرہ تو خالی ہے

(کمرہ تو خالی ہے)

وہ دونوں زور زور سے گاتے ہوئے اسے چڑا رہے تھے۔۔۔

مجھکو پتا ہے رے

کیا چاہتا ہے تُو

بولی بھجن تیری

نیت قوالی ہے

مہر جب ولید کے پیچھے بھاگتے بھاگتے تھک گئی تو اسے اپنی سینڈل پھینک کر مارنے لگی۔۔۔ جسے وہ کیچ کر کے اسی کی طرف پھینک دیتا۔۔۔

کتنی یہ حاضر جوابی ہو گئی

تُو تو ہر تالے کی آج چابی ہو گئی

بلم پچکاری جو تو نے مجھے ماری

تو سیدھی سادی چھوری شرابی ہو گئی

ہاں، جینس پہن کے جو تو نے مارا ٹھمکا

تو لَٹّو پڑوسن کی بھابھی ہو گئی

ہاں, بولے رے زمانہ خرابی ہو گئی

ہاں, بولے رے زمانہ خرابی ہو گئی.

یہ ماحول مہندی کی رسم کم اور ہولی کا سماں زیادہ لگ رہا تھا۔۔۔ سبھی ایک دوسرے کو بھیگا رہے تھے۔۔۔ ایک دوسرے کے پیچھے دوڑ رہے تھے۔۔۔

---------*-------------*-------------

وہ بیڈ پر نیم دراز تھی۔۔۔ مہندی ابھی تک سوکھی نہیں تھی۔۔۔ اس لئے وہ ہاتھ پیر پھیلائے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ نیند تو آنی نہیں تھی۔۔۔ وہ اپنی زندگی کو سوچنے لگی جو کل سے بدلنے والی تھی۔۔۔۔۔ اسے ہمیشہ کے لئے یہاں سے جانا تھا۔۔۔۔ نئی زندگی کی شروعات کرنی تھی۔۔۔۔۔ اگر سب کچھ نارمل ہوتا ایمن کو وہ نہ دیکھتی تو شاید یہ سب کچھ اس کے لئے اتنا مشکل نہ ہوتا۔۔۔۔۔ ابھی وہ یہ سب سوچ رہی تھی جب لان سے شور شرابے کی آواز آنے لگی۔۔۔۔ اسے ان سب پر رشک آیا جو کتنی بے فکری سے قہقہے لگا رہے تھے۔۔۔۔ بار بار اسکی نگاہوں کے سامنے عالم اور ایمن کے چہرے آنے لگتے۔۔۔۔ اسنے جھنجھلا کر سر جھٹکا۔۔۔۔ وہ ایسی ہی تھی کوئی بات کو اگر سر پر سوار کر لیتی تو مشکل ہی سے اسکے ذہن سے وہ بات نکلتی۔۔۔۔ ابھی بھی وہ عالم کو ہی سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔ جب کسی نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔ وہ چونک کر متوجہ ہوئی۔۔۔۔۔ سامنے عالم کھڑا تھا اسے دیکھ کر اشارہ شوکڈ رہ گئی۔۔۔ اسے لگا وہ اسکا وہم ہے اسنے اپنا سر جھٹکا مگر پھر بھی اسے عالم دکھائی دے رہا تھا۔۔۔ وہ بے اختیار ہاتھ بڑھا کر اسکا چہرا چھونے لگی۔۔ عالم جو مسکراتے ہوئے اس کی کیفیت سمجھ رہا تھا خود ہی اپنا چہرہ اسکے چہرے نزدیک لے آیا کہ ان دونوں کی سانسیں ایک دوسرے کے چہرے کو

جھلسانے لگی۔۔۔۔ اسنے اپنے گالوں کو اشارہ کے گالوں سے مس کیا۔۔۔۔ اسکے لمس سے وہ ہوش میں آئی اور اسکی قربت محسوس کر کے وہ بوکھلا کر پیچھے ہٹی۔۔۔۔ اسے سمجھ آگیا کہ جسے وہ اپنا وہم سمجھ رہی ہے در حقیقت وہ اسکے سامنے کھڑا ہے۔۔۔۔ یہ سوچ آتے ہی اشارہ نے چلانے کے لئے منہ کھولا جسے عالم نے فورا اپنے مضبوط ہاتھوں سے بند کر دیا۔۔۔۔۔۔۔ وہ آنکھیں پھاڑے عالم کو دیکھ رہی تھی جو اسکے منہ پر ہاتھ جمائے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

"شش۔۔۔۔ آواز نہیں کرنا۔۔۔۔ ہاتھ ہٹا رہا ہوں۔۔۔۔" وہ اسکے کان میں سرگوشی کرتا ہوا بولا۔۔۔۔۔ اور اسکے منہ سے ہاتھ ہٹا دیا۔۔۔۔۔

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟؟" اسنے حیرت سے پوچھا۔۔۔۔۔

"جو کل نہیں کر پایا تھا۔۔۔۔" وہ معنی خیزی سے بولا۔۔۔۔ اور اسکی طرف جھکا۔۔۔۔۔

"مطلب!!۔۔؟؟" اسکے پوچھتے پوچھتے ہی وہ اپنا "مطلب" پورا کر چکا تھا۔۔۔ اسکی حرکت پر وہ تو شوکڈ ہی رہ گئی تھی۔۔۔

"آپ آپ نہایت ہی فضول انسان ہیں۔۔۔۔۔" اسنے شرم اور غصے سے سرخ چہرے کے ساتھ کہا۔۔۔۔

"ابھی جب کچھ کیا نہیں تب یہ بول رہی ہو۔۔۔۔ پھر پتا نہیں کل کتنے القابات سے نوازو گی۔۔۔ خیر کوئی بات نہیں۔۔۔۔ میں وہ سب برداشت کر لوں گا۔۔۔۔" وہ شرارتی انداز میں بولا۔۔۔۔ اسے اشارہ کا تپا تپا چہرہ مزہ دے رہا تھا۔۔۔

"آ آ آپ۔۔۔۔۔۔" غصے کی زیادتی سے اسکے منہ سے الفاظ نہیں نکل رہے تھے۔۔۔۔ اسکے غصے کو دیکھ کر وہ زرا محظوظ ہوا اور پھر سے جھکا جس پر اشارہ سٹپٹا کر پیچھے ہوئی مگر تب تک دیر ہو چکی تھی۔۔۔۔۔ عالم کے ہٹتے ہی اسنے بے اختیار اپنے دونوں گالوں پر ہاتھ رکھے جو اسکے "مطلب" کے چکر میں دہک رہے تھے۔۔۔۔۔ اسنے گالوں پر ہاتھ رگڑ کر اسکے لمس کو مٹانے کی کوشش کی تبھی عالم نے اسکے ہاتھ پکڑ لیئے۔۔۔۔ اور اسکا دھیان مہندی کی طرف دلایا۔۔۔۔ تو وہ بوکھلا کر اپنے ہاتھوں کی مہندی دیکھنے لگی جو شاید سوکھ چکی تھی نہیں تو ابھی عالم کے لمس سے گالوں پر جو نشان نہیں پڑے تھے وہ مہندی سے یقیناً نقش و نگار بن چکے ہوتے۔۔۔۔۔ اسنے خفگی سے عالم کو دیکھا اور اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتا جب دروازہ نوک ہوا۔۔۔۔ اس افتاد پر تو دونوں ہی بوکھلائے۔۔۔۔

"آپ ادھر آئیں۔۔۔۔۔" وہ عالم کو پکڑ کر کھڑکی تک لائی۔۔۔۔۔۔

"کیوں لیکن؟؟" اسنے حیرت سے پوچھا۔۔۔۔

"کودیں یہاں سے نیچے۔۔۔۔" وہ بڑے آرام سے بولی۔۔۔۔

"دماغ ٹھیک ہے تمہارا۔۔۔؟؟" اسنے اشارہ کو سر سے لے کر پیر تک گھورا۔۔۔۔

"ہاں! ٹھیک ہے تب ہی بول رہی ہوں۔۔۔۔۔" وہ دروازے کی طرف دیکھ کر بولی جہاں پر ابھی بھی دستک ہو رہی تھی۔۔۔۔

"لیکن مجھے بالکل بھی ٹھیک نہیں لگ رہا۔۔۔۔ بھلا کوئی اپنے دلہا کو نکاح سے کچھ گھنٹے پہلے کھڑکی سے نیچے کودنے بولے گا۔۔۔۔۔ خیر کودنے بولے چاہے نہ بولے لیکن مجھے نہ ہی مرنے کا شوق ہے نہ ہی بیساکھی کے سہارے نکاح کروانے کا سمجھیں اشارہ میڈم۔۔" اسنے طنز کیا۔۔۔۔۔

"ہاں تو اگر اس طرح پکڑے گئے نہ تو ابو نے ویسے بھی آپ کو بیساکھی میں پہنچا دینا ہے۔۔۔۔۔ اس لئے شرافت کا تقاضا یہی ہے کہ چپ چاپ یہی سے کود جائیں۔۔۔۔" وہ بھی طنزیہ انداز میں گویا ہوئی۔۔۔۔۔

"واہ تم نے تو مجھے مروانے کی پلاننگ کروا رکھی ہے۔۔۔۔۔۔۔" اسنے کہا۔۔۔۔

"افوہ۔۔۔۔۔ جلدی کریں جو بھی کرنا ہے۔۔۔۔" وہ جھنجھلا کر بولی کیوں کہ دروازے پر جو کوئی بھی تھا بہت ہی ڈھیٹ انسان تھا جو مسلسل دستک دیے جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔

"ویسے چھپنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔۔ کیوں کہ جب پیار کیا تو ڈرنا کیا۔۔۔۔۔" اسنے گنگنا کر کہا۔۔۔۔۔

"ابھی سارا پیار و یار دھرا کا دھرا رہ جائے گا جب ابو کا سمجھاون سنگھ پڑے گا تو۔۔۔۔ چپ کر کے شرافت سے کہیں چھپیں۔۔۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔۔۔۔۔۔

"یار تم تو اپنے ابو کا ڈراوا ایسا دے رہی ہو گویا میں کوئی چھوٹا سا بچہ ہوں جو ان کی مار سے ڈر جاؤں۔۔۔۔۔۔۔" اسنے برا مانتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

"افوہ۔۔۔۔۔ یہ نخرے بعد میں دکھانا۔۔۔۔ ابھی شرافت سے ادھر پردے کے پیچھے چھپیں۔۔۔۔۔۔۔ نہیں تو یہ دروازہ نوک کرنے والے نے توڑ دینا ہے۔۔۔۔۔ لگتا ہے وہ بھی کوئی آپ کی برادری کا ڈھیٹ بندہ ہے۔۔۔۔۔"

دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے اس نے آخری جملہ دھیرے سے ادا کیا۔۔۔۔ جسے عالم نے بغور سنا اور اسکی پشت کو گھور کر رہ گیا فلحال وہ اتنا ہی کر سکتا تھا۔۔۔۔

"کیا کر رہی تھی تم اندر کب سے میں دروازہ نوک کر رہی تھی۔۔۔۔" اسکے دروازہ کھولتے ہی روشنی کا سپیکر آن ہو گیا تھا۔۔۔

"کچھ نہیں واش روم میں تھی۔۔۔" وہ بہانہ بناتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

"اچھا۔۔۔۔۔سچ بول رہی ہو۔۔۔۔" اسنے اشارہ کو سر سے پیر تک گھورتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"ہاں۔۔۔ہاں میں جھوٹ کیوں بولوں گی۔۔۔۔۔" وہ گڑبڑا کر بولی۔۔۔

"وہ اس لئے کہ میرے بھائی صاحب بھی غائب ہیں۔۔۔۔ اور مجھے شک بلکہ یقین ہے کہ وہ تم سے ملنے آئے ہیں۔۔۔۔" اس نے کمرے میں چاروں طرف نظریں دوڑائیں۔۔۔۔ جب اسے کھڑکی کے پردے کے پیچھے کسی کا سایہ نظر آیا لمحے کے ہزارویں حصے میں وہ سمجھ گئی کہ ادھر کون ہے۔۔۔۔

"کچھ بھی وہ ادھر کیوں آنے لگے۔۔۔۔۔" وہ گھبرا کر بولی۔۔۔

"وہ اس لئے مائی ڈئیر کہ جتنا میں اپنے بھائی کو جانتی ہوں نہ تو وہ موقع سے فائدہ اٹھانا نہیں بھولتے۔۔۔۔ اور خاص کر کے ایسے موقع پر۔۔۔۔" اسنے کھڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"تم کچھ بھی بولتی ہو ایسا کچھ نہیں ہے جیسا تم کہہ رہی ہو۔۔۔" وہ بولی۔۔۔

"اچھا جی۔۔۔تو میں تمہیں ثبوت دکھاتی ہوں۔۔۔۔" اسنے کھڑکی کی طرف جاتے ہوئے کہا۔۔۔

"بکواس نہ کرو اور ادھر آکر بیٹھو۔۔۔۔" وہ روشنی کو کھڑکی کی طرف بڑھتے دیکھ کر بولی۔۔۔۔

"ظاہر سی بات ہے میری باتیں تمہیں بکواس لگے گی اب۔۔۔۔۔۔ تمہیں تو اب ان موصوف کی پیار بھری باتیں ہی کام کی لگا کریں گی۔۔۔۔۔" اسنے ایک جھٹکے سے پردہ ہٹاتے ہوئے کہا۔۔۔اشارہ نے خفیف سا ہو کر آنکھیں میچیں۔۔۔۔

"یہ کیا۔۔۔۔ یہاں تو کوئی نہیں ہے۔۔۔" روشنی کی حیران سی آواز سن کر اسنے آنکھیں کھولیں اور دہل کر آگے آئی۔۔۔۔ کہیں وہ سچ میں تو نہیں کود گیا کھڑکی سے۔۔۔۔۔۔ اسنے تو بس ایسے ہی کہہ دیا تھا۔۔۔۔۔۔وہ سچ میں کود جائے گا اسے نہیں پتا تھا۔۔۔۔۔ وہ نیچے جھانک کر دیکھنے لگی۔۔۔جب اسے عالم فرسٹ اور گراونڈ فلور کے بیچ میں لٹکا ہوا دکھائی دیا۔۔۔۔۔ اسے اس طرح دیکھ کر اسکی بے اختیار ہنسی نکل گئی۔۔۔۔۔

"کیا ہوا؟؟ یہ اس طرح کیوں ہنس رہی ہو؟؟" روشنی نے اس سے پوچھا۔۔۔ تو اشارہ نے ہنستے ہوئے نیچے کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔ جہاں عالم صاحب آسمان سے گرے کھجور میں اٹکے کی مثال کی طرح لٹکے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ روشنی نے جب نیچے دیکھا تو اسکی بھی ہنسی نکل گئی۔۔۔۔ عالم بھی ان کی ہنسنے کی آواز سن چکا تھا۔۔۔۔۔

"تم دونوں ہنس کیا رہی ہو؟ کچھ کرو۔۔۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولا۔۔۔اسے لگا تھا وہ آرام سے کود لے گا۔۔۔ اگر اسے پتا ہوتا کہ یہ حال ہونا ہے تو وہ کبھی نہ سٹنٹ گری دکھاتا۔۔۔۔۔۔

"تو آپ کو کس نے کہا تھا کہ سپائیڈر مین بنتے۔۔۔۔ اب بھگتیں۔۔۔۔" روشنی نے مزے سے کہا۔۔۔۔۔

"تمہیں تو میں بتاتا ہوں جب کل بھکاریوں کی طرح نیگ نیگ کہہ کر چندہ جمع کرنے آؤ گی تو۔۔۔۔" وہ دھمکاتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

"تب کی تب دیکھی جائے گی۔۔۔۔مجھے تو ابھی یہ سوچ کر مزہ آرہا ہے جب کل بھائی دولہا بن کر آئے گے تو ایک ہاتھ میں پلاسٹر ہو گا تو پیر ٹوٹے ہوں گے تو بیساکھیوں کے سہارے سے چلے گیں۔۔۔دانت تو منہ کے بل گرنے سے سارے ہی چلے جائے گیں۔۔۔۔اور شاید ایک طرف کی آنکھ بھی کچھ۔۔۔۔۔"اسنے مزے لیتے ہوئے عالم کا نقشہ کھینچا جب بیچ ہی میں عالم چلایا۔۔۔۔

"روشنی کی بچی شرافت سے اپنا منہ بند کرو۔۔۔اور کچھ کرو کہ میں یہاں سے نکلوں۔۔۔۔اور تم اشارہ تمہارے بھی بڑے دانت نکل رہے ہیں نہ تم سے تو کل میں گن گن کر بدلے لوں گا۔۔۔۔"اسکی بات سن کر اشارہ کی ہنسی کو بریک لگے جو روشنی کی گوہر افشانی کی وجہ سے بند نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔

"واہ یہ اچھی رہی۔۔۔۔مجنوں خود بنیں اور جب بھگتنا پڑے تو ہوا ساری نکل جاتی ہے۔۔۔۔۔"وہ تنک کر بولی۔۔۔۔۔

"تم تو یوں بول رہی ہو گویا میرے کئی افیئر بھگتا چکی ہو۔۔۔۔۔"اسنے غصے سے کہا۔۔۔۔

"اب جو دکھائی دے گا وہی بولوں گی نہ۔۔۔۔"وہ آرام سے بولی۔۔۔۔۔

"اب اپنی بکواس بند کرو۔۔۔اور میرے بچنے کا کوئی سامان کرو نہیں تو میں یوں لٹکے لٹکے ہی اوپر پہنچ جاؤں گا۔۔۔۔۔"اسنے کہا۔۔۔تو وہ دونوں کچھ سوچنے لگیں۔۔ تبھی نیچے سے انابیہ کی حیرت سے بھرپور آواز آئی۔۔۔

"یہ آپ اوپر لٹکے کونسا سٹنٹ کر رہے ہیں۔۔۔۔"اسکی آواز پر وہ دونوں انابیہ کی طرف متوجہ ہوئیں۔۔۔

-

"اچھا ہوا تم آگئی نہیں تو میں تو یوں ہی لٹکے لٹکے فوت ہو جاتا۔۔۔۔" عالم زرا ریلکس ہوتا ہوا بولا۔۔۔۔

"ہیں۔۔ لیکن یہ آپ اوپر ٹنگے کون سی مووی شوٹ کر رہے ہیں۔۔۔۔" وہ حیرت سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

"پیار کیا تو ڈرنا کیا۔۔۔۔" اشارہ کہ منہ سے بے ساختہ نکلا۔ جس پر اسنے فوراً زبان دانتوں تلے دبائی۔۔۔۔

"تمہیں تو اشارہ سچ میں بتاؤ گا میں کل۔۔۔ بہت مزاق اڑا رہی ہو نہ میرا۔۔۔" عالم دانت پیس کر بولا۔۔۔

"نہیں وہ بس غلطی سے منہ سے نکل گیا۔۔۔۔" وہ سٹپٹا کر بولی۔۔۔۔۔

"ہاں تو غلطی بھگتنے کو تیار بھی رہنا۔۔۔" اسنے معنی خیزی سے کہا تو وہ ان دونوں کی موجودگی میں بلش ہو کر رہ گئی۔۔۔

"یہ یہاں چل کیا رہا ہے۔۔۔۔" انابیہ کنفیوز ہو کر بولی۔۔۔۔

"چل یہ رہا ہے کہ ایک مجنوں اپنی لیلی کا دیدار کرنے آیا تھا۔۔۔ مگر بیچ میں ظالم سماج نے انٹری دے دی۔۔۔ جس سے ڈر کر لیلی نے مجنوں کو کودنے کہا۔۔ اور مجنوں لیلی کے بہکاوے میں آکر اپنی جان قربان کرنے چلا اور یہاں اٹک گیا۔۔۔ یہ تھی پوری رام کتھا اب میرے نیچے اترنے کا سامان کرو نہیں تو میرے اوپر پہنچنے کے چانسیز ہیں۔" اسنے تفصیل بتائی تو انابیہ کا بھی ہنس ہنس کر برا حال ہو گیا۔۔۔

"ہنس لو ہنس لو تم بھی ہنس لو۔۔۔۔" وہ غصے سے بولا۔۔۔ پھر وہ کچھ بولی نہیں صرف ہنستی رہی تو اسے اور غصہ آنے لگا۔۔۔ روشنی اور اشارہ بھی اسی کا ساتھ دے رہی تھیں۔۔۔

"اب اگر ہنس کے پیٹ بھر چکا ہو تو کچھ کرو بھی نہیں تو میں ہی کود جاتا ہوں۔۔۔ خوامخواہ کب سے تم لوگوں سے بول رہا ہوں مگر نہیں ہنسنے اور مزاق اڑانے سے فرصت ملے تب نہ۔۔۔۔" انکے مسلسل ہنسنے پر وہ جھلا گیا۔

"اچھا ٹھیک ہے کچھ کرتی ہوں میں۔۔۔۔۔" انابیہ بمشکل اپنی ہنسی کنٹرول کرتی بولی۔۔۔اور وہاں سے لان کی طرف آئی جہاں ابھی بھی سب موج مستی کر رہے تھے۔۔وہ ایک طرف رکھی سیڑھی کو بمشکل اٹھا کر عالم کی طرف آنے لگی کہ اسکی ٹکر عباد سے ہو گئی۔۔۔۔

"یہ تم پر کوئی جنات وغیرہ آتے ہیں کیا؟؟" اسنے اپنے سر کو سہلاتے ہوئے انابیہ سے پوچھا۔۔

"لاحول ولا قوت۔۔۔مجھ پر کیوں کر جنات آنے لگے۔۔۔۔" وہ دہل کر بولی۔۔۔۔

"نہیں وہ تمہاری حرکتیں اس طرح کی ہیں تو مجھے لگا۔۔مے بی آتے ہوں۔۔۔۔" اسنے بڑے آرام سے انابیہ پر طنز کیا۔۔۔

"وہاٹ ڈو یو مین۔۔۔۔میری حرکتیں ہاں۔۔۔۔اب میں نے کیا کیا ہے جو تم ایسے بول رہے ہو ہاں۔۔۔۔" وہ بلبلا کر بولی۔۔۔

"فلحال جو تم کر رہی ہو۔۔۔وہ کیا ہے؟؟" اسکا اشارہ سیڑھی کی طرف تھا جو وہ بڑی مشکل سے پکڑی ہوئی تھی۔۔

اسکی بات پر وہ آپے سے باہر آنے کے بجائے سیڑھی کچھ سوچتے ہوئے اسکے کندھوں پر ٹکا گئی۔۔۔اور خود سائیڈ پر کھڑی ہو گئی۔۔۔

"یہ یہ کیا پاگل پن ہے۔۔۔" اسنے غصے سے کہا۔۔۔۔

"وہی جو ابھی مجھے کہہ رہے تھے نہ۔۔۔" وہ بولی۔۔۔

"تمہارا دماغ خراب ہے۔۔" اسنے اپنے غصے پر کنٹرول کر کے کہا۔۔۔۔

"نہیں بلکل سہی سلامت ہے۔۔۔اب تم میرے پیچھے پیچھے آؤ یہ سیڑھی لے کر۔۔۔۔"وہ کہہ کر عباد کا موبائل جو اسکے سیڑھی پکڑنے کی وجہ سے گر گیا تھا اٹھا کر مزے سے چلتے بنی۔۔۔۔

"تم نے اپنی طرح مجھے بھی پاگل سمجھ رکھا ہے۔۔۔"اسنے تقریباً چیخ کر کہا۔۔۔

"بلکل نہیں کیوں کہ میں خود کو کافی عقل سمجھتی ہوں۔۔۔۔ابھی ویسے بھی میری عقل مندی کا اندازہ تمہیں ہو جائے گا۔۔۔۔ چلو جلدی آؤ میرے پیچھے۔۔۔۔"وہ بے نیازی سے کہتی چلتی جارہی تھی۔۔۔۔عباد بھی مجبوراً اسکے پیچھے چل دیا کیوں کہ وہ اسکا موبائل لی ہوئی تھی اور اس سے کچھ بعید نہیں تھا کہ وہ بات نہ ماننے کی صورت میں موبائل کو نقصان پہنچا دیتی۔۔۔۔ پھر ایک جگہ آکر وہ رک گئی۔۔۔اور اسے بھی رکنے کا کہہ کر اسنے اوپر کی سمت دیکھا۔۔۔عباد نے بھی اسکی نظروں کا تعاقب کیا اور جیسے ہی اسکی نگاہ اوپر لٹکے ہوئے عالم پر پڑی وہ شوکڈ ہو گیا۔ پھر اسے سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ عالم وہاں کیسے پہنچا کیوں کہ اس سے اوپر وہ اشارہ اور روشنی کو بھی دیکھ چکا تھا۔۔۔واقعی یہ محبت انسان سے کیا کیا نہیں کرواتی۔۔۔۔پھر سیڑھی کی مدد سے ان لوگوں نے عالم کو نیچے اتارا۔۔۔اترنے کے بعد اسنے ان دونوں کا شکر ادا کیا اور اس سے پہلے اور کچھ ہوتا وہ وہاں سے نو دو گیارہ ہو گیا۔۔۔

"ویسے تم اتنی پاگل بھی نہیں ہو جتنی میں سمجھتا تھا۔۔۔"سیڑھی کو اسکی جگہ پر رکھنے کے بعد وہ انابیہ سے بولا۔۔۔

"میں اتنی کیا سرے سے پاگل ہی نہیں ہوں۔۔۔۔"اسنے منہ بنا کر کہا۔۔۔

"نہیں اب خیر میں اتنا بھی انسپائر نہیں ہوا تم سے جو تمہیں عقل مند ہونے کا سرٹیفکیٹ دے دوں۔۔۔۔"وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"مجھے تمہارے سرٹیفیکٹ کی ضرورت نہیں سمجھے میں ویسے بھی عقل مند ہوں۔۔۔۔" اسنے عباد کے موبائل کے ساتھ چھیڑ کھانی کرتے ہوئے کہا۔۔۔

".جی اس بات کا مجھے پہلی ملاقات سے ہی اندازہ ہے کہ آپ محترمہ کتنی عقل مند ہیں اسکے کئی ثبوت میں نے خود دیکھیں ہیں۔۔۔" وہ اس پر پہلی ملاقات کے حوالے سے چوٹ کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"خیر وہ سب چھوڑو یہ بتاؤ۔۔۔یہ لڑکی کون ہے؟؟" اسنے عباد کا موبائل اسکے سامنے لہراتے ہوئے کہا۔۔۔یہ دیکھ کر تو اسکا دماغ بھک سے اڑا کیوں کہ وہ اسکی گیلری اوپن کئے مزے سے اسکے فوٹوز وغیرہ دیکھ رہی تھی۔۔۔

عباد نے فوراً اسکے ہاتھ سے اپنا موبائل چھینا۔۔۔

"تم نے کس سے پوچھ کر میرا موبائل اوپن کیا۔۔" وہ غصے سے بولا۔۔۔

"اس میں پوچھنا کیا تھا۔۔۔اور لاک بھی تم نے ایزی رکھا تھا جیسے ہی میں نے پیٹرن ڈرا کیا وہ اوپن ہو گیا۔۔۔" اسنے اطمینان سے کہا۔

"یو مین اگر لاک ایزی رہا تو تم ایسے ہی بغیر پرمیشن کے کسی کا بھی موبائل یوز کرو گی۔۔۔" وہ دانت پستے ہوئے بولا۔۔۔۔

"افوہ۔۔۔تم تو ایسے بول رہے گویا میں نے موبائل نہیں یوز کر لیا بلکہ تمہارے دل یا گردے مانگ لیئے ہو۔۔۔" اسنے ناک سکوڑ کر کہا۔۔

"تم سچ میں پاگل ہو۔۔۔" وہ کہتا ہوا آگے بڑھ گیا۔۔۔ابھی اسکی سوچ انابیہ کے بارے میں کچھ بدل گئی تھی جزبات بھی کچھ نرم گرم سے ہو گئے تھے مگر اسکی اس حرکت پر سب چیزوں پر پانی پھیر گیا تھا۔۔۔اسکے یوں جانے پر وہ بھی کندھے اچکاتی چلی گئی۔۔۔اسے کیا فرق پڑتا تھا کسی کے خیالات سے۔۔۔

****

بارات سپیشل

آج نکاح تھا جو کہ عصر بعد ہونا تھا۔۔۔بارات آٹھ بجے آنے والی تھی۔۔۔۔ریسپشن ہوٹل دہلی دربار میں تھا۔۔۔۔پورے خان ولا میں افراتفری کا ماحول تھا۔۔۔۔تین تین نکاح ہونے تھے کوئی عام بات تو نہ تھی۔۔۔۔ایہا، اشارہ اور مہرماہ کی تو خیر تھی لیکن باقی سب لڑکیوں کا برا حال تھا۔۔۔ہزاروں کام اس پر کسی کا کوئی میچنگ ایئرنگ نہیں مل رہا تھا تو کسی کی سینڈل پروپر سائز کی نہیں تھی۔۔۔۔

"اب یہ لاسٹ ٹریپ ہے مارکیٹ کی کسی نے کچھ لینا ہے تو بتا دے۔۔۔بعد میں نہ کہنا پھر۔۔۔۔۔" ولید انابیہ سے بولا۔۔۔۔۔انابیہ نے اسے بہت منتوں ترلوں بعد راضی کیا تھا مارکیٹ لے جانے کے لئے۔۔۔۔

"ہاں ہاں۔۔۔چلیں جلدی۔۔۔۔" وہ دوپٹہ درست کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"مہرماہ نہیں نظر آرہی اور تو اور اسکی آواز ہی نہیں سنائی دی صبح سے۔۔۔حیرت ہے وہ اتنی گونگی ٹائپ کی کب سے ہو گئی۔۔۔نہیں تو ایسی سچویشن میں وہ ہنگامہ مچائے رکھتی ہے خیر تو ہے نہ۔۔" ولید نے تشویشی انداز میں پوچھا۔۔۔۔۔

"اب کہاں خیر ہو گی۔۔۔ آپ دونوں کی شادی ہو جائے گی تو یہ جو ہم لوگ تھوڑے بہت سکون میں ہے نہ وہ بھی رخصت ہو جائے گا۔۔۔ پھر تو آئے روز جنگ ہوا کرے گی۔۔۔" انابیہ نے کہا۔۔

"تمھارے کہنے کا مطلب کیا ہے۔۔۔۔" اسنے انابیہ کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

"ارے رے کچھ نہیں۔۔۔۔ کچھ نہیں میں تو ایسے ہی مذاق کر رہی تھی۔۔۔" وہ گڑبڑا کر بولی فلحال اس سے پنگالے کر انابیہ کو اپنا پلان چوپٹ نہیں کروانا تھا۔۔۔۔۔

"تم نے بتایا نہیں مہر کہاں ہے؟؟" ولید نے پھر پوچھا۔۔۔۔

"افوہ۔۔۔ شام تک نکاح ہو جائے گا تب اسے دیکھتے بھی رہنا اور آواز بھی سننا۔۔۔۔۔۔ لیکن ابھی جب تک نکاح نہیں ہو جاتا اسے ایک جگہ ٹک کر بیٹھنا ہے نہیں تو امی نہیں لیکن نانی نے ضرور اسکی ٹانگیں توڑ دینی ہے۔ وہ تو پہلے ہی اس سے غصہ ہیں کہ وہ مایوں کیوں نہیں بیٹھی اور یوں اپنی شادی میں بے شرموں کی طرح یہاں سے وہاں دندناتی پھر رہی ہے۔۔۔" انابیہ نے اسے تفصیلا بتایا۔۔۔

"جبھی میں بولوں اتنا امن و آمان کہاں سے قائم ہے۔۔۔ ویسے وہ ہے کدھر؟" اسنے پھر سے پوچھا۔۔۔

"آپ کو شاید اپنا سکون راس نہیں آرہا۔۔ آپ کو تو شکر منانا چاہیے کہ آج اس سے ناٹا کرا ہو گا نہ جھگڑا ہو گا اور یہ یادگار دن سکون سے گزرے گا۔ لیکن شاید آپ کو یہ پرسکون وقت کچھ خاص پسند نہیں آرہا ہے جبھی مہر کو یاد کیا جارہا ہے۔۔۔۔" انابیہ نے کہا۔۔۔

"یادگار دن وہ کیوں؟؟ کیوں آج کچھ خاص ہے کیا؟؟" ولید حیرت سے بولا۔۔۔۔

"لگتا ہے مہر کی غیر موجودگی نے آپ کے دماغ پر اثر ڈالا ہے جو یوں احمقوں جیسے بول رہے ہیں۔۔۔۔اور آج خاص یہ ہے کہ آپ کا نکاح ہے۔۔"وہ اسے سر سے لے کر پیر تک گھورتے ہوئے بولی۔۔

"ہیں!!!! آج میرا نکاح ہے سچی۔۔۔"اسنے خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔

" آپ کی طبعیت تو ٹھیک ہے نہ؟؟"وہ اسے حیرت سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

"بلکل ٹھیک ہے۔۔۔۔"اسنے موڑ کاٹتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"تو پھر یہ پاگلوں جیسے باتیں کیوں کر رہے ہیں۔۔۔۔"وہ بولی۔۔۔۔

"دراصل تم لوگوں نے مجھے فیل ہی نہیں ہونے دیا کہ میرا نکاح ہے آج۔۔۔۔اس طرح گدھا مزدوری کروائی ہے نہ کہ کوئی حد نہیں۔۔۔"اسنے طنزیہ انداز میں کہا۔۔۔

" آپ اکلوتے پڑ جاتے ہیں نہ اس لئے آپ پر زیادہ ذمہ داری ہے۔ورنہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔"وہ برا مان کر بولی۔۔۔

"اب ایسا بھی کیا اکلوتا پن کہ بندے کو فیل ہی نہ ہونے دیا جائے کہ بے چارے کا نکاح بھی ہے آج۔۔"اسنے کہا ۔۔۔۔۔۔

"یہ فیل کیسے کیا جاتا ہے؟؟خیر لڑکی ہو تو فیل بھی ہو جائے کہ اسے مایوں بیٹھنا ہوتا ہے اور بہت سی رسمیں ہوتی ہیں۔۔۔اب کیا آپ کو بھی مہندی لگا کر بٹھا دیا جائے کہ آج نکاح ہے بندے کا اسے بھی فیل ہو۔۔۔۔"وہ بولی۔۔۔

"لاحول ولا قوت۔۔۔۔ میں نے ایسا کب کہا۔۔۔ بس اتنا کرنا تھا فیل کروانے کے لئے کہ یہ جو صبح سے اپنا شوفر بنایا ہوا نہ یہ نہ کرتی۔۔۔" انابیہ کے اشارہ کرنے پر وہ کار ایک سائیڈ پر روکتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"ویسے تمہیں یہاں سے لینا کیا ہے ؟؟" اسنے پوچھا۔۔۔

"وہ کچھ ضروری سامان ہے وہی لینا تھا۔۔۔" وہ کار سے نکلتی ہوئی بولی۔۔۔۔

"یہاں کیا ضروری سامان ملتا ہے۔۔ کیوں کہ یہاں پر نہ کوئی کپڑے کی شاپ ہے نہ جیولری کی۔۔۔" اسکے پوچھنے پر انابیہ گڑبڑائی۔۔۔

"وہ امی کو کچھ منگوانا تھا۔۔۔" وہ بہانہ بناتے ہوئے بولی۔

"انہوں نے تم سے کیوں کہا مجھ سے کہہ دیتیں میں۔۔" ولید کے بات مکمل کرنے سے پہلے ہی اس کا فون رنگ کرنے لگا۔۔ وہ کال اٹینڈ کرنے لگا جس پر انابیہ نے شکر منایا۔۔۔۔ اور اسے جانے کا کہہ کر چلتی بنی اور ایک پان کی دکان میں گھس گئی۔۔۔

------------*-----------*------------

وہ دونوں کب سے اسے گھور رہی تھیں جو کافی دیر سے اوٹ پٹانگ کی حرکتیں کر کے انھیں پریشان کر رہی تھی اور اب موبائل میں نا جانے کیا دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

"یہ۔۔۔ مل گیا!!۔۔" اچانک ہی وہ چیخی۔۔۔۔

"اب کیا مل گیا؟؟" ایہانے بے زار ہو کر پوچھا۔۔۔

"ارے یہی کہ پیٹ کی غڑغڑ کیسے کم کرتے ہیں۔۔۔" وہ بولی۔۔۔ دراصل مہر کے ساتھ یہ معاملہ تھا کہ اگر اسے کوئی ٹینشن ہوتی یا کوئی مسئلہ ہوتا تو بقول مہر کے اس کے پیٹ میں غڑغڑ ہوتی تھی۔۔۔ ابھی بھی اس کا وہی ڈرامہ چل رہا تھا اور اسی لئے وہ کافی دیر سے انھیں پریشان کر رہی تھی۔۔۔۔

"اب یہ غڑغڑ تمہیں کس خوشی میں ہو رہی ہے بتانا پسند کرو گی؟؟" اشارہ نے طنزیہ انداز میں پوچھا۔۔۔۔۔

"نکاح کی وجہ سے ہو رہی ہو گئی ہے نا۔۔۔" مہر کے بولنے سے پہلے ایہا نے کہہ دیا۔۔۔۔۔

"ہاں نا۔۔۔" مہر نے منہ بسور کر تائید کی۔۔۔۔

"تم کوئی انوکھی جو تمہارا نکاح ہو رہا ہے۔۔۔ ہاں۔۔۔ ہم لوگ بھی تو ہیں ہم لوگوں کو تو کوئی غڑغڑ وڑغڑ نہیں ہو رہی۔۔۔" اشارہ ذرا غصے سے بولی۔۔۔

"وہ دراصل پہلی بار ہے نا اس لئے۔۔۔" مہر نے کچھ اس طرح سے کہا کہ غصے کے باوجود بھی دونوں کی ہنسی نکل گئی۔۔۔

"سچ میں تم نہ حد کرتی ہو۔۔۔ ہم لوگوں کا بھی تو پہلی دفعہ ہو رہا ہے۔۔۔ تم تو یوں بول رہی ہو جیسے ہم لوگوں نے درجن بھر نکاح کر رکھے ہوں۔۔۔ کیوں ایہا۔۔۔" اشارہ نے اب یہاں سے تائید چاہیے جس پر وہ گڑبڑا گئی۔۔۔

"ہاں نا ہم لوگوں کا بھی پہلی دفع ہی ہو رہا ہے۔۔۔" اسنے نظریں چراتے ہوئے کہا۔۔۔ ایسا نکاح ہوتا ہی نہیں ہے جیسے عارفین نے کیا۔۔ میں تو نہیں مانتی نا بس میرے لئے اتنا ہی کافی ہے۔۔ وہ دل ہی دل میں خود کو تسلی دینے لگی۔۔

"ہاں تو یہ بھی دیکھو نہ تم لوگوں کا کتنے اچھے انسانوں سے ہو رہا ہے۔۔۔اور میرا اس پھٹیچر لنگور کے ساتھ۔۔۔۔"مہر برے برے منہ بناتے ہوئے بولی۔۔۔

"اب جیسا تم بول رہی ہو ناویسا بلکل بھی نہیں ہے وہ۔۔۔کتنا شریف ہے بے چارہ مجھے تو ابھی سے ترس آ رہا ہے اس پر۔۔۔۔"اشارہ نے کہا۔۔۔

"زیادہ اسکی سائیڈ لینے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔ایک تو ویسے ہی یہ غڑغڑ کم نہیں ہو رہی اوپر سے تم اسکا ذکر خیر کر رہی ہو اب کیا خاک کم ہو گی۔۔۔"وہ پورے کمرے میں یہاں سے وہاں مارچ پاسٹ کرتے ہوئے بولی۔۔۔

"چلو جلدی سے انسانوں کی طرح بیٹھ جاؤ کیوں کہ نکاح خواں آنے والے ہے تم لوگوں کی جازت لینے۔۔۔۔" زرناب کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

"ہائے اللہ ابھی ہو گا نکاح۔۔۔۔"مہر اور تیز تیز چکر لگانے لگی۔۔۔

"یہ تم کس فنکشن کی تیاری کر رہی ہو کیوں کہ ابھی نہ تو انڈیپینڈنس ڈے ہے اور نہ ہی ریپبلک ڈے۔۔۔۔" زرناب حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے بولی جو بغیر رکے ادھر سے ادھر پورے روم کے چکر کاٹے جا رہی تھی۔۔۔

"ارے ابھی کچھ مت بولو۔۔۔"وہ اسی طرح پھیرے لگاتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"یہ تم اپنا سیشن بعد میں کنٹینیو کر لینا کیوں کہ قاضی تمھارے ساتھ یوں پورے روم میں دوڑ دوڑ کر نکاح نہیں پڑھا سکتے۔۔۔۔"زرناب اسے زبردستی بیٹھا کر بولی پھر اسے سہی سے ریڈ چنری اوڑھانے لگی جو نکاح کے وقت روایت کے مطابق اوڑھایا جاتا تھا۔۔۔۔

"ابھی نکاح تو نہیں ہوا نا۔۔۔۔" روشنی تقریباً دوڑتے ہوئے روم میں داخل ہوئی۔۔۔۔۔

"نہیں بس ہونے ہی والا ہے۔۔۔۔" جویریہ بھی اسکے پیچھے آتے ہوئے بولی۔۔۔

"اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے نہیں تو اس اشارہ نے مجھے گنجا کر دینا تھا۔۔۔" وہ دھپ سے اشارہ کے بازو میں بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"ہاں تو اب بیسٹ فرینڈ ہو اتنا تو حق بنتا تھا کہ نکاح میں نہ شرکت کرنے کے جرم میں تمہیں گنجا کرے۔۔۔۔۔" زرناب بولی۔۔۔۔

"یہ اسے کیا ہوا؟؟؟" روشنی نے مہر کو دیکھتے ہوئے حیرت سے کہا جو بیٹھے بیٹھے ہی یوں پیر ہلا رہی تھی۔۔۔ گویا ابھی کاٹ کے پھینکنا ہو۔۔۔۔

"کچھ خاص نہیں بس غڑ غڑ ہو رہی ہے۔۔۔۔" اشارہ نے کہا۔۔۔۔

"ہیں۔۔۔ یہ غڑ غڑ کیا ہوتا ہے؟؟" اسنے حیرت سے استفسار کیا۔۔۔۔

"اب یہ تو تم اسی سے پوچھو۔۔۔۔۔" وہ بولی۔۔۔۔ تو روشنی نے سوالیہ نگاہوں سے مہر کو دیکھا۔۔۔۔۔

"ابھی مجھ سے کچھ مت پوچھو۔۔۔۔۔۔" مہر نے کہا اور جب برداشت نہ ہوا تو کھڑی ہو گئی اور پھر سے پورے روم کے چکر لگانے لگی۔۔۔۔۔

"دراصل یہ ایکسائیٹڈ ہو رہی ہے کیوں کہ اس کا نکاح ہو رہا ہے نہ اور خوشی برداشت سے باہر ہو رہی ہے اسی لئے یہ اس طرح کر رہی ہے۔۔۔۔" جویریہ نے کہا۔۔۔

"بکو مت۔۔۔۔۔ پوچھو گی جب تم لوگوں کا وقت آئے گا۔۔" وہ غصے سے بولی۔۔۔۔ اور اس سے پہلے کہ کوئی کچھ بولتا نکاح خواں کو لئے نذیر صاحب اور شفیق صاحب آ گئے۔۔۔۔۔۔۔ انکے آتے ہی سب قائدے سے بیٹھ گئیں۔۔۔۔۔ دلہنوں کے گھونگھٹ ڈال دئے گئے۔۔۔۔۔ اب مہر کے ساتھ ساتھ اشارہ اور ایہاکے بھی غڑ غڑ شروع ہو گئی تھی۔۔۔۔ ایہاکے ذہن میں بار بار وہ مناظر گھوم رہے تھے جب اسکا نکاح عارفین کے ساتھ ہوا تھا جسے وہ بار بار سر جھٹک کر جھٹلا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔ پھر اسکی نگاہوں میں وہ منظر گھوم گیا جب وہ نکاح کے بعد اسکے پاس آیا تھا تب وہ کتنے غصے میں تھا کچھ بعید نہیں تھا کہ وہ اسکے ساتھ کچھ کر دیتا اللہ کا شکر اسنے کچھ نہیں کیا۔۔ اس خیال کے آتے ہی ایہانے بے ساختہ جھر جھری لی۔۔۔۔۔

"میڈم اب ہاں بھی بول دو۔۔۔۔ تین دفع پوچھ چکے ہیں قاضی صاحب۔۔۔" تبھی زرناب نے ایک ٹھوکا اسے مارا اور اسکے کان میں سر گوشی کی۔۔۔ اسکے کہنے پر وہ ہوش میں آئی۔۔۔۔۔ اور فوراہی گھبر اکر "قبول ہے۔۔" بول دیا۔۔۔ اسکے انداز پر ان سب کو بڑی زور کے ہنسی آئی جسے انہوں نے بڑی مشکل سے کنٹرول کیا۔۔۔۔

------*---------------*---------------

"یا اللہ اب ہو ایا نہیں۔۔۔۔۔۔" ولید جھنجھلا کر بولا۔۔۔۔ دراصل ابھی نکاح کے لئے مسجد جانا تھا۔۔۔۔ وہ تیار ہو کر جیسے ہی باہر آیا امی اور بڑی امی سمیت لڑکیوں نے اسے گھیر لیا۔۔۔۔ اب امی وغیرہ اسکی بلائیں لیتے ہوئے صدقہ نکال رہی تھیں۔۔۔۔ جس پر وہ جھنجھلا رہا تھا۔۔۔۔

"بس بھی کریں۔۔۔۔" اسنے پھر امی سے کہا جو اس پر کچھ پڑھ کر پھونک رہی تھیں۔۔۔۔ جیسے ہی انکا ہو اوہ اٹھنے لگا جسے سب لڑکیوں نے بٹھا دیا۔۔۔

"اب کیا ہے؟؟" وہ جھلا کر بولا۔۔۔۔۔

"سرمالگانا ہے۔۔۔۔۔" انابیہ نے کہا۔۔۔۔

"کسے؟؟" وہ پوچھ رہا تھا۔۔۔

"آپ کو اور کسے۔۔۔۔" شاریہ نے کہا۔۔۔۔

"وہ کس خوشی میں۔۔۔۔" وہ بولا۔۔۔۔

"وہ اس خوشی میں کہ یہ ایک رسم ہے جسے نکاح کے لئے تیار ہونے کے بعد دلہے کو پھوپھی لگاتی ہیں۔۔۔۔" جویریہ نے تفصیل سے بتایا۔۔۔۔

"لیکن میری کوئی پھوپھی نہیں ہے۔۔۔۔" وہ کہہ کر اٹھنے لگا جب زرناب نے اسے دوبارہ بٹھا دیا۔۔۔۔

"اگر بھول رہے ہو تو بتادوں میں رشتے میں پھوپھی لگتی ہوں آپ محترم کی اس لئے یہ رسم میں کروں گی۔۔۔۔۔" زرناب نے سرمادانی سے سلائی نکالتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"نہ نہ مجھے نکاح سے پہلے اندھا ہونے کا کوئی شوق نہیں ہے۔۔۔۔۔" زرناب کو سلائی لئے اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر وہ فوراً پیچھے ہوا۔۔۔

"اندھے ہوں یا کانے مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔۔ شرافت سے لگوالو۔۔۔ اسی میں فائدہ ہے نہیں تو میں زبردستی لگاؤں گی۔۔۔۔ اور تب شاید اندھے یا کانے ہو ہی جائیں اسکی میں گارنٹی نہیں دے سکتی۔۔۔" زرناب بے نیازی سے بولی۔۔۔ تو اسے گھورتے ہوئے وہ سرمالگوانے لگا۔۔۔

"چلیں اب نیگ نکالیں۔۔۔۔" ایک آنکھ میں سرمالگانے کے بعد زرناب بولی۔۔۔

"یہ کونسا نیگ اور کس خوشی میں چاہیئے۔۔۔۔۔" وہ اسے گھور کر بولا۔۔۔

"افوہ۔۔۔۔ سرما لگوائی کی خوشی میں اور کس خوشی میں۔۔۔" اسنے کہا۔۔۔۔

"میں نے کہا تھا کہ لگاؤ سرما۔۔۔۔ اور وہ بھی ایک ہی آنکھ میں۔۔۔۔۔" وہ زرا بے زار ہوا۔۔۔

"ہاں تو دوسری آنکھ میں تب ہی لگے گا جب آپ جناب نیگ دیں گے۔۔۔۔۔ اور ہاں اسکے بغیر نکاح میں نہیں جا سکتے۔۔۔۔ جلدی دیں اور نکلیں۔۔۔۔۔۔" اسنے اطمینان سے کہا۔۔۔

"واہ۔۔۔۔۔ یہ تم لوگوں کا سسٹم اچھا ہے۔۔۔ کسی کو لوٹنا ہو تو اوٹ پٹانگ کی رسمیں ایجاد ہو جاتی ہیں۔۔۔۔۔" وہ تپ کر بولا۔۔۔۔۔

"جو سمجھنا ہے سمجھے۔۔۔ جلدی کریں نکاح کرنا ہے یا نہیں۔۔۔۔۔" زرناب نے مزے سے کہا۔۔۔

"امی ادھر آئیں۔۔۔۔۔" اسنے پاس ہی کھڑی امی کو آواز دی جو ملازم کو کچھ ہدایت دیں رہی تھیں۔۔۔۔۔

"ہاں کیا ہوا۔۔۔۔" وہ کچھ نزدیک آکر پوچھنے لگیں۔۔۔

"وہ جو ابھی صدقہ اتارا ہے نہ وہ دیں زرا۔۔" اسکے کہنے پر انہوں نے اسے پیسے دے دئے۔۔۔۔

"یہ لو اب شرافت سے لگاؤ یا مجھے لگانے دو۔۔۔۔۔" وہ اسے پیسے دیتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

"ہیں۔۔۔ یہ صدقہ کے پیسے ہیں۔۔۔۔" زرناب بدک کر پیچھے ہوئی۔۔۔۔۔۔

"ہاں تو تم لوگوں کو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔ اور ویسے بھی تم لوگوں سے زیادہ مستحق کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔ تم ہی لوگ تو مانگنے والیوں کی طرح ہر جگہ کھڑی ہو جاتی ہو پیسے بٹورنے۔۔۔" ولید کی بات پر زرناب نے اسے کھا جانے والی نگاہوں سے گھورا۔۔۔۔ پھر چچی جان نے آگے آکر زرناب کو بریسلیٹ دیا جو انھوں نے پہلے سے بنوا

رکھا تھا۔۔۔ جس پر زرناب نے خوشی خوشی اسکی دوسری آنکھ میں بھی سرما لگا دیا۔۔۔۔ اسکے سرما لگاتے ہی وہ اٹھنے لگا جب انابیہ نے اسے پھر بیٹھا دیا۔۔۔

"اب کیا ہے؟؟" وہ جھلا کر بولا۔۔۔۔

"آپ کو یہ ہار پہنانا ہے۔۔۔۔" شاریہ ہار آگے کرتی ہوئی بولی۔

"اب اس میں بھی پیسے لوگی ہے نہ۔۔۔ ابے یار تم لوگوں کو کچھ خوف خدا ہے یا نہیں۔۔۔۔۔" اسنے کہا۔۔۔۔

"ٹینشن نہ لیں نہیں لیں گے پیسے۔۔۔۔ آپ تو رو دیتے ہیں زرا زرا سی بات پر۔۔۔۔۔۔" انابیہ ہنستے ہوئے بولی۔۔۔۔ اور آگے بڑھ کر اسکے گلے میں ہار ڈال دیا پھر شاریہ نے بھی ہار پہنایا۔۔۔۔۔

"بس۔۔۔۔ ابھی اٹھ سکتا ہوں یا باقی ہے کچھ۔۔۔۔" اسنے حفظ ماتقدم کے لئے پوچھا کہ کہیں پھر نہ بیٹھا دیں۔۔۔

"ہاں ہاں۔۔۔ اب اٹھ سکتے ہیں۔۔۔۔" جویریہ نے اسکے انداز پر ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ تو وہ فورا اٹھا اور جلدی سے ہار اتار کر باہر جانے لگا جب ان لوگوں نے اسے پھر روکا۔۔۔۔

"آپ یہ ہار نہیں اتار سکتے جب تک نکاح نہیں ہو جاتا۔۔۔۔" شاریہ نے کہا۔۔۔۔

"تم لوگوں کے کہنے کا مطلب ہے کیا ہے ہاں۔۔ میں نے شرافت سے یہ انیس سو سینتیس کا جوکروں جیسا ہار پہن لیا تھا تو اب اپنے نکاح میں بھی میں جوکر بن کر شرکت کروں گا۔۔۔۔۔" اسنے ہار کو دیکھتے ہوئے کہا جس میں چمکیلے پلاسٹک کے پھول اور پیسے ٹنکے ہوئے تھے۔۔۔۔

"ہاں تو اپنے وہاں ایسے ہی چلتا ہے۔۔۔ ہم لوگوں نے اسپیشلی منگوایا ہے اسے گاؤں سے اب آپ کو تو پہنا ہی پڑے گا۔۔۔" انابیہ نے کہا۔۔۔۔۔۔

"تم لوگوں کا بہت بہت شکریہ جو میرے لئے اتنی محنت کی۔۔۔۔ لیکن افسوس کہ میں اتنے زیادہ قیمتی ہار کے لائق نہیں۔ یہ تم جیسے نیک لوگوں پر ہی جچے گا۔۔۔۔" وہ ہار کو شاریہ اور انابیہ کے گلے میں ڈالتے ہوئے بولا اور صوفے سے کودتا پھلانگتا کمرے سے نو دو گیارہ ہو گیا کہ کہیں یہ لوگ پھر پکڑ کر نہ پہنا دیں۔۔۔۔ اسکے بھاگنے پر ان سب کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔ وہ سب بس مزاق کر رہی تھیں۔۔۔ مگر وہ سچ سمجھ کے بھاگ گیا۔۔۔۔۔۔

------*----------------*-------------

وہ سب ہوٹل پہنچ چکی تھیں اور اب بارات کے آنے کا انتظار کر رہی تھیں۔۔

"سب ریڈی ہے نہ۔۔۔۔" انابیہ نے پوچھا۔۔۔۔ تو سب اسے گھورنے لگیں۔۔۔۔

"ہاں سب ریڈی ہے۔۔۔ تم یہ بات تقریباً چھٹی دفع پوچھ چکی ہو۔۔۔۔ اب اگر پھر سے پوچھا نہ تم نے تو میں تمہیں اٹھا کر باہر پھینک دوں گی۔۔۔۔" زرناب نے غصے سے کہا۔۔۔۔

"ارے ایسے ہی تسلی کے لیے پوچھ رہی تھی تم تو ناراض ہی ہو گئی۔۔۔" انابیہ نے اپنا دوپٹہ سہی کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"تمہاری تسلی کی تو ایسی کی تیسی۔۔۔۔" ابھی جویریہ یہ کہہ ہی رہی تھی جب بارات آنے کا شور بلند ہوا۔۔۔۔ تو وہ سب لڑکیاں داخلی دروازے کی طرف لپکیں۔۔۔ ابھی اشارہ کی بارات آئی تھی۔۔۔ سب لڑکیاں گیٹ کے اطراف میں کھڑی ہو گئیں اور باراتیوں کے اوپر پھول کی پتیاں نچھاور کرنے لگیں۔۔۔ پھر جیسے ہی دلہا اور اسکے دوست انٹر ہوئے ان لوگوں نے انھیں روک دیا اور ایک بڑی سی ربن گیٹ کے اس طرف سے دوسری طرف باندھ دیا جس پر لکھا تھا "ویلکم بارات" اور انہیں گھیر کر کھڑی ہو گئیں۔۔۔۔

چاہے جو آئے۔۔

لے کے دل میں عشق محبت۔۔

سب کو گلے لگانا۔۔

اپنے کلچر کی ہے عادت۔۔

سواگ سے کریں گے سب کا سواگت۔۔

سواگ سے کریں گے سب کا سواگت۔۔

"یہ سب کیا ہے؟؟"رضوان نے حیرت سے پوچھا۔۔۔۔

"یہ ربن کٹوائی ہے۔۔۔"انابیہ نے کہا۔۔۔

"ہاں تو کینچی لاؤ فٹافٹ کاٹ دیں۔۔۔۔"دانش نے کہا۔۔۔۔۔

"ہاں جیسے اتنی آسانی سے کاٹنے مل جائے گا۔۔۔۔۔پہلے ہم لوگوں کا نیگ نکالیں اس کے بعد۔۔۔۔"زرناب نے کہا۔۔۔۔

"چل بھئی جیب خالی کرنا شروع کر دے عالم۔۔۔ابھی تو صرف شروعات ہے۔"دانش بولا۔۔۔

"واہ اچھی زبردستی ہے بھلا یہ کوئی بات ہوئی۔۔۔۔یہ سب بس پیسے بٹورنے کے دھندے ہیں اور کچھ نہیں۔۔" رضوان نے تنک کر کہا۔۔۔

"چلیں جلدی کریں۔۔عالم بھائی دلہن لے کے جانی ہے یا نہیں۔۔۔۔"جویریہ نے کہا۔۔۔۔۔

"چل دے دے عالم۔۔۔ویسے بھی تونے آج کوئی صدقہ نہیں اتارا نہ ان غریبوں کو ہی دے دے کچھ دعائیں مل جائیں گی۔۔۔۔" دانش نے کہا تو سب لڑکیاں اسے گھورنے لگیں اور کچھ بعید نہ تھا کہ آنکھوں سے ہی اسکا قتل کر دیتی۔۔۔۔عالم نے کچھ پس و پیش کے بعد ان کی مانگ پوری کر دی۔۔۔تب جا کر ان لوگوں نے انھیں انٹر ہونے دیا۔۔۔۔پھر تھوڑی دیر بعد ہی ایہا کی بھی بارات آگئی۔۔۔۔انھیں بھی ان لڑکیوں نے روک دیا۔۔۔عارفین نے فوراہی ڈیمانڈ پوری کر دی جس پر عالیان جزبز ہو کر رہ گیا۔۔۔۔۔اب دونوں دلہا اسٹیج پر بیٹھے تھے۔۔۔۔۔تبھی دلہنیں آئیں۔۔۔۔مہر بھی ان کے ساتھ تھی۔۔۔۔انکے آتے ہی دونوں دلہا اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے۔۔۔۔

"یہ آپ لوگ کس خوشی میں کھڑے ہوئے ہیں۔۔۔۔ایک منٹ جو آپ لوگ سوچ رہیں ہے نہ ویسا بلکل بھی نہیں ہونے والا۔۔آپ لوگوں کے درمیان رخصتی تک پردہ رہے گا۔۔۔۔"ان دونوں کو دیکھ کر روشنی نے کہا۔۔۔۔وہ برا سا منہ بناتے ہوئے بیٹھ گئے۔۔۔۔پھر اسٹیج کے بیچ میں باریک سا پردہ ڈال دیا گیا ایک طرف دلہا تھے تو دوسری طرف دلہن۔۔۔۔

"یہ کیا ہے؟؟"وہ سب جب دودھ کا گلاس لے کر آئیں تو عالیان نے پوچھا۔۔۔

"آنکھیں نہیں ہے کیا۔۔۔یا استعمال کرنا نہیں آتا۔۔۔دکھائی نہیں دے رہا دودھ ہے۔۔۔۔"زرناب نے کہا۔۔۔۔۔

"وہ تو مجھے بھی دکھ رہا ہے۔۔۔۔"وہ بولا۔۔۔

"تو پھر پوچھ کیوں رہے تھے۔۔۔۔"اسنے کہا۔۔۔

"بس بس۔۔۔۔تم لوگ یہاں سٹارٹ مت ہو جانا۔۔۔۔۔" مہر نے انھیں ٹوکا۔۔۔۔

"ہاں تو چلیں دونوں دلہے صاحب اسے پیئے اور اسکی قیمت ادا کریں۔۔" انابیہ نے کہا۔۔۔۔

"اچھا۔۔۔اسکی قیمت کیا ہے؟؟" عارفین نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

"صرف ایک لاکھ۔۔۔۔" جویریہ نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا۔۔۔

"صرف ایک لاکھ۔۔۔۔۔" وہ سب اکٹھا چیخے۔۔۔۔

"ارے اس میں اتنا شور مچانے کی کیا بات۔۔۔۔آپ لوگ کوئی غریب غربا تو ہے نہیں جو یوں شور مچا رہے ہیں۔۔۔۔" روشنی نے کہا۔۔۔۔

"ہاں جیسے پیسوں کی تو فیکٹری لگی ہوئی ہے۔۔۔۔۔جو صرف ایک گلاس دودھ کے لئے ایک لاکھ دے دئے جائیں۔۔۔۔" رضوان بولا۔۔۔۔

"ہاں تو وہ فیکٹری آپ کی ہے کیا جو اتنی مرچی لگ رہی ہے۔۔۔۔" روشنی نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"لیکن پھر بھی بندہ کچھ خوف خدا بھی کر لیتا ہے۔۔۔۔" رضوان نے ہمت کر کے کہا۔۔۔۔

"آپ کو اس سے مطلب۔۔۔۔۔" وہ تیز لہجے میں بولی۔۔۔۔۔

"چلیں آپ لوگ سوچ کیا رہے ہیں۔۔۔۔پینا ہے یا نہیں۔۔۔۔۔" مہر نے کہا۔۔۔

"اور اگر نہ پینا چاہیں تو۔۔۔" بلال نے پوچھا۔۔۔

"آپ سے تو پینے کہا نہیں گیا اس لئے آپ یہ آپشن رہنے ہی دیں۔۔۔" جویریہ نے کہا تو وہ خفیف سا ہو گیا۔۔۔۔

"بعد میں کہیں پچھتانا نہ پڑ جائے۔۔اس لئے ابھی پی لیں۔۔۔۔۔" روشنی بولی۔۔۔۔

"اسی لئے تو نہیں پی رہے کہ کہیں بعد میں پچھتانا نہ پڑ جائے۔۔ کیا بھروسہ تم لوگوں کا۔۔۔" بلال کی زبان میں پھر کھجلی ہوئی شاید پھر سے بے عزت ہونے کا دل کر رہا تھا۔۔

"ویسے تم لوگوں کو اتنی مرچی کیوں لگ رہی ہے۔۔۔ دلہا بھائیوں نے تو کچھ نہیں کہا۔۔۔ تم لوگوں کے پیٹ میں کیوں مروڑ اٹھ رہے ہیں۔۔۔" جویریہ نے طنزیہ انداز میں کہا تو عالیان لوگوں کی ہنسی چھوٹ گئی بلال کی عزت افزائی پر۔۔۔

"دراصل بات یہ ہے کہ ہم لوگ ناانصافی ہوتا نہیں دیکھ سکتے۔۔۔۔ کیا کرے اللہ نے اتنا نرم دل بنایا ہے۔۔۔۔ یہ لوگ بے چارے تو گویا نکاح کے بعد اپنی عقل گروی رکھ چکے ہیں مگر ہم لوگ تو ہے نہ جو انکے ساتھ غلط نہیں ہونے دیں گے۔۔۔۔" رضوان نے کہا۔۔۔۔

"جی بڑی اچھی طرح سے پتا ہے کہ کتنے نرم دل ہیں۔۔۔ جبھی میں سوچوں یہ ادھر ادھر آپ لوگوں کا دل پھسلتا کیوں رہتا ہے۔۔۔" روشنی نے مسکراتے ہوئے طنز کیا۔۔۔

"آپ لوگوں نے پینا ہے یا نہیں۔۔۔" زرناب نے پوچھا۔۔

"پینا ہے نہ کیوں نہیں پینا۔۔۔" عالم جلدی سے بولا۔۔۔ تو سب اسکی جلد بازی پر ہنس پڑے۔۔۔

"تو پھر جلدی سے جیب ڈھیلی کریں۔۔۔۔" مہر نے ہتھیلی آگے کرتے ہوئے کہا۔۔

"بھئی یہ ہاتھ کیوں پھیلائے جا رہے ہیں۔۔۔" ولید اسٹیج پر آتا ہوا بولا۔۔ اسکی آواز سن کر مہر کی سٹی پٹی گم ہوئی۔۔۔ وہ فورا دوسری طرف سے اتر گئی۔۔۔ نکاح کے بعد ابھی تک اسکا ولید سے سامنا نہیں ہوا تھا۔۔ وہ عجیب سے احساسات کا شکار ہو رہی تھی۔۔۔

"یہ اسے کیا ہوا جو یوں بھاگ گئی۔۔۔" ولید نے حیرت سے استفسار کیا۔۔

"لگتا ہے بچی شرما گئی۔۔۔" عالم نے کہا۔۔

"ہیں۔۔۔ لیکن کس بات پر شرمانا۔۔" وہ کنفیوز ہو کر بولا۔۔

"ابے گھونچو ابھی نکاح ہوا ہے نہ شاید اس لئے۔۔" عالم اس کی لاعلمی پر افسوس کرتا بولا۔۔

"واؤ۔۔ سچ میں۔۔۔" وہ خوش ہو کر بولا۔۔۔

"اس میں اتنا خوش ہونے والی کون سی بات ہے۔۔۔ ہو سکتا ہے ڈر کر بھاگی ہو۔۔۔" عالم نے اسکی خوشی پر ٹھنڈا ٹھار پانی ڈالا۔۔۔۔

"اب خیر ایسا بھی نہیں ہے۔۔۔۔" وہ منہ بنا کر بولا۔۔۔۔

"باتیں بعد میں ہوتی رہے گی۔۔ ابھی جلدی سے پیسے نکالے اور دودھ پیئے۔۔" روشنی نے کہا۔۔

"میرے لئے بھی ہے۔۔۔" ولید نے پوچھا۔۔

"نہیں۔۔" انابیہ نے فورا کہا۔۔

"کیوں۔۔ میں بھی تو دلہا ہوں۔۔۔" وہ بولا۔۔

"ہاں تو آپ بھلے دلہے ہوں گے لیکن ابھی آپ کی دلہن نہیں ہے۔۔۔ اس لئے فلحال اپنے ارمانوں کو ٹھنڈا رکھیں۔۔۔" زرناب نے کہا تو وہ منہ بسور کر رہ گیا۔۔۔ پھر دونوں دلہا نے دودھ پیا اور انکی منہ مانگی رقم بھی دی۔۔۔۔ جس پر لڑکوں کے منہ بن گئے۔۔۔

"تم لوگوں سے جو کہا ہے۔۔۔ وہ ہوا کہ نہیں۔۔" مہر نے معیز سے پوچھا۔۔۔

"ہاں بھئی ہو جائے گا تم ٹینشن مت لو۔۔۔"معیز نے تسلی دی۔۔۔

"اور دیکھنا کوئی گڑبڑ نہ ہو پائے سمجھے۔۔۔"اسنے پھر کہا۔۔۔۔

"یس باس۔۔۔۔یہ مشن سکسیس فل ہو کر ہی رہے گا۔۔۔"عمار بولا۔۔۔۔

"اوکے جاؤ۔۔۔پھر شروع ہو جاؤ۔۔۔۔"مہر نے کہا تو وہ دونوں چلے گئے۔۔۔۔پھر وہ اسٹیج کی طرف جانے لگی جب اسے ولید وہیں دکھائی دیا تو اسنے اپنا جانے کا ارادہ ترک کر دیا اب اسے اسکا سامنا کرتے ہوئے تھوڑی گھبراہٹ محسوس ہو رہی تھی اسکی غڑغڑ پھر سٹارٹ ہو چکی تھی۔۔۔۔۔یا اللہ مجھے کیا ہو گیا ہے۔۔۔کونسا پہلی بار اس سے مل رہی ہوں۔۔۔بچپن سے ساتھ میں رہی ہوں تو اسکے سامنے کیوں نہیں جا رہی ہوں کونسا وہ مجھے کھا جائے گا۔۔۔۔مہر کام ڈاؤن۔۔۔۔اگر اسے بھنک بھی پڑ گئی نہ کہ تو اسکے سامنے جانے سے ہچکچا رہی ہے وہ ساتویں آسمان میں بیٹھ جائے گا۔۔۔۔وہ دل ہی دل میں خود سے بولی۔۔۔۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"روشنی نے آکر پوچھا۔۔۔

"غڑغڑ کو کم کر رہی ہوں۔۔۔۔"وہ منہ بنا کر بولی۔۔

"کیوں اب کیوں ہو رہی ہے یہ غڑغڑ وڑ غڑ۔۔۔"اسنے ہنس کر پوچھا۔۔۔

"یہ ولید کے بچے کی وجہ سے۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔۔۔

"واؤ یار۔۔۔ابھی صرف نکاح ہوا ہے اور تم بچو کے بارے میں بھی سوچنے لگیں۔۔۔۔۔یار کتنی فاسٹ فورورڈ ہو تم۔۔۔"ولید کی آواز پر وہ اچھل ہی تو گئی تھی۔۔۔۔یہ یہاں کب آیا۔۔۔وہ سوچتے ہوئے پلٹی۔۔۔

"میرا خیال ہے اب مجھے یہاں سے جانا چاہیے۔۔۔"روشنی معنی خیزی سے بولی۔۔۔۔

"بڑا ہی نیک خیال ہے۔۔۔" ولید نے کہا۔۔۔

"ہاں ٹھیک ہے چلتے ہیں۔۔۔۔" مہر بھی کہتے ہوئے اسکے ساتھ جانے لگی جب ولید نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے جانے سے روکا مہر کا دل زور سے دھڑکا۔۔۔ جس چیز سے وہ بچنا چاہ رہی تھی وہی ہوا۔۔۔

"تم کہاں چلیں؟؟" اسنے پوچھا۔۔۔

"امی کے پاس۔۔۔ کہیں کوئی کام نہ ہو۔۔۔" وہ بمشکل بہانہ بنا پائی۔۔

"ہاں تو اتنے سارے لوگ ہے نہ۔۔۔ تم کیوں ٹینشن لیتی ہو۔۔۔۔۔۔ ایک سیکنڈ۔ کہیں ایسا تو نہیں تم مجھ سے شرما رہی ہو۔ اس لئے بہانے بنا رہی ہو۔" اسنے شرارتی انداز میں کہا۔۔۔

"منہ دھو رکھو۔۔ میں کیوں شرمانے لگی تم سے۔۔۔" وہ خود کو نارمل رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔۔۔

"یہ تو تمہیں خود پتا ہو گا۔۔۔" اسنے کہا۔۔۔

"اچھی زبردستی ہے۔۔ میں کوئی شرما ورما نہیں رہی تم سے۔۔۔۔" وہ اب خود کو کمپوز کر چکی تھی۔۔۔

"تو پھر میرے سامنے کیوں نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔" اسنے کہا۔۔۔

"میں کب تمہارے سامنے نہیں آ رہی تھی۔ ابھی تمہارے سامنے ہی تو کھڑی ہوں۔۔۔۔" وہ بولی تو ولید اسے دیکھنے لگا جو گولڈن اور پیچ کلر کے لہنگے اور سٹائلش سے جوڑے میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

"اب اس طرح گھورنا بند کرو نہیں تو میں نے تمہاری یہ آنکھیں نوچ لینی ہے۔۔۔" اسے مسلسل خود پر نظریں جمائے دیکھ کر وہ غصے سے بولی۔۔۔

"گھور کہاں رہا ہوں یار کتنے پیار سے تو دیکھ رہا ہوں۔ ویسے دل تو کر رہا ہے آج ہی رخصتی کروالوں۔۔" اسنے اسی طرح اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"ولید اب اگر یہ تمہاری چھچھوری حرکتیں بند نہیں ہوئی نہ تو بنا کسی کا لحاظ کئے میں نے اپنی سینڈل اتار کر یہی سب کے سامنے تمہاری حجامت بنا دینی ہے۔۔" وہ دانت کچکچا کر بولی۔۔

"میں نے کون سی حرکت کر دی۔۔۔ صرف دیکھ ہی تو رہا ہوں۔۔ اور تم مجھے روک بھی نہیں سکتی کہ میں تمہیں نہ دیکھوں۔۔۔ آفٹر آل میرے پاس لائسینس ہے تمہیں دیکھنے کا۔۔۔" اسنے مہر کو تپایا۔۔

"تمہارے لائسینس کی تو ایسی کی تیسی۔۔۔ اب شرافت سے میرا ہاتھ چھوڑ دو۔۔۔ نہیں تو چچا جان سے شکایت کر دوں گی۔۔۔ پھر چاٹتے رہنا بیٹھ کر اپنے لائسنس کو۔۔۔" وہ تپ ہی گئی تھی اسکی بات سن کر۔۔

"ہاتھ تو نہیں چھوڑو گا۔۔ اچھا پھر کیا کہو گی۔۔ ابو سے کہ میں نے تمہارا ہاتھ پکڑا یا تمہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔" اسنے مزے سے کہا۔۔۔

"زیادہ اترانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ تمہیں کیا لگ رہا ہے۔۔ میں نائنٹیس کی ہیروئنز کی طرح شرماؤ گی اور کچھ کہہ نہیں پاؤ گی تو یہ تمہاری بھول ہے سمجھے۔۔" وہ دانت پیس کر بولی۔۔

"ہاں تو کہہ دینا میں کون سا ڈرتا ہوں۔۔۔" اسنے آرام سے کہا۔۔

"چچا جان یہ ولید کو دیکھیں میرا ہاتھ نہیں چھوڑ رہا۔۔۔" مہر نے ولید کے پیچھے دیکھتے ہوئے کہا۔۔ جس پر اسنے فوراً بوکھلا کر اسکا ہاتھ چھوڑا۔۔

"نہیں ابو وہ میں۔۔۔" وہ پلٹ کر بولا جہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔

"تم نے جھوٹ کیوں بولا۔۔۔" اسنے مہر کو گھورا۔۔۔۔

"کیوں ڈر گئے تھے کیا۔۔۔۔ ابھی تو بڑا بول رہے تھے۔۔۔ میں ڈرتا نہیں ہوں میرے پاس لائسنس ہے یہ وہ۔ نکل گئی ساری ہیرو گری۔۔۔" وہ اسکی نقل کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"تمہارا کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا۔۔۔۔" وہ مہر کے قریب بڑھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"شرافت سے دور رہ کر بات کرو نہیں تو۔۔۔۔" اسنے کچھ قدم پیچھے ہو کر کہا۔۔۔۔

"نہیں تو کیا کرو گی۔۔۔۔ ابو سے شکایت ہی کرنا ہے نہ کر دینا۔۔۔۔" وہ اسکے بھاگنے کی ساری راہیں مسدود کرتا ہوا بولا۔۔۔۔

"ولید حد میں رہو نہیں تو میں۔۔۔۔۔۔" وہ اسکے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے دور کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

"نہیں تو کیا۔۔۔۔" وہ اس پر مزید جھکتا ہوا بولا۔۔ انکے چہروں کے درمیان صرف ایک انچ کا ہی فاصلہ رہ گیا تھا۔۔ اسے ولید کی سانسیں خود کو جھلساتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ مہر کا دل اسے خود کے اتنا قریب دیکھ کر اتنی زور سے دھڑک رہا تھا گویا ابھی باہر آجائے گا۔۔۔ ابھی وہ اور فاصلہ مٹاتا اور کچھ کرتا جب وہ کراہ کر اپنی آنکھوں کو مسلتے ہوئے پیچھے ہوا۔۔۔۔ کیوں کہ مہر نے اسکی آنکھوں پر پیپر سپرے ڈال دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔ اور اب مزے سے اسے کراہتے ہوئے آنکھ مسلتے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

"پتا ہے یہ سپرے میں نے شوقیا لیا تھا۔۔۔۔ غلطی سے شاید یہ میری پرس میں رہ گیا تھا۔۔۔۔۔ مگر مجھے یہ نہیں پتا تھا یہ اتنا یوزفل ہو گا۔۔۔۔ واؤ مزہ ہی آگیا۔۔۔" وہ مزے سے اسے بتا رہی تھی۔۔۔

"مزے کی بچی تمہیں تو میں ابھی بتاتا ہوں۔۔۔۔" وہ اسکے پیچھے لپکا۔۔۔جو وہاں سے فرار ہونے کے چکر میں تھی۔۔۔

"کیا بتاؤ گے۔۔۔" وہ ہنستے ہوئے ولید سے بولی جو اسے پکڑ چکا تھا۔۔۔

"وہ تو جب بتاؤ گا تب پتا چل ہی جائے گا۔۔۔" اسنے ایک ہاتھ سے جلتی ہوئی آنکھ صاف کر کے کہا۔۔۔دوسرے ہاتھ سے اسنے مہر کو پکڑ رکھا تھا۔۔۔

"وہ سب بعد میں بتانا ابھی تمہیں چچا جان بلا رہے ہیں۔۔۔" وہ اسکے پیچھے دیکھتے ہوئے بولی جہاں ذرا دور چچا جان کھڑے تھے اور اشارے سے ولید کو بھیجنے کا کہہ رہے تھے۔۔۔

"میں تمہارے جھانسے میں نہیں آنے والا سمجھیں۔۔۔" وہ دوسری آنکھ صاف کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

"افوہ۔۔۔سچ بول رہی ہوں۔۔۔چچا جان تمہیں بلا رہے ہیں۔۔۔" اسنے اس طرف دیکھا جہاں چچا جان کھڑے تھے جو اب ان کی طرف آ رہے تھے۔۔۔

"بول لو جھوٹ جتنے بولنا ہے۔۔۔مگر اس بار میں تمہاری باتوں میں نہیں آؤ گا۔۔بعد میں جو مرضی ابو سے شکایت لگانا مجھے فرق نہیں پڑتا اور نہ ہی میں ڈرتا ہوں ان سے سمجھیں۔۔۔بڑی آئیں مجھے ابو کا ڈراوا دینے والی۔چچا جان سے بتادوں گی۔۔۔" وہ اسکی نقل اتارتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"کیا ہو رہا ہے۔۔۔برخوردار۔۔۔" چچا جان نزدیک آ کر بولے۔۔۔

"جو بھی ہو آپ کون ہوتے ہیں پوچھنے والے۔۔۔" وہ بغیر پیچھے دیکھے بولا۔۔۔۔

"میں آپ کا باپ ہوتا ہوں اتنا ہی کافی ہے یا کوئی اور حوالہ بھی دوں۔۔" انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا۔۔۔ ولید ان کی آواز سن کر سہی معنوں بوکھلایا۔۔۔ اور پیچھے پلٹ کر انھیں دیکھا۔۔۔

"یہ تمہیں پریشان کر رہا تھا؟؟" انہوں نے مہر سے پوچھا جو ولید کی حالت پر حظ اٹھا رہی تھی۔۔۔

"جی چچا جان یہ۔۔۔" مہر بول ہی رہی تھی جب ولید نے اسکی بات کاٹی۔۔۔

"کچھ نہیں ابو بس ایسے ہی۔۔۔ آپ بتائیں کچھ کام تھا۔۔" وہ فورا بولا۔۔۔۔ تو مہر مسکراہٹ دباتی وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔ تم سے تو میں بعد میں نپٹو گا۔۔۔ اسنے مہر کو جاتے دیکھ کر سکون کی سانس لی اور دل ہی دل میں بولا۔۔۔۔

----------*------------*-----------

"ابے عالی تجھے کچھ گڑبڑ نہیں لگ رہی۔۔۔ ان لوگوں میں سے کوئی بھی جوتے چرانے نہیں آیا ابھی تک۔۔۔" بلال بولا۔۔۔۔

"ہاں یار گڑبڑ تو مجھے بھی لگ رہی ہے۔ کسی نے بھی ابھی تک جوتے چرانے کی کوشش نہیں کی۔۔ بھائی کے پیروں میں ابھی بھی جوتے ہیں۔" عالی نے عارفین کے پیروں کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔ جہاں جوتے موجود تھے۔۔۔

"ویسے ان کے فرشتوں کو بھی خبر نہ ہو گی کہ گڑبڑ کیا ہے۔۔۔" بلال ہنستے ہوئے بولا۔۔۔

"اور نہیں تو کیا میں نے دماغ ہی ایسا چلایا ہے کہ انھیں پتا ہی نہیں چل سکتا بھائی نے جو جوتے پہنے ہیں وہ میرے ہیں اور میں نے بھائی کے پہنے ہیں۔ سائز میں بھی ایک انچ کا ہی فرق ہے جس پر کتنی مشکل سے تو بھائی کو میں نے راضی کیا تھا اور جان بوجھ کر ایک جیسے جوتے لئے تاکہ یہ لوگ کنفیوز ہو جائیں۔" عالیان فخریہ انداز میں بولا۔۔۔ اس

بات سے بے خبر کے ان کے پیچھے کھڑے جوتے چوری کرنے کے مشن پر فائز عمار اور معیز نے ان کی پوری بات سن لی ہے۔۔۔ ان کی باتیں سن کر معیز نے آنکھیں گھمائیں اور عمار کو شرارتی مسکراہٹ سے دیکھ کر آنکھ ماری ۔۔۔ ان دونوں نے ایک دوسرے کو معنی خیزی سے دیکھا اور اپنے مشن پر لگ گئے۔۔۔۔

"یار پتا نہیں کیا ہو رہا ہے پیروں میں اچانک ہی کھجلی ہو رہی ہے۔۔۔" عالیان نے پیر ہلاتے ہوئے کہا۔۔۔

"چیک کر کوئی کیڑا وغیرہ تو نہیں گھس گیا۔۔" بلال بولا۔۔۔ عالیان نے اسکی بات کو اگنور کیا مگر جب برداشت نہ ہوا تو مجبوراً سائیڈ پر جا کر جوتے اتارے اور چیئر پر بیٹھ کر پیر کا معائنہ کرنے لگا۔۔ معیز اور عمار جو اسکی حالت کے ذمہ دار تھے اور پیچھے لگے ہوئے تھے انکے کے لئے بس اتنا وقت ہی کافی تھا۔۔۔ انہوں نے بڑی پھرتی سے عالیان کی بے خبری میں ہی جوتے ہٹا کر وہاں سلیپر رکھ دیئے۔۔۔۔ عالیان نے جوتے کی تلاش میں نیچے دیکھا تو وہاں جوتے ندارد۔۔ اسکے بجائے کوئی بہت ہی بوسیدہ ٹائپ کی سلیپر رکھی ہوئی تھی جو پہننے کے لائق تو بلکل نہیں تھی اور ساتھ میں ایک چٹ بھی۔۔۔ یہ دیکھ کر سر پر ہاتھ مار کر رہ گیا۔۔۔ اسنے کھول کر چٹ دیکھی جس پر بڑے بڑے حرفوں میں لکھا" عقل کا اتنا ہی استعمال کیا کرو جتنی بندے کے اندر کپیسیٹی نہیں تو اسکا خمیازہ بھگتنا پڑتا اور اسی طرح منہ کی کھانی پڑتی ہے"۔۔ ساتھ ہی زبان چڑانے والا اموجی بھی بنا ہوا تھا۔ اسنے غصے میں چٹ مروڑ کر پھینک دی۔۔۔۔۔

"کیا ہوا یہ گھنٹے پر بارہ کیوں بج رہے ہیں۔۔" بلال نے اس سے پوچھا۔۔۔۔

"ان لوگوں کو پتا چل گیا۔۔۔" وہ بولا۔۔۔

"کیا پتا چل گیا۔۔" اسنے حیرت سے پوچھا۔۔۔ تو عالیان نے اپنے پیروں کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

"ابے جوتے کہاں غائب ہیں۔۔۔" وہ چیخا۔۔۔تو عالی نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے چپ کرایا پھر اسے پوری بات بتائی۔۔۔۔

----------*------------*-------------

اب عالم کے جوتے چوری کرنے تھے۔۔۔۔وہاں کے اس میں تو وہ لوگ سکسیس ہو گئے تھے۔۔۔۔اب ادھر کیسے چوری کرنا تھا وہ لوگ سوچنے لگے۔۔۔۔۔عالم کے جوتے رضوان نے حفظ ماتقدم کے طور پر پہلے ہی اتروا کر کہیں چھپا دیئے تھے۔۔۔۔۔اب یہ پتا کرنا تھا اسنے کہاں چھپائیں ہیں۔۔۔۔۔

"آپ بہت ہینڈسم لگ رہے ہیں۔۔۔۔رضوان بھائی۔۔۔"معیز نے مشن کا آغاز کیا۔۔۔

"تھینک یو۔۔۔"وہ خوش ہو کر بولا۔۔۔۔

"آپ نے کھانا کھایا۔۔۔"عمار نے پوچھا۔۔۔۔

"نہیں۔۔۔"اسنے کہا۔۔۔۔۔

"چلیں اٹھیں میں آپ کو سرو کرتا ہوں۔۔۔۔"معیز بولا۔۔۔۔

"تم لوگوں کا شکریہ۔۔۔مگر مجھے ابھی کچھ نہیں کھانا۔۔۔"وہ اپنی سیٹ پر سہی سے بیٹھتا ہوا بولا۔۔۔جو بڑے سے گفٹ باکس کی وجہ سے انکمفرٹیبل ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

"بھئی آپ تو دلہا کے دوست ہیں۔۔۔۔آپ کو تو پورا پروٹوکول ملنا چاہیے۔۔۔۔"معیز نے مکھن لگایا۔۔۔۔۔

"کسے پروٹوکول ملنا چاہیے۔۔۔۔"روشنی جو عالم کے پاس آرہی تھی بولی۔۔۔

"رضوان بھائی کو اور کسے۔۔۔۔"عمار نے کہا۔۔۔۔

" چلیں جلدی اٹھیں۔۔۔ "معیز اسے زبردستی اٹھانے لگا جب وہ گفٹ باکس گر گیا جسے رضوان نے پھرتی سے جھک کر اٹھایا اور اپنی سیٹ پر رکھ دیا۔۔ اسکے اس پھرتی پر وہ دونوں کھٹکے ان دونوں نے ایک دوسرے کو اشارہ کیا۔۔۔

" چلیں روشنی آپی آپ بھی کیسی ہیں؟؟ انہیں فل پروٹوکول دینا چاہیے کہ آفٹر آل یہ دلہے کے بیسٹی ہیں آپ یہاں وہاں گھوم رہی ہیں۔۔۔۔ "عمار نے روشنی سے کہا۔۔۔

"میں کیوں؟؟" وہ بولی تو ان دونوں نے اسے کوئی اشارہ کیا جسے وہ فورا سمجھ گئی۔۔۔

"میرا مطلب ہے۔۔۔ ہاں ہاں کیوں نہیں۔۔۔۔۔ پورا پروٹوکول ملنا چاہیے۔۔۔ چلیں میرے ساتھ آپ میں آپ کو سب سے انٹروڈیوس بھی کروادوں گی۔۔۔۔ "وہ اسے اٹھنے کو بولی۔۔۔۔ اور وہ جو تیار جوتے چوری ہونے کے خیال سے اٹھ نہیں رہا تھا روشنی کے بولنے پر چاروشانے چت ہوا۔۔۔۔ اور اسکے ساتھ چل دیا اب کاہے کے جوتے کیسے جوتے۔۔۔۔ اسکے جاتے ہی ان لوگوں نے ویسا ہی دوسرا باکس لاکر رکھا اور اسکے اندر پھٹی پرانی چپل رکھ دی۔۔۔۔ پھر جب رضوان واپس آیا تو اسے جوتے کا خیال آیا۔۔۔ اسنے گھبرا کر دیکھا تو وہاں باکس موجود تھا اسے دیکھ کر رضوان کو تسلی ہوئی۔۔۔۔ مگر پھر بھی اسنے تصدیق کرنے کے لئے باکس کھول کر دیکھا جس میں پرانی چپلیں اسکا منہ چڑھا رہی تھیں۔۔۔۔۔ وہ ٹھنڈی سانس بھر کر رہ گیا۔۔۔

----*----------------*------------

-کیا ہوا رضوان بھائی۔۔۔ آپ کا منہ کیوں اترا ہوا ہے۔۔۔۔ "عالیان نے اس سے پوچھا۔۔۔

"جوتے غائب ہوگئے۔۔۔۔ "وہ افسوس سے بولا۔۔۔

"آپ کے بھی غائب ہو گئے۔۔۔" اسنے حیرت سے کہا۔۔۔

"کیا مطلب آپ کے بھی۔۔۔ کیا تمہارے بھی غائب ہو گئے۔۔۔" وہ بولا۔۔۔

"ہاں۔۔" اسنے مری مری آواز سے کہا۔۔۔

"وہ دیکھو آگئی لوٹ مار اینڈ کمپنی۔۔۔" بلال نے ان سب کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ جو اب اپنے مشن پر سکسیس ہونے کے بعد دلہے کو لوٹنے آرہی تھیں۔۔۔۔

"چلیں دلہا بھائیوں۔۔۔۔ جلدی سے جوتے کے پیسے دیں۔۔۔" زرناب آگے آکر کہا۔۔۔

"اے بلال تیرے پاس چھٹا ہے تو دینا ذرا۔۔۔" عالیان اپنی جیب کھنگالتا ہوا بولا۔۔۔

"ہاں یہ کچھ چلر ہیں۔۔۔" اسنے پانچ چھے سکے نکال کر عالی کی طرف اچھالے۔۔

"ہاں یہ لو پیسے چاہیے تھے نہ۔۔۔ اب جوتے دے دو۔۔۔۔" عالی نے سکے زرناب کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔ وہ بدک کر پیچھے ہوئی۔۔۔

"یہ چلر اپنے پاس ہی رکھیں۔۔۔۔ یا کسی فقیر کو دے دینا ارے ہاں اسے بھی دینے کی ضرورت نہیں ہے کیوں کہ لگ رہا ہے بڑی محنت سے کمائے گئے ہیں۔۔۔۔" زرناب نے کہا۔۔۔

"ظاہر ہے محنت سے ہی کمائے جاتے ہیں پیسے اس لئے تم جیسے منگوڑے لوگوں کو دیتے ہوئے دل دکھتا ہے۔۔۔۔" عالی بولا۔۔۔۔

"ہاں وہ تو پتا ہی ہے مجھے کہ بڑی محنت سے کمائے ہیں یہ چلر آخر کو تپتی دھوپ میں جمعہ کے دن جامع مسجد کے سامنے فقیروں جیسے حلیہ میں کھڑے ہو کر بھیک مانگنا کوئی آسان کام تھوڑی ہے۔۔۔" زرناب نے مصنوعی ہمدردی سے کہا۔۔۔۔۔ اسکی بات پر ہنسی کے فوارے چھوٹ پڑے۔۔۔۔

"تم لوگوں سے تو بہتر ہی ہیں نہ جو بات بات پر مانگنے کھڑی ہو جاتی ہو۔۔۔۔ صدقہ فاؤنڈیشن۔۔۔۔" عالی نے دوبدو کہا۔۔۔

"تم سے تو نہیں مانگا نہ۔۔۔۔ اور ویسے بھی یہ ہم لوگوں کا حق ہے۔۔۔۔ اس لئے اپنا منہ بند ہی رکھیں تو بہتر ہے۔۔۔۔" وہ چڑ کر بولی۔۔۔۔۔ اور اسٹیج سے اترنے لگی۔۔۔

"پہلے جوتے تو دو۔۔۔ اسکے بعد ہی پیسے ملے گے کیا پتا آپ لوگوں کے پاس جوتے ہیں بھی یا نہیں۔۔۔" بلال بولا۔۔۔

"اور نہیں تو کیا ہم لوگ کیسے یقین کریں کہ آپ لوگوں کے پاس ہی جوتے ہیں۔۔۔" رضوان بھی بولا۔۔۔

"اس بات کی ٹینشن نہ لیں کے جوتے ہم لوگوں کے پاس ہیں یا نہیں کیوں کہ ہم لوگ آپ لوگوں کی طرح فراڈ نہیں ہیں۔۔" انابیہ نے کہا۔۔۔

"وہ تو مجھے اچھے سے اندازہ ہے کہ جوتے آپ لوگوں کے پاس ہی ہوں گے۔۔۔ دوسروں کی چپلیں چرانے میں آپ خاصی ماہر ہیں کیوں کہ اس بات کا ذاتی تجربہ ہے مجھے۔۔۔" عباد طنزیہ انداز میں بولا۔۔۔۔

"بول تو ایسے رہے ہیں گویا میں باقائدہ چپلیں چرانے کا بزنس کرتی ہوں۔۔۔" وہ تنک کر بولی۔۔۔

"چلو بھئی جھگڑے تو چلتے رہے گے۔۔۔ آپ پیسے دیں پھر ہی جوتے ملے گے۔۔۔۔" روشنی نے کہا۔۔۔۔

"یار روشنی تم کیوں پیسے مانگ رہی ہو تم تو بہن ہو۔۔۔۔" ولید نے کہا۔۔۔

"بہن بعد میں ہوں پہلے میں اشارہ کی بیسٹ فرینڈ ہوں۔۔" اسنے کہا۔۔۔۔

"اچھا کتنے پیسے چاہیئے۔۔۔ ایک یا دو تین سے کام چل جائے گا۔۔۔" عالیان نے کہا۔۔۔

"نہیں پورے پانچ چاہیئے۔۔۔" زرناب بولی۔۔۔

"ارے واہ تم لوگ تو بہت ہی شریف ہو میں خوامخواہ تم لوگوں کو برا سمجھتا رہا۔۔۔ یہ لو پورے پانچ ہیں چاہے تو گن لو۔۔۔" عالیان نے سکے زرناب کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"پانچ روپے نہیں بلکہ پورے پانچ لاکھ چاہیئے۔۔ اس اسلئے یہ چلر اپنے پاس ہی رکھو کافی محنت سے کمائے ہوں گے نہ۔۔۔۔" زرناب نے بڑی معصومیت سے کہا۔۔۔

"کیا پانچ لاکھ۔۔۔۔" سب ایک آواز میں چیخ پڑے۔۔۔

"ہاں پانچ لاکھ۔۔۔ پھر اسکے بعد ہی جوتے ملے گے۔۔۔" وہ مزے سے بولی۔۔۔

"پانچ لاکھ لڑکیوں کچھ تو خوف خدا کرو۔۔۔ حشر میں اللہ کو اپنا منہ بھی دکھانا ہے۔۔۔" عالم دہل کر بولا۔۔۔

"آپ ہم لوگوں کی فکر نہ اپنی فکر کریں کہ دلہن لے کے جانی ہے یا نہیں۔۔۔ جلدی سوچیں۔۔۔۔" مہر نے سیدھے دھمکی دی۔۔۔

"میں اپنا بیان واپس لیتا ہوں۔۔۔ وہی تو مجھے سوچنا چاہیے تھا کہ یہ لوٹ مار اینڈ کمپنی اتنی شریف کیسے ہو سکتی ہے۔۔ مگر میں بھی کیا کروں جتنا شریف خود ہوں دوسروں کو بھی سمجھتا ہوں۔۔۔" عالیان نے آجزی سے کہا۔۔۔

"چلیں آپ کا ڈرامہ ہو گیا ہو تو پیسے دیں نہیں تو جوتے اور دلہن دونوں بھول جائیں۔۔۔۔"زرناب کہہ کر اسٹیج سے اترنے لگی جب پیچھے سے عالیان نے تان کھینچی۔۔۔۔

دولہے کی سالیوں

او ہرے دوپٹے والیوں

اسکے ساتھ سارے لڑکے بھی شامل ہو گئے۔۔۔۔

دولہے کی سالیوں

او ہرے دوپٹے والیوں

جوتے دیدو پیسے لے لو

جوتے دیدو پیسے لے لو

زرناب بھی دوپٹہ کمر پر کستی سب لڑکیوں کے ساتھ میدان میں آگئی۔۔۔۔

دلہن کے دیور

تم دکھلاؤ نا یوں تیور

دلہن کے دیور

تم دکھلاؤ نا یوں تیور

پیسے دیدو جوتے لے لو

پیسے دیدو جوتے لے لو

جوتے دے دو پیسے لے لو

جوتے دے دو پیسے لے لو

اجی نوٹ گنو جی, جوتے لاؤ

ضد چھوڑو جی, جوتے لاؤ

فراڈ ہیں کیا ہم, تم ہی جانو

اک ہو تم, جو بھی مانو

جو بھی مانو, جو بھی مانو

اجی بات بڑھے گی, بڑھ جانے دو

مانگ چڑھے گی, چڑھ جانے دو

اڑو نا ایسے, پہلے جوتے

پہلے جوتے پہلے جوتے

جوتے لئے ہیں نہیں

چرایا کوئی زیور

دلہن کے دیور تم

دکھلاؤ نا یوں تیور

پیسے دیدو جوتے لے لو

جوتے دیدو پیسے لے لو

پیسے دیدو جوتے لے لو

جوتے دیدو پیسے لے لو

جوتے دیدو پیسے لے لو

جوتے دیدو پیسے لے لو

کچھ ٹھنڈا پی لو, موڈ نہیں ہے

دہی بڑے لو, موڈ نہیں ہے

کلفی کھالو, بہت کھا چکے

پان کھالو, بہت کھا چکے

بہت کھا چکے بہت کھا چکے

اجی رسملائی, آپ کے لئے

اتنی مٹھائی, آپ کے لئے

پہلے جوتے, کھائیں گے کیا

آپ کی مرضی, نا جی توبہ

نا جی توبہ

کسی بے تکے شاعر کی بے سری قوالیاں

دولہے کی سالیوں اوہرے دپٹے والیوں

جوتے دیدو پیسے لے لو

پیسے دیدو جوتے لے لو

جوتے دیدو پیسے لے لو

پیسے دیدو جوتے لے لو

ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے ہے

پھر پانچ تو نہیں البتہ تین لاکھ کے لئے وہ لوگ مان گئے۔۔۔۔ جس پر عالیان تو چڑ ہی گیا تھا۔۔۔

"بندہ شادی ایسی جگہ کرے جہاں کوئی سالی وغیرہ نہ ہو نہیں تو اسی طرح میں کنگال ہو جائے گا۔۔۔ یہ لوگ تو بغیر شرم حیا کہ منہ پھاڑ کر پیسے مانگنے آجاتی ہیں۔۔۔۔ جیسے بھوکی ہوں پیسوں کی۔" وہ جل کر بولا۔۔۔۔

"تمہیں کیوں جلن ہو رہی ہے۔۔۔ تمہاری جیب سے تو نہیں جا رہے نہ۔۔۔۔۔ اور ہاں شادی تم کرنا ہی مت اس لئے کنگال ہونے کا ٹینشن تمہیں ہو گا ہی نہیں۔۔۔ "زرناب اسے چڑاتے ہوئے بولی۔۔۔

"کیوں نہیں کروں گا میں شادی۔۔۔ ضرور کروں گا۔۔۔۔۔ پر تم جیسی منگوڑیوں کے ہاں نہیں کروں گا۔۔۔۔" وہ بولا۔۔۔۔ تو زرناب "ہونہہ۔۔" کہہ کر آگے بڑھ گئی۔۔۔۔

---*--------------*-------------

"جویریہ یہ تمہاری پھوپھی مجھے اتنا گھور کیوں رہی ہیں۔۔۔۔ کیا میں مریخ یا زہرہ کی مخلوق لگ رہی ہوں۔۔۔"

بظاہر تو وہ اسکی پھوپھی کو دیکھ کر مسکرا رہی تھی مگر در حقیقت وہ جویریہ سے دانت پیستے ہوئے بولی۔۔۔۔ دراصل

جب سے جویریہ نے اسکا تعارف ان سے کروایا تھا وہ جہاں بھی جاتی اسے ان کی نظریں خود پر محسوس ہو رہی تھیں۔اور تو اور باقائدہ انہوں نے انابیہ کا انٹرویو بھی لے لیا تھا۔۔۔۔

"نہیں خیر اب وہ تمہیں گھور نہیں رہی ہیں یار۔۔۔۔ غور سے دیکھو کتنے پیار سے تو دیکھ رہی ہیں۔اور مجھے لگتا ہے وہ تم پر پوری طرح فریفتہ ہو چکی ہیں۔۔۔"جویریہ نے کہا۔۔۔۔

"ہیں۔۔۔لیکن وہ کس خوشی میں۔۔۔"وہ حیرت سے بولی۔۔۔

"ارے یار سمجھا کرونا۔۔۔یوں شادیوں میں لڑکے کی مائیں خوبصورت لڑکیوں کو کیوں دیکھتی ہیں۔۔۔بس اس لئے پھوپھی بھی تمہیں دیکھ رہی ہیں۔۔۔"جویریہ نے اطمینان سے کہا۔۔۔

"مطلب؟؟"اسنے پھر پوچھا۔۔۔

"ارے بدھو۔۔۔وہ اپنے بیٹے کے لئے تمہیں پسند کر چکی ہیں شاید۔۔۔۔میرے خیال سے جس حساب سے وہ تمہیں یوں پیاری پیاری نظروں سے دیکھ رہی ہیں اسکے لئے شاید نہیں یقینا کہنا زیادہ بہتر ہو گا۔۔۔"وہ تجزیہ کرتے ہوئے بولی۔۔۔

"ایک منٹ اپنے بیٹے کے لئے مطلب۔۔۔وہ اس جنات کی بات کر رہی ہو تم۔۔۔"اسنے تصیدق کرنی چاہی۔۔۔

"یہ تم جنات کس حساب سے کہہ رہی ہو۔۔۔کتنے اچھے تو ہیں عباد بھائی۔۔"وہ برا مان کر بولی۔۔۔

"ہاں بڑے اچھے ہیں پتا ہے مجھے۔۔۔۔ابھی دیکھی نہیں تھی کیسے منہ پھاڑ کر کہہ رہے تھے یہ تمہارے عباد بھائی "مجھے ذاتی تجربہ ہے"گویا یہی تو میرا کام دھندا ہو۔"اسنے برا مان کر عباد کی نقل اتاری۔۔۔۔

"ہاں تو جھوٹ تھوڑی کہہ رہے تھے۔۔۔۔" وہ بولی تو انابیہ نے اسے گھورا۔۔۔

"میرے کہنے کا مطلب ہے۔۔۔اب تم نے انکی چپلیں لے لی تھی وہ بھی زبردستی اس لئے وہ کہہ رہے ہوں گے۔۔۔" اسکی گھوری سے وہ گڑبڑا کر بولی۔۔۔۔

"ہاں تو واپس بھی کر دی تھی نہ۔۔۔اور کوئی شوقیہ نہیں لی تھی۔۔۔ مجبوری تھی اس لئے لینا پڑی۔۔۔" اسنے کہا۔۔۔

"اب اتنی بھی مجبوری نہیں تھی تم کسی اور سے بھی لے سکتی تھی۔۔۔ ضروری تھوڑی تھا کہ انھیں سے لیتیں۔۔۔" یہ بات جویریہ نے زیر لب ہی کہی تھی مگر انابیہ نے سن لی تھی۔۔۔۔۔اور اب جارحانہ تیور لئے اسکی سمت بڑھ رہی تھی۔۔۔

"تمہارے کہنے کا مطلب کیا ہے۔۔۔ہاں۔۔۔ میں نے جان بوجھ کر چپل تمہارے اس جنات بھائی سے لی تھی۔۔۔ہاں۔۔۔ جیسے اس جنات کی چپل نہیں ملتی تو میں نے تو فوت ہی ہو جانا تھا شکر خدا کا کہ اسنے اپنی چپلیں مبارک مجھ ناچیز کو عنایت کی نہیں تو پتا نہیں میں آج زندہ بھی ہوتی یا نہیں۔۔۔۔" انابیہ اسکے پیچھے دوڑتے ہوئے اسے سنا رہی تھی۔۔۔اور وہ اسکی باتیں سن کر ہنس ہنس کر دوہری ہو رہی تھی۔۔۔

"سچ میں انابیہ ایسا ہے۔۔۔ تو تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا۔۔ خیر جانے دو ابھی بھی کوئی دیر نہیں ہوئی پھوپھی تو ویسے بھی راضی ہیں۔۔۔۔بس عباد بھائی کو منانا ہے وہ تھوڑا مشکل ہے ظاہر ہے تم نے انھیں اتنا پریشان جو کیا ہے۔۔۔۔ مگر اپنی بیسٹ فرینڈ کے لئے اتنا تو میں کر ہی سکتی ہوں۔۔۔۔ ورنہ فائدہ بھلا ایسی فرینڈشپ کا۔۔"

جویریہ بمشکل اپنی ہنسی کنٹرول کرتے ہوئے بولی۔۔۔

"تمہاری فرینڈشپ کی تو ایسی کی تیسی۔۔۔۔ جیسے میں مری جارہی ہوں نہ تمہارے اس عباد بھائی کے لئے۔ تمہیں تو میں اچھے سے بتاتی ہوں۔۔۔" انابیہ نے دانت پیستے ہوئے کہا اور آس پاس کچھ تلاش کرنے لگی پھر پاس سے گزرتی ویٹرس سے جوس کا گلاس لے کر جویریہ کا نشانہ لگایا۔ اور پوری قوت سے اس پر پھینک دیا۔۔۔۔ پھر اطمینان سے گلاس ویٹرس کو دیا جو حیرت سے اسکی کاروائی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ جسے انابیہ نے جانے کا کہا اور جویریہ کی درگت دیکھنے اسکی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔۔ جو بتیسی کی نمائش کر رہی تھی۔۔۔۔ ہیں اسے کیا ہوا جویوں کول گیٹ کی ایڈ کر رہی ہے۔۔ میں نے کونسا اسے گنگا جل سے اسنان کروایا ہے جو یوں دانت دکھا رہی ہے۔۔ لگتا دماغ کی کوئی چول ڈھیلی ہو گئی ہے۔۔۔۔۔

"جویریہ میڈم طبیعت تو ٹھیک ہے نہ کہیں ٹکرا و کرا تو نہیں گئی اپنے اس جنات بھائی سے جویوں جوس پھینکنے پر بھی دانت دکھا رہی ہو۔۔۔۔" اسنے مصنوعی تشویش سے پوچھا۔۔۔۔۔ جس پر جویریہ کی ہنسی نکل گئی۔۔۔

"اب تو مجھے پکا یقین ہو گیا ہے تم اس سے ٹکرائی تھی۔ کیوں کہ جس طرح کی حرکتیں تم کر رہی ہو نہ کوئی نارمل انسان نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔" انابیہ نے پر یقین لہجے میں کہا۔۔۔

"خود کے بارے میں کیا سوچتی ہیں محترمہ یقیناً کسی پاگل سے کم تو تصور ہی نہیں کرتی ہوں گی خود کو۔۔۔۔ آخر کو ماشااللہ سے حرکتیں بھی پاگلوں سے کم نہیں ہیں۔۔" جب وہ پلٹ رہی تھی اسے جویریہ کے بجائے کسی آدمی کی آواز سنائی دی۔ وہ غصے سے پلٹی اور مقال میں عباد کو دیکھ کر حیران رہ گئی۔۔ کیوں کہ اسکے سر اور چہرے پر جوس تھا جو اب اسکی پیشانی ٹھوڑی اور کان کی لو سے نیچے ٹپک کر اسکی گردن اور کپڑوں کو بھی رنگین کر رہا تھا۔۔۔۔

"یہ اس جنات کو کیا ہوا؟ کہیں اسکے بھی اسکریو وغیرہ تو ڈھیلے نہیں ہو گئے جو جوس کو چہرے پر مل کر مزے سے گھوم رہا ہے۔۔۔" اسنے باآواز بلند سوچا۔۔۔

"یہ جنات کسے کہا تم نے ہاں۔۔۔" وہ غصے سے بولا۔۔۔

"ظاہر سی بات ہے تمہیں اور کوئی تو دکھائی نہیں دے رہا ہاں اگر تمہیں کوئی اور بھی دکھائی دے رہے ہوں تو مجھے نہیں پتا آخر کو تمہاری قوم کے بارے میں تمہیں زیادہ پتا ہوگا۔۔۔" اسنے اطمینان سے کہا۔۔ آخر کو اسنے بھی انابیہ کو پاگل کہا تھا اور یہ جرم معافی کے قابل تو ہرگز نہیں تھا۔۔۔۔ اسے جویریہ کی بتیسی اب سمجھ آچکی تھی اور یہ بھی کہ اسنے ہی عباد کو اسنان کروایا۔۔۔

"تم پیدائشی ایسی ہو یا بڑی ہونے کے بعد کہیں گر ور گئیں تھی۔۔۔۔" عباد نے نہایت سنجیدگی سے پوچھا۔۔

"ہیں۔۔ تمہاری اس بکواس کا مطلب؟" وہ کمر پر ہاتھ رکھے پوچھنے لگی۔۔۔

"دیکھو ایک دم سمپل سی بات ہے مگر تمہیں سمجھ نہیں آئی۔۔۔ اس میں تمہاری بھی غلطی نہیں ہے آخر کو مینو فیکچرنگ ڈیفیکٹ ہے۔۔ خیر چلو میں ہی بتا دیتا ہوں کہ تم پیدائشی پاگل ہو یا بڑی ہونے کے بعد کہیں گر گئی تھی۔۔۔ ویسے یہ بات تو مجھے پتا چل ہی چکی ہے کہ تم پیدائشی پاگل ہو۔۔۔" اسنے مزے سے انابیہ کو سلگایا۔۔۔

"تم نے مجھے پاگل کہا۔۔۔ تمہاری اتنی ہمت۔۔۔ ہاں کس اینگل سے میں تمہیں پاگل دکھائی دیتی ہوں۔ جنوں کے سردار۔۔" وہ سلگ ہی تو گئی تھی اس کی بات سن کر۔۔۔

"ہر اینگل سے۔۔۔کیوں کہ اگر تم زرا سی بھی عقل مند ہوتی تو یقیناً کسی کے اوپر جوس پھینکنے سے پہلے ایک بار سوچتی ضرور۔۔۔" اسنے خود کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔

"تو تمہیں کس نے کہا تھا کھڑے رہتے ہٹ جاتے نہ جب میں جوس پھینک رہی تھی۔۔میں تو جویریہ پر پھینک رہی تھی اب بیچ میں تم آگئے تو اس میں میری کیا غلطی۔۔۔دیکھ کر چلتے نہ۔۔آنکھیں تو دی ہی نہ اللہ نے اسی کا استعمال کر لیتے۔۔لیکن نہیں بھئی آنکھوں سے زیادہ منہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔۔"وہ کہہ کر جویریہ کو دیکھنے لگی جو وہاں سے رفو چکر ہو چکی تھی۔۔۔۔۔

"مجھے بڑا شوق ہو رہا تھا خود پر جوس پھینکوانے کا اسی لئے بیچ میں آگیا تھا۔۔۔۔۔"اسنے طنزیہ انداز میں کہا۔۔۔

"اب دیکھو یہ تمہارا ذاتی شوق ہے میں کیا کہہ سکتی ہوں۔۔۔۔اب شوق پورا ہو گیا ہے تو انجوائے کرو۔۔۔"وہ آرام سے کہہ کر جانے لگی جب عباد نے اسکا ہاتھ پکڑا۔۔۔

"یہ کیا حرکت ہے؟؟"وہ ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔۔۔۔

"یہ۔۔۔۔رکو عمل کر بتاہوں تب زیادہ اچھے سے سمجھ میں آئے گا۔۔۔۔"اسنے کچھ سوچتے ہوئے کہا اور دوسرے ہاتھ سے اسکے دوپٹے سے اپنا چہرہ صاف کرنے لگا۔۔۔اسکی حرکت پر وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی اور جب تک وہ اسے سمجھ آتا اسکا چہرہ صاف ہو چکا تھا اور اب وہ اپنے کپڑے صاف کر رہا تھا۔۔۔۔

"تمہاری اتنی ہمت کہ تم نے میرا دوپٹہ خراب کیا۔۔۔۔"اسنے اپنا دوپٹہ جھپٹنے کے انداز میں چھینا۔۔۔۔

"اور جو تم نے میرے کپڑے خراب کئے وہ۔۔۔"عباد نے کہا۔۔۔

"تو میں نے جان بوجھ کر تھوڑی کئے تھے۔۔۔" وہ صدمے سے اپنے نئے نکور لہنگے کے دوپٹے کو دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

"تو میں نے بھی کوئی جان بوجھ کر تھوڑی خراب کیا ہے تمہارا دوپٹہ اب وہ صاف کرنے کے دوران خراب ہو گیا تو میں کیا کروں۔۔۔" اسنے نہایت معصومیت سے کہا۔۔۔۔

"میں کیا کروں کہ بچے۔۔۔۔ مجھے کچھ نہیں پتا تم اسے ابھی اور اسی وقت صاف کر کے دو یا نیا لا کر سمجھے۔۔" وہ غصے سے آگ بگولہ ہو کر بولی۔۔۔۔

"تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے۔۔۔۔ میں اس وقت کیسے لاؤں یا صاف کروں۔۔۔ اور ویسے بھی کونسا تم نے میرے کپڑے صاف کر دیئے تھے جو مجھ کو آرڈر دے رہی ہو۔۔۔۔" اسنے انابیہ کو گھورا۔۔۔۔ جو اپنے دوپٹے کو پھٹی پھٹی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

"ارے عباد تم یہاں ہو میں کب سے تمہیں ڈھونڈ رہی ہوں۔۔" اس سے پہلے کہ وہ اسے کوئی کرارا سا جواب دیتی جنات (مطلب عباد) کی والدہ تشریف لے آئیں۔۔۔

"جی مدر کوئی کام تھا آپکو۔۔" اسنے لاڈ سے انکے گلے میں باہیں ڈالیں۔۔۔۔

"ہاں وہ۔۔۔۔ ارے انابیہ بیٹا تم بھی یہی ہو۔ سوری بیٹا میں نے تمہیں دیکھا نہیں۔۔۔۔" وہ عباد کی درگت کسی اور وقت پر ڈال کر جانے کا سوچ ہی رہی تھی جب انہوں نے اسے مخاطب کیا۔۔۔۔

"جی آنٹی کوئی بات نہیں آپ سوری نہ کریں۔۔۔ میں بھی بس جا ہی رہی تھی وہ شاید امی بلا رہی ہیں۔۔۔" زبردستی مسکراتے ہوئے اسنے بہانہ بنایا۔۔۔۔

"مدر آپ اسے جانتی ہیں؟؟"عباد نے حیرت سے پوچھا۔۔

"ہاں بیٹا۔۔جویریہ سے کئی دفع ذکر سنا تھا ملنے کا بہت اشتیاق تھا۔۔آج مل بھی لیا ماشاءاللہ سے کتنی پیاری بچی ہے۔۔۔۔"انہوں نے تعریفی انداز میں کہا۔۔

"جی امی جتنی پیاری یہ محترمہ ہے نہ مجھے اندازہ ہے۔۔"وہ اسے دیکھتا ہوا طنزیہ انداز میں بولا۔۔۔جسے انابیہ ہی سمجھ پائی۔۔۔

"انابیہ تم تو عباد سے مل ہی چکی ہوں گی۔۔۔"انہوں نے اس سے کہا جو بظاہر مسکرا رہی تھی مگر اندر ہی اندر جزبز ہو رہی تھی۔۔

"جی آنٹی میں مل چکی ہوں۔۔۔"وہ بےزار سی بولی۔۔

"تمہیں پتا ہے۔۔۔کہنے کو تو یہ بہت اچھا بیٹا ہے۔مگر کبھی جو ماں کی ایک چھوٹی سی خواہش پوری کر دے۔۔۔۔اسے زرا خیال نہیں ہے میرا۔۔۔"انہوں نے عباد کے کان کھینچتے ہوئے کہا۔۔۔۔انابیہ جو بور ہو رہی تھی یہ منظر دیکھ کر فلی انٹرٹین ہو گئی۔۔۔

"چچ چچ۔۔۔یہ تو بہت بری بات ہے عباد تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔۔اپنی امی کی چھوٹی سی خواہش نہیں پوری کر سکتے تم۔۔۔لعنت ہے تم پر تمہاری مردانگی پر۔۔۔"جوش میں وہ بغیر سوچے سمجھے نان اسٹاپ شروع ہو گئی۔۔۔پھر ان دونوں کی نظریں خود پر محسوس ہوئی تو اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔۔۔پھر اسنے اپنے لفظوں پر غور کیا تو اسے معلوم ہوا اسنے کیا بکواس کی ہے۔۔۔

"میرے کہنے کا مطلب تھا کہ بہت گناہ ملتا ہے امی کی بات نہ ماننے سے اس لئے تم اپنی امی کی بات مانو اور انکی خواہش پوری کرو۔۔۔" اسنے گڑبڑا کر کہا۔۔۔

"دیکھو کتنی پیاری بچی ہے جسے میرا خیال ہے اور ایک تم ہو۔۔۔" انہوں نے واری صدقہ جاتی نگاہوں سے انابیہ کو دیکھا جو اپنی تعریف پر دانت نکال رہی تھی۔۔۔ عباد نے گھور کر اس "پیاری بچی" کو دیکھا جو اسکی عزت افزائی پر پھولے نہیں سما رہی تھی۔۔۔

"ویسے آنٹی آپ نے بتایا نہیں کہ آپکی کونسی خواہش پوری نہیں کی اس نے۔۔۔" وہ بولی۔۔

"میرے خیال سے ابھی تمہیں تمہاری امی کچھ کام سے بلا رہی تھیں۔۔۔۔" اسنے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔ اسے پتا تھا امی اگر جو اپنے فیورٹ ٹوپک پر سٹارٹ ہوتی تو انکا اسٹاپ ہونا مشکل تھا اسلئے وہ انابیہ کو وہاں سے رفو چکر کر رہا تھا۔۔۔ مگر یہ لڑکی بھی نہ۔۔۔

"ہاں تو اتنے سارے لوگ ہیں کوئی بھی کر دے گا۔۔۔ تمہیں فکر میں دبلے ہونے کی ضرورت نہیں۔۔ ہاں آنٹی آپ بتائیں۔۔"

"ارے بیٹا ایک ہی تو خواہش ہوتی ہے لڑکوں کی ماؤں کی کہ انکا بیٹا ایک چاند سی بہو لے آئے یا لا نے ہی دے۔۔ مگر یہ آج کل کی نسل کہاں سمجھتی ہے۔۔" انہوں نے ایک سرد آہ بھرتے ہوئے کہا۔۔۔

"اوہ۔۔ تو یہ بات ہے۔۔ کیوں عباد تم کیوں نہیں مان لیتے آنٹی کی بات۔۔۔ آخر اس میں قباحت ہی کیا ہے۔۔۔" وہ سینے پر بازو لپیٹے فل تفتیشی انداز میں اس سے بولی۔۔

"تمہیں اس سے کیا۔۔ہاں۔۔۔زیادہ امی کی چمچی مت بنو سمجھیں۔۔۔۔۔"اسنے آخری جملہ دھیرے سے کہا مگر انابیہ نے سن ہی لیا۔۔۔

"ارے رے۔۔۔اس سے ایسے کیوں بات کر رہے اس میں بچی کی کیا غلطی وہ تو میری ہی ہمدردی میں بول رہی ہے اور تم ہو کہ اسے ہی ڈانٹ رہے ہو۔۔۔۔"انہوں نے عباد کے لتے لئے۔۔۔۔۔

"فور گاڈ سیک امی اسے بچی تو نہ کہیں اچھی خاصی تاڑ ہے اور آپ کو بچی دکھائی دے رہی ہے۔۔۔"بار بار بچی کی گردان سے وہ تنگ آگیا تھا اس لیے جھنجھلا کر بول پڑا۔۔۔

"عباد کوئی شرم باقی ہے یا نہیں جو یوں بدتمیزی سے بات کر رہے ہو۔۔۔۔"ایک بار پھر انہوں نے اسے جھڑکا انابیہ کی تو بیٹری چارج ہو گئی تھی عباد کی درگت بنتے دیکھ کر۔۔۔

"مجھے لگ رہا ہے آنٹی کوئی تو گڑبڑ ہے۔۔۔۔"اسنے بلکل CID کے اے سی پی پر دیومن کے سٹائل میں کہا۔۔۔۔

"کیا گڑبڑ ہے بیٹا۔۔۔۔"انہوں نے تشویش سے پوچھا۔۔۔۔

"مجھے لگتا ہے آنٹی یہ۔۔۔۔مجھ سے بتایا نہیں جا رہا۔۔۔کیسے کہوں۔۔۔۔۔آپ برداشت کر لیں گی حقیقت کو۔۔۔۔"وہ رک رک کر ڈرامائی انداز میں بولی۔۔۔۔

"ہاں بیٹا بتاؤ تو سہی۔۔۔۔۔میں سب برداشت کر لوں گی۔۔۔"انہوں نے بے صبری سے کہا۔۔۔۔

"چلیں اب آپ اتنا فورس کر رہی ہیں تو بتا ہی دیتی ہوں یہ۔۔۔یہ۔۔۔۔غلط لڑکیوں کے چکر میں پڑ گئے ہیں تبھی شادی نہیں کرنا چاہتے۔۔۔۔ورنہ اور کیا وجہ ہو سکتی ہے انکار کی۔۔۔۔"اسنے باقائدہ عباد کے گرد گھومتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔

"وہاٹ ربش۔۔۔۔کیابکواس ہے یہ۔۔۔"وہ اسکی بات سن کر اچھل ہی تو گیا۔۔۔۔۔

"یہ بکواس نہیں حقیقت ہے میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔۔۔۔"اسنے پر یقین لہجے میں کہا۔۔۔

"اچھا کہاں دیکھ لیا تم نے؟؟"وہ اسے گھورتا ہوا بولا۔۔۔۔

"تمہارے موبائل میں کل ہی دیکھی ہے میں نے ایک لڑکی کی پک۔۔۔اب جھٹلاؤ مجھے۔۔۔۔"وہ آرام سے بولی۔۔۔۔

"عباد تم سے مجھے یہ امید نہیں تھی۔۔۔۔۔"انہوں نے افسوس سے کہا۔۔۔۔

"افوہ۔۔۔امی ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔آپ بھی کس پاگل کی باتوں میں آرہی ہیں۔۔۔۔"وہ جھلا کر بولا۔۔۔۔

"تو تمہارا مطلب ہے بچی جھوٹ بول رہی ہے۔۔۔۔ارے اسے کیا ضرورت ہے جھوٹ بولنے کی۔۔۔۔"وہ غصے سے بولیں۔۔

"وہی آنٹی بھلا میں کیوں جھوٹ بولوں گی۔۔۔دراصل یہ پکڑے گئے ہیں اس لئے مجھے جھوٹا کہہ رہے ہیں۔۔۔۔"اسنے معصومیت سے کہا۔۔۔۔

"یہ تو تم ہی جانو کہ جھوٹ کیوں بول رہی ہو۔اور مجھے بلاوجہ پھنسا رہی ہو۔۔"وہ جل کر بولا۔۔۔۔

"عباد تم خاموش ہو جاؤ اور خبر دار جو اس بچی کے خلاف ایک لفظ بھی کہا تو۔۔۔وہ تو شکر خدا کا اسنے مجھے بتا دیا ورنہ مجھے تو پتا ہی نہ چلتا۔۔۔۔"انہوں نے عباد کو جھڑکا۔۔۔عباد نے پھر بچی کو گھورا جو معصوم نظر آنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔۔۔

"وہی تو۔۔۔ اب آپ ایسا کریں کوئی حل نکال ہی لیں۔۔۔ اور اس کا دماغ ٹھکانے پر لے آئیں۔۔۔" اسنے مزے سے مشورہ دیا۔۔۔

"سہی کہا تم نے۔۔۔ کوئی نہ کوئی حل تو کرنا ہی پڑے گا۔۔۔۔" انہوں نے کہا۔۔۔

"میں بتاؤں۔۔۔" وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی۔۔۔

"اچھا وہ کیا؟؟" انہوں نے پوچھا۔۔۔۔ اسنے ویٹرس کور کو اکر آنٹی کو ایک گلاس دیا اور ایک خود لبوں سے لگایا۔۔۔ عباد کو پوچھنے کی بھی زحمت اسنے نہ گوارہ کی۔۔۔

"وہ یہ کہ کیوں نہ۔۔۔ اسکی کہیں شادی کروادیں۔۔۔ دیکھنا بلکل سیدھا ہو جائے گا۔۔۔" وہ اطمینان سے جوس کا سپ لیتے ہوئے بولی۔۔۔

"ارے ہاں۔۔۔ یہ آئیڈیا بلکل بیسٹ ہے۔۔۔ میں نے تو لڑکی بھی دیکھ لی۔۔۔" انہوں نے پر جوش ہو کر کہا۔۔۔

"ارے واہ آپکی سروس تو بہت ہی کوئیک ہے۔۔۔۔ مگر لڑکی کون ہے۔۔۔" اسنے اشتیاق سے پوچھا۔۔۔

عباد نے بے زاری سے ان دونوں کو دیکھا جو مزے سے اسکا فیوچر ڈسکس کر رہی تھیں۔۔۔

"تم اور کون تم سے بہتر تو مجھے کوئی مل ہی نہیں سکتی۔۔۔" انہوں نے خوشی خوشی بتایا۔۔۔ پہلے تو انابیہ انکی بات سمجھنے کی کوشش کرتی رہی مگر جیسے ہی اسکے دماغ میں آنٹی کے ارادہ کلک ہوا۔۔۔ اسے ایک زوردار قسم کا ٹھسکا لگا اور پورا جوس باہر آیا جو حیرت سے بت بنے عباد کے چہرے پر فوارے کی صورت پڑا۔۔۔ اور وہ فوراً ہوش میں آیا۔۔۔۔

"کیا ہوا بیٹا؟؟طبیعت تو ٹھیک ہے تمہاری۔۔۔۔"وہ تشویش سے بولیں۔۔۔۔

"جی ٹھیک ہے۔۔۔۔بس میں ابھی آئی۔۔۔۔۔"اسنے کہہ کر وہاں سے رفو چکر ہونے ہی میں عافیت جانی۔۔ورنہ کچھ بعید نہ تھا کہ آنٹی نکاح ہی پڑھوا دیتیں۔۔اسکے جانے کے بعد انہوں نے جو عباد کو دیکھا تو انکی ہنسی چھوٹ گئی۔۔۔۔وہ انکی ہنسی سے مزید تپ گیا اور غصے سے وہاں سے واک آؤٹ کر گیا۔۔۔۔ادھر وہ انابیہ کے بارے میں سوچتیں مسکرا دیں۔۔۔۔اب انھیں آگے کا لائحہ عمل تیار کرنا تھا۔۔۔۔جو بہت ہی آسان تھا۔۔۔۔

--------*-------------*---------------

"سب ریڈی ہے نہ۔۔۔۔۔"مہر نے پوچھا تو سب اسے گھورنے لگیں۔۔

"ہاں ہاں۔۔۔۔"انابیہ جلدی سے بولی۔۔۔۔ابھی دولہے کی سلامی ہونی تھی جو رخصتی سے پہلے ہوتی تھی۔۔۔۔اسٹیج کے سامنے ہی ایک بڑا سا تخت لگا دیا گیا تھا۔۔۔۔اسی پر سلامی کے لئے دولہے کو بیٹھنا تھا۔۔۔۔اسکے ساتھ ہی صوفہ رکھا تھا۔۔۔۔

"آئیں۔۔۔۔آئیں بیٹھیں۔۔۔۔"مہر سب لڑکوں کو بولیں جو دولہے کے ساتھ شہ بالا بن کر آئے تھے۔۔۔۔

"ادھر کہاں بیٹھ رہے یہاں بیٹھیں یہ اسپیشل شہ بالا لوگوں کے لئے ہے۔۔۔۔"عالیان کو صوفہ کی طرف بڑھتے دیکھ کر زرناب جلدی سے بولی۔۔۔۔

"کیوں بھئی ادھر بیٹھنے میں کیا قباحت ہے۔۔۔۔۔"وہ زرناب کو گھورتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"ارے بھئی ادھر دولہا حضرات بیٹھیں گے۔۔۔۔آپ لوگ ادھر بیٹھ جائیں۔۔۔۔"انابیہ نے کہا۔۔۔۔اتنی دیر میں دولہے لوگ بھی آکر بیٹھ چکے تھے۔۔۔۔

"چلیں اب بیٹھ بھی جائیں کب سے کھڑے ہیں۔۔۔۔پیر درد کرنے لگے ہوں گے اب تو۔۔۔۔۔"جویریہ نے مصنوعی فکر مندی سے کہا۔۔۔۔

"یار بلال تجھے کچھ گڑبڑ نہیں لگ رہی۔۔۔۔اتنا میٹھا انداز وہ بھی ان لوگوں کا۔۔۔۔"عالیان نے اسکے کان میں گھس کر کہا۔۔۔۔

"ابے یار تو بھی کہاں ان لوگوں کے خلوص پر شک کر رہا ہے۔۔۔بھلا کیا گڑبڑ ہو سکتی ہے۔۔۔"بلال جویریہ کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔تو عالی اسے گھور کر رہ گیا۔۔۔۔۔ابھی تک ان کی وجہ سے کوئی بھی نہیں بیٹھا تھا۔۔

"ٹھیک ہے اب آپ لوگ اتنا فورس کر رہی ہیں تو بیٹھ جاتے ہیں۔۔۔"رضوان نے احسان کرنے والے انداز میں کہا۔۔۔۔تو سارے لڑکے بیٹھ گئے۔۔۔جیسے ہی وہ لوگ بیٹھے زور سے کچھ کڑ کڑانے کی آواز آئی وہ سب بوکھلا کر پھر سے کھڑے ہو گئے۔۔۔۔ادھر لڑکیاں بمشکل اپنی ہنسی کنٹرول کر پائیں۔۔۔

"کیا ہوا کھڑے کیوں ہو گئے بیٹھیں نہ۔۔۔"روشنی نے خود کو کنٹرول کر کے کہا ورنہ انکی شکلیں دیکھ کر دل تو کر رہا تھا زور زور سے ہنسے۔۔۔

"ہاں ہاں بیٹھ رہے ہیں۔۔۔"بلال بولا۔۔۔۔۔۔پھر ایک بار سب لڑکوں نے پریشانی سے ایک دوسرے کو دیکھا جیسے کہہ رہے ہوں وہ آواز کیسی تھی۔۔۔۔پھر ان لوگوں کے فورس کرنے پر ہمت کر کے دوبارہ بیٹھ گئے مگر جیسے ہی بیٹھے پھر سے کڑ کڑانے کی آواز آئی۔۔۔اور وہ لوگ پھر کھڑے ہو گئے۔۔۔۔۔۔اب لڑکیوں سے ان کی ہونقوں جیسی صورت دیکھ کر ہنسی کنٹرول کرنا مشکل ہو گیا وہ سب زور زور سے ہنسنے لگیں۔۔۔عالی مشکوک انداز میں انھیں گھورنے لگا اور باقی سب لڑکوں کو بھی ان پر ڈاؤٹ ہوا۔۔۔پھر عالیان نے ہی تخت کی چادر

ہٹائی۔۔۔۔اسکے چادر ہٹاتے ہی سب لڑکوں کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔۔کیوں کہ وہاں پاپڑ بچھے ہوئے تھے جوان لوگوں کے بیٹھنے سے چور چور ہو گئے تھے۔۔۔

"مجھے پہلے ہی ڈاؤٹ تھا۔۔وہی تو میں سوچو کہ یہ لوگ اتنی مہربان کیوں ہو رہی ہیں۔۔۔دیکھا یہاں دال میں کالا نہیں بلکہ پورے تخت میں پاپڑ ہی پاپڑ ہیں۔۔۔"وہ انھیں گھورتے ہوئے بولا۔۔۔

"ہاں تو جب ڈاؤٹ تھا پہلے سے تو بیٹھے کیوں؟؟اپنی کر کری کروانے۔۔۔"زرناب نے مزے سے کہا۔۔۔تو وہ گھور کر رہ گیا۔۔۔۔پھر سلامی کا سیشن سٹارٹ ہوا۔۔۔سب بزرگ خواتین آتی اور ہار اور انگوٹھی پہنا کر جاتیں۔۔۔۔اب لڑکیوں کی باری تھی۔۔۔

"یہ لیں اسپیشل کھیر جو صرف دولہے صاحبوں کو ملے گی جسے ہم لوگوں نے خود اپنے ہاتھوں سے بنایا ہے۔۔۔"مہر کھیر عارفین کی طرف بڑھاتی ہوئی بولی۔۔۔

"جھوٹی۔۔۔۔تم نے خود بنائی ہے۔۔۔میں مان ہی نہیں سکتا۔۔"ولید بے یقینی سے بولا۔۔۔۔

"تو مجھے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا تمہارے ماننے یا نہ ماننے سے۔۔۔۔"وہ منہ بنا کر بولی۔۔۔

"لیکن مجھے تو بہت پڑتا ہے۔۔۔"کہتے ساتھ ہی ولید نے اس سے کھیر کا پیالہ چھینا اور ڈائریکٹ پیالہ میں منہ لگا لیا۔۔۔ادھر مہر نہیں نہیں کرتی رہ گئی اور وہ ایک ہی سانس میں پورا پیالہ غٹک گیا۔۔۔پیالہ مہر کو پکڑاتے ہی اسے کھیر میں کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا۔۔۔جلدی جلدی میں اسنے ذائقہ محسوس نہیں کیا تھا مگر اب جیسے ہی اسے ٹیسٹ سمجھ آیا اسکی آنکھیں باہر نکل گئی وہ منہ پر ہاتھ رکھتا وہاں سے بھاگا۔۔۔

"اسے کیا ہوا کھیر کچھ زیادہ ہی پسند آگئی کیا۔۔۔"عارفین نے حیرت سے کہا۔۔۔۔

"ہاں تھی ہی اتنی ٹیسٹی۔۔۔۔ خیر کوئی بات نہیں۔۔ ہم لوگوں نے رس گلے بھی بنائے ہیں۔۔۔۔" جویریہ نے کہا۔۔۔۔

"واؤ۔۔۔۔رس گلے مجھے بہت پسند ہیں۔۔۔۔" بلال پرجوش ہو کر بولا۔۔۔۔

"ٹینشن نہ لیں ہم نے سب کے لئے بنائیں ہیں۔۔۔۔۔" زرناب نے سب کو ایک ایک پیالی پکڑائی۔۔۔۔۔

"چلیں سوچ کیا رہے ہیں کھائیں۔۔۔۔" زرناب نے سوچ بچار کرتے عالیان سے کہا۔۔۔۔۔۔ جو اسے مشکوک اور رس گلے دونوں کو مشکوک انداز میں دیکھ رہا تھا۔۔۔ بلال تو پہلے ہی سٹارٹ ہو گیا تھا اس نے جلدی سے ایک رس گلا منہ میں ڈالہ اور اسے نہایت رغبت اور شوق سے کھانے لگا۔۔۔۔۔ اسنے رس گلا چبانے کی کوشش کی تو وہ چبے نہ اب اسے ٹیسٹ بھی تھوڑا عجیب لگا۔۔ اسنے غور کیا کہ کیا عجیب ہے تو اسے سمجھ آیا کہ یہ نمکین ہے۔۔۔وہ ذائقہ سمجھ آنے پر مطمئن ہوا۔۔۔۔ ایک منٹ۔۔ ایک منٹ۔۔۔ لیکن رس گلا تو میٹھا ہوتا ہے۔۔۔۔ یہ خیال آتے ہی اسنے رس گلا یا جو بھی تھا۔۔۔ اسے باہر پھینکا۔۔ اس جیسا ہی دوسروں کا بھی حال تھا۔۔۔۔۔۔ سب کے منہ کی بینڈ بج گئی تھی۔۔۔۔ وہ سب پانی کی تلاش میں ادھر ادھر دیکھنے لگے۔۔۔ تو سامنے جویریہ ایک کولڈ ڈرنک کی ٹرے لے کر پہلے ہی کھڑی سب نے جلدی سے ایک ایک گلاس اٹھا لیا اور ایک سانس میں پورا پی گئے۔۔۔۔۔ مگر اسے پینے کے بعد حالت اور بری ہو گئی۔۔۔ کیوں کہ وہ ڈرنک کوئی بھی ڈرنک ہو سکتے تھے مگر کولڈ ڈرنک ہر گز نہیں تھے۔۔۔۔۔

"یہ لیں پانی پیئے۔۔۔" روشنی نے ہنستے ہوئے پانی سب کو دیا جس پر سب نے اسے مشکوک انداز میں گھورا۔۔۔ کیوں کہ بولنے کی سکت تو بچی ہی نہیں تھی۔۔۔۔

"یہ سچ میں پانی ہی ہے۔۔۔۔" جویریہ نے ہنسی کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"تو پی کر دکھاؤ۔۔۔" بلال رومال سے اپنا منہ صاف کرتے ہوئے بولا۔۔۔ انھیں یقین دلانے کے لئے اسنے پانی پی کر دکھایا سب با قائدہ اسکے ایکسپریشن دیکھے کچھ سکینڈ تک جب بلال کو یقین ہو گیا کہ یہ پانی ہی ہے۔۔۔ اسنے جھٹ اس سے وہی گلاس لیا جس سے وہ پی رہی تھی اور فورا ہونٹوں سے لگالیا۔۔ اسکے دیکھا دیکھی سب نے پانی پیا اور اپنی شکلیں درست کرنے لگے۔۔۔ کیوں کہ اتنی سی دیر میں سب جنگل چھوٹے کوئی جانور ہی دکھنے لگے تھے۔۔۔ انکی یہ حالت دیکھ کر لڑکیوں کی بتیسی ہی اندر نہیں ہو رہی تھی۔۔۔ اتنی دیر میں ولید بھی خود کو سدھار کر آ گیا تھا۔۔۔

"یہ کھیر کاہے کی تھی۔۔۔" ولید نے مہر کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

"چونے کی" جواب انابیہ کی طرف سے آیا تھا۔۔۔

"کیا۔۔۔ چونے کی کھیر۔۔۔" سب نے باآواز بلند کہا۔۔۔۔

"اور یہ اتنا بھیانک آئڈیا کس کا تھا۔۔۔" عباد نے پوچھا۔۔۔

"میرا۔۔۔" اس دفع بھی انابیہ نے کہا۔۔

"تمہیں کوئی نارمل لوگوں جیسے کام نہیں آتے کیا۔۔۔" وہ بولا۔۔۔۔

"کیا مطلب میں کوئی ابنارمل ہوں۔۔۔" اسنے غصے سے کہا۔۔

"ہاں حرکتوں سے تو یہی لگتا ہے۔۔۔ اور مجھے اس بات پر پورا یقین ہے کہ تم کوئی نارمل لڑکی ہرگز نہیں ہو۔۔۔ اس لئے میں تمہیں یہ کارڈ دیتا ہوں یہ پاگلوں کے ہوسپٹل کا کارڈ ہے۔۔۔ یہاں تمہارا علاج اگر اللہ نے

چاہاتو ہو جائے گا۔۔۔ میرا نام لے لینا۔۔۔ تو سہی سے ٹریٹ منٹ ہو جائے گا۔۔۔" وہ مزے سے ایک کارڈ اسکی طرف بڑھاتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"تمہارا نام لوں گی وہ بھی میں مائی فٹ۔۔۔" اسنے تپ کر کہا۔۔۔

"اسکا مطلب تمہیں صرف میرا نام لینے پر اعتراض ہے۔۔۔۔ ٹریٹ منٹ کرانے پر نہیں۔۔۔۔ تو کوئی بات نہیں میرا نام لئے بغیر ہی ٹریٹ منٹ کروالینا۔۔۔۔ لیکن اگر تم میرا نام لے لیتی تو زیادہ اچھا ہوتا۔۔۔ خیر تمہاری مرضی میں کیا کر سکتا ہوں۔۔۔۔" وہ اطمینان سے بولا۔۔۔۔

"تم سمجھتے کیا ہو خود کو۔۔۔" اسنے غصے سے اسکی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

"میں خود کو بہت ہی نیک سمجھتا ہوں۔۔۔ ویسے میں ہوں بھی۔۔۔۔" وہ کہتے ہوئے وہاں سے نو دو گیارہ ہو گیا۔۔۔۔ کیوں کہ انابیہ کا کوئی بھروسہ نہیں وہ کچھ بھی کر سکتی تھی۔۔۔ اور سب کے سامنے وہ اسکی حرکتیں افورڈ نہیں کر سکتا تھا۔۔

"اور یہ رس گلے اور کولڈ ڈرنک کا ہے کی تھی۔۔۔۔" بلال نے بے تابی سے پوچھا۔۔

"رس گلے روئی کے تھے اور اسکا شیرہ نمک کا تھا۔۔۔ اور کولڈ ڈرنک وائٹ سرکا اور سویا سوس تھا۔۔۔۔" جویریہ نے مزے سے بتایا۔

"تم لوگوں کو زرا بھی خوف خدا نہیں رہ گیا۔۔۔۔ ایسے اس طرح کرتے ہیں کسی کے ساتھ۔۔۔۔" بلال تاسف سے بولا۔۔۔

"ہم لوگوں نے تو فورس نہیں کیا تھا آپ لوگوں نے اپنی مرضی سے کھایا تھا۔۔۔۔ڈنڈا لے کر تو کوئی کھڑا نہیں تھا کہ " کھاؤ نہیں تو پٹائی ہو گی"۔۔۔"جویریہ نے کہا تو سب اسکے انداز پر ہنس پڑے۔۔۔

"لیکن پھر بھی۔۔۔"بلال بولا۔۔۔

"کیا پھر بھی میں نے تو کھلایا نہیں تھا اپنے ہاتھوں سے جو یوں شکایتیں کر رہے ہو۔۔۔"وہ تیز لہجے میں بولی۔۔تو بلال نے اس پھولن دیوی کے سامنے منہ بند رکھنے ہی میں عافیت جانی۔۔۔

سلامی کے فورا بعد رخصتی کا شور اٹھا۔۔۔پہلے ایہا کی رخصتی ہونی تھی۔۔۔ایہا کو لا کر تخت پر بٹھایا گیا۔۔۔پہلے سب بزرگ خواتین اس سے ملیں پھر گھر کے مرد اسکے بعد سب سے آخر میں لڑکیاں۔۔۔۔سب لڑکیاں اس سے مل کر خوب روئیں اور اسے بھی خوب رلایا۔۔۔یہاں تک کہ میک اپ بھی بہہ گیا۔۔۔

"بس کرو اور کتنا روؤ گی۔۔"مہر نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے اسکی پیٹھ تھپکی۔۔۔

"مہر مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔"وہ آنسوؤں کے درمیان بولی۔۔۔

"ارے اس میں ڈرنے کی کیا بات ہے۔۔۔ہم لوگ کل صبح آئنگے نہ لینے۔۔۔۔"مہر نے اسے تسلی دی۔۔۔

"تم لوگ بھی چلو نہ ساتھ میں۔۔۔"اسنے کہا۔

" دماغ خراب ہو گیا تمہارا۔۔۔ہم لوگ صبح جلدی آجائنگے۔تم پریشان مت ہو۔۔۔"مہر تیز لہجے میں بولتے بولتے رکی کیوں کہ اسے خیال آیا کہ وہ دلہن ہے تبھی آخر میں اسے نرمی سے سمجھایا۔۔۔۔

"اچھا سب کو چھوڑو صرف تم چلو نہ۔۔امی سے میں بات کر لوں گی۔"اسنے مہر کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔تو مہر بدک کر پیچھے ہوئی۔۔۔

"تم واقعی میں سٹھیا گئی ہو۔۔۔ میں تمہارے دلہن ہونے کا لحاظ کر رہی ہوں۔۔۔۔ ورنہ ابھی دو چپیڑیں لگاتی۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔۔۔

"دیکھو اب اگر تم لوگوں میں سے کوئی بھی میرے ساتھ نہیں گیا نہ تو میں بھی نہیں جانے والی۔۔۔" اسنے منہ پھلایا۔۔۔۔

"ایبہا یہ کوئی نوٹنکی کرنے کا وقت نہیں ہے۔۔۔ شرافت سے اپنا ڈرامہ بند کرو اور عزت سے رخصت ہو سمجھی نہیں تو۔۔۔ ابھی اگر نانی کو بلایا نہ تو جوتی مارتے ہوئے رخصت کریں گی۔۔۔" مہر دانت کچکچاتے ہوئے کہا۔

"اب میری شادی ہوگئی تو تم لوگ ایسا کرو گی۔۔ ضروری ہے میں ہی رخصت ہو کر جاؤں وہ دلہا نہیں رہ سکتا یہاں پر۔۔۔" وہ منہ بسور کر۔۔۔۔

"ایبہا۔۔ ایبہا۔۔۔ تم کو مار کھانا ہے تم ڈائریکٹ بول سکتی ہو اسکے لئے ضروری نہیں یوں اوٹ پٹانگ کی باتیں کرو۔۔۔ ویسے بھی تمہاری باتیں سن کر میں نے بمشکل اپنے ہاتھوں کو روک کر رکھا ہے۔۔۔ لیکن اگر تم اسی طرح باتیں کرو گی تو کوئی گارنٹی نہیں کہ میں اور اپنے ہاتھوں کو روک سکوں گی اور تمہارے دلہن ہونے کا لحاظ کئے بغیر میں دھر دوں گی تین چار۔۔۔ اس لئے اپنی عافیت اور بھلائی چاہتی ہو تو یہ گٹر منہ بند ہی رکھو۔" مہر نے نہایت تحمل سے کہا۔۔۔

"میں تم لوگوں سے بات نہیں کروں گی۔۔۔ اب دیکھنا تمہارا وقت آئے گا تو میں بھی کیا کرتی ہوں۔۔۔" اسنے مہر کو دھمکایا۔۔۔

"ہاں نہ کرو بات۔۔۔۔ میں بھی کوئی مری نہیں جا رہی ہوں تم سے بات کرنے کے لئے۔۔۔۔ اور میری فکر مت کرو میں تمہاری طرح ڈرامہ کوئین ہرگز نہیں بنوں گی۔۔۔۔" مہر اسکا دوپٹہ سیٹ کرتے ہوئے بولی۔۔۔ پھر اسکے کچھ دیر بعد ہی وہ رخصت ہو گئی۔۔۔۔ اسنے امی سے بھی کہا کہ ساتھ میں کسی کو بھیجے جس پر امی نے اسکے رخصت ہونے کا لحاظ کئے بغیر جو لتے لیئے کہ وہ بول کر پچھتائی۔۔۔ اور کچھ بعید نہ تھا کہ وہ اسے تین چار لگا بھی دیتیں جو اتنے سارے لوگ نہ ہوتے تو۔۔۔ اسے رخصتی کے ٹائم گاڑی میں بیٹھتے ہوئے شاریہ نے اسے موبائل پکڑایا جسے اسنے اپنی پرس میں ڈال لیا۔۔۔۔

-------------*------------*---------------

اب اشارہ کو رخصت ہونا تھا۔۔۔۔ اس سے ملتے ہوئے وہ لوگ زیادہ روئیں نہیں کیوں کہ ان سب ینگ پارٹی کو بھی اشارہ کے ساتھ رخصت ہو کر جانا تھا۔۔۔۔ اور وہاں سے ان سب کو عالم کی طرف سے شرکت کرنی تھی۔۔۔ پھر ساری ینگ پارٹی بھی جلد ہی دلہا دلہن کے ساتھ رخصت ہو گئی۔

--------*-----------*----------

ایہا گاڑی میں بیٹھی سڑ سڑ کر رہی تھی۔۔۔۔۔ جب وہ رو رو کر تھک گئی تو اسنے آس پاس نظر دوڑائی۔۔۔ گاڑی میں صرف تین ہی لوگ تھے ڈرائیور ایہا اور عارفین۔۔۔ باقی سارے دلہا دلہن کا ویلکم کرنے کے لئے پہلے ہی نکل گئے تھے۔۔۔

کچی کراری جوانی کنواری

ہوں میٹھی سپاری میں ہائے توبہ

نینا کٹیلے جو لاگے تو چھیلے

جیا باری باری رے ہائے توبہ

تو لے موقع آج کر سودا

دل تیر ادے دے تو بدلے میں دے دوں میں

جادو کی جھپی لے جا تو ابھی

ملوں گی پھر نہ دوبارہ

ہونٹوں سے پپی لے جا تو ابھی

ملوں گی میں نہ دوبارہ

جادو کی جھپی دے دے جادو کی جھپی

ہونٹوں سے پپی دے دے جادو کی جھپی

ابھی وہ بیٹھی کچھ سوچ ہی رہی تھی جب اچانک سونگ سٹارٹ ہو گیا۔۔۔ اسنے بوکھلا کر ادھر ادھر دیکھا۔۔ اسے محسوس ہوا کہ یہ سونگ اسی کے پاس بج رہا ہے۔۔۔ اسے فوراً اپنے موبائل کا خیال آیا۔۔۔ اسنے جلدی سے اپنی پرس سے موبائل نکالا۔۔۔ دیکھا تو وہی بج رہا جس پر الارم سیٹ تھا۔۔۔۔۔ وہ جلدی سے موبائل کا لاک کھولنے لگی جو کسی صورت کھلنے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔ یا اللہ یہی تو پن ڈالا تھا میں نے پھر کھل کیوں نہیں رہا یہ۔۔۔۔ وہ جھنجھلا کر بولی۔۔۔ پھر اسکے دماغ میں کلک ہوا۔۔۔ یہ ضرور ان لوگوں کی شرارت تھی۔۔۔ جو ان لوگوں نے یہ واہیات سونگ الارم پر سیٹ کیا تھا اوپر سے لاک بھی چینج کر دیا تھا۔۔۔۔۔ وہ آواز کم کرنے کے

لئے سپیکر پر ہاتھ رکھنے لگی۔۔۔ ڈھنگ کا سونگ ہوتا تو چلتا بھی۔۔۔ جتنا واہیات یہ سونگ تھا نہ اسے سوچ کر شرمندگی ہونے لگی کہ وہ جو اسکے بازو ہی میں بیٹھا تھا وہ کیا سوچ رہا ہو گا اسکے بارے میں کہ وہ اس طرح کہ سونگ سنتی ہے۔۔ لاحول ولا قوت۔۔۔ پھر خدا خدا کر کے وہ خود ہی بند ہو گیا جس پر ایہانے سکون کی سانس لی۔۔۔ سونگ کے بند ہوتے ہی پھر ہر طرف خاموشی چھا گئی۔۔۔ اسے حیرت ہوئی تھی کہ جب سے وہ کار میں بیٹھی تھی اسنے (عارفین) بات نہیں کی تھی نہ ہی ایہانے اب تک اسکی آواز سنی تھی۔۔۔ چلو خیر میرا ہی فائدہ تھا۔۔۔ اسنے سوچا۔۔۔ کہ پھر سے موبائل بجنے لگا۔۔۔۔

سیلی پیلی پا کے او بلم

توڑ دے بھرم

چھوڑ دے گھبرانا

بجائے تو یہ دور سے ہارن کیا

دل کے سارے بٹن کھول دے

کھل کے بول دے

سہمے رہیو نا

بتا دے تیرا آج ہے پلان کیا

آج بجلی بھی گروانی ہے

فائر بھی لگوانی ہے

جو تو آ کے ہمرے ساتھ میں ما

آ آ آ آ کے

کمریا...

ہلا دے ہلا دے

ہلا دے ہلا دے

نجریا...

ملا دے ملا دے

ملا دے ملا دے

کمریا...

ہلا دے ہلا دے

ہلا دے ہلا دے

نجریا...

ملا دے ملا دے

ملا دے ملا دے

اسنے بوکھلا کر موبائل بند کرنا چاہا۔۔۔ مگر بوکھلاہٹ میں وہ بھی بند نہ ہو رہا تھا۔۔۔۔ ان لوگوں نے پتا نہیں کون سے جنم کا بدلہ لیا تھا اس سے جو ڈھونڈ ڈھونڈ کر واہیات سونگ لگائے تھے۔۔۔۔

ہو ہائے رے میرا دل لے لے

ہائے رے میری جاں لے لے

بدلے میں تو تھوڑی سی ہاں تھوڑی سی

تو کمریا ہلا دے

ہائے رے میرا دل لے لے

ہائے رے میری جاں لے لے

ہو دل میں تو تھوڑی سی ہاں تھوڑی سی تو

کمریا...

ہلا دے ہلا دے

ہلا دے ہلا دے

وہ کافی کوشش کرتی رہی مگر وہ بند ہو کہ نہ دے۔۔۔ پھر عارفین نے اس سے موبائل لیا اور اسے ڈائریکٹ سوئچ آف کر دیا۔۔۔ موبائل آف ہوتے ہی اسنے تشکر کا سانس لیا۔۔ اور نظریں اٹھا کر اپنے بازو میں دیکھا۔۔۔ اسنے ابھی تک اسے نہیں دیکھا تھا۔۔ مہر وغیرہ نے بھی اسے فوٹو کی آفر کی تھی مگر اسنے انکار کر دیا تھا۔۔۔ وہ کنکھیوں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔ جیسے ہی اسکی نظر اسکے چہرے پر پڑی وہ شوکڈ رہ گئی۔۔۔ پھر اسنے آنکھیں مسلیں کہ کہیں وہ اس کا وہم تو نہیں مگر وہ عارفین ہی تھا۔۔۔ جو مسکراتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

"یا اللہ مجھے کیا ہو گیا ہے جو ہر جگہ مجھے وہی دکھائی دے رہا ہے۔۔۔۔" وہ پریشانی سے بڑبڑائی۔۔۔۔۔ جسے عارفین نے بخوبی سنی۔۔۔۔ اسکی بات سن کر اسکی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔۔۔۔

"ایہا تیرا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔۔ جو تو اوٹ پٹانگ کا سوچ جا رہی ہے۔۔۔۔۔ اللہ کا نام لے اور پھر دیکھ۔۔" اسنے کہا اور ڈرتے ڈرتے پھر اسے دیکھا مگر وہ ویسے ہی رہا۔۔۔۔۔ اب اسنے خود کو دو تین تھپڑ رسید کئے۔۔۔۔۔ اور پھر دیکھا۔۔۔ وہ ابھی بھی ویسے ہی بیٹھا اسکی کاروائی دیکھتا رہا۔۔۔۔

" بس مسز۔۔۔ اب خود کو اور تکلیف نہ دیں۔۔۔۔" جب وہ پھر سے خود کو مارنے لگی تو عارفین نے اسکے ہاتھ پکڑ لئے۔۔۔

" آپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔۔" وہ حیرت سے بولی۔۔۔

" اپنی مسز کو رخصت کروا کر لے جا رہا ہوں۔۔۔۔" اسنے اطمینان سے کہا۔۔۔

" کیا مطلب کہاں؟؟" وہ پریشان ہو کر پوچھنے لگی۔۔۔

" ظاہر سی بات ہے اپنے گھر مسز اور کہاں۔۔۔" اسنے کہا۔۔۔ اور وہ اسکی بات کا مفہوم سمجھنے لگی۔۔۔ اسکا مطلب یہ مجھے پھر سے کڈنیپ کر کے لے جا رہا ہے۔۔۔۔ بس اس سے آگے اس سے کچھ سوچا نہ گیا اور وہ دھڑام سے گرنے والی تھی جب عارفین نے اسے اپنے طرف کھینچا۔۔۔ جو آخری منظر اسکے ذہن کے پردوں پر لہرایا وہ عارفین کا خود پر جھکنا تھا اور اسکے بعد وہ دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو گئی۔۔۔

اسے اچھے سے کنگال کرنے کے بعد ان لوگوں نے بیڈروم میں جانے دیا تھا۔۔۔ عالم خوشگوار موڈ میں بیڈروم میں داخل ہوا۔۔۔ دروازہ لاک کرنے کے بعد وہ بیڈ کی طرف آیا۔۔۔ جو پورا گلابوں کی لڑیوں سے ڈھکا ہوا تھا۔۔۔ وہ

لڑیوں کو ایک طرف کر تا بیٹھ گیا۔۔۔ سامنے ہی وہ دلہن بنی بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ اسے دیکھ کر عالم کو حیرت ہوئی کیوں کہ وہ اس طرف پیٹھ کر کے بیٹھی تھی۔۔

"السلام علیکم!" عالم نے کہا۔۔ مگر اسنے کوئی جواب نہ دیا۔۔۔

"کیا ہوا تم کچھ بول کیوں نہیں رہی اور اس طرح کیوں بیٹھی ہو۔۔۔" وہ اسے خاموش دیکھ کر بولا۔۔۔ مگر پھر بھی وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔۔۔۔ کچھ دیر تو عالم اسے یوں ہی دیکھتا رہا پھر جب اسکی برداشت جواب دینے لگی تو اسے شانے سے پکڑ کر اسکا رخ اپنی طرف کرنے لگا مگر وہ ملنے کو تیار نہ تھی۔۔۔ اب عالم کو غصہ آنے لگا۔۔۔ اسنے اسے جھٹکے سے اپنی طرف کیا۔۔ اور شانے سے پکڑ اسے اپنے سامنے کیا اور جیسے ہی عالم نے گھونگھٹ ہٹا کر اسے دیکھا اسکا منہ حیرت سے کھل گیا اور آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی۔۔۔ اسے اس طرح دیکھ کر مقابل نے دوپٹہ اتار کر ایک سائیڈ میں پھینکا اور ہنس ہنس کر لوٹ

پوٹ ہو گیا۔۔۔۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟؟" وہ دانش کو یوں ہنستے دیکھ کر حیرت کے جھٹکے سے باہر آیا۔۔۔ اور کڑے تیور لئے پوچھنے لگا۔۔۔

"میں بس ایسے ہی دیکھنے آیا تھا کہ تم اپنی بیوی کو کیسے ٹریٹ کرتے ہو۔۔۔ ویسے یار بہت جنگلی ہو۔۔۔ میرا کندھا ہی ہلا کر رکھ دیا۔۔۔ اگر بھابھی کا کندھا ہوتا نہ تو پکا ٹوٹ چکا ہوتا۔۔۔ شکر کرو میں تھا۔۔۔" وہ اپنا کندھا سہلاتا ہوا بولا۔۔۔۔۔ تو عالم اسے گھور کر رہ گیا۔۔۔

"بتا اشارہ کہاں ہے؟؟" اسنے پوچھا۔۔۔

"وہ گلیری میں ہیں۔۔۔" دانش بولا۔۔۔اور بڑی بے نیازی سے انگڑائی لیتے ہوئے بیڈ پر پھیل کر لیٹ گیا۔

"سچ میں بڑی نیند آرہی ہے۔۔۔" وہ جمائی لیتے ہوئے بولا۔۔۔اسکی اس بے نیازی پر گیلری کی طرف جاتا عالم رکا اور اسے گھورنے لگا۔۔۔۔۔

"یہ تو مجھے اتنے پیار سے کیوں دیکھ رہا۔۔۔کیا بہت اچھا لگ رہا ہوں۔۔۔۔" اسنے انجان بن کر پوچھا۔۔۔

"چل اب چپ چاپ سے باہر نکل جا۔۔۔" عالم نے اسے باہر کا راستہ دکھایا۔۔۔

"اب ایسا کرے گا تو دوست کو کمرے سے باہر نکالے گا۔۔۔۔" وہ بیڈ پر پسر کر بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔

"ہاں کروں گا ایسا۔۔۔۔اسی لئے اب عزت سے باہر نکل جا نہیں تو دھکے مار کے نکالوں گا۔۔۔۔" عالم نے اسے زبردستی بیڈ سے اٹھایا۔۔۔۔

"دیکھ ابھی نکاح ہو کر بارہ گھنٹے بھی نہیں ہوئے اور تو اتنا بدل گیا کہ مجھے کمرے سے دھکے دے کر نکال رہا ہے۔۔۔ایسی دوستی۔۔۔" وہ بولا۔۔۔۔

"چل ابھی جا کل جو بھی بکواس کرنا ہے کر لینا۔۔۔ابھی شرافت سے نکل۔۔۔۔" عالم نے اسے دروازے کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔

"لیکن تو مجھے نکال کیوں رہا ہے۔۔۔۔پہلے بھی تو میں یہی سوتا تھا اکثر اب کیا اعتراض ہے۔۔۔" وہ معصوم بن کر بولا۔۔۔۔

"اعتراض کے بچے۔۔۔اگر تو ایک سیکنڈ میں یہاں سے غائب نہیں ہوا تو۔۔۔میں سچ میں دھکے مار کر نکالوں گا۔۔۔۔" اسنے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔۔

"ابے جارہاہوں یار تو تو سریس ہی ہو جاتا ہے۔۔۔ لیکن یہ تو بتا تو مجھے یہاں سونے کیوں نہیں دے رہا۔۔۔"
جاتے جاتے رک کر وہ شرارت سے پوچھنے لگا۔۔۔ مگر جیسے اسکے ہاتھ کو چپل کی طرف بڑھتے دیکھا وہاں سے کھسکنے ہی میں عافیت جانی۔۔۔ اسکے جانے کے بعد عالم سکون کی سانس لیتا گیلری کی طرف بڑھا۔۔۔ گیلری میں آکر اسنے اشارہ کی تلاش میں ادھر ادھر نظریں دوڑائیں۔۔۔ اسے وہ ایک چیر پر بیٹھی نظر آئی۔۔۔ اسے دیکھ کر عالم کو شرارت سوجھی وہ چپ چاپ دبے پاؤں اسکے پیچھے جاکر کھڑا ہو گیا۔۔۔۔ پھر اسے پیچھے سے ہی اپنی بانہوں کے حصار لے لیا اور اسکے شانے پر سر رکھ کر اسکے رخسار پر بوسہ دیا۔۔۔ بوسہ دیتے ہی اسے کچھ عجیب محسوس ہوا اور وہ کرنٹ کھا کر پیچھے ہٹا۔۔۔

---------*------------*-----------

جب اسے ہوش آیا تو وہ بیڈ روم میں تھی۔۔۔ اسنے اطراف میں دیکھا تو وہاں اسکے سوا کوئی نہ تھا۔۔۔ وہ اٹھ کر روم کا جائزہ لینے لگی۔۔۔ یہ کافی بڑا سا ماسٹر بیڈ روم تھا۔۔ روم کی تھیم نیوی بلیو، سکائی بلیو اور وائٹ تھی۔۔۔ روم کے وسط میں بڑا سا بیڈ تھا۔ جو گلاب اور موگرے کے پھولوں سے بڑی ہی خوبصورتی سے سجا ہوا تھا۔۔۔ بیڈ کے ایک سائیڈ ڈریسنگ ٹیبل تھا اور دوسری طرف سائیڈ ڈرا۔۔۔ سامنے ہی ایک ڈور تھا جو شاید ڈریسنگ روم کا تھا۔۔۔ اسکے بازو ہی میں واشروم تھا۔۔۔ ایک طرف ونڈو کے بجائے گلاس ڈور تھا جو یقینا گیلری کا تھا۔۔۔ بیڈ سے اوپر والی وال پر عارفین کی بڑی سی فریم شدہ تصویر لگی تھی۔۔۔ جس میں وہ مسکراتے ہوئے سامنے دیکھ رہا تھا۔۔ ایہا کو محسوس ہوا گویا وہ اسی کو دیکھ رہا ہو۔۔۔ اسنے فورا نظریں ہٹائیں۔۔۔ اسے دیکھ کر ہی ایہا کو دھیان آیا کہ وہ کہاں پر ہے۔۔ وہ سوچنے لگی کہ عارفین کیسے کار میں آیا۔۔۔ اور وہ کہاں گیا جس سے اسکا نکاح ہوا

تھا۔۔۔وہ سب سوچ کر الجھ رہی تھی۔۔۔اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔۔کہ وہ کیا کرے۔۔وہ یہی سب سوچتے سوچتے اپنا لہنگا سمبھالتی گلاس ڈور دھکیل کر باہر نکل گئی۔۔جیسے ہی وہ باہر آئی ایک ٹھنڈے ہوا کے جھونکے نے اسکا استقبال کیا۔۔۔۔وہ گہری سانس لیتی خود کو پر سکون کرنے لگی۔۔۔۔۔پھر جب کچھ دیر بعد اسکا ذہن کچھ سوچنے سمجھنے کہ قابل ہوا۔۔۔اسی وقت اسے کوئی آواز آئی۔۔۔اسنے غور کیا تو آواز بیڈروم سے آئی تھی۔۔۔اسنے باہر سے ہی جھانکا تو دیکھا وہاں عارفین تھا۔۔۔وہ فورا چھپ گئی اور ادھر ادھر کوئی چیز تلاشنے لگی۔۔۔آج تو اسے سبق سیکھا کر ہی رہوں گی۔حد ہی ہوگئی ایک دم لٹھ لے کر ہی پیچھے پڑ گیا ہے۔پھر اسکی نظر میں جلد ہی ایک بڑا سا ڈنڈا آگیا جو سائیڈ پر رکھا ہوا تھا۔۔۔ایہا اسے لے کر گلاس ڈور سے لگ کر کھڑی ہوگئی اور باہر دیکھا تو وہ اسی طرف آرہا تھا۔۔۔اسے اس طرف آتے دیکھ کر وہ گھبرائی پھر خود کو کمپوز کر کے ڈنڈے پر اپنی گرفت مضبوط کی اور چوکنہ ہو کر کھڑی ہوگئی۔۔۔ادھر ایہا کو روم میں نا پا کر وہ پریشان ہوا۔۔۔پھر جب گلیری کے ادھ کھلے ڈور کو دیکھا تو تسلی ہوئی۔۔۔ابھی وہ گلیری میں انٹر ہی ہونے والا تھا جب اسے۔۔۔گلاس ڈور سے ایہا کا دوپٹہ دکھائی دیا۔۔۔پھر زرا غور کرنے پر اسنے دیکھا تو وہ اسے پوری ڈنڈے سمیت نظر آگئی۔۔۔اسے اس طرح اٹینشن کی پوزیشن میں ڈنڈے سمیت دیکھ کر اسے ہنسی آئی مگر وہ ضبط کرتا گیلری میں انٹر ہوا۔۔۔اور اس سے پہلے وہ کچھ کرتی عارفین نے اسے پکڑ کر اپنے قابو میں کیا اور اسکے ہاتھ سے ڈنڈا لے کر ایک سائیڈ میں پھینکا۔۔۔

"مجھے شہید کرنے کا ارادہ تھا کیا مسز؟؟"وہ اسے مسکراتی نظروں سے دیکھ کر بولا جو خود کو چھڑانے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔

"آپ میرے پیچھے کیوں پڑے رہتے ہیں۔۔۔ کوئی اور نہیں ملی آپکو پریشان کرنے کے لئے جو یوں مجھے اٹھا لے آئے۔۔۔" وہ غصے سے بولی۔۔۔۔

"ملتی تو بہت لیکن میں نے سوچا بیوی کے ہوتے ہوئے کسی اور کو کیوں پریشان کروں۔۔۔" اسنے شرارت سے کہا۔۔

"بیوی بیوی سن سن کر تھک گئی ہوں۔۔۔ نہیں ہوں میں آپکی کوئی بیوی شیوی۔۔۔" وہ تیزی سے بولی۔۔

"اب آپکے مکرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔۔ نکاح تو ویسے بھی ہو چکا۔۔" اسنے اسکی بندیا سے چھیڑ چھاڑ کرتے ہوئے کہا۔

"کتنی بار کہوں میں نہیں مانتی اس نکاح کو۔۔۔" وہ اس سے دور ہونے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔۔۔

"اچھا۔۔ لیکن آج جو نکاح ہوا ہے اس کو تو مانتی ہوں گی نہ اس کے لئے تو میں نے فورس نہیں کیا تھا۔" اسنے کہا تو ایہا اسے نا سمجھی سے دیکھنے لگی۔۔۔

"مطلب؟؟" وہ الجھ کر پوچھ رہی تھی۔۔۔

"ارے میری بے وقوف سی مسز لگتا ہے آپ نے نکاح بھی غور سے نہیں سنا اور ایسے ہی قبول ہے کہہ دیا۔۔ نہیں تو اس وقت نہ خود کو خوار کر رہی ہوتی نہ مجھے کرتیں۔۔۔" اسنے ایہا کی ناک دبائی۔۔۔

"کیا مطلب ہے آپ کا؟؟" وہ آخر اسکی گرفت سے نکل کر بولی۔۔۔

"مطلب یہ کہ میں ہی آپ کا شوہر نامدار ہوں۔۔۔ جس کی پہنچ بہت زیادہ ہے۔۔۔ اور وہ جو اگر کوئی آپ کو پریشان کرے تو اسے پیٹنے سے بھی دریغ نہ کرے۔۔۔" اسنے ایہا کی ہونق صورت دیکھ کر شرارت سے کہا۔۔ وہ

کچھ دیر اسکی باتیں سمجھنے کی کوشش کرتی رہی پھر جیسے ہی اسکی بات سمجھ آئی۔۔۔اسنے بے اختیار نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔۔مطلب اسکا نکاح آج بھی اسکے ساتھ ہی ہوا تھا۔۔وہ نکاح کے وقت ذہنی طور پر غیر حاضر تھی اس لئے وہ نام پر بھی غور نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔اسکے گھر والوں کو اسکے لئے یہی پسند آیا تھا۔۔۔اسے یہ تو پتہ تھا کہ رشتہ ولید کے توسط سے آیا اور ولید اسے اچھے سے جانتا ہے مگر اسنے یہ نہیں سوچا تھا کہ وہ عارفین ہی ہو گا۔۔۔کیا تھا اگر وہ ان سب کے اسرار کرنے پر ایک بار اسکی فوٹو ہی دیکھ لیتی اسے پتا تو چل جاتا کہ اسکا نکاح اسکے ساتھ ہو رہا ہے۔۔وہ پتا چلنے پر انکار بھی کر سکتی تھی۔۔۔اور اسے یقین تھا کہ اگر وہ ایک دفع انکار کرتی تو ابو اسے فورس نہیں کرتے۔۔۔۔اسنے بے اختیار خود کو کوسہ کہ کاش ایک بار ہی اس لڑکے کے بارے میں اسنے جاننے کی کوشش کی ہوتی کہ کس سے اسکی شادی ہونی تھی۔۔۔۔تو آج یہ نوبت نہ آتی۔۔۔۔۔اسے سوچ میں غرق دیکھ کر عارفین کو شرارت سوجھی۔۔۔۔اسنے ایہا کو اپنی بانہوں میں اٹھالیا۔۔تبھی ایہا چونک کر اپنی سوچو سے باہر آئی اور خود کو دیکھا تو عارفین نے اسے اٹھایا ہوا تھا۔۔۔

"اتاریں مجھے۔۔" اسنے کسمساتے ہوئے کہا۔

"کیوں؟؟" وہ آنکھوں میں شرارت لئے بولا۔

"میں کہہ رہی ہوں نہ اتاریں۔۔۔" اسنے خود ہی اترنے کی کوشش کی مگر بے سود کیوں کہ اسکی گرفت مزید مضبوط ہو گئی تھی۔۔۔وہ مسکراتے ہوئے اسکی مزاحمت سے محظوظ ہو رہا تھا۔۔۔ادھر ایہا کا دل کر رہا تھا اسکا منہ ہی نوچ لے۔۔۔۔

"آپ اتار رہے ہیں یا نہیں۔۔۔" اسنے غصے سے کہا۔

"نہیں۔۔۔" وہ مزے سے بولا۔۔۔

"دیکھیں اگر آپ نہیں اتاریں گے نہ مجھے تو میں۔۔ تو میں نہ۔۔۔۔۔" وہ کہتے کہتے رکی اور سوچنے لگی کیا بولے کہ یہ فورا اتار دے۔۔۔۔

"تو کیا؟؟" وہ پوچھنے لگا۔۔۔

"تو میں۔۔ تو میں شور مچانے لگوں گی۔۔۔۔" وہ سوچتے ہوئے بول ہی دی۔۔۔ اسکی بات سن کر وہ ہنس دیا۔۔۔۔

"مچائیں شور کس کا ویٹ کر رہی ہیں۔۔" وہ اسے خاموش دیکھ کر بولا۔۔۔ اسے پتا تھا وہ ایسا کچھ نہیں کرے گی۔۔۔

"آپ نہایت ہی واہیات انسان ہے۔۔۔" اسنے کہا۔۔ اسکے اندر اتنی ہمت بلکل بھی نہیں تھی کہ وہ یوں انجان جگہ شور وغیرہ مچاتی۔۔۔ اور پھر اگر ایسا کرتی بھی تو کیا فائدہ ہوتا۔۔۔

"کتنی دفع بتائیں گی۔۔۔" وہ اطمینان سے کہتا اسے لئے روم میں آگیا۔۔۔ پھر خود ہی اسے احتیاط سے بیڈ پر بٹھا دیا۔۔۔ اسکے پاس بیٹھ کر اسکی چوڑیاں اتارنے لگا۔۔۔ ایہانے فورا اپنا ہاتھ پیچھے کیا۔۔۔ جسے عارفین نے پھر سے پکڑ لیا۔۔۔۔

"دور ہٹیں میں خود ہی اتار ہی لوں گی۔۔۔" اسنے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا۔

"میرے اتارنے میں کیا مضائقہ ہے۔۔۔" وہ پوچھنے لگا۔۔

"بس مجھے نہیں اتروانہ آپ سے۔۔۔" اسنے کہا اور خود ہی اتارنے لگی۔۔۔

"کیوں نہیں اتروانا۔۔۔" وہ پھر سے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا۔۔۔

"عجیب جھکی انسان ہیں آپ۔۔۔جب میں نے منع کر دیا ہے پھر بھی جھک لگا کر بیٹھے ہیں۔۔۔" اسنے ہاتھ چھڑانا ترک کر دیا۔۔۔ورنہ رات بھر یہی سلسلہ چلتا رہتا۔۔۔

"ہو گیا شوق پورا۔۔۔اب میں جا رہی ہوں چینج کرنے۔۔۔۔" پھر جب وہ ساری چوڑیاں اتار چکا تو ایہا کھڑی ہو گئی۔

"کہاں ابھی میں نے تو کچھ کیا ہی نہیں۔۔۔" وہ اسے دوبارہ بیٹھاتے ہوئے بولا۔

"اب کونسا شوق باقی ہے جو نہیں کیا۔۔۔" اسنے جھنجھلا کر کہا۔پہلے ہی اسکا دماغ الجھا ہوا تھا۔۔۔اور اب اسکی حرکتیں۔۔۔۔

"واہ مسز۔۔۔۔آپ تو ایسے بول رہی ہیں جیسے میرے شوق ہی تو پورے کرتی رہتی ہیں۔۔۔ڈیٹ میں خیر ٹرخا دیا تھا مگر اب میں یہاں نہیں ٹرخنے والا۔۔۔" وہ اسکی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔۔۔اسکے انداز سے ایہا کے دماغ میں خطرے کی گھنٹی بجی۔۔۔۔وہ پیچھے ہو گئی۔۔۔

"کونسی ڈیٹ؟؟" وہ حلق کو تر کرتے ہوئے بولی۔۔۔

"ایک ہی ڈیٹ مارنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے اب تک خیر سے۔۔وہ بھی آدھی ادھوری۔۔" وہ سرد آہ بھرتے ہوئے بولا۔۔۔تو ایہا کو یاد آیا کہ وہ کس ڈیٹ کی بات کر رہا ہے۔۔۔

"مجھے چینج کرنا ہے۔۔۔" اسنے کہا۔۔

"تو میں نے کب منع کیا ہے چینج کرنے سے۔۔" وہ بولا تو ایہا سکون کی سانس لیتی وہاں سے اٹھنے لگی۔۔۔

"کہاں؟؟" اسے اٹھتے دیکھ کر اسنے کہا۔۔۔۔

"چینج کرنے۔۔" وہ بولی۔۔۔

"لیکن میں نے یہ تھوڑی کہا ہے کہ یہاں سے جائیں۔۔۔" اسنے شوخی سے کہا۔۔۔

"پھر چینج کیسے کروں گی۔۔۔" وہ ناسمجھی سے پوچھنے لگی۔۔۔

"یہیں کرلیں۔۔۔" اسنے بظاہر سنجیدگی سے کہا۔۔ مگر اسکی آنکھوں میں شرارت رقصاں تھی۔۔۔پہلے تو وہ اسکی بات کا مفہوم سمجھنے لگی پھر جیسے ہی بات اسے سمجھ آئی۔۔اسکا چہرہ لمحے کے ہزارویں حصے میں سرخ ہوا۔۔۔

عارفین نے دلچسپی سے اسکے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھا۔۔۔

"تو پھر کیا ارادہ ہے۔۔۔" وہ اپنے اور اسکے درمیان فاصلوں کو ختم کرتے ہوئے ذومعنی انداز میں بولا۔۔۔۔ ایہا کی تو سٹی ہی گم ہوگئی تھی۔۔۔۔ اسکے انداز دیکھ کر۔۔ اسنے نروس ہو کر ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا۔۔ وہ بغور اسکی اٹھتی گرتی پلکوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

تیرے بن سنی سنی ہیں باہیں

تیرے بن پیاسی پیاسی نگاہیں

پھر سے ایہا کا موبائل بج اٹھا تھا۔۔۔نہ جانے ان لوگوں نے کتنے الارم لگا رکھے تھے۔۔۔۔ عارفین اسے دیکھتے ہوئے گانے کے بولو میں کھونے لگا۔۔۔

تیرے بن بے اثر میری آہیں تیرے بن

عاشق بنایا

عاشق بنایا

عاشق بنایا آپ نے

عاشق بنایا

عاشق بنایا

عاشق بنایا آپ نے

تیرے بن لمحہ ستائے

تیرے بن بے قراری جلائے

تیرے بن چین مجھکو نا آئے تیرے بن

تیرے بن لمحہ ستائے

اس پر جھکتا وہ اسکی قربت میں مدہوش سا ہو رہا تھا۔۔۔۔۔۔ اسنے کبھی سوچا ہی نہ تھا کہ اتنی جلدی اسے اسکی محبت مل جائے گی۔۔۔۔ اسے یہ سب خواب لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

آرے پریتم پیارے

بندوق میں نا تو گولی میرے

ابھی وہ ڈھنگ سے اسے محسوس بھی نہ کر پایا تھا۔۔۔۔ جب موبائل پھر بجنے لگا۔۔۔ ان لوگوں نے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی انھیں پریشان کرنے میں۔۔۔

آرے پریتم پیارے

بندوق میں نا تو گولی میرے

سب آگ تو میرے کرتی رہے

ذرا ہکا اٹھا زرا چلم جلا

عارفین بدمزہ سا اٹھا اور موبائل ڈھونڈنے لگا۔۔۔ پھر اسکی بیٹری ہی نکال کر ہی رکھ دی۔۔۔ نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسوری۔۔۔ پھر وہ ایہا کی طرف پلٹا جہاں خالی بیڈ اس کا منہ چڑھا رہا تھا۔۔۔ وہ موقع کا فائدہ اٹھا کر واشروم میں بند ہو چکی تھی۔۔۔ وہ بھی مسکراتا ہوا واڈروب کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

------------------*------------------*---------------

رضوان اپنے گال پر ہاتھ رکھ کر پلٹا۔۔ اسے دیکھ کر تو عالم کو نئے سرے سے غصہ آیا۔۔

"کیا بات ہے بڑا پیار آرہا ہے مجھ پر۔۔۔" وہ مزے اسکے تاثرات دیکھتے ہوئے بولا۔۔

"تو یہاں کیا کر رہا ہے۔۔؟؟" اسنے غصے سے کہا۔۔۔

"کچھ نہیں بس سوچا کہ تیرے بیڈروم کی گیلری بہت دن سے نہیں دیکھا تو سوچا کیوں نہ آج ہی دیکھ لوں۔۔" وہ معصوم سی شکل بنا کر بولا۔۔

"کیوں آج کے بعد دوبارہ کبھی دیکھنے نہیں ملتی کیا یا تو نے فوت ہو جانا تھا۔۔ اور یہ دوپٹہ اوڑھ کر دیکھنا ضروری تھا ۔۔" اسنے دانت پیستے ہوئے اسکے سر سے دوپٹہ اتار کر پھینکا۔۔

"نہیں بس سوچا کچھ نیا ٹرائی کروں۔۔" وہ دانت نکوس کر بولا۔۔

"تم لوگ کس بات کا بدلہ لے رہے ہو مجھ سے۔۔" اسنے بس رونے کی کسر چھوڑی تھی۔۔۔

"کیوں میں نے کون سا بدلہ لیا۔۔۔" اسنے انجان بن کر پوچھا۔۔۔

"اب اور کون چھپا ہے روم میں جلدی بتا اور لے کر نکل ورنہ بعد میں۔۔۔میں کوئی لحاظ نہیں کروں گا۔۔" وہ تحمل سے بولا۔۔۔

"لحاظ تو تو نے ابھی بھی نہیں کیا۔۔" اسنے گال کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

"اب اگر تو یہاں سے گیا نہیں نہ۔۔۔تو جو تھوڑا بہت لحاظ رہ گیا ہے نہ تو اس سے بھی جائے گا۔۔" وہ اسے گھور کر بولا۔۔۔

"عالم تیری طبیعت ٹھیک ہے نہ۔۔۔یہ شادی نے تیرے دماغ پر اثر تو نہیں کر دیا۔۔" اسنے تشویش سے کہا۔۔جو کہ ظاہر ہے اسے تپانے کے لئے تھی۔۔۔

"تو نکل یہاں سے نہیں تو پٹے گا مجھ سے۔۔۔" وہ بگڑے موڈ سے بولا۔۔۔جو ان لوگوں کی دین تھا۔۔۔

"جا رہا ہوں یار نہیں تو تیرا کوئی بھروسہ۔۔۔۔" اسنے کہا اور روم سے نکل گیا۔۔۔اس کے جانے کے بعد عالم نے اچھے سے پورے روم کو چیک کیا کہ کہیں کوئی چھپ کر تو نہیں بیٹھا۔۔۔یہاں تک کہ واڈروب اور واشروم بھی دیکھ لیا۔۔۔جب اسے یقین ہو گیا کہ سچ میں کوئی نہیں ہے وہ آکر صوفہ پر بیٹھ گیا۔۔پتا نہیں اشارہ کو کہاں چھپا کر رکھا تھا ان لوگوں نے۔۔۔وہ اسے ہی سوچ رہا تھا جب اسے چوڑیوں کی آواز آئی۔۔۔۔وہ چونکا اور آس پاس دیکھا جب آواز بیڈ سے آ رہی تھی وہ چل کر بیڈ تک آیا اور لڑیاں ہٹا کر دیکھا تو کوئی بڑا سا گھونگھٹ لئے بیٹھا تھا۔۔۔اسے شک تھا کہ یہ بھی انھیں لوگوں کی کوئی حرکت ہو گی۔۔۔وہ جب گیلری میں گیا تھا جبھی کوئی اندر آیا ہو گا۔۔۔ان لوگوں کے بارے میں سوچ کر پھر سے غصہ عود کر آیا۔۔۔وہ آگے بڑھا اور ایک جھٹکے سے گھونگھٹ اپنی طرف

کھینچا اسکے گھونگھٹ کھینچتے ہی اسے نسوانی چیخ سنائی دی آواز سن کر وہ بوکھلایا کیوں کہ یہ اشارہ کی آواز تھی۔۔ وہ فورا اسکی طرف بڑھا جو اب زور و شور سے آنسو بہانے میں مصروف تھی۔۔۔

"اوہ۔۔۔ سوری آئے ایم ویری سوری۔۔۔" وہ اسے خود سے لگاتے ہوئے بولا۔۔۔ اور اسکی پیٹھ سہلانے لگا۔۔۔ جب وہ جی بھر کر رو چکی تو جھجکتے ہوئے اس سے الگ ہوئی۔۔

"کہیں لگا تو نہیں۔۔۔" وہ اس سے پوچھنے لگا۔۔۔ اشارہ نے کچھ نہیں کہا بس اسے غصے سے گھور کر رہ گئی۔۔۔

"یار کچھ بولو تو سہی۔ کہیں چوٹ تو نہیں لگی۔۔" اسنے اشارہ کو خاموش دیکھ کر کہا۔۔۔

"ایسے کوئی جنگلیوں جیسے گھونگھٹ اٹھاتا۔۔" اسنے غصے سے کہا۔۔۔

"ارے مجھے لگا یہ رضوان وغیرہ مستی کر رہے ہیں۔۔۔ یہ ایمی نے ہی انھیں سب انسٹرکشن دئے ہوں گے۔۔۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔ یار تمہاری قسم۔۔۔۔" وہ اسے دیکھتا یقین دلانے والے انداز میں بولا۔۔۔۔ جو شکی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔ جیسے ہی اسنے ایمی کا نام سنا اسکا موڈ آف ہو گیا۔۔۔ وہ اس وقت اسے بھول بھال چکی تھی مگر عالم کے منہ سے اسکا نام سن کر وہ بدمزہ ہو گئی۔۔ اور اٹھ کر جانے لگی۔۔۔ تو عالم نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا جسے اشارہ نے غصے سے گھورتے ہوئے زبردستی چھڑا لیا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔ ادھر پیچھے عالم اسے منانے کے طریقے سوچنے لگا۔۔

-------*-------------*-----------------

عارفین چینج کر کے آچکا تھا۔۔۔اور اب آدھے گھنٹے سے ایہاکا ویٹ کر رہا تھا جو لگ رہا تھا واشروم میں ہی سو گئی تھی۔۔۔اسے پتا تھا وہ جان بوجھ کر باہر نہیں آرہی تھی۔۔۔جب اس سے مزید برداشت نہیں ہوا تو اٹھا اور واشروم کی طرف آگیا۔۔۔

"مسز کیا ساری رات اندر ہی گزرانے کا ارادہ ہے۔۔" وہ ڈور ناک کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔مگر اندر سے کوئی جواب نہ آیا۔تو اسے ایک آئیڈیا سوجھا۔۔

"اگر آپ دو منٹ میں باہر نہیں آئی تو۔۔۔میں ڈوپلیکٹ کی سے ڈور کھول لوں گا۔۔۔۔" وہ شرارتی مسکراہٹ دباتا بولا۔۔اسے پتا تھا اسکی دھمکی کارگر ہوگی۔۔۔ابھی ایک منٹ بھی نہیں گزرا تھا جب ہی وہ جھجکتے ہوئے واشروم سے باہر آئی۔۔۔اسنے کاٹن کا ہلکا سوٹ پہنا تھا۔۔۔۔وہ اس کے پاس سے ہو کر صوفہ پر جانے لگی۔۔۔تو اسنے اسے روکا اور ہاتھ پکڑ کر بیڈ پر لے آیا۔۔۔۔پھر اسکے بال ایک سائیڈ پر کئے جس وہ کسمسا کر پیچھے ہٹی۔۔۔

"ٹینشن نہ لیں میں زبردستی کا قائل نہیں۔۔منہ دکھائی دینی بلکہ پہنانی ہے۔۔" وہ اسکی جھجک سمجھ گیا تھا اسی لئے وضاحت کرتے ہوئے بولا۔۔اور آگے بڑھا پھر جھک کر اسے چین پہنانے لگا۔۔۔جس کا لاکٹ ہارٹ شیپ کا تھا اور اس میں ڈبل اے لکھا ہوا تھا۔۔۔جس طرح وہ جھکا ہوا تھا ایسے میں وہ پوری اس کے حصار میں آگئی تھی۔۔۔ اسکی انگلیاں اسے اپنی گردن پر حرکت کرتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ایہاکا چہرہ تپنے لگا تھا اسکی اتنی قربت سے۔۔وہ اپنے دل کی بڑھتی ہوئی دھڑکنوں کو صاف محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔جبھی اسے اپنی گردن پر اسکے ہونٹوں کا دہکتا ہوا لمس محسوس ہوا۔۔۔اسے لگا کسی نے جلتا ہوا شعلہ اسکی گردن پر رکھ دیا ہو۔۔۔۔سانس تو گویا رک ہی گئی تھی۔۔۔۔۔ہاتھ پیر ٹھنڈے پڑ رہے تھے جب ہی عارفین کو اسکی حالت پر رحم آیا اور وہ اس سے دور

ہوا۔۔۔پھر اسے بیڈ پر لٹا کر اس پر بلینکیٹ ڈالا اور اسکی پیشانی پر بوسہ دیتا اسکے پاس سے ہٹ گیا۔۔۔پھر لائٹ آف کر کے اسکے پہلو میں آ کر لیٹ گیا۔۔۔ایہا کے جب حواس درست ہوئے تو وہ عارفین کے بارے میں سوچنے لگی۔۔۔جسنے اسے ایک نئی الجھن میں ڈال دیا تھا۔۔۔۔اسے سمجھ نہیں آیا کہ آخر اسنے اسے اغوا کیوں کیا تھا۔۔۔وہ یہی سب سوچتے سوچتے کب سو گئی اسے پتا ہی نہ چلا۔۔۔ادھر عارفین جب کروٹ بدل کر تھک گیا اٹھ بیٹھا اسکی طرف دیکھا تو وہ اسکی نیندیں حرام کر کے مزے سے سو رہی تھی۔۔۔کچھ دیر تو وہ اسے یوں ہی دیکھتا رہا پھر آگے بڑھ کر اسے بانہوں کے حصار میں لیا اور آنکھیں بند کر کے پھر سے سونے کی کوشش کرنے لگا۔۔پھر تھوڑی ہی دیر میں نیند کی دیوی اس پر بھی مہربان ہو گئی۔

وہ چینج کرنے کے بعد باہر آئی اور عالم کو مکمل طور پر نظر انداز کئے بیڈ پر تکیہ سہی کیا اور سر تک بلینکٹ اوڑھ کر لیٹ گئی۔۔۔وہ اسکی تمام کاروائی بغور ملاحظہ کر رہا تھا۔۔عالم کچھ سوچ کر اشارہ کے پاس آیا اور بلینکٹ اس کے چہرے سے ہٹا دیا۔۔۔۔

"گھونگھٹ نوچ کر سکون نہیں ملا جو اب بلینکٹ بھی کھینچ لیا۔۔یا کوئی کسر ابھی بھی باقی ہے۔۔"وہ غصے سے بولی۔۔۔۔

"ارے یار۔۔بتایا تو مجھے یہ بھی ان لوگوں کی شرارت لگ رہی تھی۔۔۔اس لئے۔۔۔زور سے کھینچ لیا۔۔"

اسنے گویا وضاحت دی۔۔۔۔

"تو بھی کوئی اس طرح جنگلی پن کا مظاہرے نہیں کرتا جیسے آپ نے کیا۔۔۔"وہ ہنوز غصہ تھی۔۔۔

"سوری بھی تو کر رہا ہوں نہ۔۔۔"اسنے منہ بسور کر کہا۔۔

"ہاں جیسے مجھ پر احسان کر رہے ہیں۔۔۔نہ کریں میں نے تھوڑی کہا ہے سوری کہیں۔۔۔" کہہ کر اسنے پھر سے بلینکٹ تان لیا۔۔۔۔۔۔

"میں نے یہ کب کہا ہے کہ احسان کر رہا ہوں۔۔۔ لیکن پھر کیا کروں یار تمہیں بتاؤ۔۔۔۔" وہ پھر سے بلینکٹ کھینچتے ہوئے بولا۔۔۔

"مجھ پر احسان کریں کہ سونے دیں۔۔۔اور ہاں لائٹ بھی آف کر دیں۔۔۔" وہ اسکی طرف سے کروٹ لیتے ہوئے بولی۔

"یہ والا تو احسان بلکل نہیں کرنے والا۔۔۔" عالم نے اس کا رخ زبردستی اپنی طرف کیا۔۔۔

"آپ چاہتے کیا ہیں کہ میں اس کمرے میں سوؤں یا نہیں اگر اب آپ نے مجھے سونے نہیں دیا نا تو میں پھر روشنی کے کمرے میں جا کر سو جاؤنگی اور پھر صبح لوگ جو بھی باتیں بنائیں گے نا اس کے ذمہ دار آپ ہوں گے سمجھے اب آپ مجھے سونے دیں۔۔۔مجھے صبح اٹھنا بھی ہے۔۔" اتنا کہہ کر اس نے پھر سے رخ بدلنا چاہا مگر عالم نے اسے اپنی طرف کھینچ کر اس کی یہ کوشش ناکام بنا دی۔۔۔۔

"بیگم۔۔۔میری برداشت کو نہ آزماؤ تو بہتر ہے۔اتنی دیر سے چپ چاپ سن رہا ہوں تو اسکا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ یوں مجھے دھمکیاں دو۔۔۔اور ہاں کبھی غلطی سے بھی اس کمرے کے علاوہ کہیں اور سونے کی سوچنا بھی مت۔۔" وہ اسکے گرد اپنے مضبوط بازوؤں کا حصار باندھتے ہوئے بولا۔۔۔ادھر اشارہ اسکے سینے سے لگی اس افتاد پر بوکھلا گئی تھی۔۔۔اسنے پیچھے ہونے کی کوشش کی۔۔۔

"اونہوں۔۔۔ایسے ہی چپ چاپ لیٹی رہو۔۔۔"وہ اسکی کوشش ناکام بناتے ہوئے بولا۔۔۔اور اسکے بال کھولنے لگا جو اسنے جوڑے کی صورت لپیٹ رکھے تھے۔۔۔۔اشارہ کی تو سٹی ہی گم ہوگئی تھی عالم کا انداز دیکھ کر۔۔۔

"ارے ہاں یاد آیا۔۔۔ایک دم بھول ہی گیا تھا۔۔۔"وہ اسے چھوڑ کر فورا اٹھا اور واڈروب سے کچھ نکال کر لایا۔۔۔

"ہاتھ دو ادھر۔۔"اسنے کہا۔۔۔کہہ کر اسنے خود ہی اسکا پکڑا اور اسکے ہاتھ میں کچھ پہنانے لگا۔۔۔اشارہ نے دیکھا تو وہ گولڈ کا خوبصورت سا بریسلٹ تھا جس کے بیچ میں ڈائمنڈ سے آئے اور اے لکھا ہوا۔۔۔پہنانے کے بعد اس نے اس کے ہاتھوں پر بوسہ دیا پھر اشارہ کو دیکھا جو اب تک اسے حیرت سے آنکھیں پھاڑے گھور رہی تھی......

"بیگم میں پورا کا پورا آپ کا ہوں اس طرح نہ دیکھیں نظر لگ جائیگی مجھے۔۔۔۔۔"وہ شوخی سے بولا تو اشارہ اس کی بات سن کر جی بھر کر شرمندہ ہوئی۔۔اور فورا نظریں ہٹا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔اس کی اس ادا پر عالم نے زبردست قسم کا قہقہہ لگایا جس پر اشارہ جھینپ گئی۔۔۔۔عالم اس کی شرمندگی محسوس کر چکا تھا اب وہ اس کی جھینپ مٹانے کے لیے اس کے دونوں ہاتھ تھام لیے۔۔

"ویسے کیسا لگا تمہیں یہ بریسلٹ؟؟"اسنے پوچھا۔۔۔

"کچھ خاص نہیں۔۔۔"وہ منہ بنا کر بولی۔۔۔حالانکہ اسے بہت پسند آیا تھا مگر تعریف کر کے سر پر تھوڑی چڑھانا تھا۔۔۔۔

"اگر مجھے چڑانے کی وجہ سے بول رہی ہو تو کوئی فائدہ نہیں۔۔۔۔کیوں کہ یہ ایمی کی چوائس ہے اسی نے مجھے سجیسٹ کیا تھا۔۔"اسنے مزے سے کہا۔

"پھر تو بلکل ہی نہیں پسند۔۔۔۔"وہ دل ہی دل میں بولی۔۔اشارہ کو تو ایمن کا نام سن کر ہی تپ چڑھی گئی۔۔اس نے عالم کو پرے کیا اور اسکی طرف سے کروٹ لے کر لے کر آنکھیں موند گئی۔۔۔عالم نے اسکے انداز کو بغور دیکھا۔۔اس کا اتنا غصہ کرنا ہی سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔۔مانا کہ اسکی غلطی تھی اسی لئے اسنے سوری بھی کر لیا۔۔ مگر یہ پتا نہیں کیوں ابھی بھی ناراض تھی۔۔۔وہ سر جھٹکتا لائٹ آف کرنے لگا۔۔اور آکر اسکے پہلو میں لیٹ گیا جو اس سے روٹھی ہوئی تھی اور مکمل طور پر سونے کا تاثر دے رہی تھی۔۔۔اشارہ کو اچانک اپنے ہاتھ پر اس کے ہاتھوں کا لمس محسوس ہوا لیکن وہ اگنور کر کے اسی طرح دم سادھے لیٹی رہی۔۔۔پھر دھیرے دھیرے اس کا ہاتھ اسکی کمر پر گیا۔۔اب اشارہ سے اسی طرح اگنور کرنا مشکل ہو گیا۔۔اسنے اس کا ہاتھ ہٹانے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھا یا جسے عالم نے پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف کر۔۔اس کا دل بڑی شدت سے دھڑک رہا تھا۔۔بدن ہولے ہولے لرزنے لگا تھا۔۔جسے عالم نے اپنے حصار میں لے رکھا تھا۔۔۔۔۔۔اب ان دونوں کا چہرہ بلکل ایک دوسرے سے قریب ہو گیا۔۔اشارہ با آسانی اسکی گرم سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کر رہی تھی۔۔۔اسنے گھبرا کر اپنا چہرہ پیچھے کرنے کی کوشش کی جسے عالم نے ناکام بنادی۔۔۔کیوں کہ اسنے اسکے لرزتے لبوں پر اپنے سلگتے تشنہ لب رکھ دئے تھے۔۔۔

------*--------------------*-----------------

صبح جب ایہا کی آنکھ کھلی تو وہ مزے سے عارفین کے ہاتھوں پر سر رکھے لیٹی تھی۔۔۔وہ بوکھلا کر دور ہوئی۔۔

میں اس کے اتنے قریب کیسے گئی۔۔ کہیں میں خود ہی رات میں نیند میں اس کے۔۔۔۔ اسکے آگے وہ سوچ نہ سکی۔۔۔ اسکے یوں اچانک اٹھنے پر عارفین کی بھی آنکھ کھل گئی۔۔ اسنے ایہا کو دیکھا جو نہ جانے بوکھلائی ہوئی کیا سوچ رہی تھی۔۔۔۔ اسے دیکھ کر وہ مسکرا دیا۔۔۔

"نئی زندگی کی پہلی صبح مبارک ہو۔۔۔ مسز۔۔" وہ دلکش لہجے میں بولا۔۔۔۔ ایہا چونک کر متوجہ ہوئی۔۔۔۔ یہ کب اٹھا۔۔۔۔ اچھا ہوا میں اسکے اٹھنے سے پہلے ہی اٹھ گئی تھی نہیں تو کتنی شرمندگی ہوتی۔۔۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔۔۔۔ اسنے دل ہی دل میں شکر ادا کیا۔۔۔۔

"کیا سوچا جا رہا ہے۔۔ مسز جو آپ نے جواب دینے کی بھی زحمت گوارہ نہ کی۔۔ کہیں میرے بارے میں تو نہیں سوچ رہیں۔۔" وہ اسے اسی سوچ میں گم دیکھ کر بولا۔۔۔۔

"نہیں تو۔۔۔ میں کیوں آپ کے بارے سوچوں گی۔۔۔" اسنے فورا کہا۔۔۔ یا اللہ اسے کیسے پتا چلا میں اسکے بارے میں ہی سوچ رہی تھی۔۔۔۔

"دل رکھنے کے لئے ہی کہہ دیتیں کیا جاتا آپ کا۔۔۔۔ بس میرا غریب سا بے چارہ سا دل خوش ہو جاتا۔۔۔" وہ سرد آہ بھرتا بولا۔۔۔۔ اور اٹھنے لگا پھر بے اختیار کراہ کر رہ گیا اور اپنے ہاتھ کو سہلانے لگا جس پر ایہا مزے سے سو رہی تھی۔۔۔۔

"پتا نہیں یہ ہاتھ کیوں درد ہو رہا ہے۔۔ رات میں تو ٹھیک ٹھاک تھا۔۔ پر پتا نہیں ابھی کیوں درد ہو رہا ہے۔" وہ ایہا کی طرف کنکھیوں سے دیکھتے ہوئے بولا اور ہاتھ کو زور زور سے دبانے لگا۔۔۔۔ اسکی بات سن کر ایہا نے بے ساختہ نظریں چرائیں۔۔۔

"آپ کو اندازہ ہے کیوں درد ہو رہا ہو گا؟؟" وہ ایہا کو دیکھتے ہوئے بولا جو وہاں سے کھسکنے کے لئے پر تول رہی تھی۔۔۔

"میں کیا بتا سکتی ہوں۔۔۔ یہ تو آپ کو خود ہی پتا ہو گا۔۔" اسنے بوکھلا کر کہا۔۔۔ وہ اسکی بوکھلاہٹ سے محظوظ ہوتا اپنی مسکراہٹ ضبط کر گیا۔۔

"ہاں یہ بھی سہی کہا آپ نے مجھے ہی پتا ہو گا۔۔ اور مجھے ایسا لگ رہا ہے یہ درد اس لئے ہو رہا ہے گویا کوئی میرے ہاتھ پر سر رکھ کر سویا ہو۔۔۔ بھلا کون ہو سکتا ہے؟؟ شاید کوئی جن بھوت۔۔۔ یا شاید کوئی چڑیل بھی ہو سکتی ہے۔۔ انکے علاوہ ہے ہی کون جو یہ حرکت کر سکے۔" وہ مزے سے اسکے تاثرات انجوائے کر رہا تھا۔۔ جس کی آنکھیں جن بھوت کے نام سے ہی پھیل گئی تھی۔۔۔

"جن بھوت کیوں؟؟" اسنے ہمت کر کے پوچھا۔۔

"ارے ہاں یاد آیا۔۔ آپ کو تھوڑی پتا ہو گا کہ اس کمرے میں جن بھوت آتے جاتے رہتے۔۔ جیسے کل رات کوئی چڑیل شاید میرے ہاتھ پر سر رکھ کر سوئی ہو گی۔۔۔ خیر اب تو پتا ہی چل گیا ہو گا۔۔" وہ یوں بولا جیسے یہ کوئی عام بات ہو۔۔ اور ایہا کی تو حالت یوں ہو گئی کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔۔ پھر اسکے دماغ میں کلک ہوا کہ وہ اسے ڈرانے کو جھوٹ بھی تو بول سکتا ہے۔۔۔

"آپ جھوٹ بول رہے ہیں نہ۔۔" اسنے مشکوک انداز میں کہا۔

"میں کیوں جھوٹ بولوں گا۔۔۔ یہ دیکھو میرا ہاتھ بھی ثبوت ہے اب یوں بلاوجہ تو درد نہیں ہو گا نہ۔۔ ضرور کوئی جنی یا چڑیل کی حرکت ہے۔" وہ سنجیدگی سے اسے اپنا ہاتھ دکھانے لگا۔۔

"ضروری تھوڑی ہے کسی جن یا چڑیل کی حرکت ہو۔۔۔" اسنے کہا۔۔۔

"اچھا تو پھر آپ ہی بتاؤ کون ہو سکتا ہے؟" وہ بولا۔۔۔

"میں۔۔" اسکے منہ سے بے اختیار نکلا۔۔۔ پھر جیسے ہی خیال آیا کہ اسنے کیا کہا فورا اپنی زبان دانتوں تلے داب لی۔۔۔ اور چور نظروں سے عارفین کی طرف دیکھا جو شرارتی مسکراہٹ لئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ اب اسکی سمجھ میں آچکا تھا کہ وہ محض اسے تنگ کرنے کے لئے یہ سب بکواس کر رہا تھا۔۔ کیا ضرورت تھی خود کا نام لینے کی۔۔۔ نہ جانے یہ بھی کیا سوچتا ہو گا۔۔۔ وہ اسکی شرارتی نظروں سے بچتی ہوئی خود کو کوستی واشروم کی طرف بھاگی۔۔۔ اسکے یوں دم دبا کر بھاگنے پر عارفین کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔۔

-----------*---------------*---------------

دروازے کھٹکھٹانے پر اشارہ کی آنکھ کھلی۔۔۔ اسنے اٹھ کر دیکھا تو صبح ہو چکی تھی۔۔۔ دروازہ کھولنے کے لئے وہ اٹھنا چاہ رہی تھی مگر وہ پوری عالم کے حصار میں تھی۔۔ اسنے اس کا ہاتھ ہٹا کر اٹھنا چاہا لیکن عالم نے اسے اور مضبوطی سے پکڑ لیا۔ اسنے نظر اٹھا کر اسے دیکھا تو وہ سو رہا تھا مگر پھر بھی گرفت مضبوط تھی۔ دروازے کو اب با قاعدہ پیٹنا شروع کر دیا گیا تھا تبھی عالم کی آنکھ کھل گئی۔

"کیا ہے یہ کون جنگلی صبح صبح تنگ کرنے آگیا ہے۔۔۔" وہ بڑبڑایا۔

"دروازہ کھول دیں یا مجھے کھولنے دیں۔" اسنے عالم کو ویسے ہی پڑے دیکھا تو بولی۔

"کیوں تمہیں کیا جلدی ہے۔ کرنے دو نوک جو کر رہا ہے۔ کچھ خیال نہیں کہ نیولی ویڈ ہے تھوڑی پرائیوسی ہونی چاہیے۔" وہ اطمینان سے بولا اور اسے اپنے اور قریب کر لیا۔

"یہ پرائیوسی کے چکر میں دروازہ ہی ٹوٹ جائے گا۔ پھر جو پرائیوسی ملی ہے نہ وہ بھی چلی جائے گی۔ اس لئے شرافت سے اٹھیں اور دروازہ کھولیں۔" اسنے اس سے دور ہوتے ہوئے کہا۔ کیوں کہ دروازہ اتنے زور سے پیٹا جارہاتھا گویا ابھی ٹوٹ جائے گا۔ وہ برے منہ بناتا دروازہ کھولنے لگا۔

"کچھ ذیادہ جلدی نہیں کھول دیا دروازہ۔" روشنی نے دروازہ کھلتے ہی اس پر طنز کیا۔

"کھل گیا اسی پر شکر مناؤ ورنہ میرا تو کوئی ارادہ نہیں تھا یہ تو اشارہ کو تم لوگوں پر ترس آگیا تھا اس لئے میں نے کھول دیا۔" وہ بولا۔

"ہاں جیسے آپ نہ کھولتے تو ہم لوگ اتنے ہی شریف تھے جو پلٹ جاتے۔ ڈپلیکٹ چابی بھی لائے تھے اگر تھوڑی دیر میں نہ کھولتے تو میں تو کھولنے ہی والی ہی تھی۔" مہر اسے چابی دکھاتی مزے سے بولی۔

"یا اللہ یہ لڑکیوں کے فتنے سے محفوظ فرمائے۔ زرا بھی شرم نہیں ہے۔" وہ تاسف سے بولا۔

"اور خود کے بڑی شرم ہے ہاں۔ جبھی دروازہ نہیں کھول رہے تھے۔" انابیہ نے کہا۔

" صحیح کہا بڑی اشرم ہے تبھی دروازہ نہیں کھول رہا تھا اور اتنی زیادہ ہے کہ اب دروازہ دوبارہ بند کر رہا ہوں۔" وہ کہتے ہی دروازہ بند کرنے لگا۔ تبھی سب نے اس کے ارادے کو بھانپتے ہوئے اسے پرے دھکیلا اور خود اندر آگئیں۔

"یہ تم لوگ کس سے پوچھ کر اندر آئیں؟ یہ میرا کمرہ ہے۔" وہ بھی انکے پیچھے آتے ہوئے بولا۔

"اس میں پوچھنے کی کیا بات ہے اور ویسے بھی یہ اشارہ کا بھی کمرہ ہے اس لئے پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں۔" جویریہ مزے سے بولی۔

"واہ یعنی اب تم لوگ دھاندلی کرو گی تو میں بھی کم گنڈا گرد نہیں ہوں ایک ایک کو اٹھا کر باہر پھینکو گا۔" وہ انھیں دھمکاتا بولا۔

"اسکی ضرورت ہی نہیں پڑے گی کیوں کہ ابو آپ کا کئی بار پوچھ چکے ہیں۔ اگر تھوڑی دیر میں انکے حضور میں حاضری نہ دی تو آپ خود گھر کے باہر ہوں گے۔" روشنی نے اسے اطمینان سے بتایا۔

"پہلے کیوں نہیں بتایا۔ یہ ابو بھی نہ کچھ خیال نہیں کرتے۔ یہ ہی سوچ لیتے کہ ابھی تازی تازی شادی ہوئی ہے۔" وہ منہ بناتا بولا۔

"اب اگر آپ اپنی تازی تازی شادی کے غم سے باہر
نکل آئے ہوں تو یہاں سے تشریف لے جاسکتے ہیں۔" زرناب اسے باہر کا راستہ دکھاتے ہوئے بولی تو وہ اسے گھور کر رہ گیا۔

"ابھی تو جارہا ہوں بعد میں تم لوگوں کو بھی دیکھ لوں گا۔ اتنی آسانی سے بخشنے والا نہیں۔" وہ انھیں دھمکاتا ہوا باہر چلا گیا۔

"جلدی سے بتاؤ منہ دکھائی میں کیا ملا ہے؟" اسکے جاتے ہی روشنی نے بے تابی سے اشارہ سے پوچھا۔

"تم تو ایسے جلدی بول رہی ہو گویا تمہیں ہی منہ دکھائی ملنا ہو۔" انابیہ نے اسکی جلد بازی پر چوٹ کی۔

"ارے جلدی سے دکھاؤ نہ۔" اسنے پھر شور مچایا۔

"ارے سمجھا کرو نہ دکھانے والی منہ دکھائی نہیں ملی ہے۔" مہر شرارت سے بولی۔ اسکی بات پر اشارہ کا چہرہ بے ساختہ سرخ ہوا۔ اسکی نگاہوں میں رات کا منظر گھوم گیا تھا۔

"بکو مت۔" وہ اسے ایک دھپ رسید کرتے ہوئے جھینپ کر بولی۔

"تو پھر جلدی دکھاؤنہ۔" جویریہ نے بھی بے تابی دکھائی۔

"یہ دیکھو بھئی نہیں تو تم لوگوں نے فوت ہو جانا ہے۔" وہ اپنا بریسلٹ والا ہاتھ آگے کرتے ہوئے بولی۔

"واؤ۔۔یار کتنا خوبصورت ہے۔" روشنی بولی۔

"سچ میں ماننا پڑے گا عالم بھائی کی چوائس بہت بیسٹ ہے۔" زرناب نے کہا تو اشارہ کا منہ بگڑ گیا۔

"خیر اب اتنی اچھی بھی نہیں ہے جتنا تم لوگ بول رہی ہو۔" وہ اکتا کر بولی۔

"اب اتنی کنجوسی سے کام مت لو۔ چوائس تو واقعی بیسٹ ہے۔" مہر نے کہا۔

"اچھا اگر شان میں قصیدہ پڑھ کر ہو گیا ہو تو یہ بتادو ایہا کے پاس کب جا رہی ہو؟" اسنے بات ہی بدل دی۔ پھر اوہ بتانے لگیں کہ کب جا رہی ہیں۔ اسنے ان کا دھیان تو بریسلٹ سے ہٹا دیا مگر اس کا ذہن بار بار بھٹک کر اس پر جا رہا تھا۔ یہ بات تو اس کا موڈ ہی آف ہی کر گئی کہ یہ امی کی چوائس ہے۔ یہی سوچ سوچ کر وہ کڑھتی رہی۔

-------*------------------*-----------

آج عارفین کا ولیمہ تھا۔۔۔ عالم کا کل ہونا تھا۔۔۔ ایہا پارلر سے تیار ہو کر سیدھے ہال پہنچ چکی تھی۔۔۔ جہاں خان ولا والے پہلے سے موجود تھے۔۔۔ وہ تو امی ابو کو دیکھ کر پھر سے رونا شروع کر چکی تھی۔۔۔ جسے ان لڑکیوں نے چپ کروایا تھا۔۔۔ سب اسکے پاس صبح ناشتہ لے کر وعدے کے مطابق پہنچ گئی تھیں اور شام تک اسی کے ساتھ تھیں۔۔ وہ جو دھمکی دے کر آئی تھی کل کہ ان سے بات نہیں کرے گی۔۔۔ سب بھول بھال گئی تھی۔۔ ایک رات کی دوری نے سارے کس بل نکال دئیے تھے۔۔۔ وہ ان سے یوں ملی گویا برسوں بعد ملی ہو۔۔۔

"یہ بتاؤ وہ فون والی شرارت کس کی تھی؟" اچانک یاد آنے پر ایہانے پوچھا۔

"کون سی فون والی شرارت؟؟؟" اشارہ نے حیرت سے پوچھا۔

"یہ تو تم انھیں لوگوں سے پوچھو۔" وہ بولی۔

"بتاؤنہ۔" اسنے کہا تو شاریہ نے اسے بتایا۔

"پھر تو تم لوگ پریشان ہو گئے ہوں گے۔" اشارہ ہنستے ہوئے بولی۔

"نہیں مجھے تو بہت مزہ آرہا تھا۔ ان لوگوں نے اتنے واہیات واہیات سونگ سیٹ کئے تھے کہ کوئی حد نہیں۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔

"ویسے یہ شرارت کس کی تھی؟" اشارہ نے پوچھا۔

"زرناب خالانے کہا تھا کہ ایک دم واہیات سونگ ہونے چاہیے تو میں اور معیز نے مل کر سیٹ کیا تھا۔" شاریہ نے مزے سے اپنا کارنامہ بتایا۔ جس پر زرناب نے فوراً اسے گھورا اور اسے ایہانے گھورا۔ سب مزے سے اسٹیج پر اسے گھیرے بیٹھی تھیں۔۔۔۔ جبھی عالیان لوگوں کا گروپ آیا۔۔

"بھئی میری بھابھی کو یوں گھیر کر کیوں بیٹھی ہو سب کی سب تھوڑی سانس لینے کی جگہ بھی چھوڑو۔۔۔" وہ انھیں دیکھ کر بولا۔۔

"فور یور کائنڈ انفورمیشن آپ کی بھابھی ہماری بھی کچھ لگتی ہیں۔۔۔" زرناب سے کہاں برداشت ہوتا خاموش رہنا۔۔۔

"اچھا۔۔۔ مجھے تو پتا ہی نہیں تھا۔۔ تھینکس بتانے کے لیے۔۔۔" وہ مصنوعی حیرت سے بولا۔۔۔

"اب پتا چل گیا ہے نہ۔۔۔اس لئے اپنا منہ بند کر کے یہاں سے دفع ہو جائیں۔۔۔"زرناب نے کہا۔۔۔

"زرناب اس طرح نہیں کہتے۔"ایہا نے اسے ٹوکا۔۔۔

"وہی تو اسے بات کرنے کی تمیز بلکل بھی نہیں ہے۔۔۔"عالیان نے بھی زور شور سے تائید کی۔۔۔

"اور تم نے تو جیسے تمیز میں پی ایچ ڈی کر رکھی ہے۔۔۔"وہ جل کر بولی۔۔۔

"ارے واہ تمہیں کیسے پتا میں نے تمیز میں پی ایچ کرر کھی ہے۔۔۔"اسنے خوش ہو کر کہا۔۔۔

"دراصل میں نے خود کئی مظاہرے دیکھے ہیں نہ۔۔۔اس لیے مجھے پتا ہے۔۔۔بڑے آئے کہیں کہ تمیز میں پی ایچ ڈی کرنے والے۔۔۔۔"وہ طنزیہ انداز میں بولی۔۔۔۔

"ارے ہاں۔۔۔میں تو بھول ہی گیا تھا کہ یہاں کیوں آیا تھا۔۔"بلال نے جب اسکے کان میں کچھ کہا تو وہ سر پر ہاتھ مار کر بولا۔۔۔

"کیوں آئے تھے؟ جلدی بتاؤ اور چلتے پھرتے نظر آؤ۔۔۔"وہ اسے گھورتے ہوئے بولی۔۔۔اسکے انداز پر ایہا نے تنبیہی نظروں سے اسے دیکھا مگر وہ نظر انداز کر گئی۔۔۔۔

"چلیں آپ لوگوں نے کھانا نہیں کھایا ہو گا۔۔۔ہم لوگ اسی لئے آئے تھے۔۔۔۔"اسنے زرناب کی بد تمیزی کو بڑی مشکل سے ہضم کیا اور کہا۔۔۔

"نہیں ہمیں نہیں کھانا کچھ بھی اگر کھانا بھی ہوا تو ایہا کے ساتھ کھالے گے۔اس لئے آپ لوگوں کی عنایت کا بہت بہت شکریہ۔۔۔"زرناب نے اس بار بڑی تمیز سے کہا۔۔۔

"بھابھی بھائی کے ساتھ کھائیں گی۔۔۔ کیوں بھابھی۔۔۔ انھیں کہیں ابھی چلیں۔" وہ ایبہا سے بولا۔۔۔۔ ایبہا تو عارفین کے ساتھ کھانے کا سوچ کر ہی بوکھلا گئی تھی۔۔۔ مگر پھر عالیان کی ملتجی نگاہوں کی وجہ سے راضی ہو گئی۔۔۔ پھر ایبہا نے انھیں بھیج دیا۔۔۔ اور عارفین کے بارے میں سوچنے لگی جو اپنے بزنس سرکل میں گھرا ہوا تھا۔۔ شام سے ان دونوں کا سامنہ نہیں ہوا تھا۔۔۔ اسے پارلر چھوڑنے وہی گیا تھا۔۔۔ اور شکر تھا کہ لینے نہیں آیا

تھا۔۔ کیوں کہ اتنا سج دھج کے اسے عارفین کا سامنہ کرتے ہوئے سوچ کر ہی گھبراہٹ ہو رہی تھی۔۔۔ اسنے گولڈن کلر کا فلور گاؤن پہنا تھا جس پر میرون کام تھا۔۔۔ اور دوپٹہ بھی اسی کلر کا تھا۔۔۔۔ جسے اسنے بڑے سے جوڑے کی مدد سے سیٹ کر رکھا تھا۔۔۔ اور میرون ہی کلر کا برائڈل سیٹ پہنا تھا۔۔۔ غرض یہ کہ ولیمہ دلہن بنی وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔۔۔ اس لئے عارفین اسکے پاس نہیں گیا تھا کہ کہیں وہ بہک نہ جائے۔۔۔ اس نے بلیک بلیزر پہنی تھی۔۔۔ بال سلیقے سے سیٹ کئے ہوئے وہ بھی کافی سے زیادہ ہینڈسم اور ڈیسنٹ لگ رہا تھا۔۔۔ سب سے بات کرتے ہوئے گاہے بگاہے وہ اس پر بھی نظر ڈال رہا تھا۔۔۔ جو نہ جانے کن سوچو میں گم تھی۔

-----*----------*---------------

"شروع کریں سوچ کیا رہی ہیں؟؟" بلال ان لوگوں سے بولا جو خاموشی سے بیٹھی ہوئی تھیں۔۔۔

"یقیناً کچھ نہ کچھ گڑبڑ ہے تبھی یہ لوگ اتنی شرافت سے کہہ رہے ہیں۔۔۔" زرناب جویریہ کے کان میں گھس کر بولی۔

"لگ تو مجھے بھی کچھ ایسا ہی رہا ہے ورنہ اتنے شریف اور وہ بھی یہ لوگ ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔" وہ بھی بولی۔۔۔

"ہم لوگ سوچ رہے ہیں کیوں نہ آپ لوگ بھی ساتھ ہی کھائیں۔۔۔۔۔" جویریہ بولی۔۔۔ان لوگوں کو ڈاوٹ تھا کہ کھانے میں کچھ گڑبڑ ہے اس لئے انھیں ساتھ کھانے کے لئے انوائٹ کیا۔۔۔

"ارے ایسے کیسے آپ لوگ ہمارے مہمان ہیں۔۔اس لئے ہم لوگوں کا فرض بنتا ہے کہ پہلے آپ کی میزبانی کریں۔۔۔اور خاطر تواضع میں کوئی کمی نہ چھوڑیں۔" بلال نے کہا۔۔۔

"نہیں نہیں اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے۔خوامخواہ آپ لوگ تکلف کر رہے ہیں۔" انابیہ بولی۔

"ارے تکلف کی کیا بات ہے۔۔۔یہ تو ہمارا فرض ہے۔ چلیں پھر اللہ کا نام لے کر شروع کریں۔" وہ بولا تو ان لوگوں نے اللہ کا نام لے کر ڈرتے ڈرتے پہلا نوالہ لیا۔جسے کھا کر ان لوگوں نے شکر کی سانس لی کیوں کہ وہ ٹھیک ہی تھا اس میں کچھ گڑبڑ نہ تھی۔

"ارے یہ بھی لیں۔بہت بیسٹ ڈش ہے۔" بلال جویریہ کے آگے ایک قاب بڑھاتے ہوئے بولا۔جسے اسنے تھوڑا توقف کے بعد لے لیا۔اسنے جیسے ہی اس کا ڈھکن ہٹایا چیختی ہوئے پیچھے ہوئی۔کیوں کہ اس میں بچھو کی شکل جیسے نہ جانے کونسا کیڑا تھا جو شاید ہل جل بھی رہا تھا۔یہ دیکھ کر تو اسکی جان نکلنے لگی وہ فورا اٹھ کر بھاگنے لگی جسے بلال نے روک لیا۔ادھر زرناب نے پانی کا گلاس منہ میں لگانا چاہا تو اسے پانی میں کچھ تیرتا ہوا دکھائی دیا غور کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ چھپکلی ہے۔جو مزے سے پانی میں غوطے کھا رہی تھی۔پھر کیا تھا زرناب نے ایک دلخراش چیخ ماری اور پانی کا گلاس دور پھینکا۔مگر اسکے باوجود بھی چھپکلی صاحبہ پانی سے چھلانگ لگا کر زرناب کے اوپر پہنچ گئیں۔پھر اسکے بعد کا منظر کچھ یوں تھا کہ زرناب محترمہ تمام مہمانوں کو اپنے انوکھے طرز کے ڈانس سے لطف اندوز کرا رہی تھیں۔

ادھر جویریہ بھاگنے کے چکر میں تھی مگر بلال تھا کہ اسے چھوڑ نہ رہا تھا اور تو اور اسنے وہ کیڑا بھی اٹھا لیا تھا اور اب

اسے اسکے قریب کر رہا تھا۔ جویریہ تو بے ہوش ہونے کے قریب ہو گئی تھی۔ انکی یہ حالت دیکھ کر سب لوٹ پوٹ ہوئی جا رہی تھیں۔ مفت کا شو دیکھنے کو جو مل رہا تھا۔ یہی دونوں اس دن پیش پیش تھیں لڑکوں کی درگت بنانے میں اب خود کی بنوا رہی تھیں۔

--------*------------*------

ان لوگوں کی روایت کے مطابق ولیمہ میں دلہا دلہن کے ساتھ اسکے مائیکے جاتا ہے۔ سو عارفین بھی ایہا کے ساتھ خان ولا آ گیا تھا۔ ایہا تو سب لڑکیوں کے ساتھ باتوں میں لگ گئی تھی۔ اور وہ ایہا کے روم میں آ گیا تھا۔ پھر سب کو نیند آنے لگی تو وہ بھی اٹھ کر اپنے روم میں آ گئی۔ آتے ساتھ اسنے خود کو دوپٹے کے بوجھ سے آزاد کیا۔ اور آئینے کے سامنے کھڑی ہو کر خود کا جائزہ لینے لگی۔ پھر دھیرے دھیرے جویلری اتارنے لگی۔ ابھی وہ نیکلس اتار رہی تھی جب اسے اپنے ہاتھ کسی کی گرفت میں محسوس ہوئے اسنے فوراً نگاہ اوپر اٹھائی وہ عارفین تھا جو اسے پر شوق نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ جسے وہ ایک دم بھول ہی گئی تھی کہ وہ یہاں اسکے ساتھ آیا ہے۔ ورنہ کبھی یوں بے تکلفی سے بغیر دوپٹے کے ہرگز نہ گھوم رہی ہوتی اور خاص طور سے تب جب گاؤن کا گلا ماشاللہ سے گہرا بھی ہو یہ خیال آنے پر کہ وہ بغیر دوپٹے میں ہے وہ فوراً پلٹی اور اس چکر میں اس سے ٹکرائی جو اس کے بلکل پیچھے کھڑا تھا۔ ایہا نے اسکے سائیڈ سے نکلنا چاہا مگر عارفین نے اسے کمر سے پکڑ کر اپنے اور نزدیک کر لیا ایہا اس افتاد پر بری طرح سٹپٹائی۔ اسکے سینے لگی وہ اپنی دھڑکنیں گن رہی تھی جب اسے اس کے ہاتھوں کا لمس اپنے بالوں پر محسوس ہوا جو اسکے جوڑے کی پنیں نکال رہا تھا۔ ایہا اسکے سینے سے لگی دم سادھے کھڑی تھی۔ اسے لگ رہا تھا وہ اپنی جگہ پر جم گئی ہے

اور کبھی حرکت نہیں کر پائے گی۔ جب وہ اسکے بال کھول چکا تو اسے اسکی پیٹھ پر بکھرا دیا اور بت بنی ایہا کو دیکھا۔

اسے دیکھ یوں کر اسکے لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ آگئی۔

"ہیلو مسز کہاں کھو گئیں؟" اسنے کہا تو ایہا چونک کر غائب دماغی سے اسے دیکھنے لگی۔

"ویسے مسز ایک بات کہوں۔۔" اسنے کہا تو ایہا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ کو دیکھ کر دل بے ایمان ہو رہا ہے۔ اب آپ ہی بتائیں میں کیا کروں۔" وہ بے چارگی سے بولا۔

"مجھے کیا پتا۔۔" اسنے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

"لیکن مجھے پتا ہے۔" وہ اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"کیا پتا ہے؟؟" اسنے فوراً پوچھا۔

"یہی کہ اب کیا کرنا ہے۔" وہ بولا اور اسے اپنی باہوں میں اٹھانے لگا۔

"مطلب مطلب؟؟۔" اسنے خوف زدہ ہو کر کہا۔

"کیا مطلب۔ بھئی اب میرا دل بے ایمان ہو رہا ہے وہ بھی اپنی مسز پر سو دیری کس بات کی۔ کیوں نہ اپنے دل کو بے ایمان ہونے دوں۔" وہ اسے اٹھا کر بولا۔

"لیکن لیکن۔ آپ نے کہا تھا کہ آپ زبردستی نہیں۔" اسنے گھبرا کر جملہ ادھورا ہی چھوڑ دیا۔

"کب کہا تھا میں نے؟؟ اور میں پاگل ہوں کیا جو اتنی خوبصورت مسز کے ہوتے ہوئے ایسے کہوں گا۔" وہ حیرت سے بولا۔

"کل ہی رات میں آپ نے کہا تھا۔" اسنے اسے یاد دلایا۔ اسکی حالت تو کاٹو تو بدن میں لہو نہیں جیسے ہو گئی تھی۔

"اچھا۔۔میں نے کہا تھا مجھے تو یاد نہیں۔۔پھر بھی آپ کہتی ہیں تو مان لیتا ہوں مگر میری ایک شرط ہے۔" اسنے گویا اس پر احسان کرتے ہوئے کہا۔ جس پر ایہا نے فوراً سکون کا سانس لیا۔ اسنے ایہا کو ابھی بھی اپنی باہوں میں اٹھایا ہوا تھا۔ عارفین نے اسکے چہرہ خود کے چہرے سے نزدیک کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں تو میری شرط یہ ہے کہ آپ۔" اور اسکی شرط سن کر تو ایہا کا سکون رخصت ہوا اور ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ اگر آگے کھائی تھی تو پیچھے کنواں۔۔

کیا سوچ رہی ہیں مسز جلدی فیصلہ کریں۔۔۔ کیا کرنا ہے آپ نے۔۔۔" وہ اسے خاموش دیکھ کر بولا۔ ایہا ہونق سی سوچ رہی تھی کہ اب کیا کرے۔۔ عارفین اسکے تاثرات سے محظوظ ہو رہا تھا۔۔ وہ جان بوجھ کر اسے تنگ کر رہا تھا۔۔

"آپ کچھ اور شرط نہیں رکھ سکتے۔۔۔؟" اسنے کسی امید کے تحت پوچھا۔

"بلکل نہیں۔۔ آپ نے ماننا ہے تو مانیں نہیں تو پھر میں خود ہی۔۔۔۔۔۔۔۔" اسنے جملہ ادھورا چھوڑا۔۔

"نہیں نہیں میں آپ کی شرط پوری کروں گی۔۔۔" وہ فوراً بولی۔۔۔ کہ کہیں سچ میں یہ اپنی بات پر عمل کر ڈالے۔۔

"تو پھر جلدی کریں۔۔۔ دیری کس بات کی۔۔۔" اسنے کہا۔۔۔

"لیکن میں کیسے۔۔۔۔۔" وہ پریشان ہو کر بولی۔۔۔

"کیسے کیا مطلب ہے۔۔۔ اتنا آسان تو ہے۔۔۔ یہ دیکھیں میں کر کے بتاتا ہوں۔۔۔" اسنے جھک کر اس کے رخساروں پر بوسہ لیا۔۔۔ ایہا تو دم بخود اسے دیکھتی رہ گئی۔۔

"اب جلدی سے کریں بھی نہیں تو دل بے ایمانی پر اکسانے لگے گا پھر میں کوئی گارنٹی نہیں دے سکتا۔۔"وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا جو اپنے سرخ سے گالوں پر ہاتھ رکھے کسی اور ہی جہاں میں پہنچی ہوئی تھی۔۔اسکے بولنے پر ہوش میں آئی پھر بڑی ہمت کر کے اسنے عارفین کی بات ماننے کا فیصلہ کیا۔۔۔

"اچھا آپ آنکھیں بند کریں پہلے۔۔۔اور ہاں بعد میں آپ مکریں گے تو نہیں نہ۔۔۔"اسنے بے یقینی سے پوچھا۔۔

"نہیں مکروں گا۔۔"وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا۔۔

"پکا۔۔"اسنے پھر کہا۔

"ہاں بھئی پکا۔۔اب اسٹامپ پیپر پر سائن کر دوں۔۔"وہ اسے یقین دلانے کو بولا۔۔کچھ دیر وہ اسے بے یقین نظروں سے دیکھتی رہی کہ یہ واقعی سچ کہہ رہا یا اسے ٹہلا رہا ہے۔۔۔پھر اسنے بہت ہمت مجتمع کر کے اپنا چہرہ اسکے قریب کیا۔۔۔جو آنکھیں بند کئے اس کا منتظر تھا۔۔باہر کسی نے ڈیک آن کر دیا تھا۔۔

میں نے چھانی عشق کی گلی

بس تیری آہٹیں ملی

میں نے چاہا چاہوں نہ تجھے

پر میری ایک نہ چلی

وہ غور اس کا چہرہ دیکھنے لگی۔۔۔بند آنکھوں کے کناروں پر بڑی بڑی پلکیں سایہ فگن تھیں۔۔انکے اوپر گھنی بھنویں جو کمان جیسی تھیں۔۔۔کھڑی مغرور سی ناک اسکے نیچے ہلکی ہلکی مونچھیں پھر عنابی ہونٹ جو مسکرانے پر

اور بھی اچھے لگتے۔۔۔بڑھی ہوئی شیو جو ہمیشہ اسنے ایسے ہی بڑھی ہوئی دیکھی تھی۔۔اور جو اسکے چہرے پر جچتی بھی تھی۔۔۔کل ملا کر وہ وجاہت کا شاہکار تھا۔وہ اسکا چہرہ اتنے نزدیک سے پہلی بار دیکھ رہی تھی۔۔اگر عارفین اسے کڈنیپ نہ کرتا تو وہ اس کا نصیب بننے پر فخر محسوس کرتی مگر۔۔۔۔۔۔

عشق میں نگاہوں کو ملتی ہیں بارشیں

پھر بھی کیوں کر رہا دل تیری خواہشیں

دل میری نہ سنے

دل کی میں نہ سنوں

دل میری نہ سنے

دل کا میں کیا کروں

"اگر میرا معائنہ ہو گیا ہو تو شرط پوری کر دیں۔۔"وہ بند آنکھوں سے بولا۔۔ایبہا نے سٹپٹا کر نظریں پھیر لیں۔۔۔

دل میری نہ سنے

دل کی میں نہ سنوں

دل میری نہ سنے

دل کا میں کیا کروں

اسنے پھر ہمت باندھی اور آنکھیں بند کر کے جھٹکے سے اپنے لب اسکے رخسار پر رکھ دیئے اسی وقت عارفین نے اپنا چہرہ سیدھا کیا جس کی وجہ سے اسکے لب عارفین کے ہونٹوں سے مس ہوئے۔۔۔اسنے گھبرا کر پیچھے ہونا چاہا مگر عارفین نے اسے روک دیا اور اس پر اپنی محبت کی شدتیں نچھاور کرنے لگا۔۔۔

لایا کہاں مجھ کو یہ موہ تیرا

راتیں نہ اب میری نہ میرا سویرا

جان لے گا میری یہ عشق میرا

عشق میں نگاہوں کو ملتی ہیں بارشیں

پھر بھی کیوں کر رہا دل تیری خواہشیں

دل میری نہ سنے

دل کی میں نہ سنوں

دل میری نہ سنے

دل کا میں کیا کروں

دل میری نہ سنے

دل کی میں نہ سنوں

دل میری نہ سنے

دل کا میں کیا کروں

ایہاتواسکی شدتوں کے آگے خود کو بے بس محسوس کرنے لگی تھی۔۔۔اسکے حواس سلب سے ہو رہے تھے۔۔۔وہ اسے روک نہیں پارہی تھی۔۔۔اور وہ دیوانہ وار اس پر اپنی محبتیں لٹا رہا تھا۔۔۔

دل تو ہے دل کا کیا گستاخ ہے یہ

ڈرتا نہیں پاگل بے باک ہے یہ

خیر کی کہ خود کا ہی اتفاق ہے یہ

عشق میں نگاہوں کو ملتی ہیں بارشیں

پھر بھی کیوں کر رہا دل تیری خواہشیں

دل میری نہ سنے

دل کی میں نہ سنوں

دل میری نہ سنے

دل کا میں کیا کروں

دل میری نہ سنے

دل کی میں نہ سنوں

دل میری نہ سنے

دل کا میں کیا کروں

پھر اسے ایہا پر ترس آ ہی گیا۔۔۔وہ اسکے احساسات سمجھ سکتا تھا۔۔۔اسی لئے اسے وقت دے رہا تھا مگر ابھی اسے خود پر کنٹرول نہیں رہا تھا۔۔۔اسنے اسے اپنے حصار سے آزاد کیا اور بت بنی ایہا کے رخسار تھپتھپاتا واشروم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔وہ کچھ دیر تو یوں ہی ساکت سی کھڑی رہی پھر اپنی تیز ہوتی دھڑکنیں شمار کرتی ڈریسنگ روم میں چلی گئی۔۔۔

---------*--------------*---------------

"ارے یار جلدی کرو دیر ہو رہی ہے۔۔۔نہیں تو ابو یہی چھوڑ کر چلے جائیں گے۔۔۔۔۔"مہر نے سینڈلز کے اسٹریپ بند کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"تو ہم لوگ ڈرائیور کے ساتھ چلے جائیں گے۔۔۔اس میں اتنا شور مچانے کی ضرورت کیا ہے۔۔۔اب سکون سے تیار بھی نہ ہوں کیا۔۔۔"مسکارا لگاتی زرناب نے کہا۔۔۔

"کچھ تو خوف خدا کرو۔تین گھنٹے ہو گئے تمہیں آئینے کے سامنے کھڑے ہوئے اور اب تک تمہارا سکون سے تیار ہونا نہیں ہوا اب کیا ایک ہفتہ چاہیے تمہیں سکون سے تیار ہونے کے لئے۔۔۔"جویریہ کان میں آویزے ڈالتے ہوئے بولی۔۔

"سگی بہن کی شادی ہے کوئی عام بات تھوڑی ہے۔۔اب مجھے کچھ تو الگ دکھنا ہی چاہیے۔۔۔لگنا چاہیے نہ کہ دلہن کی بہن ہوں۔اس لئے اب اتنا ٹائم تو لگے گا ہی۔۔۔"اسنے میک اپ کو لاسٹ ٹچ اپ دیتے ہوئے کہا۔۔

"ہاں بلکل بلکل۔۔۔۔لیکن جس حساب سے تم میک اپ تھوپ رہی ہو نہ سب تمہیں دلہن کی بہن کی بجائے چڑیل کی بہن سمجھے گے۔۔۔"انابیہ نے اسکے ڈارک میک اپ پر طنز کیا۔۔۔

"تم سب کی سب جلنا ہی مجھ سے۔۔۔ جل ککڑی کہیں کی ہونہہ۔۔۔"وہ انھیں گھورتی ہوئی بولی۔۔۔

"جلنے کے لئے تو یہ تمصخر مہر کو ہارا میک اپ زدہ چہرہ ہی ملا ہے ہم لوگوں کو ہے نہ۔۔۔"جویریہ نے بنایا۔۔۔

"اب بس بھی کرو۔۔۔ کوئی فائٹ نہیں ہو گی۔۔۔پانچ منٹ میں سب تیار ہو کر نیچے پہنچو۔۔۔"مہر انھیں وارن کر کے باہر چلی آئی۔۔۔۔ آج اشارہ کا ولیمہ تھا۔۔۔ سب وہیں جانے کی تیاری کر رہے تھے۔۔۔ اسنے نیچے آکر دیکھا تو سب پورچ میں ریڈی کھڑے تھے۔۔۔

"ارے یاد آیا۔۔۔ مہر زرا وہ گفٹ لے آؤ جو انھیں دینے تھے۔۔۔ میں بھول ہی گئی لانا۔۔۔"امی نے مہر کو دیکھ کر کہا۔۔

"کہاں رکھے ہیں؟"اسنے پوچھا۔۔۔۔

"میرے کمرے ہی میں رکھے ہیں۔۔۔ جلدی لے آؤ۔۔"انہوں نے بتایا۔۔وہ انکے کمرے کی طرف چل پڑی۔۔۔ جب وہ گفٹ لے کر پلٹی تو سڑھیوں میں کسی سے ٹکراتے بچی۔۔۔وہ فورا سمبھلی اور مقابل کو گھورا جو بتیسی نکالے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

"دیکھ کر نہیں چل سکتے تھے اگر میں گر جاتی تو۔۔"وہ تنک کر بولی۔۔۔

"تو میں کس مرض کی دوا ہوں۔۔۔ فورا تمہیں تھام لیتا۔۔اب مجھے اپنے بچوں کی اماں ڈیمیج تھوڑی چاہیے۔۔"ولید شوخی سے بولا۔۔۔

"دکھانا شروع کر دی نہ تم نے اپنی اوقات۔۔۔ ٹھر کی نہ ہوں تو۔۔۔"وہ اسے گھورتی ہوئی بولی۔۔۔۔

"یار کتنی شرافت سے کھڑا ہوں اور تم ہو کہ اوقات کی بات کر رہی ہو۔۔۔" اسنے اسکے ہاتھ سے گفٹ کے پیکٹس لیتے ہوئے کہا۔۔۔

"ہاں پتا ہے مجھے کتنے شریف ہو۔۔۔" وہ جلدی جلدی سڑھیاں اترتے ہوئے بولی۔۔۔۔ ابھی وہ لاسٹ اسٹیر پر تھی جب اس کا پیر لڑکھڑایا اور اس سے پہلے کہ وہ منہ کے بل گرتی ولید نے اسے آگے بڑھ کر تھام لیا۔۔۔

"دیکھو کتنا شریف ہوں تمہیں گرنے سے بچالیا۔۔۔" وہ اسے مسکراتی نظروں سے اسے دیکھ کر بولا۔۔۔

"بڑے آئے شریف بننے والے ضرور یہ بھی تمہارا کوئی ٹھرکی پن ہے۔۔۔" اسنے غصے سے کہا۔۔ حالانکہ دل ہی دل میں اسنے شکر ادا کیا تھا کہ گرنے سے بچ گئی ورنہ بہت برا گرتی۔۔۔

"سچ میں بڑی ہی ناشکری ہو۔۔۔۔ یہ نہیں کہ میرا شکریہ ادا کرتی الٹا میرے خلوص پر ہی شک کر رہی ہو۔۔۔۔۔ واقعی تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔" وہ تاسف سے بولا۔۔۔

"میں نے کہا تھا۔۔۔ کہ مجھے بچاؤ نہیں نہ یہ تمہارا ٹھرکی پن ہی تھا۔۔۔ ورنہ اتنے نیک تو تم بلکل نہیں ہو۔" اسنے ناک چڑھا کر کہا۔۔۔

"ٹھیک کہا تم نے میں نیک بلکل نہیں ہوں۔۔۔ اب یہ لو اگر تمہیں گرنے کا اتنا ہی شوق ہے تو۔۔۔۔" یہ کہہ کر اسنے اطمینان سے مہر کو چھوڑ دیا جو ابھی بھی اسی کے سہارے سے کھڑی تھی اسکے چھوڑنے پر دھڑام سے نیچے گری۔۔۔

"آہ۔۔۔" وہ کراہی۔۔۔

"جنگلی جاہل انسان۔۔۔ تمہیں کس نے کہا تھا یوں مجھے گراؤ۔۔" اسنے اسے گھورا جو مزے سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"تم ہی تو کہہ رہی تھی کہ میں نیک بلکل نہیں ہوں تو یہ ثبوت تھا کہ واقعی میں بلکل بھی نیک نہیں ہوں۔۔۔" وہ آرام سے بولا۔۔

"تمہیں تو میں ابھی بتاتی ہوں۔۔ آہ۔۔۔۔" اسنے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا مگر پھر فوراً ہی کراہ کر بیٹھ گئی۔۔۔

"بعد میں بتا لینا پوری زندگی پڑی ہے۔۔۔ ابھی جلدی سے اٹھو ہوٹل پہنچنا ہے۔۔۔" وہ آگے قدم بڑھاتے ہوئے بولا۔۔۔ اسکی پشت گھورتی وہ بمشکل اٹھی۔۔۔ لنگڑاتے ہوئے وہ باہر پورچ میں آئی تو وہاں کوئی نہ تھا۔۔۔ ولید بائیک لئے اسکے پاس آیا۔۔۔

"چلو جلدی بیٹھو۔۔۔" وہ بائیک سٹارٹ کر کے بولا۔۔۔

"ہیں دماغ ٹھیک ہے تمہارا۔۔۔ تم نے سوچا بھی کیسے کے میں کبھی تمہاری اس کھٹارا بائیک پر بیٹھوں گی۔۔۔" اسنے بدک کر کہا۔۔۔

"ہاں بلکل ٹھیک ہے۔۔۔ اب چلو جلدی سے میری اس کھٹارا پر بیٹھو۔۔ شاباش۔۔۔" وہ اسے بہلاتے ہوئے بولا۔۔۔

"میں کیوں جاؤ تمہارے ساتھ۔۔۔ سب لوگ کہاں گئے۔۔۔" اسنے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"سب جا چکے ہیں ابھی صرف تم ہی رہ گئی ہو اور تمہیں لے جانے کی وجہ سے میں۔۔۔" وہ اطمینان سے بتانے لگا۔۔

"کیا!! سب مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔۔۔" اسنے صدمے سے بھرپور آواز میں کہا۔۔

"افوہ۔۔۔ مجھے بھی چھوڑ گئے ہیں تمہاری وجہ سے اب چپ کر کے بیٹھو۔۔۔" وہ جھنجھلا کر بولا۔۔

"میں تو اس کھٹارا میں نہیں بیٹھوں گی۔۔۔۔۔" اسنے جھٹ انکار کیا۔۔

"میں اس میں نہیں بیٹھوں گی کی بچی اب تمہارے لئے میں چوپر منگانے سے رہا۔۔ اس لئے چپ کر کے بیٹھو پہلے ہی دیر ہو رہی ہے۔۔۔ ورنہ تم جیسی کو اپنی بائیک پر بٹھانے کا مجھے بھی کوئی شوق نہیں۔۔ سمجھی۔۔۔" وہ دانت پستے ہوئے بولا۔۔۔

"واٹ ڈو یو مین تم جیسی ہاں۔۔۔ میں بھی کوئی مری نہیں جا رہی ہوں تمہاری اس کھٹارا پر بیٹھنے کے لئے سمجھے۔۔۔" اسنے بھی دوبدو کہا۔۔۔ وہ کیوں بلاوجہ اسکے رعب میں آتی۔۔

"تو ٹھیک ہے مت بیٹھو میں جا رہا ہوں اب آنا پیدل۔۔۔۔ کیوں کہ اس وقت یہاں سے کوئی بھی سواری نہیں ملنے والی۔۔۔ اوکے بائے۔۔۔" وہ مزے سے کہتا اپنی بائیک بڑھا لے گیا اور پیچھے مہر ہکا بکا اسے جاتا دیکھتی رہ گئی۔۔۔ پھر جیسے ہی خیال آیا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے وہ پریشان ہو کر رہ گئی۔۔۔ ابھی وہ موبائل پر کسی کو فون کرنے کا سوچ ہی رہی تھی جب وہ واپس آیا۔۔۔۔

"اب اگر دماغ ساتویں آسمان سے زمین پر آگیا ہو تو شرافت سے بیٹھ جاؤ۔۔۔ نہیں تو اب اگر گیا تو واپس نہیں آؤں گا۔۔۔" وہ اسکے سامنے بائیک روک کر بولا۔۔۔ اس بار وہ اسے گھورنے کے علاوہ کچھ نہیں بولی اور چپ چاپ اسکے پیچھے بیٹھ گئی۔۔۔

"اب یہی پہلے اتنی ہی شرافت سے بیٹھ جاتیں تو کون سا تمہاری ذات گھٹ جاتی یا وقار میں کمی آجاتی۔۔۔" وہ طنزیہ انداز میں بولا۔۔

"ابھی میں تمہارے منہ نہیں لگنا چاہتی۔۔۔۔ اس لئے اپنا گٹر بند ہی رکھو تو بہتر ہے۔۔۔" اسنے تپ کر کہا۔۔

"مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے تمہیں منہ لگانے کا۔۔۔ لیکن اب کیا کروں مجبوری ہے ساری زندگی تمہیں ہی منہ لگانا ہے۔۔۔" وہ تپانے والے انداز میں بولا۔۔۔

"اور جیسے میں تمہارے منہ لگنے کو تیار بیٹھی ہوں۔۔۔" اسنے سلگ کر کہا۔۔۔

"اب تمہیں میرے منہ لگنے کی جلدی تھی تو پہلے بتا دیتیں۔ آج عالم کے بجائے ہم لوگوں کا ولیمہ ہو رہا ہوتا۔" وہ افسوس سے بولا۔۔۔

"اب اگر تم نے کوئی بکواس کی نہ ولید تو میں کیا کروں گی مجھے خود نہیں پتا اس لئے اگر اپنی عافیت چاہتے ہو تو اپنے گٹر میں ڈھکن لگا لو۔۔۔۔" اسنے نہایت تحمل سے کہا۔۔۔

"میں بکواس کر رہا ہوں۔۔۔ حد ہے لڑکی ذرا عزت نہیں ہے اپنے مجازی خدا کی۔۔۔" وہ تاسف سے بولا۔۔۔

"اپنے ڈائیلاگ اپنے پاس ہی رکھو سمجھے۔۔۔ بڑے آئے مجازی خدا بننے والے۔۔۔" اسنے منہ بنا کر کہا۔۔

"بننے کی کیا بات ہے وہ تو میں ہوں ہی۔۔۔اب تم مانو یا نہ مانو یہ تمہارا لک آؤٹ ہے۔۔۔" وہ بائیک سٹینڈ پر ڈالتے ہوئے بولا۔۔۔

"سہی کہا یہ میرا لک آؤٹ ہے اس لئے میری مرضی تمہاری عزت کروں یا نہ کروں۔۔ سمجھے۔" اسنے کہا اور بائیک سے اتر گئی۔۔۔

"اچھا ایک بات سنو۔۔۔" وہ جانے لگی تو ولید نے اسے پکارا تو وہ بے زاری سے رک گئی۔۔اور سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی کہ اب پھوٹے بھی کیا کہنا ہے۔۔۔

"ادھر آؤ۔۔۔۔ایسے نہیں بتانا ہے راز کی بات ہے۔۔۔" اسنے مہر کو اپنے اور نزدیک آنے کہا وہ منہ کے زاویہ بگاڑتی اسکے پاس آگئی۔۔۔ولید نے ادھر ادھر دیکھا آس پاس کوئی نہ تھا۔۔۔

"کسی کو بتاؤ گی تو نہیں نہ۔۔۔" اس نے رازداری سے کہا۔۔

"نہیں بتاؤ گی۔۔۔اب پھوٹو بھی نہیں تو میں جا رہی ہوں۔۔" وہ غصے سے بولی۔۔۔

"بتا رہا ہوں یار اب خونخوار شیرنی تو نہ بنو۔۔۔" اسنے کہا اور اسکے کان کے پاس اپنا چہرہ کیا جو اسکی بات سننے اسکے بلکل نزدیک کھڑی تھی۔۔۔پھر جھٹ اسکے دونوں گالوں پر بوسہ دیا اور اسکے کچھ سمجھنے سے پہلے ہی وہاں سے فرار ہو گیا۔۔۔اب اتنی بدتمیزی کرتی تھی اس لئے اتنی سزا تو بنتی تھی نہ۔۔۔اور پیچھے وہ حق دق سی کھڑی اسکی حرکت سمجھنے کی کوشش کرتی رہی۔۔۔پھر جب سمجھ آیا اسکا چہرہ شرم اور غصے سے سرخ ہو گیا۔۔کمینہ کہیں کا دکھا ہی دیا نہ اپنا ٹھرکی پن ایسے ہی تو وہ اسے ٹھرکی نہیں کہتی تھی۔۔۔۔

-------*----------*-------------

وہ کار اسکے ہوسٹل کے سامنے روکے اس کے باہر آنے کا ویٹ کر رہا تھا۔۔ عالم نے اسے ایمی کو لانے کی ذمہ داری سونپی تھی جسے اسنے تھوڑا نخرہ دکھانے کے بعد قبول کر لی تھی۔۔ اور اب وہ اس کا ویٹ کر رہا تھا۔۔ وہ کئی دنوں سے اس سے اکیلے میں بات کرنا چاہتا تھا۔۔ دراصل گھر میں اسکی شادی کی بات چل رہی تھی آج کل اور سب اس سے پوچھ رہے تھے کہ وہ کسی کو پسند کرتا ہو تو بتا دے۔۔۔ اور وہ تو پہلے ہی ایمن کی محبت میں گرفتار تھا۔۔۔ وہ ایمن کو کالج سے پسند کرتا تھا اور اس سے پہلے کہ وہ اسے پروپوز کرتا اسکی اچانک شادی ہو گئی اور وہ اپنے شوہر کے ساتھ دوبئی چلی گئی۔۔۔ اور دانش کف افسوس ملتا رہ گیا۔۔۔ اب وہ واپس آگئی تھی تو اسکی محبت پھر سے جوش مارنے لگی تھی اسنے سوچ لیا تھا اب اسے پروپوز کر کے ہی رہے گا۔۔ اس لئے وہ کئی دنوں سے موقع کی تلاش میں تھا اور اسے موقع مل نہیں رہا تھا کیوں کہ ساتھ میں ہمیشہ عالم اور رضوان بھی ہوتے تھے۔۔۔ اور آج اسے یہ گولڈن چانس مل ہی گیا تھا۔۔۔ جسے اسنے غنیمت جانا۔۔۔ اب وہ یہ سوچ رہا تھا کہ اس سے بات کیسے کرے گا۔۔۔ ابھی سوچ میں ڈوبا ہوا تھا جب کسی نے کار کا شیشہ نوک کیا۔۔۔ اسنے چونک کر دیکھا تو وہ ایمن تھی۔۔۔ آگے بڑھ کر اسنے ڈور اوپن کیا۔۔۔ پھر اسکے بیٹھنے کے بعد اسنے کار سٹارٹ کر دی اور سلام دعا کے بعد خاموشی سے ڈرائیو کرنے لگا۔۔ کار میں پھیلی خاموشی دونوں کو ہی آکورڈ لگ رہی تھی مگر پہل کرنے سے دونوں ہی کترا رہے تھے۔۔۔

"اور آج کل کیا چل رہا۔۔ ؟؟" دونوں نے ایک ساتھ پوچھا پھر ایک دم ہی خاموش ہو گئے۔۔۔ پھر ایک دوسرے کو دیکھا اور زور سے ہنس پڑے۔۔۔

"پہلے تم بتاؤ؟؟ پھر میں بتاؤں گا۔۔۔" دانش نے کہا۔۔

"اوکے۔۔۔ویسے کچھ خاص نہیں بس وہی سٹڈی اور ہوسٹل کی بورسی روٹین۔۔۔اب تم بتاؤ۔۔" اسنے کہا۔۔

"میرے بھی کچھ خاص نہیں۔۔۔بس آج کل گھر میں میری شادی کی بات چل رہی ہے۔۔۔" وہ اسی کے انداز میں بولا۔۔

"اوہ۔۔۔واؤ تم شادی کر رہے ہو۔۔۔کون ہے وہ خوش نصیب۔۔؟؟" اسنے اشتیاق سے پوچھا۔۔

"ہے کوئی خوب صورت سی لڑکی۔۔۔" وہ کنکھیوں سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

"ارینج یا۔۔۔کوئی چکر وکر۔۔۔" اسنے معنی خیزی سے پوچھا۔۔۔

"چکر وکر تو نہیں خیر سے۔۔۔لیکن ہے کوئی۔۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بولا۔۔۔

"اچھا کہاں ملی تھی فرسٹ ٹائم۔۔؟" اسنے اکسائیٹڈ ہو کر پوچھا۔۔۔

"کالج میں جب میں سیکنڈ ایر میں تھا۔۔" وہ موڑ کاٹتے ہوئے بولا۔۔۔

"کیا مطلب تب سے تم نے اسے تاڑ رکھا تھا اور کسی کو خبر بھی نہیں ہونے دی۔۔۔پھر اتنی دیر سے کیوں شادی کر رہے ہو پہلے ہی کر لیتے۔۔۔۔" اسنے اسے گھورا۔۔۔

"کر لیتا مگر مجھ سے پہلے ہی اسے کوئی لے اڑا اور وہ شادی کر کے اپنے شوہر کے ساتھ باہر چلی گئی۔۔۔" وہ بولا تو ایمن نے چونکی اور بے یقینی سے اسے دیکھا جو مگن سا ڈرائیو کر رہا تھا۔۔۔

"تو پھر تم اب اس سے شادی کیسے کرو گے۔ اسکی تو شادی تو ہو گئی نہ۔۔۔۔۔" اسنے کسی خدشے کے تحت پوچھا اسے لگ رہا تھا وہ جو سمجھ رہی ہے ایسی بات نہیں ہے دانش کسی اور کی بات کر رہا ہے۔۔۔

"کرلوں گا کیوں کہ اب وہ واپس آگئی ہے اور اس بار میں اسے جانے نہیں دوں گا۔۔۔" وہ عام سے انداز میں بولا مگر ایمن سمجھ گئی تھی وہ اسی کی بات کر رہا تھا۔۔ اسکے آنکھوں سے آنسو بہنے کو بے تاب ہوئے جسے اسنے جھپک جھپک کر بہنے سے باز رکھا۔۔۔۔

"اگر وہ لڑکی نہیں مانے گی تو۔۔۔۔" اسنے خود پر ضبط کرتے ہوئے کہا۔۔۔ اسے دانش کے انداز پہلے ہی کئی دفع ٹھٹکنے پر مجبور کر چکے تھے مگر وہ اپنا وہم سمجھ کر اگنور کر دیتی تھی۔۔۔

"تو میں زبردستی کرلوں گا۔۔۔" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا جو اب بہہ رہی تھی۔۔۔ اسنے ٹشو باکس سے اسے ایک ٹشو نکال کر دیا۔۔۔ جسے اسنے لے لیا اور اپنا چہرہ صاف کرنے لگی۔۔۔

"دیکھو ایمن میں کوئی قسمیں وغیرہ نہیں کھاتا لیکن وعدہ ضرور کرتا ہوں کہ تمہیں خوش ضرور رکھوں گا اور تمہارے ماضی سے مجھے کوئی غرض نہیں ہے۔۔۔ اس لئے اس طرف سے بے فکر رہو۔۔۔" وہ محبت بھرے لہجے میں بولا۔۔۔

"لیکن تمہیں کس نے بولا میں اتنی آسانی سے راضی ہو جاؤ گی۔۔۔" اسنے اپنے موڈ میں آتے ہوئے کہا۔۔۔

"تو پھر مجھے کون سے پہاڑ کھودنے پڑیں گے۔۔ اپنی شیریں کو پانے کے لئے۔۔" وہ شوخی سے بولا۔۔۔

"کوئی خاص بڑے پہاڑ نہیں ہیں بس عالم سے بات کرنی پڑے گی اگر وہ ایگری ہوا تو مجھے کوئی مسلہ نہیں۔" اسنے کہا۔۔۔

"ارے یار میں تو بھول ہی گیا تھا اس خبیث کو۔۔۔ ویسے اسے کیوں ایگری کروں۔۔" وہ ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے بولا۔۔۔

"کیوں کہ وہی اب میرا سرپرست ہے سمجھے۔اور ہاں تمیز سے وہ میرا بھائی ہے اس لئے میرے سامنے کچھ بھی الٹا سیدھا بولنے سے پرہیز کرنا۔۔"اسنے وارن کیا۔۔

"واہ زبردستی کا سالا۔۔۔۔کمینہ کم نہیں ہے آسانی سے تو نہیں مانے گا جب تک نا کو چنے نہ چبوالے۔۔۔"وہ جھلا کر بولا اسے پتا تھا پہلے تو وہ سنتے ساتھ ہی اسکی جم کر دھلائی کرے گا پھر کافی نخرے کے بعد مانے گا۔۔

"اے خبردار اب جو میرے بھائی کو کچھ کہا تو۔۔۔"اسنے پھر وارن کیا۔۔

"اب سالا ہے تو سالا ہی کہوں گا وہ بھی زبردستی کا۔۔۔"وہ منہ بنا کر بولا اور ہاتھ بڑھا کر کسیٹ آن کر دیا۔۔۔

جو تیرے سنگ لاگی پریت موہے

روح بار بار تیرا نام لے

کہ رب سے ہے مانگی یہ ہی دعا

تو ہاتھوں کی لکیریں تھام لے

چپ ہیں باتیں

دل کیسے بیاں میں کروں

کار میں دھیمے دھیمے سروں میں میوزک بجنے لگا۔۔ایمن مسکراتے ہوئے باہر آتی جاتی گاڑیوں کو دیکھنے لگی۔۔

تو ہی کہہ دے

وہ جو بات میں کہہ نا سکوں

ساتھ ہی ساتھ وہ بھی گنگنانے لگا۔۔۔اسے لگا یہ سونگ اسکے جزبات کی عکاسی کر رہا تھا۔۔۔اسنے نظر بھر کے اپنی ہم سفر کو دیکھا جو مگن سی باہر دیکھ رہی تھی۔۔۔پھر دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کرتا آگے دیکھنے لگا۔۔۔

کہ سنگ تیرے پانیوں سا پانیوں سا پانیوں سا بہتا رہوں

تو سنتی رہے اور میں کہانیوں سی کہتا رہوں

کہ سنگ تیرے بادلوں سا بادلوں سا بادلوں سا اڑتا رہوں

تیرے ایک اشارے پے تیری اور مڑتا رہوں

آدھی زمیں آدھا آسماں تھا

آدھی منزلیں آدھا راستہ تھا

ایک تیرے آنے سے

مکمل ہوا یہ سب

بن تیرے جہاں بھی بے وجہ تھا

تیرا دل بن کے

میں ساتھ تیرے دھڑکوں

خود کو تجھ سے

اب دور نا جانے دوں

کہ سنگ تیرے پانیوں سا۔۔۔۔

-------*----------------*-------------------

سب لڑکیاں ایک ٹیبل کے گرد بیٹھیں باتوں میں مگن تھیں۔۔ جب وہاں پر عالیان آیا جسے دیکھ کر زرناب نے یوں منہ بنایا گویا کڑوا بادام کھالیا ہو۔۔۔ جویریہ نے بھی بلال کو خونخوار نظروں سے دیکھا۔۔۔ ان دونوں نے کل کے فنکشن میں ان دونوں کا مزاق بنا کر رکھ دیا تھا۔۔۔

"اور کیا ہو رہا ہے ؟؟" عالیان نے کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

"کچھ بھی ہو تمہیں اس سے مطلب۔۔۔ اور کس سے پوچھ کر یہاں بیٹھے ہو۔۔۔۔" زرناب اسے گھورتے ہوئے بولی۔۔۔

" آج تو بھابھی ساتھ چلیں گی نہ۔۔۔" وہ اسے مکمل طور پر نظر انداز کر کے ایہا کے متعلق پوچھنے لگا۔۔ اسکے یوں اگنور کرنے پر وہ سلگ کر رہ گئی۔۔۔

" نہیں جائیں گی۔۔۔ سمجھے جب ہم لوگوں کا من کرے گا تب بھیج دے گے۔۔۔" وہ چڑ کر بولی۔۔۔

" تم سے نہیں پوچھا ہے اس لئے خود کو زحمت مت دو اور چپ کر کے بیٹھو۔۔۔" اسنے تیز لہجے میں کہا۔۔۔

" تم مجھے ایسا بول رہے ہو۔۔۔۔ تمہاری اتنی۔۔" اسکی بات سن کر تو اسکے سر سے لگی تو پھر تلوے پر بھی نہ بجھی۔۔۔ مارے غصے کہ اس سے بولا نہیں جا رہا تھا۔۔۔

" ہاں تمہیں بول رہا ہوں۔۔۔ کوئی مسلہ ہے کیا۔۔۔" وہ آرام سے اسے تپا رہا تھا۔۔۔ سب انھیں چھوڑ کر اپنی باتوں میں مگن ہو گئے۔۔۔

"کبھی کسی نے مجھ سے اس طرح بات نہیں کی جس طرح تم کر رہے ہو سمجھے۔۔۔۔اس لئے مجھ سے سوری کرو۔۔۔۔۔"وہ خود پر کنٹرول کرتی بولی۔۔۔اسکی بات پر وہ اچھلا۔۔۔

"میں اور وہ بھی تم سے سوری۔۔۔۔شکل دیکھی کبھی اپنی۔۔۔۔"اسنے اسے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

"جی روز دیکھتی ہوں۔۔۔۔اور یہ بھی پتا ہے میں کتنی خوبصورت ہوں۔۔۔اب چپ چاپ سے سوری کرو۔۔۔"وہ اتراتے ہوئے بولی۔۔۔

"اوہ۔۔۔تو کافی خوش فہمی ہے محترمہ ہے اپنے متعلق۔۔۔ویسے کبھی کسی نے بتایا نہیں کہ تم کیسی دکھتی ہو۔۔۔۔"اسنے اسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"اس میں کسی کے بتانے کی کیا ضرورت ہے مجھے پتا ہے میں کیسی دکھتی ہوں۔۔۔"وہ ناک چڑھا کر بولی۔۔۔

"اوہ۔۔۔پھر تو یہ اور اچھی بات ہے۔۔۔لیکن یہ تمہارے فیس پر کیا ہے آنکھ کے پاس بلیک بلیک۔۔۔"اسنے زرناب کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"کہاں ہے؟کیا ہے۔۔۔۔"وہ فکرمندی سے اپنے چہرے کو چھوتے ہوئے بولی۔۔۔

"ادھر نہیں ارے ادھر۔۔۔۔ارے رے وہاں نہیں۔۔۔۔"اسنے اسے کہا جو ٹشو سے چہرہ صاف کر رہی تھی اسکے بار بار بولنے پر کنفیوز ہو رہی تھی۔۔۔

"لاؤ میں صاف کر دیتا ہوں۔۔۔۔"وہ اسکے ہاتھ سے ٹشو لیتے ہوئے بولا پہلے تو زرناب نے اسے مشکوک نظروں سے دیکھا پھر اپنی آنکھیں بند کر کے اپنا چہرہ اسکے سامنے کیا۔۔۔عالیان نے اپنی کچھ نکالا اور ٹشو پر لگا کر اسکا چہرہ صاف کرنے لگا۔۔۔پھر جب کام ہو گیا تو داد دیتی نظروں سے اپنی کاروائی کو دیکھا۔۔۔

"ہو گیا صاف اب آنکھیں کھول دو۔۔۔۔" وہ بولا۔۔۔ اسکے بولنے پر اسنے آنکھیں کھول دیں۔۔۔

"اچھے سے صاف کیا ہے نہ۔۔۔۔" اسنے فکر مندی سے پوچھا۔۔

"ہاں بلکل فرسٹ کلاس۔۔۔۔ ایک دم اچھے سے صاف کیا ہے۔۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے بمشکل اپنی ہنسی کنٹرول کر کے بولا۔۔۔

"چل بلال بھائی بلا رہے ہیں شاید۔۔۔" وہ بلال کو گھسیٹ کر لے گیا جو لڑکیوں سے باتوں میں مشغول تھا۔۔۔

"چلو زرناب ایک ایک سیلفی ہو جائے۔۔۔" جویریہ اپنے موبائل کا کیمرہ آن کرتے ہوئے بولی۔۔ مگر جیسی ہی اسکی نظر زرناب کے چہرے پر پڑی۔۔۔ اسکے منہ سے ہنسی کا فوارہ ابل پڑا۔۔ اسکے یوں ہنسنے پر باقی سب نے بھی اسے دیکھا جو یوں ہنسے جا رہی تھی پھر زرناب پوچھنے کے لئے اسکی طرف دیکھا تو وہ سب بھی ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہونے لگیں۔۔۔ زرناب نا سمجھی سے انھیں دیکھنے لگیں جو کچھ بھی بولے بنا یوں ہی پاگلوں کی طرح ہنسے جا رہی تھیں۔۔۔

"کیا ہوا تم لوگ کیوں ہنس رہی ہو یوں پاگلوں کی طرح۔۔۔" وہ جھنجھلا کر بولی۔۔۔

"کچھ نہیں کچھ نہیں بس ایسے ہی چلو سیلفی لیتے ہیں۔۔ تم سب بھی آجاؤ۔۔" انابیہ نے ہنسی روکتے ہوئے کہا اور ان سب کو کچھ اشارہ کیا۔۔۔

"لیکن یہ تو بتاؤ اس طرح ہنس کیوں رہی تھیں۔۔۔" اسنے الجھ کر پوچھا۔۔

کچھ نہیں بس ایسے ہی۔۔۔ چلو جلدی آؤ سب۔۔۔ سیلفی لینی ہے۔۔" اسنے سیلفی اسٹیک سیٹ کرتے ہوئے کہا۔۔۔ تو سب خود کو کنٹرول کرتیں پوز دینے لگیں۔۔۔۔ جیسے ہی زرناب نے پاؤٹ کرتے ہوئے موبائل کی

طرف دیکھا۔۔۔اسکرین پر اپنا چہرہ دیکھ کر اسکی آنکھیں حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی کیوں کہ اسکے منہ کے ارد گرد ہنومان کے جیسے لال دائرہ بنا ہوا تھا ساتھ ہی ناک پر ایک ٹپی لگی ہوئی تھی دونوں گال پر بھی بلش کی طرح لال کلر گول گول لگا ہوا تھا اور آنکھیں پہلے ہی اسمو کی تھیں اور اب حیرت کی وجہ سے پھٹنے کے قریب تھیں اور اب لال اور بلیک کا کومبینیشن کا میک اپ چہرے کو مزید حسین بنا رہا تھا۔۔اسی وقت انابیہ نے کلک کیا اور یہ منظر کیمرے کی آنکھ میں محفوظ ہو گیا۔۔اسنے فورا اپنا موبائل آن کیا اور اس میں چہرہ دیکھا۔سب اسے دیکھ کر پھر سے ہنسنے لگیں تھیں اسنے غصے سے انھیں گھورا۔اسے پتا تھا یہ کاروائی عالیان کی تھی جو اسے بے وقوف بنا کر نکل لیا تھا۔۔کتنی محنت اور ٹائم برباد کر کے اس نے اتنا ہیوی میک اپ کیا تھا اور عالیان مزے سے اسے خراب کر کے چلتا بنا۔۔۔وہ غصے سے اٹھی اور واشروم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔اسنے مسمم ارادہ کر لیا تھا کہ اب اسنے عالیان کو کسی صورت بخشنا نہیں تھا۔۔۔

---------*--------------*-------------

وہ کب سے انھیں دیکھ کر جل کڑھ رہی تھی۔۔۔جو اسٹیج کے نزدیک ہی ایک ٹیبل کے گرد بیٹھے مزے سے آپس میں ہنسی مذاق کر رہے تھے۔۔۔اور اسٹیج پر دلہن بنی اشارہ انھیں دیکھ دیکھ کر اپنا خون جلا رہی تھی۔۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ایمن کو کہیں غائب کر دے جو عالم کے ساتھ بڑی بے تکلفی سے بیٹھی تھی۔۔۔اور بار بار کسی نہ کسی بات پر اسکے شانے پر ہاتھ مارتی۔۔۔وہ اگر دلہن نہیں ہوتی تو کب کا یہاں سے اٹھ کر چلی جاتی۔۔۔اسنے ہنسنے کی آواز پر ایمن کو بری طرح گھورا۔۔۔اور یہ اسکی نظروں کا ہی کمال تھا کہ اسنے نظریں اٹھا کر ادھر ادھر دیکھا۔۔۔

"کیا بات یہ انکھیوں سے گولی کسے ماری جا رہی ہے۔۔۔؟" روشنی کی آواز پر وہ چونکی۔۔۔

"دکھ نہیں رہا ادھر عالم بھائی بیٹھے ہیں انھیں ہی پر یہ گولا باری کی جا رہی ہے۔۔۔" جویریہ نے اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھ کر شرارت سے کہا۔۔ اسکی بات پر وہ سٹپٹا کر اپنی نگاہوں کا رخ پھیر گئی۔۔۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ میں بس تم لوگوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔" اسنے بہانہ گھڑا۔۔

"اب اتنا گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے یار تمہارے پاس پرمٹ ہے جب چاہے جیسے چاہے گھورو یا بم باری کرو۔۔۔۔۔۔" مہر اسکے سٹپٹانے پر شوخی سے بولی۔۔۔

"کرلو فضول بکواس۔۔۔" وہ خجل ہو کر بولی۔۔

"کون سی بکواس زرا مجھے بھی تو خبر ہو۔۔۔" آواز پر سب نے پلٹ کر دیکھا جہاں عالم اپنی ٹولی سمیت آ گیا تھا۔۔۔۔۔

"ارے یہ آپ کی بیگم ہیں نہ انھیں۔۔۔۔۔" انابیہ نے بولنا چاہا تو اشارہ نے اسکے پیر پر زور سے اپنی ہل چبھا کر مزید بولنے سے باز رکھا۔۔۔۔

"ہاں کہو نہ کیا میری بیگم۔۔۔۔۔" اسنے پوچھا۔۔۔

"کچھ نہیں یہ بس ایسے ہی بکواس کر رہی تھی۔۔" کسی کے بھی کہنے سے پہلے اشارہ بول پڑی۔۔۔

ویسے عالم تمہاری شادی اشارہ سے نہیں ہونی چاہیے تھی۔۔۔۔" ایمن کی بات پر اشارہ نے اسے گھورا۔۔۔

"کیوں نہیں ہونی چاہیے تھی۔۔۔" عالم نے پوچھا۔۔

"بھئی کہاں اشارہ جیسی حسین و جمیل لڑکی اور کہاں تم نہ شکل نہ عقل۔۔۔۔" اسنے شرارت سے کہا۔۔۔

"اے لڑکی تم میری بیگم کو چنے کے جھاڑ پر نہ چڑھاؤ پہلے ہی کم نخرے نہیں اب تمہاری بات سن کر مزید ساتویں آسمان پر نہ پہنچ جائے اور میں بے چارہ زمین پر بیٹھے بیٹھے صرف آہیں بھروں۔۔۔" وہ ایمن کو گھورتے ہوئے بولا۔۔۔

"ہاں جیسے بڑے ہی بے چارے قسم ہیں نہ جو صرف آہوں سے کام چلائیں گے۔۔۔۔۔" اشارہ چڑ کر بولی۔۔۔

اسکی بات پر زبردست قہقہہ پڑا۔۔۔ جن میں عالم کا قہقہہ سب سے بلند تھا۔۔ ان سب کے ہنسنے سے وہ خفیف سی ہو گئی۔۔۔ پھر سب ادھر ادھر کی باتوں میں مصروف ہو گئے۔۔ آج عالم کو اشارہ کے ساتھ خان ولا جانا تھا۔۔ سب مہمان رخصت ہو گئے تو یہ لوگ بھی نکلنے کی تیاری کرنے لگے۔۔۔ جاتے جاتے ایمن اشارہ سے ملنے آئی۔۔

"تم بہت لکی ہو جو عالم تمہارا نصیب ہے۔۔۔ میرے لئے وہ بہت خاص ہے اس لئے تم بھی بہت خاص ہو میرے لئے۔۔" وہ اسکے گلے ملتے ہوئے بولی۔۔۔

"تم کب سے جانتی ہو عالم کو۔۔۔۔؟؟" اسنے اپنے ذہن میں کب سے کلبلاتے سوال کو زبان کو دی۔۔

"عالم نے تمہیں نہیں بتایا۔۔۔۔ خیر میں ہی بتا دیتی ہوں۔۔ ہم لوگ کالج لائف سے بیسٹ فرینڈ ہیں۔۔۔ ابھی وقت نہیں ہے کبھی فرصت میں ملو گی تو سب بتاؤ گی۔۔۔ اوکے۔۔ بائے۔۔۔" وہ اسکی بات کا جواب دیتی جھٹ پٹ اسکے گالوں پر بوسہ دیتی چلی گئی۔۔۔۔ اور پیچھے وہ اسکے رویہ سے الجھ کر مختلف سوچوں میں گھر کر رہ گئی۔۔۔۔

****

گھر پہنچ کر سب اولڈیز تو سونے چلے گئے لیکن ینگ پارٹی باہر لان میں محفل جما کر بیٹھ گئی۔۔۔

" یار اب اٹھ بھی جاؤ۔۔۔کافی رات ہو رہی ہے۔۔۔میں تو سونے چلا۔۔۔" عالم نے کوئی تیسری دفع یہ جملہ کہا۔۔ سب جان بوجھ کر اسے پریشان کرنے کے لئے بیٹھے بکواس کر رہے تھے۔۔۔ورنہ نیند تو سبھی کو آ رہی تھی اور اشارہ کو پتہ تھا وہ اسکی وجہ سے بیٹھا ہے لیکن وہ جان بوجھ کر اپنے کان لپیٹے بیٹھی گپیں ہانک رہی تھی۔۔

" ہاں تو جاؤ نہ تمہیں کس نے روکا ہے ۔۔۔خود ہی بار بار بول رہے ہو لیکن جا نہیں رہے ہو۔۔۔" ولید بے نیازی سے بولا اسے پتہ تھا وہ کیوں بیٹھا ہے۔۔۔

" چلو اشارہ۔۔۔مجھے نیند آ رہی ہے۔۔۔" وہ اب ان سب کو نظر انداز کیئے اشارہ سے بولا۔۔ جو اتنے اطمینان سے بیٹھی باتیں کر رہی تھی گویا رات ایسے ہی باتیں کرتے گزارنی تھی۔۔۔

" ہاں تو جاکر سوؤ نہ اشارہ کو کیوں پریشان کر رہے ہو۔۔۔" ولید نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔۔۔

" تمہیں اس سے مطلب۔۔۔میری بیوی ہے وہ میری مرضی اسے پریشان کروں نہ کروں۔۔ تمہیں کیوں مروڑ اٹھ رہے ہیں ۔۔" عالم اسے گھورتے ہوئے بولا۔۔۔

" ارے تمہیں تو نیند آ رہی ہے نہ تو جا کر سوؤ نہ۔۔۔اب اسے بات کرنی ہے سب سے تو ظالم اور روایتی ٹائپ شوہر کا رول تو مت پلے کرو۔۔۔ ویسے بھی نیند تمہیں آ رہی ہے اسے نہیں۔۔۔" وہ بڑی معصومیت سے بولا۔۔۔

" تمہارا بھی وقت آئے گا۔۔۔زیادہ اچھلو مت۔۔۔" اسنے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔باقی سب عالم کی کیفیت سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔۔

" اور تمہیں سمجھ نہیں آرہا۔۔کب سے کہہ رہا ہوں چلو۔۔ " وہ دانت نکوستی اشارہ سے بولا جو سب کے ساتھ شامل اسکی حالت کو انجوئے کر رہی تھی۔۔۔ وہ اشارہ کے پاس گیا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھاتے ہوئے وہاں سے جانے لگا۔۔۔۔جس پر سب نے معنی خیزی سے انھیں دیکھ کر گلا کھنکھارا۔۔۔

" لیکن یار جاتے جاتے یہ تو بتاتے جاؤ۔۔کہ نیند تمہیں آ رہی ہے تو تم اشارہ کو کیوں لے کر جا رہے ہو۔۔۔۔ وہ کوئی نیند کی ٹیبلیٹ تو ہے نہیں۔۔۔" پیچھے سے ولید نے ہانک لگائی۔۔۔

" تمہیں تو میں تب پوچھوں گا جب تمہاری رخصتی ہو جائے گی۔۔۔" وہ ولید کو خونخوار تیور سے دیکھتے ہوئے بولا اور اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

" یہ کیا حرکت تھی۔۔۔؟؟" وہ روم میں آنے کے بعد غصے سے بولی۔۔۔

" اب میں نے کون سی گستاخی کی۔۔۔" عالم ڈور لاک کر کے اس کے پاس آیا۔۔۔۔ جو غصے سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

" یہ سب کے سامنے سے اس طرح لانے کی کیا ضرورت تھی ۔۔سب کیا سوچتے ہوں گے۔۔۔" اسنے خفگی سے کہا۔۔۔

" کچھ نہیں سوچیں گے۔۔۔سب سمجھ دار ہیں کوئی بچے نہیں ہیں۔۔۔" عالم اسکے پاس بیٹھتے ہوئے بولا اور موبائل میں کچھ کرنے لگا۔۔۔

" لیکن پھر بھی۔۔۔۔" وہ منہ بنا کر کہتی اپنی جویلری اتارنے لگی اور چینج کرنے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔۔ جب وہ چینج کر کے آئی تو عالم ونڈو کے پاس کھڑا تھا اسے وہاں دیکھ کر اشارہ کو

مہندی والی رات یاد آگئی۔۔ وہ بے ساختہ ہنس دی۔۔۔ ہنسنے کی آواز پر وہ چونک کر اسکی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

" یوں اکیلے اکیلے کس بات پر ہنسا جا رہا ہے۔۔۔؟" وہ اسکے قریب آیا۔۔۔

" مہندی والی رات یاد ہے آپ کو۔۔۔" اسنے مسکراہٹ دبا کر پوچھا۔۔۔

" مہندی والی رات ہاں کیوں۔۔۔" وہ کنفیوز سا بولا۔۔۔

" تو یہ بھی یاد ہوگا کہ اس رات آپ کہاں لٹک رہے تھے۔۔۔" اسنے بمشکل اپنی مسکراہٹ روکی۔۔۔ پھر عالم کو بہت اچھی طرح یاد آگیا کہ وہ کس بات پر ہنس رہی تھی۔۔۔

" ہاں یاد ہے بہت اچھے سے اور یہ بھی یاد ہے کہ تم کس طرح مجھ پر ہنس رہی تھیں۔۔۔ تھینکس بیگم میں تو بھول ہی بیٹھا تھا کہ تم سے اس رات والا بدلہ لینا ہے۔ویسے بھی اسی جگہ بدلہ لینے میں زیادہ مزہ آئے گا۔۔ سو نیک کام میں دیری کیسی۔۔۔" وہ آرام سے کہتا اسکے ہوش اڑا گیا۔۔۔اور خطرناک تیور لئے اسکی اور بڑھا۔۔۔ اشارہ اسکی بات سمجھ کر وہاں سے فرار ہونے لگی۔۔ مگر عالم اسکے ارادے سے پہلے ہی باخبر تھا وہ ایک ہی جست میں اس تک پہنچا اور اسے اپنی گرفت میں لے کر اس پر جھکتے ہوئے فرار کی ساری راہیں مسدود کر گیا۔۔۔

" ابے گدھے ہمت کر مرد بن یوں اگر ڈرتا رہے گا تو پروپوز کیسے کرے گا۔۔۔" عالیان نے اسے لتاڑا۔۔۔

" ہاں پھر اگر اسنے انکار کر دیا تو۔۔۔۔۔" اسنے اپنا خدشہ بتایا۔۔۔

" قائدے سے تو اسے یہی کرنا چاہیے۔۔۔۔ گدھے جس طرح تو ڈر رہا ہے اتنی دیر میں کوئی اور پٹا کر نکل لے گا۔۔۔ سمجھا اسی لئے مرد کا بچہ بن اور بول دے۔۔۔" آصف نے بھی کارِ خیر میں حصہ ڈالا۔۔

" لیکن کیسے بولوں گا۔۔۔ ابھی تو یونی بھی سٹارٹ نہیں ہوئی ہے۔۔۔" وہ منہ بسور کر بولا۔۔۔

" تو باہر کہیں کافی پے بلا اور بول دے۔۔۔۔" ندیم نے کہا۔۔

" ہاں میں بولوں گا کافی پر آؤ اور وہ جیسے تیار ہی بیٹھی ہوگی فوراً آجائے گی۔۔۔۔" بلال طنزیہ انداز میں بولا۔۔

" تو گدھے کوئی اور طریقے سے بلا نہ۔" آصف نے اسے ایک چپت رسید کی۔

" کونسے طریقے سے تم ہی لوگ بولو نہ۔" اسنے بے چارگی سے پوچھا۔

" میرے پاس ہے ایک آئیڈیا۔" عالیان بولا اور انھیں بتانے لگا۔

" وہ سب تو ٹھیک ہے لیکن یار میں بولوں گا کیا۔" اسکے پوچھنے پر ان تینوں نے اسے زبردست طریقے سے گھورا۔۔۔

" اب یہ بھی ہم لوگ بتائیں۔۔۔۔" ندیم بولا۔

" ہاں نہ مجھے کوئی خاص اکسپیرینس نہیں ہے اس طرح کے کاموں میں۔۔" وہ مسکینیت سے بولا۔

" اور جیسے ہم لوگوں نے تو ایسے کاموں میں پی ایچ ڈی کر رکھی ہے۔۔۔۔" عالیان نے دانت پستے ہوئے کہا۔

" ابے یار تم لوگ میرے دوست ہو اب اپنے یار کے لئے اتنا نہیں کر سکتے۔" اسنے انھیں اموشنل بلیک میل کرنا چاہا جو کہ ظاہر ہے یہ لوگ ہونے والے نہیں تھے۔

" ارے کیوں نہیں تیرے لئے تو بہت کچھ کر سکتے ہیں اگر تو بولے تو میں ہی پروپوز کر کے آجاتا ہوں۔۔۔" آصف نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

" ابے سچ بول رہا ہے۔۔۔تو ہی تو میرا سچا یار ہے۔۔۔" بلال وفور جزبات کے اس سے لپٹ گیا۔۔۔

" پھر کب آرہا ہے تو۔۔۔۔میرے ولیمے کی بریانی کھانے۔۔" آصف اس سے الگ ہوتے ہوئے آرام سے بولا۔

" ابے تو نے بتایا نہیں۔۔۔تو بھی کسی کے چکر میں تھا۔۔" بلال حیرت سے بولا۔

" اتنی جلدی بھول گیا۔۔ابھی تو بتایا تھا تیری جگہ میں پروپوز کر کے آجاتا ہوں۔۔۔" وہ بولا تو بلال نے پہلے اسے ناسمجھی سے دیکھا پھر سمجھ میں آنے پر اسے ایک دھپ لگائی۔

" کمینے تجھے شرم نہیں آئی ایسا بولتے ہوئے۔۔بھابھی ہے وہ تیری۔۔۔" وہ غصے سے بولا۔

" اچھا لیکن ابھی تو ہی تو بڑخوش ہو رہا تھا۔۔جب میں بول رہا تھا کہ میں پروپوز کر دیتا ہوں۔۔" اسنے بڑے سکون سے کہا۔۔

" تو میں اپنے لئے بول رہا تھا کمینے تیرے لئے نہیں سمجھا۔۔" وہ اسے گھورتے ہوئے بولا۔۔

" ایک کام کر تو رہن دے ۔۔۔ تیرے بس کا نہیں ہے یہ کام۔۔۔ بھول جا اسے۔۔۔کیوں کہ تجھ میں اتنی ترڑ ہی نہیں ہے کہ تو اسے پروپوز کر سکے۔۔۔" عالیان اطمینان سے بولا۔۔۔

" اب ایسا بھی نہیں ہے یار۔۔۔" وہ تڑپ کر بولا۔۔۔

" تو ہمت کر اور بول دے سمجھا۔۔۔" آصف نے کہا۔۔۔

" اوکے یار۔۔کوشش کروں گا۔۔۔لیکن تم لوگ یہ تو بتا ہی سکتے ہو کیسے پروپوز کرتے ہیں۔۔۔" ان تینوں نے پھر سے بری طرح اسے گھورا کیوں کہ پھر اسکی وہی مرغ کی ایک ٹانگ تھی جسے وہ چھوڑنے کو تیار نہ تھا۔۔۔

" ٹھیک ہے میں تجھے بتاتا ہوں کہ کیسے پروپوز کرتے ہیں۔۔۔ لیکن میں جیسے بتاؤ گا تو ویسے ہی کرے گا۔۔۔" عالیان نے بظاہر سنجیدگی سے کہا مگر اسکی شرارتی رگ پھڑک چکی تھی جس سے بلال کی شامت آنی پکی تھی۔۔ جو بڑی ہی توجہ سے اسکی بات سن رہا تھا اور انداز سے لگ رہا تھا کہ وہ اسکی باتوں پر عمل بھی کرے گا۔

" ایک تو ہی تو میرا سچا یار ہے۔۔۔" وہ مکھن لگاتے ہوئے بولا۔ اسکی طوطا چشمی پر آصف اسے گھور کر رہ گیا۔ پھر جو جو آئیڈیے عالیان بتارہا تھا اسے سن کر ندیم اور آصف نے بڑی مشکل سے اپنی ہنسی روکی اور اسے اپنے آئیڈیے سے بھی مستفید کرنے لگے۔۔

وہ کب سے بیٹھی بور ہو تھی۔۔۔ اگر اپنے گھر میں ہوتی تو سب کے ساتھ بیٹھی گپیں ہانک رہی ہوتی۔۔۔ صبح ہی اسکی سب سے بات ہوئی تھی۔۔۔ اس لئے اسے پھر سے کال کر کے ان لوگوں کو

پریشان کرنا مناسب نہ لگا۔۔۔ ان لوگوں کی شادی کو ایک ہفتہ ہو چکا تھا۔۔۔ عارفین کے زیادہ رشتہ دار نہیں تھے اس لئے دعوت کا مسلہ ہوا ہی نہیں۔۔۔ تین چار دن تو قریب ہی کی دعوت میں نکل گئے۔۔۔۔۔۔۔۔پھر باقیوں سے ان لوگوں نے معزرت کر لی۔۔۔۔ اسکے بعد ہی عارفین نے اپنا آفس جوائن کر لیا تھا۔۔۔ جس پر ایہانے دل ہی دل میں شکر ادا کیا تھا۔۔۔ وہ ابھی تک اسکا رویہ سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔ وہ اس سے بہت اچھے سے پیش آتا تھا۔۔۔ولیمہ والے دن کے بعد سے اب تک اسنے مزید کوئی پیش قدمی نہیں کی تھی۔۔۔۔یہ الگ بات تھی کہ وہ صبح جب بھی اٹھتی تھی خود کو اسکی بانہوں میں ہی پاتی تھی۔۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ جب وہ اسکے ساتھ کچھ کرنا ہی نہیں چاہتا تھا تو پھر اسے اسنے کڈنیپ ہی کیوں کیا تھا۔۔۔ شادی تو اسنے یوں بھی کی ہی تھی پھر پہلے کڈنیپ کر کے نکاح کیوں کیا تھا۔۔۔ وہ جتنا سوچتی اتنا ہی الجھتی۔۔۔ ابھی وہ یہ سب سوچ ہی رہی تھی جب اسے اپنے پشت پر سرسراہٹ محسوس ہوئی۔۔۔ وہ چونک کر پلٹی تو اپنے بلکل پیچھے کھڑے وجود سے ٹکرا گئی۔۔۔

" مسز کیا سوچا جارہا تھا جو میرے آنے کی بھی خبر نہیں ہوئی۔۔۔کیا میرے بارے میں سوچ رہی تھیں۔۔۔" وہ اسکی شرارتی لٹوں سے چھیڑ چھاڑ کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

" جی نہیں۔۔۔" اسنے اپنی اتھل پتھل ہوتی دھڑکنوں کے ساتھ کہا۔۔۔وہ اسکی زرا سی قربت سے وہ گھبرا جاتی تھی اور ابھی تو انکے درمیان صرف چند انچوں کا ہی فاصلہ تھا۔۔۔

" کبھی تو دل خوش کر دیا کریں۔۔۔۔" وہ منہ بسور کر بولا اور غیر محسوس انداز میں اسکے بال گردن کے ایک طرف کرنے لگا۔۔۔اسکے یوں منہ بنانے پر ایہا نے اپنی مسکراہٹ دبائی۔۔۔

" بور ہو رہی تھیں۔۔۔؟؟" وہ اب اسکے سراپے پر گہری نظریں ڈالتے ہوئے بولا۔۔ اسکا دل اسے بے ایمانی پر اکسانے لگا تھا۔۔۔ اسکی گہری نظریں خود پر محسوس کر کے وہ سمٹ گئی۔۔اور کچھ کہنے کے بجائے اسنے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔

" تو پھر آج کہیں باہر گھومنے چلتے ہیں۔۔۔ویسے بھی شادی کے بعد کہیں گئے نہیں۔۔۔" وہ اب اسکی کمر پر اپنے ہاتھوں کا حصار باندھتے ہوئے بولا۔۔ اسکے ہاتھوں کے لمس پر ایہا کے بدن میں کرنٹ سا دوڑ گیا۔۔ وہ اسکا ہاتھ ہٹانے لگی۔۔۔ مگر عارفین نے اپنی گرفت اور مضبوط کر لی۔۔

"لیکن اس سے پہلے ایک چھوٹی سی بے ایمانی۔۔۔" اسکی نظریں ایہا کی شفاف گردن پر تھیں۔۔ اسکی بات پر اسنے نا سمجھی سے عارفین کو دیکھا۔۔ جو اب اس پر جھک رہا تھا۔۔ اسکے یوں مزید قریب آنے پر وہ سٹپٹائی۔۔ اور اسکے دیکھتے ہی دیکھتے وہ اسکی گردن پر جھکا اور اپنی محبت کی مہر ثبت کرنے لگا۔۔۔ اسکے ہونٹوں کے لمس سے اسکے جسم میں پھریری سی دوڑ گئی۔۔۔ اسنے زور سے اپنی آنکھیں میچ لیں۔۔ کچھ لمحے یوں ہی گزر گئے۔۔پھر وہ خود پر کنٹرول کرتا اسے خود سے الگ کرنے لگا۔۔ جو آنکھیں بند کئے کھڑی تھی۔۔ اسے دیکھ کر وہ دلکش انداز میں مسکرا دیا۔۔

" چلیں جلدی تیار ہوں۔۔۔ میں بھی فریش ہونے جارہا ہوں۔۔" اپنے کپڑے واڈروب سے نکالتا وہ واشروم میں گھس گیا۔۔ وہ بھی ہوش میں آتی سرخ چہرے کے ساتھ اپنے بال سنوارنے لگی جو عارفین نے الجھا دئے تھے۔۔۔۔

اسکی توقع کے عین مطابق عالم نے اسکی بات سنتے ہی زبردست طریقے سے اسکی دھنائی کی تھی۔۔۔۔

" کمینے گدھے گھنے میسنے۔۔۔۔ تیری ہمت کیسے ہوئی میری بہن پر بری نظر ڈالنے کی۔۔۔۔۔۔" وہ اسے پیٹتے ہوئے بولا۔۔۔

" ابے چھوڑ جان سے مارے گا کیا۔۔؟؟" دانش اس سے خود کو چھڑانے لگا۔۔۔

" خیر اب اتنا بھی ظالم نہیں ہوں۔۔۔" وہ اسے چھوڑتے ہوئے بولا۔۔۔

" اچھا ابھی جو کر رہا تھا وہ محبت کا کون سا مظاہرہ تھا۔۔۔۔" اسنے طنزیہ انداز میں کہا۔۔۔

" یہ تو تیری سزا تھی کہ تو نے پہلے کیوں نہ بتایا۔۔۔۔ لیکن ہاں ایک بات دماغ میں بٹھا لے اگر ایمی نہیں راضی ہوئی تو اسکا خیال بھی دل سے نکال دینا۔۔۔۔" وہ اسے وارن کرتے ہوئے بولا۔۔۔ جو اسکی بات پر اسے گھورنے لگا۔۔۔

" تو اسکی فکر مت کر میں اسے پہلے ہی راضی کر چکا

ہوں۔۔۔اور اسی نے مجھے کہا تھا کہ تجھ سے بات کروں ۔۔۔" اسے گھورنے کے بعد وہ اطمینان سے بولا۔۔۔۔ جس پر عالم نے اسکی پھرتی پر اسے داد دیتی نگاہوں سے دیکھا۔۔۔۔

" بڑا ہی فاسٹ فارورڈ نکلا۔۔۔ویسے مجھ سے بات کرنے کیوں کہا اسنے۔۔۔۔۔ " وہ پوچھنے لگا۔۔۔

" کیوں کہ شادی کی اریجمنٹ تجھے ہی کرنی ہے۔۔۔" اسنے دانت دکھاتے ہوئے کہا ۔۔۔۔اسنے جان بوجھ کر یہ نہیں بتایا تھا کہ ایمی نے اسے اپنا سرپرست بنایا ہے اور اسکی مرضی پر ہی وہ راضی ہوگی۔۔۔۔کیوں کہ اگر ایمن کی یہ شرط اسے پتا چل جاتی تو وہ دانش کو ناکوں چنے چبوا دیتا راضی ہونے میں۔۔۔۔۔۔

" اوے اب کس کی شادی ہے ۔۔۔یہ عالم کے ولیمہ کو دو دن بھی نہیں ہوئے۔۔۔۔"

رضوان دانش کے آفس میں انٹر ہوتے ہوئے بولا۔۔۔۔ دانش نے ہی ان دونوں کو یہاں بلایا تھا۔۔۔ عالم تو ٹائم پر آگیا تھا مگر رضوان ابھی آرہا تھا۔۔۔

" میری۔۔۔۔" دانش نے دانتوں کی نمائش کی۔۔۔

" تیری ؟کب؟ کس سے؟ کیسے؟" ایک ہی سانس میں اسنے کئ سوال کر ڈالے۔۔۔۔

" ابے دھیرج رکھ نہ میں بھاگا جا رہا ہوں نہ تو۔۔۔۔سانس لے لے پہلے سکون کی پھر بتاتا ہوں ۔۔۔۔۔۔" وہ اسکے آگے چیر رکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

" اب شروع ہو جا جلدی جلدی اور بتا کون ہے وہ بد نصیب جس کی قسمت تیرے ساتھ پھوٹ رہی ہے۔۔۔۔" اسنے بیٹھنے کے بعد کہا۔۔۔ اسکی بات پر دانش اسے گھور کر رہ گیا پھر اسے سب بتانے لگا۔۔۔ سب سننے کے بعد رضوان اپنی آستین فولڈ کرنے لگا۔۔۔

" یہ آستین کیوں چڑھا رہا ہے۔۔" وہ اسے مشکوک نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔

" تیری خاطر تواضع کرنے کے لئے۔۔۔۔" اسنے دانش کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

" ابے یہ تم دونوں نے مجھے مارنے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔۔۔" وہ بچنے کے لئے جگہ ڈھونڈنے لگا۔۔۔

" تو تیری حرکتیں ہی ایسی ہوتی ہیں۔۔۔ ایک نمبر کا چھپا رستم ہے تو۔۔۔مجال ہے جو کبھی بھنک بھی پڑنے دی ہو۔۔" اسنے ایک مکا اسکی پیٹھ پر رسید کیا۔۔۔

" بس یار یہ ایک ہی کافی ہے۔۔۔ تیرے آنے سے پہلے ہی عالم نے اچھے سے دھنائی کی ہے۔۔۔اس لئے تو مجھ پر رحم کر۔۔۔۔۔" وہ کراہتے ہوئے بولا۔۔۔۔

" چل تو بھی کیا یاد کرے گا۔۔۔۔چھوڑ رہا ہوں۔۔۔" اسنے احسان کرنے والے انداز میں کہا۔۔۔

" جی بہت بہت شکریہ اس عنایت کا۔۔۔۔" وہ اسکی طرف جھکتے ہوئے بولا۔۔۔۔

" اب تیرے کیا ارادے ہیں۔۔۔۔" عالم نے رضوان سے کہا۔۔۔

" کچھ خاص نہیں اس گدھے سے ٹریٹ لینی ہے اب اتنی آسانی سے تو چھوڑنے سے رہا۔۔۔۔" وہ بولا تو گدھے نے اسے تگڑی قسم کی گھوری سے نوازا۔۔۔

" ابے بھکڑ میں یہ نہیں پوچھ رہا ہوں۔۔۔۔۔" اسنے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔۔

" تو پھر کیا پوچھ رہا ہے؟؟" وہ پوچھنے لگا۔۔

" یہی کہ کب تک سنگل رہے گا۔۔۔ " اسنے کہا۔۔

" ہاں نہ بول اس لڑکی کے بھائی کا کوئی مسلہ ہے تو بتا ٹھوک پیٹ کر برابر کر دیں گے۔۔۔۔۔۔" دانش نے جوش سے کہا۔۔

" مسلہ تو وہی ہے لیکن۔۔۔۔" وہ اتنا کہہ کر خاموش ہو گیا اور انھیں دیکھ کر مناسب الفاظ ذہن میں ترتیب دینے لگا جس سے یہ لوگ اسکی ٹھکائی نہ کریں۔۔۔۔

" ابے سیدھے سیدھے بول نہ کیوں لڑکیوں کی طرح شرما رہا ہے۔۔۔۔" عالم نے جھنجھلا کر کہا۔۔۔

" تو مارے گا تو نہیں نہ۔۔۔۔۔۔" اسنے عالم سے کہا۔۔

" اگر وہ شرافت سے مان گیا تو ٹھیک ہے ۔۔۔اور اگر زیادہ نخرے کرے گا تو مارنا تو پڑے گا ہی ۔۔" دانش بولا۔۔۔

" ابے گدھے میں اپنی بات کر رہا ہوں کہ مجھے تو نہیں مارو گے نہ۔۔۔" رضوان جھنجھلا کر بولا۔۔۔

" ارادہ تو نہیں تھا لیکن اگر تیرا دل کر رہا تو بول ورنہ تیری حرکت پر تو ویسے بھی مارنے کا دل کر رہا ہے۔۔۔ الو کہیں کا ابھی تک ایک لڑکی کو سیٹ نہیں کر پایا۔۔۔۔" عالم نے تحمل سے کہا۔۔۔۔

" اوے۔۔۔وہ کوئی ایسی ویسی ہوتی تو کب کا سیٹ کر چکا ہوتا تیرے جیسے ہی ہے تیری بہن بھی نارمل بات کرو تو کاٹ کھانے کو دوڑتی ہے اگر پرپوز کرتا تو یقیناً سینڈل کھانے کو ملتی۔۔۔۔۔" اسنے جھلا کر آخر کہہ ہی دیا۔۔۔۔

" ایک منٹ یہ یہاں پر اسکی بہن کہاں سے آئی۔۔۔۔؟؟" دانش الجھ کر اسے دیکھا۔۔۔

" اس لئے کہ وہ اسی کی بہن ہے ۔۔۔روشنی۔۔۔۔۔" اسنے نہایت ہی سکون سے کہا۔۔ وہ کب تک چھپاتا کبھی نہ کبھی اسے پتا چلنا ہی تھا نہ سو اسنے ابھی دل سے ہر خدشے نکال کر روشنی کا نام لے ہی لیا۔۔۔۔۔ وہ دونوں کچھ دیر تو بے یقینی سے اسے دیکھتے رہے اور اسکی بات سمجھنے کی کوشش کرتے رہے۔۔۔۔ پھر جیسے ہی بات ان دونوں کے سمجھ آئی وہ دونوں یوں اچھلے گویا بچھو نے ڈنک مارا ہو۔۔۔۔ دانش تو جو چیز سامنے دکھ رہی تھی وہی اٹھا اٹھا کر اس پر گولا باری کر رہا تھا۔۔۔

" گدھے کمینے تو مجھے چھپا رستم کہہ رہا تھا اور خود کیا ہے ہاں۔۔۔۔۔تو تو رستم کا باپ دادا نکلا۔۔۔۔" ہاتھوں کے ساتھ زبان بھی فراٹے چل رہی تھی۔۔۔مجال ہے جو وہ ایک پل کے لئے بھی رک رہا ہو۔۔۔۔ ادھر عالم شوکڈ سا بیٹھا تھا۔۔

" خچر کہیں کا میں تیری ہمدردی میں خود ہی کو کڈنیپ کرنے کی بات کرتا تھا۔۔۔۔ایک نمبر کا کمینہ ہے تو۔۔۔۔" عالم بھی ہوش میں آکر اس پر پل پڑا۔۔۔۔۔۔

" ابے۔۔۔اب بخش بھی دو یار۔۔اسی لئے نہیں بتاتا تھا۔" وہ ان دونوں سے بچتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔

" دل تو کر رہا ہے تجھے اٹھا اٹھا کر پٹخوں۔۔۔۔لیکن نہیں مزہ تو تب آئے گا جب روشنی اسی طرح تیری دھلائی کرے گی۔۔۔" عالم نے اسکا کالر آزاد کر کے کہا۔۔۔اسکی بات پر رضوان نے پہلے تو بے یقینی سے اسے دیکھا پھر مارے خوشی کے اسکے گلے لگ گیا۔۔۔

" ابے چھوڑ۔۔۔ مارنے کا ارادہ ہے کیا؟؟" مارے جوش کے وہ کچھ زیادہ ہی زور سے گلے لگ گیا تھا۔۔۔۔

" ویسے تم دونوں کو میں ہی ملا تھا سالا بنانے کے لئے۔۔۔" عالم نے ان دونوں سے کہا تو وہ دونوں ہی ہنس پڑے۔۔۔

" اب کیا کریں۔۔۔۔ تو ہے ہی سالا ٹائپ مٹیریل۔۔۔۔۔" دانش نے کہا۔۔۔پھر یہ لوگ اپنی فیوچر پلاننگ میں لگ گئے۔۔

--

"مجھے سمجھ نہیں آرہا جب وہ فرینڈ تمہاری ہے تو مجھے کیوں لے کر جا رہی ہو۔۔۔۔؟؟" جویریہ نے جھنجھلا کر کہا۔۔۔۔

" ارے بھئی اب اکیلی جاؤں گی کیا۔۔اس لئے تمہیں لے کر چل رہی ہوں۔۔۔" زرناب نے اپنا مسلہ بتایا۔۔۔

" تو انابیہ کو لے جاؤ۔۔" اسنے فورا حل پیش کیا۔۔

" ہاں۔۔۔اگر وہ اتنی ہی نیک ہوتی تو تم سے کیوں کہتی۔۔" زرناب نے منہ بسورا۔۔

" ٹھیک ہے لیکن زیادہ ٹائم نہیں لگنا چاہیے۔۔" اسنے اپنی شرط بیان کی۔۔۔

" یہ تو تم پر ڈیپنڈ کرتا ہے۔۔۔" وہ اپنے موبائل میں کچھ کرتی مگن سی بولی۔۔

" مطلب؟؟۔۔۔ فرینڈ وہ تمہاری ہے کام تمہیں اس سے ہے تو مجھ پر کیسے ڈیپنڈ کرتا ہے۔۔۔"

اسنے الجھ کر پوچھا۔۔۔

" ارے میرا مطلب ہے کہ جتنی جلدی تم چلو گی اتنی ہی جلدی ہم لوگ واپس آئیں گے۔۔۔۔اب

تم انٹرویو لوگی تو ٹائم تو لگے گا ہی۔۔۔۔" وہ گڑبڑا کر بولی۔۔۔

" اوکے۔۔۔پھر جلدی چلو۔۔ابھی نکلتے ہیں۔۔۔ابھی تین بج رہے ہیں ہم لوگ چار بجے تک واپس

آجائیں گے۔۔۔" اسنے وال کلاک پر ٹائم دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

" افوہ۔۔۔ابھی تو ان لوگوں کو ٹائم اور کیفے کا بھی بتانا پڑے گا نہ۔۔۔۔" وہ اسکی جلدی کرنے پر

جھلا کر بولی۔۔۔

" کسے۔۔؟؟" اسنے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

" ارے میری فرینڈز کو اور کسے ابھی میں نے اسے ٹائم اور یہ بتایا ہی نہیں کہ کس کیفے میں آنا

ہے۔۔۔۔" وہ دل ہی دل اپنی زبان کو کوستی ہوئی جویریہ سے بولی۔۔۔۔

" یہ تو بہت اچھا کیا۔۔۔اب ایک کام کرو انھیں گھر آنے کا بول دو۔۔اچھا رہے گا تمہارا کام بھی ہو جائے گا اور تمہیں جانا بھی نہیں پڑے گا۔۔" اپنی طرف سے اسنے بہت ہی بیسٹ آئیڈیا دیا تھا۔۔ جس پر زرناب دل ہی دل میں اسے صلواتیں سنا کر رہ گئی۔۔۔

" نہیں یار۔۔۔گھر میں نہیں بلا سکتی۔۔ابو کو تو جانتی ہی ہو انھیں پسند نہیں ہے یوں فرینڈز کو گھر بلانا اور انکے گھر جانا۔۔اس لئے میں بھی اسکے گھر جانے کے بجائے اسے کیفے میں بلا رہی ہوں۔۔۔" بر وقت اسے بہانا سوجھا۔۔

" ٹھیک ہے پھر کب چلنا ہے۔۔" وہ بے زاری سے پوچھنے لگی۔۔۔ اسکے راضی ہونے پر زرناب نے سکون کی سانس لی ۔۔۔۔

" اوے تبھی میں سوچو یہ مجھے اتنا گھورتا کیوں ہے۔۔ بد تمیز کی نیت ہی خراب تھی پہلے سے۔۔" روشنی کو جب سے پتا چلا تھا کہ اسکے لئے رضوان کا رشتہ آیا ہے تب سے وہ پورے کمرے میں گھوم گھوم کر اپنے دل کی بھڑاس نکال رہی تھی۔

" ارے بس کرو یہ چکر کاٹنا اور چپ کر کے میری پوری بات سنو۔۔۔" اشارہ نے زبردستی اسے بٹھایا۔

" لیکن اسے زرا شرم نہیں آئی اپنی ہی دوست کی بہن پر نظریں ڈالتے ہوئے۔۔" وہ بیڈ پر پسر کر بیٹھ گئی مگر اسکی بھڑاس ابھی بھی نہیں کم ہوئی تھی۔۔

" اب اس میں برائی ہی کیا ہے اسنے کونسا تمہارے ساتھ بدتمیزی کی ہے۔۔۔شرافت سے اپنا رشتہ ہی تو بھیجا ہے۔۔۔" اشارہ اسے سمجھانے لگی۔۔

" لیکن پھر بھی۔۔۔ایک بار تو سوچنا چاہیے تھا۔۔۔" اس کا غصہ ابھی بھی برقرار تھا۔۔۔

"سہی کہا ایک بار تو سوچنا ہی چاہیے تھا۔۔۔۔تم سے شادی کرنا کوئی عام بات تھوڑی ہے اسے اپنی پر سکون زندگی اچھی نہیں لگ رہی ہوگی تبھی۔۔۔۔۔" اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے روشنی نے اس پر کشن داغا۔۔۔۔

" کیا کہا تم نے ہاں۔۔۔" وہ اس پر ایک کے بعد کشن پھینکتے ہوئے بولی۔۔۔

" حد ادب لڑکی میں تمہاری بھابھی ہوں۔۔۔ اگر غصہ آگیا تو میں روایتی پن دکھانے میں ایک پل نہیں لگاؤں گی۔۔۔" اشارہ اسے آنکھیں دکھانے لگی۔۔۔

" ہاں تو میں بھی کم نہیں ہوں میں بھی روایتی ٹائپ کی نند بن جاؤں گی۔۔۔اور بھائی کے کان بھر کے تمہاری جھوٹی شکایتیں لگاؤ گی۔۔۔۔" وہ بھی دوبدو بولی۔۔۔

" لگا دینا۔۔۔میں کونسا تمہارے بھائی سے ڈرتی ہوں۔۔۔ " اسنے ناک پر سے مکھی اڑائی۔۔۔

" اچھا پھر دیکھنا میں کیسے آج بھائی کو بھڑکاتی ہوں۔۔۔۔" وہ اسے چڑانے کو بولی۔۔۔۔

" تم بھڑکاتی رہنا اپنے بھائی کو۔۔۔میں تو ابھی جاکر امی کو بتاتی ہوں کہ تم رضوان بھائی سے شادی پر دل و جان سے راضی ہو۔۔۔" یہ کہتے ہی اشارہ کمرے سے بھاگ لی۔۔۔

" اے جھوٹی میں نے کب ایسا کہا۔۔" وہ حیرت سے کہتی اسکے پیچھے بھاگی۔۔۔ ابھی وہ راہداری میں تھی جب کسی سے بری طرح ٹکرائی۔۔۔۔ پھر وہ گرنے والی تھی جب دو مضبوط بازوؤں نے اسے تھام لیا۔۔ اسنے گھبرا کر اپنی بند آنکھیں کھولیں جو اسنے گرنے کے ڈر سے بند کر لیں تھیں۔۔ اسنے دیکھا تو وہ رضوان تھا جو اسے محبت پاش نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔ روشنی غور سے اسکے خدوخال دیکھنے لگی جو پہلے کبھی اسنے دیکھنے کی زحمت گوارہ نہیں کی تھی۔۔ صاف رنگت اس پر کھڑی ناک ،فرینچ کٹ داڑھی کے درمیان عنابی ہونٹ جو اسکے مسکرانے پر بڑے ہی بھلے لگ رہے تھے۔۔۔ براؤن آنکھیں جن میں اس وقت اس کے لئے بے لوث محبت جھلک رہی تھی۔۔ جو اسنے آج ہی غور کی تھی۔۔ دیکھنے میں وہ اچھا خاصا ہینڈسم تھا کوئی بھی لڑکی اسکا ساتھ پانے کی خواہش کر سکتی تھی۔۔۔ویسے بندہ اتنا بھی برا نہیں تھا وہ اس سے شادی کر ہی سکتی تھی۔۔۔وہ اسے دیکھتے ہوئے سوچنے لگی۔۔ دونوں ایک دوسرے کو یوں ہی یک ٹک دیکھ رہے تھے۔۔۔ چونکے تب جب کسی کے گلا کھنکارنے کی آواز آئی۔ دونوں ہی بوکھلا گئے۔۔۔رضوان نے اسی بوکھلاہٹ میں روشنی کو چھوڑ دیا جو اسکے بازوؤں میں تھی۔۔۔اسکے چھوڑنے پر جھٹ نیچے گری۔۔۔ اشارہ انکی بوکھلاہٹ پر بمشکل اپنی ہنسی روک پائی۔۔ اسکے گرنے پر وہ مزید بوکھلایا اور سہارے کے لئے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔ جسے وہ نظرانداز کرتی خود اٹھ گئی اور غصے سے اسے گھورتی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔۔ اسکے جانے کے بعد رضوان اسکی طرف متوجہ ہوا جس کی وجہ سے یہ سب ہوا تھا اور جو اپنی ہنسی کنٹرول کرنے کے چکر میں ہلکان ہوئی جارہی تھی۔۔۔

" آپ یہاں کیا کر رہے تھے۔۔۔؟؟" اشارہ نے معنی خیزی سے اسے دیکھا۔۔

" کچھ نہیں وہ بس میں ایسے ہی۔۔۔۔" اپنی بوکھلاہٹ مٹاتا ہوا وہ بولا۔۔۔پھر سر کھجاتا اشارہ کو دیکھنے لگا رضوان کے خود کو دیکھنے پر اسکی ہنسی چھوٹ ہی گئی۔۔اسکے یوں ہنسنے پر وہ اس سے ایکسکیوز کرتا کھسیاتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔۔

" اوے اسنے کونسے کیفے میں آنے کہا تھا۔۔۔" بلال کار ڈرائیو کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

" تو اتنا بھلکڑ کیوں ہے۔۔اسی لئے میں نے تجھے لکھ کر دیا ہے۔۔ اب جب اسے پرپوز کرے گا تو ہاتھ میں لیٹر لے کر سب پڑھ لینا جو بھی میں نے لکھا ہے۔۔۔" عالیان نے اسے گھورا۔۔۔۔

" یار تیرا یہ احسان میں کبھی نہیں بھولوں گا۔۔۔"وہ مشکور ہوا۔۔

" اوکے بس بس اب زیادہ مکھن مت لگا۔۔۔تجھے پتہ ہے نہ کیا کرنا ہے۔۔" عالیان نے اس سے پوچھا۔۔

" ہاں لیکن یار میں نے ایک بھی مرتبہ وہ پڑھا ہی نہیں جو تو نے لکھا ہے ۔۔۔ابھی پڑھ لوں گا تو بعد میں آسانی رہے گی۔۔" وہ پریشانی سے کہتے ہوئے اپنی جیب سے اسکا دیا ہوا لیٹر نکالنے لگا۔۔۔

" ابھی کہاں پڑھے گا وہ دیکھ کیفے بھی آ گیا۔۔۔" عالی جلدی سے بولا کہ کہیں وہ یہی پڑھ کر اس کا پلان فیل نہ کر دے۔۔۔ اسکے بولنے پر وہ اپنا ارادہ ترک کرتے ہوئے کار ایک سائیڈ میں پارک کرنے لگا۔۔۔

" جا بیسٹ آف لک۔۔۔" وہ بلال کی پیٹھ تھپک کر بولا۔۔

" نہیں یار تو بھی چلے گا میرے ساتھ۔۔۔" اسنے کہا اور اسکے ہاتھ سے گفٹ پیکیٹ لینے لگا جو اسنے جویریہ کو دینے کے لئے منگوایا تھا۔۔

" تو ساری زندگی مجھے اپنے پیچھے لگا کر رکھے گا کیا۔چلتا ہوں لیکن کچھ کہوں گا نہیں۔۔ تو ایک دم گھامڑ ہی رہنا۔۔" وہ کار سے باہر نکلتے ہوئے بولا۔۔

" وہ لوگ آ تو گئیں ہوں گی نہ۔۔" بلال گلاس ڈور دھکیل کر اندر داخل ہوا۔۔

" ہاں۔۔۔آ تو جانا چاہیے تھا۔۔" وہ اطراف میں نظریں گھماتے ہوئے بولا۔۔۔۔ پھر ایک ٹیبل پر اسے وہ دونوں دکھائی دیں۔۔

" چل ادھر ہیں وہ لوگ۔۔۔" عالیان انکی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔۔۔

" ابے یار مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔" اسنے مضبوطی سے عالیان کا بازو پکڑا۔۔

" اوے گدھے تجھے ڈر لگ رہا تو میرا ہاتھ توڑے گا کیا ار وہ کونسا تجھے کچا چبائے گی۔۔۔۔" وہ اپنا ہاتھ چھڑانے لگا۔۔

" یہ بتا میں کیا کروں۔۔۔" اسنے اسکا ہاتھ پکڑے پکڑے پوچھا۔۔

"گدھے سب سے پہلے تو میرا ہاتھ چھوڑ نہیں تو کوئی ہڈی وڈی ٹوٹ جائے گی۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولا۔۔ اسکے بولنے پر وہ بڑی مصیبت سے ہاتھ چھوڑنے پر راضی ہوا۔

" اے ۔۔۔عالی یار واپس چلتے ہیں۔۔" وہ پلٹنے لگا۔

" گدھے الو گھامڑ۔۔۔جب اتنی تڑ تھی نہیں تھی تو کس نے تجھے عاشقی کا مشورہ دیا تھا۔۔۔عزت سے چل نہیں تو سب کے سامنے تجھے پیٹ کے رکھ دوں گا۔۔" عالیان نے دانت کچکچائے۔۔۔

" لیکن یار۔۔۔" اسنے بے چارگی سے کہا۔۔۔

" کوئی لیکن ویکن نہیں۔۔۔" وہ اسے گھسیٹ کر لے جانے لگا۔۔۔۔

" یار تمہاری فرینڈز کب آئیں گی۔۔۔" جویریہ جھلا کر بولی۔ انھیں آکر دس منٹ ہو چکے تھے لیکن زرناب کی فرینڈز کا کوئی اتا پتا نہیں تھا۔۔۔

" بس یار آتی ہی ہونگی۔۔۔اب ٹریفک بھی کتنی ہوتی ہے اس لئے ٹائم تو لگتا ہی ہے۔۔۔" وہ گلاس ڈور کو دیکھتی ہوئی بولی۔۔۔ تبھی اسے وہ دونوں اندر آتے دکھائی دئے۔۔۔ انکے آنے پر اسنے سکون کی سانس لی۔۔

" بس آگئے۔۔۔" اسنے جویریہ سے کہا۔۔۔ اتنی دیر میں وہ دونوں ان کی ٹیبل تک پہنچ گئے۔۔۔

" یہ دونوں یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔" اسنے زرناب سے کہا۔۔۔

" ابھی پتا چل جائے گا۔۔۔" وہ بولی۔۔۔اور ان دونوں کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔آپس میں ان لوگوں نے سلام دعا کی پھر اسکے بعد زرناب نے اسے دیکھا جو حیران سی بیٹھی ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

" تمہاری فرینڈز آرہی تھیں وہ کہاں ہیں۔۔۔؟؟" اسنے پوچھا۔

" یہی لوگ آرہے تھے میری فرینڈز نہیں۔۔۔" وہ بولی۔۔۔

"کیا مطلب۔۔۔؟؟" اسنے الجھ کر زرناب کو دیکھا۔۔

" بلال کو تم سے کوئی ضروری بات کرنی ہے۔۔۔دیکھو غور سے پہلے بلال کی بات سننا پھر ہی کوئی بات کرنا جب تک میں اپنی کچھ ضروری شاپنگ کر لیتی ہوں۔۔" وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی۔۔۔اور اسکے کچھ سمجھنے سے پہلے ہی عالیان کو اٹھنے کا اشارہ کرتی وہاں سے نکلتی چلی گئی۔۔۔ بلال کو نظروں ہی نظروں میں تنبیہ کر کے وہ بھی زرناب کے پیچھے نکل گیا۔۔۔ ان دونوں کے جانے کے بعد انکے درمیان خاموشی چھا گئی۔۔۔

" کیا کہنا تھا جلدی کہو۔۔" اسکی خاموشی پر وہ جزبز ہوئی۔۔۔

" وہ مجھے یہ کہنا تھا۔۔۔۔کہ تم مجھے مارو گی تو نہیں نہ۔۔۔" اسنے بوکھلا کر پوچھا۔۔ اسکی بات پر اسنے حیرت سے اس سر پھرے کو دیکھا۔۔

" نہیں۔۔۔لیکن اگر تم ایسے ہی خاموش رہو گے یا اوٹ پٹانگ کی بات کرو گے تو میں پٹ بھی سکتی ہوں۔۔۔۔ اسکی کوئی گارنٹی نہیں۔۔۔" وہ اسے دیکھتے ہوئے سکون سے بولی۔۔

جو نہ جانے کس الجھن میں تھا۔۔

" ٹھیک ہے میں بولتا ہوں۔۔ لیکن مجھے سمجھ نہیں آ رہی کیسے شروع کروں۔۔۔" وہ پریشانی سے بولا۔۔۔

" یہ میرا مسلہ نہیں ہے۔۔۔۔" اسنے بے زاری سے کہا۔۔ پھر خود کو ہمت دیتے ہوئے وہ عالیان کا دیا ہوا لیٹر نکالنے لگا اور جویریہ کو پکڑا دیا جو نا سمجھی سے اسے دیکھتے ہوئے اسنے لے لیا۔۔

" اور یہ گفٹ بھی میری طرف سے تمہارے لئے۔۔۔" وہ اسکی جانب گفٹ کا پیکٹ بڑھاتے ہوئے بولا جسے اسنے کچھ توقف کے بعد لے لیا۔۔ اور کھول کر لیٹر پڑھنے لگی۔۔جیسے جیسے وہ پڑھ رہی تھی اس کا چہرہ سرخ ہوتا جا رہا تھا۔۔

اس لیٹر میں ایسا کیا لکھا ہے جو یہ اتنی بلش ہو رہی ہے۔۔ لگتا ہے اسے لیٹر پسند آیا ہے۔۔۔عالی تو سو سال جئے۔۔ وہ اسکے تاثرات دیکھتے ہوئے عالیان کو دعائیں دینے لگا۔۔۔

" یہ کیا ہے۔۔۔۔" اسنے لیٹر بلال کے سامنے پٹخا۔۔

" یہ میرے دل کے جزبات تھے۔۔۔۔" وہ محبت سے چور لہجے میں بولا۔۔۔۔

" یہ۔۔۔۔ یہ۔۔۔۔۔۔یہ تمہارے دل کے جزبات تھے۔۔۔۔کس کے لئے۔" اسنے تحمل سے پوچھا۔۔۔

تمہارے لئے۔۔۔" وہ آرام سے بولا۔۔۔ اسکی بات سن کر جویریہ کا منہ کھلا اور آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔۔ اسنے اپنے سامنے سے کافی کا مگ اٹھایا جو ابھی بلال نے آرڈر کی تھی۔۔۔اور اسکے اوپر پھینک دیا۔۔۔

" تم کہاں جارہی ہو۔۔۔۔؟؟" وہ زرناب سے بولا۔۔۔اور اسکے پیچھے چل دیا جو اب باہر سے سب شاپس کا معائنہ کرنے کے بعد ایک کپڑے کی شاپ میں گھس گئی تھی۔۔۔ جب تک بلال اور جویریہ بات کر رہے تھے یہ دونوں ٹائم پاس کرنے قریبی مارکیٹ آگئے تھے۔۔۔

" دکھ نہیں رہا یہ کپڑوں کی شاپ ہے تو آف کورس شوپنگ ہی کروں گی اب یہاں مجرا تو کرنے سے رہی ۔۔" وہ سیلس مین سے کیٹ لوگ لیتے ہوئے بولی۔۔۔۔

" تم کوئی بات کا سیدھا جواب نہیں دے سکتی ضروری ہے ہمیشہ منہ سے پتھر برساؤ۔۔۔" اسنے زرناب کو گھورا جو مزے سے کیٹ لوگ میں بنی ماڈلز کو دیکھ رہی تھی۔۔

" دراصل میری ایک عادت ہے کہ جو بندہ جس قابل ہو اسے اسی کے حساب سے ٹریٹ کرتی ہوں۔۔۔" وہ ادھر ادھر نظریں دوڑاتی بے نیازی سے بولی۔۔۔

" کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔؟؟" عالیان نے اسکی بات پر تپ کہا۔۔۔

" میرے خیال میں میں نے نہایت آسان اردو میں کہا ہے ملیالم کنڑّ یا تیلگو میں نہیں۔۔۔۔" وہ اسکی حالت سے محظوظ ہوتی بولی۔۔

" تم خود کو سمجھتی کیا ہو۔۔۔" اسنے غصے سے کہا۔۔۔

" انسان۔۔۔۔" وہ اسے تپانے کو آرام سے بولی اور اپنے سیلیکٹ کئے ہوئے ڈریس سیلس مین کو پیک کرنے کا اشارہ کیا۔۔۔۔

" لیکن مجھے کسی چڑیل یا وچ سے کم نہیں لگتی ہو۔۔۔" اسنے جل کر کہا۔۔

" اب یہ تمہارا قصور ہے کہ تمہیں میں ایسی لگتی ہوں۔۔ لیکن کیا کرے اب جو خود جیسا ہوتا ہے وہ دوسروں کو بھی ویسا سمجھتا ہے۔۔۔" وہ گویا افسوس سے بولی اور سیلس مین سے شاپنگ بیگز لینے لگی۔۔۔

" تمہیں تو میں اچھے سے بتاؤ گا۔۔" اسنے زرناب کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔

" جو بتانا ہے بعد میں بتا لینا ۔۔۔ابھی پیمنٹ کر دو۔۔ اوکے بے بی میں باہر تمہارا ویٹ کر رہی ہوں جلدی آؤ۔۔" وہ مزے سے عالیان کا گال تھپتھپاتی اسکی ہونق صورت دیکھ کر مسکراہٹ دباتی اسے آنکھ مارتی شاپ سے باہر نکل گئی۔۔۔ عالیان کے دماغ میں جب تک خطرے کی گھنٹی بجتی تب تک وہ شاپ سے نکل چکی تھی۔۔۔ اسنے بھی اسکے پیچھے باہر جانا چاہا مگر بیچ ہی میں سیلس مین نے آکر اسکا راستہ روکا اور اسے گھورا وہ جن نظروں سے اسے گھور رہا تھا عالیان سمجھ گیا تھا وہ پیمنٹ وصول کئے بغیر اسے جانے نہیں دے گا۔۔۔ زرناب کو دل ہی دل میں ہزاروں صلواتیں سناتا وہ والیٹ نکالنے لگا۔۔۔۔ باہر زرناب مزے سے اپنے کارنامے پر خود کو داد دے رہی تھی۔وہ یہ سوچ سوچ کر خوش ہورہی تھی کہ آخر عالیان سے اس نے بدلہ لے ہی لیا۔۔ تبھی وہ کسی سے ٹکرائی ۔۔۔وہ تو گرتے گرتے بچ گئی لیکن اسکے ہاتھ سے سارے شاپر چھوٹ کر نیچے گر گئے تھے۔۔۔ اسنے غصے سے ٹکر مارنے والے کو دیکھا۔۔۔ جو شکل سے ہی ٹپوری دکھ رہا تھا۔۔ وہ بھی خونخوار نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

" اندھے ہو کیا۔۔۔دیکھ کر نہیں چل سکتے۔۔۔" وہ غصے سے بولی۔۔۔

" اوے خود دیکھ کر نہیں چل رہی تھی اور مجھے بولتی ہے۔۔۔۔" اسنے بدتمیزی سے کہا۔اسکی بد تمیزی پر زرناب کا تو خون ہی کھول گیا۔۔۔

" اے مسٹر مائنڈ یور لینگویج۔۔۔" وہ غصہ ضبط کرتی بولی اور جھک کر شاپر اٹھانے لگی۔۔۔ تبھی اسنے زرناب کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔ اسکی اتنی بے تکلفی پر اسکا تو میٹر ہی گھوم گیا۔۔۔

" تمہاری اتنی ہمت کہ تم نے میرا ہاتھ پکڑا۔۔۔۔" وہ غصے سے کھولتی ہوئی بولی اور دوسرے ہاتھ سے اسکے منہ پر طمانچہ جڑ دیا۔۔۔ وہ لڑکا تو پہلے تو اسکے اقدام پر شوکڈ ہوا پھر سائیڈ میں کھڑے اپنے دو تین پنٹرو کو آواز دی۔۔ وہ لوگ اچھے خاصے ہٹے کٹے تھے۔۔۔

" تیری اتنی مجال کے تو نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا۔۔۔" وہ آگ بگولہ ہو کر زرناب سے بولا جو اس سے اپنا ہاتھ چھڑانے کی تگ و دو میں لگی ہوئی تھی۔۔۔

" کیا ہوا بھائی۔۔۔۔" اسکے ایک پنٹر نے آکر پوچھا۔۔۔

" اسنے مجھ پر ہاتھ اٹھایا ہے اسکے ساتھ کیا کرنا چاہیے۔۔" وہ اپنے پنٹروں سے بولا۔۔

زرناب اتنے لحیم شحیم بندوں کو دیکھ کر ہی اپنا خشک حلق تر کرنے لگی۔۔۔

" کرنا کیا ہے بھائی۔۔۔ اپنے اڈے پر لے کر چلتے ہیں۔۔۔وہی حساب کتاب کریں گے۔۔" ان میں سے ایک بولا ۔۔۔اب سہی معنوں میں زرناب کی حالت خراب ہوئی۔

اگر یہ لوگ سچ میں اسے اپنے ساتھ لے گئے تو۔۔۔اسنے بے ساختہ جھرجھری لی۔۔

تبھی اسے سامنے سے عالیان آتا ہوا دکھائی دیا۔۔۔ اسے تھوڑی تسلی ہوئی۔۔

" حساب کتاب تو تم لوگوں سے وہ لے گا جو سامنے سے آرہا ہے۔۔۔اس لئے شرافت سے مجھے جانے نہیں تو وہ تم لوگوں کو چھوڑے گا نہیں۔۔۔" اسنے انھیں دھمکایا۔۔۔

" کون ہے وہ تیرا۔۔۔۔" ان کا باس بولا۔۔

" بوئے فرینڈ۔۔۔" اسنے جھٹ کہا۔۔۔

" تو تیرے ساتھ اسے بھی لے جائیں گے۔۔۔" وہ عالیان کو گھورتے ہوئے بولا۔۔اتنے میں وہ انکے قریب آچکا تھا۔۔

" کیوں بے تو اس لڑکی کو جانتا ہے۔۔" انکا باس سر سے پیر تک اسے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

" تمہیں اس سے مطلب۔۔۔۔" وہ تنک کر بولا اسے یہاں کی صورت حال کا علم نہیں تھا۔۔

" ہاں کیوں کہ یہ لڑکی تجھے اپنا بوئے فرینڈ بتا رہی ہے۔۔" ان میں سے ایک بولا۔۔۔

"بوئے فرینڈ "سن کر تو وہ اچھلا ۔۔ پھر ایک نے اسکے استفسار کرنے پر بتایا کہ یہاں چل کیا رہا ہے۔۔۔اسکی پوری بات سن کر اس نے بری طرح زرناب کو گھورا جس نے اس سے نظریں چرائیں۔۔۔

" ہاں تو اب بول تو اسے جانتا ہے یا اسکا بوئے فرینڈ ہے۔۔ اگر ہے تو بیٹا اپنی خیر منا لے۔۔۔" وہ سب اپنی آستین چڑھانے لگے۔۔۔

" تم لوگوں کو غلط فہمی ہوئی ہے میں اسے نہیں جانتا میں تو ابھی اسے پہلی بار دیکھ رہا ہوں۔۔۔ " وہ مزے سے اسے دیکھتے ہوئے بولا جو اسکی بات پر بے یقینی سے منہ کھولے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔

" جھوٹے!! تم مجھے نہیں جانتے۔۔۔؟؟" وہ چیخی۔۔۔

" آپ مجھ سے کہہ رہی ہیں مس۔۔۔؟؟" اس نے انجان بن کر کہا۔۔

" نہیں تمہارے بھوتوں سے۔۔۔" وہ دانت پستے ہوئے بولی۔۔۔ عالیان کی طوطا چشمی پر وہ کھول کر رہ گئی ۔۔۔۔

"ارے یہ میرے بھوت نہیں ہیں۔۔لیکن آپ کوئی حق نہیں کہ ان پیارے لوگوں کو بھوت کہنے کا۔۔۔۔" اسنے ان لڑکوں کی طرف اشارہ کر کے کہا جس پر وہ غصے سے زرناب کو گھورنے لگے۔۔۔۔

" اور آپ لوگ کیوں رک گئے۔۔۔اسے اپنے ساتھ لے جائیں۔۔اس نے اتنی بد تمیزی کی ہے آپ کی شان میں گستاخی کی ہے۔۔۔جو مرضی چاہے سلوک کریں۔۔۔" وہ آرام سے بولا اور وہاں سے جانے لگا۔۔۔ زرناب نے بے یقینی سے اسے جاتے ہوئے دیکھا تبھی وہ بھی پلٹا پھر زرناب کو دیکھتا پاکر مسکراتے ہوئے اسے آنکھ ماری اور آگے بڑھ گیا۔۔۔

****

وہ شوکڈ سا اسے دیکھ رہا تھا جو اس پر کافی پھینکنے کے بعد بھی یوں گھور رہی تھی گویا ابھی بھی کوئی کثر باقی ہو۔ صد شکر کہ اسنے عالیان کے کہنے پر کولڈ کافی آرڈر کی تھی نہیں تو آج اسکے چہرے کی بینڈ بجنی تھی۔ آس پاس کے لوگ اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے مگر اسے کیا پرواہ تھی وہ تو بس یہ سوچ رہا تھا کہ اسنے کافی کیوں پھینکی اس پر۔

"اس میں اتنا غصہ ہونے کی کیا بات ہے؟؟ صرف اپنے سچے جزبات ہی کا تو اظہار کیا ہے۔۔"وہ حیرت سے بولا۔

"تمہارے سچے جزبات کی تو ایسی کی تیسی۔" اسنے ایک ایک لفظ چباتے ہوئے کہا۔

"کیوں ایسی تیسی کر رہی ہو میرے جزبات کی۔" وہ گویا تڑپ کر بولا۔

" نہیں تو گلے میں لٹکا کر گھوموں۔ یا آرتی اتارنا شروع کر دوں۔" اسنے لیٹر اٹھا کر بلال کے منہ پر مارا۔ جسے اسنے فوراً کیچ کیا اور اسکے غصے سے لال ہوتے چہرے کو دیکھتے ہوئے ایسے ہی سرسری نگاہ ڈالتے ہوئے پڑھنے لگا۔

" تیرے عشق میں آرا

میرا بج گیا بارہ

تیرے عاشقوں کے نے چھیڑا

تیرے بھائیوں نے مارا

تو دخترِ منیسٹر میں شاعرِ پھٹیچر

تیرا نام جویریہ ہے

میرا نام ہے بلال

جانِ من تم پے برسات ہو گی

پھر وہی کڑکتی رات ہو گی

اگر میرے جزبات کا جواب نہ دیا تم نے تو

جا تیرے بدن میں کھجلی ساری رات ہو گی

تیرے پیار میں کتنا انتظار کیا

اور اس انتظار میں نہ جانے کتنوں سے پیار کیا

کیا خوب لگتی ہو بڑی سندر دکھتی ہو

کیا خوب لگتی ہو بڑی سندر دکھتی ہو

اب ایسے نہ گھورو بڑی بندر دکھتی ہو

تم آئے تو آیا مجھے یاد گلی میں آج سانڈ نکلا

جانے کتنے دنوں کے بعد گلی میں آج سانڈ نکلا

آپ کی باتوں پے دل ہاروں

آپ کی صورت پر جان واروں

جس دن نظر نہیں آتے آپ

جی کرتا ہے آپ کو پٹخ پٹخ کر ماروں

کچھ تو تھا اس کے ہونٹوں پر

نہ جانے ہم سے کیوں شرماتی تھی

ایک دن ہنسی تو پتہ چلا

نالائق پان چباتی تھی

میں ہوں بندر تو ہے میری بندریا

میں ہوں بندر تو ہے میری بندریا

دنیا جائے بھاڑ میں

آجا۔۔ چھوڑ چلے یہ نگریا

ڈاین سا چہرہ تیرا چڑیل سی مسکان ہے

رنگ تیرا دیکھ کہ روپ تیرا دیکھ کہ

بھینس بھی حیران ہے

تمہارا پیارا بلال "

جیسے جیسے وہ پڑھتا گیا اسکا منہ کھلتا گیا۔ وہ کبھی حیرت سے آنکھیں پھاڑے جویریہ کو دیکھتا کبھی اپنے ہاتھ میں موجود لیٹر کو۔

"یہ یہ۔۔یہ۔۔کیا لکھا ہے۔۔یہ یہ۔۔یہ کس کا لیٹر ہے۔" وہ ہکلایا۔

"ارے اتنی جلدی بھول گئے ابھی آپ موصوف ہی نے دیا تھا۔ اور بقول آپ کے یہ آپ کے سچے جزبات ہیں۔" اسنے طنز کیا۔

"یہ۔۔یہ۔۔یہ میں نے دیا ہے۔ لیکن ایسے کیسے ہو سکتا ہے۔" وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولا۔

"نہیں تو کیا میں جھوٹ بول رہی ہوں۔ ہاں۔" اسنے بلال کو گھورا۔

"لیکن لیکن یہ کیسے۔" وہ بے یقینی سے بولا پھر اسے اچھے سے سمجھ آگیا کہ یہ کمینہ پن عالیان کا ہے جس نے اسے بری طرح پھنسا دیا تھا۔۔

"دیکھو یہ سچ میں میں نے نہیں لکھا۔" وہ یقین دلانے والے انداز میں بولا۔

"تو کیا یہ بے ہودگی میں نے لکھی ہے۔ ہاں۔" اسنے بمشکل اپنے آپ پر ضبط کیا ہوا تھا نہیں تو دل کر رہا تھا دو تین تو لگا ہی دے کرارے سے کہ اس کا دماغ ٹھکانے آجائے۔

"نہیں وہ میں نے عالیان سے لکھوایا تھا کہ مجھے کچھ خاص ایکسپیرینس نہیں ہے نہ ان سب کاموں میں۔" وہ اسے بتانے لگا۔ جس پر وہ کچھ نہ بولی بس اسے گھورتی رہی۔

" لیکن بائے گاڈ مجھے نہیں پتہ تھا کہ اسنے یہ سب لکھا ہے۔ ورنہ میں بے وقوف تھوڑی ہوں جو اپنے مرنے کا خود ہی سامان کروں گا۔" وہ وضاحت دینے لگا۔

"مجھے اس سے مطلب نہیں ہے کہ تم نے لکھا یا نہیں۔ لیکن آئندہ ایسی کوئی بھی واہیات کرنے کے بارے میں سوچا بھی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا سمجھے۔" اسنے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اوکے نہیں سوچوں گا۔۔ لیکن ہاں تو بول دو۔" بلال نے فورا اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا۔

"کس لئے بولوں ہاں۔۔؟؟" وہ حیرت سے پوچھنے لگی۔

"یہی کہ تم بھی مجھے پسند کرتی ہو۔" اسکے اطمینان سے کہنے پر وہ اپنی جگہ اچھل ہی تو گئی تھی۔

"میں وہ بھی تم جیسے کو پسند کرتی ہوں۔ تمہیں کچھ زیادہ ہی خوش فہمی نہیں ہے اپنے متعلق۔" وہ اسے سر سے پیر تک گھورتے ہوئے بولی۔

"یہ خوش فہمی نہیں خودشناسی ہے۔" اسنے تھوڑا اکڑ کہا۔

"بڑے آئے خودشناس۔ شکل دیکھی ہے اپنی سچ میں کسی بندر سے کم نہیں لگتی تمہارے ساتھ کوئی تمہاری برادری کی ہی سوٹ کرے گی۔ اس لئے مجھے بخشو اور زوجا کر کسی بندریا پر ٹرائی مارو۔" وہ طنزیہ نظروں سے اسے دیکھتی بولی۔

"میں میں۔۔۔ میں بندر کی طرح دکھتا ہوں۔۔" اسنے صدمے سے چور لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ سو فیصد۔ یقین نہیں آتا تو آس پاس کسی سے بھی پوچھ لو۔" وہ آرام سے بولی تو بلال اسے دیکھ کر رہ گیا۔

"ایکسکیوز می! کیا میں بندر کی طرح دکھتا ہوں۔" پھر اسنے پاس سے گزرتے ویٹر سے پوچھ ہی لیا۔ اسکی بات سن کر ویٹر نے اسے عجیب نظروں سے دیکھا گویا وہ سچ میں بندر ہو۔

"میں کچھ پوچھ رہا ہوں۔" اسکے خاموش رہنے پر وہ ذرا تیز لہجے میں بولا۔

"ابھی بھی پوچھنے کی ضرورت رہتی ہے۔ اسکی شکل دیکھ کر نہیں لگ رہا۔" جویریہ نے پریشان کھڑے ویٹر کو جانے کا اشارہ کیا اور استہزاہیہ انداز میں بولی۔

"اگر میں بندر کی طرح دکھتا ہوں تو تم بھی کسی بندریا سے کم نہیں ہو سمجھیں۔" اسنے زرا غصے سے کہا حد ہی ہو گئ وہ اسکی اچھی خاصی گڈ لکس کی بخیہ ادھیڑ رہی تھی۔

"ہاؤ ڈیر یو۔ کہ تم نے مجھے بندریا کہا۔" وہ تقریباً چیخی۔

"ہاں تو تم بھی تو مجھے بندر بول رہی ہو۔" اسنے کہا۔

"تو تم ہو اس لئے بول رہی ہوں سمجھے۔ اب چھوڑو میرا ہاتھ اور ہاں دوبارہ کبھی مجھے اپنی یہ بندروں جیسی شکل مت دکھانا۔" وہ اس سے اپنا ہاتھ چھڑاتی غصے سے اس کے سامنے اس کا دیا ہوا گفٹ پھینک کر وہاں سے واک آؤٹ کر گئی۔ اور پیچھے وہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھا رہ گیا۔ آیا تھا پرپوز کرنے اور یہ خبیث عالیان کے چکر میں سب چوپٹ ہو گیا تھا۔ وہ گفٹ کھول کر دیکھنے لگا۔ جیسے ہی اسنے باکس اوپن کیا اسکے نگاہوں کے سامنے چاند تارے گردش کرنے لگے۔ کیوں کہ اس میں سے باکسنگ پنچ باہر نکل کر اسکی ناک سینک گیا تھا۔ کچھ دیر تو اسے اپنے حواس درست کرنے میں لگ گئے۔ صد شکر کہ جویریہ نے اسے اوپن نہیں کیا تھا نہیں تو اس زندگی میں تو اسنے ہاں بولنا ہی نہیں تھا۔

"عالیان خبیث کمینے میں تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔" وہ لیٹر کو مٹھی میں بھینچتا ہوا غصے سے بولا اور بل پے کر کے باہر آکر کار میں بیٹھ کر عالیان کو کال کرنے لگا۔

"عالیان تم مجھے اس طرح چھوڑ کر نہیں جا سکتے۔" وہ غصے سے چیخی۔ مگر اس پر کیا اثر ہونا تھا۔

"تم لوگ مجھے چھوڑ رہے ہو یا نہیں۔" اب اسنے ان لڑکوں کو گھورا جو اسے پکڑ کر ایک طرف لے جا رہے تھے۔

"بلکل مت چھوڑنا اسے یہ پاگل ہے۔" وہ رک کر اسے چڑاتے ہوئے بولا۔ جس پر زرناب اسے گھورتے ہوئے صرف دانت کچکچا کر رہ گئی۔

"اتنی آسانی سے تو ہم لوگ بھی نہیں چھوڑیں گے تو ٹینشن مت لے۔ لیکن تجھے کیسے پتہ کہ یہ پاگل ہے۔" ان میں سے ایک بولا۔

"دیکھ کر نہیں لگ رہی کیا؟؟ یہ تو مجھے شکل سے ہی پاگل دکھ رہی ہے۔ تبھی تو ایسی الٹی سیدھی حرکتیں کر رہی ہے۔" وہ جان بوجھ کر بات بڑھانے لگا۔ دراصل وہ صرف زرناب کو تنگ کرنے کے لئے ایسا کر رہا تھا اسکا ارادہ تھا کہ وہ کسی طرح انھیں بے وقوف بنا کر زرناب کو لے کر نکل لے گا۔

"عالیان تمہاری شکایت تو میں عارفین بھائی سے کروں گی۔ تب تمہیں پتہ چلے گا۔" اسنے دانت پستے ہوئے کہا۔

"کر دے نہ۔ ویسے کرو گی کیسے یہ مسٹنڈے تمہیں چھوڑے گے تب نہ اور میں کوئی ڈرتا ورتا نہیں ہوں بھائی سے۔" وہ مزے سے بولا۔ اسکے مسٹنڈے کہنے پر ان سب نے غصے سے گھورا۔

"اے چر کوٹ زیادہ شاڑا بن رہا ہے۔ تو بھی اسی کے ساتھ ہے نہ اب تو بھی جائے گا ہم لوگ کے ساتھ۔" ان میں سے ایک بولا۔

"ارے زبردستی مجھے کیوں گھسیٹ رہے ہو۔ میں سچ میں اسکے ساتھ نہیں ہوں۔" وہ بولا اور زرناب کو کچھ اشارہ کرنے لگا۔

"یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ یہ میرے ساتھ ہی ہے۔ انفیکٹ یہ مجھے کچھ اشارے بھی کر رہا۔ شاید پولیس کو فون کرنے کا کہہ رہا۔" اسکے اشارہ اسے سمجھ میں تو نہ آئے الٹا وہ اسے پھنسانے لگی۔ اسکی بات سن کر وہ لڑکے زرناب کو چھوڑ کر عالیان کی طرف بڑھے۔

"کیا ہاں پولیس کو فون کرے گا؟ زیادہ ہی ہیرو بننے کا شوق ہو رہا ہے۔ ہاں۔" وہ اسکے گرد گھیرا بناتے ہوئے بولے۔

"کچھ بھی میں کیوں پولیس کو فون کروں گا۔ یہ پاگل جھوٹ بول رہی ہے۔ تم لوگ اسکی بات پر یقین مت کرو۔" اسنے زرناب کو گھورا جو سیچویشن کو اپنی بے وقوفی سے مزید بگاڑ چکی تھی۔

"میں نہیں یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ تم لوگ اسکی اچھے سے خاطر مدارت کرو۔ یہ تم لوگوں کو بہت ہی ہلکا لے رہا کچھ اسکے حواس ٹھکانے لگاؤ۔" وہ مزے سے انھیں اسکے خلاف بڑھکا رہی تھی۔ اور عالیان اس فتنی کو گھور رہا تھا جو اسے ان کے چنگل میں پھنسا چکی تھی۔

"اسکے حواس تو میں ابھی ٹھکانے لگاتا ہوں۔" ان میں سے ایک اپنی ہڈیاں کڑکڑاتا اس کے نزدیک آنے لگا۔

"ارے بھائی آپ کہاں اس جھوٹی کی باتوں میں آرہے ہیں۔ ایک نمبر کی فتنی ہے یہ۔ اسکا یقین مت کرو۔ اور آپ خود ہی سوچو کیا میں اتنا بے وقوف ہوں جو آپ لوگوں سے پنگا لوں گا۔" وہ خوشامدی انداز میں بولا۔

"پھر یہ ایسا کیوں بول رہی ہے۔" اسنے تھوڑا ٹھنڈا ہوتے ہوئے پوچھا۔

"بتایا تو یہ پوری فتنی ہے۔" وہ فورا بولا۔

"لیکن شکل سے لگتی تو نہیں ہے۔" ان میں سے ایک بولا۔

"ارے اسکی شکل پر مت جانا۔ ایسے تو بہت معصوم دکھتی ہے لیکن پوری چلتی پھرتی آفت ہے۔ دیکھو ابھی بھی آپ لوگوں کو اپنی باتوں میں پھنسا کر یہاں سے غائب ہو گئی۔" وہ انکے پیچھے دیکھتے ہوئے بولا جہاں زرناب کا کوئی اتا پتا نہیں تھا۔ وہ اسے پھنسا کر رفو چکر ہو چکی تھی۔

"لڑکی کہاں گئی؟؟" وہ لوگ فورا پیچھے پلٹے۔ اسی موقع کا فائدہ اٹھا کر وہ بھی فل اسپیڈ میں بھاگ لیا۔

"یہ بھی بھاگ رہا ہے۔ پکڑو اسکو۔" وہ لوگ بھی اسکے پیچھے دوڑنے لگے۔ ادھر زرناب جلدی جلدی بھاگتے ہوئے جویریہ کو کال کرنے لگی۔ جو وہ ریسیو ہی نہیں کر رہی تھی۔ ابھی وہ کچھ دور ہی ہو گی جب کسی نے اسے پکڑ کر ایک سائیڈ میں گھسیٹ لیا۔ اور اس سے پہلے کے وہ ڈر کر چیخیں مارتی اس شخص نے اسکے منہ پر اپنا ہاتھ جما دیا۔ اسنے زرا

ساچہرہ موڑ کر دیکھا تو وہ عالیان تھا اسے دیکھ کر بے اختیار زرناب نے سکون کی سانس لی۔ تبھی کچھ دوڑتے قدموں کی آواز نزدیک آئی۔

"کہاں جاسکتے ہیں یہ دونوں یہی نزدیک ہوں گے۔ جلدی ڈھونڈو انھیں۔" انکے باس کی آواز سنائی دی۔ آواز سن کر عالیان نے اسے اپنی اور دیوار کی اوٹ میں لے لیا۔ زرناب اسکی اتنی قربت سے کچھ گھبرائی اور کسمسا کر اس سے دور ہونا چاہا مگر عالیان نے اسے چپ چاپ کھڑے رہنے کا اشارہ کیا۔ وہ بھی سیچویشن کو مدنظر رکھتے ہوئے مجبوراً کھڑی رہی ورنہ دل تو کر رہا تھا جو ہیرو بن رہا ہے اسے دو لگا کر سائیڈ پر رکھ دے۔ پہلی بار کسی مرد اتنے قریب ہوئی تھی اس لئے تھوڑا بوکھلا گئی تھی۔ عالیان باہر دیکھنے لگا جب وہ اسکے نقوش غور سے دیکھنے لگی۔ وہ عارفین کو اپنی موسٹ ہینڈسم کی لسٹ میں نمبر ون پر رکھتی تھی اور اس میں اور عارفین میں کافی مماثلت تھی سو اس لحاظ سے عالیان بھی کافی ہینڈسم تھا مگر وہ کیوں مانتی۔ حالانکہ یونی میں اسکے کافی چرچے تھے۔ اسے یہ بھی پتہ تھا کہ کئی لڑکیاں اسکی نظر التفات کی منتظر رہتی تھیں۔ جن سے اسے خاص پرخاش تھی اب اگر وہ ہینڈسم تھا تو اس میں اس کا کونسا کمال تھا۔ وہ اگر لڑکیوں کو گھاس نہیں ڈالتا تھا تو اس میں بھی اسے یہی لگتا کہ وہ اپنی پاپولیرٹی بڑھانے کو ایسے کرتا تھا۔ وہ اکثر تنفر سے سوچتی تھی۔ کچھ ہی دیر میں قدموں کی چاپ دور ہونے لگی تو وہ اسے خاموش رہنے کا اشارہ کر کے خود باہر جھانکنے لگا۔ پھر جب انکے جانے کا یقین ہو گیا تو زرناب کو لئے باہر آگیا اور اپنے کپڑے جھاڑنے لگا جن میں گرد لگ گئی تھی۔

"تم کتنی مطلبی ہو نہ کیسے مجھے پھنسا کر وہاں سے بھاگ آئیں تھی۔" وہ اسے گھورتے ہوئے بولا۔

"ہاں تو تم بھی تو مجھے چھوڑ کر جا رہے تھے۔" اسنے کہا۔ اتنی دیر میں وہ خود کو کمپوز کر چکی تھی۔

"میں اگر ایسے ہی چھوڑ کر جا رہا ہوتا تو اتنی دیر بلاوجہ نہیں رکتا سمجھی۔" وہ طنزیہ انداز میں بولا۔

"جھوٹے۔" اسنے منہ بنا کر کہا۔

"جھوٹی تو تم ہو کتنے فراٹے سے جھوٹ بول رہی تھیں کہ میں تمہارا بوئے فرینڈ ہوں۔ اسغفر اللہ۔ تمہیں زرا شرم نہیں آئی کسی شریف کو ایسا بولتے ہوئے۔" وہ با قائدہ اپنے گال پیٹتے ہوئے بولا۔

"ہونہہ۔ بڑے آئے شریف کہیں کے جیسے میں جانتی نہیں تمہیں کہ تم کتنے پانی میں ہو۔" اسنے طنز کیا۔

"شریف تو میں ہوں اس میں کوئی شک نہیں۔۔۔ لیکن مجھے نہیں پتہ تھا کہ تمہاری نیت مجھ پر خراب ہے۔۔۔۔ اگر پہلے سے پتہ تو ہوتا تو تم سے دور ہی دور رہتا۔۔۔" وہ اسے تپانے کو بولا۔۔۔۔

"وہاٹ۔۔۔۔ کیا کہا تم نے۔۔۔۔؟؟" اسنے بے یقینی سے پوچھا۔۔۔

"وہی جو تمہارے دل میں ہے۔۔۔۔" وہ آرام سے بولا۔۔۔۔

"تمہارا مطلب ہے۔۔۔ میں تمہیں پسند کرتی ہوں۔۔۔۔" اسنے اسی انداز میں کہا۔۔۔۔

"بلکل۔۔۔" وہ سر اثبات میں ہلانے لگا۔۔۔

"یہاں سب سے قریب کون سا ہوسپٹل ہے۔۔۔ تمہیں پتہ ہے۔۔" اسنے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔۔

"ہاں ہے نہ فلاح ہیلتھ کیئر۔۔۔ لیکن تم کیوں پوچھ رہی ہو۔۔۔؟؟" وہ حیران ہوا۔۔۔

"تا کہ تمہارا علاج کرواسکوں۔۔۔ کیوں کہ بعض اوقات حد سے زیادہ خوش فہمی بھی بہت نقصان دہ ثابت ہوتی ہے صحت کے لئے۔۔۔" اسکے اطمینان سے کہنے پر وہ جل بھن کر رہ گیا۔۔۔ اور اس سے پہلے کہ وہ جل کر کوئلہ ہوتا اسے پھر سے وہی غنڈے اپنی طرف آتے دکھائی دئے۔۔۔۔ وہ ایک سرد آہ بھر کر رہ گیا لگتا تھا آج ان لوگوں نے جان نہیں چھوڑنی تھی۔۔۔ وہ زرناب کا ہاتھ پکڑ کر ایک سمت بھاگنے لگا۔۔۔۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔۔ چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔" زرناب اسکے ساتھ قریبا گھسیٹ رہی تھی۔۔۔

"بے فکر رہو۔۔ مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے تمہارا ہاتھ پکڑنے کا۔۔۔۔۔" وہ اپنی رفتار بڑھاتے ہوئے بولا۔۔۔

"ہاں جبھی پکڑے ہوئے ہو۔۔۔۔" اسنے طنز کیا۔۔۔

"اوہ میڈم پیچھے دیکھو۔۔۔ میرے سسرالی آرہے ہیں۔۔" وہ پیچھے مڑتے ہوئے بولا۔۔۔ اسکے کہنے پر وہ بھی دیکھنے لگی اور ان گنڈوں کو اپنے پیچھے بھاگتے دیکھ کر کراہ کر رہ گئی۔۔۔۔

" مجھے تمہاری بات ماننی ہی نہیں چاہیے۔۔۔ نہ مانتی نہ اس مصیبت میں پڑتی۔۔۔ " اسنے گویا افسوس سے کہا۔۔۔

" اوہ محترمہ یہ مصیبت تمہاری خود کے مرہون منت ہے۔۔ نہ بلاوجہ لڑائی بھڑائی کرتی نہ یہ سب ہوتا۔۔۔ لیکن نہیں تمہارے اندر چربی کم تھوڑی ہے۔۔۔۔ بغیر لڑے بھڑے تمہارا کھانا کیسے ہضم ہوتا۔۔۔ "وہ اس سیچویشن میں بھی اس پر چوٹ کرنے سے بعض نہ آیا۔۔۔

" غلطی تمہاری بھی ہے۔ نہ تم بلاتے نہ میں آتی نہ یہ سب ہوتا۔۔ " اسنے بڑی آسانی اس پر سارا ملبہ گرایا۔۔۔

" لاحول ولا قوت۔۔۔۔ اپنی غلطی نظر نہیں آرہی تمہیں۔۔۔ الٹا سارا الظام تم مجھ پر ڈال رہی۔۔ میں نے صرف بلایا تھا یہ نہیں کہا تھا کہ یوں راہ چلتے سب سے پنگے لینے لگو۔۔۔۔ یہ تم اتنا جھوٹ بولتی ہو کیا تمہیں مرنے کے بعد اللہ کو منہ نہیں دکھانا۔۔۔ ؟؟" وہ اس پر ایک پر تاسف نظر ڈالتا بولا۔۔۔۔۔ اور اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی عالیان کا فون بجنے لگا۔۔۔۔ اسنے نمبر دیکھا تو وہ بلال کا تھا۔۔۔۔ وہ لوگ دوڑتے دوڑتے اتنی دور تو ضرور آ گئے تھے کہ ان سے بچنے کے لئے کہیں چھپ سکیں۔۔۔۔ عالیان کو سائیڈ میں ایک کار پارک کی ہوئی دکھائی دی اسنے بیک ڈور کھولا تو وہ فورا کھل گیا شاید غلطی سے کھلا رہ گیا تھا۔۔۔ بہر حال جو بھی ہو وہ فورا زرناب کو لے کر کار میں بیٹھ گیا۔۔۔ پھر اسنے فون ریسیو کیا جو مسلسل بج رہا تھا۔۔۔۔

"ہیلو۔۔ " اسنے فون کان سے لگایا۔۔

" عالیان خبیث کہاں ہے تو اس وقت۔۔۔۔ ؟؟" اسکے ریسیو کرتے ہی بلال بولا۔۔۔

" تجھے کیا ہوا۔۔۔ جو ایسے بات کر رہا ہے۔۔۔ "وہ حیرت سے بولا ابھی شاید وہ اپنا کارنامہ مکمل طور پر بھول چکا تھا۔۔۔

"تجھے اچھے سے پتہ ہے کیا ہوا ہے۔۔۔تو صرف مجھے بتا ابھی تو ہے کدھر۔۔۔۔؟؟" بلال بمشکل خود پر ضبط کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"ابے مت پوچھ کتنی بری سیچویشن میں پھنس گیا ہوں۔" اسنے زرناب کو گھورتے ہوئے کہا۔۔۔جوابا زرناب نے بھی اسے ایک تگڑی قسم کی گھوری سے نوازا۔۔۔۔۔

"مجھے پوچھنا بھی نہیں ہے تو مجھے صرف یہ بتا تو ہے کدھر۔۔۔۔۔" وہ اسکی بات نظر انداز کر کے بولا۔۔۔

"مرین لائن کے پاس۔۔۔" اسنے ونڈو سے باہر سمندر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"لیکن تو وہاں کر کیا رہا ہے۔۔۔؟؟" اب اسنے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

"یار ہم لوگ۔۔۔۔۔" وہ اسے مختصرا سب بتانے لگا۔۔۔

"بہت اچھا ہوا۔۔۔۔مجھے محنت نہیں کرنی پڑی نہیں تو میں خود تیرے پیچھے گنڈے لگوانے والا تھا۔۔۔۔" اسنے کہا تو عالیان نے فون کو یوں گھورا گویا بلال ہی کو گھور رہا ہو۔۔۔

"ابے تو دوست ہو کر ایسا بول رہا ہے۔۔تجھے چاہیے کہ تو مدد کرتا میری الٹا میرے پیچھے گنڈے لگوانے کی بات کر رہا ہے۔۔۔۔۔" وہ زرا خفگی سے بولا۔۔۔

"ہاں بول رہا ہوں ایسا۔۔۔میرا بس چلے تو پورے شہر کے گنڈے بدمعاشوں کو تیرے پیچھے لگا دوں۔۔۔" اسنے بھی غصے سے کہا۔۔۔

"اوے تجھے ہوا کیا ہے۔۔۔۔" اب عالیان نے حیرت سے پوچھا۔

"بھول گیا کمینے کہ تو نے کیا کیا ہے میرے ساتھ۔۔۔۔خبیث کیا لکھا تھا تو نے لیٹر میں ہاں۔۔ذلیل گدھے تو ایک بار میرے سامنے آ تجھے زندہ چھوڑوں نہیں گا میں۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولا۔ تبھی عالیان کو فورا یاد آیا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔

"جویریہ کو لیٹر بہت پسند آیا کیا۔۔؟؟" اسنے نہایت معصومیت سے پوچھا۔۔۔

"ہاں اتنا زیادہ پسند آیا ہے کہ وہ دوبارہ میری شکل نہیں دیکھنا چاہتی۔۔۔۔" وہ دانت کچکچاتے ہوئے بولا۔۔

"تو کیا ہوا تو ماسک پہن کر کام چلا لینا۔۔۔۔" اسنے اپنی ہنسی روکتے ہوئے کہا۔۔۔

"اسکی ضرورت تو تجھے پڑے گی۔۔۔ کیوں کہ ظاہر ہے جب میں تیرا منہ سجادوں گا تو بغیر ماسک کے تو کسی سامنے جا نہیں سکے گا۔۔۔" وہ تحمل سے بولا۔۔۔

"یار لگ رہا ہے تو بہت غصے میں ہے ابھی۔۔۔۔ بعد میں جب ٹھنڈا ہو گا تب بات کرنا پھر میں تجھے جویریہ کو منانے کا طریقے بھی بتاؤ گا۔۔۔" اسنے بلال کا غصہ ٹھنڈا کرنا چاہا۔۔۔

"میں ٹھنڈا تو تب تک نہیں ہوں گا جب تک تیری مرمت نہیں کر لیتا اور تجھے میں اتنا بے وقوف نظر آتا ہوں جو اب تیری کوئی بھی بکواس سنوں گا۔۔۔" وہ غصے سے بولا۔۔۔

"ابے یار اب اتنا زیادہ ہائپر بھی مت ہو۔۔۔" اسنے کہا۔۔

"ہائپر ہونے کی بات کر رہا ہے تو میں اس وقت تجھے قتل کرنے سے بھی باز نہ آؤں۔۔۔ کمینے تو نے گفٹ میں کیا پیک کیا تھا۔ ہاں۔۔ تو اپنی خیر منا کہ اس وقت میرے سامنے نہیں ہے ورنہ تو جانتا نہیں میں تیرے ساتھ کیا کرتا۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولا۔۔۔

"اچھا وہ۔۔۔۔ دے دیا تو نے جویریہ کو۔۔۔" اسنے فوراً پوچھا۔

"تجھے کیا لگتا ہے اتنا شاندار لیٹر پڑھنے کے بعد وہ گفٹ لے کر جاتی۔۔۔ میرے منہ پر مار کر گئی ہے۔۔۔" وہ ہنوز غصہ میں تھا۔۔۔

"اچھا ہوا صرف منہ پر مار کر گئی ہے نہیں تو اگر کھولتی نہ تو تجھے سیدھے پھانسی پر چڑھاتی۔۔۔۔" اسنے کہا۔۔۔

"پتہ ہے۔۔۔ لیکن اب تو دیکھنا میں کیسے تجھے چڑھاتا ہوں پھانسی پر۔۔۔۔" وہ غصے سے کہہ کر فون کٹ کر گیا۔۔۔۔

کال کٹ ہونے کے بعد عالیان ایک ٹھنڈی سانس لیتا زرناب کی طرف متوجہ ہوا جو گھور گھور کر پوری کار کو دیکھ رہی تھی جیسے کچھ کھوجنے کی کوشش کر رہی ہو۔۔

"یہ تم کار کو ایسے کیوں گھور رہی ہو کیا چوری کرنے کا ارادہ ہے۔۔۔؟؟" وہ بولا تو زرناب اسے گھور کر پھر سے کار کا معائنہ کرنے لگی۔۔۔

"اوہ میڈم دیکھو اگر تمہارا ایسا کوئی ارادہ ہے بھی تو میں تمہارا ساتھ نہیں دینے والا۔۔۔ ایک نمبر کی فقیرنی نہ ہو تو۔۔۔۔" وہ اسے یوں ہی معائنہ میں مگن دیکھ کر بولا۔۔۔

"ایک سیکنڈ ایک سیکنڈ یہ فقیرنی کسے کہا تم نے۔۔۔؟؟" زرناب نے فوراً لڑاکا موڈ میں آتے ہوئے پوچھا۔۔۔

"تمہیں اور ہے ہی کون یہاں تمہارے "جیسا" فقیر۔۔۔۔" وہ جیسا پر زور دیتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"کب دیکھ لیا تم نے مجھے فقیر گری کرتے ہوئے جو یوں بول رہے ہو۔۔۔۔۔" اسنے تیز لہجے میں کہا۔۔۔

"جب سے ملی ہو تب سے دیکھ رہا ہوں۔۔۔ ایون ابھی بھی دیکھ رہا ہوں۔۔۔" وہ بے نیازی سے بولا۔۔۔

"ابھی کیا کیا میں نے۔۔۔؟؟" اسنے سینے پر بازو لپیٹے تحمل سے پوچھا۔۔۔

"یہ جو ابھی لالچی نظروں سے کار کو یوں گھور گھور کر دیکھ رہی تھی وہ کیا تھا۔۔۔؟؟" وہ آرام سے بولا۔۔۔

"تم نہ سب کو اپنے پیمانے پر نہ تولہ کرو سمجھے۔۔۔ اور یہ کار کو میں اس لئے دیکھ رہی تھی کیوں کہ یہ مجھے جانی پہچانی لگ رہی ہے سمجھے۔۔۔" اسنے غصے سے عالیان کو دیکھا۔۔۔

"اچھا تو یہ کار تمہیں جانی پہچانی لگ رہی ہے۔۔۔ واؤ۔۔ تو پھر کس کی کار ہے یہ؟؟ اور پلیز ہاں اب یہ مت بولنا یہ تمہاری کار ہے۔۔۔ بہت ہی چیپ طریقہ ہے یہ دوسروں کی چیز ہتھیانے کا۔۔۔" وہ مضحکہ خیز انداز میں بولا۔۔۔

"تم مجھے کم از کم اپنی طرح مت سمجھا کرو۔۔ آیا سمجھ اور یہ کار مجھے عارفین بھائی کی کار کی طرح لگ رہی ہے۔۔۔" اسے گھورنے کے بعد وہ پھر سے کار کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔۔۔

"کچھ بھی یہ عارفین بھائی کی کار کیوں ہونے لگی۔۔۔۔" وہ بھی کار کو غور سے دیکھنے لگا۔۔۔۔ پھر اسے لگا زرناب صحیح کہہ رہی ہے۔۔ پہلے جلدی جلدی میں اسنے دھیان نہیں دیا تھا مگر اب اسنے زرناب کے دھیان دلانے پر دیکھا تو اپنی قسمت کی خرابی پر یقین ہو گیا۔۔ بھائی یہاں کر کیا رہے ہیں۔۔ آج کا دن ہی برا تھا۔۔۔ وہ سوچنے لگا۔۔

"پتہ نہیں آج کس بد روح سے سابقہ پڑ گیا ہے جو آج کا دن اتنا خراب جا رہا ہے اور ایک کے بعد ایک مصیبت سے پالا پڑ رہا ہے۔۔۔۔" وہ زرناب کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

"یہ تم نے بد روح کسے کہا۔۔؟؟" زرناب کو تپ ہی چڑھ گئی۔۔۔

"میں تو ایسے ہی جنرلی کہہ رہا تھا تمہارا نام تو نہیں لیا اب تم خود کو ایسا سمجھتی ہو تو میں کیا کر سکتا ہوں۔۔۔" وہ بے نیازی سے اچکاتا ہوا بولا۔۔۔

"مجھے اچھے سے پتہ ہے تم مجھے ہی کہہ رہے تھے۔۔۔ تم خود کو سمجھتے کیا ہو ہاں جو مرضی آئے گی مجھے بولو گے اور میں شرافت سے برداشت کر لوں گی۔۔۔ ہاں۔۔" اسنے غصے سے کہا۔۔۔

"میں نے کب تمہیں کچھ کہا ہے۔۔۔۔ اچھا چھوڑو یہ سب باتیں اور چلو اس سے پہلے کہ بھائی یہاں وارد ہوں اور ہم لوگوں کو دیکھ لیں۔۔۔" وہ نرمی سے بولا کہ جھگڑا مزید بڑھتا اور بھائی آجاتے۔۔۔

"اچھا ہیں نہ دیکھ لیں۔۔۔ کچھ تو تمہاری طبیعت سیٹ کریں گے۔۔۔" اسنے ہٹ دھرمی سے کہا۔۔۔۔

"اوہ میڈم میرے ساتھ تمہاری بھی شامت آئے گی اس لئے شرافت سے یہاں سے نکلنے کی کرو۔۔۔" وہ طنزیہ انداز میں بولا اور کار سے باہر نکل گئے۔۔ اسکے پیچھے زرناب بھی منہ بگاڑتی باہر آگئی کیوں کہ کہہ وہ بھی صحیح رہا تھا۔

باہر آکر زرناب نے دیکھا تو اس وقت سورج تقریباً غروب ہونے والا تھا۔۔۔اسنے خوش ہو کر سمندر کی طرف دیکھا اسے ہمیشہ سے سمندر کے کنارے چلتے ہوئے غروب آفتاب دیکھنا بہت پسند تھا۔۔۔

"واؤ سورج ڈوبتے ہوئے کتنا اچھا لگ رہا ہے۔۔۔" زرناب سمندر کے پار غروبِ آفتاب کو دیکھتے ہوئے خوشگواری سے بولی۔۔۔سمندر کنارے کا موسم کافی خوشگوار ہو رہا تھا۔۔۔ٹھنڈی ٹھنڈی سرور دیتی ہوائیں چل رہیں تھی جس نے ان دونوں کے مزاجوں پر اچھا اثر ڈالا۔۔۔

"عالیان چلو چلتے ہیں تھوڑی دیر ریت پر چلے گے۔۔۔کافی دن ہو گئے یہاں آئے ہوئے۔۔۔" زرناب اپنی سینڈل اتار کر ہاتھ میں لیتے ہوئے پر جوش ہو کر بولی۔۔۔اسکے منہ سے اپنا نام سن کر عالیان چونکا۔۔۔اسے کچھ عجیب لگا اسکے منہ سے اپنا نام سن کر۔۔۔شاید اس لئے کہ اسنے اس سے پہلے کبھی اس کا نام لے کر اسے مخاطب نہیں کیا۔۔۔لیکن اسے تھوڑا اچھا بھی لگا اسکے منہ سے اپنا نام سن کر۔۔۔کیوں اچھا لگا اسے خود نہیں پتہ تھا۔۔۔

اسنے غور سے زرناب کو دیکھا جو اس سے بے نیاز سمندر میں آتی جاتی موجوں کو دیکھ کر ایکسائیٹیڈ ہوتی ننگے پاؤں چلتی گول گول گھوم رہی تھی۔۔۔اسے اس طرح خوش ہوتی وہ کسی چھوٹی بچی سے کم نہ لگی۔۔۔ڈوبتے سورج کی نارنجی کرنیں اسکے چہرے کو عجیب سا نکھار بخش رہی تھیں آنکھوں اور چہرے سے پھوٹتی معصوم سی خوشی اسکے حسن میں اور بھی اضافہ کر رہی تھی۔۔۔وہ کوئی بہت ہی حسین جمیل اپسرا تو نہیں تھی لیکن ایسی ضرور تھی کہ ایک بار کوئی دیکھتا تو ٹھٹک کر دوبارہ دیکھنے پر مجبور ہو جاتا۔۔۔وہ اسکے ساتھ چلتے یک ٹک اسے دیکھے گیا۔۔۔وہ یہ بھی بھول گیا کہ وہ اسے کتنی زہر لگتی تھی جو اسکی ہر بات میں اپنی ٹانگ اڑاتی جو اس سے کبھی نہ سیدھے منہ بات کرتی نہ تمیز سے۔۔۔جو اسے اسی کے منہ پر میراثی کہتی تھی۔۔۔شاید ماحول کا اثر تھا جو وہ ہر چیز سے بے نیاز بس اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔اسکی دل کی دنیا بدل رہی تھی جس کی خود عالیان کو خبر نہ تھی تو اپنے آپ مگن زرناب کو کیا ہوتی۔۔۔

وہ آنکھوں میں چراغوں جیسی روشنی لئے زرناب کو دیکھ رہا تھا۔۔۔دل تو شاید اب اسکے پاس نہ رہا تھا وہ اپنی کیفیت پر

گم سم سا کھڑا تھا چونکا تو تب جب اسے اپنے کندھے پر کسی کے ہاتھوں کا دباؤ محسوس ہوا۔ وہ پلٹا تو پھر چراغوں میں روشنی نہ رہی۔

عارفین اسے چوپاٹی لے کر آیا تھا۔ ابھی وہ دونوں خاموشی سے ننگے پاؤں نرم ریتیلی زمین پر چہل قدمی کر رہے تھے۔ عارفین نے اپنی ہمسفر کو دیکھا جو سمندر میں آتی جاتی لہروں کو دیکھتے ہوئے نہ جانے کن سوچوں میں گم تھی اس وقت وہ اسے سمندر ہی کی طرح گہری معلوم ہو رہی تھی۔ نہ جانے کب وہ اسکے دل تک رسائی حاصل کرے گا۔ وہ بے اختیار ایک سرد آہ بھر کر رہ گیا۔ کبھی اسے لگتا کہ وہ اسکی طرف مائل ہو رہی ہے تو وہ خوش ہو جاتا پھر وہ ڈھنگ سے خوش بھی نہ ہو پاتا جب وہ دوبارہ اپنے خول میں بند ہو جاتی۔ اسکے سامنے خود کو وہ کافی کمپوز کر کے رکھتا تھا نہیں تو دل کرتا تھا کہ اسے خود میں بھینچ کر اپنے دل کی حکایات سنا دے۔ اپنی ساری بے قراری بے چینی کی داستان سنائے۔ اپنی محبت کی شدتوں سے اسکا اسکا پور پور مہکا دے۔ وہ چاہتا تو یہ سب کر سکتا تھا مگر اسکی خواہش تھی کہ وہ خود اسکی محبت محسوس کرے خود اسکی طرف بڑھے۔۔ وہ اسے یہ بھی بتانا چاہتا تھا کہ اسنے پہلی بار ایہا کو یہیں سمندر کنارے دیکھا تھا۔۔ وہ اپنے پورے گروپ کے ساتھ آئی تھی۔۔ اور عارفین اپنے دوستوں کے ساتھ آیا تھا۔۔ ایہا کو ایک نظر دیکھ کر ہی وہ گھائل ہو گیا تھا۔۔ وہ نظر باز ٹائپ کا نہیں تھا جو یوں ایک نظر ہی میں اپنا دل ہار دیتا مگر ایہا میں کوئی تو بات تھی جو اسے متوجہ کر گئی اور وہ یوں اسکے عشق میں گرفتار ہو گیا۔۔ گھومنے پھرنے کا وہ کبھی شوقین نہیں رہا تھا مگر ایہا کے ساتھ وہ پوری دنیا کی سیر کرنا چاہتا تھا۔ آج بھی وہ صرف اسکے ساتھ زیادہ وقت گزارنے کی وجہ سے اسے یہاں لے کر آیا تھا کیوں کہ گھر میں اسکی موجودگی میں کمرے میں ٹکتی ہی نہ تھی۔ وہ اپنی سوچوں کو جھٹکتا سمندر کے تلاطم کو دیکھنے لگا۔ انکے پاس سے ایک ناریل پانی والا گزرا تو عارفین اسکی طرف متوجہ ہوا۔

"بھائی زرا دو ناریل پانی دینا۔۔" وہ اپنی والیٹ نکالتے ہوئے بولا۔

"دو تو نہیں ہے۔ ایک آخری ہی بچا آپ وہی لے لو۔" ناریل پانی والا بولا۔۔۔۔

"لیکن ایک میں کیسے۔۔۔ خیر جانے دیں۔ ایک ہی دے دیں۔۔" اسنے پیسے دیتے ہوئے کہا۔

"ارے آپ ٹینشن نہ لیں۔ ایک میں بھی آپ دونوں پی سکتے ہیں۔" اسنے عارفین کی طرف ناریل بڑھایا جس میں دو اسٹرا تھے۔ عارفین اسکی عقل مندی پر بے ساختہ مسکرایا اور اسکا شکریہ ادا کر کے ایہا کی طرف متوجہ ہوا۔

"یہ لیں مسز ناریل پانی پئیں۔۔۔" اسنے ایہا کی طرف ایک اسٹرا بڑھایا۔۔ جسے اسنے تھوڑی جھجک کے بعد لے لیا۔۔ اور خود عارفین اپنے اسٹرا اسے پینے لگا۔۔ ایک ہی ناریل میں شیر کرنے کا سوچ کر ایہا کے چودہ طبق روشن ہو گئے۔۔۔

"کیا ہوا۔۔؟؟ ایسے کھڑی کیوں ہیں پئیں۔۔۔ یا آپ چاہتی ہیں میں خود آپ کو پلاؤں۔۔۔" وہ آنکھوں میں شرارت لئے بظاہر سنجید گی سے بولا۔۔

"نہ نہیں وہ میں ناریل پانی نہیں پیتی ہوں۔۔۔" اسنے بہانہ گھڑا۔۔

"سچ کہہ رہی ہیں۔۔۔" وہ کھوجتی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔ اسے پتہ تھا وہ جھوٹ کہہ رہی ہے۔۔

"ہاں۔۔ ہاں۔۔ وہ می۔۔۔ میں آ۔۔۔۔ آ۔۔ آپ سے جھوٹ کیوں بولوں گی۔۔۔" اسنے ہکلاتے ہوئے کہا۔۔۔ جھوٹ بولنا اسکے لئے ہمیشہ سے مشکل تھا۔۔

"وہی تو میں جاننا چاہ رہا ہوں کہ آپ جھوٹ کیوں بول رہی ہیں۔۔۔" وہ اطمینان سے بولا۔۔۔

"میں جھوٹ نہیں بول رہی ہوں۔۔۔۔ بس مجھے نہیں پسند ناریل پانی۔۔۔" اسنے اب بغیر ہکلائے کہا۔۔ اور نظریں چراتی یہاں وہاں دیکھنے لگی۔۔۔۔

"اب مجھے نہیں پتہ کہ آپ کو پسند ہے یا نہیں لیکن ابھی تو پینا پڑے گا نہیں تو پھر میں خود۔۔۔۔۔" عارفین نے معنی خیزی سے اسے دیکھتے ہوئے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔۔۔ اسکی بات سمجھ کر ایہا کے گال تمتما اٹھے۔۔۔ اسنے فورا اپنا اسٹر انار یل میں ڈالا اور پینے لگی۔۔۔ عارفین کا کوئی بھروسہ نہیں تھا وہ جو کہہ رہا تھا کر بھی سکتا تھا۔۔ اب اسنے اتنے دن شرافت کا مظاہرہ کیا تھا تو اس کا یہ مطلب تو ہرگز نہیں تھا کہ وہ ہمشہ یوں ہی شرافت سے پیش آئے گا۔۔۔ وہ اسکی بیوی تھی اسکے اختیار میں تھی وہ کچھ بھی کر سکتا تھا اور وہ اسے روک بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔ اس لئے خیر اسی میں تھی کہ وہ شرافت سے اسکی بات مان لیتی۔۔۔ ایہا کی اس پھرتی پر اسنے بے اختیار اپنی مسکراہٹ ضبط کی۔۔۔ اور خود بھی اپنے اسٹر اسے پینے لگا۔۔۔ ہوائیں کافی تیز چل رہی تھیں جس کی وجہ سے ایہا کے بال بار بار اسکے صبیح چہرے پر آجاتے جن سے وہ جھنجھلا جاتی۔۔۔ جب اسکے بال پھر سے آگے آئے تو عارفین نے اسے اپنی انگلیوں کی مدد سے انھیں پیچھے کیا۔۔۔ اسی دوران اسکی انگلیاں ایہا کے چہرے سے مس ہوئیں۔۔ اسکے لمس سے اسکے جسم میں ایک پھریری سے دوڑ گئی۔۔۔ اسنے نظریں اٹھائیں تو اسکی آنکھیں عارفین کی گہری جذبے لٹاتی آنکھوں سے ملی۔۔۔ وہ یک ٹک اسکی شفاف آنکھوں کو دیکھے گئی ایک لمحے کے لئے ایہا کا دل چاہا وہ ان آنکھوں میں ڈوب جائے ان کا اعتبار کر لے۔۔۔ وہ دونوں ایک دوسرے کو یوں ہی سانس روکے بغیر پلکیں جھپکیں دیکھ رہے تھے انھیں آس پاس کی بھی خبر نہ تھی۔۔۔ عارفین کا دل کر رہا تھا وہ وقت کو روک دے اور ایہا یوں ہی اسے دیکھتی رہے۔۔۔ انکے درمیان کوئی نہ ہو وہ بس ایک دوسرے میں کھو جائیں۔۔۔ جب پاس سے گزرتے کسی منچلوں کے گروپ نے کوئی شوخ سی دھن پر سیٹی بجائی اور زور زور سے گنگناتے ہوئے جانے لگے۔۔۔

"یہ رات رک جائے

بات تھم جائے

تیری باہوں میں

خواہشیں جاگی ہیں پیاسی پیاسی لبوں پر

آ زرا قریب سے

جو پل ملے نصیب سے

آ جا زرا قریب سے

جو پل ملے نصیب سے جی لے

یہ جہاں سارا بھول کر

جسموں کے سائے تلے

دھیمے دھیمے چلے رات بھر

پل دو پل ہم ہیں ہمسفر

تھے ابھی دونوں یہاں ہوں گے

صبح جانے کہاں کیا خبر

آ جا زرا خود کو مجھ میں ملا جا

آ زرا قریب سے

جو پل ملے نصیب سے جی لے"

وہ دونوں چونک کر اپنے حواس میں آئے تھے۔ ایہا تو اپنی بے اختیاری حرکت پر خفیف سی ہو گئی۔۔۔ وہ سرخ چہرہ پھر سے سمندر کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔۔ عارفین البتہ مسکرا کر ایہا کو دیکھنے لگا جو خود کو مکمل طور پر بے نیاز اور لاپرواہ ظاہر کرتی بپھرتی ہوئی موجوں کو دیکھ رہی۔۔۔ وہ مسکراتا ہوا اسکے ساتھ ہی چلنے لگا۔۔۔ سورج تقریباً ڈوب چکا تھا۔۔۔ فضا میں خنکی بڑھ گئی تھی۔۔۔ اور ہوا میں کافی تیزی آ گئی تھی۔ عارفین نے ایک نظر ایہا کو دیکھ جو زور

سے ہوا کے جھونکے سے کپکپا گئی تھی۔۔ اسنے کوئی گرم لباس بھی نہیں پہنا تھا۔۔۔ عارفین نے اپنا کوٹ اتارا اور ایہا کے شانے پر ڈال دیا۔۔۔ اور اسکے یخ ٹھنڈے ہاتھوں کو اپنے پر حدت ہاتھ میں لے کر گرمائش پہنچانے لگا۔۔۔ اسکی اس حرکت پر ایہا ٹھٹک کر اسکی طرف مڑی۔۔۔ اور اسنے اپنا ہاتھ اس سے چھڑانا چاہا۔۔۔ جسے عارفین نے اور مضبوطی سے تھام لیا۔۔۔۔ اسنے گہری سانس لیتے ہوئے اپنی کوشش ترک کر دی۔۔۔ اسے بھی سکون مل رہا عارفین کے لمس سے۔۔۔ ابھی وہ لوگ کچھ دور ہی چلے ہوں گے جب عارفین اس کا ہاتھ چھوڑ تا کسی کی طرف بڑھا۔۔ اسے الجھن بھری نظروں سے دیکھ کر وہ انھیں دیکھنے لگی جو عارفین کو دیکھ کر شوکڈ سے کھڑے تھے۔۔۔ انھیں دیکھ کر ایہا کی بھی یہی حالت ہوئی۔۔

"ویسے جویریہ تم اتنے غصے میں کیوں آئی ہو۔۔؟؟" انابیہ نے اس سے پوچھا۔۔۔ جو غصے سے پورے کمرے کا چکر کاٹ رہی تھی۔۔۔

"تم جانتی نہیں ہو آج کیا ہوا۔۔۔ میرا تو بس نہیں چل رہا کہ اسے شوٹ کر دوں۔۔۔" وہ مٹھیاں بھینچتے ہوئے بولی۔۔

"کسے شوٹ کر رہی ہو۔۔۔؟؟ بتاؤ گی مجھے پوری بات یا ایسے ہی بکواس کرو گی۔۔۔" اب انابیہ تیز لہجے میں بولی۔۔ کب سے وہ ایسے ہی آدھی ادھوری باتیں کر کے اس کا دماغ خراب کر رہی تھی۔۔۔

"میں اس گدھے بلال کی بات کر رہی ہوں۔۔۔" اسنے رک کر بتایا اور پھر اپنا شغل جاری کر دیا۔۔۔

"لیکن بلال کو کیوں اس بے چارے نے کیا کیا ہے۔۔؟؟" وہ کنفیوز سی بولی۔۔۔

"وہ بے چارہ کوئی اینگل سے نہیں ہے سمجھیں تم۔۔" اسنے غصے سے کہا۔۔

"ارے خیر ایسا تو مت کہو اچھا خاصا شریف بندہ ہے وہ۔" انابیہ نے پھر اسکی حمایت کی۔۔۔

"اتنا شریف ہے کہ اسنے مجھے پروپوز کرنے کے لئے باہر کیفے میں بلایا تھا۔" اسنے آخر بلی تھیلے سے نکال ہی دی۔ "کچھ بھی۔۔۔" اسکی بات سن کر تو وہ اچھل ہی تو گئی تھی۔۔ اسنے بے یقینی سے جویریہ کو دیکھا۔۔۔

"نہیں تو کیا میں اپنی طرف سے اتنی بڑی بات بولوں گی۔۔" وہ اسے دیکھ کر خفگی سے بولی۔۔۔

"نہیں لیکن پھر آر یو شور کہ بلال نے تمہیں پروپوز کیا ہے۔۔" اسنے ابھی بھی بے یقینی سے جویریہ کو دیکھا۔۔

"نہیں اس کی روح آئی تھی مجھے پروپوز کرنے۔۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔۔۔

"مجھے تو یقین ہی نہیں ہو رہا۔۔۔" انابیہ بولی۔۔

"یقین تو مجھے بھی نہیں ہو رہا تھا کہ اتنی گھٹیا حرکت کرنے کے بارے میں اس نے سوچا بھی کیسے۔۔" وہ اسکے پاس صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔

"اس کی ترغیب بھی تمہیں نے دی ہو گی۔۔۔" انابیہ بولی تو جویریہ جو اسکے پاس بیٹھ گئی تھی پھر سے کھڑی ہو گئی۔۔ اور لڑاکا انداز میں دونوں ہاتھ کمر پر رکھے اسے گھورنے لگی۔۔۔

"وہاٹ ڈو یو مین کہ میں نے ترغیب دی ہو گی۔۔۔ کیا آپ مجھے اپنے اس جملے کی وضاحت دینا پسند فرمائیں گی۔" وہ نہایت تحمل سے پوچھ رہی تھی۔۔۔

"میرے کہنے کا مطلب ہے کہ اسنے تمہیں بلایا اور تم چلی گئیں۔۔ نہ تم جاتیں نہ وہ تمہیں پروپوز کرتا۔۔۔" انابیہ نے اسے اپنی بات سمجھائی۔۔

"تو تمہیں کیا لگتا ہے اس نے مجھے بلایا اور میں دوڑی دوڑی چلی گئی۔۔۔" وہ اسے گھورتے ہوئے بولی۔۔۔

"تو پھر اب گھر آ کر زبردستی تو تمہیں وہ اٹھا کر لے جانے سے رہا۔۔ تم اپنی مرضی سے ہی گئی ہوں گی۔۔" اسنے کہا۔۔۔

"مجھے زرناب لے کر گئی تھی اپنی فرینڈ سے ملنے کا کہہ کر سمجھی۔۔ورنہ میں ایسی دکھتی ہوں جو یوں اسکے بلاوے پر دوڑی چلی جاتی۔۔۔۔" وہ اسے لیٹر والی بات گول کر کے بتانے لگی۔۔۔۔

"تو پھر تمہارے ساتھ کیوں نہیں آئی وہ۔۔۔؟؟" اسنے پوچھا۔۔۔

"مجھے نہیں پتہ وہ کہاں رہ گئی۔۔۔اب تم باقی کے سوال جواب زرناب سے کر لینا۔۔۔ابھی مجھے گھر جانا ہے نہیں تو امی نے مجھے زندہ نہیں چھوڑنا ہے۔۔۔" وہ گھڑی دیکھتے ہوئے بولی اور روم سے باہر نکل کر پورچ کی طرف جانے لگی۔۔

"ارے ایک منٹ رکو تو صحیح تم نے تو یہ بتایا ہی نہیں کہ لیٹر میں کیا لکھا تھا۔۔؟؟" انابیہ نے دھیان آنے پر اسکے پیچھے آتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

"مجھے بھی نہیں پتہ کہ لیٹر میں لکھا تھا۔۔۔اب مجھے جانے دو۔۔۔" وہ جان چھڑانے والے انداز میں بولی۔۔۔اور ڈرائیور کے پاس جانے لگی۔۔۔

"رکو ڈرائیور کو مت بلاؤ۔۔۔" انابیہ پر سوچ انداز میں بولی۔۔۔اور گیراج میں کھڑی سکوٹی کو دیکھنے لگی۔۔۔

"کیوں کیا میں پیدل جاؤں گی۔۔۔" اسنے انابیہ کو گھورا جو اندر کی طرف بڑھ گئی تھی پھر دو منٹ بعد واپس بھی آگئی۔۔۔

"تم کر کیا رہی ہو۔۔؟؟" وہ انابیہ سے بولی جو سکوٹی نکال رہی تھی۔۔۔

"تمہیں چھوڑنے جا رہی ہوں۔۔۔۔جلدی بیٹھو ابھی سب سو رہے ہیں۔۔۔اچھا ہے سب کے اٹھنے سے پہلے آجاؤں گی اور کسی کو کچھ پتہ بھی نہیں چلے گا۔۔۔" اسنے ہیلمٹ پہنتے ہوئے کہا اور اسکی طرف بھی ایک بڑھایا۔۔۔

"کیا دماغ ٹھیک ہے تمہارا۔۔۔" اسکی بات سن کر وہ بدک ہی تو گئی تھی۔۔۔

"ہاں ٹھیک ہے۔۔ابھی خود جلدی جلدی کا شور مچا رہی تھیں اور اب بیٹھ نہیں رہی ہو۔۔۔" وہ گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے بولی۔۔۔

"ہاں تو مجھے گھر جانے کی جلدی ہے عالم ارواح نہیں سمجھیں تم۔۔۔" اسنے انابیہ کو گھورا۔۔

"تم تو ایسے بول رہی ہو جیسے مجھے چلانی نہیں آتی ہے۔۔۔" وہ برا مناتے ہوئے بولی۔۔۔

"اور کیسے آتی ہے یہ بھی مجھے اچھے سے پتہ ہے۔۔۔ سمجھیں مجھے اپنی زندگی بہت پیاری تمہارے ساتھ جانے سے اچھا ہے میں پیدل ہی چلی جاؤں۔۔۔۔" اسنے طنز کیا۔۔۔

"اب خیر ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔گھر والے مجھے چلانے نہیں دیتے ورنہ میں اب تک۔۔۔۔" اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی جویریہ نے کاٹ دی۔۔

"کئی ایکسیڈینٹ کر چکی ہوتی اور کئی چالان کٹ چکے ہوتے کئی اس دار فانی سے کوچ کر چکے ہوتے کئی معذور ہو چکے ہوتے کئی دفع جیل ہو چکی ہوتی۔۔۔" وہ روانی سے کہتی چلی گئی۔۔۔

"تم لوگ کبھی میری حوصلہ افزائی مت کرنا۔۔ہمیشہ الٹا سیدھا ہی بولنا۔۔" اسنے اسے دیکھ کر خفگی سے کہا۔۔۔

"ہاں چاہے بھلے ہی تمہاری اس حوصلہ افزائی کے چکر ہم لوگ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔۔۔" وہ طنز کرنے سے باز نہ آئی۔۔۔

"اب چلو شرافت سے بیٹھو۔۔۔مجھے چلانی آتی ہے۔۔ ٹینشن مت لو کچھ نہیں ہو گا تمہیں۔میں تمہیں سیف اینڈ ساؤنڈ تمہارے گھر پہنچاؤ گی۔۔۔" اسنے اسے دلاسہ دیا۔۔۔

"میں تو پہنچ جاؤ گی لیکن راستے میں موجود لوگوں کو تم سے سیف اینڈ ساؤنڈ کون کرے گا۔۔۔" وہ نیم رضامند ہوئی۔۔۔

"ارے تم بلاوجہ ٹینشن لے رہی ہو۔۔۔کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ چلو اب جلدی بیٹھو بھی۔۔" اسنے جویریہ کو تسلی دی۔۔۔وہ بھی اللہ کا نام لیتی آیت الکرسی کا ورد کرتی بیٹھ گئی۔۔۔

کیوں کہ اسے ابھی بھی انابیہ کا بھروسہ نہیں تھا۔۔۔اسکے بیٹھتے ہی انابیہ سکوٹی کو آگے بڑھا لے گئی اور گیٹ سے نکال کر روڈ پر لے آئی۔۔۔جب تک انکی کالونی تھی تب تک کوئی مسلہ نہیں ہوا کیوں کہ اس وقت عموما کالونی خالی ہی ہوتی ہے سو وہ آرام سے چلاتی مین روڈ پر آگئی اور جویریہ کے گھر کی طرف مڑ گئی۔۔۔یہاں تھوڑی گاڑیاں چل رہی تھیں۔۔۔جن سے انابیہ بچتے ہوئے چلا رہی تھی۔۔جب بھی کوئی گاڑی پاس سے گزرتی تو جویریہ کے ورد میں شدت آجاتی کیوں کہ انابیہ کی پوری کوشش ہوتی کہ اس سے آگے کوئی نہ آپائے۔۔۔اس چکر میں وہ سیدھے ادھر ادھر ڈولتے ہوئے گاڑی کے سامنے ہی آجاتی جس پر گاڑی والا اسے صلواتیں سناتا دوسری طرف سے نکل جاتا۔۔۔

"دیکھو انابیہ شرافت سے چلاؤ نہیں تو میں تمہاری شکایت کروں گی باجی سے۔۔۔"اب کی بار وہ پھر سے گاڑی ٹیک اوور کرنے لگی تھی جب جویریہ نے اسے خبردار کرنا چاہا۔ مگر وہ انابیہ ہی کیا جو کسی کی مان لے۔۔۔جویریہ بے اختیار اسکے ساتھ آنے پر پچھتائی۔۔

"ارے بھئی کچھ ہوا کیا ابھی تک جو یوں بول رہی ہو۔" وہ گاڑی کو ٹیک اوور کرنے لگی۔۔

"دیکھو ابھی بھی کچھ نہیں ہوا۔۔" وہ ٹیک اوور کرنے کے بعد جویریہ کی طرف پلٹ کر فخریہ انداز میں بولی۔۔اس دوران اس نے سامنے سے آتی بائیک پر دھیان نہیں دیا۔۔۔

"آگے دیکھو۔۔ نہیں تو ہم دونوں ہی مرے گے۔۔۔" جویریہ نے سامنے سے آتی بائیک کو دیکھ کر دہل کر کہا۔۔ مگر تب تک دیر ہو چکی تھی بائیک انکی سکوٹی سے ٹکرائی تھی اور۔۔۔۔۔۔

"بھ۔۔بھ۔۔بھائی۔۔۔۔۔" وہ ہکلایا۔ اب تو تو گیا عالیان بیٹا جلدی سے کچھ کر نہیں تو خود پر فاتحہ پڑھ لے۔۔۔

"بھائی آپ یہاں !!وہاٹ اپلیزنٹ سرپرائز!!" اسنے مصنوعی خوشی ظاہر کی۔۔۔واقعی اسکے لئے عارفین کا یہاں ملنا کسی سرپرائز سے کم نہ تھا مگر پلیزنٹ ہرگز نہیں۔۔۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔؟؟" عارفین اسکی بات نظرانداز کر کے بولا۔۔۔

"وہ مجھے بلال نے یہاں بلایا تھا کسی کام سے۔۔۔۔" اسنے فٹ بہانا گھڑا۔۔۔

"اچھا اور ساتھ میں زرناب کو بھی لانے کہا تھا کیا۔۔۔؟؟" وہ مشکوک نظروں سے ان دونوں کو گھورنے لگا۔۔۔

اسکی بات پر زرناب سٹپٹائی تھی۔۔۔عارفین اور ایہا کو دیکھ کر اسکے بھی چودہ طبق روشن ہو گئے تھے۔۔۔

"ارے آپ کو کیسے پتہ چلا کہ اسنے مجھے بھی بلایا ہے۔" زرناب نے سمبھلنے کے بعد مصنوعی حیرت سے کہا۔۔

"اچھا ایسا کونسا کام ہے جس کے لئے اسنے تم دونوں کو یہاں بلایا ہے۔۔۔" وہ یہاں پر زور دیتے ہوئے بولا۔۔۔

"وہی تو اسنے بتایا نہیں کیوں بلایا۔۔۔" عالیان نے لاعلمی ظاہر کی۔۔۔

"اور وہ خود کہاں ہے۔۔۔؟؟" وہ ان دونوں کو بغور دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

"ہم لوگ بھی کب سے اس کا ویٹ کر رہے ہیں۔۔۔۔فون بھی نہیں اٹھا رہا۔۔۔" عالیان نے موبائل میں کچھ ٹائپ کرتے ہوئے کہا دراصل وہ بلال کو مختصر طور پر صورت حال سے آگاہ کر رہا تھا۔۔۔

"اچھا میں کال کر کے دیکھتا ہوں۔۔۔شاید میری کال اٹھالے۔۔۔۔" وہ اپنا موبائل نکالتے ہوئے بولا۔۔

"ہاں ہاں کر لیجئے شاید آپ کی کال اٹھا ہی لے۔۔۔۔" اسنے بے فکری سے کہا کیوں کہ اسے یقین تھا کہ بلال آگے کی صورت حال سنبھال لے گا۔۔۔عارفین بلال کو کال ملانے لگا۔۔۔ایہا خاموش تماشائی بنی سب دیکھ رہی تھی وہ سوچ رہی تھی بھلا یہاں کیا کام ہو سکتا ہے۔۔۔اسے زرناب اور عالیان کو ساتھ دیکھ کر تھوڑا شاک لگا تھا۔۔

دراصل انکے گھر کا ماحول اتنا کھلا ہوا ہرگز نہ تھا کہ یوں کسی لڑکے اب چاہے وہ کزن ہو یا یونی فیلو کے ساتھ یوں گھوما پھرا جائے۔۔۔یہ لوگ صرف ولید کے ساتھ ہی آزادی سے گھوم پھر سکتی تھیں کہ وہ گھر کا ہی لڑکا تھا اور انکا بھتیجا

بھی تھا۔۔۔ اسی لئے اسے شاک لگا تھا یوں زرناب کو عالیان کے ساتھ دیکھ کر۔۔۔ زرناب اس سے خیر خیریت پوچھنے لگی تو وہ بھی گھر کے حال احوال دریافت کرنے لگی۔۔۔ ادھر بلال کال ریسیو کر چکا تھا۔۔۔

"ہیلو۔۔" اسنے کہا۔۔

"ہاں بلال میں عارفین بات کر رہا ہوں۔۔۔" وہ بولا۔۔۔

"ارے عارفین بھائی آپ خیریت۔۔۔" بلال نے کہا۔۔۔

"ہاں خیریت ہی ہے۔۔ یہ بتاؤ تم ان دونوں کو بلا کر ابھی تک آئے کیوں نہیں۔۔۔ اور عالیان کا فون بھی نہیں اٹھا رہے۔۔" عارفین نے سیدھے کام کی بات کی۔۔۔

"میں نے۔۔۔ کب بلایا کن دونوں کو؟؟ آپ کیا کہہ رہے ہیں مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔" بلال نے لاعلمی ظاہر کی۔

"کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔ پھر عالیان ایسا کیوں کہہ رہا ہے کہ تم نے اسے اور زرناب کو یہاں مرین لائن میں بلایا ہے۔۔" اسنے عالیان کو ایک نظر دیکھا جو ایہا سے باتوں میں مگن ہو گیا تھا۔۔ وہ ایک سائیڈ پر ہو گیا۔۔۔

"عالیان کو میں نے کب بلایا وہ بھی مرین لائن میں۔۔۔ اور اس بے حس کا تو نام ہی نہ لیں میرے سامنے ایک ہفتے سے طبیعت خراب ہے میری مجال ہے جو وہ ملنے آیا ہو یا ایک کال ہی کر کے میری خیریت دریافت کی ہو۔۔۔" بلال غمگین آواز میں بولا۔۔۔ اسنے سوچا تھا کہ عالیان سے بدلہ لینا ہے اور اس اچھا اور نادر موقع اسے کب ملنا تھا....

"لیکن خیر چھوڑیں اسے۔۔۔۔ ایک منٹ ایک منٹ آپ نے کیا کہا کہ زرناب بھی ساتھ ہے اسکے۔۔۔ مجھے پتہ تھا وہ کچھ ایسے ہی کرے گا۔۔۔" اسنے چونکنے کی ایکٹنگ کی...

"کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔۔" عارفین نے کہا۔۔۔

"اب سمجھ میں نہیں آرہا کہ آپ کو کیسے بتاؤں۔۔۔ وہ آپ کا بھائی ہے آخر۔۔۔" اسنے کہا۔۔

"صاف صاف بات کرو یوں پہلیاں نہ بجھاؤ۔۔" عارفین نے اسے جھڑکا۔۔

"آپ پہلے وعدہ کریں کہ آپ اسے کچھ کہیں گے نہیں۔۔" وہ گویا ہچکچا کر بولا...

"تم سیدھے سے بتا رہے ہو یا میں کچھ کروں۔۔۔" اسنے تحمل سے کہا۔۔۔

"او کے او کے بتاتا ہوں وہ دراصل عالیان کافی عرصے سے زرناب کے چکر میں ہے۔۔ مگر اسے موقع ہی نہیں مل رہا تھا اسے پٹانے کا آئی مین پرو پوز کرنے کا تو شاید اسی لئے اسنے اسے باہر بلایا ہو۔۔۔ اور وہ اتنی آسانی سے تو اسکے بلانے پر آتی نہیں اس لئے اسنے میرا نام لے لیا کہ میں نے کسی کام سے بلایا ہے۔ اور ابھی آپ کو بھی اسنے یہی بتایا کہ میں نے بلایا ہے۔" بلال نے مرچ مسالہ لگا کر بتایا۔۔۔

"لیکن زرناب سے اسکے بیہیویئر کو دیکھ کر کبھی ایسا محسوس نہیں ہوا..." وہ الجھ کر بولا..

"ہوتا بھی کیسے. اسے صرف ٹائم پاس جو کرنا تھا.." اسنے مزید گوہر افشانی کی۔۔۔

"صرف ٹائم پاس۔۔" عارفین نے حیرت سے دوہرایا..

"ہاں صرف ٹائم پاس۔۔ میں نے کتنی بار کہا بھی کہ جب وہ تجھے پسند ہی ہے تو بھائی سے کہہ کر اسکے گھر رشتہ بھیج دے۔۔۔ مگر وہ کہنے لگا یہ تو صرف ٹائم پاس کرنے کے لئے ہے۔۔ اس سے شادی تھوڑی کروں گا۔۔ میں نے اسے سمجھایا بھی مگر وہ میری بات سننے کو تیار ہی نہیں۔۔ اب آپ ہی کو کچھ کرنا ہو گا۔۔۔ اور ہاں اسے بتانا مت کہ میں نے آپ کو سب بتا دیا ہے ورنہ وہ مجھ سے ناراض ہو جائے گا۔۔ حالانکہ میں اس کا بھلا ہی چاہتا ہوں۔۔" اس وقت اگر عالیان اسے اپنے ساتھ اتنی زیادہ بھلائی کرتے ہوئے دیکھ لیتا تو زندہ ہی زمین میں گاڑ دیتا۔۔۔ اسکے اس کمینے پن کی وجہ سے۔۔۔

"اوکے خیر میں دیکھتا ہوں۔" کہہ کر اسنے فون کاٹ دیا۔۔۔اور انکی طرف آگیا جو آپس میں مگن باتیں کر رہے تھے۔۔۔اسنے کچھ دیر کھوجتی ہوئی نظروں سے عالیان کو دیکھا پھر ایک فیصلہ کر کے مطمئن ہو گیا...

اسنے بروقت بریک لگا کر انھیں کسی حادثے سے محفوظ تو کر لیا تھا مگر خود کو بائیک سمیت گرنے سے بچا نہیں پایا۔۔۔ شکر خدا کہ وہ لوگ مین روڈ پر نہیں تھے نہیں تو کسی نہ کسی کی ٹانگیں ٹوٹنی تو پکی تھی۔۔۔وہ کراہتے ہوئے سیدھا ہو کر اٹھنے لگا تبھی اسنے جویریہ اور انابیہ کو خود کی طرف آتے دیکھا۔۔۔ہیلمٹ میں ہونے کی وجہ سے وہ انھیں پہچان نہیں پایا تھا مگر اب ان دونوں کو دیکھ کر اسے تپ چڑھی تھی۔۔۔

"ارے عباد بھائی آپ۔۔۔ٹھیک تو ہیں کہیں کوئی چوٹ تو نہیں آئی۔۔۔" جویریہ اسے دیکھ کر فکرمندی سے بولی۔۔۔

"ہاں اللہ کے فضل سے ٹھیک ہوں ورنہ تم لوگوں نے تو عالم ارواح کا ٹکٹ کٹانے میں کوئی کثر نہیں چھوڑی تھی۔۔" وہ طنزیہ انداز میں بولا۔۔۔

"سوری بھائی یہ انابیہ ہے نہ یہی مجھے زبردستی لے کر آئی ہے اپنے ساتھ اسکوٹی میں حالانکہ میں اسکو کتنا منع کر رہی تھی مگر یہ میری کوئی بات مانیں تب نہ۔۔۔" جویریہ انابیہ کو دیکھ کر بولی جواب اسے کھا جانے والی نظروں دیکھ رہی تھی کہ کیا ضرورت تھی اسے یہ بتانے کی کہ میں زبردستی لے کر آئی ہوں۔۔پہلے ہی وہ اسے کم پاگل نہیں سمجھتا اور اب پتہ نہیں کیا کیا بکواس کرے گا۔۔۔

"یہ زبردستی کر رہی تھی پھر بھی تمہیں اس الٹی کھوپڑی کے ساتھ نہیں آنا چاہیے تھا اتنی تو اپنی فکر کرنی ہی چاہیے تھی۔۔اس سے اچھا مجھے کہہ دیتیں میں لے آتا۔۔۔" وہ بات تو جویریہ سے کر رہا تھا مگر سنا اسے رہا تھا۔انابیہ جو سوچ کے رکھی تھی کہ یہ کچھ بھی بکواس کرلے وہ کوئی جواب نہیں دے گی اس کی بات سن کر سلگ ہی تو گئی۔۔۔

"یہ تم نے الٹی کھوپڑی کسے کہاہاں۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے تم میرے بارے میں کوئی بھی بکواس کروگے اور میں سن کے لوں گی۔۔ تم خود کسی سنکی بڈھے سے کم نہیں ہو سمجھے۔۔"وہ تپ کر بولی تھی۔۔

"یہ تم مجھ سے بات کر رہی ہو۔۔۔؟؟؟"عباد انجان بنتے ہوئے اپنے آگے پیچھے دیکھ کر بولا۔۔۔

"نہیں تمہارے بھوتوں سے بات کر رہی ہوں۔۔۔ ظاہر ہے یہاں تمہارے علاوہ کوئی سنکی بڈھا دکھ رہا ہے تمہیں۔۔۔"وہ چڑھ کر بولی۔۔۔

"مجھے تو یہاں سب ہی شریف لوگ دکھ رہے۔۔۔ہاں وہ کیا ہے نہ یہ سب تمہارے برادری کے ہیں تو تمہیں ہی دکھیں گے جیسے ابھی تم میرے بھوتوں سے باتیں کر رہی تھیں۔۔۔"اسنے اطمینان سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"تم خود کو سمجھتے کیا ہوہاں۔۔"وہ غصے سے بولی۔۔

"انسان۔۔۔۔ کیوں تم کچھ اور سمجھ رہی تھیں کیا۔۔؟؟"اسنے آرام سے پوچھا۔۔۔

"ہاں مجھے لگا۔۔۔لگا کیا بلکہ یقین ہے کہ تم انسانوں میں سے تو ہو ہی نہیں۔۔۔"وہ خود پر کنٹرول کر کے بولی۔۔

"اب کیا کر سکتے ہیں کہ تمہیں میں ایسا لگا لیکن اس میں بھی تو تمہاری غلطی نہیں ہے۔۔۔اب تم تو مجھے بھی وہی سمجھی گی نہ جو خود ہو۔۔"اسنے گویا افسوس سے کہا۔۔۔جویریہ سر پکڑے ایک سائیڈ میں کھڑی ان دونوں کو آپس میں الجھتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔ کبھی ایسا ہوا ہی نہیں کہ یہ دونوں ملیں اور سکون کے ساتھ بغیر ایک دوسرے سے بحث کئے الگ ہوں۔۔۔

"یہ تم جو اوور اسمارٹ بنتے ہو نہ تو سخت زہر لگتے ہو۔"وہ تپ کر بولی۔۔۔

"اوہ تو ایسے بڑا شہد لگتا ہوں کیا۔۔۔۔؟؟"اسنے کہا۔۔

"نہیں تب اور زیادہ زہر لگتے ہو بلکہ چرپتا اور نیم کا پیڑ لگتے ہو۔۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔۔

"بس کر دو آپ دونوں حد ہوتی ہے۔ نہ موقع محل دیکھیں گے بس شروع ہو جائیں گے ہر جگہ۔۔" جویریہ جھنجھلا کر بولی تھی۔ ان دونوں کے یوں جھگڑنے کی وجہ سے آس پاس کے لوگ انھیں عجیب نظروں سے دیکھتے ہوئے گزر رہے تھے اور یہ دونوں ہر چیز سے بے نیاز چونچیں لڑانے میں بزی تھے۔

"میں نے نہیں شروع کیا تھا یہ تمہارے بھائی ہیں نہ جو کسی کڑوے کریلے سے کم نہیں ہیں انہوں نے ہی شروعات کی تھی ورنہ میں خاموشی سے کھڑی تھی مگر انھیں کی زبان میں کھجلی ہو رہی تھی۔۔۔ میں نے تو یہ تک سوچ لیا تھا کہ ان صاحب سے بات ہی نہیں کرنی مگر۔۔" وہ کندھے اچکا کر بولی۔

"ہاں تو تم بھی کون سا کم ہو کیا ہوتا اگر اپنی زبان کو تھوڑا سا آرام دے لیتیں۔ غلطی ویسے بھی تمہاری تھی کہ تم اتنے اوٹ پٹانگ طریقے سے اسکوٹی چلا رہی تھیں۔ ایک آدھ کو ٹھونکیں بغیر تمہارا کھانا ہضم نہیں ہوتا سو تم نے انھیں کو ٹھونک دیا۔۔۔" جویریہ دانت کچکچا کر بولی۔۔

"اب ایسا بھی نہیں ہے۔۔۔ غلطی انھیں کی ہے انھیں آگے دیکھ کر چلانا چاہیے تھا۔۔ اب دیکھو پورا راستہ کتنا اسمو تھلی چلا کر لائی ہوں کہیں کچھ ہوا نہیں نہ۔۔۔" وہ لاپرواہی سے بولی۔۔

"وہ اس لئے کہ میں راستے بھر آیت الکرسی کا ورد کرتی رہی ہوں ورنہ تم نے تو اوپر پہنچانے میں کوئی کثر نہیں چھوڑی تھی۔۔۔ اور آگے دیکھ کر تم نہیں چلا رہی تھیں سمجھیں۔۔۔ میری توبہ جو کبھی تمہارے ساتھ اسکوٹی پر بیٹھی۔۔" جویریہ نے کہا۔

"تم بھی کس سے بحث کر رہی ہو۔ چھوڑو اس احمقوں کی سردارنی کو آؤ میں تمہیں گھر چھوڑ دوں۔" عباد نے جویریہ سے کہا تو وہ فوراً اس کے ساتھ بائیک میں بیٹھ کر پھُر ہو گئی اور پیچھے انابیہ جو کچھ کہنے کے لئے منہ کھولے کھڑی تھی جویریہ کی اس دغابازی پر کھول کر رہ گئی۔۔۔ وہ غصے سے اسکوٹی کے پاس آئی اور اسے اسٹارٹ کر کے گھر کی طرف موڑ لیا ابھی وہ کچھ دور بھی نہیں گئی ہو گی کہ اچانک اسکوٹی رک گئی۔۔ اسنے جھلا کر دیکھا تو نظر پیٹرول کے کانٹے پر

گئی جسے دیکھ کر اسکی آنکھیں پھیلی کی پھیلی رہ گئیں کیوں کہ ٹنکی میں اتنا بھی پیٹرول نہیں تھا کہ وہ گھر تک جا سکتی۔۔ جلدی جلدی میں اسنے ٹنکی بھی نہیں چیک کی تھی۔۔ اب ایسے ہی اسکوٹی کو لئے لئے اسے پیدل گھر جانا تھا۔۔۔ کہیں سائیڈ میں بھی کھڑی نہیں کر سکتی تھی کہ ٹوئینگ والے ٹو کر لیتے۔۔ پھر جو بکھیڑا کھڑا ہوتا اس میں تو اسی کی کھٹیا کھڑی ہوتی۔۔ وہ جویریہ اور عباد کو دل ہی دل میں کئی مہذب القابات سے نوازتے ہوئے مرے مرے قدموں سے اسکوٹی گھسیٹتے ہوئے گھر کی طرف چلنے لگی۔

وہ بے زارسی ولید کی واڈروب صحیح کر رہی تھی جو کسی کباڑ کھانے کا منظر پیش کر رہی تھی۔ دراصل جب سے نکاح ہوا تھا وہ اپنے تقریباً کام اسی سے کرواتا تھا۔ ویسے تو وہ بڑا صفائی پسند تھا مگر اسکا کمرہ جتنا صاف ہوتا واڈروب اتنا ہی گندا.... وہ انکار کرتی تو جا کر امی سے اسکی شکایت لگا دیتا جس پر امی اسے شوہر کے حقوق پر سیر حاصل لیکچر دیتیں جس پر وہ اکثر چڑھ کر کہہ دیتی کہ ابھی رخصتی نہیں ہوئی ہے اس پر اسے مزید سننا پڑتا۔۔ پھر ولید بھی اس کا دل جلانے سے باز نہیں آتا تھا. تو کبھی کبھی وہ بھی جوابی کاروائی کر دیتی تھی. آج تو وہ اپنی طرف سے آگئی تھی اسکی واڈروب سیٹ کرنے کیونکہ دو تین دن بعد بھی اسے ہی کرنا تھا اسلیئے آج بنا بولے کرنے پر اسکے نمبر بھی بڑھتے اور پھر ولید کو سبق بھی تو سکھانا تھا... اس وقت وہ گھر پر بھی نہیں تھا سو وہ آسانی سے اسکی چیزوں کی رستے لگا سکتی تھی.. اسنے ولید کی واڈروب کا ماہرانہ انداز میں جائزہ لیا کہ کس چیز کا ستیاناس کرے اور کیسے کرے. سب سے پہلے اسکی نظر ولید کی فیورٹ شرٹ پر گئی.. مہر نے فوراً اسے نکالا اور استری تیز کر کے اس پر چھوڑ دیا پھر اطمینان سے دوسرے کام نمٹانے لگی. جب جلنے کی مہک آنے لگی تو شرٹ ہٹا کر اس کا جائزہ لینے لگی کہ اچھے سے جل گئی کہ نہیں پھر شرٹ کے بالکل سینٹر میں بڑا سا روشندان دیکھ کر مطمئن ہو گئی اور اسے نہایت قائدے اور سلیقے سے ہینگر میں لگا کر ہینگ کر دیا.. اب اسکا اگلا ٹارگٹ اسکی برانڈ نیو جینز تھی جو اسنے ابھی تک پہنی بھی نہیں تھی.. اسے پر

سوچ نگاہوں سے گھورنے لگی کہ اب اسکا کیا جائے پھر تھوڑی سوچ بچار کے بعد مہر نے اسے بلیچنگ کے پانی میں بھیگا دیا... کچھ ہی منٹوں میں ولید کی نیوی بلیو جینز وائٹ اور لائٹ بلیو کانٹراسٹ میں مہر کے ہاتھ میں چھب دکھا رہی تھی.. اپنی کارکردگی کو سراہتے ہوئے مہر نے اسے اسپین کرکے سوکھنے کے لئے ڈال دیا.. اب اسکا رخ ڈریسنگ ٹیبل کی طرف تھا.. اسنے ولید کی پرفیوم کی شیشی اٹھائی جو اسنے وجیہہ ماموں سے فرمائش کرکے ابروڈ سے منگوایا تھا جسے وہ صرف خاص خاص موقعوں پر استعمال کیا کرتا تھا مہر نے اسے شریر نظروں سے دیکھا اور پھر پوری شیشی بڑے اطمینان سے واش بیسن میں بہادی پھر افسوس بھری نگاہوں سے خالی شیشی کو دیکھ کر اس میں وائٹ وینیگر ڈال کر اسے رکھ دیا..

"پتہ نہیں خود کو سمجھتا کیا ہے۔ بس ایک بار رخصتی ہو لین دو نانی نہ یاد دلایا نہ تو میرا نام بھی مہرماہ شفیق نہیں۔" پھر وہ جب اپنی کاروائی مکمل کر چکی تو بڑبڑاتی ہوئی اسکی واڈروب بند کرنے لگی.

"وہ تو ویسے بھی نہیں ہے کیونکہ اب تم "مہرماہ ولید" ہو." اپنے بلکل پیچھے ولید کی آواز سن کر وہ اچھل ہی تو گئی تھی۔

"یہ کیا بے ہودگی تھی؟" وہ سنبھل کر اس پر چیخی.

"کیوں بھئی میں نے کونسی بے ہودگی کی ہے." اسنے آئبرو چڑھاتے ہوئے کہا۔

"یہ جو ابھی چوروں کی طرح آئے ہو نہ یہ بھی کسی بیہودگی سے کم نہیں۔ بندہ پہلے ناک ہی کر لیتا ہے۔ کچھ مینرز ہوتے ہیں لیکن نہیں اور میں بھی کتنی پاگل ہوں کس سے کہہ رہی ہوں مینرز کے بارے میں۔" وہ استہزائیہ انداز میں بولی۔

"اوہ میڈم تم شاید بھول رہی ہو یہ میرا کمرہ ہے تو میں کیوں ناک کرنے لگا۔ اور ہاں چوروں کی طرح تم آئی ہو جو دوسرے کے کمرے میں بغیر اجازت کے گھسی ہوئی ہو. اب تم بتاؤ کیا چوری کر رہی تھیں؟" اسنے مہر کو گھورا..

"کچھ بھی کروں تمہیں اس سے مطلب.." وہ تنک کر بولی.

"ہاں ہے مطلب اگر آپکی یاداشت صحیح ہو گی تو آپکو یہ پتہ ہو گا کہ یہ میرا بیڈروم ہے." اسنے طنزیہ انداز میں کہا.

"تو میں کیا کروں؟" وہ شانے اچکا کر بولی.

"تو یہ کہ تم مجھے شرافت سے بتاؤ کہ یہاں کیا چوری کرنے آئی تھیں؟" اسکی بات سن کر وہ سلگ ہی تو گئی.

"میں یہاں کچھ چرانے نہیں تمہاری واڈروب سیٹ کرنے آئی تھی." وہ چیخ کر بولی.

"اوہ.. ریئلی یہ آج سورج کہاں سے طلوع ہوا ہے جو محترمہ مہرماہ ولید کو مجھ ناچیز کی واڈروب سیٹ کرنے کا خیال آگیا." اسنے طنزیہ انداز میں کہا.

"زیادہ بننے کی ضرورت نہیں ہے سمجھے... یہ تمہاری ہی لگائی ہوئی آگ ہے جو میں یہاں وقتاً فوقتاً سڑتی رہتی ہوں. آج بھی امی کہنے پر آگئی تھی. تم نے مجھے اپنی کام والی بائی سمجھی ہے جو تمہاری واڈروب صحیح کرے ہاں...." وہ تھوڑا گڑبڑا بولی.

"میں تو ایسا کچھ نہیں سمجھتا ہاں اگر تم خود کو کام والی بائی سمجھتی ہو تو میں کیا کر سکتا ہوں..." اسنے بے نیازی سے کندھے اچکائے.

" ولید باز آجاؤ نہیں تو رخصتی سے پہلے ہی میرے ہاتھوں ضائع ہو جاؤ گے..." وہ دانت پیستے ہوئے بولی..

"اب میں نے کیا کہہ دیا جو مجھے ضائع کرنے پر تلی ہوئی ہو.. اور یہ رخصتی والی دھمکی تو یوں دے رہی ہو جیسے میں مرا جا رہا ہوں تم سے شادی کرنے کے لئے.... میرے لئے تم سے شادی کرنا زندگی بھر کی مصیبت مولنے سے کم نہیں ہے... سمجھیں..." ولید نے کہا تو مہر کو تپ ہی چڑھ گئی..

"تو پھر انکار کرنے کیوں نہیں ہوا تھا شادی سے ہاں بولو گن پوائنٹ پر تو کسی نے نہیں رکھا تھا تمہیں..." وہ سب سائڈ میں رکھ کر کمر پر ہاتھ جمائے باقائدہ جرح پر اتر آئی...

"مجبور تھا میں سمجھیں ورنہ مجھے بھی کسی پاگل کتے نہیں کاٹا جو اپنی زندگی خوشی خوشی برباد کرتا..." اسنے کہا...

"بڑے آئے کہیں کے مجبور... جیسے میں تمہیں جانتی ہی نہیں. چھچھورے نہ ہوں تو... ہونہہ.." وہ طنزیہ انداز میں کہتے ہوئے آخر میں بڑبڑائی. لیکن ولید کی سماعت سے اسکی بڑبڑاہٹ محفوظ نہ رہ سکی. مگر وہ محض اسے گھور کر فون اٹینڈ کرنے لگا جو رنگ کر رہا تھا..

"ہیلو, ہاں بس نکل رہا ہوں پندرہ منٹ میں... اوکے.. خدا حافظ.." فون کاٹ کر وہ عجلت میں واڈروب کی طرف بڑھا..

"ویسے تم اس وقت گھر پر خیریت...؟" مہر نے اس سے پوچھا..

"ہاں خیریت ہی ہے.. آج سب فرینڈز نے ملنے کا پلان بنالیا ہے بس وہیں جا رہا ہوں.. اور ہاں تم نے میری بلیو چیکس والی شرٹ دیکھی ہے.." وہ متلاشی نگاہوں سے واڈروب میں دیکھتے ہوئے بولا تو مہر گڑبڑا کر رہ گئی کیونکہ وہ اسی شرٹ کی بات کر رہا تھا جسے مہر نے بڑی دلجمعی جلایا تھا... اور اس سے پہلے کہ ولید کی نظر اسکے کارنامے پر پڑتی مہر نے فرار ہونے عافیت جانی..

"نہیں.." یک لفظی جواب دے کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گئی..

"میری شرٹ!!!!!" اور اس سے پہلے کہ وہ دروازے تک پہنچتی ولید کی چیخ سے مشابہ آواز آئی... اور پھر دوسرے ہی لمحے وہ اپنی شرٹ ہاتھ میں لئے اسکے سامنے کھڑا غضبناک انداز میں اسے گھور رہا تھا.. جس طرح وہ گھور رہا تھا مہر نے ڈر کر فوراً اپنے قدم پیچھے کیئے اور خشک حلق کو تر کیا..

"ککلکیا ہوا..؟ ایسے کیوں گھور رہے ہو..؟" بمشکل خود کو سنبھال کر اسنے پوچھا.. البتہ اسکی طرف دیکھنے سے پرہیز ہی کیا..

"یہ بات تو تمہیں خود سے پوچھنا چاہیئے.. یہ کیا ہے..؟" ولید نے اپنی شرٹ اسکے آگے لہرائی..

"یہ تمہاری شرٹ ہے..."مہر نے ترنت جواب دیا..

"وہ تو مجھے بھی پتا ہے کہ یہ میری شرٹ ہے.."وہ جھلا کر بولا..

"تو پھر مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو جب پتا ہے.. اب ہٹو سامنے سے مجھے باہر جانا ہے.."یہ کہہ کر وہ وہاں سے جانے لگی تبھی ولید نے اسکی کلائی پکڑ کر اپنی طرف جھٹکا دیا.. وہ توازن برقرار نہ رکھ پائی اور سیدھا اسکے کندھے سے ٹکرائی...

"کیا بے ہودگی ہے یہ..؟"مہر اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے غصے سے بولی..

"میں بھی وہی پوچھ رہا ہوں یہ میری شرٹ کے ساتھ کیا بے ہودگی کی ہے تم نے.."وہ دانت پیستے ہوئے شرٹ پر بنے روشندان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا..

"ہائے! یہ یہ کس نے تمہاری شرٹ کا اتنا برا حال کیا ہے..؟ یہ تو تمہاری فیورٹ شرٹ بھی تھی نا..."اسنے چونکنے کی شاندار اداکاری کرتے ہوئے افسوس سے کہا مگر مقابل بھی ولید تھا جو اسکے جھانسے میں نہیں آنے والا تھا..

"یہ تم اپنی اداکاری کے جوہر کہیں اور دکھانا میں متاثر نہیں ہونے والا.. اب شرافت سے بتاؤ تم نے کس خوشی میں میری شرٹ کا تیا پانچہ کیا ہے..."وہ تحمل سے بولا.. ورنہ دل تو کر رہا تھا دو رکھ کے دے..

"میں نے کیا کیا ہے؟؟"اسنے ناسمجھی سے اپنی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا..

"زیادہ بننے کی ضرورت نہیں ہے مجھے اچھے سے پتا ہے یہ کارنامہ تمہارے علاوہ کسی اور کا نہیں ہو سکتا.. کیونکہ پورے گھر میں تم سے زیادہ عقل سے پیدل کوئی نہیں ہے..."وہ پر یقین لہجے میں بولا..

"مطلب کیا ہے تمہارا ہاں..؟؟"اسنے تنک کر کہا..

"مطلب کو تم بھاڑ میں جھونکو اور سیدھے سے بتاؤ میری تم سے کیا دشمنی ہے جو تم نے میری شرٹ کا یہ حال کیا ہے.."وہ غصے سے آگ بگولہ ہوا..

"عجیب زبردستی ہے.. بلاوجہ تم مجھ پر الزام لگا رہے ہو.. میں کیوں خوامخواہ تمہاری شرٹ خراب کروں گی.." مہر صاف مکر گئی..

"الزام کی بچی میں تمہیں اچھے سے جانتا ہوں.. یہ تمہارے سوا کوئی نہیں کر سکتا.. اور مجھے یہ بھی اچھی طرح سمجھ میں آگیا ہے کہ تم اتنی ستی ساوتری بنی بغیر میرے کہے شرافت سے کیوں میری واڈروب سیٹ کرنے آگئی تھیں.. اور اب اپنی جان کی عافیت چاہتی ہو تو میری یہ شرٹ استری کر دو.." وہ واڈروب سے دوسری شرٹ نکال کر اسکی طرف اچھالتا ہوا بولا.. خوامخواہ اس سے بحث کر کے وہ صرف اپنا وقت اور دماغ برباد کر سکتا تھا.. سو اس سے بہتر تھا وہ دوسری شرٹ پہن کر چلا جاتا..

"میں کیوں کروں.. تمہاری ملازمہ نہیں لگی ہوں.." اسنے منہ بنا کر کہا..

"ملازمہ لگی ہوں یا نہیں کرنا تو تمہیں ہی ہے نہیں تو ابھی تائی جان کو جا کر تمہارا یہ کارنامہ دکھاتا ہوں.. اس کے بعد تمہارے ساتھ جو سلوک ہو گا وہ تم مجھ سے بہتر جانتی ہو.. تو بولو کرنا ہے یا نہیں جلدی میرے پاس زیادہ وقت نہیں.." وہ اپنے ہاتھ میں بندھی گھڑی کی طرف دیکھتا ہوا بولا.. اب مہر کے پاس کوئی آپشن نہیں تھا کہ وہ انکار کرتی کیونکہ امی نے جو درگت بنانی تھی وہ الگ مگر نانی نے جو حال کرنا تھا اسے سوچ کر ہی اسنے بے ساختہ جھرجھری لی.. سو مرتا کیا نہ کرتا کے مصداق شرٹ اٹھا کر مرے مرے قدموں سے وہ استری اسٹینڈ کی طرف بڑھ گئی.. ولید اسکی شکل دیکھ کر محظوظ ہوتا دوبارہ واڈروب میں گھس گیا.. مہر نے جلدی جلدی شرٹ استری کرنے کے بعد اسے دیکھا جو ابھی بھی واڈروب میں گھسا نا جانے کیا تلاش کر رہا تھا جو مل کے نہیں دے رہا تھا ساتھ ہی ساتھ وہ کچھ بڑبڑا بھی رہا تھا..

" پتا نہیں کہاں چلی گئی یہی تو رکھا تھا میں نے..." اسکی جھلاہٹ سے پر آواز سن کر اسے اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ کیا تلاش کر رہا ہے.. مہر نے چپ چاپ اپنے قدم دروازے کی طرف بڑھائے..

"اب یہ کسی اور کی جینز میری واڈروب میں کیا کر رہی ہے..؟" تبھی وہ مہر کے ہاتھوں "ڈائی شدہ" جینز لیئے اسکی طرف پلٹا.. وہ بوکھلا کر پلٹی اور مارے ہڑبڑاہٹ کے استری شدہ شرٹ پر دوبارہ استری پھیرنے لگی..

"مجھے کیا پتا..؟" اسنے کہا تو ولید اسے گھور کر دوبارہ واڈروب میں گھس گیا.. اسکے پلٹتے ہی مہر نے استری چھوڑی اور بھاگنے کی تیاری پکڑی.. اسنے دروازے کی طرف دیکھا وہ کھلا ہوا تھا.. وہ دبے پاؤں دروازے کی طرف بڑھنے لگی..

"اسے یہاں کس نے رکھا..؟" ولید پرفیوم کی شیشی اٹھا کر بولا جو واڈروب میں ہی رکھا تھا.. مہر بے اختیار خود کو کوس کر رہ گئ کیونکہ کہ بے دھیانی میں اسنے جینز کے ساتھ اسے بھی واڈروب میں رکھ دیا تھا..

"ظاہر ہے تمہیں نے رکھی ہوگی اور کون رکھے گا.." وہ فورا بولی..

"کس نے رکھا یہ رہنے دو اور یہ بتاؤ یہ فل کیسے ہوا کیونکہ کہ لاسٹ ٹائم میں نے جب اسے یوز کیا تھا تو یہ آدھی ہو چکی تھی اور ابھی یہ فل ہے.. اب ایسا تو ہونے سے رہا کہ رکھنے سے برکت ہوتی ہے.." اسنے مہر کو مشکوک انداز میں گھورتے ہوئے کہا.. وہ کراہ کر رہ گئ..

"میں کیا جانوں تمہارا پرفیوم ہے تم جانو.." اسنے تجاہل برتا اور خود کو مگن ظاہر کرنے کے لئے شرٹ پر استری پھیرتی رہی.. مگر ولید کا شک ابھی رفع نہیں ہوا تھا وہ مہر کے پاس گیا اور پرفیوم کو اسپرے کرنے کے لئے اسکارخ مہر کی طرف کیا وہ جو خود کو مگن ظاہر کر رہی تھی فوراً اسکی طرف متوجہ ہوئی اور اس سے پہلے کہ وہ اس پر اسپرے کرتا مہر نے اسکارخ ولید کی طرف کر دیا..

"آخ.... تھو.." جیسے ہی اس پر وینیگر کی پھوار پڑی وہ اوکلایا..

"مہر تمہیں تو میں آج چھوڑوں گا نہیں.." وہ رومال سے اپنا چہرہ صاف کرتے ہوئے بولا..

"یہ اچھی زبردستی ہے.. اب ضروری تھوڑی ہے تمہاری جو بھی چیز برباد ہو اسکی ذمہ دار میں ہی ہوں.. اب میں نے شرٹ جلائی ہے تو اسکا یہ مطلب تھوڑی ہے کہ میں نے ہی تمہاری پرفیوم اور جینز بھی خراب کی ہو کوئی اور بھی تو کر سکتا ہے.. "اسنے فرار کی راہ تلاشتے ہوئے کہا..

"میرے معاملے میں تو یہ ضروری ہے کہ میری جو بھی چیز برباد ہوتی ہے اسکی ذمہ دار تم ہوتی ہو.. ایک منٹ.. ایک منٹ تم نے کیا کہا ہے کہ میری پرفیوم اور جینز.. لیکن جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے میں نے تم سے تو جینز کا ذکر نہیں کیا پھر تمہیں کیسے پتا چلا......؟"وہ چونک کر بولا اور بات ادھوری چھوڑ کر اسے جانچتی نگاہوں سے دیکھنے لگا.. ادھر مہر اپنی زبان کو کوسنے لگی جو بہت ہی غلط موقع پر بغیر سوچے سمجھے چل پڑی تھی...

"مجھے کیا پتا میں تو ایسے ہی ایک مثال دے رہی تھی.. بھلا مجھے کیا پتا ہو گا تمہاری جینز کا..."وہ کنکھیوں سے بیڈ پر پڑی اسکی جینز کو دیکھتے ہوئے بولی.. ولید جو اسے بغور دیکھ رہا تھا اسنے فوراً اسکی نگاہوں تعاقب کیا اور بے یقینی سے بیڈ پر موجود جینز کو دیکھا پھر مہر کو کہ اس سے کچھ بھی بعید نہیں تھا وہ فوراً اپنے خدشے کی تصدیق کرنے بیڈ تک پہنچا اور اسے الٹ پلٹ کر دیکھنے پر اسکا خدشہ سچ ثابت ہو چکا تھا.. وہ جینز کو بیڈ پر پھینک کر اسکی طرف مڑا جو دبے دبے قدموں سے دروازے کی طرف بڑھ رہی تھی.. اب تو صحیح معنوں میں اسے غصہ آیا یعنی کہ حد ہو گئی تھی اسنے اسکی برانڈ نیو جینز کو بھی برباد کر دیا تھا.. اسکے فیورٹ پرفیوم کی واٹ لگا دی تھی.. وہ جارحانہ تیور لئے اسکی طرف بڑھا. مہر نے بھاگنے سے پہلے اک نظر اسکی طرف دیکھا تو وہ انتہائی خشمگیں نگاہوں سے اسے گھور رہا تھا..

"آج تو میں تمہارا قصہ ہی ختم کرتا ہوں دیکھتا ہوں کیسے تم مجھ سے بچتی ہو.. "وہ غصے سے چیختا اسکی جانب بڑھا..

"بچاؤ بچاؤ.. "مہر نے اسے یوں اپنی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا تو حواس باختہ ہو کر چیختی ہوئی وہاں سے بھاگی اسکے پیچھے ولید بھی اپنی آستین چڑھاتا ہوا لپکا...

❤❤❤

"ارے ہاں.. یاد آیا آج ہم لوگ دانش کے وہاں انوائیٹڈ ہیں.." جب وہ نہانے کے بعد ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی اپنے بال سنوار رہی تھی تب موبائل میں مصروف عالم نے اسے مخاطب کیا..

"اچھا.. کتنے بجے نکلنا ہے..؟" اسنے ہیئر برش رکھتے ہوئے پوچھا..

"شام میں چھے بجے تک.." وہ اس پر ایک سرسری نگاہ ڈالتے ہوئے بولا مگر اسکی نگاہ سرسری نہ رہ سکی اور اسی پر اٹک کر رہ گئیں. اسنے بالوں کو یوں ہی کھلا رکھا ہوا تھا کہ شاید وہ ابھی بھی نم تھے.. کسی بھی آرائش سے بے نیاز پرنٹیڈ لان کے سوٹ میں اپنی سادگی سمیت وہ اسکے دل میں اتری جا رہی تھی.. ادھر اشارہ اسکے مسلسل دیکھنے سے پزل ہو رہی تھی..

"اچھا یہ بتائیے میں کیا پہن کر جاؤں..؟" تبھی وہ اسکا دھیان خود سے ہٹانے کو بول پڑی.. مگر اسنے کوئی جواب نہ دیا اور اٹھ کر اسکے پاس آیا اور اسکے گرد اپنی بانہوں کا گھیرا ڈال دیا.. اشارہ اسکی قربت سے پگھلتی اپنی بے قابو ہوتی دھڑکنوں کو شمار کرنے لگی.. ماحول میں ایک دم ہی فسوں چھا گیا تھا. فضا بھی رومان پرور ہونے لگی تھی..

"ٹوں ٹوں ٹوں.." تبھی اچانک موبائل رنگ کرنے لگا اور وہ دونوں یوں چونکے گویا کوئی طلسم سے باہر آئے ہوں.. سارا فسوں اور رومان پروری پل میں ہوا ہوئی تھی.. عالم سخت بدمزہ ہوا.. اور بے دلی سے فون ریسیو کرنے لگا اور اشارہ بیڈ کے کونے پر ٹکی اپنے دھک دھک کرتے دل کو سنبھالنے لگی..

"ہیلو.." وہ بے زاری سے بولا..

"ہیلو عالم تم فری ہو؟ مجھے تم سے بہت ضروری بات ڈسکس کرنی ہے.." دوسری طرف ایمن تھی جو اسکی ہیلو سنتی ہی شروع ہو گئی تھی..

"تمہیں کوئی اور وقت نہیں ملا تھا کال کرنے کے لئے.." وہ تلملا کر بولا..

"کیوں تم بزی تھے کیا؟" اسنے پوچھا..

"اب شادی شدہ ہوں تو آف کورس بزی ہوں گا.. اچھا خاصا اپنی حسین ترین بیوی سے رومانس لڑا رہا تھا کہ تمہاری یہ بے وقت کی کال نے پورے رومانس کا بیڑا ہی غرق کر دیا.." وہ کلبلایا..

"اوہ.. سو سوری.. چلو بعد میں کال کرتی ہوں.. تم کنٹینیو کرو.. کیری آن.. کیری آن.." اسنے ہنسی روکتے ہوئے کہا..

"موڈ غارت کرنے کے بعد تم مجھے چیئر اپ کر رہی ہو.. اب بتاؤ کیوں کال کی تھی..؟" وہ بے دلی سے پوچھنے لگا..

"مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ میں دانش کے گھر آج کیا پہن کر جاؤں..؟ پلیز میری ہیلپ کرو نہ.." اسنے فکرمندی سے کہا..

"واٹ!! تم نے یہ بات پوچھنے کے لئے کال کی ہے..؟" وہ چیخا..

"ہاں تو اس میں اتنا چیخنے کی کیا ضرورت ہے.. آفٹر آل میری ہونے والی سسرال ہے.. تھوڑا بہت امپریشن تو بنانا ہی ہے نہ.." اسنے کہا..

"تمہارے امپریشن کی تو ایسی تیسی.. تم دانش کو کال نہیں کر سکتی تھیں.. وہ تمہیں دو چار ٹپس بھی دے دیتا کہ کیسے اسکے گھر والوں کو پٹانا ہے.." وہ اب ذرا شرارت سے بولا..

"پہلے اسے ہی کال کی تھی مگر لگا نہیں اس لئے تمہیں کال کی ہے مگر تم ہو کہ نخرے دکھائے جا رہے ہو.." وہ مصنوعی خفگی سے بولی..

"ارے یار.. مجھے کوئی آئیڈیا نہیں ہے ان سب باتوں کا اسی لئے مجھے تو تم معاف ہی رکھو اور اپنے فیوچر کے بے دام کے غلام سے رجوع کرو.." اسنے صاف ہری جھنڈی دکھائی..

"ہاں ظاہر ہے تم کیوں میری ہیلپ کرنے لگے.. آخر کسی اور کے بے دام کے غلام جو بن چکے ہو.. شادی شدہ کیا ہوئے تمہارے بھاؤ ہی بڑھ گئے.. تم دیکھنا کیسے میں تمہاری "حسین ترین بیوی" کو تمہارے خلاف بھڑکاتی ہوں.. پھر جب وہ تمہیں گھاس نہیں ڈالے گی تب پوچھوں گی..." وہ کلس کر بولی تو عالم بے ساختہ ہنس پڑا..

"تم جیلس ہو رہی ہو.. اچھا کیا بول کر میرے خلاف کرو گی ایمی ڈیئر.." اسنے خوشگوار انداز میں پوچھا..

"تمہارے سابقہ و حالیہ افیئرز کی داستان سنا کر." وہ جل کر بولی..

"میرے افیئرز وہ بھی سابقہ اور حالیہ.. ارے واہ تمہارے سورسیز تو کافی تیز ہیں کہ میرے نادیدہ افیئرز کی بھی تمہیں خبر ہے.. لیکن کوئی فائدہ نہیں میری بیوی تمہاری باتوں میں نہیں آئے گی.." اسنے اطمینان سے کہا..

"اچھا.. اب سیریئس ہو جاؤ اور میرے مسئلہ کا حل بتاؤ.." وہ اب کے سنجیدگی سے بولی..

"اوکے بٹ تمہارے فضول سے مسئلہ کا حل میرے پاس نہیں دانش کے پاس ملے گا.. اوکے اب مجھ معصوم کی جان چھوڑو بھی.. کب سے خود سے باتوں میں الجھا کر رکھی ہوئی ہو یار اب میں تمہاری طرح فارغ نہیں ہوتا ہوں میری ایک عدد بیوی بھی ہے اسے بھی وقت دینا ہوتا ہے.." اسنے جلانے والے انداز میں کہا..

"اب تو پکا میں تمہاری بیوی کو بھڑکاتی ہوں پھر دیکھوں گی وہ تمہیں کیسے وقت دیتی ہے.." وہ بھنا کر بولی اور فوراً ہی کال ڈسکنکٹ کر دی.. ادھر عالم اسکی حالت سے محظوظ ہوتا اپنی حسین ترین بیوی کو تلاشنے لگا جو اسے فون میں مصروف دیکھ کر فرار ہو گئی تھی.....

❤❤❤

"بچاؤ بچاؤ.." وہ غصے سے بھری بیٹھی تھی جب مہر چیختی چلاتی روم میں داخل ہوئی پھر فوراً ہی روم لاک کر کے وہیں دروازے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی اور اپنی پھولتی سانسوں کو ہموار کرنے لگی..

"کیا افتاد آ پڑی ہے جو تم یوں شور مچا رہی تھیں..؟" انابیہ ناگواری سے بولی..

"پوچھو مت.... موت کے منہ سے نکل کر آئی ہوں... اگر جتنا تیز میں آج بھاگی ہوں میراتھون میں ہوتی تو فرسٹ آتی.. "وہ ہانپتے ہوئے بولی..

"تو کس نے کہا تھا میراتھون کی پریکٹس کرو..؟" اسنے طنزیہ اندازمیں کہا..

"بیٹا شکر مناؤ کہ میں نے بقول تمہارے میراتھون کی پریکٹس کی نہیں تو یہ جو تم مجھے زندہ دیکھ رہی ہو نہ تو اس سے محروم ہوتی اور گھر گھر فون کر کے میری فوتگی کی اطلاع دے رہی ہوتی.. "وہ جھرجھری لے کر بولی..

"کیوں تمہارے پیچھے ملک الموت پڑا ہے کیا..؟" اسنے پوچھا.. اور اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی دروازہ زوردار طریقے سے نوک ہوا.. ایسا لگ رہا تھا ہاتھوں کے بجائے پیر کا استعمال کیا جا رہا تھا..

"مہر دروازہ کھول رہی ہو یا میں اسے توڑ دوں..؟" باہر سے ولید کی غصے سے بھرپور آواز آئی..

"انابیہ یار میری جان بچاؤ نہیں تو یہ مجھے آج زندہ نہیں چھوڑے گا.. "مہر نے ہلکی آواز میں کہا کہ آواز باہر تک نہ جائے..

"اب تم نے کون سا کارنامہ.. اوہ سوری کتنے کارنامے انجام دیئے ہیں..؟" اسنے طنزیہ لہجے میں پوچھا..

"ابھی یہ بتانے کا وقت نہیں ہے بعد میں اگر اللہ نے زندہ رکھا تو تمہیں تفصیلاً سب بتاؤں گی.. ابھی تم مجھے اس سے بچاؤ.. "وہ چھپنے کے لئے جگہ تلاشتی ہوئی بولی..

"کیوں بچاؤں؟ تمہیں کارنامے انجام دیتے ہوئے اسکے نتائج ذہن میں رکھنے چاہئے تھے.. اچھا ہے اب بھگتو.. میں تو ولید بھائی کو کہوں گی تمہاری طبیعت ایسے سیٹ کریں کہ دوبارہ کوئی "کارنامے" انجام دینے سے پہلے ہزار دفع سوچو.. "انابیہ طنزیہ لہجے میں بولتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گئی..

"یہ تم مجھ معصوم سے کون سی دشمنی نکال رہی ہو؟ میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟" وہ فوراً اسکا راستہ روک کر کھڑی ہو گئی..

"اگر اتنی ہی معصوم ہوتیں نہ تو یہ نوبت نا آتی.. اب ہٹو سامنے سے اور دروازہ کھولنے دو.." اسنے مہر کو ایک طرف کرتے ہوئے کہا اور دروازہ کی طرف بڑھنے لگی جواب نوک نہیں ہو رہا تھا..

"کیوں میری جان کی دشمن بن رہی ہو یوں زندہ سلامت اچھی نہیں لگ رہی ہوں جو مروانے پر تلی ہو.." وہ منت بھرے لہجے میں بولی..

"ہاں اس وقت تو بالکل بھی اچھی نہیں لگ رہیں اچھا ہے کچھ تمہارا دماغ بھی ٹھکانے آئے گا.." اسنے مزے سے کہا اور دروازہ کھولنے لگی.. مہر نے اسے دل ہی دل میں ہزاروں صلواتیں سنائیں اور جیسے ہی انابیہ نے دروازہ کھولا مہر نے اسے ایک زوردار طریقے سے دھکا دے کر باہر کیا اور پھر سے دروازہ لاک کر لیا.. انابیہ جو اسکے حملے سے بے خبر تھی سیدھا سجدے میں چلی گئی..

"مہر خدا تمہیں غارت کرے.. لے کر کمر ہی توڑ دی.. اب تو ولید بھائی بھلے تمہیں بخش دیں میں نہیں چھوڑوں گی.." وہ کراہتی ہوئی بولی..

"میں کون سا تم سے ڈرتی ہوں یا تمہارے ولید بھائی سے.. میں بھی نہیں چھوڑوں گی.." اسنے اطمینان سے کہا کہ ابھی ولید کو کہیں جانا تھا تو وہ اپنا وقت اسکے پیچھے ضائع نہیں کرے گا اور چلا جائے گا پھر جب تک وہ آئے گا اسکا غصہ ٹھنڈا ہو چکا ہو گا..

"چھوڑوں گا تو میں تمہیں نہیں.." اپنے پیچھے ولید کی آواز سن کر وہ زور سے اچھلی کہ وہ اندر کیسے آیا پھر اسے فورا لان کی طرف کھلتی ونڈو کا خیال آیا مگر کوئی فائدہ نہیں تھا اب.. مہر نے بدحواس ہو کر فرار کی راہ تلاشنی چاہی مگر تب تک وہ خطرناک تیور لئے بے حد قریب آ چکا تھا.. بے اختیار اسکی ریڑھ کی ہڈی میں ایک سرد سی لہر دوڑ گئی......

چوپاٹی میں شام گزارنے کے بعد وہ لوگ ڈنر کرنے ہوٹل "سی اینڈ روک" آ گئے.. ایہا عالیان اور زرناب کو بھی آنے کے لئے اصرار کر رہی تھی مگر ان لوگوں نے انکار کر دیا تھا کہ وہ کباب میں ہڈی نہیں بن سکتے.. پھر عالیان زرناب کو چھوڑنے "خان ولا" چلا گیا.. وہ دونوں ہوٹل آ گئے.. ان دونوں نے ڈنر کے لئے اوپن ایئر ایریا کو منتخب کیا تھا کہ یہ ہوٹل چوپاٹی سے لگ کر تھا تو ساحل سمندر سے آتی ہلکی ٹھنڈی اور نمکین سی ہوا موڈ پر خوشگوار تاثر چھوڑتی.. عارفین کی کوئی بزنس کال آئی تو وہ اس سے معزرت کرتا ایک سائڈ پر چلا گیا.. وہ ہلکی مسکراہٹ سمیت مصنوعی روشنی کے عکس سے جگمگاتے سمندر کو دیکھ رہی تھی اور خوشگوار موڈ سمیت زیر لب کچھ گنگنا بھی رہی تھی..

"ہائے! سویٹ کیسی ہو؟ اکیلی بور ہو رہی ہو تو میں تمہیں کمپنی دے سکتا ہوں.." کوئی اچانک ہی اسکے بازو والی چیئر گھسیٹ بیٹھتے ہوئے بولا.. ایہا کی مسکراہٹ پل میں غائب ہوئی.....

اسکی تو جان ہی نکل گئی تھی اسے اتنے قریب دیکھ کر وہ تھوڑا پیچھے کی طرف ہونے لگی تو وہ بھی اسکے ساتھ آگے بڑھنے لگا.. وہ اور پیچھے ہونے لگی مگر اسکے پیچھے موجود دیوار نے بیڑا غرق کیا.. اسے نہیں پتا تھا کہ اسکی یہ زرا سی شرارت.. خیر زرا سی تو بالکل نہیں تھی اسکی شرارت اچھا خاصا اس بے چارے کا نقصان ہوا تھا.. اب پتا نہیں وہ اسکے ساتھ کیا سلوک کرنے والا تھا.. اسنے خوف زدہ نظروں سے ولید کو دیکھا جو خطرناک حد تک سنجیدہ تاثرات لئے اسکے بالکل ہی قریب کھڑا تھا اور اب اسکے دونوں کندھوں پر ہاتھ جمائے اس پر جھک رہا تھا.. وہ اس وقت اسکے رحم و کرم پر تھی نہ جانے وہ کیا کرتا.. مانا کہ غلطی میری ہے لیکن اب اسکا یہ مطلب تھوڑی ہے کہ وہ اسکی سزا اتنی خطرناک دے.. اسنے بوکھلا کر سوچتے ہوئے فوراً ہی اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے کی طرف دھکیلا..

"تم میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہو؟" وہ بے یقینی سے بولی..

"کیوں نہیں کر سکتا؟ اب نکاح ہو گیا تو کیا سب کچھ کرنے کا پرمٹ صرف تمہارے پاس ہی ہے؟" اسنے مہر کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے تنک کر کہا..

"ایسا نہیں ہے.. لیکن سچی میرا کوئی ایسا ارادہ نہیں.." اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ بول پڑا...

"ارادہ خیر میرا بھی نہیں تھا لیکن مجھے تمہاری حرکتوں نے مجبور کیا ہے.. اور اب میں اپنے ارادے سے ایک انچ بھی پیچھے نہیں ہٹوں گا.." اسنے پھر سے اپنے ہاتھ اسکے کندھے پر رکھے..

"اچھا میں اگر سوری کر لوں تب بھی نہیں.." اسے جب اپنے بچنے کے چانسز دکھائی نہ دیئے تو وہ ملتجی ہوئی..

"بالکل بھی نہیں.." اسنے نفی میں سر ہلایا..

"ولید سچی آئندہ تمہارے کمرے میں قدم بھی نہیں رکھوں گی بلکہ اسکے قریب پھٹکوں گی بھی نہیں.. پکا.. پلیز ایسا مت کرو نا.." وہ منت سے گویا ہوئی..

"نہیں تو نہیں.." اسنے پھر انکار کیا..

"میں سچ بول رہی ہوں.. یقین نہیں آتا تو میں تمہاری قسم کھاتی ہوں.. کہ آئندہ تمہارا کوئی نقصان نہیں کروں گی.." وہ یقین دلانے کو اسکے سر پر ہاتھ رکھتی ہوئی بولی..

"مجھے مرنے کا قطعاً شوق نہیں ہے.." ولید بدک کر پیچھے ہوا..

"میں مرنے نہیں یقین کرنے بول رہی ہوں.. سچی تمہاری قسم.." بظاہر تو وہ منت کر رہی تھی مگر دل ہی دل میں پیچ و تاب کھاتے ہوئے ولید کو کوس رہی تھی..

"ہاں تا کہ تمہاری جھوٹی قسم کے چکر میں کل کا مرتا آج مروں.. واہ کیا آسان حل نکالا ہے مجھ سے چھٹکارا پانے کا.. مگر میں بھی ولید ہوں اتنی آسانی سے تو تمہارے جھانسے میں نہیں آنے والا.." اسنے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا..

"پکا میں سچ بول رہی ہوں.." اسکی بے یقینی پر وہ جل کڑھ کر رہ گئی.. وہ پھر اس پر جھکنے لگا.. اسنے بے ساختہ اپنی آنکھیں میچیں..

"یہ سونے کا سیشن کسی اور وقت کے لئے اٹھا رکھو اور اب شریف بچوں کی طرح بغیر کسی سوال جواب کئے اپنی واڈروب کھولو.." کچھ ہی سکینڈز کے بعد اسے ولید کی آواز سنائی دی تو اسنے پٹ سے آنکھیں کھولیں اور دیکھا تو ولید اسے واڈروب کے سامنے کھڑا کر چکا تھا اور اب اسکے بازو میں کھڑا واڈروب کھلنے کا انتظار کر رہا تھا.. اسنے اپنی بچت پر شکر منایا.. پتا نہیں وہ کیا کیا اوٹ پٹانگ سوچ چکی تھی.. شکر تھا کہ ولید کو اسکی سوچوں کا پتا نہیں چلا ورنہ وہ اسکا خوب ریکارڈ لگاتا.. پھر اسنے واقعی شریف بچوں کی طرح اثبات میں سر ہلاتے ہوئے واڈروب کھول دیا..

"تمہارا فیورٹ ڈریس کونسا ہے؟" اسکے واڈروب کھولنے کے بعد وہ بولا تو وہ حیران ہوئی مگر اس مرتبہ بھی کوئی سوال کرنے کے بجائے اسنے شرافت سے دو تین سوٹ کی طرف اشارہ کیا اور سائڈ ہو کر اسکے سوال کرنے کے مقصد کے بارے میں غور وخوض کرنے لگی.. تبھی اسکے ذہن میں کلک ہوا کہ اسنے کیوں پوچھا.. وہ فوراً ہی الرٹ ہوئی.. اور اسے وہاں سے ہٹانے کے لئے آگے بڑھی ہی تھی کہ ایک زوردار چیخ مار کے رک گئی.. اسکی آنکھیں پھیل کر پھٹنے کے قریب ہو گئیں.. کیونکہ ولید اپنا کام کر چکا تھا.. نجانے وہ کہاں قینچی چھپا کر لایا تھا.. مہر نے جھپٹ کر اس سے اپنی قمیض چھینی جواب مطمئن دکھائی دے رہا تھا اور وہ تقریباً روہانسی ہو کر اپنی قمیض کو دیکھنے لگی جو دونوں آستینوں سے لاتعلق ہو چکی تھی اور تو اور گلے کا ڈیزائن بھی بنایا گیا تھا جو ایک شولڈر سے دوسرے شولڈر تک تھا غرض یہ کہ وہ اب پہننے لائق نہیں رہ گئی تھی.. قمیض کے غم میں مبتلا ہو کر وہ باقی چیزوں کو فراموش کر گئی اور ولید کی موجودگی بھی جواب ناجانے کون سی ڈیزائن اور پیرٹن بنا رہا تھا.. جیسے ہی وہ اس غم سے باہر آئی سامنے ہی ولید کو اپنی اسی مہارت کا مظاہرہ کرتے دیکھا جو وہ پہلے ہی اسکی قمیض پر دکھا چکا تھا. اور اب اسکی دوسری قمیض کا حال بھی اس سے مختلف نہ تھا.. اسنے قمیض پر سے نظریں ہٹا کر ولید کو دیکھا جو اسکی تیسری قمیض پر بھی اپنی

کاریگری کے جوہر دکھانے کا ارادہ رکھتا تھا. اسنے جھپٹ کر اس سے اپنی قمیض چھینی اور خونخوار نگاہوں سے اسے دیکھا..

"کیا ہوا؟ یار اب ایسے تو مت دیکھو.. ورنہ کچھ کچھ ہو جائے گا." وہ اسکی شکل دیکھ کر شرارت سے بولا..

"یہ کیا کیا ہے تم نے؟" مہر نے اسکی سامنے اپنی برباد ہوئی قمیضیں لہرائی.

"جو تم نے میری چیزوں کے ساتھ کیا تھا." وہ اطمینان سے بولا.

"تو اسکا یہ مطلب تھوڑی ہے کہ تم بھی یہ سب کرتے.. ذرا سا کزن ہونے کا خیال ہی کر لیتے بلکہ اب تو ڈبل رشتہ ہے ہمارا نکاح بھی ہو چکا ہے اسی کی لاج رکھ لیتے کہ بے چاری منکوحہ کے دل پر کیا گزرے گی جب وہ اپنے فیورٹ کپڑوں کا یہ حشر دیکھے گی.. مگر تم واقعی ایک بے حس انسان ہو.." اسنے غم و غصے سے کہا.

"کیا کہا تم نے کہ میں ایک بے حس انسان ہوں اور تم خود کونسی مدر ٹریسا ہو.. تم نے کب میرا خیال کیا ہاں بولو میرا بھی تو بقول تمہارے ڈبل رشتہ تھا تم سے بے چاری منکوحہ صاحبہ" وہ بھی دوبدو بولا کیونکر خاموش رہتا.

"لیکن میں لڑکی ہوں نہ.." اسنے جس معصومیت سے کہا ولید فدا ہوتے ہوتے رہ گیا..

"سچ میں پوری فتنی ہو تم.." وہ سر جھٹک کر بولا پھر اسکے پھولے ہوئے منہ کو دیکھ کر اسے ایک لمحے کے لئے اپنی حرکت پر افسوس ہوا مگر اگلے ہی لمحے یہ افسوس جاتا رہا کیونکہ مہر نے اپنے بلیوں جیسے ناخن اسکے بازو میں گاڑ دیئے تھے.

"آہ... جنگلی بلی. چھوڑو میرا ہاتھ." وہ کراہتے ہوئے اپنا بازو اس سے چھڑانے لگا.

"ہاں تو کیا کہہ رہے تھے میں فتنی ہوں." اسنے دانت پیستے ہوئے کہا.

"آہ.. یار ہاتھ چھوڑو.. اسی لئے میں تمہیں فتنی بول رہا تھا.." بالآخر جب وہ اپنا بازو چھڑا چکا تو بولا اور وہاں سے رفو چکر ہونے میں اپنی بھلائی جانی کہ اس فتنی سے کچھ بعید نہ تھا.. مگر جاتے جاتے بھی وہ شرارت سے باز نہ آیا.

"آہ.. ولید کے بچے..." وہ اپنی چوٹی پکڑ کر کراہی.

"یار کیوں انکا سکون غارت کر رہی ہو وہ بے چارے تو عالم ارواح سے اپنے ابا کی درگت بنتے دیکھ کر عبرت پکڑ رہے ہوں گے.. لیکن اگر تمہیں اتنی ہی جلدی ہے تو میں آج ہی گھر والوں سے بات کرتا..." اسنے دروازے سے جھانکتے ہوئے شرارت سے کہا مگر اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی مہر نے اپنی چپل اتار لی تھی اور تاک کر نشانہ لگایا تھا جو ولید کے بروقت ہٹنے پر سیدھا اندر داخل ہوتی انابیہ کی پیشانی پر کورنش بجالایا... اب آگے جو تھرڈ ورلڈ وار ہونی تھی وہ سب کو ہی پتا ہے.......

❤❤❤

"ارے چپ کیوں ہو گئیں سویٹی گاؤ کیا گنگنا رہی تھیں.. ویسے تمہاری آواز بھی تمہاری طرح سویٹ ہے.." اسکے انداز سے صاف عامیانہ پن جھلک رہا تھا..

"آپ یہاں کس کی پرمیشن سے بیٹھے ہیں؟" وہ اسکی بات نظر انداز کرتے ہوئے بولی.. اسے ایک نظر دیکھ کر ہی ایہا پہچان گئی تھی کہ وہ وہی تھا جو اسے شادی میں ملا تھا اور اسکے ساتھ بدتمیزی بھی کرنے کی کوشش کی تھی جس پر عارفین نے اسکی درگت بھی بنائی تھی...

"پرمیشن کیوں لیتا تم میرے لئے اجنبی تھوڑی ہو.. ویسے میری آفر ابھی بھی ویلیڈ ہے.." اسنے خباثت سے آنکھ ماری.. ایہا اسکی بات کا مفہوم سمجھ کر پوری جان سے لرز کر رہ گئی..

"آپ یہاں سے جا رہے ہیں یا میں سیکیورٹی کو بلاؤں.." وہ خود کو مضبوط ظاہر کرتے ہوئے بولی..

"سویٹی اب زیادہ نخرے نہ دکھاؤ.. اچھا منہ مانگی رقم لے لینا یا بلینک چیک... اب تو ہاں بول دو بلکہ یہ ڈیل ڈن ہی سمجھو.." اسکی گھٹیا بکواس سن کر ایک تیز غصے کی لہر ایہا کے بدن میں سرائیت کر گئی..

"میرے خیال میں پچھلی ملاقات کا تھپڑ بھولا نہیں ہو گا آپ کو.." وہ طنزیہ انداز میں بولی.. ایہا کی بات سن کر اسکی مسکراہٹ لمحے میں غائب ہوئی.. اسکے چہرے کے تاثرات بدلے پھر کچھ سوچ کر وہ مسکرایا.

"اگر تم کہو تو میں تمہاری پچھلی غلطی کو ایک نادانی سمجھ کر معاف کر سکتا ہوں... لیکن تمہیں پھر آج رات میرے..." وہ خباثت سے آنکھ مارتے ہوئے بول رہا تھا جب اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے اسکے منہ پر ایک طاقت سے بھرپور گھونسا پڑا اور وہ پیچھے کی طرف لڑھکا تھا... ایہا اسے گرتے دیکھ کر چیخ مارتے ہوئے پیچھے ہوئی.. اسنے مقابل کو دیکھا تو وہ اسکی توقع کے عین مطابق عارفین تھا.. وہ کال ڈسکنکٹ کر کے آ رہا تھا تو ایہا کے پاس شاہ ویز کو بیٹھے دیکھا.. اسے دیکھ کر ہی اسکا غصے کا گراف بلند ہوا تھا پھر اسکی وہ گھٹیا بکواس سن کر اسکا دماغ ہی آؤٹ ہو گیا اور اسنے بغیر کچھ سوچے اسے ایک گھونسا رسید کر دیا...

"ہاؤ ڈیر یو ٹو ایون تھنک اباؤٹ مائی وائف ان دس مینرز؟" وہ بپھرے ہوئے انداز میں کہتا ہوا شاہ ویز پر بری طرح پل پڑا تھا... وہ اس وقت اپنے آپے میں نہیں تھا.. ایہا تو اسے اس انداز میں دیکھ کر دہل ہی گئی تھی.. سب آس پاس کے لوگ بھی انکی ٹیبل کی گرد جمع ہو گئے تھے... کچھ نے سیکیورٹی اہلکار کو بھی بلا لیا تھا.. ہوٹل کے مینیجر وغیرہ بھی آ گئے تھے.. بڑی مشکل سے اسے شاہ ویز سے علیحدہ کیا گیا تھا نہیں تو عارفین نے اسکی جان لینے میں کوئی کثر نہیں چھوڑی تھی... دونوں ہی جانے مانے مشہور لوگ تھے اس لئے معاملہ رفع دفع ہو گیا تھا اور شاہ ویز تو کچھ بولنے کے لائق بھی نہیں بچا تھا اس بری طرح عارفین نے اسے پیٹا تھا.. پھر اسے فرسٹ ایڈ دینے کے لئے کچھ اہلکار لے جانے لگے.. وہ انکے پاس سے گزرتے ہوئے بھی ایہا کو اپنی غلیظ نظروں سے دیکھ رہا تھا جن میں اسکے ناپاک عزائم پوشیدہ تھے... ایہا نے بھی اسی وقت اسکی طرف نگاہ اٹھائی تھی اور اسکی نگاہوں سے چھپنے کے لئے بے ساختہ عارفین کی اوٹ میں ہو گئی اور جب عارفین نے اسے یوں اپنے پیچھے چھپتے دیکھا تو فوراً اسے اپنے حصار میں لیا

اور ہونٹ بھینچ کر وارننگ دینے والے انداز میں ہاتھ ہلاتے ہوئے شاہ ویز کو دیکھا... اسکے جانے کے بعد ہوٹل کے مینیجر نے عارفین سے اس بدمزگی

کے لئے معزرت کی.. پھر کھانا سرو ہو گیا لیکن دونوں کا اب ڈنر کا کوئی ارادہ نہیں تھا.. عارفین بل پے کر کے اسے اپنے ساتھ لئے باہر آگیا... کار میں بیٹھنے کے بعد بھی وہ خاموش رہا.. اب انکا رخ گھر کی طرف تھا.. دونوں کے درمیان پورا راستہ خاموشی کا راج رہا.. حالانکہ پہلے کبھی ایسے خاموشی انکے درمیان نہیں رہی اور ہمیشہ وہی بولتا تھا اور وہ صرف ہوں ہاں میں جواب دیتی تھی... ایبہا نے اس خاموشی سے اکتا کر کنکھیوں سے اسے دیکھا جو ماتھے پر شکنوں کا جال بچھائے ہونٹ بھینچیں ڈرائیو کر رہا تھا... اسے گھر ڈراپ کر کے وہ گاڑی آگے بڑھا لے گیا..

"ہونہہ.. جیسے میں نے ہی اسے یہ بکواس کرنے کو کہا تھا جو مجھ پر یہ حضرت یوں غصہ دکھا کر گئے.." اسے یوں لاتعلقی سے جاتے دیکھ کر ایبہا نے پیر پٹخا اور آگے بڑھتی گاڑی کی طرف دیکھ کر منہ چڑایا..بیک مرر سے اسے ہی دیکھتا عارفین غصے کے باوجود مسکرا دیا...

❤❤❤

"اوہو.. بڑا اتیار شیار ہوا جا رہا ہے.. لگتا ہے آج پھر سے بھائی کو گھائل کرنے کا ارادہ ہے.. ویسے تمہیں ترس نہیں آتا میرے بے چارے سے بھائی پر؟" اسے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے دیکھ کر کمرے میں داخل ہوتی روشنی شروع ہو گئی..

"ہونہہ.. جیسے تمہارا بھائی واقعی بے چارہ ہی تو ہے.." اسنے منہ بنایا..

"اور نہیں تو کیا.. ویسے بہت خوبصورت لگ رہی ہو.." وہ اشارہ کو ستائشی نظروں سے دیکھ کر بولی..

"وہ تو میں ہوں ہی.." اسنے اتراتے ہوئے کہا..

"ہاں لیکن میرے بھائی سے کم.." وہ شرارت سے گویا ہوئی..

"ہاں جیسے تمہارا بھائی شاہزادہ گلفام ہے.. " اسنے چڑ کر کہا..

"ہیلو بیوٹی فل لیڈیز.. میری تعریفیں ہو رہی ہیں.. " عالم کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولا..

"ہاں یہ اشارہ کہہ رہی تھی کہ تمہارا بھائی شہزادہ گلفام لگتا ہے.. " اسکے کچھ کہنے سے پہلے ہی روشنی شوخی سے بولی تو اشارہ نے اسے ایک سخت گھوری سے نوازا..

"اب یہ تو ذرہ نوازی ہے تمہاری بھابھی کی ورنہ اس ناچیز نے کبھی گھمنڈ نہیں کیا.. " اسنے شان بے نیازی دکھائی..

"جی نہیں میں نے ایسا کچھ نہیں کہا ہے یہ صرف آپ دونوں کی خوش فہمی ہے.. " وہ جل کر بولی تو دونوں بھائی بہن کا قہقہہ بے ساختہ تھا..

"یار اب اس میں اتنا جلنے کڑھنے کی کیا ضرورت ہے اب میں ہوں ہی اتنا ہینڈسم تو کیا کر سکتے ہیں.. کیا ہوا جو تم مجھ سے کم خوبصورت ہو.. کبھی کبھی میں سوچتا ہوں کہ واقعی امی ٹھیک کہہ رہی تھی.. مجھے تم سے شادی نہیں کرنی چاہئے تھی.. مجھے تم سے بہتر بھی لڑکیاں بھی مل سکتی تھی.. مگر کیا کیا جائے اب دل آئے گدھی پر تو پری کیا چیز ہے.. " اسنے بظاہر نہایت سنجیدگی سے کہا مگر اسکی آنکھوں میں شرارت رقصاں تھی..

"وہی تو میں نے بھی سوچا تھا چلو بیسٹ فرینڈ ہے اسے بھابھی بنا کر بے چاری کا بھلا کر دوں ورنہ کون پوچھتا.. " روشنی نے بھی بھائی کا ساتھ دیا اور اشارہ اسے تو انکی بات سن کر تلوے پر لگی تو چوٹی پر بجھی..

"تو کس نے کہا تھا مجھ سے شادی کرنے.. اور میں تو جیسے مری ہی جا رہی تھی تمہارے بھائی سے شادی کرنے کے لئے.. کر دیتیں اس امی کی بچی سے ہی.. " اسنے سلگتے ہوئے کہا اور ان دونوں کو گھورتے ہوئے زوردار آواز سے دروازہ بند کر کے وہاں سے واک آؤٹ کر گئی..

"لو آپ کے چکر میں وہ مجھ سے بھی ناراض ہو گئی... " روشنی افسوس سے بولی..

"میرے چکر میں؟؟؟ " اسنے حیرت سے کہا..

"ہاں آپ کے چکر.. اب نجانے کتنے جتن کرنے پڑیں گے تب جا کر وہ راضی ہو گی.." وہ پریشانی سے بولی..
"واہ خود بھی میرے ساتھ بکواس کر رہیں تھیں اور اب بڑے مزے سے سارا نزلہ مجھ پر گرا دیا.. میں تو اسے کہہ دوں گا تم چاہے ماؤنٹ ایوریسٹ سر کر لو وہ راضی نہ ہو.." اسنے تنک کر کہا..
"ہاں جیسے وہ آپ کی بات مان ہی تو لے گی.. میرے ڈیئر برو میرے بجائے اپنی فکر کریں کیونکہ وہ میری فرینڈ ہے سو کسی بھی طرح مجھ سے تو راضی ہو جائے مگر آپ کا تو کوئی چانس ہی نہیں ہے.." وہ اسے منہ چڑاتی وہاں سے چلتی بنی.. پیچھے بے چارہ عالم ایک نئی فکر میں مبتلا ہو گیا....

❤❤❤

"پوچھو مت آج کا دن کتنا بھیانک گزرا.. بھاگتے بھاگتے پیروں کا تو دم ہی نکل گیا.. اوپر سے عارفین بھائی اور ایہا آپی مل گئیں.. کیسی شکی نظروں سے گھور رہے تھے دونوں وہ تو بڑی مشکل سے بہانا بنا کر جان چھڑائی..." زرناب دن بھر کی روداد سناتے ہوئے بولی...
"ہاں تو اور جاؤ.. اور ڈیٹنگ کرواؤ.. تمہاری وجہ سے میرے پیروں کی بھی درگت بنی.. نہ تم اسے آج بلاتی نہ میں چھوڑنے جاتی.." انابیہ اپنے پیروں کا مساج کرتے ہوئے بولی...
"اوئے میری وجہ سے نہیں.. تمہاری خود کی چربی کی وجہ سے ایسا ہوا... کس نے کہا تھا چھپ کر اسکوٹی لے کر جاؤ وہ بھی بغیر پیٹرول کے.." زرناب نے اس سے مساج آئل کی بوتل جھپٹی..
"کوئی شوق سے نہیں لے کر گئی تھی.. پتا نہیں تھا کہ اس میں پیٹرول نہیں ہے ورنہ پاگل کتے نے نہیں کاٹا مجھے جو زبردستی بنا پیٹرول کے اسکوٹی دوڑاتی... اور اس جویریہ کی بچی نے کیسے پارٹی بدلی اپنے اس جنات کزن کو دیکھ کر.." وہ جل کڑھ کر بولی...

"ہاں تو تمہارے ساتھ وہ بے چاری بھی اسکوٹی گھسیٹتے ہوئے جاتی.. ویسے میرا ایک فائدہ ہوا کہ اپنی پسند کی شاپنگ میں نے مفت میں کرلی.. "اسنے مزے سے بتایا...

"اور ایک اور بھی فائدہ ہوا کہ اب جویریہ تمہاری شکل بھی دیکھنے کی روادار نہیں.. "انابیہ کی نے اسکی معلومات میں اضافہ کیا...

"نہ دیکھے میں کونسا اسکے فراق میں آہیں بھر رہی ہوں.. "وہ لاپرواہی سے بولی اور پیروں کا مساج کرنے لگی...

"سچ میں یار بڑی کمینی ہو تم.. "اسنے تاسف سے کہا..

"اور جیسے تم بڑی نیک پاک پاکیزہ ہو؟"وہ طنزیہ انداز میں بولی..

"اب تم بول رہی ہو تو یقیناً ہوں گی... "اسنے بے نیازی سے کہا..

"جیسے میری بڑی فرمابردار ہو تم؟"وہ مساج آئل اسکی طرف پھینکتے ہوئی بولی جو بدقسمتی سے سیدھا انابیہ کے گھومڑ پر لگا..

"آہ...."وہ چیخی...

"ہائے! یہ کیا ہوا تمہارے سر میں؟"زرناب نے اسکے پیشانی کے سینٹر پر نمودار گھومڑ کو ابھی دیکھا تھا...

"یہ ان محترمہ کی دین ہے.. "وہ غصے سے مہر کو گھورتی ہوئی بولی جو ایک کونے میں غمگین سی بیٹھی ٹھنڈی ٹھار برف چباتے ہوئے اپنا غم غلط کررہی تھی.. مہر کو برف بہت پسند تھی وہ اکثر و بیشتر جب اچھے یا اداس موڈ میں ہوتی برف سے شغل کیا کرتی.. مگر امی سے چھپ کر نہیں تو انہوں نے اسے جو صلواتیں سنانی ہے اسکا اللہ ہی حافظ ہے.. کبھی کبھی وہ چڑ کر کہہ دیتی اب برف کھانے میں کیا مسئلہ ہے؟ جس پر مزید سننی پڑتیں..

"اب ان محترمہ نے کس خوشی میں شغل میلہ لگایا ہوا ہے... "زرناب نے پوچھا..

"وہ اس خوشی میں کہ ولید بھائی نے آج انکی عقل ٹھکانے لگائی ہے.. "شاریہ نے اپنی بکس میں غرق ہوئے ہی مزے سے جواب دیا.. اسکی بات پر مہر نے اسے گھورا..

"لیکن ہوا کیا تھا؟"زرناب نے تجسس سے پوچھا..

"میں بتاتی ہوں.. "انابیہ مزے لیتے ہوئے بولی اور چھٹخارے لے کر داستان امیر حمزہ سنانے لگی...

"سچی بڑا افسوس ہوا مہر تمہارے ساتھ ایسا نہیں ہونا چاہیئے تھا.. "زرناب نے اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے مصنوعی افسوس کا اظہار کیا...

"افسوس تو مجھے بھی بہت ہو گا جب نانی تمہاری درگت بنائیں گی... "مہر کو سمجھ آرہا تھا کہ وہ صرف اسکا مذاق اڑا رہی تھی..

"امی کیوں میری درگت بنانے لگیں؟"اسنے حیرت سے کہا..

"وہ اس لئے زرنی ڈارلنگ کہ میں انہیں تمہاری دن بھر کی روداد سناؤں گی.. "مہر نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا...

" کیا بتاؤ گی؟"اسنے آئبرو اچکاتے ہوئے پوچھا..

"یہی کہ تم دن بھر عالیان کے ساتھ بھٹکتی رہی ہو اور تو اور بے چاری جویریہ کو بھی بلال کے ساتھ پھنسا دیا تھا.. "وہ مزے سے بولی..

"میں کوئی شوق سے نہیں بھٹک رہی تھی.. اور بلال کے ریکویسٹ کرنے پر ہی میں نے حامی بھری تھی.. "اسنے وضاحت دی کہ اسکا کوئی بھروسہ نہیں تھا..

"ہاں اسی نے ریکویسٹ کی تھی کہ عالیان کی جیب سے شاپنگ کرو اور مرین لائن جانے کے لئے تو بے چارے نے باقائدہ پیر پڑ کر منت کی ہو گی... ہے نا.. "وہ طنزیہ لہجے میں بولی...

"تم تو ایسے بول رہی ہو جیسے میں واقعی اپنے شوق سے گئی تھی ہر جگہ.. "اسنے کہا..

"کیسے بھی گئی ہوں... آئی ڈونٹ کیئر.. مین پوائنٹ تو یہ ہے کہ تم پورا وقت عالیان کے ساتھ تھیں.. "وہ بے نیازی سے بولی...

"تم سچ میں اتنی کمینی تھیں کہ مجھے احساس اب ہوا ہے.. "زرناب جل کر بولی...

"تمہیں احساس ہوا ہے تم جانو.. "اسنے شانے اچکائے..

"تم سچ میں بہت بڑی فسادن ہو.. "زرناب نے غصے سے کہا اور اسکے منہ پر برف کا باؤل الٹ دیا جو ٹھوس سے مائع کی شکل اختیار کر چکا تھا... مہر تو ہڑبڑا کر رہ گئی.. پھر زرا ہوش ٹھکانے آئے تو اسنے اپنی چپل اتاری اور زرناب کا پیچھا لیا.....

❤❤❤

آئے ہو میری زندگی میں تم بہار بن کے

آئے ہو میری زندگی میں تم بہار بن کے

میرے دل میں یوں ہی رہنا پیار پیار بن کے

آئے ہو میری زندگی میں تم بہار بن کے

آنکھوں میں تم بسے ہو سپنے ہزار بن کے

میرے دل میں یوں ہی رہنا پیار پیار بن کے

اسکی برداشت اتنی ہی تھی.. اسنے غصے سے سانگ بند کیا اور اپنا رخ پھر سے ونڈو کے بھاگتے دوڑتے مناظر کی طرف کر لیا...

خواب ہے تو, نیند ہوں میں

دونوں ملے رات بنے

روز یہی مانگوں دعا

تیری میری بات بنے, بات بنے

میں رنگ شربتوں کا تو میٹھے گھاٹ کا پانی

میں رنگ شربتوں کا تو میٹھے گھاٹ کا پانی

مجھے خود میں گھول دے تو یارا بات بن جانی

اسنے پھر سے سانگ بند کیا اور یو ایس بی کھینچ کر ڈیش بورڈ پر پھینکا اور عالم کو غصے سے گھور کر دوبارہ اپنے شغل میں مصروف ہو گئی...

دیکھا ہے جب سے چہرہ تیرا

میں تو ہفتوں سے سویا نہیں

بول دو نا ذرا دل میں جو ہے چھپا

میں کسی سے کہوں گا نہیں

عالم پر اسکی جھلاہٹ کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا.. وہ اسکو منانے کی کوشش میں مزید غصہ دلا رہا تھا...

"خبردار جو اگر آپ نے اب کوئی واہیات سانگ لگایا تو.." اسنے غصے سے کہا مگر اسے کوئی اثر نہیں ہوا اسنے پھر سے سانگ آن کر دیا...

کوئی حسینہ جب روٹھ جاتی ہے تو

اور بھی حسین ہو جاتی ہے

کوئی حسینہ جب روٹھ جاتی ہے تو

اور بھی حسین ہو جاتی ہے

زلفوں میں چھپّیا مکھڑے پے دھوپ

ہے زلفوں میں چھپّیا مکھڑے پے دھوپ

بڑا مزیدار گورِیا تیرا یہ رنگ روپ

باوجود غصے کہ یہ سانگ سن کر اسکے لبوں پر مسکراہٹ رینگ گئی جسے چھپانے کے لئے اسنے فوراً اپنا رخ موڑا...

سگنل پر کار رکی تو عالم نے اشارہ کو دیکھا جو ابھی بھی رخ موڑے بیٹھی تھی.. وہ سوچنے لگا کہ اسے کیسے منائے تبھی ایک گجرے والے نے ونڈو پر دستک دی تو عالم نے شکر کا سانس لیا.. سگنل کھلنے کے بعد اسنے گاڑی آگے بڑھائی پھر ایک مناسب جگہ پر گاڑی روکی..

جو بھیڑا تیرے....

جو بھیڑا تیرے نینوں سے ٹانکا تو

عاشق سرنڈر ہوا

جو بھیڑا تیرے نینوں سے ٹانکا تو

عاشق سرنڈر ہوا

تو نے شرما کر ونڈو سے جھانکا تو

عاشق سرنڈر ہوا

ہاں سن اوری گوری

محبت میں توری نہ جانے کب

جون سے دسمبر ہوا

تونے انگلش میں جب ہم کو ڈانٹا تو

عاشق سرنڈر ہوا

پیار سے مارا گالوں پے چانٹا تو

عاشق سرنڈر ہوا

ارے بھاگیوان مان بھی جا

لڑنا بے فضول ہے

پیار دکھے نہ کیا

آنکھوں میں بڑی دھول ہے

ارے تاج محل بنوانا شاہجہاں کی بھول ہے

اسکے پاس ہے پیسہ اپنے ہاتھ میں تو پھول ہے

عالم نے اسکا رخ اپنی جانب کیا اور اسکے ہاتھ میں گلاب کی ادھ کھلی پکڑائی...

"یار سب مذاق تھا تم تو خوامخواہ ناراض ہو گئیں.." اسنے کہا تو اشارہ نے اسے گھورا...

"ہاں میں پاگل ہوں نا جو بلاوجہ ناراض ہوتیں پھروں.. خود کی باتیں یاد نہیں ہے کیا کہا تھا آپ نے کہ وہ آپکی سچی خیر خواہ ایمی صحیح کہہ رہی تھی مجھ سے شادی نہیں کرنی چاہئے تھی آپ کو مجھ سے بہتر لڑکیاں بھی مل سکتی تھیں.. اور وہ روشنی کی بچی کیا بول رہی تھی؟" وہ خفگی سے بولی...

"یار کہہ تو رہا ہوں سب مذاق تھا اسکے لئے میں ایکسکیوز بھی کرتا ہوں اور میری بلا سے تم روشنی کے ساتھ چاہے جو سلوک کروں.." اسنے اسکے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا.

"اسے تو میں کسی طور بخشوں گی نہیں.." وہ مسمم ارادہ کرتے ہوئے بولی...

"اچھا یہ سب بعد میں سوچنا ابھی تم میری بات تو سنو..." اسنے گجرے نکالتے ہوئے کہا..

"یہ آپ نے میرے لئے لئیے ہیں؟" وہ ایکسائیٹڈ ہو کر پوچھنے لگی..

"نہیں ایمی کے لئے.." عالم نے اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا.. یہ سنتے ہی اسکا منہ بن گیا وہ فوراً خفگی سے رخ موڑنے لگی تبھی عالم اسکے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے اس عمل سے باز رکھا..

"یار تم اتنی چھوٹی چھوٹی باتوں پر ناراض ہوتی رہو گی تو مجھ معصوم کا کیا ہو گا.." وہ منہ بناتے ہوئے بولا...

"اچھا نہیں ہوتی ناراض لیکن آپ بھی اب ایسا کوئی مذاق نہیں کریں گے.." اسنے یقین دہانی چاہی..

"کوشش کروں گا.." وہ گجرے اسکی طرف بڑھاتے ہوئے بولا تو اسنے اپنی کلائی آگے کر دی.. عالم اسکا مفہوم سمجھ کے مسکرا دیا اور اسے گجرے پہنانے لگا... پھر انکی خوشبو قریب سے محسوس کرنے کے لئے اسکے ہاتھوں کو اپنے چہرے کے پاس لے گیا اور گجرے کی مسحور کن خوشبو اپنے اندر اتارنے لگا.. اشارہ سرخ چہرے کے ساتھ اپنا ہاتھ کھینچنے لگی مگر اسکی گرفت مضبوط تھی.. وہ اسکے ہاتھ کی پشت پر بوسہ دینے لگا... تبھی اسکا موبائل رنگ کرنے لگا..

وہ سخت بدمزہ ہوا.. اسنے بے دلی سے کال ریسیو کیا..

"ہیلو." اسکی توقع کے عین مطابق دوسری طرف ایمی تھی..

"یار کیوں میری میریڈ لائف کی دشمن بنی ہوئی ہو.. ہمیشہ غلط ٹائم پر فون کرتی ہو.." وہ بغیر ہیلو کے ہی شروع ہو گیا تھا..

"اب کیا تم ہر وقت رومانس ہی بگھارتے رہتے ہو.. اب بندہ تمہیں فون کرنے کے لئے بھی اپائمنٹ لے کہ اپنے رومانس سے فرصت پا کر غریب پر بھی نظر کرم کیجیے.. بڑی مہربانی ہو گی..." اسنے طنزیہ لہجے میں کہا...

"تمہیں تو میں شادی کے بعد پوچھوں گا.. اب آپ یہ بتانے کی زحمت کریں گی کہ کیوں اس ناچیز کو یاد کیا تھا.." وہ بھی اسی کے انداز میں بولا..

"تمہیں اپنی میریڈ لائف کا رونا رو رہے تھے.. خیر میں نے اس لئے کال کیا تھا کہ مجھے بھی پک کر لو.." اسنے کہا..

"کیوں تمہارا مجنوں کہاں گیا؟" وہ تنک کر بولا..

"سچ میں اللہ تمہیں پوچھے عالم.. جب سے تمہاری شادی کیا ہوئی تم نے تو اپنی آنکھیں ماتھے پر رکھ لیں اور اب جب سے دانش سے شادی کا سلسلہ چل رہا ہے تم تو ایک دم ہی بدل گئے اور تو اور بات بات پر ایسے طعنے دیتے ہو جیسے ہم لوگوں نے باقائدہ افیئر چلایا ہو.." وہ اسکی شکایتیں گنانے لگی..

"ارے رے بس بھی کرو یار.. تم نے تو مجھے ظالم ثابت کرنے میں کوئی کثر نہیں چھوڑی.. اب کیا کروں اتنی حسین و جمیل بیوی ملی ہے اس لئے اسکے علاوہ کچھ سوجھتا ہی نہیں ہے.." اسنے اشارہ کو شرارت سے آنکھ مارتے ہوئے کہا..

"اترا لو.. اترا لو.. میرا بھی وقت آئے گا... اور اب فون رکھو میرا مجنوں بھی آچکا ہے.." وہ ایک ادا سے کہتے ہوئے کال کاٹ گئی.. عالم سر جھٹک کر مسکرا دیا.. اور ڈرائیو کرنے لگا.. ادھر ایمی کا نام سن کر بغیر پوری بات جانے اشارہ میڈم پھر سے جلنے کڑھنے کے شغل میں مصروف ہو چکی تھیں..

❤❤❤

"تو کل رات آیا کیوں نہیں تھا؟" آصف نے پوچھا..

اس وقت یہ سب ریسٹورنٹ میں لنچ کر رہے تھے..

"کیونکہ یہ صاحب بہادر میری ڈیٹ خراب کر کے زرناب کے ساتھ مرین لائن کے مزے لے رہے تھے اور جب عارفین بھائی نے انہیں رنگے ہاتھوں پکڑا تو انہوں نے بڑی ہی طابعداری سے میرا نام لگا دیا کہ میں نے ان دونوں کو وہاں بلایا تھا..." بلال جل کر بولا..

"یہ سچ بول رہا ہے.." دونوں نے اسکی طرف دیکھا جو بلال کی بکواس پر اسے گھور رہا تھا..

"یہ کیا بتائے گا.. ایک نمبر کا کمینہ ہے یہ.. پتا نہیں میری عقل کہاں گھاس چرنے گئی تھی جو اسکی بات پر آنکھ بند کر کے اعتبار کر لیا تھا کہ دوست ہے خلوص دل سے مدد کر رہا ہے.. مگر یہ تو میں نے خود کے پیروں پر کلہاڑی ماری تھی اس کمینے واہیات انسان سے مدد لے کر.. ایسے تو وہ کبھی نہ کبھی ہاں بول ہی دیتی مگر اب تو وہ میری شکل دیکھنے کی بھی روادار نہیں ہے.. اب تو زرناب نے بھی ہری جھنڈی دکھا دی ہے.." ایک ہی سانس میں اسنے اپنے جلے دل کے پھپھولے پھوڑے.. عالیان کو زرناب کے نام پر کل کی شام یاد آگئی اور وہ دلفریب نظارہ بھی..

"بس کر یار رلائے گا کیا؟" ندیم اپنی ہنسی کنٹرول کرتا ہوا بولا تو وہ حال میں لوٹا..

"ویسے تو نے بتایا نہیں اسکا رسپانس کیا تھا؟" آصف نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے پوچھا..

"بتایا تو شکل تک دیکھنے کی روادار نہیں اب اور کیا بتاؤں.. لیکن ٹھنڈ رکھو اسنے جوتی نہیں اتاری تھی ورنہ اتنے سارے لوگ تھے وہاں ساری عزت کا کچرا ہو جاتا.." اسنے جھرجھری لی.. اب کے یہ تینوں سے ہنسی روکنی مشکل ہو گئی تو حلق پھاڑ کر ہنسنے لگے.. بلال انہیں ہنستے دیکھ کر حیران ہوا پھر ساری اسٹوری اسے سمجھ آگئی...

"تم تینوں ملے ہوئے تھے نا.. کمینوں سالوں تم لوگوں نے جان بوجھ کر ایسا کیا تھا نا.. اب میں تم لوگوں کو بھی نہیں بخشوں گا.." وہ ان پر ہاتھ پیر چلاتے ہوئے بولا وہ تینوں کچھ کہنے کے بجائے ہنسے جا رہے تھے...

"بیٹا تیری بتیسی اندر نہیں جا رہی ہے نہ اسے اندر کرنے کا میں نے پہلے ہی سولڈ انتظام کر دیا ہے.. اب تو اپنی خیر منا.." وہ عالیان کو گھورتے ہوئے بولا...

"کیوں کیا کیا ہے تو نے؟" اسنے ہنسی روک کر پوچھا..

"عارفین بھائی کو تیرے افیئرز سنائے ہیں.. وہ بھی مرچ مصالحے کے ساتھ..." وہ اب مزے لے کر بتانے لگا...

"کیا کہا؟ میرے افیئرز؟" اسے پانی پیتے ہوئے اچھو لگا..

"ہاں تیرے افیئرز.." وہ اطمینان سے بولا...

"اوے کون سے افیئرز سنائے ہیں تو نے بھائی کو.." عالیان چیخا..

"لو افیئرز.." وہ اسی اطمینان سے بولا..

"ابے میں کسی لڑکی سے بات تو کرتا نہیں اور تو نے نہ جانے کون سے افیئرز سنا دیئے.." اسنے دانت پیستے ہوئے کہا...

"میرے خیال سے زرناب لڑکی ہی ہے جس سے تو بات بھی کرتا ہے اور تو نے تو اسکے ساتھ ڈیٹ بھی ماری ہے.." وہ طنزیہ لہجے میں بولا..

"تو نے بھائی سے یہ بکواس بھی کی ہے؟"

"ہاں اور یہ بھی کہ تو اسکے ساتھ فلرٹ کر رہا ہے.." بلال نے مزید اضافہ کیا..

"ابے گدھے تو نے مجھے مروانے کا پورا پلان کر لیا ہے.. بھائی تو مجھے زندہ نہیں چھوڑیں گے.. تو نے یہ بکواس کب کی تھی؟" اسنے غصے سے کہا..

"کل جب بھائی نے مجھے کال کی تھی تب.. ویسے اب تک تو بھائی کو تیرا کام تمام کر دینا چاہئے تھا لیکن تو تو صحیح سالم دکھائی دے رہا ہے.." وہ اسے سر سے پیر تک گھورتے ہوئے بولا..

"وہ تو ابھی دکھ رہا ہوں نا ورنہ جتنی خباثت اور کمینگی تو دکھا چکا ہے اس حساب سے بھائی نے بھی میرا کچھ نہ کچھ انتظام کر لیا ہو گا.." اسنے پریشانی سے کہا...

"تو نے بھی کم کمینہ پن نہیں دکھایا میرے ساتھ. ہائے میری پہلی محبت..." وہ غمگین لہجے میں بولا...

"ابے یار تو تھکتا نہیں ہے یہ محبت محبت کا راگ الاپ کر؟" آصف نے بے زاری سے کہا...

"جب تم لوگوں کو ہو گی نہ تب پوچھوں گا.." وہ اسے گھور کر بولا...

"پوچھ لینا.. ابھی تو یہ بتا تجھے کیسے ہوئی تھی یہ محبت وحبت؟" عالیان نے پوچھا..

"یار کیا بتاؤں؟ بس ہو گئی.." وہ بولا..

"ابے گدھے کچھ تو ہوا ہو گا نہیں تو تجھے خواب تو آیا نہیں ہو گا کہ اسی سے محبت کرنا ہے." اسنے جھلا کر کہا..

"مجھے خود نہیں پتا.. بس وہ مجھے اچھی لگی اور محبت ہو گئی.." وہ لاپرواہی سے بولا تو عالیان کا دل کیا اسے ایک رکھ کر دے کہ جب پتا نہیں تو محبت کی ہی کیوں؟

"اسے کیسے بھی محبت ہوئی ہو لیکن تو کیوں پوچھ رہا ہے؟" ندیم نے اسے شکی نظروں سے گھورا..

"میں تو ایسے ہی پوچھ رہا تھا جرنل نالج کے لئے.." وہ گڑبڑا کر بولا..

"جرنل نالج کے لئے تجھے اسکی یہ پھٹیچر محبت ہی ملی تھی جس کی ہوا ہمیشہ نکلی رہتی ہے.." آصف نے بھی ندیم کا ساتھ دیا...

"اوے کیا کہا تو نے میری محبت پھٹیچر اور اسکی ہوا ہمیشہ نکلی رہتی ہے.." بلال چیخا...

"نہیں میرے کہنے کا مطلب یہ نہیں تھا.." آصف گڑبڑایا..

"تیرے مطلب کی تو ایسی کی تیسی.. تم لوگوں نے مجھے سمجھ کیا رکھا ہے ہاں.. جب چاہے میرا مذاق اڑاؤ گے اور میں چپ رہوں گا.. اب میں تم لوگوں کے ساتھ نہیں رہوں گا.. آج سے ہم لوگوں کی دوستی ختم.." وہ ٹشو سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے اٹھنے لگا..

"ابے یار اسکی بکواس کو تو سریئس کیوں لے رہا ہے.. اتنی سی بات پر تو دوستی توڑے گا.. اسکی تو عادت ہے.." ندیم نے اسے ٹھنڈا کرنا چاہا جس پر آصف نے اسے سخت گھوری سے نوازا..

"میں تو مذاق کر رہا تھا.. اب تو سالوں کی دوستی ایسے ہی توڑ دے گا.." آصف بولا..

"ٹھیک ہے جا تجھے معاف کیا.. تو بھی کیا یاد کرے گا کس سخی سے پالا پڑا ہے.." بلال اچانک اسے گلے لگاتے ہوئے بولا تو ندیم اور عالیان بھی ان دونوں کے درمیان گھس گئے...

"چلو اب جو اتنا ٹھونسا ہے سب نے تو پیسے بھی نکالو.." ندیم اپنی جیب ٹٹولتے ہوئے بولا...

"نکال رہا ہوں رومت.." آصف نے اپنی پاکٹ میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا..

"میں زرا واشروم سے آتا ہوں.." بلال نے کہا تو ان تینوں نے اسے گھورا وہ انکی گھوریاں نظر انداز کیئے چلتا بنا...

"ابے میرا والٹ نہیں مل رہا..." ندیم پریشانی سے بولا..

"اچھا بہانا ہے پر بچت نہیں ہونے والی اس لئے چپ چاپ سے پیسے نکال.." عالیان نے طنزیہ انداز میں کہا..

"میرا والیٹ بھی نہیں مل رہا.." آصف پھر سے اپنی پاکٹ چیک کرنے لگا..

"تم دونوں نے مجھے بے وقوف سمجھا ہے.." وہ اپنی پاکٹ سے والیٹ نکالنے لگا مگر وہ ندارد تھا.. عالیان نے دونوں پاکٹ چیک کر لئے لیکن والیٹ نہیں ملا اسنے ان دونوں کو دیکھا جو اپنی جیبیں ٹٹولنے کے بعد مایوس ہو کر منتظر نگاہوں سے اسے دیکھ رہے تھے.. اسنے نفی میں سر ہلایا..

"میرا والیٹ بھی نہیں مل رہا.. یہ بلال آجائے پھر اس سے پوچھتا ہوں شاید اسنے..." وہ بول رہا تھا تبھی ان تینوں کے ذہن میں جھماکہ ہوا تینوں نے بے ساختہ ایک دوسرے کو دیکھا پھر نفی میں سر ہلاتے ہوئے بے اختیار چیخے...

"بلال خبیث !!!"

اور بلال خبیث مزے سے فل والیوم میں میوزک سنتے ہوئے اپنی کار میں سوار گھر کی رواں دواں تھے...

ہائے سچی!!" زرناب نے جوش سے نعرہ بلند کیا..

"نہیں میں مذاق کر رہی تھی.." انابیہ نے اسکی ایکسائٹمنٹ دیکھ کر منہ بنایا..

"واؤ کتنا مزہ آئے گا... شادی وہ بھی گاؤں کی.. یاد بھی نہیں لاسٹ ٹائم کب گاؤں گئی تھی.. اب مزے سے سب انجوائے کروں گی.." شاریہ بھی پرجوش ہوئی.. زرناب کے خالازاد کی شادی تھی.. وہ لوگ گاؤں میں رہتے تھے

ان سب کو بھی شادی اٹینڈ کرنے جانا تھا.. ابھی تو ساری نوجوان پارٹی جا رہی تھی. باقی سب بڑوں کا ارادہ شادی سے ایک دن پہلے پہنچنے کا تھا..

"میں تو نہیں جا رہی.. "انابیہ نے اعلان کیا..

"مت جاؤ اکیلی یہاں سڑنا.. ہم لوگ وہاں مزے سے شادی انجوائے گے.. "مہر نے کہا..

"اکیلی کہاں رہوں گی جویریہ ہے نہ پھر کبھی ایبہا یا اشارہ کے یہاں کا چکر لگا لوں گی... "اسنے اپنے پلانز بتائے.

"لگتا ہے تم بھول گئی ہو چلو یاد دلا دیتی ہوں گاؤں جویریہ کا عشق ہے جب سے اسے پتا چلا ہو گا گاؤں جانا ہے اسنے اپنی پیکنگ بھی کر لی ہو گی سو تم اسے بھول جاؤ... "زرناب نے اسکی یادداشت میں بحالی کی..

"یہ جویریہ بھی نہ کم کمینی نہیں ہے.. خیر ایبہا اور اشارہ تو ہیں نہ انہیں کے ساتھ گزارا کر لوں گی.. "وہ آرام سے بولی..

"اس آپشن کو بھی رہنے دو کیونکہ یہ دونوں بھی کل یہیں آ رہی ہیں جانے کے سلسلے میں.. "مہر نے مزے سے اسکی معلومات میں اضافہ کیا..

"مر و تم سب میں اکیلی رہ لوں گی. "وہ جھلا کر بولی..

"لیکن تمہیں مسئلہ کیا ہے چلنے میں؟ "زرناب نے پوچھا..

"مجھے نہیں پسند گاؤں.. "وہ بے زاری سے بولی.

"ہاں تو ہم لوگ کونسا وہیں رہنے جا رہے ہیں.. ایک ہفتے کی تو بات ہے.. "شاریہ بولی...

"ایک ہفتہ ہو یا ایک گھنٹہ.. مجھے نہیں جانا.. "اسنے منہ بنا کر کہا...

"اچھا ٹھیک ہے مت جاؤ لیکن میری پیکنگ میں مدد کروا دو کیونکہ پرسوں صبح والی ٹرین سے نکلنا ہے... "مہر نے اپنے لے جانے والے کپڑوں کا ڈھیر نکالا..

"کیا ٹرین سے جا رہے ہیں!!" انابیہ چیخی...

"ہاں تو اس میں اتنا چیخنے کی کیا بات ہے.." زرناب ناگواری سے کہا..

"پہلے کیوں نہیں بتایا تھا.. سوری میں تمھاری ہیلپ نہیں کر سکتی مجھے خود اپنی پیکنگ کرنی ہے.." اسنے بیک وقت زرناب اور مہر سے کہا..

"ابھی تو تم کہہ رہی تھیں نہیں جاؤ گی اب اچانک کونسے کیڑے نے کاٹا ہے..." شاریہ نے اسے مشکوک نظروں سے دیکھا..

"ہاں تو پتا نہیں تھا ٹرین سے جا رہے ہیں.. اب میں ٹرین کی انجوائمنٹ تو مس کرنے سے رہی.." وہ مزے سے بولی..

"تمھارا کچھ نہیں ہو سکتا.. ابھی تک گاؤں پسند نہیں تھا اور اب جا رہی ہیں میڈم اپنی پیکنگ کرنے اور وہ بھی ٹرین انجوائے کرنے کے لئے.." مہر نے طنز کیا جسے اسنے بڑی فراخدلی سے نظر انداز کیا اور اپنی پیکنگ کی لسٹ تیار کرنے لگی.. یہ تینوں بھی اس پر لعنت بھیجتیں اپنی پیکنگ میں جت گئیں.

❤❤

"ضروری ہے جانا؟" وہ نہایت بے زاری سے بولا.

"ہاں بے حد ضروری ہے.. اب اتنے خلوص سے ان لوگوں نے انوائٹ کیا ہے تو کسی نہ کسی کو جانا ہی پڑے گا اور پھر کسی غیر کی نہیں میری فرسٹ کزن کے بیٹے کی شادی ہے.." امی نے کہا..

"تو آپ ہی چلے جائیں نہ... مجھے کیوں بھیج رہی ہیں.." اسکی بے زاریت عروج پر تھی..

"چلی جاتی اگر یہاں میری ضرورت نہ ہوتی اب تم ہی بتاؤ تمھارے ابو کو اکیلے چھوڑ کر کیسے جاؤں.." انہوں نے اپنی وجئہ تسمیہ بتائی..

"ابو کوئی بچے نہیں ہیں امی جو آپ انہیں چھوڑ کر نہیں جا سکتیں.." وہ منہ بنا کر بولا..

"عباد زیادہ نخرے مت دکھاؤ اور شرافت سے جانے کی تیاری کرو..." اب کے انہوں نے سخت لہجے میں کہا..

"یار امی آپ بھی نہ حد کرتیں ہیں جب مجھے نہیں جانا تو زبردستی کیوں کر رہیں ہیں.." وہ بے چارگی سے بولا..

"صرف ایک ہی ہفتے کی بات ہے میں نے کب تمہیں وہیں رہنے کہا ہے.." ان کی بات سن کر وہ اچھلا.

"کیا ایک ہفتہ!! پھر تو میں بالکل نہیں جا رہا..." وہ بدک کر بولا.

"ٹرین ہی میں دو دن لگ جائے گے صرف پانچ دن ہی تو وہاں رہنا ہے پھر وہاں اتنے سارے لوگ رہتے ہیں سب سے مل ملا لینا اور ولید وغیرہ بھی رہیں گے تم اکیلے تھوڑی جا رہے ہو..." انہوں نے اسکی تسلی کرائی.

"یہ ٹرین سے جانا ضروری ہے کیا؟ نہیں رہنے دیں یہی ٹھیک ہے نہیں تو مزید دن رکنے پڑیں گے اچھا ہے دو دن ٹرین ہی میں گزر جائیں گے..." وہ بولتے بولتے رکا اور خود کلامی کرنے لگا.

"ویسے کون کون جا رہا ہے؟" اسنے پوچھا..

"گھر سے تو تمہیں جا رہے ہو... تمہارے ماموں کے وہاں سے ابھی تو جویریہ ہی جا رہی ہے باقی سب بعد میں جائیں گے اور ولید وغیرہ سبھی جا رہے ہیں ان کے گھر کے بڑے بھی بعد میں جائیں گے.." انہوں نے تفصیلاً بتایا.

"اسکا مطلب وہ پاگل بھی جا رہی ہے پھر تو عباد تیرا پورا ٹریپ ہی بےکار جائے گا..." وہ برا سا منہ بنا کر بڑبڑایا..

"یہ پاگل کسے کہا تم نے؟" انہوں نے اسکی بڑبڑاہٹ سن لی تھی..

"ایک ہی پاگل دیکھا ہے میں نے اپنی زندگی میں اور اسے آپ بھی جانتی ہیں..." وہ بولا..

"تم انابیہ کی بات کر رہے ہو..." انہوں نے تصدیق چاہی..

"ظاہر ہے اسکے علاوہ آپ نے کسی اور پاگل کو دیکھا ہے.." اسنے اپنا سر جھٹکا.

"عباد سدھر جاؤ... شرم تو نہیں آئی ہو گی اچھی خاصی پیاری سی بچی کو پاگل کہتے ہوئے..." انہوں نے ملامتی نگاہوں سے اسے دیکھا.

"افففف امی آپ بھی نا... ویسے کس اینگل سے وہ آپ کو پیاری سی بچی لگتی ہے.. ایسی ایسی حرکتیں کرتی ہے کہ کول بندے کا بھی میٹر گھوم جائے.. ابھی کچھ ہی دن پہلے کی بات ہے محترمہ اسکوٹی سے آپ کے سپوت کو اڑاتے اڑاتے بچی ہیں وہ تو اچھا ہوا میں نے موقع پر بائیک کو بیلنس کیا نہیں تو میرا کام تمام ہو چکا ہوتا.." وہ منہ کے زاویہ بگاڑ کر بولا.

"تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا؟ پتا نہیں کتنی چوٹیں آئیں ہوں.." انہوں نے فکرمندی سے کہا.

"اوہو امی فکر نہ کریں کچھ خاص چوٹیں نہیں آئیں تھی اس لئے نہیں بتایا.." وہ لاڈ سے انکے گلے میں بانہیں ڈال کر بولا.

"افوہ.. میں تمہاری نہیں انابیہ کی بات کر رہی ہوں.." انہوں نے کہا تو وہ اپنی جگہ سے اچھلا..

"امی آپ میری فکر کرنے کے بجائے اسکی فکر کر رہی ہیں.." وہ صدمے سے چور لہجے میں بولا..

"اب تمہاری کیا فکر کروں ماشاللہ سے صحیح سلامت تو ہو میری آنکھوں کے سامنے..پتا نہیں بچی کا کیا حال ہوا ہو؟" انکی بلاوجہ کی فکرمندی پر وہ کھول کر رہ گیا...

"آپ اسکی امی ہیں یا میری اور بے فکر رہیں اسے کچھ نہیں ہوا تھا." وہ جل کر بولا.

"لیکن پھر بھی تمہیں بتانا چاہئے تھا خیر میں آج ہی دیکھنے جاؤں گی اسے.." انہوں نے اپنا پروگرام ترتیب دیا. عباد سر جھٹکتا وہاں سے اٹھ گیا کیونکہ اسکے اندر اتنا یارا نہیں تھا کہ وہ مزید کچھ دیر انابیہ نامہ سنتا.

❤❤❤

"بھابھی آپ اسے کہیں نا اب یہ اپنی ناراضگی ختم کرلے کب سے اسے منارہاہوں مگر یہ ہے کہ ماش کی دال کی طرح اینٹھے جارہاہے..." اسنے مدد طلب نظروں سے ایہا کو دیکھا...

"لیکن ہوا کیا؟" اسنے پوچھا...

"پوچھیں مت بھابھی اسنے کیا کیاہے.. یہ انتہائی ذلیل اور خبیث انسان ہے..." عالیان نے ایہا کا لحاظ کرتے ہوئے مہذب الفاظ کا استعمال کیا ورنہ دل تو کررہاتھا جتنی بھی گالیاں یاد ہیں انہیں ہزار سے ضرب دے کر اس خبیث کو دے...

"اچھا اب بتاؤ بھی ہوا کیا ہے؟" ایہا نے سوالیہ نظریں بلال پر ٹکائیں..

"وہ کیا بتائے گا.. میں بتاتاہوں.." عالیان اسے انتہائی خشمگیں نگاہوں سے گھورتے ہوئے ایہا کو ساری رام کتھا سنائی...

"اب بتائیں اسکے یوں ہم لوگوں کے والٹ اڑانے کے بعد ہم پر کیا گزری ہوگی گدھے نے کسی کا بھی والیٹ نہیں چھوڑا تھا.. اسکی وجہ سے مجھے اپنی گھڑی اور چین کی قربانی دینی پڑی.. اس میں بھی وہ لوگ نہیں مان رہے تھے وہ تو بڑی مشکل سے مینجر کو قائل کیا ورنہ وہ ہمیں ٹٹ پنجیا سمجھ کر اریسٹ کروانے والا تھا." عالیان نے غصے سے بلال کو گھورتے ہوئے کہا.

"اچھا بابا اب سوری بھی تو کررہاہوں نا اب ایسا کیا کروں کہ تیرا بو تھا سیدھا ہو اتنے نخرے تو کسی کی گرل فرینڈ بھی نہیں کرتی ہوگی جتنے تو دکھارہاہے اگر اتنی ہی محنت میں جویریہ کو منانے میں کرتا تو وہ راضی ہوچکی ہوتی.." بلال جل کر بولا. جویریہ کے نام پر ایہا چونکی.

"جویریہ کیوں راضی ہوچکی ہوتی؟" اسنے بلال کو کھوجتی نگاہوں سے دیکھا...

"وہ.. وہ.. میں ایسے ہی.." وہ گڑبڑایا.. عالیان کے چکر میں وہ ایہا کی موجودگی فراموش ہی کرچکا تھا..

"اب بول.. بتا ناہکلا کیوں رہا.. "عالیان کیسے بلال کی کھینچائی کا موقع ہاتھ سے جانے دیتا...

"کیا بتاؤں؟" وہ اسے گھورتے ہوئے بولا... کمینہ کہیں کا دل ہی میں بلال نے اسے گالی دی....

"یہیں تیرا اور جویریہ کا چکر چل رہا ہے..." اسنے مزے سے کہا....

"لاحولولاقوۃ.. شرم تو نہیں آئی ہوگی تجھے شریف لڑکی پر الزام لگاتے ہوئے..." بلال گڑبڑا کر بولا ساتھ ہی اسنے کنکھیوں سے ایہا کو بھی دیکھا جو ان دونوں کو الجھن آمیز نظروں سے دیکھ رہی تھی...

"تو لڑکی کب سے ہو گیا؟" اسنے مصنوعی حیرت سے کہا...

"ابے گدھے میں اپنی نہیں جویریہ کی بات کر رہا ہوں تجھے حیا تو نہیں آئی ہوگی ایک با کردار لڑکی پر انگلی اٹھاتے ہوئے..." وہ دانت پیس کر بولا... وہ اسکی ساری حرکتیں سمجھ رہا تھا...

"ابے گھامڑ میں اسکی نہیں تیری بات کر رہا ہوں.." اسنے بلال کو ایک چپت لگاتے ہوئے کہا...

"تم لوگ کیا بول رہے ہو مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا اس لئے انسانوں کی زبان میں گفتگو کرو اور بتاؤ معاملہ کیا ہے؟" کب سے خاموش کھڑی ایہا نے انہیں چپ کرواتے ہوئے کہا.... پھر عالیان نے نہایت مرچ مصالحے کے ساتھ ایہا کو بلال کی جویریہ سے محبت کی داستان سنائی..

"تو کتنا بڑا چھپا کٹنا ہے نا یہ مجھے آج ہی پتا چلا ہے.." بلال دانت پیستے ہوئے بولا...

"مجھے بھی تیرے بارے میں کچھ دن پہلے ہی پتا چلا ہے.." اسنے بھی دوبدو کہا...

"تم لوگ بعد میں جھگڑ لینا ابھی بلال مجھے یہ بتاؤ تم سریس ہو جویریہ کے بارے میں.." ایہا نے پوچھا....

"ارے بھابھی ہنڈریڈ پرسنٹ سریس ہوں..." بلال نے ترنت کہا...

"پھر ڈائریکٹ رشتہ بھیجو نا بے کار وقت کیوں ضائع کر رہے ہو؟" اسنے مشورہ دیا....

"کوئی فائدہ نہیں..." وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولا...

"لیکن کیوں؟" ایہانے سوالیہ نظروں سے دیکھا...

"یہ تو آپ اپنے کمینے دیور سے پوچھیۓ.. اسنے میری محبت کی لوٹیا ڈوبانے میں کوئی کثر نہیں چھوڑی..." اسنے کھا جانے والی نگاہوں سے عالیان کو گھورا جو اپنی بتیسی کی نمائش کر رہا تھا....

"اب عالیان نے کیا کیا؟" وہ کنفیوز ہوئی.. انکی ساری باتیں اسکی سمجھ سے پرے تھیں... پھر بلال کے سب بتانے پر سارا معاملہ اسکی سمجھ میں آیا... پہلے تو اسے بہت ہنسی آئی.

"بھابھی آپ بھی..." اسے ہنستے دیکھ کر بلال بولا...

"اوکے سوری.. میں تمہاری ہیلپ کروں گی.." وہ اپنی ہنسی روکتے ہوئے بولی...

"سچی بھابھی!!" بلال خوش ہو کر بولا...

"ہاں..." ایہانے سر اثبات میں ہلایا...

"بھابھی جیو ہزاروں سال.. آپ بہت اچھی ہیں.." اسنے خوشامدی لہجے میں کہا...

"ایک نمبر کا مطلبی ہے تو..." عالیان اسے گھور کر بولا...

"ہاں تو بھابھی آپ کب بات کریں گی جویریہ سے؟" وہ عالیان کو نظر انداز کر کے بیتابی سے بولا....

"جب گاؤں سے آجائیں گے تب انشاءاللہ بات کروں گی..." اسنے کہا....

"گاؤں؟ کون جا رہا ہے؟" وہ چونک کر بولا.... ایہانے اسے بتایا کہ کون کون جا رہا ہے...

"کتنا گھنا ہے یہ کمینہ مجال ہے جو کچھ پھوٹا بھی ہو..." اسنے عالیان کے سر پر ایک ضرب لگائی..

"کیوں بتاتا تجھے کونسا جانا ہے..." وہ منہ بنا کر بولا..

"کس نے بولا میں بھی چل رہا ہوں تیرے ساتھ... بھابھی میں بھی آپ لوگوں کے ساتھ چل سکتا ہوں؟" اسنے پہلے عالیان کو گھورا اور پھر ایہا سے پوچھا...

"جیسے تمہاری مرضی.." ایہانے کندھے اچکائے...

"اوکے پھر ڈن... کب جانا ہے؟" اسکے پوچھنے پر عالیان نے اسے گھورا...

"اوے تو کیوں بیگانی شادی میں عبداللہ دیوانہ بن رہا ہے؟" عالیان نے کہا..

"تجھے کیا مسئلہ ہے؟ بھابھی نے تو کچھ نہیں کہا؟" وہ بھنوویں چڑھا کر بولا...

"بس بھئی اب لڑنا شروع مت کر دینا ورنہ تم دونوں لڑتے رہو گے اور سب چلے جائیں گے.." ایہانے کہا...

"کب جا رہے ہیں؟" دونوں نے بیک وقت پوچھا...

پرسوں صبح.." اسنے کہا اور وہاں سے اٹھ کر چلی گئی کہ مزید انکی باتوں سے اسنے اپنا دماغ خراب نہیں کرنا تھا.. اسکے جاتے ہی وہ دونوں پہلے تو ایک دوسرے کو گھورتے رہے اور پھر سے آپس میں گتھم گتھا ہو گئے....

❤❤❤

وہ دیکھ رہا تھا اس دن کے بعد سے ایہا اسکے سامنے آنے سے پرہیز کر رہی ہے.. اس دن بھی جب وہ کافی دیر سے آیا تھا ایہا سو چکی تھی اور صبح اسکے اٹھنے سے پہلے ہی کمرے سے جا چکی تھی.. پھر اس دن کے بعد سے اسکی یہی روٹین تھی.. اسے سمجھ میں آ رہا تھا کہ وہ اس سے ناراض ہے.. اس کے لئے یہ احساس بھی خوش کن تھا کچھ تو رشتہ استوار کر رہی تھی وہ چاہے ناراضگی کا ہی صحیح.. وہ بزی تھا اس لئے دھیان نہیں دے رہا تھا.. اب فراغت نصیب ہوئی تو اس طرف متوجہ ہوا.. پھر وہ ایک ہفتے کے لئے جا رہی تھی اور وہ اسے ناراض نہیں بھیجنا چاہتا تھا.. بیڈ پر لیٹا وہ یہی سب سوچ رہا تھا جب کلک کی آواز آئی وہ فوراً سوتا بن گیا...

ایہانے جھانک کر دیکھا تو وہ کروٹ لئے سو رہا تھا وہ سکون کی سانس خارج کرتی کمرے میں آ گئی اور دوسری طرف آ کر لیٹ گئی.. اسنے عارفین کی طرف اپنا رخ کیا اور غور سے اسکے تیکھے مغرور سے نقوش دیکھنے لگی.. اسے اس پر غصہ تھا کہ اگر اسنے اس سے بات نہیں کی تھی اور اسے اگنور کیا تھا تو اسنے بھی کوئی نوٹس نہیں لیا تھا نا ہی خود اس

سے بات کرنے کی کوشش کی تھی.. اسے اب عارفین کا ساتھ اچھا لگنے لگا تھا.. اسکی اچھائی اور کردار کی تو وہ اتنے دن ساتھ رہتے ہوئے قائل ہو ہی چکی تھی مگر اب بھی اسے کڈنیپنگ والی بات چبھتی تھی.. کوئی بھی سرا اسکے ہاتھ نہیں آرہا تھا کہ اسنے اسے کڈنیپ کیوں کیا تھا؟ اسے دیکھتے ہوئے وہ ان ہی سوچوں میں غرق تھی..

"بس کریں مسز کیا آج نظر لگانے کا ارادہ ہے؟" اچانک اسکی آواز پر وہ چونکی اور بوکھلا کر پیچھے ہونے لگی کیونکہ وہ اسے دیکھتے ہوئے اسکی طرف پوری جھک گئی تھی کہ ان کے درمیان انچ بھر کا ہی فاصلہ رہ گیا تھا.. مگر عارفین نے اسکی کوشش پر پانی پھیر دیا اور اسکی کمر پر ہاتھ رکھے اسے خود سے قریب کر لیا.. ایہا نے گھبرا کر اسے دیکھا جو اپنی پر شوق نگاہیں اسی پر ٹکائے ہوئے تھا..

"آ... آآپ س... سو گئے تھے نا؟" وہ ہکلائی..

"اچھا تو جان بوجھ کر کمرے میں آیا جاتا تھا تاکہ میں سو چکا ہوں.. ویسے کیا میں پوچھ سکتا ہوں مسز یہ ناراضگی کس سلسلے میں ہے؟ میں بے چارہ غریب پہلے ہی آپکے ظلم و ستم کا شکار ہوں اس پر مزید ستم یہ..." اسنے ایہا کی ناک دبائی..

"میں میں کیوں ناراض ہونے لگی آپ سے اور میں.. میں نے کیا ظلم کب ہے آپ پر.." وہ گڑبڑا کر بولی.. ایک تو اسکی آنکھیں اندر تک کا حال جان لیتی ہیں..

" ہائے یہ معصومیت.. خیر ظلم تو آپ نے مجھ معصوم پر شادی کے بعد سے ہی شروع کر دیئے تھے.." اسنے ایہا کے بال کیچر سے آزاد کئے...

"لی.. لیکن میں نے تو کچھ نہیں کیا..." وہ کنفیوز ہو رہی تھی اسکی حرکتوں سے...

"اب یہ ظلم نہیں تو اور کیا ہے مسز میں میرڈ ہوتے ہوئے بھی کنواروں کی طرح زندگی گزار رہا ہوں..." اسنے منہ بنایا...

"کہاں کنوارے کی طرح رہتے ہیں.. ولیمہ والی رات جو آپ نے کیا تھا وہ کنوارے نہیں کرتے نا ہی وہ جو آپ نے اس دن مرین لائن جانے سے پہلے کیا تھا..." ایہا نے فٹ سے اسکی گستاخیاں یاد دلائیں.. اسکی بات پر عارفین کا قہقہہ بے ساختہ تھا... جیسے ہی اسے احساس ہوا کہ وہ کیا بکواس کر گئی ہے اسنے بے اختیار اپنی زبان دانتوں تلے دبائی... اسکا چہرہ لمحے کے ہزارویں حصے میں سرخ ہوا تھا.. عارفین نے بڑی دلچسپی سے اسکے چہرے پر پھیلے رنگوں کو ملاحظہ کیا...

"لیکن مسز میں نے کیا کیا تھا؟" وہ اپنی مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا...

"وہ تو آ.. آپ ہی کو پتا ہو گا.." اسنے نظریں چرائیں..

"مجھے نہیں معلوم تب ہی تو آپ سے پوچھ رہا ہوں.." وہ اسکے کان کے قریب جھکتے ہوئے بولا... اسکی گرم سانسیں ایہا کی گردن کو جھلسانے لگیں اس کا تو دم نکلنے لگا تھا... وہ سانس روکے ساکت سی اسکے حصار میں تھی..

"میری سزا کب ختم ہو گی مسز..." اسنے گمبھیر سے لہجے میں اسکے کان میں سرگوشی کی.. اسکا ہاتھ ابھی بھی ایہا کی کمر کے گرد حصار باندھے ہوئے تھا... وہ اپنے حواس کھو رہا تھا اسکے دلفریب وجود میں گم ہو رہا تھا.. وہ دیوانوں کی طرح اسکے چہرے کے ایک ایک نقوش چوم رہا تھا.. اسے بھول گیا تھا کہ اسنے ایہا سے کیا وعدہ کیا تھا.. اسے اس وقت صرف اتنا یاد تھا کہ اسکی زندگی اسکی محبت اسکی بانہوں میں ہے.. ایہا تو اسکی شدت سے بھرپور محبت بھرے لمس سے بوکھلانے لگی تھی.. وہ

قطرہ قطرہ پگھل رہی تھی.. اسکی محبت سے گھبرا کر وہ رونے لگی بے اختیار ہی اسنے سسکی لی تھی... اسکے آنسوؤں سے اور سسکی سے وہ فوراً ہوش میں آیا..

"اوہ شٹ..." اسنے تاسف سے ایہا کو دیکھا جو اپنی آنکھیں موندے دونوں ہونٹ بھینچیں آنسو بہا رہی تھی..
اسنے بے اختیار خود کو کوسا اور اسکے آنسو صاف کئے پھر اسے بلینکیٹ اوڑھا کر خود سیگریٹ کا پیکیٹ لئے گیلری میں آ گیا آخر اسے اپنے اندر لگی آگ کو بھی کم کرنا تھا..

❤❤❤

"سب سامان سیٹ ہو گیا نا؟" عالم نے پوچھا..
"ہاں ہو گیا ہے.. اب سب عورتوں کو بھی ادھر بھیج دو.." ولید نے سیٹوں کا جائزہ لیتے ہوئے کہا...
"ہائے... یہ تم نے عورت کسے کہا؟" اپنے پیچھے مہر کی صدمے سے بھرپور آواز سن کر اسنے بے اختیار ایک ٹھنڈی سانس خارج کی..
"تمہیں.." اسکی طرف مڑتے وہ سکون سے بولا...
"میں تمہیں عورت کس اینگل سے لگتی ہوں.." اسنے ناک چڑھا کر کہا..
"ہر اینگل سے.. یار اب مرد تو لگنے سے رہیں.." وہ آرام سے بولا..
"ہونہہ.. ہر اینگل سے.. بڑے آئے بولنے والے.. میں ابھی صرف اکیس سال کی ہوں سمجھے.. اس لئے آئندہ احتیاط کرنا اور یہ عورت ورت مت بولنا..." اسنے منہ بنا کر کہا..
"میں تو عورت ہی کہوں گا.." وہ اسے چڑانے کو بولا..
"ولید تم...." غصے کے باعث وہ بول نہیں پا رہی تھی..
"ہاں میں.. آگے بھی تو بولو عورت صاحبہ..." وہ مزے سے بولا..
"شرافت سے اپنے الفاظ واپس لو ورنہ میں..." اسنے غصے سے کہا...

"ورنہ کیا عورت صاحبہ..." وہ شرارت سے بولا... اتنی دیر میں باقی سب بھی آچکے تھے اور سیٹوں پر بیٹھنے لگے تھے.. یہ لوگ گاؤں کے لئے نکل رہے تھے.. تھوڑی دیر ہی میں انکی ٹرین نکلنے والی تھی..

"اب کیا ہوا؟ آپ دونوں کس محاظ کی تیاری کر رہے ہیں.." انابیہ نے ان دونوں کی طرف دیکھ کر کہا جو ایک دوسرے کو گھورے جا رہے تھے.. لیکن انداز دونوں کا جدا تھا مہر انتہائی غصے سے دیکھ رہی تھی جبکہ ولید شرارتی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا...

"کچھ خاص محاظ نہیں بس میں نے تم سب کو عورتیں کہا تو تمہاری بہن کو برا لگ گیا.. اب پتا نہیں اس میں برا لگنے والا کیا تھا.." وہ نہایت معصوم بن کر بولا... اسکے "عورتیں" کہنے پر سبھی لڑکیاں چیخ پڑیں... عالم اور عباد نے اپنی مسکراہٹ چھپائی..

"اس میں چیخنے کی کیا بات ہے؟ اب عورتوں کو عورتیں ہی کہوں گا نا مرد تو کہنے سے رہا نہ..." اسنے بے نیازی سے کندھے اچکائے..

"بس بس یار یہ تو مذاق کر رہا تھا.. تم لوگ تو ننھی منھی سی بچیاں ہو.." عالم نے سب لڑکیوں کو چپ کرواتے ہوئے مسکراہٹ دبائی... اب سب لڑکیاں غصے سے اسے گھور رہی تھیں..

"یار میں نے تو تم لوگوں کی ہی سائڈ لی ہے مجھے کیوں اتنی پیاری پیاری نظروں سے گھور رہی ہو.." اسنے ڈرنے کی اداکاری کی..

"اڑالیں جتنا مذاق اڑانا ہے بھائی.. آپکو تو اشارہ ہی بعد میں ہم سب کی طرف سے بتائے گی.." روشنی نے کہا...

"کیوں میری پیاری سی بیوی کو بھڑکا رہی ہو اور پھر اشارہ کو ان سب باتوں سے فرق نہیں پڑے گا کیونکہ وہ الریڈی میریڈ ہے کیوں میری بیگم صاحبہ..." اسنے تصدیق طلب نظروں سے "بیگم صاحبہ" کو دیکھا جو نہایت میٹھی میٹھی نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی..

"لکیا ہوا میں نے کچھ غلط کہا.." وہ اسکی نظروں سے گڑبڑایا... اور اس سے پہلے کہ ان لوگوں میں سے کوئی کچھ بولتا بازو والے کیبن سے شور بلند ہوا...

****

یہ آواز کچھ جانی پہچانی نہیں لگ رہی... "روشنی نے شور سن کر سوچتے ہوئے کہا...

"ہاں یہ تو رضوان کی آواز ہے.. "عالم بھی چونک کر بولا اور تصدیق کرنے کے لئے دوسرے کیبن کی طرف بڑھا اسکے پیچھے ولید اور عباد نے بھی کھسکنے میں عافیت جانی نہیں تو ان لڑکیوں کا کوئی بھروسا نہیں تھا اپنی توپوں کا رخ ان دونوں کی طرف کر دیتیں.. ادھر لڑکیاں سب بھول بھال کر روشنی کو معنی خیزی سے گھورنے لگیں۔۔

"اب تو بھئی یہی آواز جانی پہچانی لگے گی.. "اشارہ نے کہا..

"افوہ.. تم لوگوں کے سامنے بندہ عام سی بات بھی نہیں کر سکتا وہ بھی آفت ہے اور اب یہ گھورنا بند کرو ایسا لگ رہا ہے میں نے کوئی گناہ کر لیا ہو۔ "وہ برا سا منہ بنا کر بولی...

"گناہ تو تم سے سرزد ہوا ہے ورنہ نوبت یہاں تک نہیں آتی.. ویسے سچ بتانا کب سے چکر چل رہا تھا؟"مہر نے کھوج لگائی۔۔

"تمہاری طرح نہیں ہوں سمجھیں جو چکرو کر چلاؤں.. "وہ تنک کر بولی...

"وہاٹ ڈو یو مین بائے میری طرح ہاں.. میں نے کب چلایا چکرو کر.. "مہر نے آ ئبرو چڑھا کر کہا...

"اب یہ نکاح جو ولید سے ہوا وہ ایسے ہی تو نہیں ہوا ہوگا کچھ تو ہوگا نہ تبھی تو ولید نے اپنے پیروں پر کلہاڑی ماری بے چارہ بھی کیا کرتا تم نے پھنسایا ہی ایسا ہوگا اسے.. "روشنی نے کندھے اچکائے...

"کیا کہا تم نے کہ میں نے اسے پھنسایا ہے؟ لگتا ہے تمہیں صحیح سلامت گاؤں نہیں پہنچنا.. "وہ اپنی آستین چڑھاتی ہوئی بولی اور اپنے سلنگ میں ہاتھ ڈال کر کچھ ٹٹولنے لگی...

"اب ظاہر ہے تم ہی نے پھنسایا ہو گا ورنہ جانتے بوجھتے کون اپنے ساتھ ایسا کرے گا۔۔"زرناب نے بھی لقمہ دیا۔۔

"تم تو اس طرح بول رہی ہو جیسے وہ بہت بیچارہ ٹائپ اور معصوم ہے جو میرے پھنسانے سے پھنس جائے۔۔۔"اس نے استہزائیہ انداز میں کہا۔۔۔

"یعنی تم یہ بات مانتی ہو کہ تم نے اسے پھنسایا ہے؟"جویریہ نے مسکراہٹ دبائی۔۔اب ان سب کا رخ مہرماہ کی طرف ہو چکا تھا جسے یہ لوگ مزے سے تپا رہی تھیں۔۔۔

"یہ میں نے کب کہا اور ابھی میرا دماغ اتنا نہیں خراب ہوا کہ میں اسے پھنساتی پھیروں..."اسنے چڑ کر کہا...

"اس کا مطلب عن قریب خراب ہو جائے گا پھر تم اسے۔۔۔"انابیہ کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی مہر نے فورا اپنے سلنگ سے پیپر اسپرے نکالا اور اس پر اسپرے کر دیا...

"پاگل ہو گئی ہوئی ہو کیا؟"انابیہ چیخی...

"اور کرو بکواس اب بھگتو تم سب بھی.."اور اس سے پہلے کہ کوئی اسے روکتا اسنے دوسروں کی طرف بھی رخ کر دیا...سب انابیہ کو کیا بچاتیں خود کی فکر میں مبتلا ہو گئیں...

"ہاں تو تم لوگ کیا بکواس کر رہی تھیں کہ میں نے اسے پھنسایا ہے ہاں.."وہ ان پر اسپرے کرتی ہوئی بولی تبھی روشنی نے اپنا بچاؤ کرتے ہوئے اس سے بوٹل جھپٹی...

"اب تو بچُّو تم بھی نہیں بچو گی..."روشنی نے بوٹل کا رخ اسکی طرف کیا تو مہر نے باہر کی سمت رخ کیا...وہ بھی اسکے پیچھے لپکی اور آڑ میں ہو گئی کہ اسے عالم وغیرہ نہ دیکھ سکیں پھر باقی ماندہ اسپرے خالی کرنے لگی کہ دوسری طرف سے چیخیں نمودار ہونے لگیں مگر وہ نظر انداز کئے اپنے کام میں مصروف رہی پھر فاتحانہ نظروں سے ان سب کی طرف دیکھا جو اپنی آنکھیں ملتیں اسے عجیب تاثرات لئے دیکھ رہی تھیں...

"کیا ہوا اب ایسے کیوں گھور رہی ہو تم لوگ؟" اس نے حیرت سے کہا... ایہا نے اسے پیچھے دیکھنے کا اشارہ کیا۔۔

"تم لوگ تو یوں دیکھ رہی ہو گویا کوئی بھوت پریت ہو میرے پیچھے..." وہ آرام سے کہتی پلٹ گئی اور جیسے ہی پلٹی ایک زوردار چیخ ماری...

❤❤❤

"گدھے تجھے پکا پتہ ہے کہ یہی ٹرین ہے؟" بلال نے کوئی پانچویں دفعہ پوچھا.. اس وقت یہ لوگ ریلوے اسٹیشن پر کھڑے تھے اور عالیان کنفیوز تھا کہ کونسی ٹرین میں چڑھنا ہے کیونکہ پلیٹ فارم کے دونوں طرف ٹرین کھڑی تھی اور وہ بھول چکا تھا کہ کس ٹرین میں جانا ہے...

"ایک کام کر تو وہاں جو ایگزٹ گیٹ ہے نہ وہاں سے دفع ہو جا..." عالیان نے نہایت سنجیدگی سے کہا...

"ابے یار میں کنفرم کر رہا تھا تو بلاوجہ غصہ ہو رہا ہے..." وہ اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا...

"ہاں مجھے پاگل کتے نے کاٹا ہے نہ جو بلاوجہ غصہ ہوں گا.. گدھا کہیں کا کب سے ایک ہی بات پوچھے جا رہا ہے.." اس نے غصے سے بلال کا ہاتھ جھٹکا...

"اچھا یار اب غصہ مت دکھا زیادہ اور اب بتا بوگی نمبر اور سیٹ نمبر کیا ہے؟" بلال نے کہا۔۔

"وہ تو مجھے خود نہیں پتا۔۔" وہ پلیٹ فارم کے بیچ کھڑا دونوں ٹرینوں کو غور سے دیکھتے بڑبڑایا۔۔۔

"کیا مطلب ہے تیرا؟" بلال چونک کر بولا...

"کچھ نہیں..." اسکی نگاہیں ابھی بھی ٹرین کی طرف تھیں تبھی ایک ٹرین کا ہارن بجا اور ٹرین دھیرے دھیرے چلنے لگی... اسکی نگاہیں بھی ٹرین کے ساتھ ہی سفر کرنے لگیں تبھی اسے ایک ونڈو پر معیز دکھائی دیا وہ ہڑبڑایا...

"چل جلدی یہی ٹرین نہیں تو چھوٹ جائے گی..." وہ بلال کو جھنجھوڑ کر بولا اور جلدی سے رینگتی ٹرین پر سوار ہو گیا ادھر بلال بوکھلا کر رہ گیا...

"ابے لیکن تونے تو کہا تھا وہ والی ٹرین میں جانا ہے پھر اس پر کیوں چڑھ گیا..." اسنے پریشان ہو کر دوسری ٹرین کی طرف اشارہ کیا...

"مجھے یاد نہیں تھا.. اب جلدی آ..." وہ دروازے پر کھڑا بولا...

" اسی لئے میں تجھ سے بار بار پوچھ رہا تھا گدھے... اچھا ہوا تیری بات نہیں مانی ورنہ پتا نہیں کہاں پہنچ جاتا.." اسنے زرا اطمینان سے کہا...

"ابے گدھے اگر اب بات نہیں مانے گا تو یہیں رہ جائے گا.. جلدی چڑھ..." وہ اسکی مسلسل بحث پر دانت پیس کر بولا... وہ تھوڑا پیچھے رہ گیا تھا اور ٹرین کی رفتار بڑھتی جا رہی تھی... اسکی بات سن کر وہ ہوش میں آیا اور آگے بڑھنے لگا...

"جلدی ہاتھ دے..." عالیان اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولا... اسنے جلدی سے اپنا ہاتھ عالیان کی طرف بڑھایا جسے اس نے پکڑ لیا... تبھی بلال کو اسکے پیچھے جویریہ دکھائی دی... اسنے بہت دنوں بعد اسے دیکھا تھا سادے سے سفری سوٹ میں وہ سیدھا اس کے دل میں اتری جا رہی تھی.. وہ ارد گرد کا لحاظ کئے بغیر یک ٹک اسے دیکھے گیا... اسے یہ بھی بھول گیا کہ اس وقت وہ کس سیچویشن میں ہے..

"ابے الو کے پٹھے... کیا سوچ رہا ہے چڑھنا جلدی تیرے چکر میں میرے ہاتھ کی واٹ لگ رہی ہے." عالیان نے جھلا کر کہا.. اسے غصہ آنے لگا تھا بلال پر جو اسکا ہاتھ پکڑے بھاگے جا رہا تھا مگر ٹرین میں چڑھ نہیں رہا تھا...

"میں یہ سوچ رہا ہوں کہ یہ لمحہ کتنا پیارا ہے اس پر اتنی حسین دوشیزہ کا دیدار..." وہ کھویا کھویا سا بولا...

"ابے گدھے کہاں کھویا ہوا ہے ہوش میں آ... ورنہ ہمیشہ کے لئے ہوش لاپتہ ہو جائیں گے.. نہیں تو میرا ہاتھ ہی چھوڑ دے ورنہ میں بھی تیرے ساتھ مروں گا..." اسنے غصے سے کہا...

"ہوش میں کیوں رہوں آج میں.. تو میری بانہوں میں سمٹی ہے سمائی ہے یوں..." وہ اسی کھوئے کھوئے انداز میں بولا... ٹرین کی رفتار تیز ہوتی جا رہی تھی مگر وہ مدہوش سا اسی طرح بھاگے جا رہا تھا...

"ابے کمینے ذلیل تجھے رومانس سوجھ رہا ہے اس وقت.." اسنے دانت پیستے ہوئے کہا اور پورا زور لگا کر اسے اپنی طرف کھینچا وہ ڈائریکٹ اسی کے گلے آ کر لگا...

"تو میرے سینے میں چھپتی ہے یوں جیسے میں ساگر تمہارا..." اسکے گلے لگے وہ پھر گنگنایا...

"اوے خبیث اب ہوش میں آ جا میں کوئی تیری ثمرن نہیں ہوں نہ ہی تو میرا راج ہے.. اس لئے اب شرافت سے انسانیت کے پاجامے میں آ جا ورنہ پھر میں اپنی لینگوتیج میں سمجھاؤں گا..." عالیان اسے دھکا دے کر جھلاتے ہوئے بولا... بلال ہڑبڑاتے ہوئے فرش بوس ہوا... آنکھوں کے سامنے پوری کہکشاں ناچی تو ہوش ٹھکانے آئے... بلال نے کراہ کر سر اٹھایا تو سامنے پھر جویریہ دکھائی دی اسنے وہم جان کر سر جھٹکا.. عالیان تو پہلے ہی اندر جا چکا تھا... وہ بھی کپڑے جھٹکتا اٹھ گیا اور اندر کی طرف قدم بڑھانے لگا مگر جویریہ کی وجہ سے رک گیا جو اسے اپنے سامنے مسلسل دکھائی دے رہی تھی... اسنے آس پاس دیکھا تو کوئی نہیں تھا.. وہ جویریہ کے نزدیک گیا جو دونوں ہاتھ سینے پر لپیٹے اسے دیکھ رہی تھی... اسنے کچھ دیر جویریہ کو دیکھا پھر تصدیق کے لئے اس کے دونوں بھرے بھرے گالوں پر اپنی انگلیوں سے زور سے چٹکی بھری... ادھر جویریہ جو اسکی عجیب وغریب حرکتیں دیکھ رہی تھی اسکے چٹکی کاٹنے پر چیخ پڑی... اسکے چیختے ہی بلال بھی بوکھلا کر چیخا...

"پاگل ہو تم..." وہ اپنے گال سہلاتے ہوئے غصے سے بولی.

"تم سچ میں ہو..." وہ گڑبڑا کر بولا...

"نہیں خواب میں ہوں.. آؤ تمہیں یقین دلاؤں.." اسنے بھی زور سے اسکے گال میں چٹکی کاٹی...

"آہ... سوری مجھے لگا میرا وہم ہے اس لئے میں نے..." اسکے ہاتھ اپنے گال سے ہٹا تا وہ کراہا...

"اپنی آنکھوں کا علاج کرواؤ سمجھے جیتی جاگتی لڑکی وہم دکھائی دے رہی ہے محترم کو۔۔۔" وہ اسکی بات کاٹتی طنزیہ انداز میں بولی۔۔۔

"علاج تو آنکھوں کا نہیں اس کمبخت دل کا کروانا ہے۔۔ یہی سارے فساد کی جڑ ہے۔۔ ہمیشہ ذلیل کرواکے رکھ دیتا ہے_" وہ زیرلب بڑبڑایا۔۔۔

"اب یہ منہ ہی منہ میں کیا بڑبڑا رہے ہو؟" اسنے بھنویں اچکا کر پوچھا۔۔۔

"میری مرضی میرا منہ میں کچھ بھی بڑبڑاؤں۔۔۔" وہ اب تنک کر بولا۔۔ مطلب کے حد ہے اب اس سے محبت کرتا ہے تو کیا مطلب اس کی ساری باتیں برداشت کرے گا۔۔۔

"تو شوق سے بڑبڑاتے رہو مگر آج جو تم نے واہیات حرکت کی ہے دوبارہ اگر تم نے ایسا کچھ سوچا بھی تو اپنے انجام کے بھی ذمہ دار تم خود ہوں گے۔۔۔" وہ وارن کرتی چلی گئی۔۔۔

"مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے۔۔۔" اسنے بھی پیچھے سے ہانک لگائی۔۔۔۔

"مگر یہ جو بے وفا دل ہے نہ کمینہ ہر جگہ بے عزتی کرواتا رہتا ہے۔۔۔" دھیرے سے بڑبڑاتا وہ بھی اسکے پیچھے بڑھ گیا۔۔۔

❤❤❤

اسے جیسے ہی پتہ چلا کہ عالم گاؤں جا رہا ہے پہلے تو بہت تاؤ آیا اس پر کہ اسنے جھوٹے منہ بھی نہیں پوچھا کہ اب تو رشتہ داری بھی ہونے والی ہے اسی واسطہ پوچھ لیتا پھر اس نے بھی اپنی پیکنگ شروع کر دی کہ کیا ہوا اسنے نہیں کہا وہ خود ہی ڈھیٹ بن کے چلا جائے گا پھر باتوں ہی باتوں میں اس سے ٹرین کے بارے میں پوچھ لیا۔۔۔ اب وہ ٹرین میں موجود تھا۔۔۔

"سرپرائز!!!!!" کیبن کا پردہ ہٹا کر وہ بڑے ڈرامائی انداز میں بولا۔۔۔ مگر وہاں موجود عجیب و غریب چہروں کو دیکھ کر کنفیوز ہو گیا۔۔۔ کیونکہ ان کا شمار نہ ہی تو مردوں میں ہوتا تھا اور نہ ہی عورتوں میں۔۔۔

"ہائے رے چکنے بڑا اچھا سرپرائز دیا ہے۔۔۔" ان میں سے ایک نے آنکھ مٹکا کر کہا۔۔۔

"سوری میں غلط کیبن میں آ گیا۔۔۔" وہ معذرت کرتا مڑنے لگا تبھی اسے ایک شوخ سے مخنث نے گھسیٹ کر اپنے بازو میں بٹھا لیا۔۔۔

"کس نے کہا تو غلط کیبن میں آیا ہے۔۔۔ ہمیں تو تیرے جیسے ہی چکنے کی کمی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔" سرخ لپ اسٹک والے مخنث نے کہا۔۔۔ رضوان تو اس افتاد پر بوکھلا گیا تھا۔۔۔

"آپ لوگ غلط سمجھ رہے ہیں میں اس طرح کا نہیں ہوں۔۔" اسنے گھبرا کر وضاحت دی۔۔۔

"تو ہم نے کب کہا تو اس طرح کا ہے۔۔۔" ایک نے اسکا بازو سہلاتے ہوئے کہا تو وہ بدکا جس پر سب نے زور سے قہقہہ لگایا۔۔

"پلیز مجھے جانے دو۔۔" اسنے مری مری آواز میں کہا۔۔ وہ انکے درمیان پھنسا ہوا تھا کیونکہ اسکے دونوں جانب وہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔۔

"جانے کی کیا جلدی ہے پیارے ہمارے ساتھ ہی سفر کاٹ تیری بھی اچھی گزرے گی اور ہمارا بھی کچھ انتظام ہو جائے گا۔ کیوں رجو۔۔" ایک نے آنکھ مارتے ہوئے معنی خیزی سے اپنے ساتھی سے کہا جس کی سب نے ہی تائید کی۔ انکی باتیں سن کر اسکے تو رونگٹے کھڑے ہو رہے تھے۔۔ اگر اسے پتہ ہوتا کہ گاؤں جانا اتنا مہنگا پڑے گا وہ مر کے بھی نہیں آتا۔

"دیکھئے پلیز میں اس طرح کا نہیں ہوں جیسے آپ لوگ سمجھ رہے ہیں۔۔۔ پلیز مجھے جانے دیں۔۔۔" اسنے منت کی۔۔

"اب ایسے ہی تھوڑی جانے دیں گے کچھ تو ہمارا فائدہ ہو۔" ان میں سے ایک نے آنکھیں مٹکا کر کہا۔

"میر ا والیٹ موبائل گھڑی سب لیں لے۔" اسنے فٹ اپنی گھڑی اتارتے ہوئے کہا۔

"تو نے ہمیں کیا بھیکاری سمجھا ہے۔" ایک زرا غصے سے بولا۔

"پھر کیا چاہیے ؟" اسنے فورا پوچھا۔۔ وہ جلد سے جلد انکے چنگل سے نکلنا چاہتا تھا۔۔۔

"ہمیں تو بس کچھ دیر کے لئے تیر اساتھ چاہیے۔۔ تو پھر چل رانی شروع ہو جا۔۔" جس کا نام رجو تھا اسنے ایک کو اشارہ کیا۔۔۔ بس پھر کیا تھا رانی کمر پر دوپٹہ کس کر بیچ میں کھڑی ہو گئی اور "شروع ہو گئی"۔۔۔

"طیب علی پیار کا دشمن ہائے ہائے

طیب علی پیار کا دشمن ہائے ہائے

جو بنے نہ دے سلمہ کو دلہن

طیب علی پیار کا دشمن ہائے ہائے

طیب علی پیار کا دشمن ہائے ہائے

میرے یار کا دشمن ہائے ہائے ہائے

پرانا چاول تو نئی بریانی ہم مڈل میں

دیکھو کیسے مرغی پھڑ پھڑائے

طیب علی پیار کا دشمن ہائے ہائے

طیب علی پیار کا دشمن ہائے ہائے

میرے یار کا دشمن ہائے ہائے"

وہ مزے سے لہک لہک کر گانے کے ساتھ ناچ بھی رہی تھی.. باقی سب بھی اس کا ساتھ دے رہے تھے...

رضوان کی تو ہوائیاں اڑ رہی تھیں..

"منی بدنام ہوئی ڈارلنگ تیرے لئے

آئٹم یہ عام ہوئی ڈارلنگ تیرے لئے

منی کے گال گلابی نین شرابی چال نوابی رے

یہ جھنڈو بام ہوئی ڈارلنگ تیرے لئے

منی بدنام ہوئی ڈارلنگ تیرے لئے

آئٹم یہ عام ہوئی ڈارلنگ تیرے لئے

کیسے اناڑی سے پالا پڑا اجی پالا پڑا

کیسے اناڑی سے پالا پڑا اجی پالا پڑا

بنا روپیہ کے آگے کھڑا میرے پیچھے پڑا

پوپٹ نہ جانے میرے پیچھے

سیفو سے لمبو کھڑا لمبو کھڑا

آئٹم یہ عام ہوئی ڈارلنگ تیرے لئے

منی بدنام ہوئی ڈارلنگ تیرے لئے"

"یااللہ میری عزت کی حفاظت فرما.." اسنے صدق دل سے دعا کی کیونکہ اسے اب اپنی عزت کو خطرہ لاحق ہوا...

اور شاید یہی گھڑی دعا کی قبولیت کی تھی کہ کیبن کا پردہ ہٹا کر کوئی اندر داخل ہوا...

"کیا ہو رہا ہے یہاں؟" آنے والے نے سخت لہجے میں کہا۔۔ رضوان نے دیکھا تو وہ ٹی سی تھا... رضوان فوراً شکر مناتا انکے نرغے سے نکل اس کے پاس آیا اور اسے سارا ماجرا بتایا... تبھی وہاں عالم وغیرہ بھی دوسرے کیبن سے آگئے... ان سب لوگوں نے معاملہ رفع دفع کیا... پھر ٹی سی انکے کیبن کی طرف بڑھا... اسکے پیچھے یہ لوگ بھی چل دیئے..

"تو یہاں کیا کر رہا ہے؟" عالم نے آئبرو چڑھا کر اس سے پوچھا جو بڑا مطمئن لگ رہا تھا..

"جو تو کر رہا ہے.." اسنے اطمینان سے جواب دیا... اور اس سے پہلے کہ عالم مزید کچھ کہتا ٹی سی کے چیخنے کی آواز آئی... وہ سب فوراً اسکی طرف متوجہ ہوئے جو آنکھوں پر ہاتھ رکھے کراہ رہا تھا... پھر ایک سائڈ میں چھپی مہر اور پیپر اسپرے لیے روشنی کو دیکھ کر انہیں سارا معاملہ سمجھ میں آگیا۔۔

"یہ کیا واہیات حرکت ہے؟" ٹی سی غصے سے بولا۔۔ ادھر روشنی مہر کے بجائے ٹی سی کو دیکھ کر بوکھلا گئی۔۔

"ککککچھ نہیں وہ می۔۔۔" وہ ہکلائی۔۔۔

"کیا کچھ نہیں ہاں۔۔ یہ کچھ نہیں ہے۔۔" اس نے اپنی جلتی ہوئی آنکھوں کی طرف اشارہ کر کے کہا۔۔ پھر عالم وغیرہ نے معذرت کرنی چاہی مگر وہ مزید بھڑکتا رہا۔۔

"ایک منٹ آپ سائیڈ میں آیئے ذرا۔۔" جب وہ نہیں مانا تو رضوان نے اسے ایک طرف آنے کا اشارہ کیا۔۔ وہ ان سب کو گھورتا اس کے پیچھے چل دیا۔۔ پھر جب واپس آیا تو وہ نارمل تھا۔۔ اس نے خود ہی ان لوگوں سے معذرت کی جس پر سب حیران ہوئے کہ کیا کایا پلٹ ہوئی۔۔ پھر وہ ان لوگوں کے ٹکٹ چیک کرنے لگا مگر اس دوران وہ گاہے بگاہے روشنی کو عجیب نگاہوں سے بھی دیکھتا رہا کبھی کبھی افسوس سے سر بھی ہلانے لگتا۔۔

"اوئے تو نے کون سا منتر پڑھ کر اس پر پھونکا ہے جو یہ خود ہی معافی مانگ رہا تھا؟" عالم نے رضوان کے کان میں سرگوشی کی۔۔

"تسلی رکھ اس کے جانے کے بعد بتاتا ہوں۔۔۔" اس نے دھیرے سے کہا اور ٹی سی کی طرف متوجہ ہوا۔۔

"افسوس ہوا سن کر مگر اوپر والے کے کام وہی جانے۔۔۔" روشنی کو دیکھتا وہ تاسف سے بولا اور آگے بڑھے گیا۔۔۔

"یہ اسکو ہوا کیا تھا؟" عالم نے فوراً پوچھا۔۔۔

"اور یہ مجھے ایسے کیوں گھور رہا تھا؟" روشنی نے بھی کہا۔۔۔۔

"ہاں رضوان کیا کہا تم نے اس سے۔۔۔" ولید بولا تو سب ہی نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔رضوان نے ایک نظر حاضرین پر ڈالی پھر گلا کھنکھارا۔۔۔

"ویل۔۔۔میں نے اسے صرف اتنا کہا کہ ان محترمہ کا مانسک سنتولن کبھی کبھی بگڑ جاتا ہے جس کی وجہ سے ان سے اس طرح کی نازیبا حرکات سرزد ہو جاتی ہے۔۔سو فی الحال بھی ان کا مانسک سنتولن بگڑ گیا تھا ورنہ عام طور پر یہ بالکل نارمل ہوتی ہیں۔۔" اس نے نہایت مہذب الفاظ میں کہا۔۔۔پہلے تو اس کی بات کسی کے پلے نہیں پڑی پھر جب سمجھ میں آیا تو سب کے چھت پھاڑ قہقہے بلند ہوئے۔۔۔ادھر اس کی بکواس سن کر روشنی کا پارہ چڑھ گیا مگر سب کی موجودگی کا لحاظ کرتے ہوئے اس نے رضوان کو صرف خشمگیں نگاہوں سے گھورنے پر اکتفا کیا جسے اسنے بتیسی کی نمائش کرتے ہوئے قبول کیا۔۔۔

❤❤❤

"چلو کیوں نہ ایک محفل بیت بازی کی ہو جائے۔۔۔" انابیہ نے پرجوش ہو کر کہا۔۔۔اسے شعر و شاعری سے ہمیشہ سے شغف رہا تھا اس لیے اس نے وقت گزاری کے لیے مشورہ دیا۔۔ابھی سب لوگ دوپہر کا کھانا کھا کر فارغ ہو چکے تھے اور سیٹ پر پڑے اونگھ رہے تھے۔۔۔سارے ٹکٹ کنفرم نہیں ہوئے تھے صرف ایک کیبن اور اسکے سامنے کی دو سیٹیں ہی کنفرم ہوئی تھیں۔۔۔اس لئے سب ایسے ہی بیٹھے بیٹھے اونگھ رہے تھے۔۔۔

"ٹھیک ہے پھر شروع کیا جائے۔۔۔"معیز نے کہا تو سب دلچسپی سے متوجہ ہوئے۔۔۔ پھر دو ٹیمیں بن گئیں۔۔ ساری لڑکیاں نیچے والی برتھوں پر بیٹھ گئی تو لڑکے اوپری برتھوں پر براجمان ہو گئے۔۔ ایک طرف عمار، جویریہ، مہرماہ، عالم، روشنی، ایہا، زرناب، عباد تھے تو بقیہ لوگ دوسری طرف۔۔۔ معیز کی ٹیم کا نام "اے" تھا تو عمار کی ٹیم کا نام "بی"۔۔۔ دونوں ٹیموں میں آٹھ افراد تھے۔۔ اصول یہ تھا کہ پہلے کہ شعر سے کوئی بھی لفظ لے کر دوسرے کو شعر کہنا تھا۔۔۔

"آنکھوں میں رہا دل میں اتر کر نہیں دیکھا
آنکھوں میں رہا دل میں اتر کر نہیں دیکھا
کشتی کے مسافر نے سمندر نہیں دیکھا"

ٹیم "اے" سے انابیہ نے شروعات کی۔۔۔

"عرض کیا ہے۔۔۔" دوسری طرف سے جویریہ نے سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"جی ارشاد ارشاد۔۔۔"عمار نے لہک کر کہا۔۔۔

"عرض کیا ہے
کھڑکی سے جھانک کے دیکھا تو رستے پر کوئی نہیں تھا
کھڑکی سے جھانک کر دیکھا تو رستے پر کوئی نہیں تھا
پھر راستے پر جا کر دیکھا تو کھڑکی پر کوئی نہیں تھا"

"واہ واہ واہ۔۔۔"معیز نے سر دھنا۔۔۔ اور باقی سب نے جویریہ کو خشمگیں نگاہوں سے گھورا۔۔۔

"کلکیا ہوا ایسے کیوں دیکھ رہے ہو تم لوگ؟"وہ گڑبڑائی۔۔

"یہ کوئی شعر تھا؟"انابیہ نے بھنویں اچکاتے ہوئے کہا۔۔

"ہاں نہ کتنا شاندار تھا یہ۔۔" وہ خوش ہو کر بولی۔۔۔

"بالکل تمہاری طرح۔۔۔" اس نے دانت پیس کر کہا۔۔۔

"یہ شعر نہیں کاؤنٹ ہو گا شرافت سے دوسرا بولو سمجھے تم لوگ۔۔" اشارہ بولی۔۔۔ جس پر جویریہ نے برا سامنہ بنایا۔۔

"وہ شخص جس نے کبھی میرا گھر نہیں دیکھا

اس شخص کو میں نے کبھی گھر پر نہیں دیکھا"

ٹیم "بی" سے عباد نے انابیہ کو دیکھتے ہوئے کہا تو وہ دانت پیس کر رہ گئی۔۔۔

" کبھی حوصلہ بھی آزمانہ لینا چاہیے

برے وقت میں بھی مسکرا لینا چاہیے

اگر ساتویں دن بھی کھجلی نہ ہو تو

آٹھویں دن معیز اور عمار کو نہا لینا چاہیے "

یہ شعر ٹیم "اے" کی شاریہ کی طرف سے آیا تھا جس پر سب کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔

"یہ کیا بکواس ہے؟" دونوں بیک وقت چیخے۔۔۔

"بکواس نہیں یہ شعر ہے۔۔۔" اس نے مزے سے کہا۔۔۔

"ہم بھی مسکراتے تھے کبھی بے پرواانداز سے

دیکھا ہے آج خود کو کچھ پرانی تصویروں میں "

اب کی بار ٹیم "بی" کی ایہا نے دھیمے لہجے میں گنگنایا۔۔

"نشیلی آنکھیں، دھیما لہجہ، حسن تو قیامت، واللہ!!

ہم فنا ہو جائیں گے خود کو شیشے میں دیکھتے دیکھتے"

یہاں شعر کی ٹانگ ٹیم "اے" کے معیز نے توڑی تھی۔۔

"یہ منہ مسور کی دال۔۔۔ شکل دیکھی ہے کبھی اپنی غور سے۔۔۔" زرناب منہ کے زاویے بگاڑ کر بولی۔۔۔

"چمن سے کبابِ بو آ رہی ہے

لگتا ہے کسی بلبل کا دل جل رہا ہے"

معیز نے اسے چڑایا۔۔۔

"اچھا بس بس اب لڑائی جھگڑا مت شروع کر دینا۔۔" ایہا نے سیز فائر کیا۔۔۔

"عرض کیا ہے۔۔۔

اس قدر ہم سے جھجھکنے کی ضرورت کیا ہے۔۔"

ٹیم "بی" سے عالم نے رک کر داد طلب نظروں سے سب کی طرف دیکھا۔۔

"واہ واہ واہ واہ۔۔۔" سب لڑکوں نے سر دھنا۔۔۔

"اس قدر ہم سے جھجھکنے کی ضرورت کیا ہے

زندگی بھر کا ہے ساتھ اب قریب آ جاؤ"

اس نے اشارہ کو دیکھ کر بڑے اسٹائل سے کہا۔۔۔

"دنیا ہمہ تن گوش ہے آہستہ سے بولو

کچھ اور قریب آؤ کوئی سن نہ رہا ہو"

اسکے جواب میں وہ بے ساختہ بولی۔۔

"اوہہہہ۔۔۔" ان دونوں کی اس درجہ کمیسٹری پر سب نے معنی خیزی انھیں دیکھتے ہوئے ہوٹنگ شروع کردی۔۔۔ سب کی نظریں خود پر محسوس کرکے اشارہ جھینپ سی گئی اس پر متزاد عالم کی نگاہیں۔۔۔

اب ٹیم "بی کی باری تھی۔۔

"ہاں تو عرض کیا ہے۔۔۔" اس بار عمار آگے ہوا۔۔

سب ہمہ تن گوش ہوئے۔۔۔

"توہار چہرہ پھولوا سمان

توہار چہرہ پھولوا سمان

توہار ناک کان بال سب پھولوا سمان

اور پھولوا ہمار بھینسوا کے سمان"

عمار نے بڑے ترنم سے بہاری انداز میں پڑھا تو سب کا قہقہ بلند ہوا۔۔

"یہ بھی نہیں کاؤنٹ ہوگا۔۔ دوسرا پھوٹو۔۔۔" معیز نے بتیسی کی نمائش کرتے ہوئے کہا جس کی سب نے تائید کی۔۔۔

"خود کی باری پر تو سب کاؤنٹ ہوگیا تھا اور اب دوسروں کے ٹائم نہیں کاؤنٹ ہوگا۔۔۔" عمار نے آئبرو چڑھائی۔۔۔

"جانے دو عمار میں کہہ دیتی ہوں۔۔۔" روشنی نے اسے تسلی دی تو سب اسکی طرف متوجہ ہوئے۔۔

"اتنا آہستہ کیا ہے تیری جانب کا سفر

عشق کرنے کے لئے عمر پڑی ہو جیسے"

اب ٹیم "اے" کو شعر کہنا تھا۔۔۔

"سر سری ذکر کیا تھا عشق میں مر جانے کا

اب اسے ضد ہے کہ تم مر کے دکھاؤ ہم کو"

اس طرف سے عالیان نے کہا۔۔۔

"جہاں دیکھو عشق کے بیمار بیٹھے ہیں

ہزاروں مر گئے لاکھوں تیار بیٹھے ہیں

برباد کر کے اپنی تعلیم لڑکیوں کے پیچھے

پھر کہتے ہیں،

مولوی صاحب دعا کیجئے بے روزگار بیٹھے ہیں"

دوسری جانب سے زرناب نے طنزیہ انداز میں جواب دیا۔۔۔

"داستان عشق میں لازوال وفا ہو جاؤ

اگر مسلسل خفا ہی رہنا ہے تو دفع ہو جاؤ"

ٹیم "اے" سے ولید نے لہک کر پڑھا اور سب لڑکوں سے داد وصولی۔۔۔

"عشق کرنا ہے تو پھر درد میں بھی رہنا سیکھو

ورنہ ایسا کرو اوقات میں رہنا سیکھو"

سامنے سے مہرماہ نے بھی فٹ سے کہا تو لڑکیوں نے اسے وکٹری کا نشان دکھایا۔۔۔

"ہم بھی نکلے ہیں تلاش عشق میں

اپنی تنہائیوں سے لڑ کر

پر سردی بہت تھی چائے پی کر واپس آ گئے"

اب آخر میں بلال نے سرد آہ بھر کر پڑھا تو سب اسکی حالت زار پر مسکرا دیئے۔۔۔

❤❤❤

وہ کب سے سونے کی کوشش کر رہی تھی مگر نیند تھی کی آ کے نہیں دے رہی تھی۔۔ اسنے حسرت بھری نگاہوں سے مزے سے سوتی انابیہ کو دیکھا جو اسکے ساتھ ہی برتھ شیئر کر رہی تھی۔۔ سب دو دو کر کے لیٹے تھے۔۔ اسنے خود ہی انابیہ کے ساتھ برتھ شیئر کرنے کی حامی بھری تھی کہ وہ اس سے رات بھر مزے سے باتیں کرے گی اور سفر اچھے سے کٹے گا مگر انابیہ نے اسکے پورے پلان پر پانی کا ٹینک پھینک دیا کیونکہ وہ لیٹتے ساتھ ہی سو گئی تھی اور جویریہ صرف دل ہی دل میں اسے صلواتیں سنا کر رہ گئی۔۔۔ اسنے غصے سے انابیہ کا پیر خود پر سے ہٹایا جو وہ نیند میں بار بار اس پر رکھ رہی تھی۔۔

"یہاں مجھے نیند نہیں آ رہی اور ان محترمہ کو دیکھو کیسے میرا خیال کئے بغیر مزے سے سو رہی ہیں۔۔۔" وہ بڑبڑائی۔۔۔ وہ پھر سے سونے کی کوشش کرنے لگی۔۔ ایک تو اسکے ساتھ کئی مسلے تھے۔۔۔ سب سے پہلا مسلہ یہ تھا کہ اسے ٹرین میں نیند آتی ہی نہیں تھی۔۔ پھر وہ حد سے زیادہ ڈرپوک بھی تھی جس کی وجہ سے طرح طرح کے الٹے سیدھے خیالات اسکے ذہن میں آتے رہتے جو اسے مزید پریشان کرتے۔۔ اس پر مستزاد لائٹ بھی آف تھی اور اس وقت صرف وہی جاگ رہی تھی رات کے تقریبا دو ڈھائی بج رہے ہوں گے ہر سو سناٹا تھا۔۔ ٹرین تیزی سے اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھی۔۔ کبھی کبھی ہوا تیزی سے سرسراتی تو فضا میں ارتعاش پیدا ہوتا پھر خاموشی چھا جاتی۔۔ اسنے پھر سے کروٹ لئے آنکھیں بند کر لی تبھی اچانک ٹرین رکنے لگی۔۔ اسنے آنکھیں کھولی اور لیٹے لیٹے ہی دیکھنے لگی کہ کون سا اسٹیشن آیا ہے۔۔ مگر کھڑکی سے باہر دیکھتے ہی اسکا دل اچھل کر حلق میں آ گیا۔۔۔ کیونکہ ٹرین کسی اسٹیشن کے بجائے کسی سنسان علاقے میں رکی تھی۔۔۔ آس پاس صرف اندھیرا ہی

تھا۔۔ٹرین ایک دم ڈراؤنی آواز کے ساتھ رکی۔۔۔اب اسکی حالت خراب ہونے لگی۔۔اسے ساری ہارر موویز کے کے ڈراؤنے سینز یاد آنے لگے۔۔۔

"انابیہ اٹھونہ۔۔۔"اسنے نہایت دھیمی آواز میں کہا پھر اسکے ٹس سے مس نہ ہونے پر اسے ہلانے لگی۔۔۔

"کیاہے؟کیوں پریشان کررہی ہو۔۔"وہ جھلا کر بولی اور کروٹ بدل کر پھر سو گئی۔۔۔شکر تھا کہ یہ لوگ سب سے اوپری برتھ پر تھے اگر نیچے والی میں ہوتے تو وہ اب تک ملک عدم سدھار چکی ہوتی..پھر اسنے بھی آنکھیں زور سے میچیں اور دعا اور آیتیں یاد کر کے دوہرانے کی کوشش کرنے لگی مگر دعائیں بھی تھیں یاد آ کے نہیں دے رہی تھی... تبھی اسے کسی کے قدموں کی آواز سنائی دی..اسنے ڈرتے ڈرتے برتھ سے نیچے جھانکا مگر اندھیرے میں کچھ دکھائی نہیں دیالیکن قدموں کی چاپ نزدیک آتی جارہی تھی اب اسکی گھگھی بند گئی..اسنے پھر سے انابیہ کو ہلایا جلایا..

"انابیہ اٹھو..یہاں ککککوئی آرہاہے..."وہ ہکلاتی ہوئی بولی..انابیہ کسمسائی مگر اٹھی نہیں...

اب قدموں کی آواز بالکل اسکی برتھ کے پاس آکر رک گئی..اسکا دل اچھل کر حلق میں آگیا...اسنے کنکھیوں سے دیکھا اندھیرے میں کچھ بھی واضح نہیں تھا تبھی اچانک آنے والے کا چہرہ بالکل اسکے سامنے روشن ہوا اور وہ پوری قوت سے چیختی برتھ سے ڈائریکٹ نیچے دھڑام سے گری..

ادھر زرناب جو اسکے سامنے والی برتھ میں تھی چیخ سن کر ہڑبڑائی اور اسی چکر میں وہ بھی نیچے..پھر اسکے بعد زرناب کے بازو میں سوتی مہرماہ جو جگہ خالی محسوس کر کے پھیل کر لیٹنے لگی تھی کچھ زیادہ ہی پھیل گئی اور بھی ان دونوں کے اوپر دھڑ سے گری..شور سن کر کچھ ہڑبڑا کر اٹھے کہ ماشاللہ سے باقی پورا اصطبل بیچ کر سوتے تھے..پھر کسی نے جلدی سے لائٹ آن کی....

"یہ یہاں رات کے اس پہر تم لوگ کونسا گیم کھیل رہی ہو؟" ان تینوں کو ایک دوسرے پر سوار دیکھ کر اشارہ نے آنکھ ملتے ہوئے کہا...

"آہ..... اٹھو میرے اوپر سے کیا مجھ پر چڑھی سو رہی ہو.." اسے ٹس سے مس نہ ہوتا دیکھ کر مہر کے نیچے دبی زرناب کراہی... پھر ایبہا نے اسے اٹھنے میں مدد دی...

"ہوا کیا تھا؟" روشنی نے پوچھا...

"پتہ نہیں.. میں موبائل میں ٹائم دیکھ رہا تھا جبھی اچانک یہ محترمہ چیختی ہوئی نیچے دھڑام پھر بیک ٹو بیک ان دونوں نے بھی ان محترمہ کی تقلید کی..." بلال نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا..

"تم دونوں کیا کر رہی تھیں؟" ایبہا نے پوچھا...

"کچھ نہیں میں تو جویریہ کی آواز سن کر اٹھی تھی پھر اسے دیکھنے کے لئے جھکی تو گر گئی اٹھنے لگی تھی کہ یہ میڈم اوپر سے کسی آسمانی آفت کی طرح نازل ہو گئیں..." زرناب مہر کو گھورتی ہوئی بولی...

"یہ اسے کیا ہوا؟" مہر زرناب کو نظر انداز کئے جویریہ کو دیکھتے ہوئے بولی کہ وہ ابھی تک ویسے ہی اوندھی پڑی..

"خدانخواستہ مارے خوف کے چل تو نہیں بسی.. ویسے بھی کب سے میرا دماغ خراب کر رہی تھی..." انابیہ بھی اٹھ کر تشویش سے بولی...

"اللہ نہ کرے..." بلال کی زبان بے ساختہ پھسلی... سب نے اسے چونک کر دیکھا تو وہ خفیف سا ہو گیا...

"جویریہ اٹھو..." انابیہ اسے اٹھانے لگی مگر اس پر کوئی اثر نہیں ہوا..

"یہ ایسے نہیں اٹھے گی.. بلال جو پانی کی بوٹل تمہارے ہاتھ میں ہے نہ اسے اسکے اوپر انڈیلو..." اسنے بلال سے کہا.. وہ جھجھکتے ہوئے وہیں زمین پر بیٹھ گیا اور جویریہ کے اوپر پانی کے چھپاکے مارنے لگا مگر وہ پھر بھی ٹس سے مس نہ ہوئی.. اب انہیں تھوڑا تشویش ہوئی...

"جویریہ اٹھو یار..." انابیہ پریشانی سے بولی.. اب اسے رہ رہ کر خود پر غصہ آرہا تھا کہ اسکی بات ایک بار اگر سن لیتی تو کیا ہو جاتا... تبھی اچانک جویریہ کراہتی ہوئی اٹھی... اسکی نظر سب سے پہلے بلال پر پڑی جو فکرمندی سے اسے دیکھ رہی تھا.. پھر اسے یاد آیا کہ اچانک موبائل کی روشنی میں بلال کا چہرہ دیکھ کر وہ ڈر گئی تھی اور اسی وجہ سے گر گئی تھی.. اسے بے اختیار غصہ آیا... وہ فوراً اٹھی اور بلال کو ایک جھٹکے سے کالر سے پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کیا...

چٹاخ!!!!!!

"تم سمجھتے ہو کیا خود کو ہاں.. میں ڈرتی ہوں تو کیا مطلب تم میری اس کمزوری کا فائدہ اٹھا کر مجھے ڈراؤ گے.. یہ بہت ہی گھٹیا حرکت تھی.." اسنے نہایت غصے سے اسے تھپڑ مارتے ہوئے کہا...

سب اسکے اس اقدام سے شوکڈ رہ گئے...

"جویریہ دماغ ٹھیک ہے تمہارا؟" ایہا کو جیسے ہی ہوش آیا اسنے جویریہ کا ہاتھ بلال کے کالر سے ہٹایا.. اسنے ہاتھ تو ہٹا لیا مگر پھر بھی غصے سے بلال کو دیکھتی رہی.. ادھر بلال بھی صدمے سے چور اسے ہی دیکھ رہا تھا اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ جویریہ نے اس پر ہاتھ اٹھایا ہے وہ بھی بلاوجہ... پھر وہ شکوہ بھری نظروں سے اسے دیکھتا کیبن سے باہر نکل گیا...

"یہ کیا کیا ہے تم نے؟ کچھ پتا بھی ہے.." مہرماہ نے اسے غصے سے جھنجھوڑا...

"ہاں تو وہ اسی لائق تھا.." اسکے ہاتھ جھٹکتی وہ بولی..

"کیوں اسنے ایسا کیا کر دیا جو اس لائق تھا..." اشارہ نے بھی غصے سے کہا...

"اسنے ڈرایا تھا مجھے اور سب جانتے ہیں مجھے کتنا ڈر لگتا ہے..." اسنے وجہ بتائی...

"دل تو کر رہا ہے تین چار تمہیں بھی جڑ دوں اور سن لو میڈم اسنے نہیں ڈرایا تھا تمہیں بلکہ تم خود اپنی الٹی سیدھی سوچوں اور وسوسوں سے ڈری تھیں... اسے تو پتا بھی نہیں تھا کہ تم یہاں لیٹی ہوئی ہو... لے کر بغیر کسی تصدیق

کے پھولن دیوی بنی اسے تھپڑ جڑ دیا.. اتنی ہی پھولن دیوی تھیں تو ڈرنا ہی نہیں چاہئے تھا..." انابیہ نے تو کلاس ہی لے ڈالی...

"لیکن ڈری تو اسی کی وجہ سے نہ..." اسنے اپنا کمزور سا دفع کیا...

"اچھا الٹا چور کو توال کو ڈانٹے.. اسکی وجہ سے ڈریں تو اسے تھپڑ دے مارا.. لیکن اس سے پہلے کبھی تم نے انابیہ وغیرہ کو تو نہیں مارا حالانکہ ان لوگوں نے تمہیں باقائدہ پلاننگ سے ڈرایا ہے...؟" روشنی استہزا سے بولی..

"مجھے غصہ آگیا تھا.." وہ مری مری آواز میں بولی..

"اس سے پہلے کیوں نہ آیا.. آج ہی بہادری دکھانی تھی.. اچھا ہوا کہ اسنے بدلے میں دو چار نہیں جڑیں ورنہ کیا عزت رہ جاتی تمہاری.. اسے تو تم نے سب کے سامنے شرمندہ کر دیا.." مہر نے تاسف سے کہا...

"اچھا تھا اگر وہ بھی دو چار جڑ دیتا ساری عقل ٹھکانے آجاتی.. پسند کرتا ہے تو محترمہ کے بھاؤ ہی نہیں ملتے.." زرناب بھی طنزیہ انداز میں بولی...

"اب اس میں یہ پسند کرنے والی بات کہاں سے آگئی.." اسنے آئبرو چڑھا کر کہا...

"کیوں نہیں آئے گی.. اسی وجہ سے وہ تمہارا لحاظ کر گیا ورنہ کوئی اور ہوتا تو بتاتا اچھے سے... مجھے تو شرمندگی ہو رہی ہے.. نہ جانے اب اس سے نظر کیسے ملاؤ گی..." ایہا اسے دیکھتی تاسف سے بولی...

"اس میں آپ کی کیا غلطی... پھر زرا سا تھپڑ ہی تو مارا ہے وہ بھی زور سے کہاں لگا ہو گا..." اسنے شرمندگی زائل کرنے کے لئے کہا...

"چٹاخ!!!!"

زرناب نے اسکے گال پر طمانچہ رسید کیا...

"دماغ ٹھیک ہے تمہارا کیوں مارا مجھے..." وہ اپنے گال پر ہاتھ رکھتی ہوئی چیخی...

"زراسا تھپڑ ہی تو مارا ہے.. اس میں اتنا چیخنے کی کیا ضرورت ہے..." اسنے طنزیہ انداز میں اسے دیکھتے ہوئے کہا...

"بلاوجہ ہی...." وہ بول ہی رہی تھی جب انابیہ نے اسکی بات کاٹی...

"بلال کو بھی تم نے بلاوجہ ہی مارا تھا اسنے تو کچھ نہیں کہا..."

"اچھا اب ساری بحث سائڈ رکھو کوئی فائدہ نہیں فضول وقت برباد کرنے کا اور ہاں جویریہ تم اس سے معافی مانگو گی..." ایبہا نے مداخلت کی اور جویریہ کو ہدایت دی...

"میں..." وہ اچھلی..

"ہاں ظاہر ہے تم ہی مانگو گی کیونکہ تھپڑ بھی تم ہی نے مارا تھا..." اشارہ بولی...

"میری جوتی مانگتی ہے اس سے معافی.." وہ بدک ہی تو گئی تھی یہ سوچ کر...

"ٹھیک ہے پھر مجھ سے بھی تبھی بات کرنا جب اس سے معافی مانگ لو.." ایبہا نے سختی سے کہا...

"زبردستی اسکی چکر میں مجھ سے ناراض ہو رہی ہیں.. پھر آپ کا سگا وہ ہے یا میں.." وہ چڑ کر بولی...

"مجھے اس سے مطلب نہیں لیکن اگر تم واقعی ہی میری سگی ہو تو اس سے معافی مانگ لو..." اسنے کہا..

"لیکن میں کیسے معافی مانگو گی..." وہ منہ بنا کر بولی..

"جیسے تھپڑ مارا تھا.." انابیہ نے فٹ سے کہا...

"وہ تمہارا کام ہے کہ تم کیسے معافی مانگو لیکن اگر تم نے معافی نہیں مانگی تو پھر یاد رکھنا میں بات تو تم سے کروں گی نہیں اور گھر والوں کو بھی بتادوں گی تمہاری حرکت کا..." ایبہا اسے وارن کرتی اپنی برتھ پر چلی گئی.. اسکے بعد باقی سب بھی اپنی جگہ پر چلیں گئیں اور وہ بھی اپنی جگہ پر لیٹی پر سوچ نظروں سے اسکی خالی سیٹ کو دیکھتی معافی مانگنے کے طریقے پر غور وخوض کرنے لگی.. پہلے اسنے سوچا ابھی جا کر معافی مانگ لے پھر وہی ازلی ڈرپوک پن عود کر آیا.. اس میں اتنی ہمت بالکل نہیں تھی کہ وہ رات کے اس پہر کیبن سے باہر بھی نکلتی کجا کہ جا کر اس سے معافی

مانگتی... پھر کونسا وہ اس سے معافی مانگنے کے لئے مری جا رہی تھی.. مانگ لے گی جب موقع ملے گا... وہ سوچتی ہوئی نیند کی وادی میں اتر گئی...

❤❤❤

"خواب میں کسی نے تیری زبان کاٹ لی ہے کیا؟" اسنے اچانک کہا... یہ لوگ صبح ہی گاؤں پہنچے تھے.. سب سے ملنے کے بعد ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہو کر یہ سب آرام کرنے لگے تھے.. ابھی دوپہر کے وقت یہ لوگ اٹھے تھے.. تبھی فریش ہونے کے بعد عالیان نے اس سے پوچھا...

"نہیں..." وہ بولا..

"تو پھر تونے کوئی منت وغیرہ مانی تھی کیا کہ گاؤں پہنچ کر گونگے ہو جانا ہے..." اسنے سنجیدگی سے پوچھا...

"نہیں یار..." وہ نفی میں سر ہلاتا بولا...

"تو گدھے اتنا چپ چپ کیوں ہے.. جویریہ نے تجھے دھمکی دی ہے کیا تونے اگر کوئی بات کی تو وہ تیری پٹائی کرے گی..." اب کے وہ زرا مزاحیہ انداز میں بولا... اس دفع اسنے کچھ بھی بولنے کے بجائے نفی میں سر ہلایا اور آسمان میں اڑتے پرندے کے غول کو دیکھنے لگا....

"ابے دیکھ جو بھی مسئلہ ہے عزت سے بتا دے یہ نائنٹیز کی ہیروئن کا رول پلے کرنے کی ضرورت نہیں ہے.." وہ تقریباً جھلا کر بولا....

"یار کچھ نہیں ہے تو اینوی ہی بکواس کیئے جا رہا ہے..." اسنے زرا مسکرا کر اسکی تسلی کرانی چاہی...

"تو پھر تیرا یہ بوتھا بانس جتنا کیوں لٹکا ہوا ہے..؟" وہ مطمئن نہیں ہوا تھا...

"تم لوگوں کو آم کے باغ جانا.. ہم لوگ جا رہے ہیں.." اس سے پہلے کہ بلال کچھ کہتا انابیہ نہ جانے کہاں سے ٹپک پڑی جس اسنے شکر منایا کہ عالیان کی پوچھ تاچھ تو بند ہوئی...

"نیکی اور پوچھ پوچھ..." عالیان نے بشاشت سے کہا..

"تو پھر چلیں جناب سب باہر ویٹ کر رہیں ہے.." اسنے کہا اور باہر کی اور چل دی یہ دونوں بھی اسکے پیچھے ہو لئے.

باہر زرناب, جویریہ, معیز, عمار اور شاریہ کھڑے انہیں کا انتظار کر رہے تھے... باقیوں نے آنے سے منع کر دیا تھا... جویریہ اسے دیکھ کر نظریں چرا گئی جو اس سے زرا دور عالیان کے ساتھ لاتعلقی کھڑا تھا.. وہ تھوڑا پسمردہ دکھائی دے رہا تھا جویریہ کو افسوس ہونے لگا اپنی رات والی حرکت پر.. اسنے تہیہ کیا کہ وہ جلد ہی کوئی موقع تلاش کر کے اس سے معافی مانگ لے گی..

"زرناب تمہیں پکا راستہ یاد ہے نہ.." انابیہ نے اسکے قریب آکر پوچھا...

"یاد ہے بھئی.. ٹینشن کیوں لیتی ہو.. جس طرح سیف اینڈ ساؤنڈ لے کر جاؤ گی اسی طرح واپس لاؤ گی..." اسنے تسلی کرائی...

"اسی بات کی تو گارینٹی نہیں کہ ہم سب سیف اینڈ ساؤنڈ واپس آئے گیں.." شاریہ فٹ سے بولی...

" مجھ پر اعتبار نہیں ہے کیا؟" اسنے خفگی سے کہا..

"تمہاری یادداشت پر نہیں ہے..." عمار نے ٹانگ اڑائی...

"تم لوگوں سے تو اچھی ہی ہے جنہیں سرے سے راستہ یاد ہی نہیں ہے..." وہ طنزیہ انداز میں بولی...

"ہاں ہم لوگوں کو اندازا ہے کہ تمہیں کتنے اچھے سے راستہ یاد ہے.. بھولے نہیں ہیں ہم لوگ کہ کس طرح تم نے شارٹ کٹ کے چکر میں لانگ سے بھی بڑا کٹ پیدل چلوایا تھا اس پر کئی گھنٹوں کی گمشدگی پر گھر والوں کی لعن طعن اور سزا الگ..." جویریہ نے اسے پچھلے کسی واقعہ کا حوالہ دیا...

"تب مجھے اتنی عقل کہاں تھی..." اسنے فورا کہا..

"وہ تو ابھی بھی نہیں ہے..." عالیان اور معیز نے بیک وقت کہا تو سب کا قہقہہ بے ساختہ تھا.. سب کے ہنسنے پر زرناب ان دونوں کو کڑے تیوروں سے گھورنے لگی..

"معیز تمہیں تو اچھے سے بتاتی ہوں کچھ زیادہ ہی پر نکل آئیں ہے تمہارے یہاں آکر.." وہ اسکی طرف لپکی.. معیز پہلے ہی سے ہوشیار تھا... اسے منہ چڑاتا سب کے پیچھے چھپنے لگا... زرناب بڑبڑاتی اسے پکڑنے لگی..

"یہ کیا ہو رہا ہے بھئی..." عباد باہر سے آیا تو انہیں دیکھ کر بولا...

"جنات کی سنگت کا اثر ہے..." انابیہ ادھر ادھر دیکھتی لاتعلقی سے بڑبڑائی..

"ظاہر ہے اتنے سالوں سے رات دن ساتھ رہے گے تو اثر تو آئے گا ہی نہ..." عباد کی سماعت سے اسکی بڑبڑاہٹ مخفی نہیں رہ سکی تھی تبھی وہ جواباً بولا...

"مطلب کیا ہے اس بکواس کا..." وہ پوری اسکی طرف گھوم کر بولی...

"مجھ سے کچھ کہا؟" اسنے تجاہل سے خود کی طرف اشارہ کیا...

"نہیں تو میں بھوتوں سے بات کر رہی تھی..." وہ طنزیہ لہجے میں بولی...

"پھر تو کنٹینیو کریئے میں نے ڈسرب کر دیا ہو گا.." اسنے اطمینان سے کہا اور دوسری طرف رخ کر لیا..

"تم سمجھتے ہو کیا خود کو ہاں..." اسکے یوں کرنے پر وہ آگ بگولہ ہوئی... مگر اس نے کوئی جواب نہیں دیا زرناب اور معیز کو یوں دیکھتا رہا جیسے یہ بہت ضروری کام ہو..

"میں تم سے بات کر رہی ہوں.." وہ اسکے ایک دم سامنے کھڑی ہو کر بولی...

"اوہ... اچھا مجھے لگا شاید ابھی بھی بھوتوں سے گفتگو کا سلسلہ جاری ہو..." اسنے چونکنے کی اداکاری کی...

"تم مجھے بے وقوف سمجھتے ہو یا میری شکل پر پاگل لکھا ہوا ہے.." وہ غصے سے بولی..

"اب تم خود ہی کہہ رہی ہو تو میں کیوں انکار کروں..." اسنے بے نیازی سے کہا...

"انابیہ چلنا ہے یا یونہی بحث کرتی رہو گی.. "انکی بحث سے جویریہ اکتائی...

"کہاں جارہے ہو تم لوگ ؟"عباد نے پوچھا..

"آم کے باغ.. آپ نے چلنا ہے ؟" بتانے کے ساتھ اسنے پوچھ بھی لیا...

"ہاں ضرور چلنا ہے.. "وہ بولا اور مزے سے انابیہ نے تاثرات دیکھنے لگا جو اسکے جانے کا سن کر بگڑ گئے تھے...

تب تک زرناب اور معیز کی لڑائی سورٹ آوٹ ہو چکی تھی پھر سب رسک لیتے ہوئے زرناب کی قیادت میں آگے بڑھنے لگے...

"اب کتنا وقت لگے گا... " مسلسل بیس پچیس منٹ سے چلتے ہوئے عالیان نے جب باغ کے کوئی آثار نہیں دیکھے تو ہانپتے ہوئے پوچھا..

"بس پہنچ گئے... "زرناب نے کہا...

"تمہارے یہاں انویزیبل ہوتے ہیں کیا آم کے باغ.. "آس پاس نظر دوڑاتے ہوئے اسنے طنز کیا...

"نہیں دراصل بات یہ ہے کہ وہ صرف آنکھ والوں کو دکھتے ہیں... آنکھ اور عقل کے اندھوں کو نہیں.. "زرناب نے بھی اسی انداز میں جواب دیا...

"اچھا تو آنکھ والی محترمہ کہاں ہیں وہ باغ ؟"اس نے استفسار کیا...

"وہ سامنے دکھ رہیں ہے نہ جہاں لائن سے سارے آم کے پیڑ لگے ہوئے ہیں.. وہی ہیں ہمارے باغ.. "زرناب نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا... ان سب نے اسکی تقلید میں دیکھا تو انکی آنکھیں باہر کو آنے لگیں کیونکہ اتنی دور سے وہ صرف محسوس کئے جاسکتے تھے کہ وہ آم کے پیڑ ہیں... وہاں تک پہنچنے میں انہیں تقریباً پندرہ بیس منٹ مزید لگتے...

"اتنی دووووورررررر..... "سب کراہے....

"اب چلو بھی ورنہ اور بھی وقت لگے گا... "انابیہ نے کہا تو سب نے پھر سے اپنے قدموں میں چابی بھری اور جس طرف زرناب نے اشارہ کیا تھا چل پڑے... لڑکیاں تو باتیں کرتی ہوئی دھیرے دھیرے چلنے لگیں مگر لڑکے تیز تیز قدموں سے آگے بڑھنے لگے شاید انہیں پہنچنے کی جلدی تھی....

"واؤ یار کتنی اچھی کیریاں دکھ رہی ہیں.. "عالیان نے کہا.. وہ لوگ باغ میں پہنچ گئے تھے اور اسے توصیفی نظروں سے دیکھ رہے تھے.

"ہاں دکھ تو اچھی رہی ہیں چلو ٹیسٹ کر کے دیکھتے ہیں. "بلال بولا وہ اب زرا باہر کی ہوا کھا کر اپنی جون میں لوٹنے لگا تھا.

"پھر دیری کس بات کی. "عباد نے ان کا ساتھ دیا اور سارے لڑکے پتھر اٹھا کر کیریوں کا نشانہ لینے لگے. ابھی ان لوگوں نے پتھر پھینکا ہی تھا کہ ایک بکری باغ میں گھس آئی جسے یہ لوگ کچھ پتے کھلانے لگے مگر عالیان اسے چھوڑ کر پھر سے نشانہ لگانے لگا... اسکا نشانہ ٹھیک لگا تھا ایک بڑی سی کیری پٹ سے نیچے گری تھی.. وہ جھک کر اسے اٹھانے لگا تبھی اسنے ایک آدمی لاٹھی لئے ہوئے اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا... اس آدمی نے جب عالیان کو اپنی طرف دیکھتا پایا تو اسے لاٹھی سے اشارہ کیا...

"ابے بھاگو سب.. ہم لوگ غلط باغ میں گھس گئے ہیں.. "وہ کیری چھوڑ چھاڑ کر گھبرا کر بولا...

"تجھے کیسے پتا؟ تو کون سا پہلے آچکا ہے.. "بلال نے پتے بکری کے آگے کئے اور اسے دیکھا..

"ابے گدھے دیکھ پیچھے وہ آدمی لاٹھی سے اشارہ کر رہا ہے.. اب دیکھ ہماری طرف ہی آرہا ہے... "عالیان نے پریشانی سے دانت پیستے ہوئے کہا اور اس جانب اشارہ کیا جہاں وہ آدمی تھا... وہ اب انہیں لاٹھی دکھاتے ہوئے کچھ کہہ بھی رہا تھا مگر وہ ان لوگوں کے سر پر سے گزر رہا تھا کیونکہ وہ زرا دور تھا اوپر سے وہ لوگ اسکی زبان سمجھنے سے قاصر تھے...

"ابے ہاں یار.. نکلتے ہیں یہاں سے ورنہ پھر اسکی لاٹھی ہو گی اور ہماری باڈی..." بلال بھی گبھرایا اور یہ دونوں بغیر کسی طرف دیکھے سرپٹ اس جانب دوڑنے لگے جہاں سے آئے تھے انکا ساتھ بکری نے بھی دیا شاید اسے بلال کچھ زیادہ ہی بھا گیا تھا... اب پیچھے سے عباد انہیں آوازیں ہی دیتا رہ گیا وہ زرا تفصیل سے باغ کا جائزہ لینے لگا تھا اس لئے اسنے انکی باتیں نہیں سنیں تھیں..

"اوے یہ بکری کس خوشی میں ہمارا ساتھ دے رہی ہے..." بکری کو ساتھ دیکھ کر بلال بولا...

"اسکی مرضی.. تو یہ دیکھ وہ آدمی آرہا ہے یا نہیں..." عالیان نے کہا..

"یار یہ آدمی ابھی بھی ہمارے پیچھے آرہا ہے.." بلال نے بھاگتے ہوئے مڑ کر دیکھا تو پریشانی سے کہا...

"یہ گاؤں والے تو بڑے ہی کم ظرف ہیں یار ایک کیری توڑنے پر دوڑا رہے ہیں.." عالیان بھاگتے ہوئے بولا..

"یہ تم لوگوں نے انڈیپینڈنس ڈے پر میراتھون میں پارٹیسیپیٹ کیا ہے کیا؟" انابیہ نے ان دونوں کو دیکھا جو انکے پاس رک کر ہانپ رہے تھے...

"وہ آدمی لاٹھی لئے ہمارے پیچھے آرہا ہے.." بلال نے کہا...

"کیوں؟" زرناب نے پوچھا..

"وہ کیری توڑی ہے نہ اسکے باغ کی اس لئے.. ویسے آپ لوگوں کے گاؤں والے بڑے ہی کنجوس ہیں.. ایک ہی کیری توڑی تھی اور وہ بھی نصیب نہیں ہوئی.." عالیان منہ بنا کر بولا...

"وہ باغ ہمارے ہیں پھر وہ کیوں دوڑانے لگا تم لوگوں کو.." زرناب نے تنک کر کہا...

"پاگل کتے نے کاٹا تھا اس لئے..." وہ جھلا کر بولا..

اتنے میں وہ آدمی بھی قریب آگیا... پھر اسنے اپنی زبان میں ان سے کچھ کہا جو عالیان وغیرہ کے سمجھ میں نہیں آیا البتہ اس کی ساری بات سن کر یہ سب ہنس پڑے پھر وہ آدمی انہیں کچھ کہے بغیر بکری کو لئے واپس چلا گیا مگر یہ دونوں نا سمجھی سے باقی سب کو دیکھنے لگے۔۔۔

"اس نے کیا کہا جو تم لوگ ہنس رہے تھے اور پھر یہ بکری کو کیوں لے کر گیا؟" عالیان الجھ کر بولا۔۔۔

"کیونکہ وہ بکری اسی کی تھی۔۔۔" معیز نے کہا۔۔۔

"تو پھر وہ لاٹھی لئے ہمارے پیچھے کیوں بھاگ رہا تھا؟" بلال کنفیوز ہوا۔۔۔

"وہ آپ لوگوں کے نہیں اپنی بکری کے پیچھے آرہا تھا۔۔ اس نے پہلے آپ لوگوں سے کہا کہ بکری کو اسکی طرف ہانک دے مگر آپ لوگ سمجھے ہی نہیں۔۔ اس لئے وہ خود ہی آنے لگا جس سے آپ لوگ کو لگا کہ وہ آپ کے پیچھے آرہا ہے۔۔" شاریہ نے تفصیل سے اسے بتایا۔۔۔

"ویسے مجھے اندازہ نہیں تھا کہ آپ لوگ اتنے ڈرپوک ہونگے۔۔۔" عمار مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا۔۔۔

"بات ڈرنے کی نہیں ہے۔۔۔ ایکچولی نئی جگہ کی وجہ سے ہم لوگوں نے سوچا کہ پنگے نا ہی لیں تو بہتر ہے۔۔ فضول میں بدمزگی ہوتی۔۔ ورنہ ہم بھی کسی سے کم نہیں ہیں.." عالیان نے بڑائی ماری...

"جی اسکا اندازہ تو آپ لوگوں کو بھاگ کر آتے ہوئے دیکھ کر ہو گیا تھا..." زرناب نے طنزیہ اندازامیں کہا...

"وہ تو ہم لوگ اس لئے بھاگ کر ادھر آئے تھے کہ سارا معاملہ سب کے سامنے سورٹ ہو جائے... کیوں خوامخواہ کسی غریب کی پٹائی ہو..." وہ زرا کھسیا کر بولا...

"جی صحیح کہا خوامخواہ تم دونوں کی پٹائی ہو جاتی.. اچھا ہوا ادھر آگئے..." زرناب مزے سے اسے جواب دے رہی تھی اسے عالیان کی کھسیاہٹ مزہ دے رہی تھی..

"میں اپنی نہیں اس آدمی کی بات کر رہا تھا..." وہ جھلا کر بولا...

"اچھا... اب آگے بڑھو بھی یا آج کی تاریخ میں باغ نہیں پہنچنا ہے... "زرناب کے زبان کھولنے سے پہلے ہی انابیہ بول پڑی.. اسکی بات سن کر سب نے اپنے قدم بڑھا لئے.. عالیان بھی سب کا ساتھ دینے لگا جب اسے منہ چڑاتی زرناب آگے چلی گئی اور وہ پیچھے دانت پیس کر رہ گیا...

❤❤❤

"یار چلو نہ پلیز... تم لوگ تو جانتی ہی ہو میرا جنون ہے وہ... "اسنے منت کی....

"دماغ ٹھیک ہے تمہارا پھر کوئی اجازت بھی نہیں دے گا.. "زرناب بولی...

"ہاں تو اجازت لے بھی کون رہا ہے.. کہیں اور کا کہہ کر نکل جائیں گے... "اسنے جھٹ آئیڈیا پیش کیا..

"اگر کسی کو بھنک بھی پڑ گئی نہ تو خیر نہیں ہے سب کی... "جویریہ نے کہا...

"بھنک پڑے گی تو نہ.. اب پلیز چلو نہ.. "وہ بولی...

"کیوں سب سلیمانی ٹوپی پہن کر جائیں گے جو پتا نہیں چلے گا.. "مہر نے طنزیہ اندازا میں کہا...

"وہ میرا کام ہے اس کی ٹینشن نہ لو کسی پتا نہیں چلے گا.. اب تو ریڑی ہو نا سب... "انابیہ نے خوش ہو کر پوچھا..

آج انہیں گاؤں آئے دوسرا دن تھا جب اسے ٹیوب ویل میں نہانے کا شوق ہوا جو اسکا جنون تھا بچپن میں تو گاؤں آتے ہی وہ ٹیوب ویل میں چھلانگ لگاتی تھی.. باقی سب بھی اسکا دیتیں تھیں مگر اب سب ماشاللہ سے کافی بڑی ہو چکی تھیں اور اب لڑکیوں کو جانا منع بھی تھا... اس لئے ان لوگوں نے انکار کر دیا تھا مگر انابیہ انہیں منانے کی کوشش کریں رہی تھی...

"اور وہ پھوپھا ان کا کیا کرو گی انہیں کون سی سلیمانی ٹوپی پہناؤ گی.. وہ تو ٹیوب ویل کے ایک کلو میٹر میں بھی کسی لڑکی کو دیکھ لیں گے تو اسے سیدھا گھر کا راستہ دکھائیں گے... "ایہا نے سب سے اہم بات کی طرف توجہ دلائی...

ٹیوب ویل انکے کزن پھوپھا کا تھا جو کافی سخت مزاج تھے لڑکیوں کے معاملے میں.. انہیں لڑکیوں کا یوں کھیتوں یا

باغوں وغیرہ میں گھومنا پھرنا پسند نہیں تھا.. ٹیوب ویل باغ اور کھیتوں کے بیچ تھا جہاں وہ کام کرتے تھے.. وہ تقریباً چوبیس میں سے بیس گھنٹے تو وہاں ہوتے ہی تھے اور انکی موجودگی میں لڑکیوں کا وہاں جانا تقریباناممکن تھا اس لئے ایہانے انابیہ کو وارن کیا...

"انکی طرف سے بے فکر رہو ابھی ابھی دیکھ کر آرہی ہوں وہ ابھی "کان پور" کے لئے نکلے ہیں... اور اندازہ کرلو اگر ابھی نکلے ہیں تو واپسی رات سے پہلے نہیں ہوگی.. سو انکے نام کی تلوار ہٹی.. اب اگر کسی کو کوئی اور ایشو نہ ہو تو نکلیں... "انابیہ نے اطمینان سے پوچھا...

"پھر اگر وہاں پہلے سے کوئی ہوا تو کیا کریں گے... "اشارہ نے نیا ایشو اٹھایا...

"کوئی نہیں ہوگا اس وقت کیونکہ یہ گاؤں ہے شہر نہیں جہاں دیر تک نہایا دھویا جائے ابھی ظہر بھی ہو چکی ہے اور اب تک سارے مرد حضرات نہادھو کر فارغ ہو چکے ہوں گے.. "وہ فٹ سے بولی تو سب راضی ہوگئیں کہ اب انہیں کیا مسئلہ ہو سکتا تھا سب سے بڑا مسئلہ تو سورٹ ہو گیا تھا... پھر سب نے گھر پر اپنی فرینڈ کے یہاں جانے کا بتایا اور ٹیوب ویل کی طرف نکل گئیں... وہاں آکر انہیں جو خدشہ تھا کہ کوئی ہوگا ٹیوب ویل میں وہ بھی ختم ہو گیا تھا کہ صرف وہاں ایک لڑکا تھا جو وہیں کام کرتا تھا جسے ان لوگوں نے رشوت دے کر زبان بندی کے وعدے کے ساتھ رخصت کر دیا.. انابیہ نے اسکے جاتے ہی ٹیوب ویل کا بٹن آن کیا جو وہ جاتے ہوئے آف کر گیا تھا...

"یار بتا نہیں سکتی میں کتنا خوش ہوں ہائے سچی... "انابیہ ایکسائٹیڈ ہو کر بولی اور دھڑام سے ٹیوب ویل میں کود گئی...

"اس کا کچھ نہیں ہو سکتا... "زرناب نے تاسف سے سر ہلایا...

"اسے دفع کرو.. ادھر آؤ امرود کے باغ کے دیدار کئے جائیں.. شاید اکا دکا دکھ ہی جائیں.. "جویریہ بولی تو سب ٹیوب ویل سے لگے امرود کے باغ کی طرف بڑھ گئیں...

"اوے کہاں جا رہی ہو؟ میرا ساتھ تو دو کوئی" پیچھے سے انابیہ نے ہانک لگائی...

"نہیں بھئی یہ تمہارے الٹے سیدھے شوق تمہیں ہی مبارک ہوں... جب تک تم تیریں لگاؤ ٹیوب ویل میں ہم لوگ امرود کے باغ کی سیر کر آئیں... "مہر نے کہا اور آگے بڑھ گئی.. وہ برا سا منہ بناتی اپنے شغل میں مصروف ہو گئی... اسے پانی میں ڈبکیاں مارنے کا بڑا کریز تھا سو وہ ابھی اپنا یہی شوق پورا کر رہی تھی... جب اسے اچانک کچھ آوازیں آئیں... وہ غور سے سننے لگی..

"سوئمنگ پول میں بھی اتنا مزہ نہیں آئے گا جتنا ہمارے ٹیوب ویل میں آئے گا... "معیز بول رہا تھا... اسکی آواز سن کر اسے تسلی ہوئی کہ عمار اور معیز ہی ہیں...

"خیر یہ تو آزمانے کے بعد ہی کہا جا سکتا ہے... "اب بلال کی آواز آئی تو وہ پریشان ہوئی...

"آزمالو واقعی فریش فیل کرو گے... "اس بار عباد کی آواز سنائی دی جو کافی نزدیک آچکی تھی.. وہ تو بری طرح پھنسی تھی کہ نکلتی تو انکی نظروں میں آئے بغیر ممکن نہیں تھا.. جو وہ ہرگز نہیں چاہتی تھی.. اور ٹیوب ویل میں بھی اب نہیں رہ سکتی تھی کہ یہ لوگ آ رہے تھے... وہ اسی کشمکش میں تھی کہ یہ لوگ آ گئے... وہ فوراً گڑاپ سے پانی میں گھسی کہ یہ لوگ دیکھ نہ لیں..

"آپ لوگ انجوائے کریں.. ہم لوگ جب تک کسی مٹیارن کو تاڑتے ہیں... "عمار نے شوخی سے کہا...

"اوہو... "سب نے معنی خیزی سے بولے..

"اوکے میں بھی زرا اسکی مدد کر دوں... "معیز آنکھ مارتے ہوئے بولا اور عمار کے ساتھ چلا گیا... ادھر انابیہ پانی میں سانس روکے بیٹھی تھی.. اسے پانی میں سانس روکنے کی عادت بچپن ہی سے تھی اس لئے ابھی کوئی مسئلہ نہیں ہوا مگر وہ زیادہ دیر سانس روک کر بھی نہیں رہ سکتی تھی اسے اب سب کے ساتھ خود پر بھی غصہ آنے لگا کہ ضرورت ہی کیا تھی آج آنے کی کسی اور دن آ جاتی..

یہاں بلال اور عالیان اپنی شرٹس اتار کر پانی میں کود گئے... انکے کودتے ہی انابیہ جو پہلے ہی پریشان تھی اسنے بوکھلا کر اپنا سر باہر نکالا.. اب عالیان اور بلال جو ابھی ڈھنگ سے گیلے بھی نہیں ہوئے تھے.. انابیہ کو وہاں دیکھ کر وہ لوگ بھی بوکھلائے...

"لاحولا ولا قوت..." انہیں بغیر شرٹ کے دیکھ کر اسنے فورا اپنا رخ موڑا... تبھی انہیں بھی اپنے نیم برہنہ جسم کا خیال آیا... وہ لوگ ہڑبڑاتے ہوئے باہر نکلے اور اپنی شرٹس لے کر وہاں سے نو دو گیارہ ہو گئے...

"تم یہاں کیا کر رہی تھیں؟" عباد نے اس سے پوچھا جو ابھی بھی پانی میں رخ پھیرے کھڑی تھی...

"کھانا بنا رہی تھی..." وہ اسکی طرف مڑ کر بولی...

"مطلب!!" اسنے کنفیوز ہو کر اسے دیکھا...

"اب یہ ٹیوب ویل ہے تو ظاہر ہے اس میں جو کرتے ہیں وہی کروں گی نہ.. کچھ اور تو کرنے سے رہی.." وہ تنک کر بولی...

"تم اگر سیدھے سے جواب دے دو گی تو زبان گھس نہیں جائے گی.." اسنے کہا...

"میری مرضی میں کیسے بھی بولوں.." مجال ہے جو وہ کسی بات کا صحیح جواب دیدے...

"لیکن یہاں پر لڑکیوں کا آنا منع ہے نہ پھر تم کس خوشی میں یہاں ہو؟ پتا ہے نہ یہاں مرد ہی ہوتے ہیں..." اسنے پیشانی پر بل لئے سوال کیا...

"مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا کیا منع ہے کیا نہیں اور مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے مردوں کی موجودگی میں آنے کا میں اسی وقت آئی تھی جب کوئی نہیں تھا اب مجھے کیا پتا تھا کہ میرا آج کا دن ہی خراب ہے..." اسکی طرف دیکھ کر وہ برا سا منہ بنا کر بولی...

"اگر منہ کے زاویہ بگاڑ کر ہو گیا ہے تو یہاں سے نکلو اس سے پہلے کے کوئی اور بھی آجائے..." وہ طنزیہ لہجے میں بولا...

"جا ہی رہی ہوں زیادہ میرے ابا بننے کی کوشش نہ کرو.." اس سے کہتے ہوئے وہ دوپٹہ اچھے سے لپیٹ کر باہر نکل آئی...

"اب سیدھے گھر کی راہ لو اور ہاں پیچھے کے دروازے سے جانا..." اسنے تنبیہ کی...

"اتنی عقل ہے مجھ میں اس لئے اپنی فری ایڈوائز اپنے پاس ہی رکھو..." وہ چڑ کر کہتی اسکے سائیڈ سے نکلنے لگی...

"اگر عقل ہی ہوتی تو یہ نوبت نہ آتی...." اسنے طنز کیا...

"تم کہنا کیا چاہتے ہو ہاں..." وہ تنک کر پلٹی تھی اور اسی چکر میں وہ لڑکھڑائی پھر اس سے پہلے کہ وہ چکنی زمین پر پھسلتی ہوئی ٹیوب ویل میں گرتی عباد نے فوراً اسے اپنی طرف کھینچا وہ سیدھے اسکے سینے سے آلگی.. اسے اپنے حصار میں محسوس کر کے عباد کے دل کی دنیا ہی بدل گئی کہ ایک نازک وجود اسکی بانہوں میں تھا اس پر اسکا ہوش ربا سراپا.. اسکے دل کی کیفیات عجیب ہونے لگیں جنہیں وہ خود سمجھنے سے قاصر تھا.. اسکا دل بے ہنگم انداز میں دھڑکنے لگا.. انابیہ بھی اس افتاد پر بوکھلائی اس پر مزید عباد کے دل کی دھڑکنیں جو وہ بآسانی سن رہی تھی.. جب اسکا دل بھی معمول سے ہٹ کر دھڑکنے لگا... اسنے گھبرا کر اپنا سر اٹھایا.. نظریں اٹھا کر اسے دیکھا جس کے دیکھنے کا انداز ہی آج جدا تھا.. وہ کنفیوز ہوئی.. وہ عجب ہی تاثرات لئے اسے دیکھ رہا تھا.. اس حالت زار سے وہ گھبرائی اور اس سے الگ ہونے لگی وہ بھی ہڑبڑا کر اپنے حواسوں میں لوٹا جو ابھی بھی کچھ گم سے تھے... وہ فوراً اس سے زرا فاصلے پر ہوا مگر چکنی زمین ہونے کے باعث انابیہ کے ساتھ ہی پھسلتا ہوا ٹیوب ویل میں گرا... اس غیر متوقع صورتحال پر دونوں ہی گڑبڑائے.. اب دونوں کے ہوش و حواس صحیح معنوں میں ٹھکانے آئے ہی تھے کہ انہیں کچھ ملی جلی آوازیں آئیں...

"تم لوگ کس کی اجازت سے یہاں آئیں؟" نہایت سخت آواز انکی سماعت سے ٹکرائی.. لمحے کے ہزارویں حصے میں دونوں کو پتا چل گیا کہ یہ کس کی آواز ہے... دونوں نے بے حد پریشانی سے ایک دوسرے کو دیکھا.. اگر اس طرح اکھٹے ان دونوں کو پھوپھا دیکھ لیتے تو جو طوفان کھڑا ہوتا سو ہوتا اس وقت تو وہ انہیں یہیں زندہ گاڑ دیتے.. وہ لوگ باہر بھی نہیں آسکتے تھے کہ انکی نظروں میں آجاتے ابھی تو جھاڑیوں کی وجہ سے وہ انہیں دیکھ نہیں سکتے تھے.. اب انہیں مہرماہ اور جویریہ بھی دکھائی دیں جو منہ لٹکائے امرود کے باغ سے چلی آرہی تھیں.. ان دونوں نے جیسے ہی انابیہ اور عباد کو دیکھا تو حیرت کی زیادتی سے آنکھ آنکھیں باہر کو نکل آئیں.. تبھی انابیہ نے انہیں اشارہ کیا جسے وہ لوگ سمجھی تو نہیں مگر اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ کہنا کیا چاہ رہی ہے..

"ارے پھوپھا دادا بس بھی کریں کب سے ڈانٹ رہے ہیں.. یہ نہیں کہ ہم معصوموں کی بات بھی سن لیں.. بس ڈانٹے جا رہے ہیں.." مہرماہ فوراً پلٹی اور انکا راستہ روک کر کھڑی ہو گئی.. اسے ڈر تو ان سے کافی سے بھی زیادہ لگتا تھا مگر اب ہمت کر کے بول پڑی... بھئی بہن کی جان کا سوال تھا نہیں بولتی تو اسے اپنی کمینی سی بہن سے ہاتھ دھونا پڑتا جو کہ اتنی جلدی اسے منظور نہ تھا..

"غلطی ہے تم لوگوں کی اسی لئے ڈانٹ رہے ہیں ہم سمجھیں تم..." انہوں نے اسے گھورا جو اچانک ہی بول پڑی تھی...

"آپ کو ڈھونڈنے آئے تھے ہم اب اس میں آپ ہی بتائیے کہاں غلطی ہے ہماری.." اسنے معصوم بن کر کہا...

"اچھا کیوں ڈھونڈنے آئی تھیں؟ اور وہ بھی یہاں؟" انہوں نے بھنویں چڑھا کر پوچھا..

"میں نے سوچا اتنے سالوں بعد ملاقات ہوتی تو کیوں نہ اب ہم لوگ آئے ہیں تو آپ سے گپ شپ کریں اور پھر سبھی کو پتا ہے کہ آپ زیادہ تر یہیں ہوتے ہیں.. یہاں تک کہ سب کا خیال ہے کہ اگر آپ کو پھوپھی دادی کا ڈر نہ ہو تو آپ اپنا بوریا بستر سمیٹ کر یہیں رہیں.." اسکے منہ میں جو آرہا تھا وہ بول رہی تھی.. ساتھ ہی اسنے جویریہ کو

اشارہ کیا کہ وہ کسی طرح ان دونوں کو نکالے جب تک وہ پوپھا جی کو باتوں میں الجھا کر رکھے گی... باقیوں کو پتا نہیں تھا کہ مجرا کیا ہے اس لئے وہ سب مہرماہ کو یوں گھور رہی تھیں گویا اسکا دماغ چل گیا ہو...

"کیا کہا تم نے؟" انہوں نے سختی سے کہا..

"وہ وہ کچھ نہیں بس میں تو وہی کہہ رہی تھی جو لوگ سوچتے ہیں آپکے بارے میں.. آپ ٹینشن نہ لیں لوگوں کا کام ہے بولنا.. ہمیں تو پتا ہے نہ آپ پھوپھی دادی سے نہیں ڈرتے.. آپ خود ہی ماشاللہ سے اتنے ڈراؤنے ہیں کیوں خوامخواہ کسی سے ڈریں گے..." وہ صرف بکواس کئے جا رہی تھی جس کا خود اسے احساس نہیں تھا... ساری لڑکیاں اسکی سلامتی کی دعائیں کر رہی تھیں کہ جس طرح پھوپھا اسے گھور رہے تھے کچھ بعید نہ تھا وہ اپنا ڈنڈا ابھی اس پر چلا دیتے جو وہ ہر وقت اپنے پاس رکھتے تھے...

"وہ میرے کہنے کا یہ مطلب نہیں تھا...." پھر سب کی گھورتی نگاہوں سے اسے اندازہ ہو گیا کہ وہ بہت زیادہ بکواس کر گئی ہے اس لئے گڑبڑا کر بولی...

"تمہیں تو ہم گھر پر آ کر بتائیں گے.. آج ہی شام آتے ہیں.." ڈنڈا اسے سائیڈ ہونے کا اشارہ کر کے وہ بولے...

"ارے آپ میری بات تو سنیں..." وہ ڈھیٹ بنی کھڑی رہی اور بولی... ان سب کو تو واقعی اسکے اسکریو ڈھیلے لگ رہے تھے جو وہ بلاوجہ پھوپھا جی سے پنگا لے رہی تھی...

"تم ہٹ رہی ہو سامنے سے یا ڈنڈا اٹھائیں ہم..." انہوں نے درشت لہجے میں کہا... پھر انہیں واقعی اپنی بات پر عمل کرتے دیکھ کر وہ بدک کر سامنے سے ہٹی اور جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو کا ورد کرنے لگی... پھر انکے پیچھے ہی آتے ہوئے اسنے ڈرتے ڈرتے ٹیوب ویل میں دیکھا.. وہاں دیکھ کر اسکی سانس میں سانس آئی... کیونکہ اس میں کوئی نہیں تھا اور عباد اس میں پیر لٹکا کر بیٹھا تھا مگر انہیں دیکھ کر کھڑا ہو گیا تھا...

"تمہارے پاس کپڑے نہیں ہیں جو ایسے ہی اگھار گھوم رہے ہو..." وہ عباد سے بولے جو ٹراؤزر اور سینڈو کٹ بنیان میں تھا.. انکے سب لڑکیوں کے سامنے اس طرح لتاڑنے پر وہ شرمندہ ہو گیا کہ خدانخواستہ بالکل ہی برہنہ تو نہیں تھا...

"وہ میری شرٹ یہیں رکھی تھی پتا نہیں کہاں چلی گئی.." وہ گڑبڑا کر بولا.. دراصل اسنے اپنی شرٹ انابیہ کو دے دی تھی...

"کیوں اسکے پیر ہیں جو وہ کہیں چلی جائے گی.. میاں ہمیں بھی پتا ہے یہ سب شہری چونچلے ہیں... مگر خبر دار آئندہ اس طرح اگھار نظر آئے.." انہوں نے اسے لتاڑا..

"جی جی آئندہ ایسا نہیں ہو گا..." وہ فوراً بولا کہ کہیں مزید عزت افزائی نہ کر دیں.. اسکے یوں کہنے پر لڑکیوں کی ہنسی نکل گئی جسے ان لوگوں نے بڑی مشکل سے کنٹرول کیا...

"چلو اب تم سب یہاں سے سیدھے گھر جاؤ اور خبر دار جو راستے میں کہیں رکیں تو...." اب انہوں نے سب لڑکیوں کو سختی سے ہدایت کی..

"سیدھے تو نہیں جاسکتے..." مہرماہ کی زبان پھسلی.. سب نے اپنا ماتھا پیٹا کہ آج یہ مار کھائے بغیر یہاں سے نہیں جائے گی...

"وہ میرے کہنے کا مطلب تھا راستے میں لیفٹ رائٹ بھی آتے ہیں اس لئے سیدھے نہیں جاسکتے.. پھر ہم لوگ نکلتے ہیں.. آپ شام میں مت آنا اب ہم لوگ تو جا ہی رہے ہیں..." ان سے کہتے ہوئے آخر میں اس کی زبان میں پھر کھجلی ہوئی مگر جلد ہی اسنے اپنی زبان پر قابو پایا اور وہاں سے ہنڈریڈ کی اسپیڈ میں دوڑ لگا دی... باقی سب بھی اس کے پیچھے ہو لیں.. ادھر عباد نے بھی کھسکنے میں عافیت جانی مگر پھوپھا جی نے اسے پکڑ لیا اور بقول انکے "اگھار گھومنے" کے نقصانات بتانے لگے... وہ بے چارہ کان لپیٹے سننے لگا...

❤❤❤

"مجھے تو لگا آج تم گئیں... "اشارہ نے کہا... سب اس وقت رات کا کھانا کھا کر فارغ ہو کر چائے سے لطف اندوز ہو رہیں تھیں اور دن بھر کی روداد پر تبصرہ کر رہی تھیں..

"ایسے ہی چلی جاتی.. یہ سب تو میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے... "مہرماہ نے بڑھک ماری...

"تو وہاں سے بھاگی کیوں تھیں جب بائیں ہاتھ کا کھیل تھا تو... "انابیہ ترنت بولی...

"تم تو اپنا منہ بند ہی رکھو.. سارے فساد کی جڑ تم ہی ہو. کیا کہہ رہی تھی پھوپھا دادا کان پور گئے ہوئے ہیں رات سے پہلے انکی واپسی نہیں ہو گی ہاں... "وہ اسکی نقل اتارتے ہوئے بولی...

"ہاں تو اس معیز کے بچے نے مجھے یہی بتایا تھا ورنہ مجھے بھی خطروں کے کھلاڑی بننے کا شوق نہیں ہے... "اسنے منہ بنا کر کہا...

"تم تو کہہ رہی تھیں تم نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے.. "جویریہ اسے گھورتے ہوئے بولی...

"تم لوگوں کو اگر بتاتی کہ معیز نے بتایا ہے تم لوگ تو مر کے بھی نہ جاتیں.. پھر مجھے کیا پتا تھا وہ جھوٹ بول رہا ہے... "اسنے وضاحت دی...

"جیسے تم اس معیز کے بچے کو جانتی نہیں.. ایک نمبر کا جھوٹا ہے.. "زرناب کہاں معیز کی برائی کا موقع چھوڑ سکتی تھی...

"یار عمار بہت ہچکی آ رہی ہے لگتا ہے کوئی یاد کر رہا ہے.. "دروازے پر معیز نمودار ہوا اسکے ساتھ عمار بھی تھا..

"لو شیطان کا نام لیا اور وہ حاضر... "شاریہ بولی..

"تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو؟ سونا نہیں ہے کیا؟" ایبہا نے کہا...

"کچھ پوچھنا تھا... "معیز آنکھیں گول گول گھماتے ہوئے بولا...

"بکو..." اشارہ اسے گھور کر بولی...

"آج آپ لوگوں کے باغ اور ٹیوب ویل کا ٹرپ کیسے رہا؟" عمار نے معصومیت سے پوچھا...

"ادھر آؤ تفصیل سے سب بتاتی ہوں..." زرناب نے دانت پیستے ہوئے کہا...

"نہیں ہم لوگ یہیں ٹھیک ہیں.. تم وہیں سے بتادو.. الحمد اللہ ہم دونوں کی سماعتیں کافی تیز ہیں اتنی دور سے بھی سب سنائی دے گا..." معیز دروازے کے باہر کھڑا ہو کر بولا...

"لیکن میری قوت گویائی تھوڑی کمزور ہے.. اس لئے تمہیں یہاں آنا پڑے گا پوری ٹریپ کا احوال جاننے کے لئے.." زرناب نے زبردستی مسکراتے ہوئے کہا...

"ٹریپ کا تو ہم نے لائیو ٹیلی کاسٹ دیکھا ہے کیونکہ باہر پھوپھا جی آئے ہوئے ہیں انہوں تفصیلاً پورا احوال سنایا ہے..." عمار نے مزے سے بتایا... پھوپھا جی کی آمد کا سن کر سب کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں..

"میں سو رہی ہوں کہہ دینا اگر پوچھیں تو..." مہر نے جھٹ لحاف منہ تک کھینچا... باقی سب نے بھی اسکی تقلید کی کہ انہیں سب کے سامنے ذلیل وخوار نہیں ہونا تھا... انابیہ بھی کروٹ بدل کر لیٹ گئی.. اسکی نگاہوں میں دوپہر کے وہی لمحے گھومنے لگے جب وہ عباد کے بے حد قریب تھی.. اسکے بعد سے اسنے عباد کا سامنا نہیں کیا تھا.. ان لمحوں کو سوچ کر ہی اسکے گال تپنے لگے.. اسنے اپنا ذہن اس سمت سے ہٹانا چاہا مگر کوشش کے باوجود بھی وہ منظر اسکی نگاہوں سے نہیں ہٹ رہا تھا.. تھک کر وہ سونے کی کوشش کرنے لگی...

❤❤❤

"یار مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ میرے ساتھ یہ ناروا سلوک کس خوشی میں ہو رہا ہے..." وہ تقریباً جھلا کر بولی..

"کیا ناروا سلوک کیا جارہا ہے تمہارے ساتھ جو یوں کریلے چبا رہی ہو..." اشارہ نے اسے مسکارا لگاتے ہوئے کہا...

"یہ ناروا سلوک نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ ہاں.." اسنے خود کی طرف اشارہ کیا... آج دراصل گلفام بھائی کی مایوں کی تقریب تھی.. اسی سلسلے میں سب تیار ہو رہی تھیں مگر ایبہا پر زیادہ محنت کی جا رہی تھی جو وہ سمجھنے سے قاصر تھی..

"اے لو اتنی محنت سے ان محترمہ کو ہم لوگ تیار کر رہے ہیں اور یہ میڈم ہیں کہ شکر گزار ہونے کے بجائے اتنا برا منا رہی ہیں..." مہرماہ اسکے ہاتھوں میں چوڑیاں ڈالتی ہوئی بولی...

"ہاں تو میں نے کب کہا کہ مجھ پر اتنی محنت ضائع کرو تم لوگ خود ہی زبردستی کر رہی ہو..." ایبہا نے برا سا منہ بنا کر کہا...

"ہمیں بھی کوئی شوق نہیں ہے اپنی محنت ضائع کرنے کا مگر یہ دادی کا حکم ہے اس لئے ٹالا نہیں جا سکتا سمجھیں تم اب چپ کر کے بیٹھی رہو اور اب ہلنا مت..." روشنی نے اسکے ہیئر اسٹائل بناتے ہوئے ڈپٹا...

"یار جتنا تم لوگ مجھے تیار کر رہی ہو نا اتنا تو میں اپنی شادی میں بھی نہیں ہوئی ہوں گی.." وہ اپنا سجا سنورا عکس آئینے میں دیکھتے ہوئے مبالغے سے بولی...

"خیر اب اتنا جھوٹ بولنے کی بھی ضرورت نہیں ہے.." انابیہ اس پر پرفیوم اسپرے کرتی تنقیدی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولی...

"ویسے مجھے بتاؤ گی تم لوگ کہ خود اتنے ماسیوں والے حلیے میں گھوم رہی ہو اور مجھے اتنا لاد اپھندا دیا ہے..." اسنے پریشانی سے اپنے پلازو کو دیکھا جو ییلو اور بینج کنٹراسٹ جارجٹ میں تھا جس پر گولڈن ورک تھا...

"مطلب کیا ہے تمہارا؟ ہاں ماسیوں والے حلئے میں کون ہے؟" سب نے اسے گھورا... سب نے اچھی خاصی موقع کی مناسبت سے ڈریسنگ کی تھی.. ساتھ ہی ہاتھوں میں بھی گجرے ڈالے ہوئے تھے.. مگر ایبہا کو ان لوگوں نے پھولوں کا پورا زیور پہنایا تھا...

"میرا یہ مطلب نہیں تھا... وہ میں کہہ رہی تھی مجھے اتنا تیار کر دیا ہے اور خود یوں ہی سمپل سی ڈریسنگ کی ہوئی ہے..."وہ انکی نظروں سے گڑبڑائی..

"اب ہمارے خصم تھوڑی آرہے ہیں جو اتنی تیاری کریں..."زرناب نے ٹھنڈی سانس بھری...

"کیا مطلب کون آرہا ہے؟"ایہانے چونک کر کہا...

"کوئی نہیں یہ تو ایسے ہی بکواس کر رہی تھی.. تمہیں تو پتہ ہی ہے اسکی عادت کا..."اشارہ زرناب کو گھوری سے نوازتی ایہاسے بولی..

"لیکن یار مجھے بہت عجیب لگ رہا ہے.. اتنے سارے لوگوں کے سامنے کیسے جاؤ گی.. سب دلہن کو چھوڑ کر مجھے گھوریں گے..."اسنے پھر سے بہانا تراشا...

"کوئی نہیں گھورے گا.. اب تم اتنی حسین بھی نہیں ہو سمجھیں..."روشنی نے اسکی بہانے بازی پر آنکھیں دکھائیں...

" لیکن..."وہ اعتراض کا کوئی نیا پہلو ڈھونڈ رہی تھی جب مہر نے اسے ایک چپت رسید کی...

"خبردار جو اب تم نے مزید کوئی بکواس کی تو.. اب شرافت سے باہر چلو.. سبھی تیار ہو کر ویٹ کر رہے ہیں.. صرف تمہاری وجہ سے رکے ہوئے ہیں..."وہ اسے گھرکتی باہر کی جانب چل دی...

"میری وجہ سے..."اسنے سب کو گھورا...

"اچھا بابا.. ہماری وجہ سے اب چلو گی یا ایسے ہی بحث کرتی رہو گی..."انابیہ نے فورا کہا تو وہ سب کو شکایتی نگاہوں سے دیکھتی انہیں کے ساتھ باہر کی طرف بڑھ گئی....

❤❤❤

وہ خود کو کب سے کسی کی نگاہوں کے حصار میں محسوس کر رہی تھی.. پر اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کون اسے دیکھ رہا ہے.. اسنے الجھن بھری نگاہوں سے پورے مجمع کو دیکھ ڈالا مگر ایسا کوئی بھی دکھائی نہیں دیا جس پر شک گزرے کہ وہ اسے گھور رہا تھا پھر یہاں صرف لیڈیز ہی تھیں اسی لئے وہ اور الجھن کا شکار ہو رہی تھی... اب اس سے مزید برداشت نہ ہوا تو وہ سب کے درمیان سے اٹھ کر ایک نسبتاً کونے والے سائڈ پر جانے لگی کہ کسی نے اچانک اسے اپنی طرف کھینچا اور دیوار سے لگا دیا... اسنے چیخنے کے لئے بے ساختہ منہ کھولا جب اسکے منہ پر ہاتھ رکھ دیا گیا... وہ مقابل کے سینے سے لگی مزاحمت کرنے لگی تبھی اسے مخصوص پرفیوم کی مہک آئی.. وہ چونکی اسنے سر اٹھا کر اسے دیکھنا چاہا مگر اندھیرے کے باعث دیکھ نہ سکی.. اسنے ہاتھ بڑھا کر اسکے نقوش محسوس کرنے کی کوشش کی لیکن اسکے ہاتھوں کو پکڑ کر مقابل نے پیچھے کر دیئے.. اسے سامنے والے کی سانسیں اپنے چہرے اور گردن پر صاف محسوس ہو رہی تھی.. اسکی سانسوں کی تپش سے اسکا چہرہ تپنے لگا... تبھی اچانک اسے اپنی گردن پر شعلہ سا محسوس ہوا وہ تڑپ کر رہ گئی مگر خود کو اسکی گرفت سے آزاد نہیں کرا سکی.. پھر اسے اپنی سانسیں رکتی ہوئی محسوس ہوئی کیونکہ وہ جو کوئی بھی تھا اسنے اسکے ہونٹوں پر قبضہ کیا تھا اور اتنی شدت سے کہ اسے سانس لینے میں دشواری ہونے لگی.. اسنے مزاحمت کرنی چاہی مگر مقابل اس سے بے نیاز تھا... پھر اسکی مزاحمت بھی دم توڑ گئی کہ وہ....

وہ پہچان گئی تھی اسے لیکن اچانک اسکی موجودگی سے شاکڈ ہو گئی تھی اور اسکی شدت کے باعث وہ اپنے حواس سے بیگانہ ہو گئی.. پھر اسکی آنکھ کھلی تو اسنے دیکھا وہ بیڈ پر تھی.۔ وہ پیشانی سہلاتی ہوئی یاد کرنے لگی کہ وہ بیڈ پر یہاں کمرے میں کیسے آئی... تو اسے یاد آیا... وہ سب کے ساتھ فنکشن میں گئی تھی تب وہاں جو کچھ بھی ہوا تھا اس کے بعد وہ بے ہوش ہو گئی تھی اور اب یہاں موجود تھی.. اسکی نگاہوں کے سامنے سارے مناظر کسی فلم کی طرح گھومنے لگے... سب یاد آنے پر اسنے اپنے لبوں پر انگلیاں پھیریں پھر تصدیق کرنے کے لئے پہلو میں دیکھا تو وہ اسکی طرف کروٹ لئے کہنی کے بل لیٹا سو رہا تھا.. شاید اسکے ہوش میں آنے کا انتظار کرتے کرتے اسے نیند آ گئی

تھی.. ایہانے اسکا ہاتھ سیدھا کیا اور اس پر لحاف درست کرنے لگی... اسے لگ رہا تھا وہ کئی ہفتوں بعد اسے دیکھ رہی ہے حالانکہ اسے یہاں آئے چار دن ہی ہوئے تھے.. اسے محسوس ہوا کوئی کمی سی تھی جو اسے دیکھ کر پوری ہو گئی.. دل میں خوشگوار سی ہلچل مچی تھی اسے دیکھ کر... اسنے عارفین کی طرف کروٹ لی اور اسکی وجیہہ صورت تکنے لگی.. اسکی نظریں ہی نہیں ہٹ رہی تھیں اسکے وجیہہ چہرے سے جہاں نیند میں بھی بڑی پیاری سی مسکراہٹ تھی.. ایہا کا دل کیا وہ اسکی مسکراہٹ چن لے پھر فوراً ہی اپنی سوچ پر لا حولا ولا و قوت پڑھ کر وہ خود کو سرزنش کرنے لگی مگر پھر اسکی پیشانی پر بکھرے بالوں کو پیچھے کرنے لگی اور لاشعوری طور پر اسکے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی.. اسکی انگلیوں کی حرکت سے عارفین جو ابھی ہلکی نیند میں تھا اسکی نیند اچٹ گئی مگر اسنے آنکھیں نہیں کھولیں.. اسے پتا تھا وہ اسے دیکھ رہی ہے اگر وہ اٹھ جائے گا تو وہ پھر اپنے خول میں سمٹ جائے گی اور نہ جانے کب یہ لمحے میسر ہوں.. اسکے لمس سے ایک سرور سا اسکی رگ و جاں میں سرائیت کر رہا تھا.. وہ یوں ہی دم سادھے لیٹا رہا..

ادھر اسے تکتی ایہا کے دل میں جانے کیا سمائی کہ وہ بے ساختہ اس پر جھکی اور اسکی روشن پیشانی پر اپنی چاہت کا پہلا لمس بخشا.. اسکا لمس محسوس کر کے ایک لمحے کے لئے عارفین کی دھڑکنیں تھمی تھی پھر اسکی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی.. اسنے ہاتھ بڑھایا اور اسے خود سے لگا کر اسکے گرد حصار باندھ دیا.. ایہا اس افتاد پر ہڑبڑائی اسے لگا تھا وہ سو گیا ہے تبھی اسنے ایسا کیا ورنہ وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی... اسنے ڈرتے ہوئے اسکی طرف دیکھا جو محظوظ کن مسکراہٹ سمیت اسے دیکھ رہا تھا اسنے بے ساختہ شرم و خفت سے اپنا سرخ چہرہ اسکے کشادہ سینے میں چھپا لیا...

"آپ نے مجھے مس کیا تھا نہ؟" اسکے بالوں میں انگلیاں پھیرتا وہ پوچھنے لگا.. دل تو اسکا کر رہا تھا اسے چھیڑے تنگ کرے مگر اسکی حالت کے پیش نظر اسنے دل کو چپ کرا دیا..

"نہ نہیں تو.." اس نے فوراً نفی میں سر ہلایا اور اپنے ہونٹوں کو آپس میں بھینچ لیا کہ کہیں دل کا راز زبان پر نہ جائے..

"اچھا میری طرف دیکھ کر بولیں۔۔"وہ اس کا چہرہ ٹھوڑی سے پکڑ کر اوپر کرتے ہوئے بولا۔۔

"کلکیا بولوں۔۔۔"اسنے نظر چراتے ہوئے کہا۔۔۔

"یہی کے آپ نے مجھے مس نہیں کیا ان چار دنوں میں۔۔"وہ زیر لب مسکراتے ہوئے بولا۔۔

"اتنا زیادہ بھی مس نہیں کیا جتنا آپ مسکرا رہے ہیں۔۔"ایہا نے اس کی مسکراہٹ سے چڑ کر کہا۔۔۔ایک تو پہلے ہی شرمندگی ہو رہی تھی اوپر سے اس کی باتیں۔۔۔اس کے انداز پر عارفین نے بے ساختہ اپنے قہقہے کا گلا گھونٹا ورنہ وہ ناراض ہو جاتی۔۔

"مطلب تھوڑا سا مس کیا ہے۔۔"وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے تنگ کرنے کو بولا۔۔۔

"کیوں آپ کوئی بہت پہنچی ہوئی شخصیت ہیں جو میں آپ کو مس کرتی..."اسنے تنک کر کہا...

"پھر تو آپ بہت پہنچی ہوئی شخصیت ہیں کیونکہ میں نے آپ کو ہر منٹ ہر سیکنڈ ہر لمحے یاد کیا ہے.."وہ گمبھیر لہجے میں بولا تھا...اسکی بات سن کر ایہا کی بیٹ مس ہوئی..

"میں نے بھی.."اسنے دل ہی دل میں کہا اور اپنے تاثرات اس سے مخفی رکھنے کے لئے اسکے سینے میں منہ چھپا لیا.. اسکی ادا پر عارفین صرف مسکرا کر رہ گیا..وہ اسکے ساتھ بہت زیادہ خوش تھا مگر دل میں کہیں کسک رہتی کہ اسنے کبھی بھی کوئی اعتراف نہیں کیا تھا..اسے شدت سے ان لمحوں کا انتظار تھا جب ایہا اس سے اپنی محبت کا اعتراف کرتی..اسنے اپنی بانہوں میں سمائی متاع حیات کو دیکھا اور اسکے سر پر بوسہ دے کر آنکھیں موند کر سونے کی کوشش کرنے لگا...ادھر ایہا اسکی محبت پر دھیرے دھیرے اپنا آپ کھو رہی تھی مگر اعتراف کرنے سے ہچکچا رہی تھی..وہ بھی اسکی بانہوں میں پر سکون سی سونے لگی..

❤❤❤

"تم سب ایک نمبر کی کمینیاں ہو..."دوسرے دن وہ ان سب کو جمع کئے کلاس لے رہی تھی..

"وہ کس خوشی میں؟" اشارہ نے بھنویں اچکائی..

"مجھے بتایا کیوں نہیں تھا انکے بارے میں کہ آئے ہیں.." وہ خفگی سے بولی..

"کون آیا ہے؟ تم کس کی بات کر رہی ہو؟" مہر نے انجان بن کر پوچھا...

"وہ وہ عارفین..." وہ زرا ہچکچا کر بولی.. اسنے کبھی اسکا نام نہیں لیا تھا اس لئے اسے عجیب لگ رہا تھا..

"لاحولا ولا قوت.. شوہر کا نام لیا جاتا ہے بھلا.. کوئی احترام ہی نہیں کیسے ڈائریکٹ منہ پھاڑ کر عارفین کہہ دیا..." انابیہ نے دادی اماں کے اسٹائل میں کہا... اسکی بات سن کر وہ گڑبڑائی..

"وہی تو کیسے مزے سے شوہر کا نام لے لیا..." جویریہ نے اسکی صورت دیکھ کر مسکراہٹ دبائی..

"ہاں تو اور کیا بولوں.." اسنے انہیں گھورتے ہوئے کہا.. اسے سمجھ آ رہا تھا کہ یہ لوگ اسے تنگ کر رہی تھیں..

"سیاں، خصم، سرتاج، جانو، ہبی، ہنی وغیرہ..." مہر نے سنجیدگی سے نام گنوایا..

"استغفر اللہ... تمہیں یہ سب جانو مانو ولید کو بولنا.." اسنے فوراً اپنے گال پیٹے..

"میں کیوں اسے یہ سب کہنے لگی..." وہ آئبرو چڑھا کر بولی..

"ہاں تو میں بھی کیوں ان واہیات الفاظ سے عارفین کو بلانے لگی اور اب جو میں نے پوچھا ہے وہ بتاؤ کہ تم لوگوں نے مجھے بتایا کیوں نہیں تھا.." اب کی بار وہ پر اعتماد ہو کر بولی..

"اچھا بتا دیتے تو کیا کر لیتی.. خوش تو ویسے بھی دکھائی دے رہی ہو گویا کوئی لاٹری لگ گئی ہو.. یہ شکل دیکھو جو کل تک مرجھائی ہوئی تھی اب کیسے کھلی پڑ رہی ہے..." انابیہ نے اسکی کھینچائی کی..

"کہاں ایسا کچھ بھی نہیں ہے..." اسنے ہڑبڑا کر لاشعوری طور پر اپنا چہرہ صاف کیا...

"اسکا مطلب تم خوش نہیں ہو پھر تو بہت افسوس ہوا بے چارے عارفین بھائی اتنی خوشی خوشی آئے تھے تمہیں سرپرائز کرنے مگر تم..." زرناب نے مصنوعی افسوس سے کہا...

"میں نے یہ کب کہا؟" وہ گڑبڑا کر بولی..

"اسکا مطلب تمہیں بہت خوشی ہوئی انہیں یہاں دیکھ کر پھر تو میں جا کر عارفین بھائی کو بتاتی ہوں کہ آپ کا آنا رائیگاں نہیں گیا آپکی بیگم صاحبہ بہت خوش ہوئی آپکو یہاں دیکھ کر.." روشنی انہیں آنکھ مارتی ہوئی بولی اور باہر کی اور بڑھنے لگی...

"نہیں اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے میں خود ہی بتادوں گی..." اسنے فورا روشنی کا راستہ روکا..

"اچھا.. ٹھیک ہے.. جیسے تمہاری مرضی.." وہ کندھے اچکا کر بولی.. ایہا نے اسے رکتا دیکھ کر سکون کی سانس خارج کی..

"عارفین بھائی زرا ادھر آئیں ایہا کو کچھ کہنا ہے آپ سے.." روشنی نے مزے سے آنگن میں سب کے درمیان بیٹھے عارفین کو آواز لگائی..

"پاگل ہوئی ہو.. یہ کیا کر رہی ہو۔۔" اس نے بوکھلا کر روشنی کے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔

"ابھی تم ہی نے تو کہا ہے کہ تم خود بتاؤ گی اس لیے میں نے انھیں بلا لیا۔۔" وہ اس کا ہاتھ اپنے منہ سے ہٹا کر مزے سے بولی۔۔

"میں نے یہ کب کہا تھا کہ ابھی کہو گی۔۔" اس نے روہانسی ہو کر کہا۔۔

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔ جب کہنا تمہیں ہے ہی تو ابھی کہہ دو۔۔" اشارہ اس کی حالت سے محظوظ ہوتی بولی۔۔

"تم لوگ واقعی کی بہت بڑی کمینیاں ہو۔۔" وہ دانت پیس کر بولی۔۔

"ہیں لیکن ہم نے تو کچھ کیا ہی نہیں۔۔" مہر نے معصوم بن کر کہا۔۔

"تم لوگوں کا وقت آنے دو بتاؤں گی اچھے سے۔۔" اس نے دھمکی آمیز لہجے میں کہا۔۔

"ہمیں تو بعد میں بتانا۔۔ ابھی عارفین بھائی کھڑے ہیں انہیں بتادو کہ تم نے کیوں بلایا تھا۔۔" زرناب نے پیچھے کی جانب اشارہ کر کے اطمینان سے کہا۔۔۔

" کلکلکہاں ؟" وہ گھبرا کر پلٹی مگر پیچھے کسی کو نہ پا کر اسے یک گونا گوں اطمینان سا پہنچا پھر وہ غصے سے ان کی جانب مڑی تو وہ لوگ مزے سے ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہی تھیں اسکی حالت پر...

"تم لوگوں کو تو بتاتی ہوں میں.. " وہ کھسیا کر بولی اور اپنی چپل اتار کر انکا نشانہ لینے لگی...

❤❤❤

" یہ کیا کر رہے ہو تم لوگ ؟" بلال نے ان لوگوں سے پوچھا جو گھر کے پیچھلے حصے کی طرف لگے ایک آم کے پیڑ پر رسی ڈال رہی تھے.. ان میں عمار, معیز اور دو لوگ تھے جنھیں وہ جانتا نہیں تھا...

" یہ وہ نادر و نایاب چیز ہے جو شہر میں میسر نہیں اور جسے میری بہنیں کوئی بھی گاؤں کے ٹرپ پر مس نہیں کرتی سو ہم غریب اسی کا انتظام کر رہے ہیں.. "معیز نے بتایا اور عمار کے ساتھ مل کر بانس باندھنے لگا رسی سے..

" اوہ تو یہ جھولا ہے.. " اسے دیکھ کر اب سمجھ آ گیا تھا..

" صحیح پکڑے ہیں مگر اسے یہاں پینگیں مارنا کہتے ہیں اور اس میں ایک وقت میں پانچ لوگ بیٹھ سکتے ہیں.. " عمار نے اسکی معلومات میں اضافہ کیا..

" بھئی کیا ہو رہا ہے یہاں ؟" عالیان بھی وہاں پر پہنچ گیا تو بولا اس کے ساتھ رضوان بھی تھا۔۔۔

" پینگے مارنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔۔ " بلال نے کہا۔۔

" اب یہ کونسی بلا ہے ؟" رضوان نے پوچھا۔۔ پھر بلال نے انہیں عمار کی بتائی ہوئی ڈیفینیشن سمجھائی۔۔ اتنی دیر میں جھولا تیار ہو چکا تھا۔۔

" چلو ہم لوگ بھی اس سے لطف اندوز ہو کر دیکھتے ہیں۔۔ " عالیان نے ایکسائیٹڈ ہو کر کہا۔۔

"اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ ہم لوگوں نے اپنے لیے بنوایا ہے۔۔"زرناب کی آواز پر وہ پلٹا۔۔۔وہ اپنے جھنڈ سمیت موجود تھی۔۔۔

"ہاں تو ہم لوگ اگر بیٹھ جائیں گے تو کون سی آفت آجائے گی اور ویسے بھی ہم لوگ یہاں مہمان ہیں سو تمہارا فرض بنتا ہے کہ ہم لوگوں کی اچھے سے میزبانی کرو۔۔"عالیان نے ذرا اکڑ کر کہا۔۔

"اوہ تو تم چاہتے ہو کہ ہم لوگ تمہاری اچھے سے مہمان نوازی کریں۔۔"زرناب آئبرو چڑھا کر بولی۔۔

"ہاں بالکل۔۔"اسنے کہا۔۔

"تو پھر ٹھیک ہے محترم مہمان صاحب تشریف آوری کیجیے۔۔"وہ جھولے کے پاس پہنچ کر دونوں ہاتھ سے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولی مگر عالیان بیٹھنے کی بجائے اسے غور سے دیکھنے لگا۔۔

"اب کیا ہوا مہمان نوازی تو کر رہی ہوں پھر کیوں نہیں بیٹھ رہے۔۔۔"اس نے بڑی معصومیت سے کہا۔۔

"تمہاری مہمان نوازی بڑی مشکوک لگ رہی ہے۔۔۔"وہ اسے گھورتا ہوا بولا۔۔۔

"ابھی تو تم نے کہا کہ اچھے سے میزبانی کرنا میرا فرض بنتا ہے سو میں وہی کر رہی ہو اور تم ہو کہ بلاوجہ شک کر رہے ہو میرے خلوص پر۔۔۔"اس نے خفگی ظاہر کی۔۔

"بلاوجہ تو بالکل نہیں۔۔ تم پر شک کرنے کی میرے پاس بہت ساری توجیہات ہیں۔۔اس لیے میں محتاط ہو رہا ہوں۔۔"وہ ترنت بولا۔۔۔

"محتاط ہونے کا تم بہانہ بنا رہے ہو ورنہ صاف سمجھ میں آرہا ہے کہ تمہیں ڈر لگ رہا ہے بیٹھنے میں ویسے مجھے نہیں پتا تھا کہ تم جھولے میں بیٹھنے سے بھی ڈرتے ہو۔۔"اس نے افسوس سے کہا۔۔۔

"بھی"کا کیا مطلب ہے؟ میں اور کس چیز سے ڈرتا ہوں۔۔"اس نے بھنویں چڑھا کر کہا۔۔۔

"میر امنہ مت کھلواؤ تو بہتر ہے تمھارے حق میں ورنہ مجھے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے تمھارے بارے میں سب بتانے سے۔۔" وہ آرام سے بولی۔۔

" کہنے کا مطلب کیا ہے تمہارا ہاں۔۔۔" اس نے تنک کر کہا۔۔

"میں نے تو عام سی بات کہی ہے اب تمہاری سمجھ میں نہیں آئی تو میں کیا کر سکتی ہوں۔۔ ویسے تو مجھے اب پکا یقین ہو گیا کہ تمہیں جھولے میں بیٹھنے سے ڈر لگتا ہے تبھی تو فضول بحث میں سب کو الجھا رہے ہو ورنہ اب تک بیٹھ چکے ہوتے اور میری مہمان نوازی سے لطف اندوز ہو چکے ہوتے۔۔۔" وہ اطمینان سے اسے ہائپر کر رہی تھی۔۔۔

" کس نے کہا میں ڈرتا ہوں۔۔" اسنے چڑ کر کہا۔۔۔

"تو پھر بیٹھنے میں آنا کانی کیوں کر رہے ہو۔۔" وہ مزے سے بولی۔۔

"میں۔۔۔" وہ کچھ کہتے کہتے رک گیا کہ اس سے بحث کرنا صرف اور صرف حماقت ہے۔۔ وہ اسے گھورتا ہوا جھولے

پر بیٹھ گیا۔۔ اس کے ساتھ ہی رضوان اور بلال بھی بحث ختم ہونے پر شکر کی سانس لیتے جھولے پر بیٹھ گئے۔۔ پھر انکے ایک طرف عمار اور ایک طرف معیز کھڑے ہو گئے..

"تم دونوں کو نہایت اچھے سے انہیں لطف اندوز کروانا ہے۔۔ ہماری ناک نہیں کٹنی چاہیے کہ ہم نے اچھے سے مہمان نوازی نہیں کی۔۔" زرناب نے معیز عمار کو دیکھتے ہوئے معنی خیزی سے کہا۔۔۔

"اوکے باس ہم آپ کی ناک کی حفاظت کا ذمہ لیتے ہیں۔۔"معیز نے کہا۔۔

" بلکل۔۔ اتنے شاندار طریقے سے لطف اندوز کروائیں گے کہ زندگی بھر انہیں یاد رہے گا۔۔" عمار آنکھ مارتے ہوئے بولا۔۔ وہ دونوں زرناب کا اشارہ سمجھ چکے تھے۔۔۔

"زندگی بھر یاد رہے گا کا مطلب پوچھ سکتا ہوں۔۔" رضوان نے عمار کو گھورتے ہوئے اس کا جملہ دوہرایا۔۔

"وہ میرا مطلب تھا۔۔ زندگی میں پہلی دفعہ آپ لوگ بیٹھے ہونگے تو اس کا مزہ ہی الگ ہو گا تو آپ لوگوں کو لائف ٹائم یہ رائیڈ یاد رہے گی۔۔ "عمار نے فورا گڑبڑا کر کہا۔۔

"او کے چلو پھر اسٹارٹ کرو دیر کس بات کی۔۔ "بلال نے پر جوش ہو کر کہا۔۔

"جو حکم جناب کا۔۔ "معیز ایک ادا سے سر خم کرتے ہوئے بولا۔۔ پھر عمار اور معیز نے منعی خیزی سے دوسرے کو آنکھ ماری اور انکی "مہمان نوازی" کرنے لگے اور لڑکیاں سائیڈ میں کھڑی ہو کر انہیں دیکھنے لگیں۔۔۔ شروع شروع میں تینوں کو خوب مزا آیا پھر معیز اور عمر نے اپنی ڈیوٹی شروع کی۔۔ وہ لوگ جھولے کو اتنی تیزی سے جھولانے لگے کہ انہیں لگنے لگا کے وہ اب ٹپکے کے تب۔۔ کئی بار تو ہاتھ پھسلتے ہوئے بچا نہیں تو ڈائریکٹ نیچے گرتے اور ہاتھوں پیروں سے جاتے۔۔ کبھی اتنا اوپر جاتے کے لگتا ہواؤں میں ہوں اور جب نیچے آتے ہوئے پیڑ کے پیچھے بہتے نالے پر نظر پڑتی تو لگتا اسی میں غسل دینے نیچے پہنچیں گے۔۔

"بھائی تم لوگ کیا کر رہے ہو؟" سب سے پہلے بلال بولا۔۔

"پینگے مار رہے ہیں۔۔ "معیز نے اطمینان سے کہا۔۔

"ابے تو انسانوں کی طرح مارو نہ۔۔ ابھی تو میری شادی بھی نہیں ہوئی ہے اور میں کنوارہ ہر گز نہیں مرنا چاہتا.." اسنے دہائی دی..

"آپ لوگ کی اتنے ہی میں ہوا نکل گئی ورنہ یہ ریبٹ تو اس سے بھی تیز پینگے مارتی ہے۔۔ "معیز نے زرناب کا حوالہ دیا۔۔ جس پر زرناب نے اسے گھورا..

"اس سے بھی تیز۔۔۔ "تینوں کے حلق خشک ہوئے...

"اس سے بھی تیز ٹھیک ہے بھئی جب آپ لوگ چاہتے ہیں تو ہم لوگ اور تیز جھلاتے ہیں.. "عمار شرارتی انداز میں بولا اور تیز تیز پینگیں مارنے لگا..

"او بھائی ہم نے کب کہا اور تیز جھلا.." عالیان نے جھلا کر کہا...

"ابھی تو کہا آپ تینوں نے کہا اس سے بھی تیز تبھی تو ہم جھلا رہے ہیں.."معیز مزے سے بولا..

"ابے گدھے ہم نے تیز جھلانے نہیں کہا تھا بلکہ حیرت کا اظہار کیا تھا.. اب روک بھی دے نہیں تو کوئی نہ کوئی ہڈی تو ضرور ٹوٹے گی.." عالیان نے جھنجھلا کر کہا..

"اب یہ اتنی آسانی سے تو نہیں رکے گا.. کچھ وقت تو لگے گا.."معیز انکی حالت سے حظ اٹھاتے ہوئے بولا اور جھولا تیز کرنے لگا..

"تجھے تو بیٹا میں ابھی بتاتا ہوں.." عالیان نے غصے سے کہا اور اسی غصے کی چکر میں وہ بھول گیا کہ وہ جھولے پر بیٹھا ہے جسے معیز اور عمار پینگیں دے رہے ہیں اور اسنے ہاتھ رسی سے ہٹا کر معیز کو مارنے کے لئے مکا بنایا مگر اسی وقت معیز نے زوردار پینگ ماری اور عالیان جھولے سے باہر پھر اس سے پہلے کہ وہ نیچے گر کر اپنی ہڈی تڑواتا اسنے فورا ایک شاخ پکڑلی..

"اوے کمینے معیز کے بچے تو نے یہ کیا کیا؟" عالیان شاخ سے لٹکتے ہوئے چیخا..

"میں نے کہاں کچھ کیا یہ سب آپکی عقلمندی کی وجہ سے ہوا ہے آپ کو کس نالائق نے ہاتھ سے رسی چھوڑنے کا مشورہ دیا تھا.. اب بنیئے اسپائڈر مین.."معیز آرام سے بولا..

"میں نیچے کیسے اتروں.." وہ بے چارگی سے بولا.. یوں لٹکے لٹکے اس سے بحث کرنا بے وقوفی تھی کیونکہ وہ بھی زرناب ہی کا بھائی تھا.. سب اسکی حالت زار پر ہنس ہنس کر بے حال ہو رہے تھے..

"ابے کمینے تو تو میرا دوست ہے تو بھی ہنس رہا ہے یہ نہیں کہ میری مدد کرے.." عالیان بلال کو بتیسی کی نمائش کرتے دیکھ کر بولا..

"میں کیا کر سکتا ہوں پھر تو اپنی حرکت کی وجہ سے لٹکا ہے.. اب یہ بھی انجوائے کر.." بلال نے مزے سے کہا..

"اللہ کرے تو بھی گرے پھر تجھ سے میں بھی کہوں گا انجوائے کر.." وہ باقائدہ بد دعا دینے لگا پھر اسکی بد دعا کا اثر تھا جو بلال اپنے دانت نکالے اسے چڑا رہا تھا بیلنس آؤٹ ہونے کی وجہ سے ڈائریکٹ نیچے ٹپکا..

"آآآ... ممی بچاؤ..." وہ بے ساختہ چیخا اور سیدھا گڑاپ سے نالے میں گرا..

"نہیں بیٹا اب تو بھی انجوائے کر.." عالیان خوش ہوتا بولا..

"آخ تھو..." بلال ابکائیاں کرتا نالے سے باہر نکلا.. اسکی ہیئت دیکھ کر سب لڑکیوں کی ہنسی ہی نہیں رک رہی تھی.. وہ اوپر سے نیچے تک معطر ہو چکا تھا.. اوپر سے شکل بھی پہچانی نہیں جا رہی تھی..

"باہر کیوں آگیا انجوائے کرتا نہ.." عالیان طنزیہ انداز میں بولا..

"آخ تھو.. کمینے ذلیل خبیث تیری ہی بد دعا لگی ہے.." وہ ایک طرف ابکائی کرتے ہوئے بولا..

"یہ کیا ہو رہا ہے یہاں؟" تبھی اچانک دادی جان وہاں تشریف لے آئیں.. یہ گلفام بھائی کی دادی تھیں.. یہ سب بھی انہیں دادی کہتے تھے کیونکہ یہ انکی دادی کی بہن بھی تھیں..

"کچھ نہیں دادی جان پینگیں مار رہے تھے.." معیز کہتا ہوا جھولے سے اترا..

"اے معیز بیٹا ادھر آ تو زرا.." انہوں نے اشارے سے اسے اپنے پاس بلایا اور پیڑ پر لٹکے عالیان کو گھورنے لگیں.. وہ کندھے اچکاتا انکی طرف بڑھ گیا..

"کیا ہوا دادی جان؟" اسنے پاس جا کر پوچھا..

"یہ ایہا کا دیور تھوڑا سا ایسا ہے کیا؟" انہوں نے کن پٹی پر انگلی گھماتے ہوئے سرگوشی کی جو اتنی بلند ضرور تھی کہ وہاں پر موجود سبھی لوگوں کے کانوں تک رسائی حاصل کر سکے.. انکی بات سن کر ایک ہنسی کا فوارہ چھوٹا..

"ہاں دادی جان آپ نے صحیح پہچانا.." زرناب اپنی مسکراہٹ چھپاتی ترنت بولی..

"ہمیں تو پہلے ہی دن سے شک تھا اسکی دماغی حالت پر.. دیکھو تو کیسے لٹک رہا ہے.. اسکا بھائی ماشاللہ سے لاکھوں میں ایک ہے یہ پتا نہیں کس پر چلا گیا.." انہوں نے افسوس سے کہا.. ادھر عالیان دادی جان کا فرمان سن کر صدمے سے بے حال ہوا اور دھڑام سے نیچے گرا مگر شکر تھا کہ نیچے گھاس کے ڈھیر رکھے ہوئے تھے..

"الٰہی خیر.. دیکھ بیٹا جا کر وہ ٹھیک تو ہے نہ ورنہ خدانخواستہ کچھ ہو ہوا گیا تو ایپھا کے سسرال والے اسکا جینا حرام کر دیں گے کہ اسنے اپنے مائیکے میں صحیح سے خیال نہیں کیا.. بھلے اپنا لڑکا باؤلا ہو الزام تو ہماری بچی پر ہی آئے گا.." انہوں نے روایتی فکرمندی سے کہا..

"نہیں دادی جان ایسی کوئی بات نہیں ہے.. ایپھا کے سسرال والے بہت اچھے ہیں وہ روایتی ٹائپ نہیں ہیں پھر اسکے سسرال میں ہے ہی کتنے لوگ.." جویریہ نے آگے بڑھ کر انہیں تسلی دی..

"بچہ تو ٹھیک ہے نہ؟" انہوں نے فکرمند لہجے میں عالیان سے پوچھا.. اسے سب لڑکوں نے سہارا دے کر کھڑا کیا تھا..

"جی ٹھیک ہوں.." اسنے بظاہر اثبات میں سر ہلایا ورنہ جوڑ جوڑ ہل گیا تھا..

" ائے ہئے ایسے کیسے ٹھیک ہے اتنی اوپر سے گرا ہے بچہ چوٹ تو آئی ہی ہو گی.. جا زرامعیز بھائی کو کمرے میں لے کر میں دوائی بھیجتی ہوں مالش کرنے کے لئے.." دادی نے ہدایت دی.. عالیان انہیں شکرگزار نظروں سے دیکھتا لڑکوں کے سہارے سے جانے لگا..

" جا زرناب بھاگ کر ہمارے کمرے سے مرہم لے آ بھائی کے لئے.. بچے کو درد ہو رہا ہو گا.." انہوں نے دوسرا فرمان جاری کیا تو لفظ بھائی پر عالیان بے ساختہ چیخا..

" نہیں.." اسکے چیخنے پر دادی جان نے تعجب سے اسے دیکھا..

"کیا ہوا بچے زیادہ درد ہو رہا ہے؟" انہوں نے پریشانی سے پوچھا.. اسنے کچھ بھی کہنے کے بجائے نفی میں سر ہلایا..

"پھر چلایا کیوں ؟اسے دورے بھی پڑتے ہیں کیا؟" دادی جان نے ان لوگوں سے پوچھا..

"نہیں دادی میں اللہ کے فضل سے بالکل ٹھیک ہوں کوئی دورے وغیرہ نہیں پڑتے.."وہ زرناب کو منہ کھولتا دیکھ کر بولا کیونکہ اسکا بھروسہ نہیں اللہ خانے کیا گوہر افشانی کرتی..

"اللہ کرے ایسا ہی ہو.."انہیں اس پر اعتبار نہیں ہوا تھا..

"ارے زرناب یہیں کھڑی ہے یہ نہیں کہ جلدی سے جا کر بھائی کے لئے مرہم لے آئے.."زرناب کو اپنی جگہ پر کھڑے دیکھ کر انہوں نے گھر کا..

"میں کوئی بھائی وائی نہیں ہوں.."عالیان سے برداشت نہیں ہوا تو اسنے فوراٹوک دیا..

"کیوں ؟"دادی جان حیران ہوئیں..

"مجھے الرجی ہے لڑکیوں کے بھائی کہنے سے.."اسنے عزر تراشا جو دادی جان کے سر پر سے گزرا..

"یہ کیا ہے ؟"انہوں نے تعجب سے پوچھا..

"کچھ نہیں رہنے دیں آپ نہیں سمجھیں گی.."اسنے نفی میں سر ہلایا اور لڑکوں کے ساتھ اندر کی اور چل پڑا..

"ایہا کو کہتی ہوں کسی اچھے ڈاکٹر کو دکھائے یہ سب اچھی علامت نہیں ہے..آج خود کو نقصان پہنچا رہا ہے کل کلاں کو دوسروں پر بھی نہ چڑھ دوڑے..ڈاکٹر چھوڑ یہاں ایک پیر صاحب ہیں پڑوس کے گاؤں میں پہلے ان سے علاج کروانے کہتی ہوں.."انہوں نے اسکے جانے کے بعد سنجیدگی سے کہا..بلال تو ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو رہا تھا انکی باتیں سن کر تبھی دادی اسکی طرف متوجہ ہوئیں..انہوں نے پہلے اسے نہیں دیکھا تھا اس لئے اب غور سے دیکھنے لگیں..

"اوے یہ بھنگی یہاں کیا کر رہا ہے ؟"انہوں اپنا چشمہ درست کرتے ہوئے کہا..بلال انکے متوجہ ہونے پر فورا سیدھا ہوا..

"دادی یہ.." جویریہ نے کہنا چاہا مگر دادی نے اسے چپ کرا دیا..

"ہمیں پتا ہے یہ کون ہے.. تم لوگ اندر جاؤ ہم زرا اسکی خاطر کر لیں.. اے بھنگی تجھے کتنی مرتبہ منع کیا ہے یہاں نظر نہ آیا کر لیکن تو باز نہیں آتا اپنی حرکتوں سے آج تو تجھے بخشے گے نہیں ہم.." انہوں نے اپنا ڈنڈا اٹھایا..

"میں میں..." وہ ہاتھ اٹھا کر بولتا ہکلایا.. وہ انہیں ڈنڈا اٹھاتے دیکھ کر گھبرا گیا تھا..

"کیا میں میں لگا رکھی آج تو تیری کھال ادھیڑ کر رکھ دیں گے پھر تو دوبارہ غلطی سے بھی یہاں کا رخ نہیں کرے گا.." انہوں نے اسے ڈپٹتے ہوئے کہا..

"ارے دادی سنیں تو یہ.." زرناب نے بھی مداخلت کرنی چاہی..

"تم لوگ ابھی تک گئی نہیں یہیں کھڑی ہو.. جاؤ یا تمہیں بھی لگائیں دو چار.." انہوں نے زرناب کو گھر کا.. دادی جان کا دھیان خود پر سے ہٹتے دیکھ کر بلال کھسکنے لگا تبھی دادی نے اسے دیکھ لیا اور اپنے ڈنڈے سے اسکی پیٹھ سینک دی..

"آہ...." وہ کراہا..

"کہاں بھاگ رہا تھا ہاں.. تجھے کیا لگا کہ بوڑھے ہو گئے ہیں تو تجھ پر نظر نہیں رکھ پائیں گے.. تجھے پالنے سے دیکھتے آرہے ہیں تیری فطرت سے اچھی طرح واقف ہیں.. بغیر مار کھائے تو نہیں سدھرنے والا تو.. اس لئے آج تو اپنے پیروں پر نہیں جائے گا.." انہوں نے کڑے تیوروں سے کہا..

"ارے دادی میں وہ نہیں ہوں جو آپ سمجھ رہی ہیں.. میں آہہہہ...." اسکے بات پوری کرنے سے پہلے ہی دادی نے ایک اور ڈنڈا رسید کیا..

"تیری ہمت کیسے ہوئی ہمیں دادی کہنے کی ہاں اور ہم سب سمجھ رہے ہیں تیری چالاکیاں مگر آج کچھ بھی کام نہیں آنے والا.." انہوں نے اسے جھڑکا..

"دادی یہ بلال ہے.. بس کریں بے چارے کی کیا حجامت بنادی ہے آپ نے.. "اس سے پہلے دادی جان بلال پر مزید ڈنڈے برساتیں جویریہ بول پڑی..

"اب تم ہمیں سکھاؤ گی کہ کیا بولنا ہے اسے ہمیشہ سے بھنگی کہا ہے ابھی بھی وہی کہیں گے اور اس سے زیادہ ہمدردی جتانے کی ضرورت نہیں ہے یہ موا بہت کمینہ ہے ہمیشہ منع کرتے ہیں اسے نہ آیا کر ہمارے گھر مگر یہ مانتا ہی نہیں اور ہر بار گند اسند ااٹھ آتا ہے.. "انہوں نے برہمی سے کہا..

"دادی یہ بھنگی نہیں ہے عالیان کا دوست ہے بلال یہ پینگیں مارتے ہوئے نالے میں گر گیا تھا.. "جویریہ نے انہیں یاد دلایا..

"یہ اس باؤلے کا دوست ہے؟ "انہوں نے تصدیق کرنے کے ساتھ ہی اسے غور سے دیکھا..

"جی.. "بلال نے جلدی سے گردن اثبات میں ہلائی..

"ایہا کی ساری سسرال ہی باؤلوں سے بھری پڑی ہے کیا.. اب اسکے ساتھ اسکا بھی علاج کروانا پڑے گا.. "انہوں نے پرسوچ انداز میں کہا.. بلال تو فوراً ہی وہاں سے نو دو گیارہ ہوا مبادہ دادی کا دماغ پھرے اور اسے پھر نہ دھر لیں..

"تم لوگ سن لو ان باؤلوں سے دور ہی رہنا.. انکا بھروسہ نہیں کب تم پر چڑھائی کرلیں.. جوان جہان لڑکیاں ہو ان سے بچ کر رہنا.. "دادی جان نے جاتے ہوئے لڑکیوں کو تنبیہ کی..

"جی دادی جان.. "سب نے اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے تابعداری سے کہا..

"ویسے آج کا دن بڑا ہی انٹرسٹنگ تھا.. قسم سے مزا آگیا.. "دادی جان کے جانے کے بعد زرناب چٹخارا لے کر بولی..

"صیحح میرا تو ہنس ہنس کر پیٹ دکھ گیا.. "انابیہ نے کہا..

"یہ سوچو ایہا خالہ کو پتا چلا تو کیا کریں گی؟ "شاریہ بولی..

"اسے چھوڑو اور یہ سوچو آج کے فنکشن میں کیا پہننا ہے؟" جویریہ نے کہا..

"ہاں یار ان لوگوں کے چکر میں ذہن سے نکل ہی گیا تھا.." زرناب بولی پھر یہ سب شام کا فنکشن ڈسکس کرنے لگیں..

❤❤❤

"زرناب یہ کچھ زیادہ نہیں ہو گیا.." اسے چھمک چھلو بنے دیکھ کر جویریہ نے کہا..

"کہاں زیادہ ہوا ہے صرف ہلکا پھلکا ہی تو تیار ہوئی ہوں.." وہ خود کو تنقیدی نظروں سے آئینے میں دیکھ کر بولی..

"یہ دس کلو کا لہنگا زیب تن کر کے تم کہتی ہلکا پھلکا.. دماغ ٹھیک ہے نہ تمہارا؟" انابیہ نے بھی ٹوکا.. اسنے یلو اور گرین امتزاج کا لہنگا پہنا تھا.. جو سب لڑکیوں کے ڈریس کی بہ نسبت زرا بھاری تھا..

"ہاں بالکل ٹھیک ہے.. اب میری ڈریسنگ پر نقص نکالنے کے بجائے خود پر دھیان دو کوئی حور پری نہیں لگ رہی ہو تم سب سمجھیں تم لوگ.." وہ تنک کر بولی..

"اوہ میڈم تمہاری بھلائی مقصود ہے اس لئے بول رہے ہیں کیونکہ گاؤں کے ہلدی کے فنکشن میں جو حشر ہوتا ہے نہ کپڑوں اور خود کا یہ تمہیں خود پتا ہے اگر نہیں پتا تو یہ ڈریس مت چینج کرنا پھر دیکھ لینا کیا ہوتا ہے.." جویریہ نے طنزیہ لہجے میں کہا..

"کچھ نہیں ہوتا.." وہ لاپروائی سے بولی..

"تم تینوں تو تیار ہو گئیں میں کیا پہنوں مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا؟" پریشان سی ایہا روم میں داخل ہوئی..

"ویری سمپل کپڑے.." زرناب نے ترنت کہا..

"بہت ہی پرانا جوک ہے.. اب سرئیسلی بتاؤ میں کونسا ڈریس پہنوں؟" وہ زرناب کو گھورنے کے بعد ان سے بولی..

"ارے ہم لوگوں سے کیوں پوچھ رہی ہو عارفین بھائی ہیں نا وہ بتا دیں گے.." جویریہ نے جھٹ مشورہ دیا..

"اور کچھ؟" وہ بدک کر بولی..

"یہ لو اتنا اچھا حل بتایا ہے مگر محترمہ کے مزاج ہی نہیں مل رہے.." جویریہ منہ بنا کر بولی..

"تم لوگوں سے پوچھنے سے اچھا میں معیز اور عمار سے پوچھ لیتی اٹلیسٹ وہ لوگ کچھ ڈھنگ کا بتا ہی دیتے.." اسنے انہیں گھورتے ہوئے کہا..

"یہاں ایہا عارفین پائی جاتی ہیں کیا؟ انکے میاں صاحب انہیں ڈھونڈ رہے ہیں.." مہر تیزی سے روم داخل ہو کر بولی..

"مجھے لیکن کیوں؟" وہ کنفیوز ہوئی..

"اب بھئی ہزاروں ضرورتیں ہوتی ہیں بندے کی ہو گا کچھ کام اب جاؤ بھی.." مہر نے اسے روم سے باہر دھکیلا..

"یہ تم ابھی تک ایسے سر جھاڑ منہ پہاڑ کیوں گھوم رہی ہو؟" انابیہ نے اسے دیکھ کر کہا..

"جا ہی رہی ہوں.." وہ اپنے کپڑے لے کر باتھروم کی طرف بڑھی..

"یہاں پر روشنی محترمہ ہیں تم کہیں اور چلی جاؤ.." جویریہ نے باتھروم کی جانب بڑھتے دیکھ کر کہا..

"کیا یار کوئی باتھروم خالی ہی نہیں مل رہا.." وہ جھنجھلا کر بولی..

"دادی جان کا باتھروم چیک کیا وہ خالی ہی ہو گا.." زرناب نے کہا..

"ٹھیک ہے.." اسنے سر اثبات میں ہلایا اور اپنا سامان اٹھا کر دادی جان کے کمرے کی طرف چل دی..

❤❤❤

وہ کمرے میں آئی تو دیکھا عارفین تیار ہو چکا تھا.. اسنے وائٹ پٹھانی سوٹ پہنا تھا اس پر بلیک کولہا پوری چپل اور بال کو پیچھے کی طرف سیٹ کئے ہوئے وہ کسی سے فون پر محو گفتگو تھا.. وہ اتنا وجیہہ لگ رہا تھا کہ ایہا بے اختیار اسے دیکھے گئی.. اسنے اپنی زندگی میں شاید ہی کسی کو اتنا پرکشش دیکھا تھا یا پھر شاید اسنے کبھی کسی کو اتنے غور سے دیکھا

ہی نہ تھا.. پھر کب عارفین فون رکھ کر فارغ ہوا اسے پتا ہی نہ چلا.. وہ یک ٹک اسے دیکھے جا رہی تھی.. گویا کسی سحر میں جکڑی ہو..

" ہممممم ہممم... " اسے دیکھ کر عارفین شرارتی انداز میں کنکھارا.. وہ چونک کر ہوش میں آئی اور جی بھر کے شرمندہ ہوئی..

" وہ وہ آپ نے بلایا تھا.. " اسنے خفت سے سرخ چہرے کے ساتھ پوچھا..

" ہاں وہ میں آپ کے لئے کچھ ڈریسیس لایا ہوں اسی لئے بلایا ہے.. سوری مجھے پہلے خیال کرنا چاہئے تھا جب آپ گاؤں آ رہی تھیں.. " وہ زرا شرمندہ ہوا اور اسکی جانب چند شاپر بڑھایا..

" نہیں اسکی کوئی ضرورت نہیں تھی بلاوجہ آپ نے زحمت کی میرے پاس پہلے ہی اتنے کپڑے ہیں.. " اسنے فورا اسکی شرمندگی زائل کرنی چاہی..

" ایسے کیسے ضرورت نہیں تھی.. آپ میری ذمہ داری ہیں اور آپ کی ضرورتیں پوری کرنا میرا فرض بنتا ہے.. " وہ بیڈ پر اسے بٹھاتے ہوئے بولا اور اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا..

" اوکے تھیکنس.. " اسنے مسکرا کر کہا..

" مجھے تھینکس کے ایکسچینج میں کچھ اور مل سکتا ہے؟ " وہ اسے شریر نگاہوں سے تکتے ہوئے بولا..

" جی بالکل کیا چا... " اسنے کہتے کہتے بات ادھوری چھوڑ دی.. اسکی نظریں اور انداز اسے کسی خطرے کی علامت لگے..

" جی نہیں میں تھیکنس کے بدلے صرف تھینکس ہی دے سکتی ہوں.. " وہ فورا اس سے دور ہوئی مگر عارفین نے اسکے ہاتھ نہیں چھوڑے..

"یار اتنا ظلم تو نہ کریں مظلوم سا شوہر ہوں آپ کا.. اب اتنی چھوٹی سی التجا تو رد نہ کریں.. "اسنے نہایت بے چارگی سے کہا..

"کوئی مظلوم نہیں ہیں آپ... برابر اپنا حق وصول کر لیتے ہیں.. "وہ بے ساختہ بولی..

"اچھا کب وصول کیا میں نے اپنا حق؟ "اسنے تجاہل عارفانہ سے کام لیا..

"اللہ کو مانیں عارفین.. اب جھوٹ تو نہ بولیں ابھی کل رات ہی....... "وہ اپنی ہی دھن میں بول رہی تھی جب اسے احساس ہوا وہ کیا بکواس کر رہی ہے.. اسنے بے اختیار اپنی زبان دانتوں تلے دبائی.. عارفین جو اسکی بات پر مسکراہٹ دبائے اسے دیکھ رہا تھا اسکے اپنا نام لینے پر خوشگوار حیرت سے اسے دیکھنے لگا.. اسنے پہلی دفع اسکی زبان سے اپنا نام سنا تھا.. اسے اپنا نام اتنا اچھا کبھی نہیں لگا جتنا ایہا کے منہ سے سن کر لگا.. کتنی بے ساختگی سے اسنے اسکا نام لیا تھا..

"جانِ عارفین ایک بار پھر سے میرا نام لیں نا.. "اسنے ایہا کو خود سے قریب کرتے ہوئے کہا اور اسکا چہرہ ٹھوڑی سے اوپر اٹھایا..

"ععع.. عارفین.. "وہ اسکے انداز سے خائف ہو کر اٹکتے ہوئے بولی..

"یار آپ میں کیسا سحر ہے جو مجھے ہر چیز سے بیگانہ کر دیتا ہے.. دل کرتا ہے آپ کو سامنے بٹھا کر تکتا رہوں.. کہیں بہت دور لے جاؤں جہاں کسی کی بھی نظریں آپ پر نہ پڑیں.. صرف ہم دونوں ہوں اور میں آپ پر بے تحاشہ اپنی محبت لٹاؤں.. "گمبھیر لہجے میں سرگوشی کرتا اسکی دل کی دنیا زیر وزبر کر رہا تھا.. وہ گویا اس پر سحر پھونک رہا تھا اور وہ ایک ٹرانس کی سی کیفیت میں اسکے سحر میں جکڑتی جا رہی تھی.. اسے اپنے دل پر اسکی بے لوث محبت نقش ہوتی محسوس ہو رہی تھی..

"آپ کو پتا ہے میں ساڑھے تین سال سے آپ کے عشق میں گرفتار ہوں.." وہ اسکے کان کے پاس جھکا اور اپنے گال کو اسکے گالوں سے مس کرنے لگا پھر اسنے اسے خود سے مزید قریب کیا اور اسکے ایک ایک نقش کو آنکھوں کے راستے دل میں اتارنے لگا..

"اور پتا ہے یہ جو آنکھیں ہے نہ آپ کی بڑی ہی جان لیوا ہیں.. انہیں کی وجہ سے میں نے اپنا آپ ہارا ہے آپ پر.." وہ اسکی بند آنکھوں پر بوسہ دینے لگا.. اسکی اتنی محبتوں پر ایہا کو اپنا آپ معتبر لگنے لگا.. وہ اپنی قسمت پر نازاں ہوئی.. عارفین اسکی قربت میں مدہوش سا ہو رہا تھا.. وہ ہر چیز سے بیگانہ ہوتا جا رہا تھا..

"میں دنیا کا سب سے خوش قسمت انسان ہوں جو آپ میرا نصیب ہوئیں.." وہ اب اس کے گالوں پر اپنی محبت نچھاور کر رہا تھا..

"عارفین بھائی آپ کو باہر سب بلا رہے ہیں.." اور اس سے پہلے کہ وہ اپنے حواس مزید کھوتا معیز نے زور سے دروازہ ناک کیا اور باہر ہی سے ہانک لگائی.. دونوں ہوش میں آئے.. ایہا ہڑبڑا کر اس سے الگ ہوئی اور سیدھا باتھ روم میں گھس گئی.. عارفین اسکی حرکت پر مسکراتے ہوئے باہر نکل گیا..

❤❤❤

مہرماہ جب دادی جان کے روم میں گھسی تو دیکھا وہاں کوئی نہ تھا.. اسنے شکر کی سانس لیتے ہوئے روم لاک کیا اور اپنا سامان بیڈ پر رکھ دیا.. پھر اپنے بال کھول کر تولیہ گلے میں لٹکا کر باتھ روم میں گھس گئی.. ابھی وہ تولیہ ہینگر میں لٹکا کر پلٹی ہی تھی کہ اسے اپنے پیچھے کوئی محسوس ہوا.. وہ فوراً پلٹی مگر جیسے ہی اسکی نظر سامنے والے پر پڑی اسکی چیخ نکل گئی لیکن مقابل نے فوراً ہی اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے دیوار سے لگا دیا اور وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے اسے دیکھتی رہ گئی.....

اوہ محترمہ اپنا اسپیکر بند رکھو ورنہ سب یہاں جمع ہو جائیں گے اور پھر اس کے بعد کل سب گل فام بھائی کے نکاح کے بجائے ہمارے ولیمے کی بریانی کھائیں گے۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے بولا تو مہر نے اس کے ہاتھ میں دانت گاڑ دیے۔۔

"آہ۔۔۔جنگلی بلی۔۔"اس نے فوراً اپنا ہاتھ مہر کے منہ سے ہٹایا۔۔

"لاحول ولا قوۃ۔۔"اسکے ہاتھ ہٹاتے ہی وہ فوراً اپنا رخ موڑ گئی کیوں کہ اسنے صرف ٹاول لپیٹا ہوا تھا۔۔

"تم انسانوں کی طرح بیہیو نہیں کر سکتی ہاں۔۔پوری کی پوری جنگلی ہو۔۔"ولید نے اسے اپنی طرف کیا۔۔

"میں کیا کر سکتی ہوں کیا نہیں اس پہ بعد میں بحث کرنا پہلے تم کپڑے پہنو۔۔"وہ آنکھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔۔

"تم پہلے یہ بتاؤ تم یہاں کر کیا رہی تھیں؟"اس میں مہر کے ارد گرد ہاتھ جماتے ہوئے کہا۔۔

"ڈانس کرنے آئی تھی۔۔بیوقوف انسان باتھ روم میں باتھ لیتے ہیں تو ظاہر سی بات ہے باتھ ہی لینے آئی ہوں گی نہ۔۔"وہ دانت پیس کر بولی۔۔

"تو بندہ ارد گرد دیکھ لیتا ہے یہ نہیں کہ دندناتے ہوئے گھس جائے۔۔"اسنے مہر کو گھورتے ہوئے کہا۔۔

"مجھے الہام نہیں ہوا تھا کہ تم یہاں پر موجود ہو اور تم نے کونسا باتھ روم لاک کیا تھا ورنہ مجھے بھی کوئی شوق نہیں تھا جو جانتے بوجھتے آتی۔۔"وہ تنک کر بولی۔۔

"فرسٹ آف آل یہ لاک خراب ہے اور یہ بات سبھی کو پتہ ہے۔۔اینڈ سیکنڈ مجھے تم پر پورا ڈاؤٹ بلکہ یہ یقین ہے کہ تم جان بوجھ کر آئی تھی۔۔نیت میں تمہاری فتور آگیا تھا۔۔"اسنے مہر کو تنگ کرنے کے لیے کہا۔۔

"واٹ ؟؟میں۔۔میں جان بوجھ کر آئی تھی ؟تمہارا دماغ خراب ہے ؟۔۔استغفراللہ ولید اٹلسیٹ شرٹ تو پہن لو۔۔"وہ غصے سے بولی اور اسی چکر میں اسنے آنکھوں سے ہاتھ ہٹا لیا تھا مگر ولید کو ویسے ہی ٹاول میں دیکھ کر فوراہی ہاتھ دوبارہ رکھ لیا۔۔

"اب یہ ناٹک تو نہ کرو۔۔مجھے سب پتا ہے۔۔تم اسی مقصد کے لئے آئی تھی۔۔ویسے بھی ہمارا نکاح ہو چکا ہے۔۔تم مجھے علی لااعلان دیکھ سکتی ہو۔۔اسکے لئے اتنا تردد کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔اب ہاتھ ہٹا بھی دو۔۔"اس نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا اور اسکا ہاتھ آنکھوں سے ہٹانے لگا۔۔

"تم نہایت ہی بدتمیز انسان ہو ولید اور تم ہوں گے اس طرح کے فضول اور گھٹیا۔۔میں تمہاری طرح نہیں ہوں سمجھے۔۔"وہ غصے سے تقریباچیخ پڑی اور اسکے ہاتھ کو اپنے تیز ناخن سے نوچ لیا۔۔

"یااللہ کس جنگلی بلی سے پالا پڑا ہے۔۔تمہیں تو میں ابھی اچھے سے بتاتا ہوں۔۔"اس کے ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لیتے ہوئے اس نے پیچھے کی طرف لے جاکر موڑ دیا..

"ولید ہاتھ چھوڑو میرا۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔۔

"اتنی آسانی سے تو نہیں چھوڑنے والا۔۔"اس نے مہر کے اوپر جھکتے ہوئے کہا۔۔

"دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا۔۔یہ کیا کر رہے ہو تم ؟"وہ اپنا چہرہ پیچھے کرتے ہوئے بولی۔۔

"جس کی قسمت تم سے پھوٹنے والی ہو اس کا دماغ تو خراب ہی ہو گا اور میں جو کر رہا ہوں وہ تو تمہیں ابھی پتہ ہی چل جائے گا۔۔"اس نے عجیب تاثر لئے مہر کی آنکھوں میں دیکھا۔۔

"کککیا کرو گے تم ؟"وہ اس کے انداز سے خائف ہوئی۔۔

"اتنی بھی کیا جلدی ہے جاننے کی۔۔تم تو مجھے جانتی ہی ہو بقول تمہارے میں کمینہ بدتمیز گھٹیا اور فضول ہوں۔۔پھر تم خود سوچ سکتی ہو میں کیا کیا کر سکتا ہوں۔۔"وہ مہر کے کان کے قریب جھکتا سرگوشی کے انداز میں بولا۔۔

"ت۔۔تت۔۔تم کچھ بھی ایسا ویسا نہیں کروگے۔۔"مہر نے تھوک نگلتے ہوئے کہا۔۔

"کیوں نہیں کروں گا میرے پاس موقع بھی ہے پھر دستور بھی ہے۔۔میں اور تم اس باتھ روم میں اکیلے ہیں اور جلدی اس طرف کوئی آئے گا بھی نہیں۔۔"اس نے اطمینان سے مہر کے گال سہلاتے ہوئے اس کا خون خشک کیا۔۔

"للل۔۔لیکن تم ایسا کیسے کر سکتے ہو۔۔"وہ روہانسی ہوئی۔۔

"ایسے۔۔۔"اس نے مہر پر جھکتے ہوئے کہا اور اس پر پورے استحقاق سے اپنی محبت ثبت۔۔ادھر مہر آنکھیں پھاڑے ہکا بکا سی اسے دیکھتی رہ گئی۔۔

"اور بتاؤں کیسے؟"وہ نہایت دلچسپ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا جو خالی خالی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

"او محترمہ کہاں کھو گئی؟"وہ اس کا گال تھپتھپانے لگا مگر وہ بے تاثر نظروں سے اس کی طرف دیکھتی رہی۔۔

"لگتا ہے ایک اور ڈوز دینا پڑے گا تمہیں ہوش میں لانے کے لیے۔۔"تشویش سے کہتا وہ پھر اس پر جھکا تھا مگر وائے رے قسمت اسی وقت کسی نے زور سے بات روم کا دروازہ بھڑ بھڑایا تھا۔۔

❤❤❤

" یار عالیان جا کے کہیں سے اس کا گھامڑ ولید کو ڈھونڈ کر لا۔۔مجھے یہاں پھنسا کر خود نہانے چلا گیا پتا نہیں کون سا غسل لے رہا ہے جو ابھی تک ختم نہیں ہوا ایک گھنٹے سے۔۔"عالم سامنے سے آتے عالیان سے بولا جو نک سک سے تیار تھا۔۔بے چارہ خود تو اجھاڑ سے حلیئے میں تھا۔۔وہ اور ولید صبح سے شامیانے کی ڈیکوریشن کروا رہے تھے۔۔جس میں کبھی لڑکیوں کو اعتراض ہوتا تو کبھی دادی کو اسی چکر میں شام ہو چکی تھی۔۔ولید اسے تھوڑی دیر میں آنے کا کہہ کر چلا گیا تو وہ سارے انتظامات دیکھنے لگا کہ صحیح سے ہوئے یا نہیں۔۔

"اوکے باس لیکن آپ محترم بھی اپنی حالت زار پر توجہ دے لیجئے۔۔" وہ اس کے حلیے کو دیکھ کر بولا۔۔

"ہاں حلیہ ہی درست کرنے جارہاہوں۔۔ تم نے کہیں میری بیگم صاحبہ کو دیکھا ہے۔۔ یہاں آکر تو میں دیدار کے لئے بھی ترس گیا۔۔" اس نے نہایت بے چارگی سے کہا۔۔

"اللہ جھوٹ نہ بلوائے ہر دس پندرہ منٹ میں آواز کون دیتا ہے ہاں اور محترم کہہ رہے ہیں دیدار کے لئے ترس گئے۔۔" اشارہ کے تنک کر کہنے پر وہ پیچھے پلٹا۔۔

"اوہ! محترمہ آپ کون ہیں میں نے پہچانا نہیں؟" اسے سر سے پیر تک سجے سنورے دیکھ کر عالم مصنوعی حیرت سے بولا۔۔

"لگتاہے زیادہ کام نے آپ کے دماغ پر اثر کر دیا ہے۔۔" وہ طنزیہ انداز میں بولی۔۔

"ایک منٹ ایک منٹ عالم بھائی پہلے آپ مجھے بتادیجئے کہ ولید بھائی کدھر ہیں پھر کنٹینیو کیجئے گا۔۔" عالیان نے بیچ میں ٹانگ اڑائی۔۔

"گراؤنڈ فلور کے سب سے کارنر والے روم کے باتھ روم میں۔۔" عالم نے بتایا تو عالیان فوراوہاں سے نکل گیا۔۔

"ہاں تو محترمہ آپ نے بتایا نہیں کون ہیں آپ؟" عالم اب اشارہ سے بولا۔۔

"میں آپ کی زوجہ محترمہ ہوں۔۔" وہ اسے گھورتے ہوئے بولی۔۔

"ہائے سچی!! یار تم تو پہچان ہی میں نہیں آرہی۔۔ مطلب کتنی خوبصورت دکھ رہی ہو تم اسی لئے پہچان ہی نہیں پایا۔۔ لگتاہے سارا میک اپ تم نے آج ہی ختم کرڈالا۔۔" اس نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے حیرانگی ظاہر کی۔۔

"کیا؟" اشارہ جو اس کی تعریف پر خوش ہو رہی تھی اس کے اگلے جملے پر صدمے سے چیخ ہی تو پڑی۔۔

"سنائی نہیں دیا کیا اچھا پھر سے کہہ دیتا ہوں۔۔ تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو کہ لگتاہے سارا میک اپ آج ہی یوز کرلیا ہے۔۔" وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا۔۔

"آپ حد سے زیادہ برے ہیں۔۔" اس نے غصے سے کہا۔۔

"کیا یار اب میں نے کیا کیا جو ناراض ہو رہی ہو؟ اب اتنا میک اپ یوز کرنے کی وجہ سے پہچان نہیں پایا تو اس میں میری کیا غلطی۔۔" وہ ابھی بھی اسے تنگ کرنے سے باز نہیں آیا۔۔

"نہیں غلطی تو آپ کی کوئی نہیں ہے۔۔ میری ہی غلطی ہے جو اتنا بن سنور کر آپ کے پاس آ گئی۔۔ اب گھوموں گی ماسی والی حلیے میں تب اپنے دل کو ٹھنڈک پہنچاتے رہنا۔۔" اس نے خفگی سے کہا اور پلٹ کر جانے لگی۔۔

"نہ نہ یار ایسے ہی رہو۔۔ اتنی پیاری دکھ رہی ہو خوامخواہ تمہاری محنت اور اتنا سارا میک اپ ضائع جائے گا۔۔" وہ اسے پکڑ کر اپنی سمت کھینچتے ہوئے بولا۔۔

"چھوڑیں۔۔ مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔" اس نے ناراضگی سے کہا۔۔

"اچھا یار سوری مذاق کر رہا تھا۔۔" وہ اس کے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔۔

"نہیں اب میں بھی آپ کو نہیں پہچانوں گی۔۔ آنا آپ اب رات میں بلانے میں نہیں آنے والی۔۔ آج سے مہر لوگوں کے ساتھ ہی سوؤں گی۔۔" اس نے عالم کو اپنے خطرناک ارادوں سے واقف کیا۔۔

"ارے رے رے میری پیاری سی بیگم صاحبہ اپنے غریب سے شوہر پر اتنا بڑا ظلم تو ہرگز نہ کرنا۔۔ میں اپنے کردہ ناکردہ سب گناہوں کی معافی مانگتا ہوں۔۔" وہ ڈر ہی تو گیا تھا اس کے ارادے جان کر۔۔

"آپ اسی لائق ہے آپ کے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہیے۔۔" اس کی حالت زار سے محظوظ ہوتی وہ بولی تھی۔۔

"یار کیوں میری دشمن ہو رہی ہو۔۔ سوری تو بول رہا ہوں۔۔" وہ منت کرتے ہوئے بولا۔۔

"نہیں میں تو نہیں ایکسیپٹ کرنے والی آپ کے سوری کو۔۔" اس نے ناک چڑھا کر کہا۔۔

"دیکھو اب تم شرافت سے مان جاؤ ورنہ یہاں دن دہاڑے میں تمہیں منانے کے لیے جو کروں گا وہ شاید تمہیں واقعی قبول نہ ہو۔۔" اسے خود سے قریب کرتے ہوئے وہ معنی خیزی سے بولا۔۔

"اچھا اب چھوڑیں مجھے میں نے آپ کو معاف کیا۔۔" وہ گھبرا کر بولی کیوں کہ عالم سے کچھ بعید نہیں کہ وہ یہیں پر شروع ہو جاتا۔۔

"نہیں اب مجھے منانے تو دو۔۔" اس کی طرف جھکتے ہوئے وہ بولا تھا۔۔

"عالم کوئی آجائے گا۔۔" اسے پیچھے کی طرف دھکیلتے ہوئے وہ سٹپٹا کر بولی۔۔

"ہاں تو آنے دو تم میری بیوی ہو گرل فرینڈ تو نہیں جو سب سے ڈرتا پھروں۔۔" وہ اسے تنگ کرنے کو بولا اور ساتھ ہی اسکے گال پر جھکا۔۔

"بیوی ہوں تو اس کا یہ مطلب تھوڑی ہے کہ آپ ہر جگہ شروع ہو جائیں۔۔" اسنے گڑبڑا کر کہا اور اپنا چہرہ اس سے دور کرنے لگی۔۔

"اچھا ٹھیک ہے نہیں ہوتا شروع لیکن پہلے تم وعدہ کرو کہ تم مہر لوگوں کے ساتھ نہیں سوؤ گی۔۔" اسکے رخسار پر بوسہ دینے کے بعد وہ بولا۔۔

"ہاں وعدہ اب چھوڑیں مجھے۔۔ کوئی آجائے گا۔۔ پھر آپ کی تو خیر ہے مجھے ہی شرمندہ ہونا پڑے گا۔۔" وہ اس کی گرفت میں کسمسا کر بولی۔۔

"مت ہونا شرمندہ کس نے کہا بلاوجہ شرمندہ ہو۔۔" عالم اسے اپنی گرفت سے آزاد کرتے ہوئے بولا۔۔

"میں آپ کی طرح بے شرم ہرگز نہیں ہوں جو دن دہاڑے رومینس جھاڑے اور شرمندہ بھی نہ ہو۔۔" وہ فورا اس سے فاصلہ قائم کرتے ہوئے بولی۔۔

"اب بیوی سے رومینس جھاڑنے میں کہاں کی شرمندگی۔۔" اسنے لاپروائی سے کہا۔۔

"چھوڑیں اس فضول سی بحث کو آپ کو تو میری بات سمجھنا ہے نہیں۔۔ چلیں اب کپڑے چینج کر لیں کب سے ایسے ہی بھنگی بنے گھوم رہے ہیں۔۔ اگر اس وقت ہم دونوں کو ساتھ میں کوئی بھی دیکھ لے تو وہ یہی مثل کہے گا پہلوئے حور میں لنگور۔۔" وہ اندر کی طرف بڑھتے ہوئے اسکے حلیے پر چوٹ کرتی مزے سے بولی۔۔

"کیا کہا تم نے مجھے؟" اس نے چیخ کر کہا اور اسے اپنی سمت موڑا۔۔

"کلک۔۔کچھ نہیں۔۔" وہ گڑبڑائی۔۔

"تمہیں تو میں اب کمرے میں چل کر بتاتا ہوں۔۔" اس کی طرف خطرناک تیوروں سے دیکھتا وہ بولا تھا اور اس کے کچھ سمجھنے سے پہلے ہی اسنے اشارہ کو اپنی بانہوں میں اٹھایا اور پریشان سی اشارہ کو لئے تیز رفتاری سے اپنے کمرے کی سمت بڑھ گیا۔۔

❤❤❤

مہر ہڑبڑا کر ہوش میں آئی تھی.. پھر اس سے خود کو چھڑانے لگی جو شاید ابھی بھی اسے چھوڑنے پر آمادہ نہیں تھا..

"کون ہے انسانوں کی طرح ناک نہیں کر سکتے.." وہ بدمزگی سے بولا تھا..

"او بھائی جلدی باہر آئیے آپ کا وزن کیا جا رہا ہے آئی مین ویٹ.." باہر سے عالیان کی آواز آئی..

"تجھے یہی ٹائم ملا تھا.. پانچ منٹ بعد نہیں آسکتا تھا.." وہ بے زاری سے بولا..

"کیوں بھئی پانچ منٹ میں کیا ہو جانا تھا اور یہ آپ سال بھر کا غسل لے رہے ہیں جو اتنا وقت لگ رہا ہے.." عالیان نے کہا..

"ہونا تو بہت کچھ تھا مگر خیر ابھی بھی کچھ بگڑا نہیں ہے.." مہر کے سرخ چہرے کو دیکھ کر وہ معنی خیزی سے بولا تو مہر اسے گھورتی خود سے چھڑانے لگی..

"کیا مطلب؟" عالیان کی الجھن بھری آواز آئی..

"یار کیوں مطلب کے پیچھے پڑا ہے.. ابھی جامیں بھی آرہا ہوں پانچ منٹ میں.. "وہ مہر پر مزید سختی سے گرفت کرتے ہوئے بولا..

" آہ... "اسکے زور سے ہاتھ پکڑنے پر وہ بے ساختہ کراہی..

"یہ آپ کو کیا ہوا ولید بھائی؟"باہر کی طرف قدم بڑھاتا عالیان چونکا تھا کسی نسوانی چیخ پر اس لئے واپس پلٹ کر بولا..

"کچھ نہیں یار تو گیا نہیں ابھی تک.. "وہ جھلا کر بولا تھا اور فوراً مہر کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا..

"نہیں.. یہ اندر سے کسی لیڈی کی آواز کیوں آئی تھی؟"اسنے نہایت الجھ کر پوچھا..

"ابے یار لگتا ہے پوری بات سنے بغیر تو نہیں مانے گا.. "ولید کی جھنجھلائی ہوئی آواز آئی..

"مطلب؟"اسنے فوراً پوچھا..

"ابے تیرے مطلب کے چکر میں میرا ہی گھن چکر بنے گا.. خیر سن ابھی میں اپنی جنگلی منکوحہ سے رومانس لڑا رہا ہوں اس لئے اب شرافت سے نو دو گیارہ ہو جا.. "وہ ٹھنڈی سانس خارج کرتا بولا اور مہر کو دیکھنے لگا جو نہایت غصے سے اسے گھور رہی تھی..

"لاحولا قوت ولید بھائی ابھی رخصتی نہیں ہوئی ہے اسی کا لحاظ کر لیتے یار رخصتی تک صبر ہی کر لیتے.. "باہر سے عالیان کی حیرت میں ڈوبی آواز آئی..

"بیٹا زیادہ گیان نہ دے ورنہ تیرا پول سب کے سامنے کھولوں گا.. مجھے سب خبر ہے تو آج کل کن ہواؤں میں اڑ رہا ہے.. "وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولا..

"مطلب؟"اسکے منہ سے بے اختیار نکلا..

"مطلب کے بچے تجھے تو میں باہر آ کر ہی سب کے سامنے زرناب سمیت سارے مطالب سب وضاحت کے ساتھ بتاؤں گا.." ولید کی بات سن کر عالیان کی سٹی گم ہوئی..

"ارے مجھے سب سمجھ آگیا ہے آپ خوامخواہ تردد نہ کریں یو کین کنٹینیو یور رومینس کیری آن.. وش یو بیسٹ آف لک.." وہ اپنی نیک خواہشات کا اظہار کرتا وہاں سے نو دو گیارہ ہوا تھا..

"تم مجھے چھوڑ رہے ہو یا میں سب کو آواز دے کر اکٹھا کروں.." مہر اسکے ہاتھ ہٹاتے ہی دانت پیستے ہوئے بولی..

"اوکے ایز یو وش.. لیکن تمہیں بتاتا چلوں.. سب تمہیں ہی ڈانٹیں گے مجھے کچھ نہیں کہیں گے کہ میں پہلے سے تھا تم بعد میں آئی تھیں.." اسنے شانے اچکاتے ہوئے لاپرواہی سے کہا..

"تم جیسا بدتمیز واہیات انسان میں نے کبھی نہیں دیکھا.." وہ تاسف سے نفی میں سر ہلاتی گویا ہوئی..

"کیوں تم نے کبھی آئینہ نہیں دیکھا کیا؟" اسنے بڑی معصومیت سے پوچھا..

"ولید تم تم.." وہ غصے کی شدت کے باعث بول نہ پائی..

"ہاں میں بہت ہی اچھا ہوں مجھے پتا اب تم بھی تعریفیں نہ کرو.." وہ زرا اکڑ کر بولا.. تبھی مہر نے اسکی طرف شاور کا رخ کر کے اسے آن کر دیا..

"اب اپنی بڑائی بیان کرو.." وہ مزے سے اسے نہلاتے ہوئے بولی اور اسکے چہرے پر فوارے کی صورت پانی ڈالنے لگی..

"مہر اسے بند کرو.." وہ آنکھوں پر ہاتھ رکھتا بولا..

"نہیں کروں گی.. تم نے میری بات مانی تھی بدتمیز انسان تم نے اپنی بے ہودگی دکھاہی دی.." اسنے دانت پیس کر کہا..

"یار بند کرو تم نے پورا ٹاول بھی گیلا کر دیا ہے اور میرے کپڑے بھی باہر ہیں پھر تمہاری ہی خیر نہیں ہے.." وہ مہر کو خبردار کرتے ہوئے بولا..

"تو کس نے کہا تھا بغیر کپڑوں کے نہانے گھسو.. اب خود ہی بھگتو.." اسنے آرام سے کہا..

"تو تم نہیں مانو گی.. دیکھو پھر میں کچھ کروں گا تو تمہیں ہی اعتراض ہو گا.." وہ اب اسکی طرف بڑھتے ہوئے بولا..

مہر نے اسے اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر شاور چھوڑ کر باہر کی طرف دوڑ لگانی چاہی. مگر اسکا پیر بری طرح سلپ ہوا اور وہ دھڑام سے گری..

"آہ... امی..." وہ بے ساختہ کراہی..

"اچھا ہوا اب بھگتو منع کر رہا تھا لیکن نہیں تم کیوں ماننے لگیں میری بات.." اسکے پاس نیچے بیٹھ کر وہ تیز لہجے میں بولا..

"وہ..." اسنے کچھ کہنے لے لئے منہ کھولا مگر درد کے باعث بول نہ سکی اور پیر پکڑے سر جھکائے خاموشی سے آنسو بہانے لگی..

"کیا ہوا زیادہ لگا ہے کیا بہت درد ہو رہا ہے؟" اسے روتے دیکھ کر وہ تشویش سے بولا.. اسنے کچھ کہنے بجائے اثبات میں سر ہلایا..

"چلو اٹھو کوئی دوا لگا لینا درد کم ہو جائے گا.." وہ اٹھتے ہوئے بولا اور مہر کی سمت ہاتھ بڑھایا..

"آہ..." اسکا ہاتھ پکڑ کر وہ اٹھنے لگی تھی کہ تیز درد کی لہر اسکے بدن میں دوڑ گئی اور وہ فوراً ہی کراہتے ہوئے بیٹھ گئی..

"لگتا ہے گود ہی میں اٹھانا پڑے گا.." وہ اسے پر سوچ نظروں سے دیکھ کر بولا پھر اگلے ہی لمحے جھک کر اسے احتیاط سے اپنی بانہوں میں اٹھا لیا. مہر اپنا درد بھول بھال کر اسے دیکھے گئی.. وہ اسکا وجیہہ چہرہ کھوجنے لگی جہاں ایک شکن تک نہ تھی نہ ہی جھنجھلاہٹ.. بس فکرمندی جھلک رہی تھی.. جس میں محبت کا عنصر بھی شامل تھا.. اس سے

آج پہلی دفعہ ولید کی محبت کا احساس ہوا تھا اور یہ احساس ہوتے ہی دل ایک خوشگوار لے پر دھڑکا تھا۔۔ وہ بس اسکا چہرہ دیکھے گئی۔۔

"مانا کے میں بہت ہینڈسم ہوں مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ تم کنٹینیو مجھے گھورتی رہو؟" اس کی نظر محسوس کرتا وہ احتیاط سے اسے بیڈ پر بٹھاتے ہوئے بولا۔۔ اس کی بات سن کر مہر چونکی اور فورا اپنی نظروں کا زاویہ بدلا۔۔

" محترمہ ابھی تک تو درد کو رو رہی تھی یہ اچانک میرے چہرے کو کیوں گھورنے لگیں؟" اس کی بات سن کر وہ خفیف سی ہوئی۔۔

"وہ میں تمہیں نہیں دیکھ رہی تھی۔۔ پیچھے دیوار پر گھڑی دیکھ رہی تھی اور اب تم شرافت سے شرٹ پہن لو۔۔" وہ جھینپ کر بولی۔۔

"یار جھوٹ تو کم سے کم ڈھنگ کا بول لیا کرو۔۔ یہ باوا آدم کے زمانے کی گھڑی ہے جو تمہیں کبھی پسند نہیں رہی جسے تم ایک نظر دیکھنا پسند نہیں کرتی اور کہہ رہی ہو گھڑی دیکھ رہی تھی۔۔ پھر یہ اعتراف کرنے میں تمہاری زبان تو گھس نہیں جائے گی کہ میں بہت ہینڈسم ہوں اسی لیے تم مجھے دیکھ رہی تھی۔۔" اسنے مزے سے کہا اور بیڈ سے شرٹ اٹھا کر پہنے لگا۔۔

"زیادہ اترانے کی ضرورت نہیں ہے سمجھے میں تمہیں نہیں دیکھ رہی تھی۔۔" وہ کھسیاہٹ کا شکار ہوئی۔۔

" دیکھ تو تم مجھے ہی رہی تھی اب تم منہ سے اطراف کرو نہ کرو۔۔" اسنے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

"ولید تم۔۔ آہ۔۔۔" اسے اب غصہ آنے لگا تو وہ اسے مارنے کے لیے اٹھنے لگی مگر فوراہی کراہ کر دوبارہ بیٹھ گئی۔۔

"چوٹ لگی ہوئی ہے مگر اسسٹنٹ کرنے سے باز نہیں آنا ہے تمہیں۔۔ ادھر دکھاؤ۔۔"وہ فکر مندی سے کہتا اس کے پیر پر جھکا تھا۔۔

"اوہ۔۔ تمہارے پیروں میں کافی سوجن آگئی ہے۔۔ لگتا ہے مساج کرنا پڑے گا۔۔۔"وہ اس کے پیر کا معائنہ کرنے کے بعد بولا اور سائیڈ ڈرا میں کوئی کریم تلاش لگا۔۔

"بیڈ پر رکھو پیر۔۔"اپنی مطلوبہ کریم لے کر وہ اس کی طرف پلٹا تھا۔۔

"تم رہنے دو۔۔ میں اشارہ وغیرہ میں سے کسی کو کہہ دیتی ہوں۔۔"وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولی۔۔

"زیادہ نخرے مت دکھاؤ سمجھیں۔۔ اب محترمہ کو بھاؤ دے رہا ہوں تو مزاج ہی نہیں مل رہے۔۔"اسنے خود ہی اسکا پیر بیڈ پر احتیاط سے رکھا اور نرمی سے مساج کرنے لگا۔۔ مہر اسے ٹکر ٹکر تکنے لگی۔۔

❤❤❤

"اوہو کیا بات ہے بھئی۔۔ میاں کے لائے ہوئے کپڑوں میں تو محترمہ کی چھب ہی نرالی ہے۔۔"اشارہ اسے دیکھتے ہوئے تعریفی انداز میں بولی۔۔ وہ سب شامیانے میں بیٹھی تھی اور ابھی کچھ ہی دیر میں رسم شروع ہونے والی تھی۔۔ جب ایہا وہاں آئی۔۔ تو سب اسے ستائشی نظروں سے دیکھنے لگیں اور اسکی تعریف کرنے لگیں۔۔

"بکو مت۔۔"وہ جھینپ کر بولی۔۔

"سچ میں یار کیا چوائس ہے عارفین بھائی کی۔۔"زرناب کے لہجے میں بھی ستائش تھی۔۔

"اب تم لوگ زیادہ بولو گی تو میں چینج کرلوں گی۔۔"ان کی تعریف سے وہ گھبرا کر بولی۔۔

"اچھا بس بھئی نہیں کرتے تعریف اب ساری تعریفیں تو عارفین بھائی ہی کریں گے۔۔"روشنی نے معنی خیزی سے کہا۔۔

"تم سب نہایت ہی بد تمیز ہو۔۔" اس کا مطلب سمجھ کر وہ جھینپتے ہوئے بولی اور ان کے پاس اٹھ گئی۔۔ پیچھے سب اسکی حرکت سے محظوظ ہوتی ہنس پڑیں۔۔

"یا اللہ بس آج ان سے سامنا نہ ہو۔۔ نہیں تو وہ۔۔" وہ دل ہی دل میں دعا کرتی عارفین کی شوخیاں یاد کرتی سرخ ہوئی۔۔ اسی دھن میں وہ اندر کی جانب جا رہی تھی جب ہی کسی سے ٹکر ہوئی۔۔

"آہ۔۔ دیکھ کر نہیں چل سکتے۔۔" وہ سر پکڑ کر کراہی۔۔

"اوہ۔۔ سوری مسز۔۔" تشویش سے پر آواز عارفین کی تھی۔۔

"کوئی بات نہیں۔۔" اسے دیکھ کر وہ گھبرائی اور اس کے سائیڈ سے وہ نکلنے لگی۔۔

"ایسے کیسے کوئی بات نہیں دکھائیں ادھر۔۔۔" وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اس کا چہرہ اپنی طرف کرتے ہوئے بولا۔۔

"نہیں سچ میں کچھ نہیں ہوا۔۔" اس نے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا۔۔

"مجھے تو تسلی کر لینے دیں۔۔" اس کا چہرہ ٹھوڑی کی مدد سے وہ اوپر اٹھاتے ہوئے بولا۔۔

"آپ ایک بات مجھے سچ سچ بتائیں گی۔۔" اس کا چہرہ بغور دیکھتا ہوا وہ بولا۔۔

"جی۔۔" اسنے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔

"آپ سچ میں اتنی حسین ہیں یا مجھے ہی لگتی ہیں یا پھر کوئی جادو وغیرہ جانتی ہیں جس سے مجھے اپنے ٹرانس میں کیا ہوا ہے۔۔" اس نے نہایت سنجیدگی سے پوچھا۔۔ پہلے تو ایہا نے نا سمجھی سے اسے دیکھا پھر اسکی بات سمجھ آنے پر سرخ ہوئی۔۔

"قسم سے جب آپ اس طرح بلش کرتی ہیں نا تو دل کی حالت ہی خراب ہو جاتی ہے۔۔" وہ اس کے شانے پر ہاتھ رکھ کر اسے خود سے قریب کرتے ہوئے بولا۔۔ ایہا سٹپٹائی کہ جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا۔۔

"وہ مجھے کچھ کام ہے جانے دیں۔۔" اس سے نظر چراتے وہ منمنائی۔۔

"مجھے بھی آپ سے کام ہے۔۔" اسے دیکھتے ہوئے وہ معنی خیزی سے بولا۔۔

"کیا کام ہے جلدی بتائیے۔۔" اس نے عجلت میں کہا۔۔

"وہ تو تبھی بتاؤں گا جب آپ اسے کرنے کا وعدہ کریں۔۔" وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا۔۔

"ٹھیک ہے اب جلدی بتائیے بھی۔۔" اسنے بغیر سوچے سمجھے ترنت کہا۔۔

"اوکے پھر مکرنا نہیں۔۔" اسنے یقین دہانی کروائی۔۔

"ہاں نہ آپ بتائیے تو سہی۔۔" اسنے فورا کہا۔۔

"یہاں بتانا مناسب نہیں ہے۔۔ آپ کو میرے ساتھ ابھی روم میں چلنا ہو گا۔۔" وہ اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے بولا۔۔

"ٹھیک ہ۔۔۔۔" ایسا کہتے ہوئے ٹھٹکی۔۔ اسنے غور سے عارفین کو دیکھا جو آنکھوں میں شرارت لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔ لمحے کے ہزارویں حصے میں اس کے دماغ میں کلک ہوا کہ عارفین کو کیا "کام" ہے۔۔

"میں آپ کی کوئی بات نہیں ماننے والی۔۔ آپ نے تو مجھے ایک دم بے وقوف ہی سمجھ رکھا ہے۔۔ یوں باتوں باتوں میں مجھ سے الٹی سیدھی فرمائشیں پوری کروائیں گے اور مجھے کچھ سمجھ نہیں آئے گا۔۔ ہاں۔۔" اسے گھورتی ہوئی وہ منہ بنا کر بولی۔۔ اسے منہ کے زاویہ بگاڑ کر بات کرتے دیکھ عارفین نے بے ساختہ قہقہہ لگایا۔۔

"سچ میں کتنی کیوٹ لگ رہی تھیں آپ ایسے منہ بناتے ہوئے۔۔ اگر آپ مجھے اتنی ہی اچھی لگتی رہیں تو کسی دن یہ دل تو گیا کام سے۔۔ بے چارہ کتنا برداشت کرے گا۔۔" وہ ہنستے ہوئے بولا تو ایبہا دہل ہی گئی۔۔ اسنے بے ساختہ اسکے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔

"کچھ بھی کہتے ہیں آپ۔۔" اسنے خفگی سے کہا۔۔

"اب کیا کروں آپ لگتی ہی اتنی اچھی ہیں۔۔" وہ اسکا ہاتھ ہٹاتے ہوئے بولا۔۔

"اب چھوڑیں مجھے جانا ہے۔۔" اسنے کہا۔۔

"ایسے تھوڑی جانے دوں گا پہلے آپ اپنا وعدہ تو پورا کریں۔۔" وہ شرارتی لہجے میں بولا۔۔

"آپ نے چیٹنگ کی ہے۔۔ میں نہیں مانتی ایسے کسی وعدے کو۔۔" اس نے صاف مکرتے ہوئے کہا۔۔

"اچھا آپ نہ مانیں۔۔ مگر میں تو مانتا ہوں نہ۔۔" وہ کندھے اچکاتا ہوا بولا اور اس کے چہرے پر جھک کر اپنے استحقاق کا بھرپور استعمال کیا۔۔

"اوکے مسز اب آپ جاسکتی ہیں۔۔" اسے آزاد کرتا وہ اپنے لبوں پر ہاتھ پھیرتا شوخی سے بولا۔۔ ایہا اس کی گرفت سے آزاد ہوتے ہی سرخ چہرے کے ساتھ اپنے منہ پر ہاتھ رکھتی وہاں سے بھاگی تھی۔۔ عارفین اسکی عجلت پر مسکراتا ہوا پلٹ گیا۔۔

❤❤❤

رسم شروع ہو چکی تھی۔۔ گلفام بھائی کو اسٹیج پر بیچ میں بٹھا دیا گیا تھا۔۔ پھر وہاں کے رسم و رواج کے مطابق پہلے سلام پڑھا گیا۔۔ اسکے بعد ناظرہ خالہ جو کہ گلفام بھائی کی امی تھیں ان سے گلے لگ کر خوب روئیں۔۔ ساری لڑکیاں ایک طرف کھڑے ہو کر یہ سب دیکھ رہی تھیں۔۔

"یہ لڑکی کی رسم میں رونا سمجھ میں آتا ہے مگر یہ لڑکے کی رسم میں کس خوشی میں رویا جاتا ہے اللہ جانے۔۔" جویریہ الجھ کر بولی۔۔

"وہی نہ عجیب ہی سسٹم ہے ہمارے گاؤں کا۔۔" اشارہ نے بھی کہا۔۔

"سسٹم نہیں عجیب ہے۔۔ یہ مائیں بے چاریاں اپنے بیٹے کے غم میں برابر کی شریک ہوتی ہیں کہ اب انکی آزادی ختم۔۔ پتہ ہوتا ہے انھیں کہ کتنے بڑے طوفان کے حوالے اپنا لعل کر رہی ہیں۔۔ اب انھیں بھی ساری زندگی مظلوم بن کر گزارنی ہے۔۔" پیچھے سے عالم نے مغموم لہجے میں بولا۔۔

"کیا مطلب ہے آپ کا ہاں؟" اشارہ تنک کر بولی۔۔

"میں نے تو ایک عام سی بات کہی ہے۔۔" وہ کندھے اچکا کر بولا۔۔

" چلیں اب آپ دونوں کی باری ہے۔۔" زرناب ان کے پاس آکر بولی۔۔ کیونکہ اب ساری سہاگنیں باری باری دلہے کو ابٹن لگا رہی تھیں۔۔

" میں نہیں لگا رہی۔۔" ایہا اور اشارہ نے بیک وقت کہا۔۔ کیوں کہ دلہے کو تو یہ لوگ لگا دیتی مگر پھر جو دلہے کے آس پاس بیٹھے تھے وہ انہیں نہیں بخشتے۔۔

" میں ہوں نہ تمہارے ساتھ ٹینشن کیوں لیتی ہو۔۔" عالم اشارہ کو اپنے ساتھ لے کر جانے لگا۔۔

" چلو بھائی ہٹو میری بیگم صاحبہ کا نمبر ہے۔۔" وہ اشارہ کے لئے راستہ بناتا ہوا بولا۔۔

"لو آگئے جورو کے غلام گلفام بھائی آپ کا بھی یہی حشر ہونے والا ہے۔۔ ابھی بھی وقت ہے کچھ سبق لیں اور ارادہ ملتوی کر دیں۔۔" عباد نے شوخی سے کہا۔۔

" دیکھ لیں گلفام بھائی ان محترم کو خود کی تو ہوئی نہیں اب آپ کو بھی بھڑکا رہے ہیں۔۔" اشارہ اسے ابٹن لگاتے ہوئے بولی۔۔

" تم بے فکر رہو میں ان لوگوں کے بھڑکانے میں آنے والا نہیں۔۔ ویسے حیرت ہے ابھی تک مہر نظر نہیں آئی۔۔ ورنہ اسی نے سب سے پہلے مجھے ہلدی سے نہلا دینا تھا۔۔" گلفام بھائی نے مہر کو نہ پا کر پوچھا۔۔

" پیر تڑوا کر بیٹھی ہیں محترمہ ورنہ اسے کہاں چین پڑتی۔۔ سلپ ہو گئی تھی باتھروم میں۔۔" اشارہ نے بتایا۔۔

" اوہ۔۔ اب ٹھیک ہے نہ وہ۔۔" انہوں نے فکرمندی سے پوچھا۔۔

"ہاں مساج کر دیا گیا تھا اس کے پیر کا مگر ابھی بھی درد ہے۔۔" وہ بولی۔۔

" آپ لوگ مجھے بتاتیں میں دیکھ لیتا کہیں فریکچر وغیرہ نہ ہو گیا ہو۔۔" عباد نے کہا۔۔

"اب یہ تو اللہ ہی جانے۔۔ کل ڈاکٹر کے پاس لے کے جائیں گے۔۔" وہ بتانے لگی۔۔

"جب عباد ہے تو کسی اور ڈاکٹر کی ضرورت ہی کیا ہے کیوں عباد؟" گلفام بھائی نے سوالیہ نظروں سے عباد کی طرف دیکھا۔۔

"بلکل۔۔ کہاں ہیں وہ میں چیک کر لیتا ہوں۔۔ کل کا کیا بھروسہ درد زیادہ ہو جائے۔۔" عباد انکی ہاں میں ہاں ملا کر اٹھتے ہوئے بولا۔۔

"وہ اندر کمرے میں ہے۔۔ دادی جان کے۔۔" اشارہ نے اسے بتایا۔۔ عباد اٹھ کر اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔ دادی جان کے کمرے کے سامنے رک کر اس نے دستک دی اور اندر داخل ہو گیا۔۔ اسے روم میں مہر نظر نہ آئی مگر سامنے ہی انابیہ مگن سی بالوں پر برش پھیرتی دکھائی دی۔۔ اسکی طرف اسکی پشت تھی مگر وہ آئینے میں اسکا چہرہ دیکھ سکتا تھا۔۔ عباد نے اس دن کے بعد سے اسے آج دیکھا تھا۔۔ وہ شاید جان بوجھ کر اس کے سامنے سے آنے سے گریز برت رہی تھی۔۔ تبھی انابیہ کو کچھ محسوس ہوا تو اس نے پلٹ کر پیچھے دیکھا اور سامنے کھڑے عباد کو دیکھ کر گھبرائی۔۔ اسنے فوراً ہی دوپٹہ صحیح سے شانوں پر پھیلایا جو ایک کندھے پر لٹک رہا تھا۔۔ عباد یک ٹک اسے دیکھے جا رہا تھا جو لائٹ سے میک اپ پر ہلکی پھلکی جیولری اور کھلے بکھرے بالوں میں سیدھی اس کے دل میں سماتی جا رہی تھی۔۔ نظروں کا زاویہ بدلا تو دیکھنے کا انداز ہی نرالہ ہو گیا۔۔ اتنے دن سے وہ خود کنفیوز تھا کہ وہ اس کے لئے ایسا کیوں محسوس کر رہا ہے۔۔ بارہا اسکا دل کیا کہ وہ کسی سے اسکے بارے میں پوچھے مگر پھر جھجھک کر رک گیا۔۔ اور آج اسے سامنے دیکھ کر اسکے دل نے جس طرح پلٹا کھایا تھا اسے سمجھ آ گیا تھا کہ وہ انابیہ کے لیے کیا محسوس کرتا ہے۔۔ اس لئے اب بے خوف و خطر وہ اسے مبہوت سا دیکھے گیا۔۔ انابیہ اس کی نظروں سے جی بھر کر کنفیوز ہوئی۔۔ تبھی باتھ روم سے کلک کی آواز آئی اور وہ اسکے ٹرانس سے باہر آیا۔۔ باتھ روم سے مہر لنگڑاتی ہوئی باہر آئی۔۔

"اوہ عباد تم خیریت۔۔کچھ کام تھا؟" مہر کی نظر اس پر پڑی تو اس نے پوچھا۔۔

"خیریت ہی تو نہیں رہی۔۔" وہ کھوئے کھوئے لہجے میں بولا۔۔

"کیا مطلب تمہارا؟" مہر نے کنفیوز ہو کر پوچھا تو وہ چونک کر متوجہ ہوا۔۔

"کچھ نہیں۔۔" یہ کہتا وہ تیزی سے روم سے باہر نکلا۔۔

"یہ اسے کیا ہوا تھا؟" اسنے ساکت کھڑی انابیہ سے پوچھا جو نہ جانے کس جہاں میں کھوئی ہوئی تھی۔۔

"اللہ جانے۔۔" وہ چونک کر جواب دیتی پھر سے اپنے بالوں میں برش پھیرنے لگی۔۔

"عجیب حال ہے۔۔" وہ کندھے اچکا کر بولی۔۔

❤❤❤

"یار زرناب میری کچھ ہیلپ کرو نہ۔۔" جویریہ نے رونی صورت بنا کر کہا۔۔

"کیا ہوا؟" اسنے پوچھا۔۔ یہ دونوں اسٹیج کے سامنے بیٹھی تھیں۔۔

"یار مجھے بلال سے معافی مانگنا ہے پر سمجھ میں نہیں آرہا کیسے مانگو۔۔" وہ اپنی پریشانی بتانے لگی۔۔

"سمپل جا کر سوری بول دو۔۔" اسنے آرام سے کہا۔۔

"اتنا ہی سمپل ہوتا تو کیا بات تھی۔۔ بہن میں نے اسے تھپڑ مارا ہے اور اب اسے جا کر یہ بولوں بھائی تھپڑ کے لیے سوری۔۔" وہ طنزیہ انداز میں بولی۔۔

"بھائی تو بالکل نہیں بولنا ورنہ وہ سامنے سے ہی ایک لگا دے گا۔۔" اسنے فوراً ٹوکا۔۔

"اسی لئے پوچھ رہی ہوں۔۔ کوئی اچھا سا حل بتا دو۔۔" اس نے گویا منت کی۔۔

"تو انابیہ سے پوچھ لو۔۔ وہی کچھ بتا سکے گی۔۔" اس نے کندھے اچکائے۔۔

"ارے یار اس کی تیاری ہی ختم نہیں ہوئی ہے ابھی تک۔۔ پھر وہ گھنٹہ بھر مجھے لیکچر دے گی۔۔ اسی لیے تم ہی کچھ بتادو۔۔ پلیز۔۔" اسنے منتی لہجے میں کہا۔۔

"اوکے۔۔ اب تم اتنا فورس کر رہی ہو تو کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی پڑے گا۔۔" وہ پر سوچ انداز میں بولی۔۔

"ہاں جلدی کچھ سوچو۔۔" اسنے ترنت کہا۔۔

"ایک کام کرو تم۔۔ اسے لیٹر لکھ کر دو۔۔ ایسے میں تمہیں بھی آکورڈ نہیں لگے گا۔۔" وہ سوچتے ہوئے بولی۔۔

"ہاں۔۔ آئیڈیا تو اچھا ہے لیکن لکھوں گی کیا؟" اس نے متفق ہوتے ہوئے کہا۔۔

"اب یہ تمہارا کام ہے تم جانو۔۔" وہ شانے اچکاتے ہوئے بولی۔۔

"ٹھیک ہے پھر کچھ کرتی ہوں۔۔" اسنے پر سوچ انداز میں کہا اور اندر کی طرف بڑھ گئی۔۔

❤❤❤

"یار معیز یہ اتنے سارے انڈے کس لیے رکھے ہوئے ہیں؟" عالیان نے اسٹیج کے ایک طرف ڈھیر سارے انڈے رکھے دیکھ کر پوچھا۔۔

"یہ تو آپ کو تھوڑی دیر میں پتہ چل جائے گا۔۔" اس نے معنی خیزی سے کہا۔۔

"زیادہ نخرے نہ دکھا اور بتا کیوں رکھے ہوئے ہیں۔۔" وہ چڑ کر بولا۔۔

"دراصل اسے سب کے اوپر پھوڑنا ہے۔۔" عمار نے کہا۔۔

"مطلب میں سمجھا نہیں۔۔" اس نے الجھ کر پوچھا۔۔

"دیکھئیے یہ انڈا ہے۔۔ اسے ایسے اٹھانا ہے۔۔" معیز ہاتھ میں انڈا لیتا ہوا بولا۔۔

"پھر اسے ایسے نشانہ لگا کر پھینک دینا ہے۔۔" اسنے زرناب کا نشانہ لیتے ہوئے کہا اور ٹھیک اسی سمت پھینک دیا۔۔

"اب آیا سمجھ۔۔اب اس سے آگے کی ذمہ داری آپ کی۔۔" یہ کہتے ہی معیز اور عمار وہاں سے فرار ہو گئے۔۔

ادھر زرناب جو مزے سے سب کے درمیان بیٹھی اپنی تیاری پر داد و تحسین وصول رہی تھی۔۔اسکے سر پر معیز کا پھینکا ہوا انڈا "ٹھچ" سے پھوٹا تھا۔۔جو بہتا ہوا اس کے کپڑوں اور اسے مہکا رہا تھا۔۔

"میرے کپڑے!!!!" انڈا لگتے ہی زرناب نے ایک دلخراش چیخ ماری۔۔آدھا مجمع تو زرناب کی چیخ سن کر ہی دہل گیا تھا۔۔جن میں عالیان کا تو ہارٹ فیل ہونے والا تھا کیوں کہ وہ ہی انڈوں کی ٹرالی کے پاس کھڑا تھا اور زرناب نہایت ہی خونخوار نگاہوں سے اسے گھور رہی تھی۔۔وہ وہاں سے بھاگنے کے چکر میں تھا۔۔جبھی سامنے سے زرناب وارد ہوئی۔۔

"میں نے نہیں یہ معیز نے پھینکا تھا۔۔" اسنے فوراً اپنی صفائی پیش کی۔۔

"میں تمہیں بیوقوف نظر آتی ہوں جو تمہاری بات پر یقین کروں گی۔۔" وہ غصے سے بولی۔۔

"یار میں سچ بول رہا ہوں میں نے نہیں پھینکا۔۔" اس نے یقین دلانے والے لہجے میں کہا۔۔

"اوکے میں نے کر لیا تمہارا یقین۔۔" زرناب نے ٹرالی سے ایک انڈا اٹھایا اور اس کے سر پر پھوڑا۔۔

"یہ کیا کیا تم نے؟" وہ چیخا۔۔

"میں نے تو کچھ نہیں کیا۔۔میں سچ کہہ رہی ہوں یہ انڈا میں نے نہیں پھینکا۔۔" اس نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا۔۔

"تم۔۔" وہ غصے سے بولا اور ایک انڈا اٹھا کر واقعی اس کے سر پر پھوڑ دیا۔۔زرناب نے غصے سے اسے گھورا اور ٹرالی میں سے پھر انڈا نکالنے لگی کے تبھی وہاں رضوان آگیا۔۔

"یہ سارے انڈے تم دونوں ہی ختم کر دو گے ایک دوسرے پر پھوڑ کر۔۔کسی دوسرے کا بھی تو نمبر آنے دو۔۔" وہ ان دونوں کو دیکھ کر شوخی سے بولا۔۔

"آپ کو بڑی جلدی ہے نمبر کی رکو ابھی بتاتی ہوں۔۔ پھر آپ بھی پھوڑتے رہنا انڈے۔۔" زرناب تو پہلے ہی غصے میں تھی اس پر رضوان کی مداخلت نے اسے مزید غصہ دلا دیا۔۔ اسنے ایک انڈا رضوان کے ہاتھ میں پکڑایا اور روشنی کی طرف نشانہ لے کر زور سے پھینکا۔۔

"یہ کیا کیا تم نے؟" رضوان بوکھلایا۔۔

"اب آپ بھی مزے کرنا۔۔" علیان اس کی حالت انجوائے کرتے ہوئے بولا۔۔

"ابے یار کا ہے کے مزے۔۔ دیکھنا کیسے خونخوار شیرنی کی طرح ادھر آئے گی وہ۔۔" رضوان پریشانی سے بولا۔۔

"یہ خونخوار شیرنی کسے کہا آپ نے؟" فوراً ہی اسے روشنی کا جواب ملا جو وہاں آکر غصے سے دونوں ہاتھ سینے پر لپیٹے اسے گھور رہی تھی۔۔

"تمہیں کہہ رہے تھے۔۔" زرناب نے مزے سے کہا۔۔

"نہیں یار وہ میں۔۔" اسنے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولنا چاہا مگر اسے فوراً اپنا منہ بند کرنا پڑا کیوں کہ عالیان نے روشنی کی طرف ایک انڈا بڑھایا تھا جسے اسنے ڈائریکٹ رضوان کی پیشانی پر پھوڑا تھا۔۔

"یہاں کیا چل رہا ہے بھئی؟" بلال ان کے پاس آکر بولا۔۔

"ایگ شو۔۔ آپ بھی حصہ لیں۔۔" ٹرالی کے پیچھے سے عمار اور معیز نمودار ہوئے۔۔ پھر ان دونوں نے دونوں ہاتھوں میں انڈے لے کر جو طوفان بدتمیزی شروع کی تو سب نے کونے کھدرے تلاشنے شروع کر دیے چھپنے کے لیے۔۔ جویریہ جو ایک کمرے میں گھسی لیٹر لکھ رہی تھی۔۔ وہ لیٹر مکمل کرنے کے بعد اسے اپنے دوپٹے کے پلو سے باندھ کر چھپتی چھپاتی ٹیرس کی طرف بھاگی کیونکہ یہ لوگ گھر میں گھس کر پکڑ پکڑ کر سب پر انڈے پھوڑ رہے تھے۔۔ وہ ریلنگ کے سہارے کھڑی اپنی سانسیں ہموار کر رہی تھی۔۔ جبھی اسے پیچھے کھٹکا محسوس ہوا۔۔ اسنے

پلٹ کر دیکھا تو وہ بلال تھا۔۔جو ان لوگوں کے حملے کا شکار ہو چکا تھا۔۔وہ ابھی شاید بچتے بچاتے آیا تھا۔۔اسے دیکھ کر ٹھٹکا اور واپس پلٹ کر جانے لگا۔۔

"سنو۔۔"جویریہ نے بے اختیار اسے آواز دی۔۔وہ رکا مگر پلٹا نہیں۔۔

"وہ مجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔۔"وہ اس کے سامنے آکر جھجھکتے ہوئے بولی۔۔لیٹر دینے کا اس سے بہتر موقع اسے دوبارہ نہیں ملنے والا تھا۔۔

"ہوں کہو۔۔"اسنے بیزاری سے کہا۔۔

"یہ لو۔۔"وہ اپنے دوپٹے کے پلو سے لیٹر نکال کر اسے پکڑاتی ہوئی بولی۔۔کچھ دیر تو وہ نا سمجھی سے اسے دیکھتا رہا پھر الجھن کا شکار ہوتا لیٹر اس سے لے لیا اور اسے کھول کر پڑھنے لگا۔۔جویریہ اس کے تاثرات غور سے دیکھنے لگی۔۔ جو سپاٹ چہرے کے ساتھ لیٹر پڑھ رہا تھا۔۔

"یہ۔۔۔"وہ ہونٹ بھینچیں سرخ چہرے کے ساتھ اسکی طرف متوجہ ہوا۔۔

"ایم سوری ایم سوری

آئی ایم سوری بابا سوری

میں نے ایٹیٹیوڈ دکھایا

ہیبٹ ہے یہ میری

ایم سوری ایم سوری

سوری بابا سوری

سوری سوری بلوا کر اب جان نہ کھاؤ میری

سو سالوں میں مشکل سے کوئی مجھ جیسی ایک بار سوری مانگتی ہے تم منا لو خوشی

اس سے پہلے کی موڈ میرا جھٹ بدل جائے مان لو سیدھے طریقے سے اب غصہ نہ دلائے

سوری کہنے کی الٹا آپ کو نوبت نہ آجائے

ایم سوری ایم سوری

ایم سوری بابا سوری

پھر سے ایٹیٹیوڈ دکھایا

ہیبٹ ہے یہ میری

میں نے تمہارا دل دکھایا

پچھتا رہی ہوں بھاری

ایم سوری ایم سوری

سوری بابا سوری

ہڈی والا ایگو بھر بھر کے دل میں ہے

تبھی تو سوری کہنے زبان اٹکتی ہے

دماغ کبھی تو کتے والی دم بن جاتا ہے

اتنا سا سوری کہنے میں برسوں لگاتا ہے

لیکن آج مجھ کو عقل آئی ہے تھوڑی

ایم سوری ایم سوری

سوری بابا سوری

میں نے تم کو بہت ستایا مارو مجھ کو بھائی"

وہ بہت سنجیدگی سے پڑھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔ کئی دفعہ سے ہنسی بھی آئی جسے اس نے ہونٹ بھینچ کر روکا اسی وجہ سے اس کا چہرہ بھی سرخ ہو گیا۔۔ یہاں تک تو ٹھیک تھا مگر جیسے اس نے آخر میں لفظ "بھائی" پڑھا اس کا دماغ ہی گھوم گیا۔۔

"یہ۔۔۔" وہ سرخ چہرے کے ساتھ اس کی طرف متوجہ ہوا۔۔

"پلیز مان جاؤ نا اتنی محنت سے لکھا ہے میں نے۔۔" اس نے فوراً ہی کان پکڑتے ہوئے منمنا کر کہا۔۔

"یہ آخر میں بھائی لکھنا ضروری تھا۔۔" وہ غصے سے بولا۔۔

"مطلب تم نے میرا سوری ایکسیپٹ کر لیا ہے اور تمہیں "بھائی" کے علاوہ کوئی ایشو نہیں ہے۔۔" اس نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔۔

"میں نے ایسا کب کہا؟" وہ تیوری چڑھاتے ہوئے بولا۔۔ اب اس کا حق تو بنتا تھا تھوڑا بہت بھاؤ دکھائے۔۔ تھوڑے نخرے کر کے ایکسیپٹ کرے۔۔

"پلیز مان جاؤ نا کتنی محنت سے میں نے یوٹیوب سے ڈھونڈ کر اسے نکالا ہے۔۔ اسی چکر میں میں نے ہلدی کی رسم بھی مس کر دی اور اب تم بھی نخرے دکھا رہے ہو پھر میرا فائدہ اتنی قربانیاں دینے کا۔۔" اس نے منہ بسور کر بتایا۔۔

"میں نے تو نہیں کہا تھا یہ سب ڈراما کرنے کے لئے۔۔" وہ آئی برو اچکاتے ہوئے بولا۔۔ وہ پہلی دفعہ بلال سے اس طرح بات کر رہی تھی اور بلال کو اسے تنگ کرنے میں مزا آ رہا تھا۔۔

"دیکھو اب زیادہ ہی ہو رہا ہے۔۔ اتنی شرافت سے میں تم سے سوری کر رہی ہوں اور تم ہو کے آسمان پر ہی چڑھے چلے جا رہے ہو۔۔ جس طرح سر چڑھا رہی ہوں نہ اسی طرح نیچے پٹخنے بھی مجھے اچھی طرح سے آتا ہے۔۔" کتنی دیر وہ برداشت کرتی آخر اپنی جون میں آ ہی گئی۔۔ بلال تو اس کے پل میں بدلتے موڈ سے گڑبڑا گیا۔۔

"تم سوری کر رہی ہو کہ دھونس جمارہی ہو؟" اس کے انداز پر وہ حیرت سے بولا۔۔ کہاں ابھی اتنی منت سماجت کر رہی تھی اور کہاں اب جلالی روپ دھار کر چکی تھی۔۔

"جو بھی سمجھنا ہے سمجھ لو اور اب شرافت سے میرا سوری ایکسیپٹ کرو۔۔" وہ اسے گھورتے ہوئے بولی۔۔

"اچھی دھاندلی ہے یہ تمہاری۔۔ غلطی بھی تمہاری اور اب سوری بھی ایسے کر رہی گویا مجھ پر احسان عظیم کر رہی ہو۔۔" وہ ابھی بھی حیران ہی تھا۔۔

"تم نے ہی مجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا ہے سمجھے ورنہ میں تو نہایت شرافت سے تم سے سوری کر رہی تھی لیکن نہیں محترم تو اکڑے جارہے تھے۔۔" وہ طنزیہ انداز میں بولی۔۔

"تم نہایت عجیب ہو۔۔" اس نے سر جھٹکا۔۔

"میں عجیب ہوں تو خود کے بارے میں کیا خیال ہے محترم کا؟" وہ منہ کے زاویہ بگاڑ کر بولی۔۔

"میں حقیر سا بندہ بشر ہوں جس کا تم جیسی عجیب و غریب لڑکی پر دل آگیا ہے۔۔" اس نے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے فدویانہ انداز میں کہا۔۔

"زیادہ شوخی دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ اب شرافت سے بکو کہ تم نے مجھے معاف کیا یا نہیں۔۔" وہ تنک کر بولی۔۔

"زندگی میں پہلی دفعہ کسی کو اس طرح سوری کرتے ہوئے دیکھا ہے۔۔ پھر میرے اکسیپٹ کرنے نہ کرنے سے تمہیں کیا فرق پڑے گا جب تمہیں یوں ہی دھونس جما کر سوری کرنی ہے تو۔۔" اس نے منہ بنایا۔۔

"بہت زیادہ فرق پڑے گا۔۔ ایہا میڈم ہے نا انہیں تم سے ہمدردی کا بخار چڑھا ہے۔۔ اگر میں نے تم سے سوری نہیں کی تو وہ گھر پر بتادیں گی۔۔ پھر جو حشر ہو گا میرا اس کا اللہ ہی حافظ ہے۔۔ سمجھے تم ورنہ مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے تمہارے آگے گڑ گڑا کر ہاتھ پیر جوڑ کر معافی مانگنے کا۔۔" جویریہ نے اپنا مسئلہ بتایا۔۔

"ہیں تم کب گڑ گڑائیں اور میرے آگے ہاتھ پیر جوڑیں۔۔" آئیبر وچڑھا کر بولا۔۔

"مطلب تم چاہتے ہو کہ میں باقاعدہ تمہارے آگے ہاتھ پیر جوڑوں اور گڑ گڑا کر معافی مانگوں۔۔" وہ تیوری پر بل ڈال کر بولی۔۔

"میرے چاہنے نہ چاہنے سے کیا ہو گا کرو گی تو تم وہی جو تمہارا دل کرے گا۔۔" اس نے منہ بسورا۔۔

"تمہاری چاہت کی تو ایسی کی تیسی۔۔" وہ دانت پیس کر بولی۔۔ تبھی انھیں معیز وغیرہ کی آواز آئی جو شاید ٹیرس پر ہی آرہے تھے۔۔ جویریہ تو گھبرائی کہ اسے انڈوں کی اسمیل بالکل پسند نہیں تھی اور اسے پتہ تھا کہ معیز وغیرہ نے اسے دیکھ لیا تو اس پر ایک آدھ درجن پھوڑے بغیر تو مانے گے نہیں۔۔

"یا اللہ۔۔ کیا کروں؟" وہ بڑبڑائی۔۔

"کیا ہوا؟" بلال نے اسکی پریشان صورت دیکھ کر پوچھا۔۔

"ارے یہ معیز لوگ مجھے بخشیں گے نہیں۔۔ میں کیا کروں مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آرہا۔۔" وہ پریشانی سے بولتی چھپنے کی جگہ ڈھونڈنے لگی۔۔

"ایک آئیڈیا ہے میرے ذہن میں اگر تم مانو تو۔۔" بلال ایک طرف رکھے کنڈے (جانوروں کے فضلات سے بنایا ہوا ایندھن جسے گاؤں میں چولہا جلانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے) کے ڈھیر کو دیکھتا ہوا بولا۔۔

"کیا ہے جلدی بتاؤ؟" اسنے ترنت کہا۔۔

"ادھر آؤ۔۔" وہ کنڈے کی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔۔

"اب بولو جلدی سے۔۔" جویریہ اس کے پاس آکر بولی۔

"یہاں ادھر بیٹھو۔۔" بلال نے اسے کہا۔۔ جویریہ ناسمجھی سے اسے دیکھتی بیٹھ گئی۔۔ یہ ٹیرس کا وہ حصہ تھا جہاں داخل ہوتے ہی نظر نہیں پڑ سکتی تھی۔۔ کیوں کہ ٹیرس کی طرف آتی سیڑھیاں اسی حصے پر تھی جس کی وجہ سے وہ

سلائیڈ کی طرح ابھرا ہوا تھا۔۔ جہاں کسی کی نظر آسانی سے نہیں پڑ سکتی تھی۔۔ اسی لئے وہاں کنڈے وغیرہ بھی رکھے ہوئے تھے۔۔ اس کے بیٹھتے ہی بلال کنڈوں کا ڈھیر اس کے آگے کرنے لگا۔۔

"اوئے کیا کر رہے ہو یہ تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے؟" وہ بوکھلا کر بولی۔۔

"اسی طرح تم ان لوگوں سے سیف رہ سکتی ہو۔۔ اسی لئے چپ چاپ بیٹھی رہو میں اسے تمہارے آگے آڑ کی طرح رکھ دیتا ہوں۔۔" اس نے اطمینان سے کہا۔۔

"چاہے بھلے ہی اس کی خوشبو دار مہک سے میں عالم ارواح میں پہنچ جاؤں۔۔" وہ چڑ کر بولی اور اٹھنے لگی۔۔

"جویریہ ڈارلنگ کہاں ہو تم؟" معیز ٹیرس میں داخل ہوتے ہوئے بولا۔۔ اس کی آواز سن کر جویریہ دوبارہ بیٹھ گئی۔۔

"ہاں ڈارلنگ انڈے بڑی بے تابی سے تم پر پھوٹنے کے لئے بے چین ہیں۔۔" عمار بھی اس کے پیچھے آتا ہوا بولا۔۔ جویریہ کے بیٹھتے ہی بلال نے سارے کنڈے اس کے آگے رکھ دیئے کہ وہ بالکل نظر نہ آئے۔۔

"کیا ہوا بھائی تم لوگ کسے ڈھونڈ رہے ہو؟" بلال اپنی کاروائی سے فارغ ہو کر ان کے سامنے آتے ہوئے بولا۔۔

"جویریہ کو۔۔ کہیں دیکھا ہے آپ نے اسے؟" معیز نے پوچھا۔۔

"نہیں۔۔" اس نے لاعلمی ظاہر کی۔۔

"اگر کہیں دکھے تو بتانا۔۔" عمار نے کہا۔۔ پھر بلال نے چپ رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے کنڈوں کی طرف اشارہ کیا۔۔ جسے وہ لوگ فوراً سمجھ گئے۔۔ ان دونوں نے معنی خیزی سے ایک دوسرے کو دیکھا اور بلال کو آنکھ ماری۔۔

"چلو پھر ہم لوگ چلتے ہیں اسے ڈھونڈنے کے لیے۔۔" معیز کہتے ہوئے تیز قدموں سے دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔۔ عمار نے بھی اس کی تقلید کی۔۔

"وہ دونوں شیطان گئے؟" جویریہ نے ان کے قدموں کی چاپ مدھم ہونے کے بعد وہیں بیٹھے بیٹھے پوچھا۔۔

"ہاں چلے گئے تم باہر آسکتی ہو۔۔" بلال مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا۔۔

"چلو شکر ہے نہیں تو۔۔ کنڈوں کی ہائی کلاس کی خوشبو سونگھ کر میں نے اوپر ہی پہنچ جانا تھا۔۔" وہ ناک سکیڑتی وہاں سے اٹھی۔۔

"ہیلو جویریہ یہ انڈے تمہیں کافی مس کر رہے تھے۔۔" وہ ڈھنگ سے کھڑی بھی نہ ہو پائی تھی جب نہ جانے کہاں سے معیز اور عمار وارد ہوئے اور اس پر انڈوں کی بوچھاڑ کر دی۔۔ وہ اس حملے کے لیے تیار نہیں تھی سو بری طرح بوکھلائی۔۔

"آخ۔۔ تھو۔۔" دوپٹے سے چہرہ صاف کرتے ہوئے وہ ایک طرف اوکلائی۔۔۔

"ہاں تو کیسا لگ رہا ہے جویریہ ڈارلنگ؟ کیا آپ ہمیں اپنے تاثرات بتانا پسند فرمائیں گے۔۔" عمار مائیک کی طرح ہاتھ اس کے آگے کرتے ہوئے بولا۔۔

"میرے تاثرات جاننا ہے نہ رکو بتاتی ہوں۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولی اور اپنی سینڈل اتارنے لگی۔۔

"اس کے اصل مستحق تو بلال بھائی ہی ہیں کیوں کہ انہوں نے ہی بتایا تھا کہ تم کہاں ہو۔۔ ورنہ ہم لوگ تو شرافت سے جا رہے تھے۔۔" وہ دونوں بلال کو پھنسا کر غائب ہو گئے۔۔

"تم کہاں ان دونوں کی باتوں میں آرہی ہو دونوں ایک نمبر کے جھوٹے ہیں تم تو جانتی ہی ہو ان کو۔۔" جویریہ کو سینڈل اٹھائے خونخوار تاثرات سے اپنی طرف دیکھتا پا کر وہ گڑبڑا کر بولا تھا۔۔

"تمہیں نے انھیں بتایا ہو گا کہ میں کہاں ہوں ورنہ انہیں الہام تو ہونے سے رہا۔۔" وہ خطرناک تیوروں سے اس کی طرف بڑھی۔۔

"یار سمجھنے کی کوشش۔۔۔۔" کہتے ہوئے وہ فوراً جھکا تھا کیونکہ جویریہ نے اس کے سر کا نشانہ لے کر اپنی نوک دار ہل داغ دی تھی۔۔

"کیا سمجھوں ہاں۔۔" اپنا پہلا نشانہ خطا ہوتا دیکھ کر وہ دوسری سینڈل اتارنے لگی اور اس سے پہلے کہ وہ بلال کا دوسرا نشانہ لیتی وہ وہاں سے نو دو گیارہ ہو گیا۔۔

❤❤❤

"چپ چپ کھڑے ہو ضرور کوئی بات ہے۔۔" شاریہ اسٹور روم میں چھپی تھی جب اسے اپنے پیچھے عمار کی گنگناتی آواز سنائی دی۔۔ وہ دھک سے رہ گئی۔۔ کیوں کہ ان کے عتاب سے ابھی تک صرف وہی بچی ہوئی تھی۔۔ باقیوں کو تو ان لوگوں نے بری طرح انڈے سے نہلایا تھا۔۔ اب اسے ڈھونڈتے ڈھانتے یہ لوگ اسٹور روم میں بھی پہنچ گئے تھے۔۔

"دیکھو عمار تم میرے بہت اچھے بھائی ہو نہ۔۔" اس نے خوشامدی لہجے میں کہا۔۔۔

"وہ تو ہوں بہنا۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بولا۔۔

"معیز تم میرے بہت اچھے ماموں ہو نہ۔۔" اسنے معیز کو دیکھ کر کہا۔۔

"کیوں نہیں بھانجی۔۔" وہ انڈے نکالتے ہوئے بولا۔۔

"پھر تم دونوں مجھ پر انڈے نہیں پھوڑو گے۔۔ ہے نہ۔۔" اسنے بڑی آس بھری نظروں سے انھیں دیکھا۔۔

" بلکل پھوڑے گے۔۔ دیکھو انڈے کے کئی فوائد ہوتے ہیں۔۔ سب سے پہلے اگر اسے ہم لوگ تمہارے چہرے پر پھوڑیں گے تو تمہارا چہرہ گلو کرے گا۔۔ اگر منہ میں پھوڑے تو اس سے تمہیں کافی طاقت ملے گی کہ کچے انڈے میں کافی پروٹین ہوتا ہے۔۔ پھر اگر تمہارے سر پر پھوڑے تو ڈینڈرف ختم ہو جائیں گے تمہارے۔۔ نہیں پھڑواؤ گی تو تمہارا ہی نقصان ہو گا۔۔" معیز ایک ایک کر کے فوائد گنوانے لگا۔۔

"ارے بھلے میرا نقصان ہو مجھے اس سے فرق نہیں پڑتا لیکن پلیز مہربانی کر کے مجھ پر انڈے مت پھوڑنا۔۔" کہتے ہوئے وہ دھیرے دھیرے باہر کی طرف کھسکنے لگی۔۔

"ہم لوگ کیسے تمہارا نقصان برداشت کر سکتے ہیں۔۔ یار بہن ہو تم میری۔۔" عمار سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔

"اتنے ہی میرے نقصان کی پرواہ کرنے والے ہو۔۔" طنزیہ انداز میں کہتے ہوئے اس نے دوڑ لگا دی۔۔ اس کے پیچھے معیز اور عمار بھی بھاگے۔۔

"شاریہ ڈارلنگ بھاگنے کا کوئی فائدہ نہیں۔۔ ہم لوگ دور سے بھی تمہارا نشان لے سکتے ہیں۔۔" اس کے پیچھے دوڑتے ہوئے معیز بولا۔۔

"چل معیز۔۔" عمار نے معیز کو اشارہ کیا۔۔ پھر دونوں نے بیک وقت اس کی طرف انڈا اچھینکا۔۔ جو شاریہ کے تو نہیں البتہ سامنے سے آتی دادی جان کے ماتھے پر ٹھچ سے پھوٹا تھا۔۔ یہ دیکھ کر تو دونوں کی سٹی گم ہوئی۔۔

"یہ موا کون ہے جس نے ہمارے ساتھ یہ بدتمیزی کی ہے؟" چشمہ درست کرتے ہوئے وہ غصے سے غرائی تھیں۔۔

"دادی یہ معیز اور عمار ہیں۔۔" شاریہ نے جھٹ سے کہا۔۔

"نہیں دادی وہ غلطی سے۔۔" عمار منمنایا۔۔

"ہاں غلطی سے ہمارے ہی ماتھے پر آ کر لگا۔۔ اس کے پر ہیں جو وہ اڑتا ہوا آ گیا۔۔" انہوں نے ان دونوں کو غصے سے گھورتے ہوئے کہا۔۔

"دادی شاریہ کی غلطی ہے اسی کی وجہ سے ایسا ہوا ہے۔۔ ورنہ بھلا ایسی گستاخی کرنے کے بارے میں ہم معصوم سوچ بھی سکتے تھے۔۔" معیز پٹپٹاتا ہوا بولا۔۔ دونوں نے نہایت معصومیت سے دادی کو دیکھا۔۔

"یہ انڈے پھوڑنے کی شروعات کس نے کیا تھا؟" انہوں نے سوال کیا۔۔

"ہمیں کیا پتا دادی جان۔۔ سب پھوڑنے لگے تو ہم نے ایک آدھ ہم لوگ بھی پھوڑ کر دیکھیں۔۔" عمار نہایت معصومیت سے بولا۔۔

"دادی یہ لوگ نہایت ہی جھوٹے اور مکار ہیں آپ کو بیو قوف بنا رہے ہیں دونوں مل کر۔۔"شاریہ ان دونوں کو گھورتے ہوئے دانت پیس کر بولی۔۔

"استغفر اللہ استغفر اللہ۔۔ دیکھ لیں دادی جان یہ آپ کو بیو قوف کہہ رہی ہے۔۔"عمار نے اپنے گال پیٹتے ہوئے کہا۔۔

"شاریہ تمہیں ذرا شرم نہیں آئی دادی کو بیو قوف کہتے ہو۔۔ آج تک ایسی بد تمیزی نہ دیکھی نہ سنی۔۔"معیز نے بھی تاسف کا اظہار کیا۔۔

"یہ تم دونوں کیا بکواس کر رہے ہو۔۔ میں نے کب دادی کو بیو قوف کہا۔۔"وہ دادی کی نظروں سے گھبر اکر بولی۔۔

"دیکھ لو کیسی بے حیائی ہے۔۔ یہ پھر سے بیو قوف کہہ رہی ہے دادی آپ کو۔۔"عمار نے کہا۔۔

"تم بہت بد تمیز ہوتی جارہی ہو۔۔"دادی اپنا ڈنڈا اٹھاتے ہوئے بولیں۔۔

"یہ لوگ آپ کو بہکا رہے ہیں تا کہ آپ ان لوگوں کو ڈانٹ نہ سکیں۔۔"وہ گھبر اکر بولی۔۔

"دادی کوئی کم عقل ہیں جو ہم انہیں بہکائیں گے ہاں دادی جان آپ ہی بتائیے۔۔"معیز نے تصدیقی انداز میں دادی کی طرف دیکھا تھا انہوں نے بے اختیار نفی میں سر ہلا دیا۔۔

"ارے دادی دونوں جھوٹ بول رہے ہیں میری بات کا یقین کریں اور انڈے پھوڑنے کی شروعات بھی ان دونوں نے ہی کی تھی۔۔"اس نے ان دونوں کو گھورتے ہوئے کہا۔۔

"دادی آپ کو ایسا لگتا ہے کہ ہم لوگ ایسا کر سکتے ہیں مطلب ہم معصوم سے بچے اس طرح کا کوئی الٹا سیدھا کام کیسے کر سکتے ہیں۔۔ ہائے یہ الزام لگنے سے پہلے۔۔"اس سے پہلے کہ عمار کی اوور ایکٹنگ مزید چلتی دادی نے اپنی ڈنڈا اٹھا کر اس کی کمر پر زور سے مارا تھا۔۔ پھر ان کا دوسرا ہدف معیز تھا۔۔ جو بھاگنے کے چکر میں تھا مگر دادی نے اپنا

ڈنڈا ہی اس پر دے مارا۔۔ جو اس کی پیٹھ پر سلامتی دے گیا۔۔ پہلے پہل تو دادی جان ان کی بات کو سچ سمجھتی رہیں مگر پھر انکی شرارتیں یاد آنے پر انہیں یقین ہو گیا کہ یہ دونوں جھوٹ بول رہے ہیں اور سارا کھڑاگ انہیں دونوں کا پھیلایا ہوا ہے۔۔

"ہمیں بیوقوف سمجھ رہے تھے تم دونوں؟ ہاں۔۔" وہ دونوں کو گھورتے ہوئے بولیں جو زمین پر اوندھے پڑے کراہ رہے تھے۔۔

"وہی دادی میں بھی آپ کو کب سے سمجھا رہی تھی یہ لوگ آپ کو بیوقوف سمجھ رہے ہیں۔۔" شاریہ جوش سے بولی۔۔

"دادی اس کو بھی ماریں یہ آپ کو بیوقوف کہہ رہی ہے۔۔" کراہتے ہوئے بھی معیز باز نہیں آیا تھا۔۔ دادی جان نے اسے ہی ایک اور جڑ دیا۔۔ وہ زور سے چیخا۔۔ ادھر عالیان اور بلال انکی درگت بنتی دیکھ کر ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہوئے جا رہے تھے۔۔ ان کے جناتی کے قہقہہ سن کر دادی ان کی طرف متوجہ ہوئیں۔۔

"اچھے خاصے دکھتے ہیں دونوں۔۔ جویریہ اور زرناب کے لائق کے ہیں مگر کیا فائدہ دونوں ہی عقل سے پیدل ہیں۔۔ ایہا سے کہتی ہوں ان کا علاج کروائے۔۔" ان دونوں کو پر تاسف نظروں سے دیکھ کر دادی بولیں۔۔

"داری کس کی بات کر رہی ہیں؟" شاریہ نے تعجب سے پوچھا۔۔

"ایہا کے دیوروں کی۔۔" وہ ابھی بھی افسوس بھری نظروں سے ان دونوں کو ہی دیکھ رہی تھیں۔۔

"ہیں لیکن عالیان بھائی تو اچھے خاصے ٹھیک ٹھاک ہے اور۔۔" اسنے حیرت سے کہنا چاہا۔۔

"کوئی ٹھیک نہیں ہے پورا باؤلا ہے۔۔ دیکھ ابھی بھی کیسے جناتوں کی طرح ہنس رہے ہے دونوں۔۔" انہوں نے درمیان ہی میں اسے ٹوک دیا۔۔

"ارے دادی وہ۔۔" اسنے منہ ہی کھولا تھا جب انہوں نے اسے گھورا۔۔

"اور ہاں دونوں سے دور ہی دور رہنا پتہ نہیں انکے اثرات تم پر بھی نہ ہو جائیں۔۔" وہ اسے ہڑکتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف چلی گئیں۔۔

❤❤❤

آج سادگی سے نکاح ہونا تھا اور رخصتی کل ہونی تھی۔۔ نکاح مسجد میں ہو گیا تھا۔۔ سب لڑکیاں ٹیرس پر بیٹھی اپنی نین نقش کو مزید حسین بنانے کے ٹوٹکے آزما رہی تھیں۔۔

"میری اسکن پر سوٹ کرے گا نہ یہ۔۔" زرناب نے فکر مند لہجے میں جویریہ سے پوچھا جو اسکے چہرے پر صندل اور روز-واٹر کا لیپ لگا رہی تھی۔۔

"ہاں نہ بہن سوٹ کرے گا۔۔" وہ بولی۔۔ پھر سب ہی لڑکیاں چہرے پر لیپ لگائے آنکھوں پر لکڑی کے ٹکڑے رکھے درمیان میں بڑے سے ٹب میں پانی بھر کر اس میں الابلا ملا کر اپنے پیر اس میں ڈالے کرسیوں میں ٹیک لگا کر بیٹھ گئیں۔۔ ایک آدھ منٹ ہی گزرے ہوں گے جب انہیں کسی کے قدموں کی آہٹ سنائی دی..

"لگتا چڑیلوں نے اپنے آنے کا ٹائمنگ چینج کر لیا ہے۔۔ پہلے تو صرف رات ہی میں نظر آیا کرتی تھیں مگر اب دن میں بھی دکھائیں دے رہی ہیں.." پھر عالیان کی آواز پر زرناب جل بھن ہی تو گئی مگر چہرے پر رینکل نہ آجائے اس لئے خاموش رہی..

"یا اللہ یہ بھوتنیاں یہاں کیا کر رہی ہیں؟" اب معیز ڈری ہوئی آواز میں بولا..

"یار عمار جویریہ چڑیل کو بھگانے کے لئے کیا پڑھتی تھی.. ارے ہاں یاد آیا کلمہ اور آیۃ الکرسی نہ.." بلال دماغ زور دیتے ہوئے بولا.. جویریہ تو کلس کر رہ گئی.. اگر چہرے پر لیپ نہیں لگا ہوتا تو وہ بھی منہ توڑ جواب دیتی.. ادھر عمار اور معیز نے ان دونوں کو کچھ اشارہ کیا اور پھر معیز ریلینگ کے پاس سے کچھ اٹھا کر دبے قدموں سے انکی طرف بڑھا پھر اسے ٹب میں ڈال دیا.. اور اسی طرح بنا آواز کئے وہاں سے ہٹ گیا..

"بھئی چلتے ہیں ان چڑیلوں پر کلمہ یا آیتہ الکرسی کے بجائے کچھ اور ہی اثر کرے گا.. "عمار نے معنی خیزی سے کہا..

"بالکل اور وہ جتنا ایفیکٹیو ہو گا یہ ابھی تھوڑی دیر میں سبھی کو پتہ چل جائے گا.. یار اب نکلتے ہیں.. "معیز نے کچھ دیر کے بعد کا منظر تصور کرتے ہوئے مزے لے کر بولا.. پھر یہ چاروں وہاں سے چلے گئے..

"یار زرناب پیر میں گد گداؤ تو مت.. "جویریہ نے اپنے پیر میں سرسراہٹ محسوس کر کے کہا..

"میں کہاں گد گدا رہی ہوں.. میرے پیر تم سے دور ہیں.. "وہ بولی..

"یار انابیہ تمہارا پیر ہے کیا ہٹاؤ نہ.. "جویریہ نے پھر سرسراہٹ محسوس کی تو جھلا کر کہا اور پیر کو جھٹکا دیا..

"نہیں یار میرا نہیں ہے.. "انابیہ نے کہا..

"یار جویریہ اب تم مجھے گد گدا رہی ہو ہٹاؤ اپنا پیر.. "اب زرناب کے پیروں میں سرسراہٹ ہوئی..

"ارے میں نہیں گد گدا رہی ہوں.. "اسنے جھنجھلا کر کہا..

"پھر کون ہے جو سب کو گد گدا رہا ہے.. "روشنی بولی..

"ایسے ہی انہیں دورے پڑ رہے ہیں.. تم ان کے چکر میں نہ پڑو.. "اشارہ نے کہا..

"یار اب میں پیٹ دوں گی شرافت سے ہٹا لے اپنا پیر جو کوئی بھی.. "زرناب جھلا گئی.. مگر پیروں میں سرسراہٹ پھر بھی ختم نہ ہوئی.. اسنے آنکھوں سے ککڑی کے قتلے ہٹائے اور ٹب میں ہاتھ ڈال کر اپنے پیر کو پکڑا جو اسے کچھ نرم اور لچکیلی سی محسوس ہوئی.. اسنے نہایت غصے سے اسے باہر نکالا مگر جیسے ہی اسکی نظر اپنے ہاتھ میں موجود شئے پر پڑی اسکا غصہ اڑن چھو ہوا اور وہ ساکت ہو گئی....

وہ ساکت سی اپنے ہاتھ میں موجود شئے کو دیکھ رہی تھی۔۔ اس کے ہاتھ دھیرے دھیرے کپکپانا شروع ہو گئے کیونکہ وہ نرم اور لچکیلی سی شے جو اس کے ہاتھ میں تھی وہ صحتمند قسم کی چھپکلی صاحبہ تھیں جنھیں زرناب نے دم سے پکڑ کر لٹکایا ہوا تھا۔۔ مارے دہشت کے وہ چیخ بھی نہیں پا رہی تھی۔۔

"یہ زرناب سائلنٹ موڈ میں پہنچ گئی ہے کیا؟" اچانک اس کی خاموشی محسوس کر کے جویریہ بولی۔۔

"پتا نہیں ابھی تک محترمہ۔۔" انابیہ کے جملہ مکمل کرنے سے پہلے ہی زرناب نے چھپکلی کو ٹب میں اچھال کر ایک دلخراش چیخ ماری اور اچھل کر کرسی سے نیچے گری۔۔

"تمہیں کیا ہوا کیوں چیخ رہی ہو؟" اس کے چیخنے پر سبھی ہڑبڑائیں اور آنکھوں سے ککڑی ہٹا کر اسے دیکھنے لگیں جو زمین پر بیٹھی خوفزدہ نظروں سے ٹب کو دیکھ رہی تھی۔۔

"وہ وہ۔۔۔" اس نے کپکپاتے ہاتھوں سے ٹب کی طرف اشارہ کیا۔۔

"کیا ہے بھئی منہ سے پھوٹو۔۔ یہ گونگے والی لینگوئج ہم لوگوں کو سمجھ میں نہیں آتی.." انابیہ نے سے گھورتے ہوئے کہا۔۔

"اس میں چھ۔۔۔ چھپ۔۔ چھپکلی ہے۔۔" وہ ہکلا کر بولی۔۔

"کس میں؟" جویریہ نے فوراً پوچھا۔۔

"ٹب میں۔۔" اس نے ٹب کی طرف دیکھا۔۔ پہلے تو سب ناسمجھی سے اسکی بات سمجھنے کی کوشش کرتی رہی پھر جیسے ہی انہیں کلک ہوا۔۔ وہ سب ایک دوسرے کو دیکھتی خوفزدہ نظروں سے ٹب کی طرف دیکھنے لگیں۔۔

"کیا؟؟؟" پھر جیسے ہی انہیں سمجھ میں آیا وہ سب چیخیں مارتی اپنے پیر ٹب سے نکالنے لگیں اسی چکر میں ایک دوسرے پر گتھم گتھا ہو رہی تھی کہ ٹب الٹ گیا اور وہ سب اپنی کرسی سمیت نیچے زمین پر اوندھی گریں۔۔

"چھوڑوں گی نہیں اس معیز کے بچے کو۔۔" زرناب دانت پیستے ہوئے بولی۔۔

"مجھے یاد کیا جا رہا ہے۔۔" معیز دانت نکوستا وہاں وارد ہوا۔۔ اس کے ساتھ عمار بلال اور عالیان بھی تھے۔۔ جن کا ہنس ہنس کر برا حال تھا۔۔

"ہنس لو دیکھنا میں تم لوگوں کی کیا درگت بناتی ہوں۔۔" انابیہ نے ان لوگوں کو دیکھ کر غصے سے کہا۔۔

"ہم لوگوں کی درگت تو خواب میں بناتی رہنا ابھی اپنی درگت دیکھو۔۔" عمار اسے چڑاتے ہوئے بولا۔۔

"تم لوگوں کا کچھ نہ کچھ تو علاج کرنا ہی پڑے گا۔۔" جویریہ ان سب کو گھورتے ہوئے بولی۔۔

"ابھی اتنے گٹز نہیں ہے کسی میں کہ ہمارا کچھ بگاڑ سکے۔۔ کیوں عمار۔۔" معیز عمار کو تالی مارتے ہوئے بولا پھر دونوں زور سے ہنس پڑے۔۔

"تمہارا تو ناک نقشہ میں ابھی بگاڑتی ہوں۔۔" زرناب دانت پیس کر کہتے ہوئے اٹھی اور تلملا کر معیز کی طرف بڑھی مگر پانی کی وجہ سے پھسل کر گرنے ہی لگی تھی کہ اس نے بے اختیار سہارے کے لئے وہیں کھڑے عالیان کا بازو پکڑا۔۔ عالیان جو مزے سے بتیسی کی نمائش کر رہا تھا اس کے اچانک بازو پکڑنے سے لڑکھڑایا اور خود کا سہارا لی ہوئی زرناب سمیت دھڑام سے پھسلتے ہوئے زمین بوس ہوا۔۔

"آہہہ۔۔۔" زرناب اس کے شانے مضبوطی سے پکڑتی بے ساختہ چیخی۔۔ بیچارے عالیان کو تو دن میں تارے سمیت پورا کہکشاں نظر آگیا۔۔ ایک تو وہ پیٹھ کے بل گرا اس پر مستزاد زرناب محترمہ بھی انہی کے اوپر تشریف لے آئیں۔۔ کچھ پل کے لیے تو سب ہکا بکا ہوئے پھر جو سب کی نان سٹاپ ہنسی شروع ہوئی تو رکنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔ زرناب نے سر اونچا کر کے اسے دیکھا۔۔ اسکے اور عالیان کے درمیان چند انچ کا ہی فاصلہ رہ گیا تھا۔۔ اتنی نزدیکی سے اسکے چہرے کو بغور دیکھتے اس کے دل نے ایک بیٹ مس کی۔۔

"زرناب میرے خیال سے اب تمہیں عالیان پر رحم کر دینا چاہیے۔۔" اشارہ نے طنزیہ لہجے میں کہا تو وہ ہڑبڑا کر اس پر سے اٹھی۔۔

"یہ محترم کہیں اوپر تو نہیں تشریف لے گئے۔۔" عمار نے بے سدھ پڑے عالیان کو دیکھتے ہوئے مصنوعی تشویش سے کہا۔۔

"ہاں یار مجھے بھی یہی ٹینشن ہو رہی ہے۔۔ کیونکہ اب ریبٹ کا بوجھ برداشت کرنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں بیچارے عالیان بھائی۔۔" مصنوعی ہمدردی کا اظہار کرتا معیز بولا۔۔

"زیادہ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔" زرناب نے جھینپ کر کہا اور ان دونوں کو گھورنے لگی۔۔

"لگتا ہے میرے سارے گناہ دنیا ہی میں جھڑنے والے ہیں۔۔" معیز اور عمار کے سہارے سے اٹھتا عالیان کراہتا ہوا بولا۔۔ زرناب نے اسے بھی ایک عدد سخت گھوری سے نوازا۔۔ پھر یہ سارے لڑکے وہاں سے چلے گئے اور لڑکیاں انھیں کوستی ہوئی انکی درگت بنانے کی پلاننگ کرنے لگی۔۔

❤❤❤

رات کے اس پہر جب سب خواب خرگوش کے مزے لے رہے تھے۔۔ تین سائے راہداری میں حرکت کرتے ہوئے نظر آئے۔۔

"کمانڈو زیڈ اس طرف سے آؤ۔۔ راستہ کلیئر ہے۔۔" ان میں سے ایک نے دھیرے سے سرگوشی کی اور چوکنا انداز میں ایک کمرے کی طرف بڑھنے لگا۔۔

"اوکے کمانڈو اے۔۔" دوسرا پہلے کی تقلید کرتا ہوا محتاط انداز میں اس کے پیچھے بڑھا۔۔

"کمانڈو ایس تمہیں یقین ہے خبر سچی ہے۔۔" پہلے والے نے تیسرے کو مخاطب کیا۔۔

"یس کمانڈو اے ہنڈریڈ پرسنٹ خبر سچی ہے۔۔" تیسرے نے نہایت مستعدی سے جواب دیا۔۔

"اوکے کمانڈوز پھر ہتھیار ریڈی ہیں۔۔" پہلے نے کہا اور اپنے ہاتھ میں موجود آلے کو غور سے دیکھنے لگا۔۔

"یس کمانڈو اے ہتھیار ریڈی ہیں۔۔" دونوں نے بیک وقت کہا اور اپنے آلے کو باہر نکالا۔۔

"دھیان رہے دشمن بہت چالاک ہیں۔۔ اس لیے ہمیں بہت سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا پڑے گا۔۔" پہلے نے ان کو متنبہ کیا۔۔

"یس کمانڈو اے ہم بہت محتاط ہو کر دشمن پر وار کریں گے۔۔" ان دونوں نے کہا اور بہت ہی محتاط انداز میں کمرے میں داخل ہوئے۔۔ اندھیرے میں کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا وہ لوگ اندازاً چلتے ہوئے دشمنوں کے سرہانے پہنچے پھر رک کر اپنے ہاتھ میں موجود آلے کو حرکت دینے لگے.. ابھی یہ لوگ اپنی کاروائی میں مصروف ہی تھے کہ اچانک کسی کے کھانسنے کی آواز آئی..

"کون ہے یہاں؟" کسی نے اچانک پوچھا اور ساتھ ہی انکی طرف بڑھا.. یہ لوگ گھبر ائے اور فوراہی دروازے کی طرف لپکے.. دو تو فوراہی نو دو گیارہ ہو گئے مگر ایک کو اسنے راہداری میں جالیا اور اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لے کر اسے دیوار سے لگا دیا..

"کون ہو تم؟" اسنے سخت انداز میں پوچھا..

"می میں انابیہ.." وہ ہکلا کر بولی.. اسکا نام سنتے ہی عباد ڈھیلا پڑا.. اسکی گرفت میں خود بخود نرمی آگئی..

"تم یہاں اس وقت؟" اسکے انداز میں واضح حیرت تھی..

"مجھے کچھ کام تھا.." اسنے نظریں چرا کر کہا.. عباد نے چاند کی مدھم روشنی میں اسکا چہرہ بغور دیکھا..

"اس کیا وقت آدھی رات کو کیا کام ہو سکتا ہے؟" وہ اسکے چہرے کا مطالعہ کرتے ہوئے بولا..

"چھوڑو مجھے جانا ہے.." اسنے اسکی بات نظر انداز کرتے ہوئے نظریں جھکاتے ہوئے کہا.. وہ اسکی لرزتی پلکوں کا رقص دیکھے گیا جو آج شاید پہلی بار اس سے اس طرح بات کر رہی تھی ورنہ ہمیشہ اسنے تنک کر بات تھی.. اس دن کے بعد سے انکی بات ہی نہیں ہوئی تھی اور اسکی وجہ انابیہ کا اس سے گریز تھا.. شاید اسکی بھی وہی کیفیات اور احساسات ہوں جن سے وہ خود آجکل گزر رہا تھا..

"آئندہ اس طرح لڑکوں کے کمرے میں جانے کی ضرورت نہیں.." اسے اپنی گرفت سے آزاد کرتے ہوئے اسنے تنبیہ کی.. اسکی گرفت سے چھوٹتے ہی وہ اپنے کمرے کی طرف تیزی سے بڑھنے لگی..

"سنو.." اسنے بے ارادہ پیچھے سے آواز دی.. وہ فورا رکی مگر اسنے پلٹ کر نہیں دیکھا..

"کیا تم بھی ویسا ہی محسوس کرتی ہو جیسا میں.." وہ گمبھیر لہجے میں کہتا اسکے نزدیک آیا اور اسکا چہرہ کھوجنے لگا.. اسکی بات سن کر اسکے دل نے دھڑکنے کی رفتار تیز کر دی اتنا کہ اسے لگنے لگا عباد بھی باآسانی سن سکتا ہے.. اسنے دھیرے سے اپنی پلکوں کی باڑ اٹھائی اور اسے دیکھا جہاں انوکھے جزبوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر موجزن تھا.. پھر جلد ہی گھبرا کر اسنے اپنی نظریں جھکائیں اور وہاں سے اپنے کمرے کی طرف دوڑ لگا دی.. وہ بھی سر جھٹکتا کچھ سوچتا اپنے کمرے کی سمت بڑھ گیا..

❤❤❤

"کام ہو گیا؟" ان دونوں کے روم میں داخل ہوتے ہی جویریہ نے بیتابی سے پوچھا۔۔

"بلکل ایسی فل پروف پلیننگ بنائی تھی کام تو ہونا ہی تھا۔۔" زرناب سرشاری سے بولی۔۔

"سچ میں کتنا مزا آئے گا جب وہ لوگ صبح اٹھیں گے اور اپنے بالوں کا حشر دیکھ کر مارِ صدمے کے فوت ہو جائیں گے۔۔" جویریہ نے مزے سے تصور کرتے ہوئے کہا۔۔

"اب ان لوگوں کو پتہ چلے گا کہ ہم بھی کسی سے کم نہیں۔۔" شاریہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

"یہ انابیہ کہاں رہ گئی؟" اسنے پوچھا..

"ارے عین ٹائم پر کوئی اٹھ گیا تھا لیکن شکر تھا ہمارا کام ہو گیا تھا.. ہم دونوں تو پہلے ہی کھسک گئے تھے انابیہ بھی ہی آرہی ہو گی.." زرناب نے بتایا..

"چلو شکر ہے بال بال بچے ورنہ شامت ہی آجانی تھی.." جویریہ نے ریلکس ہو کر کہا..

"ایسے کیسے شامت آتی.. ہم لوگ کچھ نہ کچھ کر ہی لیتے.."شاریہ بولی.. تبھی انابیہ ہانپتی کانپتی کمرے میں داخل ہوئی..

"تمہارے پیچھے کون سے بھوت پریت پڑ گئے جو بھاگتی چلی آ رہی ہو؟"زرناب نے اس سے پوچھا جو آتے ہی بستر میں گھس گئی تھی..

"کوئی نہیں.."وہ دل کی دھڑکنیں کنٹرول کرتی بولی جو ابھی بھی تیزی سے دھڑکیں جا رہی تھی.. دل تھا کہ لگ رہا تھا سینہ توڑ کر باہر آ جائے گا..

"پھر یہ بھاگ کس خوشی میں رہی تھی؟"جوریہ نے اسے گھورتے ہوئے کہا جسکی حرکتیں کچھ مشکوک سی لگ رہی تھی..

"کہا نہ کچھ نہیں.. اب شرافت سوؤ اور مجھے بھی سونے دو.."وہ اٹھ کر انکی تفتیش پر جھلائی تھی..

"یہ تمہارا چہرہ اتنا لال ٹماٹر کیوں ہو رہا ہے؟"زرناب نے اسکی سرخ پڑتی رنگت پر چونک کر کہا..

"کہاں.. میرا چہرہ لال ہے.. ایسے ہی تمہیں لگ رہا ہو گا.."اسنے لاشعوری طور پر چہرے پر ہاتھ پھیرا..

"جویریہ اور شاریہ تم دونوں کو نہیں لگ رہا ہے اسکا چہرہ لال.."زرناب نے ان دونوں سے تصدیق چاہی..

"ہاں یار.."جویریہ اسے دیکھتی حیرت سے بولی تھی..

"ایسا کچھ نہیں ہے تم لوگوں کا دماغ خراب ہو گیا ہے.. اب انسانوں کی طرح سو جاؤ ورنہ پھر جریریہ میڈم تمہیں کمپنی دینے جنات اور بھوت پریت ہی آئیں گے.."وہ زرا تیز لہجے میں بولی.. اسے پتا تھا بھوت پریت کا سن کر وہ فوراً ہی بستر میں دبکے گی اور ایسا ہی ہوا اسنے خوفزدہ نظروں سے پہلے چاروں طرف دیکھا پھر جھٹ روشنی اور مہر کے بیچ میں گھس گئی.. یہ دونوں بھی انابیہ کے گھورنے پر اپنے بستر کی طرف بڑھیں.. انکے لیٹنے کے بعد اسنے لائٹ آف کی اور اپنی جگہ پر آ کر لیٹ گئی.. ابھی اسنے آنکھیں بند ہی کی تھیں جب اسکا گمبھیر سا لہجہ کانوں میں گونجا..

اسنے گھبرا کر آنکھیں کھولیں.. اسکے گال پھر سے تپنے لگے.. وہ اپنی کیفیت پر جھنجھلائی اور سونے کی کوشش کرنے لگی جواب شاید مشکل ہی سے آنی تھی..

❤❤❤

وہ کب سے محسوس کر رہا تھا کہ وہ کچھ الجھن کا شکار ہے۔۔ اسی لئے سوئی نہیں ابھی تک ورنہ عام طور پر وہ جلدی سو جایا کرتی تھی۔۔ اسنے ہاتھ بڑھا کر اسے اپنی جانب کھینچا۔۔ وہ سیدھے اس کے سینے سے آلگی۔۔

"آ۔۔ آ۔۔ آپ جاگ رہے ہیں ابھی تک۔۔" وہ اسکے اچانک حملے سے گڑبڑائی تھی۔۔

"جب میری مسز نہیں سوئیں تو میں کیسے سو سکتا ہوں۔۔" اسنے اسکے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔۔

"مجھے نیند نہیں آرہی تھی اس لیے نہیں سوئی آپ کیوں جاگ رہے ہیں۔۔" اسکے سینے میں چھپائے اسنے پوچھا۔۔

"نیند کیوں نہیں آرہی؟" وہ اس کا سوال نظر انداز کرتے ہوئے بولا۔۔

"بس ایسے ہی۔۔" اسنے کہا۔۔

"کوئی نہ کوئی تو ریزن ہو گا نا۔۔" وہ اسکے بال ایک طرف کرتے اسکی گردن پر جھکا تھا۔۔ ایہا کے جسم میں کرنٹ ہی تو دوڑا تھا اس کا لمس محسوس کر کے۔۔ اسنے اپنی آنکھیں زور سے میچیں۔

"اب آپ کو مجھ پر اتنا تو اعتبار ہونا چاہیے کہ مجھ سے اپنی پروبلم شیئر کر سکیں۔۔" وہ اب اس کا چہرہ ٹھوڑی کی مدد سے اوپر اٹھاتے ہوئے بولا تھا۔

"مم مجھے کوئی پروبلم نہیں ہے۔۔" اسنے کپکپاتے لبوں سے کہا۔ اسکی بے انتہا قربت ایہا کے اعصاب کو متاثر کر رہی تھی۔۔

"آپ بتانا نہیں چاہتی تو کوئی بات نہیں۔۔" وہ اسکے آنکھوں پر جھکتا بولا اور اسکی آنکھوں سے ٹپکتے واحد موتی کو اپنے لبوں سے چن لیا۔

"آپ کو شاید کوئی بات پریشان کر رہی ہے یا آپ کسی کشمکش میں ہیں.. "اسے خود میں بھینچتا وہ بولا..

"نہ نہ نہیں تو.. "اسنے فقط اتنا ہی کہا.

"اب آپ غلط بیانی کر رہی ہیں.. "وہ زرا خفگی

سے گویا ہوا..

"نہیں میں غلط بیانی نہیں کر رہی.. دراصل مجھے سمجھ نہیں آ رہا کس طرح پوچھوں.. "اسنے جھجکتے ہوئے کہا..

"آپ بلا جھجک ڈائریکٹ کچھ بھی پوچھ سکتی ہیں مسز آپ کو سارے حقوق حاصل ہیں.. پوچھیں کیا پوچھنا ہے؟"وہ اسکے سر پر بوسہ دیتا بولا..

" آپ نے مجھے پہلی دفعہ کب دیکھا تھا؟"اسنے اب بغیر کسی جھجک کے پوچھا..

"ہمم تو آپ کو یہ بات پریشان کر رہی تھی.. میں آپ کو ساری داستان سناؤں گا مگر کچھ دو اور لو کا فارمولا تو سنا ہی ہو گا آپ نے؟"وہ مسکراہٹ دبائے سنجیدگی سے بولا..

"مطلب؟"اسکے غیر متوقع سوال پر وہ کنفیوز ہوئی اور چہرہ اٹھا کر اسے دیکھنے لگی..

"مطلب مجھے بھی بدلے میں کچھ ملنا چاہئے نا اگر میں آپ کو سب بتاؤں تو.. "وہ شریر انداز میں بولا.. پہلے تو وہ ناسمجھی سے اسکی بات کا مفہوم سمجھنے کی کوشش کرتی رہی پھر جیسے ہی اسکی آنکھوں کی شریر سی چمک دیکھی تو سارا معاملہ سمجھ آیا اور وہ جھٹکے سے اس سے دور ہوئی.. پل میں اسکا چہرہ دھنک رنگوں سے مزین ہوا.. عارفین نے نہایت دلچسپی سے ان رنگوں کے اتار چڑھاؤ کو ملاحظہ کیا..

"نہیں رہنے دیں مجھے نہیں جاننا کچھ بھی.. آپ ایسے ہی کرتے ہیں ہر بات میں اپنا فائدہ ڈھونڈتے ہیں.. مجھے نہیں کرنی آپ سے کوئی بات.. "اسنے خفگی سے کہتے ہوئے رخ موڑا..

"اگر آپ اس طرح کریں گی تو میں غریب تو مارا جاؤں گا.." اسے اپنی طرف کرتے وہ بے چارگی سے بولا.. البتہ آنکھیں لہجے کا ساتھ نہیں دے رہی تھیں جن میں شریر سی چمک ابھی بھی موجود تھی..

"کوئی نہیں آپ ایسے ہی مجھے بے وقوف بناتے ہیں.. میں نہیں آنے والی آپکی باتوں میں.." وہ اس سے دور ہوتے ہوئے بولی..

"اچھا ٹھیک ہے نہیں بناتا آپ کو بے وقوف.. ایسے ہی بتا دیتا ہوں.. آپ بھی کیا یاد کریں گی کس سخی سے پالا پڑا ہے.." اسنے مسکراہٹ دباتے ہوئے منہ بنا کر کہا..

"سچ کہہ رہے ہیں.." وہ اسے گھورتی ہوئی مشکوک ہوئی..

"بالکل مائے سویٹ ہارٹ بھلا یہ بندۂ ناچیز آپ سے جھوٹ بولنے کی گستاخی کر سکتا ہے.." ایک ادا سے کہتا وہ اسے اپنی طرف کھینچ چکا تھا..

"ہاں کر سکتے ہیں آپ کا بھروسہ نہیں کب پٹری سے اترنے لگیں.." وہ بے اعتباری سے بولتی پھر اس سے دور ہوئی..

"ارے یار اتنا بھی بے اعتبار نہیں ہوں میں.." اسنے یقین دلانے والے انداز میں کہا..

"کوئی نہیں آپ کو بتانا ہے تو ایسے ہی بتائیں نہیں تو رہنے دیں.." وہ بیڈ کے ایک دم کنارے ٹک کر بولی تا کہ اس کی پہنچ سے دور رہے..

"لگ جا گلے سے تاب اب اے نازنین نہیں

ہے ہے خدا کے واسطے مت کر نہیں نہیں" اسکے دور ہونے پر اسنے نہایت پر سوز انداز میں انشا کا شعر پڑھا اور اسکی سمت بے چارگی سے دیکھنے لگا.. وہ نفی میں سر ہلاتی رخ پھیر گئی..

"اچھا اب اتنا کنارے بھی نہ لیٹیں.. میں کچھ نہیں کر رہا اطمینان سے لیٹ جائیں آپ.." سنجیدگی سے کہتا وہ اسکے لئے جگہ چھوڑ کر کروٹ بدل گیا.. ایہانے کچھ لمحوں بعد اپنا رخ اس طرف کیا.. وہ واقعی اسکی سمت پشت کئے فاصلے پر تھا مگر اسے ابھی بھی اسکی طرف سے اطمینان نہیں تھا.. وہ ایسے ہی لیٹی اسکی پشت تکتی رہی پھر نہ جانے کب اسے نیند کی دیوی نے آلیا اسے پتا نہ چلا.. مگر نیند میں ہونے کے باوجود بھی اسے محسوس ہوا کہ کسی نے نہایت احتیاط سے اسے اپنی بانہوں کے حصار میں لیا اور اسکی پیشانی پر بوسہ دیا.. گہری نیند میں بھی وہ منہ بناتی کسمسائی پھر اسکے فراخ سینے میں منہ چھپالیا..

❤❤❤

"تم لوگ سوتی ہی رہو گی کیا؟ اٹھنا نہیں ہے آج؟" مہر نے ان چاروں کے اوپر سے چادر کھینچا..

"کیا ہے سونے دو نہ.." انابیہ جھنجھلائی..

"محترمہ دن چڑھ چکا ہے اور یہ گاؤں ہے یہاں سورج سے پہلے اٹھا جاتا ہے اور اب سوا نیزے پر پہنچ چکا ہے مگر تم لوگوں کی نیند ہی نہیں ختم ہو رہی.." وہ انہیں جھنجھوڑتی ہوئی بولی..

"ارے یار رات کو دیر سے سوئے تھے.. اس لئے اب تھوڑی دیر سکون سے سونے دو.." زرناب جھلا کر بولی اور پھر سے چادر تان کر سوگئی..

"کیوں کون سا ہل جوت رہی تھیں تم چاروں جو رات دیر سے سوئی تھیں؟" اسنے طنزیہ لہجے میں کہا..

"ہم وہ.." اس سے پہلے کہ جویریہ مزید بولتی رات کا کارنامہ یاد آتے ہی پٹ سے اسکی آنکھیں کھلیں اور نیند اڑنچھو ہوئی.. وہ تینوں بھی اٹھ گئی تھیں..

"ہاں کیا کر رہی تھیں تم سب رات میں؟" مہر انھیں گھورتے ہوئے بولی..

"مووی دیکھ رہے تھے اس لئے سوتے ہوئے دیر ہو گئی تھی.." اس سے پہلے کہ ان تینوں میں سے کوئی کچھ کہتا انابیہ فورا بولی..

"اچھا کون سی مووی دیکھ رہے تھے؟" اسنے تفتیشی انداز میں پوچھا..

"ٹوٹل دھمال.."

"ہاؤس فل.."

"ہیرا پھیری.."

"الون.."

ان چاروں نے بیک وقت کہا مگر وائے رے قسمت چاروں نے الگ الگ نام لیے تھے۔۔

"اچھا تو اکھٹے چار چار مووی دیکھی جا رہی تھی.." مہر نے طنزیہ انداز میں ان چاروں کو گھورتے ہوئے کہا۔۔ وہ چاروں بری طرح گڑبڑائیں۔۔

"یہ کب کہا ہم لوگوں نے۔۔ مطلب پہلے ٹوٹل دھمال لگایا وہ بور لگی تو ہاؤس فل اس کے بعد ہیرا پھیری وہ نہیں اچھی لگی تو اینڈ میں ہم لوگوں نے الون ہی لگا دی۔۔" زرناب نے قدرے سمبھل کر کہا۔۔

"بالکل۔۔" جویریہ نے ہاں میں ہاں ملائی۔۔

"اچھا تو تم نے الون دیکھی۔۔ تم اتنی بہادر کب سے ہو گئی جو ہارر مووی دیکھنے لگیں۔۔" مہر نے طنز کیا تو وہ گڑبڑائی۔۔

"بس ایسے ہی میں نے سوچا ایک دفعہ ٹرائی کرنے میں کیا حرج ہے۔۔ پھر اتنی ڈراؤنی بھی نہیں تھی مووی۔۔" وہ نظریں چراتے ہوئے بولی۔۔

"اوہ پھر تو یہ انقلاب ہی رونما ہو گیا کہ جویریہ میڈم نے ہارر مووی دیکھی اور وہ انھیں ڈراؤنی بھی نہیں لگی۔۔ کیا بات ہے بھئی۔۔" مہر نے تالی بجاتے ہوئے کہا۔۔

"تم کچھ زیادہ ہی تفتیش نہیں کرنے لگی۔۔ ہماری مرضی کوئی بھی مووی دیکھیں کتنا بھی دیکھیں تمہیں اس سے کیا کرنا ہے؟" اس کے اتنا تفششیش کرنے پر انابیہ جھنجلائی تو گئی تھی۔۔

"وہی نہ اٹھتے ساتھ ہی محترمہ شروع ہو گئی۔۔" زرناب بھی جھلائی۔۔

"کچھ نہ کچھ تو بلینڈر کیا ہے تم لوگوں نے۔۔" وہ ان چاروں کو گھورتی ہوئی مشکوک انداز میں بولی اور وہاں سے چلی گئی۔۔

"ارے جلدی چلو دیکھتے ہیں ہماری محنت کتنا رنگ لائی ہے۔۔" شاریہ بستر سے چھلانگ لگاتی ہوئی بولی اور ایک ہی جست میں باہر نکل گئی۔۔

"ہاں یار میں بھی آرہی ہوں۔۔" زرناب بھی اس کے پیچھے لپکی۔۔ یہ دونوں انکی جلد بازی پر ایک دوسرے کو دیکھ کر رہ گئی پھر فریش ہونے چل دیں۔۔

❤❤❤

ادھر شاریہ اور زرناب لڑکوں کو ڈھونڈنے لگیں۔۔ وہ لوگ جلد ہی کچن کے سامنے والے برآمدے میں نظر آگئے۔۔ جو خالص گاؤں کے ناشتے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔ انھیں دیکھ کر تو ان دونوں کے حواس گم ہوئے کیونکہ یہ چاروں اگر صحیح سلامت تھے تو پھر رات میں انہوں نے جو کاروائی کی تھی اس کا تختۂ مشق کون بنا تھا۔۔

"ریبٹ اگر تمہیں کھانا ہے تو کچن سے جا کر لے لو ہم لوگوں پر نظر لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔" مسلسل اپنی جانب دیکھتا پا کر معیز اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔۔

"تم سب رات میں کہاں سوئے تھے؟" اس کی بات نظر انداز کر کے زرناب نے غیر متوقع سوال پوچھا۔۔

"ظاہر سی بات ہے کمرے میں سوئے تھے اور کہاں سوئیں گے۔۔ لیکن تم کیوں پوچھ رہی ہو؟" وہ اسے کھوجتی نگاہوں سے دیکھ کر بولا۔۔

"کون سے کمرے میں سوئے تھے تم لوگ؟" اس نے اگلا سوال کیا۔۔

"فرسٹ فلور کے سیکنڈ روم میں۔۔" عمار نے جواب دیا۔۔

"تو جہاں تم لوگ سوتے تھے وہاں کون تھا؟" اسنے پھر پوچھا۔۔

"وہاں عباد بھائی، انکے ابو اور شاید پھوپھا جان تھے لیکن ہوا کیا تمہیں جو سی آئی ڈی بنی سارے سوالات کیے جا رہی ہو؟" معیز نے آئیبرو چڑھا کر اسے گھورتے ہوئے کہا۔۔

"مر گئے۔۔" زرناب نے شاریہ کو دیکھ کر مرے مرے انداز میں کہا۔۔

"ابھی کہاں یہ لوگ؟" شاریہ نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔۔

"میں نے تو ابھی تک صرف عباد بھائی کو ہی دیکھا ہے۔۔ باقی دونوں کو میں نے نہیں دیکھا۔۔" عمار بولا۔۔

"وہ دیکھنے میں کیسے تھے آئی مین انکے بال صحیح سلامت تھے۔۔" زرناب نے پریشانی سے پوچھا۔۔

"کیوں بھئی کیا ہونا ہے ان کے بالوں کو۔۔" وہ حیرت سے بولا۔۔

"کچھ نہیں۔۔" یہ کہتے ہی زرناب اور شاریہ اپنے کمرے کی طرف دوڑیں جویریہ اور انابیہ کو بریکنگ نیوز جو سنانی تھی۔۔

❤❤❤

"کیا؟؟" ان کی بات سن کر دونوں چیخ ہی تو پڑی تھیں۔۔

"ہاں۔۔اب کیا ہو گا اگر دادی جان کو پتہ چلا تو انہوں نے ہمیں ہی گنجا کر دینا ہے۔۔"زرناب نے فکر مندی سے کہا۔۔

"شاریہ کی بچی سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔۔"انابیہ شاریہ کو گھورتی ہوئی بولی۔۔

"میری وجہ سے ہوا۔۔"وہ حیرت سے بولی۔۔

"ہاں تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔۔کیوں کے تم ہی چیک کرنے گئی تھی کہ وہ لوگ سو گئے کہ نہیں۔۔"زرناب نے کہا۔۔

"اب مجھے کیا پتا تھا کہ کمرے میں کون ہیں۔۔میں الو تو ہوں نہیں جو مجھے اندھیرے میں بھی دکھائی دے۔۔اور تم لوگوں نے صرف اتنا کہا تھا کہ پتہ کرو سوئے ہیں کہ نہیں سوئے۔۔یہ نہیں کہا تھا کہ چیک کر کے دیکھو کہ کون کون ہے کمرے میں۔۔"شاریہ نے صفائی پیش کی۔۔

"بندہ یہ تو دیکھ ہی لیتا ہے اب اتنا تو کامنس لگانا چاہیے تھا۔۔"انابیہ اسے گھور کر بولی۔۔

"اچھا ہوا میں جو تم لوگوں کے ساتھ نہیں گئی ورنہ تو میں بھی پھنستی۔۔اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جو میں ڈرپوک ہوں۔۔اسی بدولت میں بچ گئی۔۔"جویریہ نے اطمینان کی سانس لیتے ہوئے کہا۔۔

"اوہ محترمہ تم بھی اس پلیننگ میں برابر کی شریک تھی اب تم گئی نہیں گئی یہ ہمارا ہیڈ ایک نہیں ہے۔۔"زرناب جھٹ بولی۔۔

"بھئی اگر کچھ ہوا تو میں دادی جان کو بتا دوں گی کہ میں تو نہیں تھی تم لوگوں کے ساتھ تم تینوں ہی گئی تھی یہ کارنامہ انجام دینے۔۔پھر سبھی جانتے ہیں میں اندھیرے میں باہر نہیں نکلتی۔۔"جویریہ نے طوطا چشمی دکھائی۔۔

"کتنی بڑی کمینی ہو نا تم۔۔"اسے دیکھتی انابیہ تاسف سے بولی۔۔

"تم لوگوں کو جو کہنا ہے کہہ لو میں تو نہیں شریک تھی۔۔"وہ صاف اپنا دامن بچاتی بولی۔۔

"اس کمینی اور طوطا چشم کو چھوڑو اور یہ سوچو دادی جان سے کیا کہیں گے۔۔" زرناب نے نئے مسئلے کی طرف دھیان دلایا۔۔

"وہی تو سمجھ نہیں آرہا۔۔" انابیہ فکرمندی سے بولی۔۔

"خیر پہلے جا کر پھوپھا جان اور خالو جان کی خبر لیتے ہیں پھر دیکھیں گے آگے کیا کرنا ہے۔۔" زرناب بولی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔۔

"تمہیں تو بیٹا میں بعد میں دیکھوں گی۔۔" انابیہ جویریہ سے کہتی زرناب کے پیچھے نکل گئی۔۔

❤❤❤

"آئے مزمل حسین یہ صافحہ کیے باندھے گھوم رہے ہو اتنی گرمی میں۔۔" دادی نے کمرے میں داخل ہوتے پھوپھا جان سے کہا۔۔ انکے پیچھے خالو جان بھی تھے۔۔ انہوں نے بھی سر پر صافحہ باندھ رکھا تھا۔۔ مہر دادی کے پاس بیٹھی سر میں تیل لگوا رہی تھی۔۔ اسکے ساتھ روشنی اور اشارہ بھی نمبر لگائے بیٹھی تھیں۔۔ انہیں دیکھ کر وہ تینوں سیدھی ہوئیں۔۔

"اسی لئے ہم آپ کے پاس آئے ہیں۔۔" وہ قریبی کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے بولے۔۔ خالو جان بھی ان کے بغل والی کرسی میں بیٹھ گئے۔۔

"خیر ہے مزمل حسین۔۔" دادی فکرمند ہوئیں۔۔

"جی خیریت ہی نہیں ہے۔۔ یہ دیکھئے۔۔" انہوں نے اپنا صافحہ اتارا۔۔ خالو جان نے بھی ان کی تقلید کی۔۔ ان دونوں کے صافحہ اتارتے ہی مہر کی ہنسی نکل گئی تھی۔۔ کیونکہ انکے سر میں جو بال پہلے کافی گنجان ہوا کرتے تھے۔۔ اب انکی تعداد میں خاصی کمی آگئی تھی۔۔ مگر مہر کو ہنسی اس بات پر نہیں آئی تھی۔۔ اس کے ہنسنے کی وجہ بالوں کی درگت تھی جسے دیکھ کر لگ رہا تھا کہ اسے نہایت ایمرجنسی میں کاٹا گیا ہے کیونکہ وہ کہیں سے پورے اڑے ہوئے

تھے تو کہیں چھوٹے تو کہیں بڑے۔۔ غرض یہ کہ اس طرح وہ نہایت مضحکہ خیز لگ رہے تھے۔۔ مہر کے ساتھ اب اشارہ اور روشنی بھی ہنس پڑیں۔۔ دادی کے ہونٹوں پر بھی ایک مسکراہٹ جھلک دکھا کر غائب ہو گئی۔۔ ان تینوں کی ہنسی کو بریک تب لگے جب پھوپھا جان نے خطرناک تیوروں سے انہیں دیکھا۔۔

"یہ کیا حالت بنائی ہوئی ہے مزمل حسین آپ نے؟" دادی نے پوچھا۔۔

"یہ حالت ہم نے نہیں بنائی بلکہ آپ ہی کے گھر کے نالائق بچوں میں سے کسی کی حرکت ہے یہ۔۔" وہ غصے سے گویا ہوئے۔۔

"مطلب ہم سمجھے نہیں۔۔" دادی جان الجھ کر بولیں۔۔

"مطلب نہایت صاف ہے۔۔ ہم رات میں سوئے تھے تو صحیح سلامت تھے۔۔ صبح جب آنکھ کھلی تو ہم نے خود کو اس حال میں پایا۔۔ اب آپ ہی بتائیے یہ
شرارت کس کی ہو سکتی ہے۔۔" پھوپھا جان نے خفگی سے کہا۔۔

"تو پھر ضرور یہ ان نالائقوں کا کام ہو گا۔۔" دادی جان غصے سے سوچتے ہوئے بولیں۔۔ تبھی زرناب اور انابیہ روم میں داخل ہوئیں۔۔ ان دونوں نے جیسے ہی پھوپھا جان اور خالو جان کو دیکھا تو ان کی سٹی گم ہوئی۔۔ ان دونوں نے دادی کی بات سن لی تھی۔۔

"یہ ہمارا کام نہیں ہے۔۔" دونوں گھبرا کر بیک وقت بولیں۔۔

"یہ تم دونوں کہاں بے پر کی ہانک رہی ہو۔۔ جاؤ معیز اور عمار کو بلا کر لاؤ۔۔" انہوں نے دونوں کو گھر کا۔۔

"ٹھیک ہے دادی جان۔۔" وہ دونوں گدھے کے سر سے سینگ کی طرح غائب ہوئیں۔۔

"نہیں رہنے دیں بچے ہیں چھوٹی موٹی شرارت تو کرتے ہی رہتے ہیں۔۔" اس دوران خالو جان نے پہلی دفعہ زبان کو حرکت دی۔۔

"چھوٹی موٹی شرارتیں کریں تو کوئی بات نہیں۔۔ مگر یہ نہایت بدتمیزی کی بات ہے بڑوں کے ساتھ یوں اس طرح کا مذاق کرنا۔۔" دادی جان نے سختی سے کہا۔۔

"بچے ہیں رہنے دیں۔۔ پیار سے سمجھا دیں انشاءاللہ آئندہ نہیں کریں گے۔۔" انہوں نے پھر کہا۔۔

"ہم انہیں اس لائق چھوڑیں گے تو وہ آئندہ ایسی حرکت کریں گے نہ۔۔" دادی جان بولیں۔۔ تبھی چہکتے ہوئے معیز اور عمار کمرے میں داخل ہوئے۔۔

"اور مائی سویٹ سی دادی جان کیسی ہیں آپ؟" عمار انکے پاس بیٹھے ہوئے بولا اور انکے ایک طرف ٹنگ گیا۔۔

ہمیں صبح صبح اپنے دربار میں بلایا خیریت تو ہے۔۔" معیز پیار سے ان کے گلے میں باہیں ڈالتا ہوا بولا۔۔

"خیریت ہی ہے بیٹا جی۔۔" پھوپھا جان نے طنزیہ انداز میں کہا۔۔

"اوہ تو پیارے سے پھوپھا جان بھی یہاں تشریف رکھتے ہیں۔۔" معیز نے چونک کر انہیں دیکھا مگر جیسے ہی ان پر نظر پڑی۔۔ اس کے منہ سے ہنسی کا فوارہ ابل پڑا۔۔ عمار بھی انہیں دیکھ کر ہنس پڑا۔۔

"ویسے یہ نیا ہیئر اسٹائل بڑا سوٹ کر رہا ہے آپ پر۔۔" عمار اپنی ہنسی روکتے ہوئے بولا۔۔

"بلکل پھوپھا جان۔۔ ایسے ہی نئے نئے فیشن کو اپنانا چاہیے۔۔" معیز نے بھی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کہا۔۔

"پھوپیا آپ ہی نے ان دونوں کا کچھ کرنا ہے نہیں تو ہم ان کی اچھے سے خبر لیں گے۔۔ چلیں مظہر بھائی۔۔" غصے سے کہتے پھوپھا جان خالو جان سمیت کمرے سے واک آوٹ کر گئے۔۔

"یہ ان کے مزاج اتنے برہم کیوں نظر آرہے تھے۔۔" معیز نے پوچھا۔۔ اس کا اشارہ پھوپھا جان کی طرف تھا۔۔

"بیٹے یہ بات تو تمہیں دادی جان زیادہ اچھے طریقے سے سمجھا سکیں گی۔۔ وش یو گڈ لک۔۔" اس کی پیٹھ تھپتھپاتی مہر بولی اور کمرے سے نکل گئی۔۔ اسکے پیچھے اشارہ اور روشنی بھی ان دونوں کو ترحم بھری نظروں سے دیکھتی باہر

نکل گئیں۔۔ ان دونوں نے کندھے اچکائے اور دادی جان کی طرف متوجہ ہوئے جو اپنی لاٹھی پر مہر کا بچا ہوا تیل لگا چکی تھیں۔۔

"دادی جان یہاں ہو کیا رہا ہے؟" عمار نے حیرانی سے پوچھا۔۔

"تم لوگ ہر جگہ اپنی حرکتوں سے ہمیں ذلیل کرواؤ۔۔" وہ کہتے ہوئے انکی سمت بڑھیں۔۔

"مگر ہوا کیا؟" معیز نے پوچھا۔۔

"تم دونوں نہایت بے شرم ہو کیسے اپنے پھوپھا کو کہہ رہے تھے نیا ہیر سٹائل ہیں اور فیشن وغیرہ۔۔" وہ غصے سے گویا ہوئیں۔۔

"جب انہیں ہیئر اسٹائل بناتے ہوئے شرم نہیں آئی تو ہم کیوں شرم کرتے انہیں کہتے ہوئے۔۔ کچھ غلط تھوڑی کہا تھا۔۔" عمار نے یہ کہہ کر گویا اپنی شامت کو دعوت دی تھی۔۔ دادی اسکے سر پہنچیں اور اپنے ڈنڈے کا استعمال کرتے ہوئے زور سے اسکی پیٹھ سینکی۔۔

"بے شرموں بے غیرتوں۔۔" وہ اب معیز کی طرف بڑھیں۔۔

"ارے ہماری غلطی کیا ہے جو آپ یوں ظلم کے پہاڑ توڑ رہی ہیں۔۔" معیز کہتے ہوئے دروازے کی سمت بڑھنے لگا مگر آج شاید ان کی قسمت ہی خراب تھی کیوں کہ دروازہ بند تھا شاید مہر وغیرہ نے جاتے ہوئے بند کر دیا ہو گا۔۔

"حرکتیں خود کرو اور ہم سے پوچھو کے کیا ہوا۔۔" وہ اپنا ڈنڈا زور سے معیز کے پیٹھ پر رسید کرتے ہوئے بولیں۔۔

"ہائے قسم سے دادی جان کچھ نہیں کیا ہم نے۔۔" اس نے کراہتے ہوئے کہا اور انکی پہنچ سے دور ہوا۔۔

"اچھا تو پھر تمہارے پھوپھا اور خالو کے بال ہم نے اڑائے ہیں ہاں۔۔" اب کی بار عمار کو پھر ایک زوردار بازو پر پڑی تھی۔۔

"ہائے دادی ہمیں کیا پتہ کس نے اڑائے۔۔ ضرور کسی دشمن کی سازش ہے ہمارے خلاف۔۔" وہ بدک کر بیڈ پر چڑھا۔۔

"تم لوگوں کے ہوتے ہوئے بھلا تمہیں کسی اور دشمن کی ضرورت پڑتی ہے۔۔ تم لوگ خود ہی آپ دشمن ہو۔۔" انہوں نے کہا اور معیز کو پکڑنے لپکیں..

"آپ کی قسم دادی ہم نے نہیں کیا ہے ایسا کچھ بھی.." معیز نے انکے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا..

"اۓ ہائے لڑکے کہے ہمارے بڑھاپے کے دشمن بن گئے ہو.. زرا بھی بوڑھی دادی کا لحاظ نہیں فورا ہی جھوٹی قسم کھالی.." وہ اسکا ہاتھ جھٹکتی اپنا ڈنڈا اس پر تان کر بولیں..

"ارے دادی سچ کہہ رہا ہوں بھلا آپ کی جھوٹی قسم کیوں کھاؤں گا.." اسنے تقریبا بے بسی سے کہا اور انکے ڈنڈے سے بچنے کے لئے بیڈ پر چڑھ گیا.. جہاں عمار کھڑکی کھول کر کودنے کی تیاری کر رہا تھا..

"ٹھہرو کہاں بھاگ رہے ہو دونوں شیطان.." وہ غصے سے بولیں اور معیز کو اپنا ڈنڈا زور سے مارا جو عمار کے پیچھے کھڑکی سے باہر کی طرف کودنے لگا تھا مگر پھر بھی دادی کے ڈنڈے نے اس کا پیچھا کیا اور کمر پر زوردار طریقے سے پڑا تھا۔۔ وہ کراہتے ہوئے بھاگا.. پیچھے دادی دونوں کو صلواتیں سناتی اپنا غصہ ٹھنڈا کرنے لگیں۔۔

❤❤❤

"سچ میں یہ زیادہ مزیدار تھا.." انابیہ خوش ہوتے ہوئے بولی..

"ہائے سچی ایک لمحے کے لئے تو میں ڈر ہی گئی تھی مگر جب دادی جان نے معیز اور عمار کا نام لیا تو دل گارڈن گارڈن ہی ہو گیا تھا.." زرناب نے کہا..

"ان دونوں کو تو سزا مل ہی گئی.. اب بلال اور عالیان کی باری ہے.." انابیہ بولی.. پھر یہ انکی درگت کیسے بنانی ہے سوچنے لگیں..

❤❤❤

"کیا یہ بہت ضروری ہے؟" بلال نے اپنے ہاتھ میں موجود کپڑے کو دیکھ کر پوچھا..

"بالکل یہاں کا رواج ہے شہہ بالا کو یہ پہننا نہایت ضروری ہے.." انابیہ نے کہا..

"لیکن ہم نے تو کبھی تو اسے پہنا ہی نہیں.." عالیان اپنے ہاتھ میں موجود دھوتی کو الٹ پلٹ کر دیکھا..

"تو کیا ہوا کبھی نہ کبھی تو پہلی دفعہ پہنا ہی پڑے گا سو آج ہی کیوں نہیں.." زرناب جھٹ سے بولی..

"اور اگر ہم نہ پہنیں تو.." بلال نے کہا..

"تو پھر شہہ بالا بننے کا خیال دل سے نکال دیں.." اب جویریہ بولی..

"تم لوگوں کو پتا نہیں کتنا مزا آتا سلامی کے وقت مگر افسوس تم لوگ اسے مس کر دوگے خیر کوئی بات نہیں بعد میں اسکی ویڈیو دیکھ لینا.." انابیہ نے گویا افسوس سے کہا..

"نہیں ہم لوگ مس نہیں کریں گے.." عالیان ترنت بولا..

"پھر اسکے لئے یہ تو پہنا ہی پڑے گا.." زرناب نے دھوتی کی طرف اشارہ کیا..

"اوکے بٹ اسے پہنتے کیسے ہیں.." بلال نیم رضامند ہوا..

"میں پہناؤں؟" جویریہ بولی تو بلال گڑبڑایا..

"نہیں گوگل سے دیکھ کر پہن لوں گا.." اسنے کہا..

"تو پھر ہم لوگ چلتے ہیں.." زرناب بولی..

"ہاں ایک بات اور یہ کسی کو مت بتانا کہ تم دونوں دھوتی پہنو گے.." انابیہ نے جاتے جاتے رک کر کہا..

"لیکن کیوں؟" عالیان بولا..

"دیکھو ہمارے گاؤں کی ایسی رسم ہے کہ شہہ بالا میں سے صرف دو ہی لوگ دھوتی پہنتے ہیں.. اور وہ بھی دلہے کی بہنیں جسے چنیں وہی لوگ پہن سکتے ہیں اور وہ دو لوگ کون ہوتے ہیں وہ ڈائریکٹ سلامی کے وقت ہی پتا چلتا ہے جب وہ شہہ بالا بن کر دلہے کے ساتھ جاتے ہیں.. اور جو دھوتی پہنتے ہیں انکی شادی جلدی ہوتی ہے ایسا گاؤں والوں کا ماننا ہے.. "انابیہ نے جو بھی سمجھ میں آیا کہہ دیا..

"اوہ رئیلی.. "بلال بولا..

"بالکل.. اب ہم لوگ چلتے ہیں تم لوگ تیاری کرو.. یاد رہے کسی کو بتانا نہیں ہے.. "انابیہ کہتے ہوئے تیزی سے باہر نکل گئی.. زرناب اور جویریہ پہلے ہی باہر آگئی تھیں.. وہ تینوں باہر آکر ایک دوسرے کو دیکھتی ہنس پڑیں..

❤❤❤

"اوہو محترمہ یہ بجلیاں کس پر گرانے کا ارادہ ہے؟ "وہ اسکا راستے میں آتا سر سے پیر تک اسکا جائزہ لیتا بولا..

"تمہیں اس سے مطلب.. "اسنے تنک کر کہا..

"بالکل کیونکہ میں آپ محترمہ کا شوہر ہوں.. اس لئے میں یہ بالکل افورڈ نہیں کر سکتا کہ آپ کسی اور پر بجلیاں گراتی پھریں.. "وہ اسے میٹھی نگاہوں سے تکتا ہوا بولا.. وہ لگ بھی تو کتنی پیاری رہی تھی.. ڈارک گرین اور سی گرین امتزاج کے شرارہ سوٹ پہنے اس پر ایک سائڈ میں ساگر چوٹی گوندھ کر ڈالی گئی تھی.. اسٹائل سے دوپٹہ ڈریپنگ کئے نازک سی سلور جویلری پہنے.. ناک میں چھوٹی سی نتھ پہنے وہ سیدھا اسکے دل میں سماتی جا رہی تھی..

"ہونہہ بڑے آئے شوہر بننے والے.. ابھی صرف نکاح ہوا ہے.. اس لئے زیادہ اڑو مت.. "وہ ناک چڑھا کر بولی تھی..

"میرے خیال سے نکاح صرف نہیں بلکہ سبھی کچھ ہوتا ہے.. "اسنے اسکے نزدیک آتے ہوئے کہا..

"ہو گیا تقریر کر کے اب سامنے سے ہٹو مجھے ابھی بہت کام ہے فارغ نہیں ہوں فالتو لوگوں کی طرح.." وہ طنزیہ لہجے میں بولی..

"اچھا تو میں تمہیں فالتو لگتا ہوں.." اسنے مہر کے شانے پر ہاتھ دھرتے ہوئے کہا..

"لگنے کی کیا بات ہے تم ہو.. اب زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں دور رہ کر بھی بات ہو سکتی.." وہ اسکے ہاتھ شانے سے ہٹا کر بولی..

"اب تمہیں بتاتا ہوں یہ فالتو کیا کر سکتا ہے اور مائنڈ اٹ میری مرضی میں دور رہ کر بات کروں یا تمہیں گود میں بٹھا کر.." اسنے اچانک مہر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے نہایت سنجیدگی سے کہا..

"اوہ مسٹر یو مائنڈ اٹ تم یہ اپنی دھونس اپنی ہی کسی ہوتی سوتی پر جمانا میں مہر ماہ شفیق ہوں سمجھے یوں کسی کے رعب میں آنے والی نہیں.." وہ پیشانی پر بل لئے بولی اور اسکے سائڈ سے نکلنے لگی..

"تم شاید بھول رہی ہو میں تمہارا شوہر ہوں کسی نہیں اور رعب میں تو تمہیں میرے رہنا ہی پڑے گا.." اسنے مہر کی چوڑیوں سے بھری کلائی پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا.. وہ سیدھے اسکے سینے آ لگی..

"کیا بدتمیزی ہے یہ؟" وہ سر اٹھا کر غرائی..

"تمہیں نے مجھے مجبور کیا ہے اس طرح بیہیو کرنے پر.." اسنے اطمینان سے اسکے ایئرنگ سے چھیڑ چھاڑ کرتے ہوئے کہا..

"تم حد سے بڑھتے جا رہے ہو ولید.. اگر تمہاری یہی حرکتیں رہیں تو میں چچا جان سے تمہاری شکایت کر دوں گی.." وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولی..

"اچھا ہے میرا ہی کام آسان ہو گا.. رخصتی جلدی ہو جائے گی.. پھر کب بات کر رہی ہو؟" وہ اب اسکی چوڑیوں سے کھیلتا بیتابی سے گویا ہوا..

"تم کبھی نہیں سدھر سکتے.. دیکھنا میں کیسے شادی کے بعد تمہاری زندگی عذاب بناتی ہوں.." وہ زرا بے بسی سے بولی..

"تم میری فکر چھوڑو اپنے بارے میں سوچو کہ میرے لئے تم نے جو گھڑا کھودا تھا اب اس میں تم خود ہی چلی گئی.." اسنے کہا..

"میں نے کون سا گھڑا کھودا تھا.." وہ حیرت سے بولی..

"بھول گئی خیر اس معاملے میں میری یادداشت بہت اچھی ہے.. تو سنو تم نے خود اپنے منہ سے کہا تھا میری بیوی گنجی ہو بدسلیقہ ہو بدصورت ہو.." وہ مزے سے اسے اسکی بہت پہلے کہی بات اسے یاد دلا رہا تھا..

"ہائے نہیں ولید میں گنجی نہیں ہونا چاہتی.." اسنے اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فکرمندی سے کہا..

"اب کیا ہو سکتا ہے تم نے خود کو ہی جھولی جھولی بھر بھر کر بددعا دی ہے.. اب پتا نہیں تمہارا کیا ہو گا.." وہ آرام سے اسکی ٹینشن میں اضافہ کر رہا تھا..

"یا اللہ میری ایک بھی بددعا قبول نہ ہو.." اسنے پریشانی سے کہا..

"کوئی فائدہ نہیں اب زبان سے نکلی بات تو واپس نہیں جا سکتی اب تمہارے ساتھ وہی کچھ ہو گا.." وہ تاسف سے بولتا اسے مزید پریشان کر گیا..

"ہائے ولید ایسا مت بولو.. اسکا کوئی حل نہیں ہے.." مہر روہانسی ہو گئی..

"ایک حل تو ہے میری نظر میں.. مگر پتا نہیں تم مانو نہ مانو.." اسنے گویا کچھ سوچتے ہوئے کہا..

"نہیں میں مانوں گی تم بتاؤ تو.." وہ بیتابی سے بولی..

"میری دوسری شادی کرا دو اس طرح ساری بد دعا میری دوسری بیوی کی طرف ٹرانسفر ہو جائے گی اور تم محفوظ ہو جاؤ گی.. "اسنے نہایت سنجیدگی سے مشورہ دیا.. نہایت سنجیدگی سے سنتی مہر نے اسکی غیر سنجیدہ بات پر اسکے سینے پر مکے کی بارش کر دی..

"اور کوئی بکواس کرنی ہے وہ بھی کر دو.. ابھی ایک شادی محترم کی مکمل طور پر ہوئی نہیں ہے دوسری کے پہلے ہی خواب دیکھنے لگے.. "وہ اسے گھورتے ہوئے بولی..

"لو کتنے خلوص سے مشورہ دیا تھا وہ بھی تمہارے فائدے کے لئے.. "اسنے مزے سے کہا..

"ہاں خلوص سے.. جیسے میں تمہاری نیت تو جانتی نہیں.. بڑے شریف ہو جو صرف میری خاطر دوسری شادی کرنے لگو.. "وہ طنزیہ انداز میں بولی..

"اس میں کوئی شک.. لیکن تمہیں کیا اعتراض پسند تو تم مجھے ویسے بھی نہیں کرتی پھر مسئلہ کیا ہے میری دوسری شادی پر.. کہیں تم مجھے چاہنے تو نہیں لگیں اس لئے تمہیں جیلسی فیل ہو رہی ہو.. یار اس بات کی ٹینشن مت لو جو تمہاری جگہ ہے وہ دوسری کو تھوڑی دوں گا.. تمہاری الگ جگہ اسکی الگ.. "اسنے مہر کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا.. مہر نے بے یقینی سے اسے دیکھا.. اسے لگا وہ مذاق کر رہا ہے مگر وہ نہایت سنجیدگی سے کہہ رہا تھا.. ادھر ولید بمشکل اپنے تاثرات کو سنجیدہ رکھ رہا تھا ورنہ دوسری شادی کے نام پر اسکی اتری صورت اسے مسکرانے پر مجبور کر رہی تھی..

"میں کیوں جیلس ہونے لگی تم ایک کیا پوری دنیا کی لڑکیوں سے شادی کر لو.. مجھے کیا فرق پڑے گا.. "وہ نظریں چراتی بولی..

"ٹھیک ہے جب تم فورس ہی کر رہی ہو تو کر لیتا ہوں.. لیکن یار ابو کو کون منائے گا.. کیا تم میری دوسری شادی کے لئے ابو سے بات کرو گی وہ تمہاری بات نہیں ٹالیں

گے.. "وہ سنجیدگی سے کہتا اسکا خون خشک کر گیا.. مہر کے حلق میں آنسوؤں کا گولا اٹکا تھا..

"ہاں بالکل میں بات کرلوں گی چچا جان.. "زبردستی اپنے آنسو اندر دھکیلتی وہ نظریں چرا گئی..

"واؤ مہر تم کتنی اچھی ہو.. "اسکے گال پر بوسہ دیتا اسنے خوشی کا اظہار کیا تھا اور اسے اپنی گرفت سے آزاد کر دیا.. وہ بمشکل مسکرا کر اسکے سائڈ سے نکلتی تیزی اندر کی طرف بڑھی تھی.. وہ اسکے سامنے آنسو بہا کر اپنی ذات بے مول نہیں کرنا چاہتی تھی.. ولید پیچھے مزے سے مسکرا رہا تھا.. اب وہ اسے کچھ دن ایسے ہی تنگ کرنے والا تھا جب تک وہ خود اپنے منہ سے اسکی محبت کا اعتراف نہیں کر لیتی تھی اسے وہ ایسے ہی جلانے اور تڑپانے والا تھا..

وہ سیدھے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی.. شکر تھا اس وقت کمرے میں کوئی نہیں تھا اسنے دروازہ لاک کیا اور وہیں ٹیک لگائے زمین پر بیٹھتی چلی گئی.. بہت سارے آنسو پلکوں کی باڑ پھلانگ کر بہتے چلے آئے۔۔ کہنے کو تو اسنے کہہ دیا کہ وہ بات کرلے گی چچا جان سے مگر خود کے دل کا کیا کرتی جو اسکی دوسری شادی کا سن کر ہی عجب درد میں مبتلا ہو گیا تھا۔۔ جو اسے نئی اذیت سے دوچار کر رہا تھا۔۔ ولید کی زندگی میں کسی دوسری لڑکی کے تصور سے ہی اس کی روح فنا ہو گئی تھی۔۔ آج پہلی ہی دفعہ اسے پتہ چلا کہ ولید کے لئے اس کے دل میں کیا مقام ہے۔۔ ورنہ آج سے پہلے اسے کبھی محسوس ہی نہیں ہوا تھا کہ وہ ولید سے محبت کرتی ہے۔۔ وہ اس سے لڑتی تھی جھگڑتی تھی ان سب میں بھی اس کی محبت پنہاں تھی مگر اسے کبھی پتہ ہی نہ چلا تھا یا شاید اس نے کبھی جاننے کی کوشش ہی نہ کی تھی۔۔ مگر آج جب اس نے دوسری شادی کی بات کی تو اسے شاک لگا۔۔ وہ کیسے ولید کے ارد گرد کسی دوسری لڑکی کا وجود برداشت کر سکے گی۔۔ کیسے کسی اور سے اسے ہنستے بولتے دیکھ سکے گی۔۔

"نہیں۔۔ میں ایسا نہیں ہونے دوں گی۔۔" نفی میں سر ہلاتی وہ بڑبڑائی۔۔

"میں اسے منع کر دوں گی کہ میں چچا جان سے بات نہیں کروں گی۔۔ "اسنے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔

"لیکن پھر اسے پتا چل جائے گا کہ میں اسے چاہتی ہوں پھر وہ میرا کتنا مذاق اڑائے گا۔۔ نہیں میں اسے محسوس ہی نہیں ہونے دوں گی کہ میں اسے پسند کرتی ہوں۔۔ لیکن پھر چچا جان سے بات کرنا پڑے گا۔۔ یا اللہ اب میں کیا کروں۔۔ نہ چچا جان سے بات کر سکتی ہو اور نہ ہی اسے بتا سکتی ہو۔۔" وہ عجیب ہی کشمکش میں تھی۔۔

❤❤❤

"چل بھائی اب تیار ہونا شروع کر دے کیونکہ پھر دھوتی بھی پہننی ہے۔۔" بلال بولا۔۔

"ارے ہاں یار ہمیں تو دھوتی پہننا ہے۔۔" عالیان نے کہا اور انابیہ کی دی ہوئی دھوتی نکال کر لایا۔۔

"لیکن یار یہ تھوڑی عجیب نہیں ہے۔۔" بلال دھوتی کو الٹ پلٹ کر دیکھتے ہوئے بولا۔۔ جو آف وائٹ کلر کی تھی اور اس پر ہلکا سا دھاگے کا کام تھا۔۔

"عجیب مطلب؟" اسنے پوچھا۔۔

"مطلب اس طرح کی دھوتی تو ہوتی نہیں ہے وہ پلین کپڑے کی ہوتی ہے مگر اس پر ورک ہے تھوڑا۔۔" بلال نے کہا۔۔

"تجھے بڑا معلوم ہے تو پہلے بھی پہن چکا ہے کیا؟" عالیان نے بھنویں اچکائیں۔۔

"نہیں یار لیکن پھر بھی تھوڑا بہت آئیڈیا تو ہوتا ہی ہے۔۔" وہ بولا۔۔

"ہو سکتا ہے شادی کے فنکشن میں پہننا ہے اس لیے تھوڑا ورک ہو۔۔" عالیان دور کی کوڑی لایا۔۔

"شاید ایسا ہی ہو۔۔ اب جا تو نہا جا کر کیونکہ تجھے ہی دس گھنٹے لگتے ہیں تیار ہونے میں۔۔" بلال نے اسے باتھروم کی طرف دھکیلا۔۔

"اب ایسا بھی نہیں ہے بس میں تیری طرح ایسے ہی نہیں اٹھ کر آجاتا زرا سلیقے سے نہاتا ہوں۔۔" یہ کہہ کر وہ غڑاپ سے باتھروم میں گھس گیا۔۔ بلال باتھروم کے بند دروازے کو ہی گھور کر رہ گیا۔۔ پھر موبائل نکال کر یوٹیوب پر دھوتی باندھنے کے ویڈیوز دیکھنے لگا اور خود بھی ٹرائی کرنے لگا۔۔

"ابے یار یہ تو بندھ ہی نہیں رہی۔۔" کوئی درجنوں مرتبہ کوشش کرنے کے بعد بلال دھوتی کو غصے سے پھینکتے ہوئے بولا۔۔ کئی ویڈیوز دیکھنے کے باوجود بھی اس کے پلے کچھ بھی نہیں پڑ رہا تھا۔۔

"اوے نکل باہر ایک گھنٹے سے گھسا ہے۔۔ مجھے بھی نہانا ہے۔۔" بلال نے زور سے باتھروم کا دروازہ بھڑ بھڑایا۔۔

"ابے یار نکل رہا ہوں دروازہ توڑے گا کیا۔۔" اندر سے وہ بولا۔۔ پھر کچھ ہی لمحوں میں اسنے دروازہ کھول دیا۔۔

"مجھے تو لگا تھا آج شاید ہی تو نکلے۔۔" بلال نے طنز کیا۔۔

"نکل گیا نہ اسی کا شکر منا اور جا شرافت سے اپنا وزن کم کر کے آ۔۔" عالیان شرٹ پہنتے ہوئے بولا۔۔

"مطلب کیا ہے تیرا۔۔ہاں۔۔" اسنے تیوری چڑھائی۔۔

"مطلب کیا پوچھ رہا ہے تو خود سمجھدار ہے۔۔" وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا اور آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے بال سنوارنے لگا۔۔ بلال نے آس پاس نظریں دوڑائیں۔۔ پھر جلد ہی اسے اپنی مطلوبہ شئے مل گئی۔۔ اسنے تاک کر عالیان پر وار کیا۔۔ مگر وہ جھکائی دے گیا کہ اسنے آئینے میں پہلے ہی دیکھ لیا تھا۔۔

"ابے یار کیا کر رہا ہے۔۔" وہ اس سے بچنے کی جگہ تلاشنے لگا۔۔ مگر بلال اسے گھورتا دوسرا سلیپر اٹھانے لگا اور پھر حملہ کیا۔۔ اس بار بھی وہ بچ گیا اور سلیپر سیدھے کھڑکی سے نیچے گیا۔۔ ساتھ ہی کسی کے چیخنے کی آواز آئی۔۔ آواز سن کر دونوں ہی گھبرائے۔۔ وہ دونوں کھڑکی کی سمت بھاگے۔۔ نیچے دیکھ کر انکی روح فنا ہو گئی۔۔ بلال کی پھینکی ہوئی سلیپر دادی کے ہاتھ میں تھی۔۔

"ہائے۔۔ کون کمبخت ہے جس نے ہمارے ساتھ یہ بد تمیزی کی ہے۔۔" تخت پر بیٹھی دادی جان نے اوپر کی طرف دیکھتے ہوئے غصے سے کہا۔۔ پھر ان دونوں کو کھڑکی میں ٹنگے دیکھ کر انکا پارہ مزید چڑھا۔۔

"نالائقوں کمبختوں۔۔"

"ارے دادی جان یہ بلال ہے اس نے سلیپر پھینکا تھا۔۔" عالیان نے فوراً اپنی صفائی پیش کی۔۔

"نہیں وہ دادی جان اسنے۔۔" بلال نے بھی کچھ کہنا چاہا مگر جیسے ہی اسنے دادی جان کو اپنی طرف سلیپر پھینکتے دیکھا وہ عالیان سمیت کھڑکی سے غائب ہوا۔۔

"لے بھگت اب۔۔" عالیان نے اسے گھورا۔۔

"تیری غلطی ہے کیا ہو جاتا اگر تو ایک سلیپر کھا لیتا۔۔" اسنے لاپروائی سے کہا اور باتھ روم میں گھس گیا۔۔ عالیان اسے کوستا دھوتی باندھنے کی تگ و دو کرنے لگا۔۔

❤❤❤

"سب تیار ہو کر آ گئے ہیں صرف وہی دو نمونے نہیں دکھ رہے۔۔" دادی نے کہا۔۔ ابھی شہہ بالا کو دلہہ سمیت سلامی کے لئے جانے تھا۔۔ سبھی موجود تھے صرف بلال اور عالیان لاپتا تھے۔۔

"آپ کس کی بات کر رہی ہیں دادی جان؟" عالم نے چونک کر پوچھا۔۔

"ارے یہ اپنی ابیہا کے دیوروں کی۔۔ کوئی کل سیدھی دیکھی ہے تم نے ان لوگوں میں۔۔" انہوں نے برا سا منہ بنایا۔۔

"دادی جان اب ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے۔۔ وہ بیچارے پہلی دفعہ گاؤں آئے ہیں۔۔ اس لئے تھوڑی اوپٹ پٹانگ کی حرکتیں سرزد ہو جاتی ہیں۔۔ ورنہ مجموعی طور پر دونوں اچھے ہیں۔۔" عالم نے ان کا دفاع کیا۔۔

"کتنے اچھے ہیں وہ ہمیں بھی پتہ ہے۔۔ تھوڑی دیر پہلے ان کی اچھائی کی جھلک دیکھ چکے ہیں۔۔نہ اماں ابا نے تو کچھ سکھایا ہی نہیں ہے کہ بڑوں کے ساتھ کس طرح پیش آتے ہیں۔۔وہ تو ایہا کا خیال آگیا ورنہ اچھے سے بتاتے ہم۔۔" وہ بھڑک کر بولیں۔۔

"کیوں کیا ہوا؟" اسنے پوچھا۔۔

"ابھی ان باتوں کا وقت نہیں ہے۔۔ جاؤ جا کر دیکھو ابھی تک آئے کیوں نہیں دونوں۔۔" انہوں نے کہا۔۔ تبھی سامنے سے عالیان اور بلال آتے دکھائی دیئے۔۔سب نے نہایت عجیب نظروں سے ان دونوں کو دیکھا۔۔کیوں کہ وہ دونوں اوپر شرٹ پہنے ہوئے تھے اور نیچے کسی کپڑے کو لپیٹ کر رکھا تھا۔۔ جس کی وجہ سے وہ لوگ بمشکل گھسیٹ گھسیٹ کر چل رہے تھے۔۔ لڑکیوں نے تو بڑی مشکل سے اپنی ہنسی ضبط کی۔۔

"یار عالیان تو نے بہت ہی بے ڈھنگے طریقے سے باندھا ہے۔۔ صحیح سے چل بھی نہیں پا رہا ہوں میں۔۔" بلال نے دانت پیسے۔۔

"میرا بھی یہی حال ہے لیکن دوسرا کوئی طریقہ آتا ہے تجھے۔۔ نہیں نہ اس لئے شرافت سے چل۔۔" عالیان نے کہا۔۔

"لیکن یار اگر کھل گئی تو۔۔" اس نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔۔

"نہیں کھلے گی تو لکھ کے لے لے۔۔ اب چل جلدی سامنے سب ہم ہی لوگوں کو دیکھ رہے ہیں۔۔" عالیان بولا۔۔

"پھر بھی کھل گئی تو؟" اسنے پھر کہا۔۔

"تب دیکھا جائے گا کیا کرنا ہے۔۔" وہ غصے سے بولا۔۔

"تب تو سبھی لوگ دیکھ لیں گے۔۔ پھر کیا کرے گا تو۔۔" بلال نے کہا تو عالیان اسے گھورنے لگا۔۔

"ابے گدھے اسی لئے تو میں نے شارٹ ٹراؤزر بھی پہننے کہا تھا۔۔ مگر تو نے میری بات نہیں مانی۔۔ اچھا ہوا میں نے پہنا ہوا ہے۔۔" وہ دانت پیس کر بولا اور سب کی طرف بڑھ گیا۔۔

"یہ دیکھو ان نمونوں کو۔۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں یہ باؤلے ہیں۔۔ ابھی ہی دیکھ لو کیا سوانگ رچا کر آگئے ہیں۔۔" دادی نے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"لیکن ان لوگوں پہنا کیا ہے؟" ولید بولا۔۔

"یہ تو یہی دونوں بتا سکتے ہیں؟ اللہ جانے جب عقل بٹ رہی تھی تو کہاں لائن لگائے ہوئے تھے۔۔" دادی نے کہا۔۔

"ہو گئے سب ریڈی؟" بلال نے خوشدلی سے ان کے پاس آکر پوچھا۔۔

"کیوں بیٹا آپ کو نہیں دکھ رہا۔۔" دادی نے زبردستی مسکراتے ہوئے کہا۔۔ ان کی بات پر بلال کھسیاسا گیا۔۔ باقی سب نے اپنی مسکراہٹ دبائی۔۔

"یہ آپ لوگوں نے کونسی پوشاک زیب تن کی ہے؟" معیز نے نہایت مہذب انداز میں پوچھا۔۔

"یہ دھوتی ہے۔۔" عالیان نے مسکرا کر بتایا۔۔

"یہ دھوتی ہے!!" سب نے یک زبان ہو کر کہا۔۔

"بلکل ابھی چلیں بھی کتنی دیر ہو گئی ہے کب سے دلہن والے ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے۔۔" زرناب نے فورا کہا۔۔

"ہاں بھئی کافی دیر ہو گئی ہے۔۔ اب نکلو تم سب۔۔" دادی نے کہا اور دولہے پر کچھ پڑھ کر دم کیا۔۔ پھر سب وہاں سے نکل گئے۔۔ دلہن کا گھر پڑوس ہی میں تھا اس لئے سب پیدل ہی چل دیئے۔۔ بلال اور عالیان کے پاس ہی زرناب وغیرہ آگئیں۔۔

"تم دونوں بہت ہی ہینڈسم لگ رہے ہو۔۔" انابیہ نے کہا۔۔

"سچی نہیں تو سب کے دیکھنے کے انداز سے لگ رہا تھا کہ گویا ہم لوگ سرکس کے جوکر ہوں۔۔" بلال نے منہ بنا کر بولا۔۔ ان لوگوں نے بڑی مشکل سے اپنی مسکراہٹ دبائی۔۔

"بلکل صحیح لگ رہا تھا۔۔" جویریہ کی زبان پھسلی تو وہ دونوں چونکے۔۔

"اسکے کہنے کا مطلب ہے تم لوگ صحیح میں بہت ہینڈسم ہوں۔۔" زرناب نے جویریہ کو گھورتے ہوئے دانت پیس کر کہا۔۔

"اس میں کوئی شک نہیں۔۔" عالیان اترایا۔۔

"بلکل شک کی تو گنجائش ہی نہیں ہے۔۔" زرناب نے اسے سر سے پیر تک دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"وہاں جا کر دولہے کے پاس بیٹھو۔۔ آفٹر آل شہہ بالا ہو تم لوگ۔۔" انابیہ نے کہا تو وہ دونوں دلہے کی طرف چل دیئے۔۔ زرناب کا پیر غلطی سے عالیان کی لتھڑتی دھوتی پر پڑ گیا جو اسکے آگے بڑھتے ہی کھلتی چلی گئی۔۔ وہ اس بات سے بے خبر بلال سے باتوں میں مگن آگے بڑھتا گیا۔۔ زرناب نے اسکی پشت دیکھتے ہوئے آنکھیں گول گول گھمائیں پھر چپ چاپ سے جھکی اور اسے اٹھا کر سیدھے ٹیرس کی طرف چل دی۔۔ جہاں ساری گاؤں کی لڑکیاں جمع تھیں اور اوپر سے لڑکے والوں پر حملے کرنے کی تیاری کر رہی تھیں۔۔ ادھر عالیان زرناب کی کاروائی سے انجان مزے سے جا کر دولہے کے پاس کی خالی نشست میں بیٹھ گیا۔۔ بلال بھی اسکے ساتھ ہی بیٹھ گیا۔۔ سلامی کے لئے سب عورتیں آنا شروع ہو چکی تھیں۔۔ سب باری باری دولہے کو ہار پہناتی سلامی کے پیسے دیتیں مٹھائی کھلا کر چلی جاتیں۔۔ اسی دوران مزاق وغیرہ کا سلسلہ بھی چلتا رہا اور اسی درمیان جوتے بھی چوری ہو گئے۔۔ پھر لڑکی والوں کی طرف سے جوتے چرائی کی ڈمانڈ ہوئی۔۔ لیکن سب لڑکے آنا کانی کرنے لگے۔۔ تبھی لڑکیوں نے اوپر سے گولہ باری شروع کر دی۔۔ وہ سب اوپر سے نیم کے غلے اور چاول کے دانے پھینک رہی تھیں۔۔ عالیان نے

اپنا بچاؤ کرتے ہوئے اوپر دیکھا۔۔ جہاں زرناب بھی سب لڑکیوں کے ساتھ شامل مزے سے ان پر وار کر رہی تھی۔۔ اسکے دیکھنے پر اسنے کچھ اشارہ کیا اور اپنے ہاتھ میں موجود کپڑے کو لہرانے لگی۔۔ اسنے نا سمجھی سے زرناب کو دیکھا جو سب لڑکیوں کے سمیت اسے دیکھ کر ہنسے جارہی تھی اور اسے کچھ اشارہ بھی کر رہی تھی۔۔

"یار بلال یہ مجھے دیکھ کر ایسے کیوں ہنس رہی ہیں؟" اسنے بلال کو متوجہ کیا۔۔

"اوے عالی۔۔ تو اس کے ہاتھ میں دیکھ۔۔" بلال نے گھبرا کر کہا۔۔

"کیا اس کے ہاتھ میں؟" اسنے غور سے دیکھا۔۔ سب سے پہلا تاثر بے یقینی کا تھا۔۔ اسنے بے ساختہ نیچے اپنی دھوتی کو دیکھا مگر وہ ہوتی تو دکھتی نہ وہ تو زرناب کے ہاتھ میں تھی۔۔ جو نہ جانے کب اسنے غائب کی تھی۔۔

وہ تو شکر تھا اس نے شارٹ ٹراوزر پہن رکھا تھا نہیں تو آگے سوچنے کی اس کی ہمت ہی نہیں ہوئی۔۔

"بلال اب میں کیا کروں۔۔" اسنے بوکھلا کر کہا۔۔

"تو تو لکھ کر دے رہا تھا نہ کہ نہیں کھلے گی اب بھگت۔۔" بلال مزے سے بولا۔۔

"ابے یار مجھے کیا پتہ تھا کھل جائے گی۔۔" اسنے کہا۔۔

"اسی لئے کہہ رہا تھا لیکن نہیں تو کیا کہہ رہا تھا تب دیکھا جائے گا اب دیکھ تیرے ساتھ دوسرے لوگ بھی دیکھ رہے ہیں۔۔" وہ طعنہ دینے سے باز نہیں آیا۔۔

"ابے یار جتنے بھی طعنے دینے ہیں بعد میں دے لینا ابھی تو کچھ کر نہیں تو میری عزت کا جنازہ نکل جائے گا۔۔" اس نے گویا منت کی۔۔ "کرنا کیا ہے۔۔ چھپتے چھپاتے یہاں سے نکل لے ورنہ باقی کے لوگ بھی تیری مووی سے لطف اندوز ہونگے۔۔" وہ بولا۔۔

"تو بھی چل۔۔" اسنے کہا۔۔ بلال پہلے تو انکار کرنے لگا مگر پھر کچھ سوچ کر وہ بھی اسکے ساتھ چل دیا۔۔ دونوں سب کی نظروں سے بچتے بچاتے پیچھے کے دروازے کی طرف ہو لئے۔۔ اتنے دن رہتے ہوئے تو انھیں دونوں گھروں کے آمدرفت کا راستہ پتہ چل چکا تھا۔۔

"یہ تم دونوں کدھر چل دیئے۔۔" پیچھے سے ایہا کی آواز آئی۔۔ دونوں ہی بوکھلائے۔۔

"یہ دونوں تمہارے دیور ہے نہ۔۔" ایہا کے بغل میں کھڑی دادی نے عینک درست کرتے ہوئے کہا۔۔ دادی کی آواز سن کر تو دونوں کی سٹی گم ہوئی۔۔

"وہ زرا کچھ کام ہے۔۔" بلال نے پیچھے پلٹتے ہوئے کہا۔۔

"ہائے توبہ ایہا یہ تو تمہارے دیور نے تو ساری شرم حیا بیچ کر کھالی ہے۔۔" دادی جان کی نظر جیسے ہی عالیان پر پڑی انہوں نے لعنت ملامت کرتے ہوئے فوراً اپنی نظروں کا زاویہ بدلہ۔۔ تبھی ایہا کی بھی نظر عالیان پر پڑی۔۔

"عالیان یہ کیا ہے؟" اسنے حیرت سے اسے دیکھا کیونکہ گھر سے نکلنے سے پہلے تک تو اسنے پہن رکھا مگر اب ندارد۔۔ اسنے ایہا کو سائیڈ پر آنے کا اشارہ کیا۔۔ وہ الجھن کا شکار ہوتی چل پڑی۔۔ ادھر دادی جان نے ایکسرے کرتی نگاہوں سے بلال کو سر سے پیر تک دیکھا۔۔

"تمہارے پاس کپڑوں کی کمی ہے؟" انہوں نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔

"نہ۔۔ نہیں۔۔" اسنے نفی میں سر ہلایا۔۔

"تو پھر یہ مداریوں کے حلیے میں کیوں گھوم رہے ہو؟" انہوں نے کہا۔۔

"نہیں وہ یہ دھوتی ہے۔۔ اسے۔۔" وہ کہہ رہا تھا مگر دادی نے اسے خاموش ہونے کا اشارہ کیا اور بغور دھوتی کا جائزہ لینے لگیں۔۔

"یہ دیکھی دیکھی کیوں لگ رہی ہے۔۔" انہوں نے ایک طرف لٹکتی دھوتی کو چھو کر کہا۔۔

"اب آپ ہی کی ہے تو ظاہر ہے دیکھی ہوئی ہی لگے گی۔۔" اسنے کہا تو دادی نے اسے گھورا۔۔

"میرے کہنے کا مطلب ہے آپ ہی کے گھر کی ہے۔۔" وہ گڑبڑا کر بولا۔۔

"نہیں یہ۔۔ یاد آیا یہ ہمارے نئے سوٹ کی طرح ہے جو ہمیں گلفام کے ولیمے میں پہننا ہے۔۔" انہوں نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے یاد آنے پر کہا۔۔

"لللیکن ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔" وہ گھبرا کر بولا۔۔

"ایک منٹ یہ تو ہمارا دوپٹہ ہی ہے۔۔" دادی جان نے سائیڈ پر بنی بیل دیکھ کر کہا۔۔

"نہ۔۔ نہیں آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔۔" اسنے وہاں سے فرار چاہی۔۔

"نہیں ایسے کیسے غلط فہمی ہوئی ہے۔۔ ہمارا دوپٹہ ہی ہے یہ ہماری نظریں اب اتنی بھی کمزور نہیں ہیں۔۔" انہوں نے عینک درست کیا۔۔

"نہیں یہ۔۔" وہ بولنے لگا۔۔

"کیا نہیں۔۔ بے غیرت شرم تو آئی نہیں ہمارا دوپٹہ چراتے ہوئے۔۔ اب ہم تمہیں بخشیں گے نہیں۔۔ بہت ایہا کا لحاظ کر لیا۔۔" انہوں نے اپنی لاٹھی اس پر تانتے ہوئے کہا۔۔

"ارے نہیں وہ۔۔" وہ بولتا ہوا باہر کی سمت بھاگا۔۔

"نہیں آج تو تمہاری خیر نہیں۔۔ ہم نے اتنے دن برداشت کر لیا وہی بہت ہے۔۔ اب ہماری ہمت جواب دے چکی ہے۔۔ مطلب کے حد ہے ہمارے دوپٹے کو بھی نہیں بخشا تم نے۔۔" انہوں نے لاٹھی کی مدد سے اسکی دھوتی کو پکڑا۔۔

"ارے دادی جان چھوڑیں۔۔ نہیں تو میں کسی کو منہ دکھانے لائق نہیں رہوں گا۔۔" وہ منتی انداز میں بولا۔۔

"نہیں چھوڑیں گے۔۔" انہوں نے غصے سے کہا۔۔

"ارے وہ دیکھیں پیچھے کون ہے؟" وہ اچانک ان کے پیچھے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے بولا۔۔انہوں نے فوراً پیچھے پلٹ کر دیکھا۔۔اسی موقع کا فائدہ اٹھا کر وہ اپنی دھوتی سمیٹ سمٹ کر بھاگا۔۔

"رک جانا ہنجار ہمیں بیوقوف بناتا ہے۔۔" جب اپنی پیچھے کسی کو نہ پا کر وہ اس کی جانب پلٹیں تو اسے فرار ہوتے دیکھ کر غصے سے بولیں۔۔

"یا اللہ رحم فرما۔۔" وہ انھیں اپنے پیچھے آتے دیکھ کر بولا اور اپنی اسپیڈ تیز کرتا وہاں سے بھاگ لیا۔۔

"شرم حیا تو بچی ہی نہیں کیسے بے شرمی سے ہمارے دوپٹے کو دھوتی بنا کر پہن لیا۔۔" وہ غصے سے بڑبڑاتے ہوئے گھر کی طرف بڑھ گئیں۔۔

❤❤❤

"وہ دیکھو اشارہ اپنے شوہر نامدار کو کیسے لڑکیوں سے پینگیں بڑھا رہے ہیں۔۔" روشنی ایک طرف دیکھ کر کہا۔۔ جہاں عالم مزے سے اپنی کزنز وغیرہ سے ہنسی مذاق کر رہا تھا۔۔

"ہاں دیکھ ہی رہی ہوں کیسے تمہارے بھائی کی بتیسی اندر ہی نہیں جا رہی۔۔" وہ عالم کو گھورتے ہوئے بولی۔۔

"ارے کھڑی دیکھ کیا رہی ہو جاؤ جا کر سیدھا کرو۔۔" اسنے کہا۔۔

"میں تو سیدھا کر رہی لونگی تم بھی ذرا اپنے والے پر نظر ثانی کر لو۔۔" اشارہ نے اسکی توجہ رضوان کی طرف دلائی۔۔وہ بھی عالم سے ذرا فاصلے پر انکی ایک کزن سے خوب ہنسی مذاق میں مگن تھا۔۔

"ہونہہ۔۔ ابھی بتاتی ہوں ان جناب کو۔۔" اسنے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔ پھر وہ دونوں اپنے اپنے والے کی خیریت دریافت کرنی ان کی طرف چل پڑیں۔۔

"ارے ریشما تم کیسی ہو؟" روشنی رضوان کے پاس پہنچ کر اس لڑکی سے بولی۔۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔ یار یہ بہت فنی ہیں سچ میں۔۔" ریشماں نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

"ہاں یہ بات تم نے بالکل صحیح کہی۔۔" وہ رضوان کو گھورتے ہوئے بولی۔۔

"انکی کمپنی میں کوئی بور نہیں ہو سکتا۔۔" اسنے رضوان کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

" بلکل میں بھی بور نہیں ہوتی حالانکہ رات رات بھر ہم فون پر بات کرتے رہتے ہیں۔۔ کب صبح ہوتی ہے پتا ہی نہیں چلتا۔۔" روشنی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔ اسکی بات پر رضوان کی آنکھیں باہر کو آئیں۔۔ اس بچارے کے پاس تو اس کا نمبر بھی نہیں تھا۔۔

"رات بھر بات ہوتی ہے۔۔" ریشما نے الجھ کر ان کو دیکھا۔۔

" ارے بھئی اب بات چیت طے ہو گئی ہے سو اتنا تو چلتا ہی ہے۔۔" اسنے ذرا شرمیلے پن سے کہا۔۔ اسکے انداز پر رضوان فدا ہی تو ہو گیا۔۔

"مطلب؟" وہ حیرت سے بولی۔۔

" تمہیں نہیں پتہ کیا یہ تمہارے ہونے والے بھائی جان ہیں۔۔ کچھ مہینوں میں ہماری شادی ہے۔۔" اسنے شرماتے ہوئے کہا۔۔

"شادی۔۔" اسے گویا صدمہ پہنچا۔۔

" بلکل تم ضرور آنا۔۔" وہ مسکرا کر اس سے کہتی رضوان کو کہنی مارتی اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتی چلی گئی۔۔

"کچھ زیادہ ہی فری ہوا جا رہا تھا۔۔" وہ ایک سائیڈ پر رک کر اسے گھورتے ہوئے بولی۔۔

" نہیں وہ میں ایسے ہی حال احوال دریافت کر رہا تھا۔۔" اسنے حیرت سے کہا۔۔ وہاں کتنی سویٹ ہو رہی تھی اور یہاں کیسے خونخوار نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

" اپنے حال احوال مجھ تک ہی محدود رکھیں تو آپ کے حق میں بہتر ہو گا۔۔" وہ بولی اور اس کے سائیڈ سے نکل کر جانے لگی۔۔

"اپنا نمبر دو دے دو۔۔" رضوان نے اس کی کلائی پکڑ کر اسے روکا۔۔

"طبیعت ٹھیک ہے آپ کی؟" اس نے طنزیہ انداز میں کہا۔۔

" بلکل ابھی آپ ہی نے تو فرمایا کہ آپ تک ہی حال احوال محدود رکھوں اس کے لیے فون نمبر تو ضروری ہے۔۔" وہ معصومیت سے بولا۔۔

"میری چپل کا سائز پتہ ہے آپ کو؟" اسنے رضوان کو گھورتے ہوئے کہا۔۔

"نمبر تو پتا نہیں سائز کیسے پتا چلے گا۔۔" وہ کندھے اچکا کر بولا۔۔

"سائز تو ابھی پتہ چل جائے گا جب ایک پڑے گی تو۔۔" اسنے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا۔۔

"یار یہ تو نا انصافی ہے میرے ساتھ۔۔" وہ منہ بنا کر بولا۔۔ اسکے منہ بنانے پر روشنی کو ہنسی آئی مگر وہ ضبط کرتی اس سے ہاتھ چھڑا کر چلی گئی۔۔ رضوان کی نظروں نے دور تک اس کا تعاقب کیا۔۔ وہ اسی کو دیکھ رہا تھا جب اسکی میسج ٹون بجی۔۔ اسنے بے زاری سے موبائل آن کر کے دیکھا۔۔ سامنے ان نون نمبر سے ایک میسج تھا۔۔ اسنے میسج اوپن کیا۔۔

"برائے مہربانی مجھے گھورنا بند کریں۔۔ نہیں تو میں نے آپ کی آنکھیں نکال لینی ہے۔۔" وہ نا سمجھی سے پڑھتا آخر میں مسکرایا تھا۔۔ پھر اسکی تلاش میں نظریں دوڑائیں۔۔ وہ ایک سائیڈ میں اپنی کزنز کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔ اس سے نظر ملنے پر مسکرائی اور اپنی کزن کی کسی بات کا جواب دینے لگی۔۔ وہ مسکراتا ہوا اسکا نمبر سیو کرنے لگا۔۔

❤❤❤

"کیا بات ہے بھئی بہنوں سے گپ شپ کی جا رہی ہے۔۔" اشارہ عالم کے پاس پہنچ کر بولی۔۔ اس کے بہن بولنے پر سب لڑکیوں کا منہ بن گیا۔۔ عالم نے بمشکل اپنی مسکراہٹ ضبط کی۔۔

"ہاں تم بھی ہمیں جوائن کرو۔۔" اسنے کہا۔۔

"نہیں میں آپ کو بلانے آئی تھی مجھے کچھ کام تھا۔۔" وہ زبردستی کی مسکراہٹ سجاتے ہوئے بولی۔۔

"کیا کام ہے؟" اسنے پوچھا۔۔

"پرسنل ہے۔۔ سب کے سامنے پوچھ نہیں سکتی۔۔" وہ دانت پیسے ہوئی بولی۔۔

"اہو۔۔" سب نے ہوٹنگ کی۔۔

"ہماری بیگم کو پرسنل کام وہ بھی ہم سے۔۔ الہی خیر۔۔" اسنے دہلنے کی اداکاری کی۔۔

"زیادہ ایکٹنگ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ چپ چاپ چلئے یہاں سے۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔۔

"افف اب تو چلنا ہی پڑے گا۔۔" اسنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا اور ہنستے ہوئے اشارہ کے ساتھ ہو لیا۔۔

"آپ کو کچھ زیادہ ہی لڑکیوں سے بات کرنے کا شوق ہے؟"

وہ اس سے بولی۔۔

"کچھ جلنے کی بو نہیں آ رہی۔۔" اسنے شرارتی انداز میں کہا۔۔

"میں نہیں جل رہی سمجھے آپ۔۔" وہ غصے سے بولی۔۔

"پھر اتنا دھواں کیوں اٹھ رہا ہے۔۔" اسنے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔۔ وہ غصے سے اسے دیکھتی وہاں سے جانے لگی۔۔

"ارے یار تم تو ناراض ہونے لگیں۔۔" وہ ہنستے ہوئے اسے روک کر بولا۔۔

"نہیں آپ کریں جا کر اپنی ان چہیتیوں سے بات چیت۔۔" اس نے خفگی سے کہا۔۔

"اچھا آئندہ نہیں کروں گا۔۔ لیکن تم سچ بتاؤ جیلس ہو رہی تھیں نہ۔۔" وہ مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا۔۔

"نہیں ہو رہی تھی۔۔" اسنے نظریں چراتے ہوئے کہا۔۔

"یقین تو نہیں ہو رہا ہے مگر پھر بھی اگر تم کہتی ہو تو مان لیتا ہوں۔۔" وہ بولا اور اسے ساتھ لئے اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔

"یہ کہاں لے کر جا رہے ہیں آپ مجھے؟" اسنے حیرت سے پوچھا۔۔

"اپنے روم میں پرسنل کام کے لئے۔۔ اب پہلی دفع تم نے کہا ہے میں انکار کرنے کی حماقت تو نہیں کر سکتا۔۔" اسنے شوخی سے کہا۔۔

"میرے کہنے کا وہ مطلب نہیں تھا۔۔" وہ بوکھلا کر بولی۔۔

"اب تمہارا مطلب کچھ بھی ہو۔۔ مجھے تو یہی سمجھ میں آیا۔۔" اسنے کہا اور بوکھلائی ہوئی اشارہ کو اپنی بانہوں میں اٹھا کر اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔

❤❤❤

"مہر ادھر آؤ ذرا۔۔" ولید نے ایک طرف گم سم بیٹھی مہر کو آواز دی۔۔ مگر وہ اسکی طرف متوجہ نہیں ہوئی۔۔

"اوہ محترمہ کہاں گم ہو؟" وہ اسکے سامنے چٹکی بجا کر بولا۔۔ اسنے چونک کر ولید کو دیکھا۔۔

"کن خیالوں میں کھوئی ہوئی تھیں؟ کہیں میری دوسری شادی کے بارے میں تو نہیں سوچ رہی تھیں۔۔" اسنے اسکے متوجہ ہونے پر پرجوش ہو کر کہا۔۔

"ہاں میں وہی سوچ رہی تھی۔۔" وہ بے دلی سے بولی۔۔

"سچ میں مجھے اندازہ نہیں تھا کہ تم میری بات یوں اتنی آسانی سے مان جاؤ گی۔۔ صحیح مہر تم نے تو دل خوش کر دیا۔۔ اللہ تم جیسی بیوی سب کو دے۔۔" اسنے خوشدلی سے کہا۔۔ وہ کچھ نہیں بولی بس خاموشی سے اسکا چہرہ تکتی رہی۔۔

"میں نے تمہیں اس لیئے بلایا تھا کہ کس سے شادی کروں سب ایک سے بڑھ کر ایک حسین ہیں۔۔اس لیئے مجھے پسند کرنے میں مشکل ہو رہی ہے۔۔" اسکی کیفیت سے انجان وہ اپنی دھن میں بولے گیا۔۔مہر نے پلکیں جھپک کر آنسو روکا۔۔

"وہ کیسی رہے گی۔۔نہیں وہ زیادہ پیاری لگ رہی ہے۔۔آف وائٹ اور مرون کیسے کھل رہا ہے اس پر گویا اس کے لیئے ہی بنا ہو۔۔" اسنے سامنے بیٹھی ایک سانولے رنگت کی لڑکی کو دیکھ کر کہا۔۔جو اسکی اس درجہ تعریف کی کسی طرح بھی حق دار نہیں لگ رہی تھی۔۔مہر نے ولید کو دیکھا جو دوسری لڑکیوں کو دیکھ رہا تھا اور انکی تعریف میں رطب السان تھا۔۔کیا اسے اپنے بازو میں بیٹھی مہر نظر نہیں آ رہی تھی۔۔اسنے جھوٹے منہ بھی اسکی تعریف میں ایک لفظ نہیں کہا تھا۔۔اسنے پھر سے اپنی پلکیں جھپکیں۔۔

"نہیں یار وہ بلیو ڈریس والی زیادہ حسین لگ رہی ہے بلکل میری پرسنلیٹی سے میچ کر رہی ہے۔۔یہ ڈن ہو گئی۔۔اب تم بتاؤ ابو سے کب بات کر رہی ہو؟" اسنے سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا اور بس مہر کا ضبط اتنا ہی تھا۔۔وہ اسکے شانے سر ٹکاتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔ولید نے بوکھلا کر اسے دیکھا۔۔

❤❤❤

"کہاں لے کر جا رہے ہیں؟" ایہانے اس سے پوچھا۔۔جو اسے اچانک سب کے درمیان سے اٹھا لایا تھا۔۔

"آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔۔" وہ کہتے ہوئے اسے لے کر کمرے میں داخل ہوا۔۔

"ابھی ضروری ہے۔۔" اسنے پوچھا۔۔

"ہاں کیونکہ میں ابھی یہاں سے نکل رہا ہوں۔۔بزنس میں کچھ پروبلم ہو گئی۔۔" وہ بولا اور جلدی اپنے بیگ میں سامان ڈالنے لگا۔۔

"یا اللہ خیر۔۔" اسنے پریشانی سے کہا۔۔

"زیادہ بڑا مسئلہ نہیں۔۔پھر بزنس میں اتار چڑھاؤ تو آتے ہی رہتے ہیں۔۔" وہ اسکا گال تھپتھپا کر بولا۔۔

"پھر آپ کیوں جا رہے ہیں؟" اسنے منہ بسورا۔عارفین مسکرا دیا۔۔

"ضروری ہے تبھی تو جا رہا ہوں ورنہ اتنی پیاری مسز کو چھوڑ کر جانے کا بھلا میں سوچ سکتا ہوں۔۔" وہ بیگ کی چین بند کرتے ہوئے بولا۔۔

"تبھی تو جا رہے ہیں۔۔" اسنے پھر منہ بنایا۔۔

"یار اگر آپ اس طرح مجھے ٹریپ کریں گی تو میں کیسے جاؤں گا۔۔" وہ بے بسی سے بولا۔۔اسکی بات ایبہا کے دل کو لگی۔۔

"ٹھیک ہے پھر جائیں خیر سے۔۔فی امان اللہ۔۔" اسنے کہا۔۔

"ایسے نہیں مسکرا کر کہیں۔۔یوں سیڈ سیڈ رہیں گی تو میں نہیں جاؤں گا۔۔" وہ اسے شانے سے قریب کرتے ہوئے بولا۔۔

"اچھا اب خوش۔۔" ایبہا مسکرا کر بولی۔۔

"خوش تو میں آپ کو پا کر ویسے ہی ہوں۔۔بس آپ کے اقرار ہے کا انتظار ہے۔۔" وہ اسکی صبیح پیشانی سے اپنی کشادہ پیشانی مس کرتے ہوئے گمبھیر لہجے میں بولا۔۔

"جائیں آپ کو دیر ہو رہی ہے۔۔" ایبہا اسکی قربت سے گھبرا کر بولی۔۔

"ابھی تو میرے جانے پر منہ بنایا جا رہا تھا اور اب دیکھو۔۔" وہ ہنستے ہوئے بولا تو اسنے اسکے کشادہ سینے میں منہ چھپا لیا۔۔

"اوکے اللہ حافظ۔۔" وہ اسکی صبیح پیشانی پر مہر محبت ثبت کر کے بولا۔۔ پھر اسے خود سے الگ کرتا وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔۔ ایہا بھی اسکے پیچھے آئی۔۔ اچانک عارفین کو عجیب ہی احساس نے اپنی لپیٹ میں لیا تو وہ فوراً ہی اسکی طرف پلٹتا اسے خود میں بھینچ گیا۔۔ پھر چند لمحوں میں وہ اسے اپنی گرفت سے آزاد کرتا باہر نکلتا چلا گیا۔۔

❤❤❤

اسکے سر میں شدید درد ہو رہا تھا۔۔ اس لئے وہ چائے بنانے کی غرض سے کچن میں آ گئی۔۔ وہ چائے کا پانی چڑھا کر اپنی زندگی میں آنے والی نئی تبدیلی کے بارے میں سوچ گئی۔۔ کہاں چند دن پہلے وہ عباد سے خار کھاتی تھی اور اب اسے سامنے دیکھ کر اسکی دھڑکنیں منتشر ہو جاتی تھیں۔۔ دل الگ ہی لے پر دھڑکنے لگتا تھا۔۔ اسی لئے وہ اسکے سامنے آنے سے کترانے لگی تھی۔۔ پھر جب اسنے رات میں جب کہا تھا کہ وہ بھی اسکے بارے میں ویسا ہی سوچتی ہے جیسا کہ وہ۔۔ اسے یہ جان کر بڑی خوشگوار حیرت ہوئی تھی کہ عباد کی کیفیت بھی اس سے جدا نہیں تھیں۔۔ ابھی اسے سوچ میں غرق کچھ ہی دیر ہوئی ہو گی کہ اسے خود پر کسی کی نظروں کا گمان ہوا۔۔ اسنے بے ساختہ کچن کے دروازے کی طرف دیکھا۔۔ جہاں وہ نہ جانے کب سے استادہ تھا۔۔ اسکی دھڑکنیں پھر انتشار کا شکار ہوئیں اور دل تو گویا کانوں میں دھڑکنے لگا۔۔

"اوے یہ بن بادل کی برسات کہاں سے؟" وہ بوکھلا ہی تو گیا تھا اسے یوں روتے دیکھ کر۔۔

"تم بہت ہی برے ہو۔۔" اسکے شانے پر منہ دیئے مہر سسکی۔۔

"میں نے کیا کیا ہے؟" اسکی پیٹھ سہلاتا وہ پوچھ بیٹھا۔۔

"کچھ نہیں۔۔" اچانک اسے اپنی آکورڈ پوزیشن کا احساس ہوا تھا۔۔ وہ فوراً اس سے الگ ہوئی۔۔

"تو پھر یہ سیلاب کس خوشی میں لایا گیا تھا؟" اسنے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔

"ایسے ہی گھر یاد آ رہا تھا۔۔" وہ اپنے آنسو صاف کرتی بولی۔۔

"مسز مہر ماہ میری شکل پر بڑا سا لکھا ہے کیا کہ میں بیوقوف ہوں۔۔" اسنے تیوری چڑھا کر کہا۔۔

"نہیں میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔" وہ نظریں چرا کر بولی۔۔

"سب گھر والے تو ادھر ہی ہیں ایون گھر والا بھی سامنے ہی بیٹھا ہے پھر کس خوشی میں گھر یاد آرہا ہے۔۔" اسنے خود کی جانب اشارہ کیا۔۔

"کاہے کا گھر والا جو دوسرا گھر بسانے کے چکر میں ہے۔۔ ٹھرکی نہ ہو تو۔۔" وہ دھیرے سے بڑبڑائی تھی۔۔ ولید کی سماعت میں جب اسکی بڑبڑاہٹ پڑی تو اسنے بے ساختہ اپنی مسکراہٹ کا گلا گھونٹا۔۔

"اوہ تو تم اس لئے رو رہی تھیں کہ میں دوسری شادی کر رہا ہوں۔۔" ولید نے مسکراہٹ دبائی۔۔

"نہ۔۔ نہیں نہیں تو۔۔ میں کیوں اس وجہ سے روؤں گی۔۔" اسنے گڑبڑا کر کہا۔۔

"مگر تم خوش بھی تو نہیں دکھ رہی۔۔ جیسے ابھی میں نے شادی کی بات کی اور تم رونے لگیں۔۔ اس کا مطلب بلکل واضح ہے کہ تم چاہتی ہی نہیں میں دوسری شادی کروں۔۔" وہ بظاہر سنجیدگی سے بولا مگر اسکی آنکھوں میں شرارت رقصاں تھی۔۔ اسے مہر کے تاثرات مزہ دے رہے تھے۔۔

"نہیں میں بہت خوش ہوں۔۔ وہ تو بس ایسے ہی کچھ یاد آگیا تھا۔۔ ورنہ تمہاری شادی کی سب سے زیادہ خوشی تو مجھے ہی ہو گی۔۔" اسنے نظریں ملائے بغیر کہا۔۔

"مگر تم مجھے خوش تو نہیں دکھ رہیں۔۔" وہ بغور اسے دیکھتا بولا۔۔

"ارے نہیں میں بہت خوش ہوں۔۔" اسنے زبردستی لبوں پر مسکراہٹ سجا کر کہا مگر پھر بھی آنکھوں میں آنسو کسی ستارے کی مانند جھلملا رہے تھے۔۔ ولید اس دھوپ چھاؤں سے منظر میں کھو سا گیا۔۔ اسکا دل بے اختیار ہوا۔۔ اسنے اپنا ہاتھ بڑھایا اور اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیا۔۔ وہ بغور اسکی آنکھوں میں جھانکنے لگا۔۔ مہر نے اسکے انداز پر جھجک کر اپنی پلکیں جھکائی تھیں۔۔ پھر ولید نے ان ستاروں کو بے مول ہونے سے پہلے ہی اپنے پوروں

میں چن لیا۔۔ مہر نے اپنی بوجھل پلکیں اٹھا کر اسے دیکھا تھا مگر اسکی آنکھوں میں جذبوں کا ایسا جہان آباد تھا کہ وہ فوراہی اپنی نظریں جھکا گئی۔۔ ولید نے محویت سے اسکے رخسار پر لرزاں پلکوں کا رقص دیکھا۔۔

آنکھیں تیری

آنکھیں تیری کتنی حسیں

کہ انکا عاشق میں بن گیا ہوں

مجھ کو بسا لے ان میں تو

مولا میرے مولا

مولا میرے مولا

کہ انکا عاشق میں بن گیا ہوں

مجھ کو بسا لے ان میں تو

مجھ سے ہر گھڑی میرا دل کہے

تم ہی ہو اسکی آرزو

مجھ سے ہر گھڑی میرے لب کہیں

تیری ہی ہو سب گفتگو

باتیں تیری اتنی حسیں

میں یاد ان کو جب کرتا ہوں

پھولوں سے آئے خوشبو

رکھ لوں چھپا کر میں کہیں

"آہم۔۔ آہم۔۔" کسی کے کنکھارنے پر وہ چونک کر پیچھے ہوا تھا۔۔ مہر بھی سٹپٹا کر اس سے فاصلے پر ہوئی۔۔

سامنے ہی اشارہ اور عالم کھڑے تھے۔۔ وہ دونوں شرارتی نظروں سے انہیں دیکھ رہے تھے۔۔

"اوہ سوری۔۔ ہم لوگوں نے تم دونوں کو ڈسٹرب کر دیا۔۔" اشارہ مہر کو دیکھتی شوخی سے بولی۔۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔" مہر خفت زدہ ہوئی۔۔

"تو پھر یہاں کونسے سین کی شوٹنگ چل رہی تھی؟" عالم نے مسکراہٹ دبائی۔۔

"رومانس کی۔۔" ولید اطمینان سے بولا۔۔

"کیا بات ہے بھئی۔۔ یوں سرعام ہی شوٹ کرنے لگے۔۔ ذرا کمرے میں جانے کی زحمت کر لیتے۔۔" عالم نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

"میں تو کمرے میں جانے ہی کہہ رہا تھا مگر یہ مہر نہیں مان رہی تھی۔۔ کہہ رہی تھی یہاں یا کمرے سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔" وہ مزے سے بولا۔۔

"لاحولا ولا قوت میں نے ایسا کچھ نہیں کہا۔۔" مہر خجل ہوئی اور سرخ چہرے سمیت وہاں سے بھاگی تھی۔۔ تینوں کے قہقہوں نے اسکا پیچھا کیا تھا۔۔

"رخصتی کی بات چلاؤں؟" اشارہ نے ولید کو شرارتی انداز میں دیکھا۔۔

"نہیں یہ نیک کام میں خود کر لوں گا۔۔ آپ لوگوں کو بلاوجہ زحمت کرنے کی ضرورت نہیں۔۔" وہ مسکرا کر بولا۔۔

"تو پھر یہ نیک کام تم کب انجام دے رہے ہو؟" عالم نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔

"جب صحیح وقت آئے گا۔۔" اسنے کہا۔۔

"اور وہ وقت کب آئے گا؟" اب اشارہ نے پوچھا تھا۔۔
"بہت ہی جلد۔۔" وہ کچھ سوچ کر مسکرایا تھا۔۔

اسنے فورا اپنا رخ اسکی طرف سے پھیرا اور کھولتی چائے کی طرف متوجہ ہوئی۔۔ ابھی وہ چائے میں دودھ ڈال ہی رہی تھی جب اسے اپنے پیچھے اسکے قدموں کی چاپ سنائی دی۔۔ جو بلکل اسکے پشت پر آکر رک گئی تھی۔۔ چائے میں چمچ چلاتے ہوئے اسکا ہاتھ کپکپایا۔۔ دل گویا کانوں میں دھڑکنے لگا۔۔ وہ دل کو سمبھالنے کی سعی کرنے لگی۔۔
"مجھے بھی ایک کپ چائے مل سکتی ہے؟" وہ چائے کپ میں انڈیل رہی تھی جب اسنے کہا۔۔
"ہاں۔۔" اسنے یک لفظی جواب دیتے ہوئے اپنا کپ اسکی جانب بڑھایا اور اپنے لئے دوسرے کپ میں چائے نکالنے لگی۔۔ اس دوران مسلسل اسے اپنا آپ عباد کی نظروں کے حصار میں محسوس ہوتا رہا۔۔ وہ اسے نظرانداز کرنے کی بھرپور کوشش کرتی اپنا کپ لئے اسکے سائیڈ سے گزرنے لگی۔۔
"کیا تم میرے ساتھ ہی چائے پی سکتی ہو؟" اسکی آواز پر انابیہ کے دروازے کی جانب بڑھتے قدم رکے۔۔
"مجھے تم سے کچھ بات بھی کرنا ہے۔۔" اسکے پلٹنے پر وہ مزید بولا۔۔
"ٹھیک ہے۔۔" اسنے اثبات میں سر ہلایا۔۔ وہ مثبت جواب پاتا مسرور ہوا اور کچن سے باہر کی طرف بڑھتا ٹیرس کی سیڑھیاں چڑھنے لگا۔۔ انابیہ بھی دھڑکتے دل کے ساتھ اسکے پیچھے ہولی۔۔

عالیان تو ایہا سے بات کرنے کے بہانے وہاں سے کھسک گیا تھا۔۔ وہ سیدھا چھپتا چھپاتا اپنے کمرے میں آیا اور جلد ہی دوسرے کپڑے چینج کئے۔۔ اسی دوران بلال بھی اپنی دھوتی سمبھالے ہانپتا کانپتا آگیا۔۔

"یہ آپ دونوں یہاں ہیں اور میں کب سے ڈھونڈ رہا تھا؟" ابھی یہ لوگ کپڑے بدل کر سکون سے بیٹھے ہی تھے کہ معیز کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولا۔۔

"کیوں بھئی کس خوشی میں ڈھونڈ رہے تھے؟" بلال نے پوچھا۔۔

"دیکھو اگر وہ تمہاری بہن وغیرہ ڈھونڈ رہی ہیں تو ڈھونڈنے دو۔۔ سب کے سامنے ہماری عزت کا کچرا کر دیا۔۔" عالیان خفگی سے بولا۔۔

"اوہ تو لگتا ہے ان لوگوں نے آپ دونوں کو بھی نہیں بخشا۔۔ ویسے کیا کیا ہے؟" عمار نے پوچھا۔۔

"مت پوچھو کیسے ہمیں بیوقوف بنایا ان لوگوں نے اور ہاں یہ تمہارے بھی کہنے کا کیا مطلب ہے؟" بلال نے آخر میں چونک کر کہا۔۔

"مطلب یہ کہ ان لوگوں نے پھوپھا جان اور خالو جان کی ہیئر ڈریسنگ خود کی اور نام ہم غریبوں کا لگا دیا۔۔ پھر اسکے بعد دادی جان نے ایسی درگت بنائی کہ چراغوں میں روشنی نا رہی۔۔ ابھی بھی کمر دکھ رہی ہے۔۔" معیز نے اپنی کمر سہلائی۔۔

"یعنی ان لوگوں کا کچھ نا کچھ کرنا ہی پڑے گا۔۔" عالیان بھنویں چڑھا کر بولا۔۔

"بلکل۔۔ میرے پاس ایک پلان ہے انھیں سبق سکھانے کا۔۔" عمار نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔۔ پھر انھیں اپنے پلان کے بارے میں بتانے لگا۔۔

سب لڑکیوں نے اچھے سے گلفام بھائی کی جیب خالی کرنے کے بعد انھیں کافی تنگ کر کے کمرے میں جانے دیا تھا۔۔ اب مزے سے وہ تینوں گپیں ہانک رہی تھیں۔۔ ایہا اور مہر تو تھک کر سو چکی تھیں۔۔ انابیہ نہ جانے کہاں

غائب تھی۔۔روشنی محترمہ مزے سے چیٹنگ میں مصروف تھیں اور کس سے یہ ان محترمہ کی مسکراہٹ دیکھ کر اندازہ ہو گیا تھا۔۔

"سچ میں عالیان کی شکل دیکھنے والی تھی۔۔کیسے بارہ بجے ہوئے تھے منہ پر۔۔میری تو ہنسی ہی نہیں رک رہی تھی۔۔"زرناب نے چشم تصور میں وہ منظر ریپیٹ کیا۔۔

"ہاں یار سچ کہہ رہی ہو تم اور بلال کو دیکھنا تھا کیسے وہ دادی جان سے اپنی عزت بچاتے ہوئے بھاگا تھا۔۔"جویریہ نے لطف لیتے ہوئے کہا۔۔

"ہم لوگوں نے تو انہیں مزہ چکھادیا مگر یہ بھی سوچ لو اگر ان لوگوں نے کچھ کیا تو کیا کرو گی۔۔"شاریہ متفکر ہوئی۔۔

"کچھ نہیں کرنے والے وہ لوگ۔۔تم ٹینشن نہ لو۔۔"زرناب اطمینان سے بولی۔۔

"تم لوگ معیز اور عمار کو کیوں بھول رہی ہو وہ لوگ تو اتنے شریف ہرگز نہیں ہیں جو چپ چاپ مار کھا کر بھی کچھ نہ کریں۔۔"وہ مطمئن نہیں ہوئی تھی۔۔

"اتنے ہوا نہیں ہیں وہ دونوں جو تم انکا ڈراوا دے رہی ہو۔۔"جویریہ آرام سے بولی۔۔

"اور نہیں تو کیا۔۔تم بھی ناچل کرو۔۔خوامخواہ پریشان ہو رہی ہو۔۔"زرناب نے اسے کہا۔۔

"ارے یار تم لوگ نہیں جانتی ان دونوں کو میں انکی رگ رگ سے واقف ہوں وہ اپنا بدلہ لئے بغیر سکون سے نہیں بیٹھیں گے۔۔"وہ ابھی بھی متفکر تھی انکی جانب سے۔۔

"بس کرو کب سے ایک ہی گردان کئے جا رہی ہو۔۔وہ لوگ انسان ہی ہیں کوئی بھوت پریت نہیں۔۔"جویریہ نے اسے گھر کا۔۔زرناب بھی کچھ کہتی جب اسکا فون رنگ کرنے لگا۔۔اسنے اسکرین کی طرف دیکھا تو کوئی ان نون نمبر تھا۔۔

"ہیلو۔۔" انکے سوالیہ نظروں سے دیکھنے پر وہ کندھے اچکاتی فون ریسیو کرنے لگی۔۔

"ہے لو۔۔ جلباب بولتی ہییں۔۔" (ہیلو زرناب بول رہی ہے۔۔) دوسری طرف سے کوئی جاہلانا انداز میں بولا تھا۔۔

"کون؟" زرناب نے ناسمجھی سے کہا۔۔

"اے اتی جلدی بھول گئیو ہم کا۔۔ جا ہم نا بول بے تم سے۔۔" (ارے اتنی جلدی بھول گئیں۔۔ جاؤ ہم بات نہیں کریں گے۔۔) دوسری طرف سے بولا گیا۔۔

"کون بدتمیز ہے۔۔" اسنے ناگواری سے کہا۔۔

"ہائے اب ہم کا بدتمیج کہیا۔۔ یا سنے سے پہیلے ہم مر کہے نہیں گئیے۔۔" (ہائے اب ہمیں بدتمیز کہو گی۔۔ یہ سننے سے پہلے ہم مر کیوں نہیں گئے۔۔) وہ بندہ روہانسا ہوا۔۔ بات کرنے کے انداز سے وہ کوئی گاؤں کا بندہ ہی لگ رہا تھا کیونکہ اسکی بولی انکے گاؤں ہی کی تھی۔۔

"واٹ دا ہیل۔۔ کون ہو شرافت سے بتادو ورنہ اگر مجھے پتا چلا تو تکہ بوٹی بناؤ گی۔۔" اسنے غصے سے کہا۔۔ جویریہ اور شاریہ نے پریشانی سے اسے دیکھا۔۔ نہ جانے دوسری جانب کون تھا جو زرناب کو غصہ دلا رہا تھا۔۔

"اب ہم سے اِنگریجی پونکیا۔۔ یا جانے کے باوجود کے ہم کا انگریجی نہیں آوت اؤور یا سرا پھت کو آئے؟ اؤور ہم اوہ سے کہے بتائی کہ ہم کو اہین؟" (اب ہم سے انگلش بولو گی۔۔ یہ جاننے کے باوجود کے ہمیں انگلش نہیں آتی اور یہ شرافت کون ہے؟ اور ہم اسے کیوں بتائیں ہم کون ہیں؟) وہ تنک کر بولا۔۔

"دیکھو میرا دماغ ناہی خراب کرو تو بہتر ہے۔۔ مجھے اندازہ ہے تم کوئی گھر کے ہی بندے ہو۔۔ اس لئے اپنی جان کی امان چاہتے ہو تو بتادو۔۔" اسنے تحمل کا مظاہرہ کیا۔۔

"لے تمہرے لگے دماغ کب آ گا۔۔ ابھئی نے تلک تو بھوساہی رہئے بلکہ گوبر اے بھر ارہے۔۔ پھر ہم گھر کا تمہار دل میں رہت ہن اۤ وور ہمری جان تو ویسوؤ تم ماہے اب اوور کا بتائی۔۔ "(لو تمہارے پاس دماغ کب آ گیا۔۔ ابھی تک تو بھوسا ہی تھا بلکہ گوبر ہی بھرا تھا۔۔ پھر ہم گھر کیا تمہارے دل میں رہتے ہیں اور ہماری جان تو ویسے ہی تم میں ہے اب اور کیا بتائیں۔۔) اس بندے نے فدویانہ انداز اختیار کیا۔۔

"ایک تھپڑ لگاؤ گی نہ تو دماغ ٹھکانے آجائے گا۔۔ اب اگر بکواس کی تو فون میں گھس کر ماروں گی۔۔" اسکا تو دماغ ہی آؤٹ ہوا تھا سامنے والے باتیں سن کر۔۔

"اے لو کل ملی رہوؤ تو ٹھیک ہئے رہو۔۔ آج کۤون کیڑا کاٹ لین۔۔ کل تو بڑا پیار سے کہتی رہوؤ اب کست غصہ ماہا۔۔ کل ہمری باتیں گڑ لاگت تھی آج کیسے بکواس لاگ رہی ہیں۔۔ دیکھ لین ہم تمہری محوبت اؤ۔۔"(لو کل ملی تھیں تو ٹھیک ہی تھیں۔۔ آج کونسے کیڑے نے کاٹ لیا۔۔ کل تو بڑے پیار سے بات کر رہی تھی اب کیسے غصے میں ہو۔۔ کل ہماری باتیں گڑ لگ رہی تھی۔۔ آج کیسے بکواس لگ رہی ہے۔۔ دیکھ لئے تمہاری محبت کو بھی۔۔) اب خفگی سے کہا گیا۔۔

"شٹ اپ۔۔" وہ غصے سے پاگل ہی تو ہو رہی تھی۔۔

"ہم نا ہوئی بے سٹ اپ۔۔ بول بے کا کری پیار جو کرت ہن تم سے۔۔"(ہم شٹ اپ نہیں ہوں گے بات کریں گے کیا کریں تم سے پیار جو کرتے ہیں۔۔) اسنے کہا۔۔

"اگر تم میرے سامنے ہوتے نہ تو قسم سے زندہ نہیں چھوڑتی۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولی تھی۔۔

"لیا یا کۤونی بڑی بات ہے۔۔ آنکھن کا بند کرا ہم آجئی بے تمہرے سامنے۔۔ ویسوؤ ہم تمہری اٹریا ما بیٹھے ہن تمہار ویٹ وا کر رہے ہن۔۔"(لو یہ کونسی بڑی بات ہے۔۔ آنکھیں بند کرو ہم آجائیں گے تمہارے سامنے۔۔ ویسے بھی ہم تمہارے ٹیرس میں تمہارا ویٹ کر رہے ہیں۔۔) اسنے پھر کہا تھا۔۔

"واٹ تم ٹیرس پر ہی ہو۔۔" وہ چیخی۔۔

"ہائے جب تم اے ترن انگریجی بولتی ہانا دل ماٹریکٹر چل جات ہے۔۔" (ہائے جب تم اس طرح انگلش بولتی ہو تو دل میں ٹریکٹر چل جاتا ہے۔۔) سامنے سے کہا گیا۔۔

"ٹریکٹر کیا میں بلڈوزر چلاتی ہوں تم پر آکر۔۔ تم رکو تو صحیح۔۔" وہ غصے سے کہتی دروازے کی طرف بڑھی تھی۔۔

"جلدی آیا جلباب ہم انتجار۔۔ اُو کا کہت ہے انگریجی ماہاں ویٹ وا کر رہے ہن۔۔" (جلدی آنا زرناب ہم انتظار۔۔ اسے کیا کہتے ہیں انگلش میں ہاں ویٹ کر رہے ہیں۔۔) دوسری جانب بے تابی سے بولا گیا۔۔

"کیا کہا تم نے جلباب۔۔" وہ اپنے نام کی درگت پر غرائی۔۔

"ہاں ہمری جلباب۔۔" (ہاں ہماری زرناب) نہایت لگاوٹ سے بولا گیا۔۔

"زرناب جلباب نہیں۔۔" اسنے دانت پیستے ہوئے تصحیح کی۔۔

"اچھا ٹھیک ہے جلاب۔۔ اب کھوس۔۔" اب منہ بنا کر کہا گیا تھا۔۔

"واٹ جلاب۔۔" اپنے اچھے خاصے نام کی درگت بنتے دیکھ کر وہ صدمے سے چیخی اور دروازے کے پاس ہی رک گئی۔۔

"ہاں ہمری بندریا جلاب۔۔" محبت کا مظاہرہ کیا گیا۔۔

اب دیکھو یہ بندریا تمہارے ساتھ آکر کیا کرتی ہے۔۔" زرناب نے دانت کچکچائے۔۔

"تو پھر جلدی آوا کہے لیٹ لگا رہی ہا۔۔ ہم تمہار ویٹ وا کرت کرت سکھا رہے ہن۔۔" (تو پھر جلدی آؤ کیوں دیر کر رہی ہو۔۔ ہم تمہارا ویٹ کر کر کے سوکھ رہے ہیں۔۔) سامنے والے کے بے تابی سے کہنے پر وہ فون کو گھورتی کال ڈسکنکٹ کر گئی۔۔

"کیا ہوا کون تھا؟" جویریہ نے پوچھا تھا۔۔

"کوئی کمینہ تھا اور وہ کمینہ جو کوئی بھی ہے اسے میں آج نانی یاد دلاؤ گی۔۔ پھر اسے بھی پتا چلے گا زرناب سے پنگا لینا کتنا بھاری پڑ سکتا ہے۔۔" وہ غصے سے بولی تھی اور دروازے کی طرف مڑ گئی۔۔ یہ دونوں بھی اسکے پیچھے چل دیں۔۔ شاریہ نے اسے گھورا جو پوری طاقت سے اسکا بازو دبوچے ہوئے تھی۔۔ جویریہ کو ڈر تو لگ رہا تھا مگر اسے یہ بھی دیکھنا تھا کہ زرناب کو تنگ کون کر رہا تھا۔۔ اس لئے وہ مضبوطی سے شاریہ کا ہاتھ پکڑتی دل ہی دل میں دعائیں پڑھتی زرناب کے پیچھے ہولی۔۔ شاریہ اسے تاسف سے دیکھتی نفی میں سر ہلاتی آگے بڑھنے لگی۔۔

چاندنی رات تھی۔۔ ہلکی ہلکی ہوائیں چل رہی تھیں۔۔ جو مزاج پر خوشگوار تاثر ڈال رہی تھیں۔۔ وہ دونوں ٹیرس کے سائیڈ والے حصے میں تھے۔۔ جہاں سے وہ لوگ چاند کی ہلکی روشنی میں دور تک پھیلے کھیت اور باغات کا نظارہ کر رہے تھے۔۔ جگہ جگہ جگنو بھی ٹمٹما رہے تھے۔۔ انکے درمیان خاموشی رقصاں تھی۔۔ انابیہ نے چائے کا کپ لبوں سے لگا کر اسے دیکھا۔۔ جو چائے کے چھوٹے چھوٹے گھونٹ بھرتا چاند کو تکتا نہ جانے کس سوچ میں غرق تھا۔۔ شاید وہ اپنی بات کہنے کے لئے مناسب الفاظ کا چناؤ کر رہا تھا۔۔

"مجھے سمجھ نہیں آرہا میں کیسے کہوں۔۔ کیونکہ پہلے کبھی مجھے اس صورتحال کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔۔ اس لئے مجھے آئیڈیا نہیں ہے۔۔" بے ربط انداز میں کہتا وہ انابیہ کو کسی الجھن کا شکار لگا۔۔

"دراصل میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔" پھر اسکے براہ راست کہنے پر انابیہ کو اچھو لگا تھا اور چائے سیدھے عباد کے اوپر پھوار کی صورت پڑی تھی۔۔

"سوری۔۔ سوری۔۔" انابیہ بے ساختہ ہی اٹھی تھی اور معذرت کرتی اپنے دوپٹے سے اس پر لگے چائے کے چھینٹے صاف کرنے لگی۔۔ عباد نے اسے دیکھا جو اسکے نہایت قریب کھڑی اسکا گریبان اور آستین اپنے دوپٹے سے صاف کر رہی تھی۔۔ وہ بے ساختہ مسکرایا تھا اسے وہ دن یاد آگیا جب انابیہ نے اس پر انڈے پھوڑے تھے اور عباد نے

زبردستی اس سے اسی کے دوپٹے سے صاف کروایا تھا۔۔تب وہ کتنا چڑ چڑا رہی تھی اور اب کیسے خود ہی معذرت کرتی صاف کر رہی تھی۔۔اسکے بعد بھی ایسا انسیڈنس ہوا تھا جب اسنے ایہا لوگوں کی شادی میں اس پر جوس پھینکا تھا۔۔اس وقت بھی عباد نے اسکا دوپٹہ خراب کیا تھا۔۔

"کیا تم ساری زندگی اپنے دوپٹے خراب کرو گی؟" انابیہ کو دیکھتے ہوئے اچانک اسنے عجیب ہی سوال کیا تھا۔۔اسنے اپنا ہاتھ روک کر عباد کو ناسمجھی سے دیکھا۔۔وہ مسکرایا اور اسے سامنے بیٹھنے کا اشارہ کرتا خود ریلنگ پر بیٹھ گیا۔۔

"میرا مطلب ہے۔۔" اور اس سے پہلے کہ وہ اسے بتا پاتا اچانک ہی کسی نے اس پر پوری طاقت لگا کر ڈنڈے سے حملہ کیا تھا وہ سمبھل نہیں پایا اور اوندھے منہ ڈائریکٹ ٹیرس سے نیچے گرا تھا۔۔

"چھوڑوں گی نہیں اس کمینے کو۔۔ذلیل انسان میں ہی ملی تھی اس وقت پریشان کرنے۔۔پچھتائے گا وہ مجھ سے بدتمیزی کرنے پر۔۔" وہ غصے سے بڑبڑاتی سیڑھیاں چڑھ رہی تھی۔۔اسکے پیچھے وہ دونوں بھی تھیں۔۔جو اسے کول کرنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھیں۔۔

"یار جانے دو نا۔۔ہو گا کوئی ایسے ہی۔۔" جویریہ بولی تھی۔۔کیونکہ اتنا اندھیرا دیکھ کر ہی اسکی حالت بیرن ہو گئی تھی۔۔مارے اشتیاق کے آ تو گئی تھی مگر اب پچھتا رہی تھی۔۔ایک تو رات کی تاریکی وہ بھی گاؤں کی۔۔اس پر کبھی کبھی بلند ہوتی جانوروں کی آوازیں۔۔اس وقت تو چاند کی روشنی بھی اسے ڈراؤنی معلوم ہو رہی تھی۔۔

"کیا جانے دوں۔۔وہ کمینہ سمجھتا کیا ہے خود کو جو مجھ سے ایسی بدتمیزی کر رہا تھا۔۔اسکے تو سارے کس بل نکال کر رہوں گی۔۔تاکہ آئندہ ایسی حرکت کے بارے میں خواب میں بھی نا سوچے۔۔" زرناب غصے سے بولی تھی اور ٹیرس میں داخل ہو گئی۔۔اسکے ہاتھ میں دادی جان کا سمجھاون سنگھ (ڈنڈا) تھا۔۔دراصل جب کسی کو انسان کی زبان سمجھ میں نہیں آتی تو اسے اس سے سمجھایا جاتا تھا۔۔جس سے بندہ فورا سمجھ جاتا تھا۔۔جو وہ چھپ کر اٹھا لائی

تھی۔۔اب اسکا ارادہ اس سمجھاون سنگھ سے اس بد تمیز انسان کو سمجھانا تھا کہ آئندہ کسی شریف لڑکی کو تنگ کرنے سے پہلے ہزار بار سوچے۔۔

"یار زرناب جو بھی ہو گا صبح دیکھ لینا ابھی پلیز نیچے چلو۔۔" جویریہ نے منت کی۔۔

"رہنے دو نا۔۔ ہم لوگ بھی دیکھیں گے کون ہے وہ بہادر انسان جس نے بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ ڈالا ہے۔۔ اچھی انجوئمنٹ ہو جائی گی۔۔" شاریہ یکسائیٹمنٹ سے بولی۔۔ جس پر زرناب اور جویریہ دونوں نے گھورا۔۔ وہ گڑبڑا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔ تبھی اسے ریلنگ پر کسی کا سایہ نظر آیا۔۔

"وہ دیکھو سامنے ہی کوئی ریلنگ پر بیٹھا ہے۔۔ میرے خیال سے وہی تمہارا شکار ہے تو پھر کیا خیال ہے۔۔" اسنے دونوں کو متوجہ کیا۔۔ پھر معنی خیزی سے انھیں دیکھا۔۔ زرناب نے سر اثبات میں ہلایا اور انہیں وہی کھڑے رہنے کا اشارہ کرتی خود بغیر آواز کئے اس سمت بڑھ گئی۔۔ وہ دوسری طرف سے اس ریلنگ کے پاس پہنچی اور پوری قوت سے سمجھاون سنگھ کا استعمال کیا۔۔ جس سے وہ انسان سیدھے نیچے کی طرف سیدھارا۔۔ اسکے گرتے ہی رات کی خاموشی چیخوں سے گونج اٹھی۔۔ اسکے نیچے گرنے سے وہ بوکھلائی تھی۔۔ وہ فوراً ہی ریلنگ سے نیچے اسکی درگت دیکھنے کے لئے جھکی۔۔ جبھی انابیہ بھی گھبرا کر اپنی جگہ سے اٹھی اور ڈرتے ڈرتے نیچے دیکھنے لگی۔۔ جہاں عباد کسی کے اوپر محو استراحت تھا۔۔

"یہ ک۔۔ ککیا تم نے؟" انابیہ اسکی جانب گھومی تھی اور زرناب کو دیکھ کر حیرت کا شکار ہوئی تھی۔۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" زرناب بھی اسے دیکھتی حیرت زدہ ہوئی۔۔

"تم میری چھوڑو یہ بتاؤ تمہاری اس سے کیا دشمنی تھی۔۔" اب کے انابیہ نے غصے سے کہا۔۔

"پوچھو مت کمینہ ابھی مجھ سے فون پر الٹی سیدھی بکواس کر رہا تھا۔۔ اچھا ہوا دو چار ہڈیاں تو ٹوٹنی ہی چاہیے۔۔" وہ اب اطمینان سے بولی۔۔

"لاحولاولاقوت۔۔عباد توکب سے یہیں پر میرے سامنے ہے اور اسنے کوئی بھی فون کال نہیں کی۔۔" اسنے زرناب کو گھر کا۔۔

"واٹ یہ عباد بھائی تھے۔۔" زرناب بوکھلائی۔۔

"ہاں۔۔ تم نے کسے سمجھ کر مارا تھا کمینی مارنے سے پہلے ایک بار کنفرم تو کر لیتی۔۔" وہ غصے سے بولی۔۔اتنی دیر میں شاریہ اور جویریہ بھی چیخ سن کر انکی طرف آ گئیں۔۔

"ہائے یہ پھوپھا جان کی چیخ کیوں سنائی دی تھی۔۔" جویریہ نے پوچھا اور ساتھ ہی ریلنگ سے نیچے جھانکا۔۔ اسکے کہنے پر وہ دونوں بھی چونکی اور فوراً ہی ریلنگ پر جھکیں۔۔نیچے دیکھ کر تو ان سب کے چودہ طبق روشن ہوئے۔۔ کیونکہ عباد سیدھا خواب خرگوش کے مزے لیتے پھوپھا جان کی چارپائی پر انکے اوپر گرا تھا۔۔ وہ ہڑبڑا کر بیدار ہوئے تھے۔۔

"یہ کونالائق آئے۔۔" وہ گرجے۔۔ عباد تو پہلے ہی بوکھلایا ہوا تھا انکی آواز سن کر تو اسکے پورے اٹھائیس طبق روشن ہوئے تھے۔۔ انہوں نے اسے زور سے دھکا دے کر اپنے اوپر سے ہٹایا تھا۔۔ وہ فوراً ہی چھلانگ لگاتا اندھیرے میں غائب ہو گیا۔۔ ادھر پھوپھا جان کی آنکھ کھلتے ہی نظر اوپر ریلنگ سے لٹکی ان چڑیلوں پر پڑی۔۔

"کو آئے وہن اٹریاما۔۔" (کون ہے وہاں ٹیرس میں) وہ غصے سے بولے۔۔ اندھیرے کے باعث وہ انکے چہرے نہیں دیکھ پائے۔۔ اتنی دیر میں انکے پاس کچھ لوگ جمع ہو گئے اور سارا ماجرا پوچھنے لگے۔۔ وہ لوگ فوراً ہی ریلنگ سے غائب ہوئیں۔۔

"یا اللہ یہ کیا کیا تم نے زرناب۔۔ اسی لئے میں منع کر رہی تھی۔۔ اب جو بھی ہو گا بھگتنا تم اکیلے۔۔" جویریہ نے دانت پیسے۔۔

"ہاں تو مجھے کیا پتا تھا۔۔ عباد بھائی ہیں ورنہ میں جان بوجھ کر انھیں کیوں مارتی۔۔" وہ ذرا شرمندہ ہوئی تھی۔۔

"تو اٹلسٹ دیکھ ہی لیتی کون ہے سامنے۔۔ یہ کیا بغیر جانے ہی دھر دیا۔۔ وہ تو شکر کرو پھوپھا جان آج باہر سوئے تھے ورنہ ہڈی پسلی ایک ہوتی عباد کی ابھی۔۔" انابیہ نے زرناب کو گھورا۔۔

"ہوئی تو نہیں نا۔۔ لیکن تم یہ بتاؤ تم یہاں کیا کر رہی تھیں وہ بھی عباد بھائی کے ساتھ۔۔" زرناب نے اب انابیہ کو کھوجتی نگاہوں سے دیکھا۔۔

"کچھ نہیں بس ایسے ہی چاندنی رات میں چائے پینے کا موڈ بنا تو آ گئی۔۔" وہ گڑبڑا کر بولی۔۔

"اچھا وہ بھی عباد بھائی کے ساتھ۔۔" اب کے جویریہ نے اسے شکی نظروں سے دیکھا۔۔

" کیوں تمہارے عباد بھائی کوئی جن بھوت ہیں جو میں انکے ساتھ چائے نہیں پی سکتی۔۔" اب وہ ذرا اعتماد سے بولی۔۔

"نہیں اگر تم جن بھوت کے ساتھ چائے پیتیں تو ہمیں حیرت بلکل نہیں ہوتی مگر عباد بھائی کے ساتھ۔۔ یہ ناممکنات میں سے ہے۔۔" شاریہ نے صاف گوئی سے کہا۔۔

" مطلب کیا ہے تمہارا؟" اسنے شاریہ کو گھورا۔۔

"مطلب کو گولی مارو یہ بتاؤ تمہارے تعلقات اتنے اچھے کب سے ہوئے جو یوں اکیلے چاندنی رات میں چائے شائے پی جا رہی تھی۔۔" جویریہ نے اسے مشکوک انداز میں دیکھا۔۔

"وہ بس ایسے ہی۔۔" وہ ہکلائی۔۔ سمجھ ہی میں نہ آیا کہ انھیں کیا بتائے۔۔ براہ راست تو وہ یہ بتانے سے رہی کہ آج کل انکے درمیان کیا چل رہا تھا اور عباد کے ساتھ یہاں وہ اس وقت کیا کر رہی تھی۔۔

"پہلے تو" ایسے ہی" کبھی نہیں ہوا۔۔" زرناب نے زور دے کر کہا۔۔

"تو پہلے کبھی اسنے پروپوز بھی کہاں کیا تھا۔۔" اسکے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا اور ان تینوں پر گویا کوئی بم پھٹا تھا۔۔

"کیا!!!!" وہ بیک وقت چیخیں۔۔

"ششش۔۔منہ بند کرو۔۔"اسنے دانت پیسے۔۔وہ بے اختیار اپنی زبان کو کوس کر رہ گئی۔۔

"کیا سچ کہہ رہی ہو تم؟"زرناب نے بیقینی سے کہا۔۔

"ہاں نا۔۔"وہ منہ بناتی بولی۔۔

"جھوٹی ایسا ہو ہی نہیں سکتا تم اور عباد بھائی کبھی نہیں۔۔"شاریہ نے کہا۔۔

"مجھے ایسے ہی شوق ہے نہ اس طرح جھوٹ بولنے کا۔۔"وہ چڑ گئی۔۔

"ہاں ہو سکتا ہے ورنہ پھر عباد بھائی کا اسکریو ڈھیلا ہو گیا ہے سو فیصد۔۔"جویریہ کے انداز میں ابھی بھی بے یقینی تھی۔۔

"تم لوگوں نے مجھے سمجھ کیا رکھا ہے ہاں۔۔مجھے بلاوجہ ایسے جھوٹ بولنے کا شوق ہے۔۔"انابیہ کو غصہ آگیا تھا۔۔

"لگتا تو ایسا ہی ہے ورنہ عباد بھائی تمہیں پرو پوز کریں۔۔یہ اس صدی کا سب سے بڑا جوک ہو گا۔۔"زرناب نے نفی میں سر ہلایا۔۔

"نہیں ماننا مت مانو مجھے اس سے کیا۔۔لیکن یہ ایک اٹل حقیقت ہے۔۔"وہ اب کے بے نیازی سے بولی۔۔

"چلو مان لیا عباد بھائی نے تمہیں پرو پوز کیا پھر تم نے کیا جواب دیا۔۔"جویریہ نے گویا اس پر احسان کیا تھا بات مان کر۔۔

"کچھ نہیں کیونکہ یہ زرناب الو کی دم نے پہلے ہی اسے نیچے گرا دیا۔۔"وہ زرناب کو گھور کر بولی۔۔

"اگر وہ نا گرتے تو تم کیا جواب دیتیں۔۔"اسنے پوچھا۔۔

"میں۔۔"وہ جھجک کر رکی۔۔کیونکہ انکے سامنے وہ ہاں بولتی تو بھی پھنستی نا بولتی تو بھی۔۔

"میں سوچ کر جواب دوں گی۔۔"اسنے درمیان کی راہ نکالی۔۔

"کیوں ڈائریکٹ انکار کیوں نہیں کرو گی۔۔"شاریہ نے آئبرو چڑھائی۔۔

"ایسے ڈائریکٹ انکار کر دوں گی تو اچھا تھوڑی لگے گا۔۔" اسنے عذر تراشا۔۔

"یہ تمہیں کب سے اچھے برے کی فکر ہونے لگی۔۔ وہ بھی عباد بھائی کے لئے جنھیں تم پسند ہی نہیں کرتیں۔۔"

جویریہ بولی تو اسکا دل کیا ایک کس کے لگائے اسے۔۔

"ایسا میں نے کب کہا پھر انسان کی پسند ناپسند بدلتی رہتی ہے وقت کے ساتھ۔۔" وہ لاپروائی کا تاثر دیتی بولی۔۔

"تو تمہاری ناپسندیدگی کب پسندیدگی میں کنورٹ ہوئی۔۔" زرناب نے پوچھا۔۔

"بس وہ۔۔" انابیہ کہہ ہی رہی تھی جب ٹیرس کے سائیڈ والے کمرے سے کوئی آواز آئی۔۔ یہ سب چونک کر متوجہ ہوئیں۔۔

"ہمری جلاب۔۔" یہ آواز فون کرنے والے کی تھی۔۔ زرناب نے انھیں خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور دبے پاؤں اس طرف بڑھی۔۔ اسکے پیچھے وہ تینوں بھی آئیں۔۔ وہ کمرے کے سامنے آکر رک گئیں۔۔ یہ کمرہ عموماً بند ہی رہتا تھا۔۔ شاید ہی سالوں میں کبھی کچھ کاٹھ کباڑ ڈالنے کے لئے کھولا جاتا تھا۔۔ کچھ لوگوں نے تو اس کے متعلق یہ بھی مشہور کر رکھا تھا کہ یہاں آسیب وغیرہ کا چکر ہے۔۔ اس لئے اس طرف لوگ کم ہی آتے تھے۔۔

"چلو یہاں سے چلتے ہیں۔۔" ہمیشہ کی ڈرپوک جویریہ منمنائی۔۔

"چپ کر کے کھڑی رہو۔۔ آج تو یہ بندہ میرے ہاتھوں سے بچے گا نہیں۔۔" زرناب نے اسے گھورا اور دروازے کی طرف بڑھی۔۔

"محترمہ یہاں بندہ نہیں جنات اور چڑیل ہی ملیں گے۔۔" جویریہ نے دانت پیسے۔۔

"تو ان سے بھی مل لیں گے۔۔" وہ لاپروائی سے بولی اور دروازہ کھولنے لگی مگر وہ نہیں کھلا تو اسنے پورا زور لگا کر دھکا دیا۔۔

"زرناب احتیاط سے۔۔" انابیہ نے کہا اور اسکی مدد کرنے لگی۔۔ تھوڑی مشقت کے بعد چرررر کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلا۔۔ دروازہ کھلتے ہی وہ دونوں اندر داخل ہوئیں۔۔ انکے پیچھے شاریہ اور اسکا ہاتھ دبوچے ڈرتے ڈرتے جویریہ بھی آئی۔۔ انکے اندر جاتے ہی دروازہ زور سے بند ہوا تھا۔۔

"یہ۔۔ یہ۔۔ دروازہ کیسے بند ہوا۔۔" جویریہ ہکلائی۔۔ وہ تینوں بھی گھبرائی تھیں۔۔ اندر اندھیرے کا راج تھا۔۔ کھڑکیوں سے آتی چاند کی ہلکی ہلکی روشنی بھی کمرے کی ہیبت کو واضح کرنے کے لئے ناکافی تھی۔۔ انہیں کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا۔۔

"ایسے ہی ہوا سے بند ہو گیا ہو گا۔۔" زرناب نے بے تکے پن سے کہا کیونکہ اسے خود پتا تھا اتنے بھاری دروازے کا ہوا سے بند ہونا ناممکنات ہی تھا۔۔

"نن۔۔ نہیں۔۔ مم۔۔ مجھے پتا ہے کلک۔۔ کیسے ہوا۔۔ یہ سب جنات لوگوں نے کیا ہے۔۔ اب ہم سب مر جائیں۔۔" جویریہ روہانسی ہوئی۔۔

" خاموش رہو جویریہ۔۔ ایسا کچھ نہیں ہے۔۔" انابیہ نے اسے تسلی دی۔۔

"اب تو میں ہمیشہ کے لئے خاموش ہو جاؤں گی۔۔ دیکھ لینا یہ جنات لوگ ہماری تکہ بوٹی بنا کر کھا لیں گے۔۔ میں کہہ رہی تھی نہ چلو واپس لیکن نہیں تم لوگ تیس مار خان بن رہی تھیں۔۔ اپنے ساتھ مجھے بھی پھنسا دیا۔۔" وہ بس رونے کے قریب تھی۔۔

"تمہارا دماغ خراب ہے۔۔ ایسا کچھ نہیں ہے۔۔ تمہاری تسلی کے لئے میں ابھی دروازہ کھول دیتی ہوں۔۔" زرناب کہتی ہوئی اندازے سے دروازہ کھولنے لگی۔۔ مگر دو تین منٹ کی محنت کے باوجود وہ کھل کے نہ دیا۔۔

"جس نے بھی یہ واہیات حرکت کی ہے شرافت سے دروازہ کھول دے ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔" اسنے دروازے پر زور آزمائی کرتے ہوئے کہا۔۔ مگر کوئی ردعمل نہیں ہوا۔۔

"انابیہ دروازہ نہیں کھل رہا۔۔" اب زرناب کے لہجے میں ڈر نمایا تھا۔۔

"ہٹو میں کوشش کرتی۔۔ دیکھ لینا یوں کھل جائے گا۔۔" وہ زرناب کو ہٹاتی آگے بڑھی۔۔ جویریہ ڈرتے ہوئے اندھیرے کو گھور رہی تھی۔۔ جب سفید ہیولے کو دیکھ کر اسکی گھگھی بندھی۔۔

"بھبھ۔۔ بھوت۔۔" وہ خوف سے چلائی۔۔ اس ہیولے کا چہرہ نہایت ڈراؤنا تھا۔۔ اسکا لباس سفید جبے جیسے تھا۔۔ آنکھیں نہایت لال تھیں۔۔ دانت اور ناخن بھی بہت لمبے اور خوفناک تھے۔۔ منہ سے خون ٹپک رہا تھا۔۔

"اب یہ تمہارا کون ساراگ شروع ہوا ہے؟" انابیہ غصے سے جویریہ کی طرف مڑی۔۔

"و۔۔ وہ۔۔ ادھر۔۔" اسنے سفید ہیولے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سہمی آواز میں کہا۔۔ مگر اندھیرے کے باعث وہ اسکا اشارہ سمجھ نہیں پائی۔۔ زرناب اور شاریہ کو بھی وہ سفید لبادے والا نظر آگیا۔۔ انکی حالت بھی جویریہ سے مختلف نہ تھی۔۔

"بچاؤ۔۔" وہ دونوں چیختی انابیہ سے لپٹ گئیں۔۔ جویریہ تو پہلے ہی چپکی ہوئی تھی اس سے۔۔

"کیا کر رہی ہو تم لوگ دور ہٹو۔۔ مجھے مارنے کا ارادہ ہے کیا؟" وہ انھیں خود سے ہٹانے لگی۔۔ دھیرے دھیرے وہ ہیولہ انکی طرف بڑھ رہا تھا۔۔ ان تینوں کی تو جان ہی نکل رہی تھی۔۔ انکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ انابیہ کے اندر ہی گھس جائیں۔۔ اس بری طرح وہ اس سے چمٹی ہوئی تھیں کہ اسے سانس لینے میں دشواری ہونے لگی۔۔ اسے تو یہی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ یہ لوگ اس سے اتنا محبت کا مظاہرہ کیوں کر رہی تھیں۔۔

"ابے چھوڑو مجھے۔۔ نہیں تو تم لوگوں نے مجھے خود ہی مار دینا ہے۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔۔ وہ زبردستی انھیں خود سے دور کرنے لگی۔۔ مگر وہ لوگ اور چمٹی جارہی تھیں کہ اب ہیولے کی تعداد میں اضافہ ہو گیا تھا۔۔ اب ایک کی جگہ وہاں تین تھے۔۔ اور وہ تینوں انھیں کی طرف بڑھتے جارہے تھے۔۔ انابیہ کی نظر ان پر ابھی تک نہیں پڑی تھی کہ اس طرف اسکی پشت تھی۔۔

"قسم سے جنات کیا چمٹتے ہوں گے جس طرح تم لوگ چمٹی ہوئی ہو۔۔" وہ جھلا کر بولی۔۔

"ج ج ج۔۔نات بھی چمٹ جائیں گے۔۔" زرناب اسکی پیچھے دیکھتی ہکلائی۔۔ کیونکہ وہ بلکل قریب آگئے تھے۔۔

"کیا بکواس کر رہی ہو؟" اسنے جھنجھلا کر کہا۔۔

"اا۔۔اپنے پ۔۔ پیچھے دیکھو۔۔" شاریہ ڈرتے ہوئے بولی۔۔

"کیا ہے پیچھے۔۔" وہ کہتے ہوئے پلٹی اور اپنے پیچھے تین سفید لبادے والوں کو دیکھ کر اسنے زوردار چیخ ماری۔۔ اسکی غیر متوقع چیخ پر سفید لبادے والے بھی چیخ پڑے۔۔ پھر تو چیخوں کا سلسلہ چل نکلا۔۔ زرناب، جویریہ اور شاریہ بھی نان اسٹاپ چیخنے لگیں۔۔ ادھر انابیہ تھوڑا نارمل ہوئی تو اسے سفید لبادے والوں کی آوازیں جانی پہچانی لگی۔۔

"ابے بھاگو پھوپھا دادا آرہے ہیں۔۔" پھر اس سے پہلے وہ کچھ کہتی عمار دھڑ سے دروازہ کھول کر اندر آیا اور انھیں الرٹ کرتا الٹے قدموں باہر بھاگا۔۔ وہ تینوں جو انابیہ سے لپٹی ہوئی تھیں۔۔ اس سے الگ ہوئیں اور ادھر سفید لبادے والوں کو دیکھنے لگیں۔۔

"بھاگو نہیں تو مریں گے۔۔" ان میں سے کسی ایک نے کہا تھا اور یہ آواز معیز کی تھی۔۔ جو بھاگنے کے چکر میں اپنے لبادے میں پھنس کر گر پڑا تھا۔۔ انابیہ غصے سے انکی طرف بڑھی۔۔

"رُکا بتاوت ہن ہم۔۔ بہوت چربی باڑھ گے ہی تم لوگن ما۔۔ نا دن دکھات ہے نا رات بس سروع ہوئی جھیئے چربی گاڑھے ما۔۔" (رکو بتاتے ہیں ہم۔۔ بہت چربی بڑھ گئی ہے تم لوگوں میں۔۔ نہ دن دیکھتے ہیں نہ رات بس شروع ہو جاتے ہیں۔۔)

تبھی پھوپھا جان کی غصے سے بھرپور آواز آئی۔۔ شاید انہیں اندازہ تھا یہاں کون ہے۔۔ یہ چاروں لڑکیاں تو کودتی پھاندتی وہاں سے بھاگی تھیں اور سیدھے اپنے کمرے جا کر رکی تھیں۔۔ شکر تھا کہ پھوپھا کی نظر ان پر نہیں پڑی تھی۔۔ ادھر وہ تینوں بھاگنے کی تیاری کر رہے تھے جب انکے سر پر پھوپھا جان پہنچ گئے۔۔ وہ تینوں پیچھے والے

دروازے کی سمت بھاگے تھے۔۔ مگر پھوپھا نے اپنا ڈنڈا زور سے انکی سمت پھینکا تھا۔۔ وہ تینوں منہ کے بل گرے تھے۔۔ وہ تینوں کراہے تھے۔۔ پھر انکی طرف سے منہ پھیر کر کھڑے ہو گئے۔۔ پھوپھا انکے سامنے آنے لگے تو یہ تینوں فوراہی پلٹ گئے۔۔ وہ پھر گھوم کر انکے سامنے آئے تو یہ لوگ پھر اپنا رخ پھیر گئے۔۔

"کوا ہو تم لوگیں؟" (کون ہو تم لوگ؟) انہوں نے غصے سے کہا۔۔ ان تینوں نے کوئی جواب نہیں دیا اور چپ چاپ دروازے کی طرف کھسکنے لگے۔۔

"رکا کہاں بھاگت ہا؟" (رکو کہاں بھاگ رہے ہو؟) انہوں نے اپنی لاٹھی کو زور سے زمین پر پٹکتے ہوئے کہا۔۔ وہ تینوں سٹپٹا کر رکے تھے۔۔

"چوری کریں آئے تیو۔۔" (چوری کرنے آئے تھے۔۔) انکی طرف سے کوئی جواب ناپا انہوں نے خود ہی اندازہ لگایا۔۔ ان تینوں نے فوراہی نفی میں سر ہلایا۔۔

"پھر یہن کا کر رہے ہا۔۔" (پھر یہاں کیا کر رہے ہو۔۔) انہوں نے غصے سے کہا۔۔

"ہم یہیں رہتے ہیں۔۔ کیونکہ ہم جنات ہیں۔۔ ہاہاہا۔۔" بلال نے انکی سمت پلٹتے ہوئے انہیں ڈرانے کی بھونڈی کوشش کی۔۔

"تو ہم تمہرے باپ ہن۔۔ ہم سے ہسیاری بتؔ ہیا۔۔" (تو ہم تمہارے باپ ہیں۔۔ ہم سے ہوشیاری کرو گے۔۔) وہ جلالی انداز میں کہتے بلال پر شروع ہو گئے۔۔ وہ تو کیسے بھی وہ لوگ بچتے بچاتے بھاگے تھے۔۔ ورنہ آج تو پھوپھا نے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔۔ یہ لوگ عمار کو کوستے اپنے کمرے کی طرف بھاگے تھے۔۔ جو انھیں اپنی فلاپ پلانگ میں پھنسا کر غائب تھا۔۔

آج گلفام بھائی کا ولیمہ ہونا تھا۔۔ صبح سے سب لڑکے غائب تھے۔۔ انابیہ وغیرہ تو انتظار ہی کرتی رہ گئیں کہ ان چاروں میں سے کوئی نظر آئے تو اچھے سے کان کھینچیں انکی رات کی حرکت پر۔۔ مگر کوئی ملا ہی نہیں۔۔ اسے عباد بھی نظر نہیں آیا کہ اسکی خیریت ہی پوچھ لیتی۔۔ کہیں گرنے سے چوٹ وغیرہ تو نہیں آگئی۔۔ اسے معذرت بھی کرنی تھی کہ زرناب نے غلطی سے اسے مار دیا مگر وہ بھی لاپتا تھا۔۔ اسے خود پر حیرت ہوئی کہ وہ کب سے کسی کا اتنا خیال کرنے لگی۔۔ جو کسی اور کی غلطی پر خود معذرت کرتی۔۔ یہ اسکے احساسات بدلنے کی وجہ سے تھا۔۔ جو عباد کی طرف سے دل گداز ہونے لگا تھا۔۔ اسکی فکر ہونے لگی تھی۔۔

"یا اللہ یہ کیا ہو گیا ہے مجھے۔۔ انابیہ ہوش میں آ۔۔" اسنے خود کو دل ہی دل میں سرزنش کی۔۔ پھر کچھ دیر تو وہ یونہی ادھر ادھر بھٹکتی رہی مگر جب چین نہیں پڑی تو اسنے رئیسہ خالہ (عباد کی والدہ) کے کمرے کی طرف رخ کیا۔۔

"یہ تم کل سے دیوداس کی ہیروئن بنی کیوں گھوم رہی ہو؟" وہ بےزاری سے بیٹھی اپنے رات کے پہننے والے کپڑے استری کر رہی تھی جب اچانک اشارہ نے پوچھا۔۔

"کون میں۔۔" وہ چونک کر بولی۔۔

"نہیں میں دیواروں سے بات کر رہی ہوں۔۔" اسنے طنزا کہا۔۔

"تو کرو میں نے منع نہیں کیا ہے۔۔" بےزاری سے کہتی وہ اٹھی تھی۔۔

"شرافت سے بیٹھو اور انسانوں کی زبان میں بتاؤ ہوا کیا ہے؟" اشارہ نے زبردستی اسے بٹھایا۔۔

"کچھ نہیں۔۔" اسنے کہا۔۔

"کچھ نہیں ہے تو یہ شکل پر بارہ کیوں بج رہے ہیں۔۔" وہ بھنویں چڑھا کر بولی۔۔

"دماغ خراب ہو گیا ہے اس لئے۔۔ میری مرضی شکل پر بارہ بجے یا تیرہ۔۔ تمہیں اس سے کیا مطلب ہے۔۔" وہ پھٹ ہی تو پڑی تھی۔۔ ولید کا غصہ کہیں نہ کہیں تو نکلنا ہی تھا۔۔

"کسی نے کچھ کہا ہے یا پھر ولید سے جھگڑا ہوا ہے؟" اشارہ نے آرام سے پوچھا۔۔ بس پھر کیا تھا مہر نے جو رونا شروع کیا تو اشارہ بھی گھبرا گئی۔۔

"یار میں نے سیلاب لانے نہیں کہا تھا۔۔ روتی ہی رہو گی یا اب بتاؤ گی بھی مسلہ کیا ہے؟" اسے چپ کراتی وہ بولی۔۔

مہر نے اسے الف سے یے تک ساری داستان سنا دی۔۔

"لیکن کل تو بڑا ہی رومانس جھاڑا جا رہا تھا۔۔ اسے دیکھ کر تو ایسا بلکل نہیں لگا وہ دوسری کے چکر میں ہے۔۔" اشارہ نے کہا۔۔

"شکل پر تھوڑی لکھا ہوتا ہے بندہ کیسا ہے۔۔ اسی لئے میں اس سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔ مجھے پہلے ہی پتا تھا یہ چھچھورا ہے۔۔" وہ غصے سے بولی۔۔

"نہیں مجھے پتا ہے ولید ایسا نہیں ہے۔۔ میرے خیال سے وہ تمہیں تنگ کر رہا ہے۔۔" اشارہ نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔

"اگر ایسا سچ میں ہوا نا میں اس لڑکی کو مار ڈالوں گی۔۔" مہر نے دانت کچکچائے۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہو گا مجھے یقین ہے وہ صرف تمہیں تنگ کر رہا ہے۔۔" اشارہ نے پر یقین لہجے میں کہا۔۔

"تو پھر ولید کی خیر نہیں۔۔" وہ کچھ سوچتی ہوئی گویا ہوئی۔۔

"آہ۔۔ امی۔۔ دھیرے سے۔۔" وہ کراہا تھا۔۔ وہ اسکے سر پر مرہم لگا رہی تھیں۔۔ رات میں تو اسے مارے ہڑبڑی کے کچھ سمجھ نہیں آیا تھا مگر جب وہ صبح سو کر اٹھا تو جوڑ جوڑ دکھ رہا تھا۔۔ سر تو کسی پھوڑے کی مانند درد ہو رہا تھا۔۔

نہ جانے وہ کون تھا جس نے اتنی بے رحمی سے اس پر ڈنڈا تانا تھا۔۔ وہ تو شکر تھا وہ زمین پر نہیں گرا تھا ورنہ ہڈیاں تو ٹوٹتی ہی دانت الگ پیٹ میں جاتے۔۔

"تم گرے کہاں تھے؟" انہوں نے پھر پوچھا۔۔

"بتایا تو باتھروم میں سلپ ہو گیا تھا۔۔" اسنے کہا۔۔

"عباد میں تمہیں بیوقوف نظر آتی ہوں۔۔ باتھروم میں گرنے سے اتنی چوٹ نہیں آتی سمجھے تم۔۔" انہوں نے غصے سے کہا اور ہاتھوں کو تیزی سے حرکت دینے لگیں۔۔

"آہ۔۔ امی۔۔ میں انسان ہوں۔۔ نرمی سے کریں۔۔" وہ چیخا۔۔

"نہیں ہوتا مجھ سے نرمی سے۔۔ اسی لئے کہتی تھی کر لو شادی مگر تم کہاں میری سنتے ہو۔۔" انہوں نے خفگی سے کہا۔۔

"ابھی بھی دیر نہیں ہوئی ہے امی۔۔ سن لیتا ہوں آپ کی کر دیں میری شادی۔۔" شادی کے نام پر اسکا موڈ خوشگوار ہوا تھا۔۔ اسے یہی موقع صحیح لگا تھا امی سے اپنی بات کہنے کا۔۔

"یہ میرے کان کیا سن رہے ہیں۔۔ یہ وہی عباد ہے نا جو شادی کے نام پر چڑھ جاتا تھا۔۔" انہوں نے حیرت سے کہا اور ساتھ ہی اسے زور سے چٹکی کاٹی۔۔

"آہ۔۔ کیا کر رہی ہیں امی۔۔" اسنے کراہتے ہوئے کہا۔۔

"چیک کر رہی تھی یہ میرا ہی بیٹا ہے نا جو شادی سے الرجک تھا اور اب دیکھو کیسے شادی کے لئے کہہ رہا ہے۔۔" وہ آرام سے بولیں۔۔

"کوئی انہونی یا انوکھی بات تو نہیں کہہ دی میں نے جو آپ یوں ری ایکٹ کر رہی ہیں۔۔" اسنے خفگی سے کہا۔۔

"بات تو انوکھی نہیں ہے مگر تمہارے منہ سے انہونی ہی لگ رہی ہے۔۔" وہ اسکے شولڈر کا مساج کرتی بولیں۔۔

"خدانا خواستہ میرا کوئی بن باس تو کاٹنے کا ارادہ نہیں تھا نا ہی میں نے ایسا کہا تھا کہ کبھی شادی نہیں کروں گا۔۔"

اسنے منہ بنا کر کہا۔۔

"اوکے بھئی تو میرا اینگری ینگ مین کیسی لڑکی سے شادی کرے گا؟" انہوں نے اسے پچکارا۔۔

"جو اینگری ینگ مین کی مدر کو پسند ہو۔۔" وہ انکی سمت گھومتا لاڈ سے بولا۔۔

"خیر میری پسند تو تم نے پہلے ہی رد کر دی ہے۔۔" انہوں نے کہا۔۔ انکا اشارہ انابیہ کی طرف تھا۔۔

"تو اب مان لیتا ہوں۔۔" وہ بشاشت سے بولا۔۔

"اب کیا فائدہ۔۔" انہوں نے بے چارگی سے کہا۔۔

"کیا مطلب ہے آپ کا؟" وہ چونک کر بولا۔۔

"مطلب کیا ہونا ہے۔۔ اسے پہلے ہی کسی نے مانگ لیا ہے۔۔" انہوں نے افسوس سے کہا۔۔

"لیکن امی۔۔" وہ بول رہا تھا جب انہوں نے اسکی بات کاٹ دی۔۔

"خیر اسے چھوڑو دنیا بھری پڑی ہے اچھی لڑکیوں سے۔۔ میں بھی تمہارے لئے اس جیسی ہی چاند سی دلہن لاؤں گی۔۔" وہ خوشدلی سے بولیں۔۔ عباد کا اترا چہرہ انکی نظروں سے مخفی نہیں رہ سکا تھا۔۔

"مگر وہ تو نہیں ہو گی نہ۔۔" وہ دھیرے سے بڑبڑایا۔۔

"اچھا بیٹا میں چلتی ہوں تم آرام کرو۔۔" انہوں نے کہا اور وہاں سے چلی گئیں۔۔ عباد خالی دل لئے بیٹھا رہ گیا۔۔ دل میں ویرانی پھیلتی چلی گئی۔۔ ادھر انابیہ جو انکی باتیں سنتی باہر ہی رک گئی تھی۔۔ انکی باتوں کے مطلب میں الجھتی وہاں سے ہٹ گئی۔۔

"مجھے سو فیصد یقین ہے ہاشم یہ سارا کھڑاگ کس کا پھیلایا ہوا ہے۔۔" اسنے پر یقین لہجے میں کہا۔۔

"لیکن پھر بھی عارفین ہمیں سوچ سمجھ کے قدم اٹھانا ہو گا۔۔" وہ بولا۔۔

" اور وہ قدم کب اٹھاؤ گے تم جب وہ یہاں سے فرار ہو جائے گا۔۔" اسنے غصے سے کہا۔۔

" کول ڈاؤن عارفین پہلے ہمیں اسکے خلاف سارے ثبوت اکٹھا کرنا ہو گا اسکے بعد ہی ہم قانونی طور پر کوئی کروائی کر سکیں گے۔۔ ثبوت کے بغیر ہم اسکا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔۔" ہاشم نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔۔

" قانونی کروائی مائی فوٹ۔۔ تمہیں لگتا ہے اسنے کوئی ثبوت چھوڑے ہوں گے۔۔" اسنے استہزائیہ انداز میں کہا۔۔

"ہم کوشش کر رہے ہے نہ۔۔ انشااللہ جلد ہی کوئی نہ کوئی ثبوت ملے گا۔۔" وہ پر یقین تھا۔۔

" اور یاد رکھنا اس بار اگر وہ بچ گیا قانون کی گرفت سے تو میں اسے نہیں بخشوں گا۔۔" اسنے مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا۔۔

" اوکے میرے باس۔۔ تمہیں جو کرنا ہے وہ کرنا اسکے ساتھ۔۔ ابھی تو سکون سے بیٹھو۔۔ میں نے چائے کے ساتھ کچھ کھانے کے لئے منگوایا ہے۔۔" ہاشم نے سر خم کیا اور اسے چیئر پر بٹھایا۔۔ وہ اسے گھورتا بیٹھ گیا۔۔

میں تو جا رہا ہوں یہاں سے۔۔ بہت رہ لیا۔۔" وہ بولا تھا اور ساتھ ہی اپنے بیگ میں سامان رکھنے لگا۔۔

" یہ تجھے اچانک ہوا کیا؟" عالیان نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔ وہ لوگ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی سو کر اٹھے تھے۔۔ ابھی ناشتہ کر کے فارغ ہی ہوئے تھے جب بلال بولا۔۔

" اچانک نہیں ہوا ہے یار جب سے آیا ہوں تب سے ہو رہا ہے۔۔ قسم سے اتنا تو میں اسکول کے رننگ کومپٹیشن میں بھی نہیں بھاگا جتنا یہاں پر آکر کوئی نہ کوئی بات پر بھاگنا پڑتا ہے۔۔ کبھی چرواہے کی غلط فہمی کی وجہ سے کبھی دادی سے اپنی عزت بچانے کبھی پھوپھا کی دھلائی سے۔۔" وہ تو گویا بھرا بیٹھا تھا۔۔

" ابے تو اتنی سی بات پر دل برداشتہ ہو گیا۔۔ تو تو ایسے اوورری ایکٹ کر رہا تھا میں سمجھا کوئی سریس میٹر ہو گا تبھی مزاج یار برہم ہے۔۔" اسنے اطمینان سے کہا۔۔

"تیرے کہنے کا مطلب ہے یہ کوئی سریس بات نہیں ہے اور میں ایسے ہی فضول میں اوورری ایکٹ کر رہا ہوں۔۔"

وہ چڑ کر بولا۔۔

"اب تو خود بول رہا ہے تو فضول میں اوورری ایکٹ کر رہا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔۔" اسنے مزے سے کہا۔۔

"تو یہ کر کے اپنا یہ خبیثانا منہ لے کر میرے سامنے سے دفع ہو جا۔۔" وہ غصے سے بولا۔۔

"اوے تونے میرے یہ شریف کم ہینڈسم سے منہ کو کس منہ سے خبیثانا کہا؟" عالیان نے اسے گھورا۔۔

"اس منہ سے اب دفع ہو یہاں سے اپنے اس شریف کم ہینڈسم کم خبیث منہ سمیت۔۔" وہ اپنے منہ کی طرف اشارہ کرنے کے بعد اسے باہر کا راستہ دکھاتا ہوا بولا۔۔

"میں کیوں دفع ہونے لگا۔۔" اسنے کہا۔۔

"نہیں تو یہیں چپکا رہ ایک کام کر فویکویک لگا لے۔۔ پھر یہیں چپکے رہنا زندگی بھر۔۔ میں تو چلا۔۔" وہ اپنا بیگ کندھے پر لٹکاتا بولا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔۔

"ابے تو تو سچ میں جا رہا۔۔ میں سمجھا اینوی ہی بول رہا ہے۔۔" عالیان فوراً اسکے پیچھے آیا۔۔

"نہیں میں تو اتنی دیر سے مذاق کر رہا تھا اور ابھی بھی مذاق ہی میں جا رہا ہوں۔۔ تو جانا چپکا رہ اپنی جگہ پر۔۔" وہ تنک کر کہتا آگے بڑھ گیا۔۔

"ابے رک تو سہی۔۔ آج کا ولیمہ تو اٹینڈ کر لے پھر کل میں بھی چلوں گا۔۔" اسنے پیچھے سے ہانک لگائی۔۔

"تو شوق سے کرتا رہ ولیمہ اٹینڈ میں تو جا رہا ہوں۔۔ کل رات ہی میں نے سوچ لیا تھا اب ایک سیکنڈ نہیں رکوں گا۔۔" وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولا۔۔

"ایک دن کی تو بات ہے اب اتنا نخرہ بھی مت دکھا۔۔" کہتے ساتھ ہی اسنے پیچھے سے بلال کا کالر پکڑ کر کھینچا۔۔

"خبیث کالر چھوڑ نہیں تو میری موت کا ذمہ دار تو ہو گا۔۔ ولیمہ کے بجائے کھاتے رہنا شوق سے میری بھاتی۔۔" اسے پھندا لگا تھا۔۔

"ہاں وہ بھی کھا لوں گا۔۔ پہلے تو وعدہ کر نہیں جائے گا۔۔" وہ اسکی گردن پر اپنی گرفت کرتا بولا۔۔

"میں نہیں کر رہا کوئی وعدہ سمجھا۔۔" اسنے خود کو چھڑاتے ہوئے کہا۔۔

"تو میں بھی نہیں چھوڑ رہا۔۔" وہ اطمینان سے بولا۔۔

" تیرے تو اچھے بھی چھوڑے گے۔۔ چھوڑ نہیں تو تیری خیر نہیں۔۔" اسنے خود کو چھڑانے کی سعی کی۔۔

"یہ کیا ہو رہا ہے بھئی؟" تبھی عمار وہاں آ گیا۔۔ معیز بھی اسکے ساتھ تھا۔۔

"کچھ نہیں۔۔ تم لوگوں کو اس سے مطلب؟" بلال نے عمار کو گھورا تو وہ گڑبڑایا۔۔ اسے پتا تھا کل رات کی وجہ سے وہ اس سے خفا تھا۔۔

" آپ تو کافی ناراض لگ رہے ہیں؟" معیز نے کہا۔۔

"نہیں میں تو بہت ہی خوش ہوں۔۔ اتنا خوش کہ اب ایک سیکنڈ یہاں نہیں رک سکتا۔۔" اسکا لہجہ طنزیہ ہو گیا۔۔

"وہی نا دیکھو اسے۔۔ کب سے منا رہا ہوں مگر یہ ہے کہ ماش کی دال کی طرح اینٹھے جا رہا۔۔ میں کہہ رہا ہوں۔۔ کل چلے میرے ساتھ مگر یہ بضد ہے کہ ابھی ہی جائے گا۔۔" عالیان نے کہا۔۔ پھر کسی طرح ان دونوں نے اسے جانے کے ارادے سے باز رکھا۔۔ اسکے لئے انہوں نے کافی معافی تلافی کی۔۔

"اگر آپ چاہیں تو ہم آپ کی سیٹنگ بھی کرا سکتے ہیں۔۔" آخر میں انہوں نے لالچ دیا۔۔

"سیٹنگ؟" بلال اور عالیان نے بیک وقت کہا۔۔

"مطلب جویریہ سے آپ کا ٹاکا بھیڑا دیں گے۔۔" عمار آسان لفظوں میں بولا تو بلال انہیں دیکھ کر رہ گیا۔۔ انھیں چھوٹا سمجھنے کی غلطی کرنا بیوقوفی تھی۔۔ دونوں ضرورت سے زیادہ ذہین تھے جو اتنے کم عرصے میں بھی بلال کی نظروں کو تاڑ گئے تھے۔۔

"اب اگر میں اسے زبردستی بھی لے کر جاؤں تو یہ نہیں جائے گا۔۔" عالیان نے پر یقین لہجے میں کہا۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔" وہ جھینپ کر بولا۔۔

"تو پھر جا میں نہیں روک رہا۔۔ تم لوگ اسے اسٹیشن ڈراپ کر دینا۔۔ اوکے۔۔" اسے جانچنے کے لئے اسنے عمار اور معیز سے کہا۔۔

"میں سوچ رہا ہوں۔۔ ولیمہ اٹینڈ کر کے جاؤں جہاں اتنے دن رکا ہوں ایک دن اور صحیح۔۔" وہ سر کھجاتا ان کی طرف دیکھے بغیر بولا۔۔ پہلے تو عالیان نے اسے گھورا پھر ان چاروں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور ہنس پڑے۔۔

"ویسے ہم دونوں مارکیٹ جا رہے ہیں آپ دونوں حضرات جانا پسند کریں گے؟" عمار نے پوچھا۔۔

"کیوں؟" عالیان نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔

"گلفام بھائی کی شیروانی آلٹریشن سے لے کر آنا ہے اور کچھ کام بھی ہے۔۔" معیز نے جواب دیا۔۔

"اوکے۔۔" وہ دونوں بھی تیار ہو گئے۔۔

وہ چاروں باہر آئے تو وہاں تینوں لڑکیاں زرناب، شاریہ اور جویریہ پہلے سے ہی موجود تھیں۔۔ ابھی ان لوگوں نے رات کا حساب بعد کے لئے اٹھا کر رکھا تھا۔۔ اس لئے کہ انھیں انکے ساتھ مارکیٹ جانا تھا۔۔

"یہ تم لوگوں کی سواری بادِ بہاری کہاں چلی؟" معیز نے انھیں کہیں جانے کی تیاری میں دیکھ کر بولا۔۔

"تم لوگوں کے ساتھ۔۔" زرناب نے اطمینان سے جواب دیا۔۔

"تم لوگوں کو یہ خوش فہمی کیونکر ہوئی۔۔"عمار نے بھنویں چڑھائیں۔۔

"یہ خوش فہمی نہیں حقیقت ہے۔۔ جلدی چلو چوڑیاں خریدنی ہے ہمیں۔۔"جویریہ عجلت سے بولی۔۔

"تم لوگ جب شہر سے شاپنگ کر کے آئی ہو تو یہاں مارکیٹ جانے کی کیا تک ہے؟"معیز نے کہا۔۔

"بتایا تو چوڑیاں خریدنی ہے۔۔"شاریہ بولی۔۔

"کیوں آج ہی خریدنی تھی اس سے پہلے یاد نہیں آیا۔۔ اب بیٹھو سکون سے۔۔"عمار اسے گھور کر بولا۔۔

"زیادہ پٹر پٹر مت بولو اور اب چلو بھی۔۔ شام میں ولیمہ بھی ہے اس لئے جلدی آنا ہے۔۔"شاریہ اپنی رسٹ واچ دیکھتی بولی۔۔

"اسی لئے تم لوگ نہیں جاؤ گی کیونکہ ہمیں شام کا ولیمہ بھی اٹینڈ کرنا ہے۔۔"معیز نے قطعی لہجے میں کہا۔۔

"زیادہ ابا بننے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ سمجھے ہم لوگ بھی جا رہے ہیں۔۔ چلو سب گاڑی میں بیٹھو۔۔"زرناب تنک کر بولی۔۔ وہ سب جلدی سے کار میں بیٹھ گئیں۔۔

"اوہ۔۔ سو سوری ہم لوگ ٹیمپو سے جا رہے ہیں۔۔ تم لوگ کار میں بیٹھ کر سڑتی رہو۔۔"معیز یہ کہتا انھیں منہ چڑاتا ان تینوں کے ہمراہ گیٹ کے باہر نکل گیا۔۔ دل تو عالیان اور بلال کا ان کے ساتھ جانے کا کر رہا تھا مگر وہ ڈائریکٹ کہہ کر اپنی شامت کو دعوت نہیں دے سکتے تھے۔۔ اس لئے چپ چاپ معیز کے ساتھ ہو لئے۔۔ وہ چاروں ہکا بکا انھیں جاتا دیکھتی رہیں۔۔ تبھی سامنے سے آصفہ آپی جو جویریہ کی بڑی بہن تھیں آتی دکھائی دیں۔۔

"ڈرائیور کہاں ہے؟"وہ فرنٹ ڈور کھول کر بیٹھتی بولیں۔۔

"وہ دادی کو لے کر کہیں گیا ہے اور کوئی ہے نہیں۔۔"جویریہ نے منہ بسورا۔۔

"تو تمہارے بہنوئی کس مرض کی دوا ہیں۔۔"وہ مسکرا کر بولیں اور نمبر ڈائل کرنے لگیں۔۔ کچھ ہی منٹ میں سامنے سے نہال بھائی آ رہے تھے۔۔ انکی شکل دیکھ کر اندازہ ہو رہا تھا کہ انھیں زبردستی آنا پڑا ہے۔۔

"خیریت نہال بھائی؟" زرناب نے انجان بن کر پوچھا۔۔ وہ ڈرائیونگ سیٹ سمبھال چکے تھے۔۔

"خیریت ہی کہاں ہے بہنا وہ تو تبھی رخصت ہو گئی تھی جب تمہاری آپی رخصت ہو کر آئی تھی۔۔" انہوں نے منہ بنا کر کہا۔۔

"کیا مطلب ہے آپ کا؟" آصفہ آپی تڑخ کر بولیں۔۔

"کچھ نہیں سویٹ ہارٹ میں تو اینوی ہی بکواس کر رہا تھا۔۔" انہوں نے فوراً ہی پینترا بدلہ۔۔

"موقع محل دیکھ کر بات کیا کریں۔۔" سب کے سامنے اس طرز تخاطب پر وہ جھینپ کر گئیں۔۔ لڑکیوں کی کھی کھی شروع ہو گئی۔۔

"ارے جان من تمہیں دیکھ کر کچھ ہوش ہی کہاں رہتا ہے۔۔" وہ محظوظ کن نظروں سے انھیں دیکھ کر شرارت سے گویا ہوئے۔۔

"اچھا اب بس بھی کریں ورنہ بھولیں مت تو گھر بھی واپس آنا ہے۔۔" انہوں نے کڑی نگاہوں سے نہال بھائی کو گھورا تو وہ فوراً ہی شرافت کے جامے میں آئے۔۔ لڑکیاں انکی نوک جھونک سے لطف اندوز ہو رہی تھیں۔۔ سارا راستہ یونہی ہنستے مسکراتے گزرا۔۔ ان لوگوں نے جم کر اپنی شاپنگ کی۔۔ ابھی وہ لوگ کچھ کھانے پینے کے لئے جا رہے تھے۔۔

"یہ پاگل ہے جو یوں روڈ پر بھاگ رہا ہے۔۔؟" نہال بھائی سامنے روڈ پر دیکھتے ہوئے بڑبڑائے۔۔

"ضرور اسکا تعلق آپ کے خاندان سے ہو گا۔۔" آصفہ آپی مجال تھا جو خاموش رہ جاتیں۔۔

"تو پھر ضرور یہ میرا سالہ ہی ہو گا۔۔" انہوں نے برجستہ کہا۔۔

"آپ حد سے گزر رہے ہیں۔۔ میرا بھائی کوئی پاگل ہے جو ایسی حرکتیں کرے گا۔۔" وہ برا مان کر بولیں۔۔ انکی بات پر لڑکیاں بھی متوجہ ہوئیں۔۔ انہوں نے دیکھا تو سامنے روڈ پر ایک لڑکا بھاگتا ہوا اسی سمت آ رہا تھا۔۔ اسکے

پیچھے اتنا سانڈ بھی آتا دکھائی دیا۔۔جویریہ کو لڑکے کی شکل تھوڑی جانی پہچانی لگی۔۔اسنے غور کیا تو اسکا منہ حیرت سے کھل گیا۔۔اسے بھی سمجھ میں آگیا وہ کیوں بھاگ رہا ہے۔۔اسنے آصفہ آپی اور نہال بھائی کو دیکھا جو آپس میں اپنی لڑائی میں بزی تھے۔۔

"نہال بھائی جلدی آگے جا کر اس لڑکے کے سامنے گاڑی روکیں۔۔" وہ فوراً ہی انھیں متوجہ کر کے بولی۔۔

"کیوں؟" سب نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔

"ارے وہ بلال ہے۔۔باقی باتیں بعد میں پوچھنا ابھی جو میں بول رہی ہوں وہ کریں۔۔" اسنے کہہ کر سامنے دیکھا جہاں وہ قریب آچکا تھا۔۔

"یار ابھی اور کتنا وقت لگے گا۔۔" اس سے برداشت نہیں ہوا تو وہ بول پڑا۔۔یہ لوگ ٹیمپو پر لٹکے ہوئے تھے۔۔ دراصل معیز نے انھیں سیٹ پر بیٹھنے کہا تھا مگر جب انہوں نے معیز عمار کو لٹکے دیکھا تو خود بھی لٹک گئے۔۔حالانکہ انہوں نے کہا تھا وہ لوگ نہیں لٹک پائیں گے مگر ایڈوینچر کے چکر میں ان لوگوں نے خود کو گھن چکر بنا لیا۔۔اس پر مزید یہ ستم کے ہر ایک منٹ میں ٹیمپو رکتا اور تین چار لوگ لٹک جاتے۔۔گویا ٹیمپو نہ ہو گیا کوئی خندق ہو گئی جہاں لوگ بھرتے ہی چلے جا رہے تھے۔۔بلال کو لگا ادھر اسکا ہاتھ چھوٹا اور ادھر وہ نیچے ٹپکا۔۔اسے آنے کی حامی بھرنا اب سراسر حماقت لگ رہا تھا۔۔

"بس پانچ منٹ اور۔۔" عمار نے اسے حوصلہ دیا۔۔عالیان کی حالت بھی اس سے مختلف نہیں تھی۔۔اسے بھی اب افسوس ہو رہا تھا۔۔کیا تھا جو وہ لوگ انکی بات مان کر سیٹ پر بیٹھ جاتے۔۔اسنے ٹیمپو کے اندر جھانکنے کی کوشش جہاں ایک کے اوپر دو دو لوگ بیٹھے تھے۔۔پتا نہیں کس طرح سب گھس پل کر بیٹھے تھے۔۔اسنے بے ساختہ جھرجھری لی اور شکر کیا کہ لٹکا ہی صحیح ہے۔۔ورنہ اندر آکسیجن کی کمی کے باعث وہ فوت ہو چکا ہوتا۔۔ تبھی

ٹیمپو کو زور سے جھٹکا لگا اور وہ لوگ ہل کر رہ گئے۔۔ عالیان سیدھا اندر بیٹھی ایک الھڑ دوشیزہ جو اسے دو تو نہیں البتہ چار یا پانچ شیزہ لگ رہی تھی اس سے ٹکرایا۔۔ جو اسے بڑی میٹھی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔۔ عالیان کے دیکھنے پر وہ بلاوجہ بیر بہوٹی ہوئی۔۔ اسنے نظروں کا زاویہ بدلہ تو دیکھا اسکے ساتھ بیٹھا آدمی اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا۔۔ وہ فوراً سیدھا ہوا۔۔

"ابے ٹیمپو چلا رہا یا بائیک جو ویلی مار رہا ہے۔۔" بلال چیخا۔۔ اسکا ہاتھ چھوٹتے ہوئے بچا تھا۔۔

"اس طرح تو کبھی ممبئ لوکل میں بھی سفر نہیں کیا۔۔" وہ بڑبڑایا۔۔

"لگتا ہے شہر سے آئے ہو؟" اسکے بازو میں لٹکے ایک لڑکے نے کہا۔۔

"کیوں لگتا ہے۔۔" وہ تنک کر بولا۔۔

"کیونکہ ایسے جھٹکے لگنا تو معمول کی بات ہے۔۔ ابھی تو دو تین اور جھٹکے لگیں گے۔۔" اسنے اطمینان سے کہا۔۔ اور اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتا ایک اور زوردار جھٹکا لگا۔۔ اور یہ والا واقعی پہلے سے زیادہ زور کا تھا۔۔ کیونکہ اسکا ہاتھ چھوٹا تھا لیکن اسنے بروقت عقل استعمال کر کے فوراً ہی عالیان کو کمر سے پکڑا تھا۔۔

"ابے یہ کیا کر رہا ہے؟" عالیان چیخ پڑا۔۔ اس کی گرفت ہینڈل سے ہلکی ہو رہی تھی۔۔ اس پر وہ پانچ شیزہ کا بار بار اسے دیکھ کر لال پیلا ہونا اسے سخت کوفت میں مبتلا کر رہا تھا۔۔ وہ جلد از جلد یہ سفر تمام چاہتا تھا۔۔

"تو ہل مت نہیں تو میرے ساتھ تو بھی نیچے کے بعد اوپر جائے گا۔۔" وہ دھیرے دھیرے اسکے سہارے سے اوپر آ رہا تھا۔۔

"ابے میری پینٹ اتر جائے گی۔۔" اسنے دانت پیسے۔۔ عمار اور معیز انکی حالت سے محظوظ ہو رہے تھے۔۔

"تو ٹینشن مت لے۔۔ میں مارکیٹ سے نئی لے دوں گا۔۔" وہ بولا۔۔

"ایسی دوستی کی مثال نہ کہیں دیکھی نہ سنی۔۔"معیز نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔۔ جسے ان دونوں نے بخوبی دیکھا اور خشمگیں نگاہوں سے گھورا۔۔ تبھی ٹیمپو کو ایک جھٹکا اور لگا۔۔ اسی کے ساتھ بلال سمیت عالیان نیچے کی طرف گامزن ہوئے مگر عالیان نے بھی بلال کے طرز عمل کو اپنایا اور معیز کی کمر کو ہدف بنایا۔۔ اسکی بتیسی فوراً اندر ہوئی۔۔ اسنے بمشکل اپنے دونوں ہاتھوں کو ہینڈل پر مضبوطی سے جمائے۔۔ عماران کی زنجیر کو دیکھ کر ہنس رہا تھا۔۔ وہ تینوں کچھ بول کر اپنی انرجی ویسٹ نہیں کرنا چاہتے تھے اس لئے اسے صرف گھورنے پر اکتفا کیا۔۔ پھر ایک اور جھٹکا لگا اور ٹیمپو رکا تو رکا۔۔ عمار بھی اچھل کر نیچے چاروں شانے چت ہوا۔۔ اسنے گھبرا کر دیکھا تو اسکے عین اوپر گدھے صاحب کا پچھلا حصہ مبارک تھا۔۔ اور عین ممکن تھا کہ وہ گدھے صاحب کے فضلہ مبارک سے بھی مستفید ہوتا جو اگر وہ گدھے کے سر سے سنگ کے مصداق وہاں سے غائب نہ ہو جاتا۔۔

"تمہیں شرم نہیں آتی یوں سر راہ یہ کام سرانجام دیتے ہوئے۔۔" اسنے غصے سے گدھے کو گھورا۔۔ گدھے نے اسے دیکھ کر ڈھینچو کی آواز نکالی گویا اسے اپنے کام میں خلل پسند نہیں آیا ہو۔۔

"دنیا کہاں سے کہاں پہنچ گئی اور تم لوگ ابھی تک گدھے کے گدھے ہو۔۔ یہ نہیں کہ کسی ذہین انسان کی بات پر عمل کرو الٹا گدھے کی طرح ڈھینچو ڈھینچو کئے جا رہے ہو۔۔ تم لوگ کبھی انسان نہیں بن سکتے۔۔ کبھی ترقی نہیں کر سکتے۔۔" عمار سنجیدگی سے بولتا ہوا آخر میں افسوس سے سر ہلانے لگا۔ تبھی ان تینوں کی ہنسنے کی آواز آئی۔۔ وہ پیچھے پلٹا جہاں وہ تینوں بتیسی کی نمائش کر رہے تھے۔۔ وہ بے نیازی سے انھیں دیکھتا آگے بڑھ گیا۔۔ وہ تینوں بھی اسکے پیچھے چل دیئے۔۔ ان لوگوں نے جلدی جلدی اپنا کام نپٹایا۔۔ اسکے بعد معیز نے انھیں وہاں کی مشہور خستہ پوری، بینگنی، مودود سویٹ سے مٹھائی کھلائی پھر سب سے آخر میں چوراہے کی مشہور زمانہ لسی پلائی۔۔ بلال نے تو مر بھوکو کی طرح ہر چیز سے انصاف کیا۔۔ اب اسے یہ افسوس ہو رہا تھا۔۔ وہ یہاں پہلے کیوں نہیں آیا۔۔ اسکی وجہ

سے عمار نے معیز سے کہہ کر ہر چیز پیک بھی کروالی تھی۔۔ابھی وہ لوگ پیٹ پوجا سے فارغ ہو کر ٹیمپو اسٹینڈ کی طرف جارہے تھے۔۔

"یار عمار ٹیمپو کے علاوہ کوئی اور آپشن نہیں ہے۔۔"بلال بولا۔۔

"نہیں۔۔لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟اچھے بھلے تو آئے تھے ٹیمپو سے۔۔"اسنے تجاہل عارفانہ سے کام لیا۔۔

"ہاں وہ تو اللہ کا شکر تھا جو اچھے بھلے آگئے تھے مگر میں اس طرح اچھا بھلا دوبارہ سفر نہیں کر سکتا۔۔"وہ دانت پیستے ہوئے بولا۔۔

"ہاں یار کوئی اور کنوینس نہیں ہے؟"عالیان نے بھی کہا۔۔

"نہیں ہے۔۔"معیز نے نفی میں سر ہلایا۔۔

"ایسے کیسے نہیں ہے۔۔"بلال نے جھلا کر پیر پٹخا۔۔مگر اسکا پیر پٹخنا اسکے لئے عذاب بن گیا۔۔لیکن اسے خبر نہیں ہوئی۔۔اسے تو یہ سن کر ہی جھرجھری آگئی کہ واپسی کا سفر بھی اسی طرح کرنا ہے۔۔

"بلال بھائی یہ آپ نے کیا کیا؟"معیز کے لہجے میں خوف نمایا تھا۔۔

"کیا کیا میں نے؟"وہ اسکے انداز پر حیران ہوا۔۔

"اتنا سانڈ۔۔اب بھاگو۔۔"عمار نے کہتے ہی دوڑ لگا دی۔۔تبھی اسے اپنے پیچھے غرانے کی آواز سنائی دی۔۔وہ حیرت زدہ سا پلٹا مگر پیچھے موجود ہستی کو دیکھ کر اسکے چار سو بیس طبق روشن ہوئے۔۔

"یہ یہ یہ کککیا ہے؟"اسنے ہکلا کر کہا۔۔وہ جانور کافی بڑا تھا اور اسے بڑی ہی خوفناک نظروں سے گھور رہا تھا۔۔

"یہ اتنا سانڈ ہے۔۔یہ جانور آوارہ ہوتے ہیں۔۔ایسے تو یہ نارمل ہوتے ہیں مگر کوئی انکے ساتھ چھیڑ کھانی کرے تو یہ اسے جان سے مارے بغیر سکون سے نہیں بیٹھتے۔۔"معیز نے اپنے شو کی لیس ٹائٹ کرتے ہوئے اسکی معلومات میں اضافہ کیا۔۔

"تھنک گاڈ میں نے اسکے ساتھ چھیڑ کھانی نہیں کی۔۔ لیکن یار مجھے یہ ایسے کیوں گھور رہا ہے۔۔" سکون کی سانس لیتے ہوئے بلال نے پوچھا۔۔

"کیونکہ آپ نے اپنے پیر نا چیز کو انکی پونچھ مبارک پر پٹخا یون ابھی بھی آپ انکی پونچھ مبارک پر کھڑے ہیں۔۔" وہ تفصیل سے بتاتا وہاں سے نو دو گیارہ ہو گیا۔۔ کیونکہ سانڈ صاحب کی غراہٹ میں بتدریج اضافہ ہو رہا تھا۔۔ بلال کا سارا سکون رخصت ہوا۔۔ وہ فوراً ہی اپنی جگہ سے اچھلا۔۔ اسکے ہٹتے ہی سانڈ کھڑا ہو گیا۔۔ اور اپنا پچھلا پیر زمین پر رگڑتے ہوئے بھاگنے کی تیاری کرنے لگا۔۔

"د د دیکھئے سانڈ بھائی غلطی سے میرا پیر آپ کی پونچھ پر پڑ گیا۔۔ اسکے لئے میں آپ سے سوری بھی کر رہا ہوں۔۔ مجھے نہیں پتا تھا ورنہ بھلا میں ایسی گستاخی کا مرتکب ہو سکتا تھا۔۔ پھر سب سے بڑا پلس پائنٹ میں یہاں کا بندہ نہیں ہوں یہی سوچ کر معاف کر دیجئے۔۔" وہ بوکھلا کر نہ جانے کیا الٹی سیدھی ہانک رہا تھا۔۔ مارے دہشت کے اسکے قدم بھی ہلنے سے انکاری تھے۔۔ سانڈ بدستور غراتے ہوئے اپنے پیروں کو زمین پر رگڑ رہا تھا۔۔

"تو ہی کچھ بول عالیان میں نے تو جو سمجھ میں آیا بول دیا مگر شاید یہ نہیں سمجھ پا رہا تو ہی سمجھا دینا ایسا غلطی سے ہوا تھا میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا۔۔" اسنے عالیان کو متوجہ کرنا چاہا مگر وہاں عالیان کیا اسکا سایہ بھی ندارد تھا۔۔ نہ جانے کب وہ اسے اکیلا مرنے کے لئے چھوڑ کر بھاگ نکلا تھا۔۔ ادھر سانڈ پوری قوت سے غراتے ہوئے اپنی سینگیں اسکی طرف کرتے ہوئے بڑھا تھا۔۔ اسی وقت اسکے پیروں نے حرکت کی۔۔ اسنے بغیر راستے کا تعین کئے پوری طاقت صرف کر کے بھاگنا شروع کر دیا۔۔ بھاگتے بھاگتے وہ پیچھے بھی دیکھنے لگتا جہاں اسی شدومد سے سانڈ بھی اسکے پیچھے بھاگ رہا تھا۔۔ وہ اب دل سے پچھتا رہا تھا کہ اسنے یہاں گاؤں آنے کا فیصلہ کیا ہی کیوں۔۔ اسنے سوچ لیا تھا اب وہ کبھی زندگی میں کسی گاؤں نہیں جائے گا اگر وہ صحیح سلامت بچ گیا تو۔۔

"یار سانڈ بھائی اتنی سی بات کو آپ نے دل پر لے لیا۔۔ یہ بھی بھلا کوئی سانڈ گی ہوئی۔۔" وہ بکواس کرتا مڑ مڑ کر سانڈ کو دیکھ رہا تھا۔۔ جو اسکے بھاگنے پر مشتعل ہو رہا تھا۔۔ اسنے پھر پیچھے مڑ کر دیکھا سانڈ اسکے بلکل نزدیک تھا کہ وہ اسے اپنی سینگ میں اٹھا کر پھینک دیتا مگر وہ فوراً ہی جھکائی دے گیا اور اپنی سپیڈ مزید تیز کر دی۔۔ یہاں رہ کر اسکا ایک تو فائدہ ہو گیا تھا کہ اب اسے تیز بھاگنے کی عادت ہو گئی تھی۔۔

"ابے یار کیوں نہا دھو کے پیچھے پڑ گیا ہے صرف پونچھ پر ہی پیر رکھا تھا کوئی عزت پر ڈاکا نہیں ڈالا جو پیچھا ہی نہیں چھوڑ رہا۔۔" وہ دانت پیس کر بولا تھا۔۔ وہ سامنے موجود گڑھے میں گرتے گرتے بچا تھا۔۔

"ابے یار ابھی تو میری شادی بھی نہیں ہوئی ہے۔۔ ایون منگنی بھی نہیں ہوئی یہاں تک کے لڑکی نے ابھی تک ہاں بھی نہیں بولا۔۔ یار تجھے تیری سانڈنی کا واسطہ بخش دے مجھے۔۔ تجھے تیرے بیوی بچوں کی قسم پلیز یار جان چھوڑ دے میری۔۔" اسنے جب پیچھے دیکھا تو سانڈ اسی شدومد سے ایک ہی جست میں گڑھا پار کر چکا تھا۔۔ آج اسنے تہ کر رکھا تھا کہ بلال کو مارے بغیر چھوڑے گا نہیں۔۔ بلال منتی انداز میں کہتا بھاگ رہا تھا۔۔ جب اسکی نظر سامنے سے آتی گاڑی پر گئی۔۔ پیچھے کنواں تھا تو آگے کھائی والا معاملہ ہوا تھا اسکے ساتھ۔۔ رکنا اور بھاگنا دونوں ہی نقصان دہ تھا۔۔ وہ تیزی سے سوچنے لگا کیا کرے۔۔ تبھی گاڑی ایک دم نزدیک آگئی۔۔ اگر ڈرائیور نے بروقت بریک نہیں لگائے ہوتے تو اسکی روح قفص انوری سے پرواز کر چکی ہوتی۔۔

"جلدی بیٹھو۔۔" تبھی بیک ڈور کھلا اور کسی نے سر باہر نکال کر کہا۔۔ اسنے چہرہ دیکھا تو وہ جویریہ تھی۔۔ وہ حیران سا کھڑا تھا۔۔

"اوہ بیوقوف انسان بعد میں تاڑ لینا ابھی بیٹھو ورنہ ہم بھی مریں گے تمہارے ساتھ۔۔" اسنے جب اسے یونہی خود کو تکتا پا کر دیکھا تو دانت پیستے ہوئے کہا۔۔ وہ فوراً ہی ہوش میں آتا کار میں بیٹھ گیا۔۔ نہال بھائی نے فوراً ہی گاڑی ریورس کی اور فل اسپیڈ پر چھوڑ دی۔۔

عالیان تو معیز کے پیچھے ہی بھاگ نکلا تھا۔۔ اسنے جہاں سینگ سمائے وہیں گھس جاؤ کے مصداق بھاگنا شروع کیا اور سامنے ہی کھنڈر بلڈنگ میں گھس گیا۔۔ وہ سانڈ کی دہشت کی وجہ سے سیڑھیاں چھڑتا چلا گیا۔۔ جب آخری منزل آگئی اور اسے یقین ہو گیا کہ اب یہاں سانڈ نہیں آسکتا۔۔ وہ اپنی سانسیں ہموار کرنے لگا۔۔ جب وہ تھوڑا نارمل ہوا اسنے آس پاس کا جائزہ لیا۔۔ بلڈنگ دویا تین منزلہ اسنے عجلت میں دھیان نہیں دیا تھا۔۔ در و دیوار سے ویرانی ٹپک رہی تھی۔۔ لگتا تھا بلڈنگ کافی عرصے سے خالی تھی۔۔ کیونکہ زمین پر اچھی خاصی گھاس پھوس وغیرہ اگ آئی تھی۔۔ دیواریں بھی ٹوٹی اور بوسیدہ ہو گئی تھیں۔۔ جا بجا شراب کی سستی بوتلیں پڑی تھیں۔۔ شاید لوگ اپنی عیاشی کے لئے رات کو یہاں آتے تھے۔۔ اسنے کھڑکی سے نیچے کی طرف دیکھا تو اسکی ہنسی چھوٹ گئی کیونکہ بلال آگے آگے بھاگ رہا تھا تو سانڈ اسکے پیچھے پیچھے۔۔ اس پر بلال کا منتی انداز۔۔ تبھی اسے پیچھے کسی کی آہٹ سنائی دی۔۔ اسنے گردن گھما کر دیکھا تو اسکی آنکھیں مارے دہشت کے پھٹنے کے قریب ہو گئیں۔۔ پورے کمرے میں لاتعداد بندر جمع تھے۔۔ جو اسے ٹکر ٹکر دیکھ رہے تھے۔۔ پتا نہیں کہاں سے اتنے سارے بندر آگئے تھے۔۔ اسکا یہی حال ہوا تھا آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا۔۔ اسے سمجھ میں نہیں آیا کیا کرے۔۔ پریشانی سے بے ساختہ اسنے اپنا سر پیٹ لیا۔۔ اسکی دیکھا دیکھی بندر بھی اپنا سر پیٹنے لگے۔۔ وہ انکی حرکت پر بھنا گیا۔۔ اسنے غصے میں ایک کو چپت لگا دی۔۔ بس پھر کیا تھا باری باری سارے بندر اسکے سر پر چپت لگانے لگے۔۔ انکے چٹا چٹ مارنے پر اسکی کھوپڑی بھنا کر رہ گئی۔۔

"باسسس!! میں کوئی پنچنگ بیگ ہوں تم لوگوں کا۔۔" اسنے جھلا کر غصے سے کہا۔۔ سب ایک لمحے کو رکے پھر اسے غصے میں دیکھ کر کھکھلا کر ہنسنے لگے۔۔ انکی کھی کھی کی آواز پر اسکا غصہ مزید بڑھنے لگا۔۔ وہ اسے زبان دکھا دکھا کر

کھی کھی کر رہے تھے۔۔ اسنے غصے میں ایک چھوٹے سے بندر جو کچھ زیادہ ہی شرارتی تھا اسے اٹھایا اور کھڑکی سے لٹکا دیا۔۔

"اب اگر تم لوگوں میں سے کسی نے بھی کھی کھی کی نا جو اسکا حال ہوا ہے وہی تم لوگوں کا ہوگا۔۔" وہ غصے سے یوں بولا گویا انکی سمجھ میں ساری بات آہی جائے گی۔۔ تبھی ایک بندریا اچھل کر اس کے اوپر آئی اور اسکے گال پر ایک زوردار جھانپڑ رسید کر دیا۔۔ وہ ہکا بکا سا دیکھتا رہ گیا۔۔ اسکے اس ردعمل پر جس بندر کو اسنے لٹکایا تھا۔۔ وہ کھکھلا کر تالی بجانے لگا۔۔ اسے سمجھنے میں وقت نہیں لگا۔۔ وہ بندریا اس شریر کی والدہ محترمہ تھیں۔۔ جو اپنے بچے کے ساتھ بدسلوکی برداشت نہ کرسکی اور میدان میں کود پڑی۔۔ اسنے اس بندر کو فوراً سے پیشتر آزاد کر دیا کہ کہیں والد صاحب کا بھی خون نہ جوش مارنے لگے جو اسکی شامت بلوا لے۔۔ وہ فوراً ہی اپنی ماں سے جا کر لپٹ گیا گویا اسنے بہت ظلم کیا ہو اس پر جو وہ اپنے مظالم کی داستان سنانے لگا۔۔ عالیان نے دانت کچکچا کر اسے دیکھا۔۔ گویا دانت کے نیچے اسے ہی تصور کر رہا ہو۔۔ تبھی اسکا فون گنگنانے لگا۔۔ اسنے فوراً ہی پوکیٹ سے موبائل نکالا اور ریسیو کرنے ہی لگا تھا۔۔ جب وہی بندر لپک کر آیا اور اس سے موبائل جھپٹ کر اوپر دیوار پر بنے چھجے پر جا بیٹھا۔۔ اسکی اس حرکت پر سارے برادران بندروں نے اسے داد دینے کے لئے تالی پیٹی۔۔ وہ غصے سے بل کھا کر رہ گیا۔۔ مگر اسے پتا تھا یہاں غصہ کام نہیں کرنے والا۔۔

"دیکھ بیٹا یہ تیرے کھیلنے کی چیز نہیں ہے۔۔ اس لئے مجھے دیدے۔۔" اسنے پچکارا۔۔ مگر ادھر پر کوئی اثر ہی نہیں ہوا۔۔ وہ مزے سے اسکے موبائل کا پوسٹ مارٹم کرنے لگا۔۔

"دوسروں کی چیز بنا پرمیشن نہیں چھوتے۔۔ چل واپس کر دے۔۔" اسنے بے بسی سے کہا۔۔ لیکن وہ مگن رہا۔۔

"دیکھئے اپنے بچے کو آپ سمجھاتی نہیں ہے پھر کوئی کچھ کرے تو آپ کی ممتا جوش میں آجاتی ہے۔۔ اٹس ناٹ ا فیئر۔۔ اب میں کچھ کروں تو مارنا مت۔۔" وہ اسکی اماں سے مخاطب ہوا۔۔ جو بے نیازی سے بیٹھی یہاں وہاں دیکھ

رہی تھی۔۔ اس بے نیازی پر وہ کھول کر رہ گیا۔۔ پھر کچھ سوچ کر اسنے شراب کی بوتل اٹھائی اور اوپر چھجے کی طرف پھینک دیا۔۔ اسکی توقع کے مطابق بندر نے موبائل کھینچ کر اسے مارا۔۔ جسے اسنے بڑی مہارت سے کیچ کیا۔۔ لیکن ساتھ ہی بندر کی والدہ محترمہ کی ممتا نے پھر سے جوش ماری اور اسنے اسکے دوسرے گال میں بھی انگلیوں کا نشان ثبت کر دیا۔۔ وہ اسے گھور کر رہ گیا اور وہاں سے بھاگنے میں ایک سیکنڈ کی دیر نہیں لگائی۔۔

"زیادہ زور سے تو نہیں لگا۔۔ میں کوئی اوئنٹمنٹ دوں لگانے کے لئے۔۔" اسنے سنجیدگی سے پوچھا۔۔ مگر عالیان کو اسکی آنکھوں میں شرارت صاف نظر آ رہی تھی۔۔ اس وقت وہ چاروں بھی نہال بھائی کی کار میں تھے۔۔ لڑکیاں سب بیچ کی سیٹوں پر بیٹھ گئی تھیں۔۔ لڑکے گھس پل کر پچھلے حصّے میں بیٹھے تھے۔۔ ٹیمپو سے تو غنیمت ہی تھا۔۔ ان دونوں نے سوچا۔۔

"بندریا۔۔" وہ زیر لب بڑبڑایا۔۔

"کیا کہا سنائی نہیں دیا۔۔" زرناب مسکراہٹ دبا کر اسکی سمت رخ کئے پوچھ رہی تھی۔۔ اسے نہیں پتا تھا اسنے کیا کہا ہے۔۔ ورنہ وہ اس طرح پوچھنے کے بجائے اسکے گال پر بنے نشان کو مزید استحکام بخشتی۔۔

"نہیں خیر ایسا بھی نہیں ہے کہ اوئنٹمنٹ کی ضرورت پڑے۔۔" وہ دانت کچکچا کر بولا۔۔

"اچھا مجھے لگا شاید پڑ جائے۔۔" اسکی مسکراہٹ تو گویا فیویکوئیک سے چپک گئی تھی۔۔ جو ہونٹوں سے جدا ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔۔ اسے افسوس ہونے لگا کیوں اسنے معیز کو سب بتایا۔۔ اسی نے گاڑی میں بیٹھتے ہی ساتھ سب کو چٹخارے لے لے کر بتایا تھا۔۔

"میں سوچ رہی تھی بلال کیوں نا تم اس سال ریپبلک ڈے کے موقع پر میراتھون میں پارٹیسپیٹ کرو۔۔" جویریہ نے زرناب کو آنکھ مارتے ہوئے سنجیدگی سے اسے مشورہ دیا۔۔

"جی بہت شکریہ آپ کی اس زرہ نوازی کا۔۔" وہ دانت پیس کر بولا۔۔

"ارے میں تو سیریسلی کہہ رہی ہوں۔۔ تم شاید برا مان گئے۔۔" اسنے سنجیدگی کا مظاہرہ کیا۔۔

"نہیں میں نے بلکل برا نہیں مانا ہے۔۔ میں تو سوچ رہا تھا اگر تم بھی ہڈلز میں پارٹیسیپیٹ کرتی تو اچھا رہتا۔۔" وہ اب اطمینان سے بولا تھا۔۔ اسے پتا تھا یہ سن کر وہ جل بھن کر رہ جائے گی۔۔ کیونکہ اسکول کے زمانے ہی سے اسے ہڈلز نہیں آتا تھا۔۔ یہاں تک کہ وہ یونی میں آگئی۔۔ معیز اور عمار کے مطابق اسکی ہائیٹ چھوٹی تھی جس کی وجہ سے اسے ہڈلز کرنے میں پروبلم ہوتی تھی۔۔ اس بات پر وہ چڑ جایا کرتی تھی۔۔ ایسا نہیں تھا کہ وہ بہت ہی چھوٹی ہائیٹ کی تھی لیکن وہ ہائیٹ کو نشیس تھی۔۔ حالانکہ اسکی ہائیٹ ایوریج تھی۔۔ لیکن پھر بھی وہ انکے چڑانے پر بری طرح چڑ جاتی تھی۔۔ ابھی بھی یہی ہوا۔۔

"تم سے یہ بکواس کس نے کی؟" وہ غرائی۔۔

"کونسی بکواس؟" اسنے تجاہل برتا۔۔

"ویسے بلال بھائی صحیح کہہ رہے ہیں۔۔ تم ہڈلز میں پارٹیسیپیٹ کرنا۔۔ فرسٹ آؤ گی۔۔" معیز نے کہا۔۔

"اب چاہے پیچھے سے ہی کیوں نہ فرسٹ آؤ۔۔ بات تو فرسٹ آنے کی ہے۔۔" عمار بولا تو سبھی ہنس پڑے۔۔

"عمار میں تمہارا منہ توڑ دوں گی اور اس میں یقینا فرسٹ آؤں گی۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔۔

"منہ توڑنے کا کومپیٹیشن کب سے ہونے لگا۔۔ یار مجھے پہلے کسی نے بتایا کیوں نہیں۔۔ میں جویریہ کا نام لکھوا دیتا۔۔ کیا ہوا جو ہڈلز میں یہ فرسٹ نہیں آسکتی۔۔ فرسٹ کیا ایون سنگل ہڈلز کراس نہیں کر سکتی۔۔ اٹلسٹ منہ توڑ کر تو فرسٹ آسکتی تھی۔۔" بلال نے معصومیت کے نئے ریکارڈ قائم کئے۔۔

"تم اپنی بکواس بند رکھو سمجھے۔۔ اچھا ہی ہوتا جو وہ اتنا ساانڈ تمہیں اٹھا کر پھینک دیتا۔۔ پتا نہیں مجھے کونسے کیڑے نے کاٹا جو تم سے ہمدردی کا بخار چڑھ گیا تھا۔۔" وہ بھنا کر بولی۔۔

"محبت میری جان محبت کہتے ہیں اس کیڑے کو۔۔" بلال نے زیر لب ڈائیلاگ جھاڑا۔۔ جسے جویریہ نے بخوبی سنا۔۔ اسنے جھلا کر اسکے سیٹ پر دھرے پر اپنے ناخن چبھا دیئے۔۔

" آہ۔۔" بے اختیار چیختے ہوئے اسنے اپنا ہاتھ کھینچا۔۔

"کیا ہوا؟" عالیان نے پوچھا۔۔

"کسی کیڑے نے کاٹ لیا ہو گا۔۔" عمار بولا۔۔

"تم خود کیڑے۔۔" جویریہ نے جھلا کر کہا۔۔

"اب تمہیں کون سے کیڑے کاٹ لیا۔۔ میں نے تو تمہیں کچھ نہیں کہا۔۔" وہ حیران ہوا۔۔

"کوئی نہیں میرا دماغ خراب ہو گیا تھا۔۔" اسنے جھنجھلا کر کہا۔۔ بلال اسکے تاثرات سے محظوظ ہوتا رہا۔۔ باقی کا راستہ ان لوگوں نے یونہی ہلکی پھلکی باتوں میں گزارا۔۔

اسنے اکتا کر اپنے آس پاس کے ماحول پر نظر دوڑائی۔۔ ہر طرف رنگ اور روشنی کا سیلاب موجزن تھا۔۔ جو اسے بلکل اچھی نہیں لگ رہا تھا۔۔ کہتے ہیں دل کا موسم ماحول پر اثر انداز ہوتا۔۔ ویسا ہی اسکا حال تھا۔۔ جب سے امی نے اسے بتایا تھا۔۔ تب سے اسکا موڈ بری طرح آف تھا۔۔ کوئی چیز اچھی نہیں لگ رہی تھی۔۔ حتیٰ کہ شاندار سے ولیمہ کی تقریب بھی نہیں جہاں سب خوش گپیوں میں مگن تھے۔۔ وہ بے زار سا اٹھا اور باہر کے خوشگواریت سے بھرپور ماحول سے اکتا کر اندر کی طرف بڑھ گیا۔۔ ابھی وہ راہداری ہی میں تھا جب کوئی اس سے بری طرح ٹکرا گیا۔۔ وہ بھی بوکھلا گیا اور چونک کر اپنے خیالات سے باہر آیا۔۔ اسنے بلا ارادہ ہی مقابل کو سہارا دیا اور اسے دیکھا جسنے گرنے کے ڈر سے آنکھیں میچیں ہوئی تھیں۔۔۔ بے ساختہ ہی اسکے لبوں پر خوبصورت سی مسکراہٹ دوڑ

گئی۔۔ساری کلفتیں گویا کہیں دور جاسوئی تھیں۔۔ موڈ خود بخود خوشگوار ہو چلا تھا۔۔وہ یک ٹک اسے دیکھے گیا جو ابھی بھی خوف سے آنکھیں موندیں اسکی بانہوں میں تھی۔۔

نینوں کی تو بات نیناں جانے ہے

سپنوں کے راز تو نیناں جانے ہے

دل کی باتیں دھڑکن جانے ہے

جس پے گزری وہ تن جانے ہے

ہم دیوانے ہو گئے ہے آپ کے

ہم تو بس اتنا جانے ہے

تو میرا ہے صنم تو میرا ہمدم

تیرے سنگ جینا اب ساتوں جنم

خود کو محفوظ سمجھ کر اسنے اپنی آنکھیں کھولی تھیں۔۔ سکون محسوس کر کے اسنے تشکر بھری نظریں اٹھا کر مقابل کو دیکھا مگر جیسے ہی اسکی نظر اپنے محسن پر گئی۔۔ اسکا سکون درہم برہم ہوا تھا۔۔وہ انوکھے جزبوں سے مزین نظریں اسی پر جمائے ہوئے تھا۔۔ اسنے فوراً اپنی نظروں کا زاویہ بدلہ۔۔ اسکی ہتھیلیاں پسیج گئیں۔۔ صبیح پیشانی پر بھی پسینے کی ننھی ننھی بوندیں نظر آنے لگیں۔۔ اسکی دھڑکنیں تھیں کہ اس درجہ قربت پر حشر برپا کر رہی تھیں۔۔ دل تو گویا کانوں میں دھڑک رہا تھا۔۔

نظریں یہ آپ کی کرنے لگی ہشیاریاں

کہیں کر دیں نا یہ میرے لئے دشواریاں

حسن کی بات تو حسن ہی جانے ہے

روپ کے ناز تو روپ ہی جانے ہے

تو میرا ہے صنم تو ہی میرا ہم دم

تیرے سنگ جینا اب ساتوں جنم

"اہم اہم۔۔" وہ یونہی اس میں کھویا رہتا جب کسی نے کھنکھارا انہیں اپنی طرف متوجہ کیا۔۔ انابیہ ہڑبڑا کر اس سے الگ ہوئی۔۔ سامنے ہی جویریہ شرارتی نظروں سے مسکراہٹ دبائے انہیں دیکھ رہی تھی۔۔ کسی اور نے بھی اس منظر کو جانچتی نگاہوں سے دیکھا تھا اور کچھ سوچتا وہاں سے ہٹتا چلا گیا۔۔

"تو یہ بات واقعی سچ ہے۔۔ مجھے تو لگ رہا تھا یہ ایسے ہی بکواس کر رہی ہے۔۔" اسنے معنی خیزی سے انھیں دیکھا۔۔

"جویریہ۔۔" انابیہ نے بے ساختہ اسکے بازو پر چمٹی کاٹ کر مزید بکواس کرنے سے روکا۔۔ ورنہ اس سے کچھ بعید نہیں وہ سب کچھ ہی اسکے سامنے اگل دیتی۔۔

"کیا سچ ہے؟" عباد نے سوالیہ نظروں سے انھیں دیکھا۔۔

"کک۔۔ کچھ نہیں یہ بس ایسے ہی بکواس کر رہی تھی۔۔ میں دیکھوں شاید امی مجھے بلا رہی ہیں۔۔" وہ گڑبڑا کر بولی اور وہاں سے نو دو گیارہ ہو گئی۔۔

"آپ ڈائریکٹ پھوپھو سے بات کیوں نہیں کر لیتے۔۔" جویریہ نے اس سے کہا جو ابھی اس سمت دیکھ رہا تھا جہاں سے وہ گئی تھی۔۔ اس کی بات پر چونک کر متوجہ ہوا۔۔

"ہاں۔۔ آں۔۔ اب تو سنجیدگی سے بات کرنا ہی پڑے گا۔۔" اسنے پر سوچ انداز میں کہا۔۔

"ویسے آپ بڑے ہی گھنے ہے کہاں اس سے خار کھاتے تھے۔۔ اسے پاگل گردانتے تھے اور اب دیکھو موصوف کی نظریں ہی نہیں ہٹ رہی تھیں۔۔" وہ چھیڑنے سے باز نہیں آئی۔۔

"اب کیا کروں تمہاری فرینڈ نے اپنے جال میں پھانسا ہی ایسے ہے کہ بندہ پھڑ پھڑا کر رہ گیا ہے۔۔ کوئی راہ ہی سجھائی نہیں دے رہی۔۔" اسنے مسکراہٹ دبا کر کہا۔۔

"واہ جی واہ خود تو جیسے بڑے ہی معصوم تھے جو اسنے پھانسا اور آپ پھنس گئے۔۔" وہ تنک کر بولی۔۔ کیسے وہ اپنی فرینڈ کے خلاف کچھ سن لیتی۔۔

"اب کیا کروں بندہ بشر ہوں۔۔ پھر تمہاری دوست کی ادائیں ہی اتنی قاتل ہیں کہ بندہ گھائل ہو کر رہ گیا۔۔" اسنے معصومیت کی انتہا کی۔۔

"تو پھر گھائل ہی رہنے کا ارادہ ہے یا کچھ علاج بھی کریں گے۔۔" اسنے پوچھا۔۔

"آف کورس علاج بھی کریں گے۔۔" وہ ہلکا پھلکا ہو کر بولا۔۔ اسنے سوچ لیا تھا۔۔ وہ کسی بھی قیمت پر امی کو راضی کر کے رہے گا۔۔ اسکی انگیجمنٹ یا باقائدہ کوئی کمٹمنٹ تو ہوئی نہیں تھی۔۔ سو وہ کیوں اتنی آسانی سے ہار مان جائے۔۔ وہ ہر ممکن طریقے سے امی کو قائل کرے گا۔۔

"یہ چکر کب سے چل رہا ہے؟" اچانک ہی بلال نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے متوجہ کیا۔۔

"ہاں۔۔ کیا؟" وہ چونک کر بولا جو مزے سے زرناب کے سجے سنورے روپ کو تاڑنے میں مگن تھا۔۔

"یہی کہ کب سے چل رہا ہے یہ سب؟" اسنے زرناب کی طرف اشارہ کیا۔۔

"میں سمجھا نہیں۔۔" وہ تجاہل سے بولا۔۔

"اچھا بیٹا مجھے چرا رہا ہے۔۔ میں اس راستے کا پرانا مسافر ہوں۔۔ سمجھا اس لئے آئیں بائیں کرنے کے بجائے سیدھا پوری بات بتا۔۔" بلال نے اسے گھورا۔۔

"یار کچھ نہیں بس ایسے ہی تو غلط سمجھ رہا ہے۔۔" وہ گڑبڑا کر بولا۔۔

"اچھا میں غلط سمجھ رہا ہوں تو تو ہی صحیح سمجھا دے۔۔" اسنے گھر کا۔۔

"تجھے سچ میں غلط فہمی ہوئی ہے یار۔۔ میں تو اس فاؤنٹین کو دیکھ رہا تھا۔ کتنا خوبصورت ہے نہ۔۔" وہ بوکھلا کر بولا۔۔ بلال نے غور سے فاؤنٹین کو دیکھا جو لان کے بیچ و بیچ تھا اور پھر زرناب کو دیکھا۔۔

"تو بھینگا کب ہوا؟" اسنے سنجیدگی سے پوچھا۔۔

"کیا مطلب؟" وہ حیران ہوا۔۔

"مطلب یہ کہ فاؤنٹین تو وہاں ہے اور زرناب اس طرف تو ادھر دیکھتے ہوئے تجھے فاؤنٹین کیسے دکھائی دیا یا پھر تو زرناب کو ہی فاؤنٹین کہہ رہا ہے۔۔" اشارے سے بتاتے ہوئے اسنے سابقہ سنجیدگی سے کہا۔۔

"نہیں یار وہ میں۔۔" وہ کھسیایا۔۔

"چل اب تیری شرافت اسی میں ہے کہ تو اپنا پیٹ خالی کر دے۔۔" بلال نے اسے گھور کر کہا۔۔ پھر عالیان نے اسے کیوپڈ کی واردات کے بارے میں من و عن سب کہہ سنایا کہ اب اسکے سوا کوئی چارہ نہیں تھا۔۔

"تو نے اسے سنایا اپنا حال دل؟" بلال نے پوچھا۔۔

"نہیں نا یار یہی تو سمجھ نہیں آ رہا۔۔" اسنے اپنا مسلہ بتایا۔۔

"گھنے کمینے تو کیسے میرا مذاق اڑاتا تھا نا۔۔ اچھا ہوا جو تیرے دل نے تجھے دغا دی۔۔ یہ تو جویریہ سے بھی ٹیڑھی کھیر ہے۔۔ اب بھگتنا۔۔" وہ مزے سے بولا۔۔ اسکے دل میں گویا ٹھنڈ پڑ گئی تھی۔۔

"ابے یار کتنا کمینہ دوست ہے تو ذرا احساس نہیں تجھے اپنے یار کا۔۔" عالیان نے اسے بلیک میل کرنا چاہا۔۔

"اور تجھے تو میرا بڑا احساس تھا نا۔۔ بے چارہ دن رات میری ہی فکر میں تو ہلکان رہتا ہے۔۔ کمینہ۔۔" وہ دانت پیس کر بولا۔۔

"اب تو بدلہ لے گا مجھ سے۔۔" اسنے منہ بنایا۔۔

"کیوں تونے مجھے بخشا تھا۔۔ بہت اچھے سے یاد ہے مجھے اپنی پہلی ڈیٹ کا کیسے تونے ناس مارا تھا۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولا۔۔

"ابے اسکا بدلہ تو الریڈی لے چکا ہے اور کتنے بدلے لے گا۔۔" عالیان نے اسے گھورا۔۔

"وہ بدلہ تھا بھلا بدلہ تو اب میں لوں گا۔۔" وہ جوابا اسے گھور کر بولا۔۔

"کمینہ بے غیرت ذلیل کتنا کم ظرف ہے نہ تو یہ نہیں کہ دوست کی مدد کرے بلکہ اس سے بدلہ لینے کے بارے میں سوچ رہا۔۔ کیا ہوا جو میں نے تھوڑی شرارت کر دی۔۔ ضروری ہے تو بھی ایسا کرے۔۔" اسنے شرم دلانے کی کوشش کی۔۔

"تجھے کس نے کہا میں بھی ویسا کروں گا۔۔ میں تو کچھ ایسا کروں گا کہ تیری سات پشتیں یاد کریں گی کہ بلال کس بلا کا نام تھا۔۔" وہ بڑے ہی اطمینان سے اسے اپنے عزائم سے آگاہ کر رہا تھا۔۔

"بھائی تو کچھ بھی ایسا ویسا نہیں کرے گا۔۔" عالیان نے بس ہاتھ جوڑنے کی کسر چھوڑی تھی۔۔

"دیکھ اسے کہتے ہیں محبت۔۔ کیسے میرا مذاق اڑاتا تھا اب دیکھ خود ہی میرے سامنے منت سماجت کر رہا ہے۔۔ کیسے ساری اکڑ نکل گئی۔۔" بلال نے طنز کیا۔۔ وہ کیا کہتا دل ہی دل میں اسے گالیاں دینے لگا۔۔ ساتھ ہی اس لمحے کو بھی کوسا جسنے محبت جیسی وبا اس میں منتقل کر دی تھی۔۔ انکی یہ گفتگو ان شیطانوں نے بھی سنی تھی۔۔ جو اب آنکھوں میں شریر سی چمک لئے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔۔

جب سے اسے پتا چلا تھا کہ ولید اسے بیوقوف بنا رہا ہے۔۔ اسکا غصے سے برا حال تھا۔۔ اسکا دل کر رہا تھا جا کر ولید کو دو تین لگائے۔۔ جس کی وجہ سے وہ اچھی خاصی ذہنی اذیت کا شکار ہو گئی تھی اور ادھر وہ مسٹر اسکی کیفیت سے لطف لے رہے تھے۔۔ اب وہ بھی اسے الو بنا کر چھوڑے گی۔۔ پھر کچھ سوچ کر وہ اسکے کمرے کی طرف بڑھ

گئی۔۔ وہ اپنے کمرے میں نہیں تھا۔۔ وہ اسے ڈھونڈتے ہوئے باہر شامیانے میں آ گئی۔۔ جہاں موصوف حسب توقع سب گوپیوں کے درمیان کرشنا بنے بیٹھے فلرٹ کرنے میں مصروف تھے۔۔ اسے دیکھ کر مہر کو نئے سرے سے غصہ آیا۔۔ چھیچھورا کہیں کا۔۔ نکاح شدہ ہونے کے باوجود کیسے لڑکیوں سے اٹھکلیاں کر رہا تھا۔۔ وہ زیر لب اسے صلواتیں سناتی اسکے پاس آنے لگی۔۔ ولید اسے اپنی طرف آتے ہوئے دیکھ چکا تھا۔۔ اسے شرارت سوجھی۔۔ اسنے اپنے قریب بیٹھی لڑکی کے کان میں کچھ کہا۔۔ جس پر وہ ولید کے شانے پر ہاتھ مارتی کھکھلا کر ہنسی تھی۔۔ مہر نے چبھتی نگاہوں سے یہ منظر دیکھا تھا۔۔ بس نہیں چل رہا تھا کہ اسے ولید کے پہلو سے کہیں غائب کر دے۔۔ وہ کیسے کسی اور کو اپنی جگہ پر برداشت کر سکتی تھی۔۔

"تو پھر ولید کب تم ہمیں ٹریٹ دے رہے ہو؟" وہ جب انکے قریب پہنچی تو ولید کی خالہ زاد کو کہتے سنا۔۔ اسے تو حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔۔ کیونکہ وہ ولید کو بھائی کہتی تھی۔۔ آج پہلی بار اسنے اسکے منہ سے صرف ولید سنا تھا۔۔ جو اسکے لئے اچنبھے کا باعث تھا۔۔

"یہ تو مہر پر منحصر ہے کہ کب وہ مجھے اسکا موقع دیتی ہے کیوں مہر؟" ولید نے مہر کو تصدیقی انداز میں دیکھ کر کہا۔۔ جو انکے قریب آ چکی تھی۔۔ اسکی بات کا پس منظر مہر کو اچھی طرح سمجھ آ چکا تھا۔۔

"کیوں نہیں بہت جلد ہی وہ مبارک موقع آئے گا۔۔ اتنی بے تابی کس بات کی۔۔" وہ بظاہر مسکرا کر بولی۔۔ مگر دل ہی دل میں پیچ و تاب کھا کر رہ گئی۔۔ کیوں نہیں بچو تمہارے لئے تو میں اسے یادگار بنا کر چھوڑوں گی۔۔

"یہ ہوئی نا بات۔۔ سو گرلز اسی بات پر کیوں نہ ہمیں تھوڑی پرائیویسی دی جائے؟ آئی ہوپ یو گائز انڈرسٹینڈ۔۔" وہ شوخی سے بولا تو سب لڑکیاں ہوٹنگ کرتے ہوئے انکے پاس سے اٹھ گئیں۔۔ انکے جانے کے بعد ولید نے بغور سر تا پا اسکا جائزہ لیا۔۔ اسنے نیوی بلیو اسکرٹ پر گولڈن کلر کی اسٹائلش سی قمیض زیب تن کی تھی۔۔ نیوی بلیو دوپٹا بائیں شولڈر سے دائیں ہاتھ میں لے کر ڈریپ کیا ہوا تھا۔۔ اسنے ہم رنگ ایئر رنگ اور چوڑیاں پہن کر بالوں کو

ٹویسٹ کر کے جوڑا بنایا ہوا تھا۔۔ ساتھ ہی ہلکا پھلکا میک اپ جو اسکی دلکشی میں اضافہ کر رہا تھا۔۔ غرض یہ کہ وہ مکمل طور پر ولید کے دل پر غضب ڈھا رہی تھی۔۔ کل کے بہ نسبت وہ آج کافی پر اعتماد بھی لگ رہی تھی۔۔

"میرے خیال سے تم دوسری شادی کرنے والے ہو تو یہ ندیدوں کی طرح گھورنا بھی اسی کے لئے بچا کر رکھو۔۔" اسکے مسلسل دیکھنے پر وہ کنفیوز ہوئی تو دانت پیس کر بول پڑی۔۔ اسکی بات پر اسنے بے ساختہ قہقہہ لگایا۔۔

"تو تم مان گئیں اس حقیقت کو۔۔ چلو شکر ہے۔۔ ورنہ مجھے ڈر تھا کہیں میں اپنی دوسری بیوی کی وجہ سے تمہاری حق تلفی نہ کر دوں۔۔ لیکن تم تو ابھی سے اسکا خیال کر رہی ہو۔۔ اسکا مطلب تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا جب میں اسکے ساتھ زیادہ وقت گزاروں گا۔۔" وہ اپنی مسکراہٹ دبائے سنجیدگی سے بولا۔۔ اور مہر اسکا تو بس نہیں چل رہا تھا۔۔ کہیں سے اسکی نادیدہ سوتن آجائے اور وہ اسکا گلا گھونٹ کر قصہ ہی ختم کر دے۔۔ وہ ولید کو اگنور کئے دانت پر دانت جمائے بیٹھی تھی۔۔ وہ مشتعل ہو کر اس پر اپنا آپ ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

"کیا ہوا چپ کیوں ہو گئیں؟ میری بات بری لگی کیا؟" وہ اسے زچ کرنے کا کوئی بھی موقع نہیں چھوڑ رہا تھا۔۔

"نہیں کیوں بری لگنے لگی مجھے تمہاری بات۔۔ انفیکٹ میں تو یہ سوچ رہی تھی۔۔ کیوں نہ آج ہی چچا جان سے بات کر لوں تمہاری دوسری شادی کی۔۔" اسنے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

"آج کیوں کبھی اور بات کر لینا۔۔ اتنی بھی کیا جلدی ہے۔۔" وہ اسے جانچتی نگاہوں سے دیکھ کر بولا۔۔ اسے یوں مہر کا اتنی آسانی سے دستبردار ہونا ہضم نہیں ہو رہا تھا۔۔

"کہیں تمہیں چچا جان سے ڈر تو نہیں لگ رہا۔۔ سو ڈونٹ وری میں انہیں ہینڈل کر لوں گی۔۔" وہ اسے دیکھ کر بولی کہ اب ہی تو اونٹ آیا پہاڑ کے نیچے۔۔ وہ چچا جان سے اسکی درگت بنوانا چاہتی تھی۔۔

"مجھے کیونکر ابو سے ڈر لگنے لگا۔۔ ڈیریسٹ بات یہ ہے کہ ابھی تک میں نے کوئی لڑکی سلیکٹ نہیں کی۔۔ اس لئے ابھی بات کرنے کا فائدہ۔۔" وہ کیسے اپنے پروں میں پانی پڑنے دیتا۔۔ گھنا کمینہ مہر نے دل ہی دل میں اسے القابات سے نوازا۔۔

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔ شادی تو تمہیں دوسری ویسے بھی کرنی ہی ہے۔۔ سو اب بات کرنے میں کیا حرج ہے؟" وہ قائل کرنے کو بولی۔۔

"حرج ہی حرج ہے۔۔ مائی ڈارلنگ۔۔" اسنے کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا جب مہر نے اسے ٹوک دیا۔۔

"پلیز یہ ڈارلنگ وارلنگ جیسے چیپ ورڈز آئندہ مجھے مت کہنا۔۔" وہ ناگواری سے بولی۔۔

"پھر کسے کہوں؟" اسنے فوراً پوچھا۔۔

"اپنی چہیتی میری سوتن کو۔۔" وہ منہ بنا کر زیر لب بڑبڑائی۔۔ ولید نے پھر اپنی مسکراہٹ کا گلا گھونٹا۔۔ وہ مہر کے جیلس ہونے پر بڑا ہی لطف اندوز ہوتا۔۔

"آف کورس اسے تو بولوں گا ہی۔۔ وہی تو میری ڈارلنگ، سویٹ ہارٹ، جان، بے بی ہوگی۔۔" وہ اسے جلانے کے لئے مزے سے بولا۔۔ مہر نے آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھا کیسے بے شرمی سے وہ اسے بتا رہا تھا کہ وہ اپنی بیوی کو کن ناموں سے پکارے گا۔۔ اسکی باتیں سن کر اسکا دل برا ہونے لگا۔۔

"میں چلتی ہوں۔۔" وہ بے دلی سے اٹھنے لگی۔۔

"کہاں چلیں؟" جبھی ولید نے اسکا ہاتھ کھینچ کر اسے کرسی پر دوبارہ بیٹھا دیا۔۔

"ایہا وغیرہ کو دیکھ لوں۔۔ کافی دیر سے ان سے ملی نہیں۔۔" اسنے بہانا گھڑا۔۔ در حقیقت وہ اسکے پاس مزید بیٹھنا نہیں چاہتی تھی۔۔ کیونکہ اسے ڈر تھا اگر ولید اسی طرح بکواس کرتا رہا تو وہ پھٹ پڑتی اور ابھی وہ اس ہرجائی کے سامنے اپنے جذبات ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

"سچ۔۔" وہ اسے کھوجتی نگاہوں سے دیکھ کر بولا۔۔

"ہاں بھلا میں جھوٹ کیوں بولوں گی۔۔" اسنے ہونٹوں کو پھیلا کر دانت پیستے ہوئے کہا۔۔

"اوکے ایز یو وش۔۔" ولید نے کندھے اچکائے۔۔وہ فوراً اٹھی گویا ایک سیکنڈ مزید رکی تو پتھر کی ہو جائی گی۔۔

لیکن وائی رے قسمت جیسے ہی اسنے ایک قدم آگے بڑھایا ہی تھا کہ وہ لڑکھڑائی تھی جب ولید نے اسکا ہاتھ پکڑ کر خود کی جانب کھینچ لیا۔۔وہ سیدھا اسکی گود میں آ رہی۔۔ اسنے بلا ارادہ ہی سہارے کے لئے ولید کے گلے میں بازو ڈال دیئے۔۔ اسنے نظر اٹھا کر اسے دیکھا جو اس صورت حال سے بڑا محظوظ ہوا تھا۔۔اسنے کسمسا کر اٹھنا چاہا مگر اسکی گرفت مضبوط تھی۔۔وہ پوری کی پوری اسکی گود میں آن سمائی تھی۔۔ اس پر مستزاد اسکی اتنی نزدیکی۔۔ اگر کوئی انھیں اس حال میں دیکھ لیتا تو۔۔ اسے بے طرح شرم محسوس ہوئی۔۔ولید نے دلچسپی اسے دیکھا جو بری طرح بلش کر رہی تھی۔۔ اسے لڑتی جھگڑتی مہر کا یہ روپ مزہ دے گیا۔۔ ادھر مہر کو ولید کی مسکراہٹ تپا گئی۔۔ اسنے سب شرم ورم بالائے طاق رکھ کر زور سے اسکے بازو پر دانت گاڑ دیئے۔۔ اسکی مسکراہٹ سمٹی اور گرفت بھی ہلکی ہوئی۔۔ مہر کے لئے اتنا ہی کافی تھا۔۔ وہ فوراً ہی اسکے حصار سے نکل کر بھاگی تھی۔۔ پیچھے وہ دانت پیستا بڑبڑاتا رہ گیا۔۔

"یہ جنگلی بلی کبھی نہیں سدھر سکتی۔۔ پتا نہیں کیا سوچ کر میں نے اس جنگلی سے محبت کر لی۔۔ اسے رعایت دینے لائق ہے ہی نہیں۔۔ اب میں بھی اظہار محبت کروائے بغیر تو بخشوں گا نہیں۔۔ جسٹ ویٹ اینڈ واچ مسز مہر۔۔" اسکی پشت کو دیکھ کر وہ کچھ سوچتا ہوا بولا۔۔

"کیا ہوا کچھ پریشان سے لگ رہے ہیں آپ؟" معیز اسکے پاس بیٹھتا سنجیدگی سے بولا۔۔ اسکے ساتھ ہی عمار بھی بیٹھ گیا۔۔

"ہاں۔۔ نہیں تو۔۔" اسنے اپنے دھیان سے چونک کر کہا۔۔

"اب ہم سے پردہ داری۔۔" عمار نے خفگی دکھائی۔۔

"نہیں سچ میں میں پریشان نہیں ہوں۔۔" اسنے اپنے چہرے پر بشاشت لاتے ہوئے کہا۔۔

"اچھا تو پھر آپ کی شکل پر ساڑھے بارہ کیوں بج رہے ہیں؟" معیز اسکی اتری شکل دیکھ کر بولا۔۔

"کہاں یار تم لوگوں کو غلط فہمی ہوئی ہے۔۔" غیر ارادی طور پر اسنے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔۔

"ایسے کیسے غلط فہمی ہوئی ہے۔۔ اتنے دن سے آپ کے ساتھ رہ رہے ہیں۔۔ اس لئے آپ کے چہرے کے ہر رنگ جانتے ہیں۔۔" عمار نے ڈائیلاگ بازی کی۔۔

"اور نہیں تو کیا۔۔ اس لئے فٹافٹ بتائیں کیا مسلہ ہے؟" معیز فورا بولا۔۔ عالیان نے انھیں بغور دیکھا۔۔ اسکے دیکھتے ہی ان دونوں نے اپنے چہروں پر ہمدردانہ اور محبتانہ تاثرات قائم کر لئے۔۔ اور انکے شیطانی ارادوں سے انجان وہ بے چارہ انکے تاثرات سے دھوکہ کھا گیا۔۔

"یہ گئی تو کہاں گئی؟" اسنے بڑبڑاتے ہوئے آس پاس نظریں دوڑائیں۔۔

"کہیں میں تو نہیں جسے آپ اتنے شد و مد سے ڈھونڈ رہی ہیں۔۔" وہ اچانک اسکے سامنے آکر شوخی سے بولا۔۔

اسکے اچانک حملے سے وہ ہڑبڑائی اور گرنے ہی لگی تھی۔۔ جب سہارا دینے کے لئے اسنے اپنے بازو آگے کئے۔۔

"آپ کوئی کام سوچ سمجھ کر نہیں کر سکتے۔۔ ابھی میں گر جاتی تو۔۔" اسنے اسکے ہاتھوں کو اپنی بانہوں سے ہٹایا۔۔

"یہ بات تو ٹھیک ہے کہ اگر میں کام سوچ سمجھ کر کرتا تو آپ سے محبت کیسے کرتا اور پھر میرے ہوتے ہوئے آپ کے گرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔۔" وہ والہانہ نگاہوں سے اسے دیکھتا بولا۔۔ اور بیج اور پنک لہنگا سوٹ میں وہ سیدھا اسکے دل میں اتری جا رہی تھی۔۔ اسکے اس طرح براہ راست اظہار پر وہ بلش ہوئی۔۔

"دیکھیں آپ زیادہ فری ہونے کی کوشش نہ کریں۔۔" اسنے لاشعوری طور اپنے تپتے گالوں پر ہاتھ پھیر کر سرخی زائل کرنی چاہی۔۔

"کہاں میں تو ابھی تک نہایت ادب واحترام سے اپنی جگہ پر ہی کھڑا ہوں۔۔ حالانکہ دل مائل بہ شرارت ہے لیکن میں نے اسے ڈپٹ کر چپ کرادیا ہے۔۔" وہ اسکی جانب زرا جھکتے ہوئے بولا۔۔

"اب آپ پھیل رہے ہیں۔۔ میں نے صرف نمبر دیا ہے۔۔ اوٹ پٹانگ حرکت کرنے کی اجازت نہیں دی۔۔" اسنے دو قدم پیچھے ہوتے ہوئے کہا۔۔

"میں نے ابھی کہاں کوئی اوٹ پٹانگ حرکت کی ہے۔۔ ہاں اگر اجازت ہو تو گستاخ ہونے کی جسارت کروں۔۔" وہ بے باکی سے اسکا ہاتھ تھام گیا۔۔ اسکی حرکت پر وہ گھبرائی۔۔

"یہ کککیا کیا کر رہے ہیں آپ؟" اسنے بوکھلا کر اپنا ہاتھ چھڑانے کی سعی کی۔۔

"کچھ نہیں بس چھوٹی سی جسارت۔۔" وہ گمبھیر لہجے میں بولتا اسکے اوسان خطا کرنے لگا۔۔ اس سے کچھ نہیں بن پڑا تو آنسوؤں کو باہر کا راستہ دکھا دیا۔۔ وہ اسکی جانب جھکا ہی تھا جب ٹپ ٹپ آنسوؤں کی لڑی اسکے ہاتھوں پر گرنے لگی۔۔ وہ بری طرح چونکا اور فوراً ہی شرافت کے لبادے میں آیا۔۔

"ارے ارے سوری میں صرف مذاق کر رہا تھا۔۔" اسنے فوراً ہی ان موتیوں کو اپنے پوروں پر چنا۔۔ روشنی نے اسکا ہاتھ جھٹکا۔۔

"یہ یہ مذاق تھا۔۔ اتنا بیہودہ مذاق۔۔" وہ اپنے ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کرتی چیخ ہی تو گئی۔۔ اسکی تو جان ہی نکل گئی تھی اور وہ کہہ رہا ہے یہ صرف مذاق تھا۔۔

"باخدا میرے دل میں کوئی الٹا سیدھا خیال نہیں تھا۔۔ میں صرف آپ کو تنگ کر رہا تھا۔۔ لیکن پھر بھی میں سوری کرتا ہوں۔۔ پلیز آئے ایم ریئلی سوری۔۔" اسنے یقین دلاتے لہجے میں کہا۔۔

"مجھے آپ کے سوری سے کوئی مطلب نہیں ہے اور پھر میں کیسے مان لوں یہ صرف مذاق تھا۔۔ آپ کو کیا لگا نمبر دے دیا تو لڑکی پٹ گئی۔۔ اب آپ جیسا چاہے اسے استعما۔۔" وہ غصے کی زیادتی سے بہت کچھ غلط بول رہی تھی اور اس سے پہلے کے وہ مزید بولتی رضوان نے اسکی بات کاٹ دی۔۔

"بسس اس سے آگے ایک لفظ نہیں ورنہ میں کچھ کر بیٹھوں گا۔۔" اسنے نہایت تحمل سے کہتے ہوئے اسکے دونوں ہاتھوں پر سختی سے گرفت کی۔۔ اسکی بات سن کر تو اسکا دماغ بھک سے اڑا تھا۔۔ وہ اتنی سی بات کو کہاں سے کہاں لے جارہی تھی۔۔

"ہونہہ۔۔ کسر تو اب بھی نہیں چھوڑی تھی۔۔ آئندہ اگر مجھے کسی غلط ارادے سے چھونے کی کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔" وہ خود کو چھڑاتی آگ بگولہ ہو رہی تھی۔۔ تبھی رضوان کا ضبط جواب دے گیا اور اسکا ہاتھ اٹھا تھا مگر ہوا ہی میں معلق رہ گیا۔۔ سامنے ہی عالم آنکھوں میں بے یقینی لئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔ پھر اسکی نظر آنسو بہاتی روشنی پر گئی۔۔ اسکا چہرہ غصے سے سرخ ہونے لگا۔۔ اسنے رضوان کی گرفت سے اسے آزاد کروایا۔۔

"عالم میری بات سنو۔۔" اسنے عالم کو پکارا جو روشنی کو خود سے لگائے وہاں سے جانے لگا تھا۔۔

"اب ڈائریکٹ فیصلہ کن اور حتمی بات ہوگی شہر جا کر۔۔" اسنے سرخ آنکھیں اس پر گاڑ کر سرد لہجے میں کہا اور اسکی بات سنے بغیر آگے بڑھ گیا۔۔ جو بھی ہوا تھا۔۔ بہت غلط ہوا تھا۔۔ اب نہ جانے عالم کیا کرتا۔۔ وہ اضطراری انداز میں انگلیاں بالوں میں پھنسا کر گہری گہری سانسیں لیتا خود کو پرسکون کرنے کی کوشش کرنے لگا۔۔

وہ کسی کام سے لڑکیوں کے کمرے میں آئی تو کسی کا فون بج رہا تھا۔۔ اسنے اٹھا کر دیکھا تو وہ ایہا کا موبائل تھا جس کی اسکرین پر " کڈنیپر کالنگ " جگمگا رہا تھا۔۔ وہ حیران ہوئی کون ہو سکتا ہے یہ۔۔ وہ موبائل لئے باہر آگئی جب راہداری میں اسے ایہا مل گئی۔۔

"موبائل ساتھ کیوں نہیں رکھتی ہو؟" اسنے ایہاسے کہا۔۔

"کہاں لئے لئے پھروں اور کام ہی کیا ہوتا ہے مجھے موبائل سے۔۔" وہ بیزاری سے گویا ہوئی۔۔

"فون کالز تو اٹلیست بندہ اٹینڈ کرہی لیتا ہے۔۔ یہ دیکھو کب سے بج رہا تھا۔۔" اسنے رنگ کرتے موبائل کو اسے تھمایا۔۔ ایہا کی نظر جیسے ہی کالر نیم پر پڑی۔۔ اسکی دھڑکنیں منتشر ہوئیں۔۔

"ویسے کون ہے یہ کڈنیپر؟" پلٹتے ہوئے اچانک اشارہ نے تجسس کے تحت مڑ کر پوچھا۔۔

"عارفین۔۔" کہتے ہوئے اسکے چہرے پر سارا خون سمٹ آیا۔۔ اسکے سوالوں سے بچنے کے لئے وہ فوراً ہی اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔ اشارہ حیران ہوتی آگے بڑھ گئی۔۔ وہ باہر جاتے ہوئے ایک بار سرسری طور پر اپنے کمرے میں. نظر ڈال رہی تھی۔۔ جب عالم نہایت غصے سے کمرے میں یہاں وہاں ٹہلتا نظر آیا۔۔ وہ حیران ہوتی اندر آگئی۔۔ عالم نے ایک نظر اسے دیکھا اور دوبارہ اپنے شغف میں مشغول ہو گیا۔۔

"کیا ہوا ہے آپ اتنے غصے میں کیوں ہیں؟" اسنے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔

"کچھ نہیں۔۔" وہ سرد مہری سے بولا۔۔

"تو پھر اتنا غصہ کس بات کا۔۔" وہ باز نہیں آئی۔۔

"کہا نا کوئی بات نہیں۔۔ پھر کیوں پریشان کر رہی ہو۔۔" اسنے ناگواری سے کہا۔۔

"میں نے تو ایک بات پوچھی اس میں اتنا غصہ کیوں آرہا ہے آپ کو؟" وہ کیوں بلاوجہ اسکے رعب میں آتی۔۔

"ایک بار کی بات تمہارے دماغ میں نہیں گھستی۔۔ جب کہا نا کوئی بات نہیں تو کیوں پیچھے پڑی ہو۔۔" اسنے اسے دونوں شانوں سے پکڑ کر جھنجھوڑا۔۔ اسکے یوں شدید ردعمل پر اسکی آنکھیں بھر آئیں۔۔ پہلے کب اسنے عالم کو اس قدر غصے میں دیکھا تھا اور کب اسنے اشارہ سے اس لہجے میں بات کی تھی۔۔ اسنے خود کو اسکی گرفت سے آزاد کروایا اور آنکھوں میں شکوہ لئے کمرے سے باہر نکلتی چلی گئی۔۔ عالم کو بے ساختہ اپنے رویہ پر افسوس ہوا۔۔ اس میں

اشارہ کی کہاں غلطی تھی جو وہ اسے سزا دے رہا تھا۔۔ اسے اپنے اوپر بے پناہ غصہ آیا۔۔ اسنے زور سے مکا بنا کر اپنی ہتھیلی پر مارا۔۔ اب اسکے اضطراب میں اضافہ ہو گیا تھا کیونکہ اشارہ اس سے ناراض ہو چکی تھی۔۔

وہ اپنا لیپ ٹاپ لئے آفس ورک میں بزی تھا۔۔ مسلسل تین گھنٹے لگے رہنے سے اسکی پیٹھ اکڑ کر رہ گئی۔۔ اسنے لیپ ٹاپ آف کیا۔۔ دکھتی انگلیوں کو ریلیکس کرنے لگا۔۔ جب سے وہ آیا تھا۔۔ اسے آرام کرنے کا وقت نہیں ملا تھا۔۔ یہاں آتے ہی وہ ہاشم کے پاس گیا تھا جو پہلے ہی اسکا منتظر تھا۔۔ اسی نے عارفین کو کال کر کے ایمرجینسی میں بلایا تھا۔۔ ہاشم سے ساری بات جان کر اسکا دماغ بھک سے اڑا تھا۔۔ ہاشم نے اسے بتایا تھا کہ کل رات ایک ان نون نمبر سے انھیں کال آئی تھی۔۔ جس میں یہ کہا گیا تھا کہ عارفین کی فیکٹری ہتھیار اور منشیات اسمگل کئے جاتے ہیں۔۔ پہلے پہل تو اسنے کان نہیں دھرے پھر جب اوپر سے آرڈر آئے تو اسنے مجبوراً اسکی فیکٹری میں چھاپہ مارا۔۔ اسے اطمینان تھا کہ یہاں ایسا کچھ نہیں ہو گا مگر وہاں حقیقتاً منشیات اور ہتھیار دیکھ کر اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔۔ اسنے کسی بھی طرح بات کو سمبھالا ورنہ کچھ بعید نہیں تھا اسکی فیکٹری سیل ہو جاتی۔۔ اسنے فوراً ہی عارفین کو کال کر کے ساری صورت حال سے مطلع کیا۔۔ آج دن بھر اسی بھاگ دوڑ میں گزر گئے۔۔ اسے سو فیصد یقین تھا یہ کس کا کام ہے۔۔ اسنے تو سوچا تھا وہ ڈائریکٹ شاہ ویز پر ہاتھ ڈالے گا۔۔ مگر ہاشم نے اسے باز رکھا تھا۔۔ وہ یہی سب سوچ رہا تھا جب اسے ایہا کا خیال آیا۔۔ اسنے نیم دراز ہوتے ہوئے اسے کال ملائی۔۔ تیسری دفع کال کرنے پر ادھر سے ریسیو کیا گیا۔۔

"السلام علیکم!" ایہا کی جھجھکتی ہوئی آواز آئی۔۔

"وعلیکم السلام! کیسی ہیں ہماری مسز؟" اسنے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔

"میں ٹھیک ہوں۔۔ آپ کیسے ہیں؟" وہ بولی۔۔

"میں بہت زیادہ بیمار ہوں۔۔" اسنے اداسی سے کہا۔۔

"کیا ہوا آپ کو؟ کل تک تو ٹھیک ہی تھے آپ۔۔ دوا لی آپ نے؟" ایہا نے ایک ہی سانس میں بے تابی سے کئی سوال کر ڈالے۔۔

"لاعلاج مرض ہوا ہے اور اسکی دوا بھی میرے پاس نہیں ہے۔۔" اسنے بے چارگی سے جواب دیا۔۔

"ڈاکٹر کو دکھایا آپ نے؟" وہ فکر مندی سے بولی۔۔

"نہیں دکھایا۔۔" اسنے جواب دیا۔۔

"حد ہوتی ہے لاپروائی کی۔۔ اپنا کچھ خیال ہی نہیں ہے موصوف کو گویا سوپر مین ہوں جو ایسے ہی گھر بیٹھے ٹھیک ہو جائیں گے۔۔ یہ بتایئے ڈاکٹر کے پاس کیوں نہیں گئے؟" وہ اب غصے سے بولی۔۔ عارفین کو اسکا استحقاق بھرا انداز اچھا لگ رہا تھا۔۔

"کیونکہ میرا ڈاکٹر تو مزے سے گاؤں میں شادی انجوائے کر رہا ہے۔۔ اب بھلا ڈاکٹر کی غیر موجودگی میں علاج کیسے ممکن ہے۔۔" اسنے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔۔

"تو کوئی دوسرے ڈاکٹر کو کنسلٹ کریں۔۔ ایک اسی ڈاکٹر پر تو دنیا ختم نہیں ہے۔۔ دنیا میں اور بھی ڈاکٹرز موجود ہیں۔۔" وہ اسکی بات پر دھیان دیئے بغیر غصے سے بولی۔۔

"نہیں کر سکتا نا کیونکہ میرا علاج اسی کے پاس ہے۔۔ اس جیسا بھلا دوسرا کوئی ہو سکتا ہے۔۔" اسنے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

"کیوں نہیں ہو سکتا۔۔ وہ عالم ارواح سے تو ڈگری لے کر نہیں آیا ہو گا یہیں اسی دنیا میں دوسرے ڈاکٹرز کی طرح ڈگری لی ہو گی۔۔" وہ ڈپٹ کر بولی۔۔ اسکی کم عقلی پر عارفین مسکرا کر رہ گیا۔۔

"ہاں مگر میرا علاج اسی کے پاس ہے نہ۔۔" اسنے کہا۔۔

"آپ اس ڈاکٹر کے چکر میں کیوں اپنی صحت سے لاپرواِئی برت رہے ہیں۔۔وہ بھی پتا نہیں کیسا بے حس ڈاکٹر ہے جو مریض کا علاج کرنے کے بجائے مزے سے گاؤں میں شادی انجوائے کر۔۔" وہ فکرمندی سے کہتی آخری جملے میں اٹکی۔۔اسے اب عارفین کی ساری بات کا مفہوم سمجھ میں آیا تھا۔۔وہ اپنی کم عقلی کو کوس کر رہ گئی۔۔پتا نہیں وہ بھی کیا سوچتا ہوگا کس بیوقوف سے پالا پڑا ہے۔۔

"وہی نا کیسا بے حس ڈاکٹر ہے جسے اپنے مریض کی زرا بھی فکر نہیں ہے۔۔" وہ شوخی سے گویا ہوا۔۔

"و۔۔وہ مجھے کسی نے بلایا ہے شاید۔۔میں فون رکھ رہی ہوں۔۔" اسنے ہکلا کر کہا۔۔کب سے اسکی زبان نون اسٹاپ چل رہی تھی۔۔اسے اب احساس ہو رہا تھا۔۔پتا نہیں اسنے کیا کیا بکواس کی تھی عارفین سے۔۔

"ایک منٹ ایک منٹ یار ابھی تو میں نے اپنا حال دل بھی نہیں سنایا اور آپ ہیں کہ فون کاٹ رہی ہیں۔۔" وہ فورا بولا۔۔

"تو پھر جلدی سنائیں۔۔" اسنے گھبرا کر کہا۔۔

"حال دل سنانا ہے کوئی سبق تو نہیں جو جلدی جلدی سناؤں۔۔" وہ گویا برا مان گیا۔۔

"مم۔۔میرے کہنے کا یہ مطلب نہیں تھا۔۔" اسنے گڑبڑا کر کہا۔۔

"پھر کیا تھا؟" وہ پوچھنے لگا۔۔

"کچھ نہیں۔۔آپ حال دل سنا رہے تھے نہ وہی سنائیں۔۔" اسنے بوکھلا کر کہا۔۔اسکی بات پر اسنے بڑی مشکل سے اپنے قہقہے کا گلا گھونٹا۔۔گویا حال دل نا ہو گیا کوئی سبق ہو گیا۔۔جو وہ جلدی جلدی سن کر فون رکھنا چاہتی ہو۔۔

"آپ نے مجھے مس کیا؟ میں نے آپ کو ہر سیکنڈ ہر لمحہ ہر منٹ مس کیا۔۔" وہ سنجیدہ ہوتا بوجھل لہجے میں بولا۔۔

"ہاں میں نے بھی اتنا ہی مس کیا آپ کو۔۔اب ہو گیا حال دل سنا کر تو میں فون رکھ دوں۔۔" اسنے عجلت میں کہا تو عارفین سر نفی میں ہلاتا موبائل کو گھورتا گہری سانس لے کر رہ گیا۔۔اسے ایہا پر بہت محنت کی ضرورت تھی۔۔

"ٹھیک ہے۔۔ رکھ دیں۔۔" وہ بولا۔۔

"اوکے۔۔ اللہ حافظ۔۔" اسنے کہا۔۔

"اللہ حافظ۔۔" وہ بولا۔۔

"آپ ناراض تو نہیں ہیں۔۔" وہ فون کان سے ہٹانے لگا تھا جب اسکی فکر مند سی آواز آئی۔۔ بے ساختہ اسکے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی۔۔

"نہیں۔۔ بھلا اپنی زندگی سے بھی کوئی ناراض ہو سکتا ہے۔۔" وہ گمبھیر لہجے میں بولا تو ایہا کی ہتھیلیوں میں نمی اتر آئی۔۔ گالوں میں سرخی چھا گئی۔۔ صبیح پیشانی پر بھی ننھے ننھے قطرے در آئے۔۔ گویا وہ سامنے ہی بیٹھا ہو۔۔

"می۔ میں فون رکھتی ہوں۔۔ اللہ حافظ۔۔" دھڑ دھڑ کرتے دل کے ساتھ اسنے فوراً ہی کال کٹ کی۔۔ عارفین کچھ لمحے موبائل کی تاریک اسکرین کو دیکھتا رہا پھر مسکراتے ہوئے دوبارہ لیپ ٹاپ کھول لیا۔۔

اسے معیز اور عمار نے یقین دلایا تھا کہ وہ اسکی نیّا پار لگا کر رہیں گے۔۔ اسی سلسلے میں ان لوگوں نے آج رات بارہ بجے کی اسکی اور زرناب کی میٹنگ فکس کی تھی۔۔ اسنے پوچھا تھا کہ زرناب کیسے مانے گی اس سے ملنے کے لئے۔۔ تو معیز نے اسے مطمئن کر دیا تھا کہ وہ اس کا کام ہے وہ اسے راضی کر لے گا۔۔ وہ بے صبری سے بارہ بجنے کا ویٹ کر رہا تھا۔۔ وہ بار بار گھڑی کی طرف دیکھتا پھر کمرے میں ٹہلنے لگتا۔۔ بلال نے اسکی کیفیت نوٹ کی۔۔

"یہ ٹم مارچ پاسٹ کس خوشی میں کر رہے ہو؟" وہ اسے دیکھتا ہوا بولا۔۔

"ایسے ہی رات کو کھانے کے بعد واک کرنا چاہیئے نا اس سے باڈی فٹ رہتی ہے۔۔" اسنے بات بنائی۔۔ وہ اسے کانوں کان بھی خبر نہیں ہونے دینا چاہتا تھا اپنی اس ڈیٹ کے بارے۔۔ کیونکہ اسے یقین تھا وہ رنگ میں بھنگ ضرور ڈالے گا۔۔

"اچھا مجھے تو پتا ہی نہیں تھا۔۔ بتانے کے لئے شکریہ۔۔" وہ طنزیہ انداز میں بولا۔۔

"مینشن ناٹ میں ایسی نیکیاں چلتے پھرتے کرتے رہتا ہوں۔۔" اسنے ادائے بے نیازی سے کہا۔۔

"نیکیاں کرتے رہتا ہوں۔۔ جیسے میں تجھے جانتا نہیں۔۔ اس سے پہلے تو تجھے خیال نہیں آیا باڈی فٹ رکھنے کا۔۔" اسکی نقل کرتے اسنے پھر طنز کیا۔۔

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔ کیا یہ کافی نہیں کہ آیا تو صحیح۔۔ ورنہ تو کچھ لوگ اپنے پیٹ کو کسی خندق طرح بھرتے رہتے ہیں۔۔ انکے دل میں کبھی خود کو فٹ رکھنے کا خیال چھو کے بھی نہیں گزرتا۔۔" شانے اچکا کر کہتے اسنے بلال کے اچھے خاصے فٹ جسم پر چوٹ کی۔۔

"اوے تیرے کہنے کا مطلب کیا ہے۔۔" وہ آستین چڑھاتا میدان میں کود پڑا۔۔

"وہی تو جو سمجھا ہے۔۔" اطمینان سے کہتے ہوئے اسنے پھر سے وال کلاک کو دیکھا جہاں بارہ بجنے میں دس منٹ باقی تھے۔۔ اور اسے پتا تھا بلال کے چکر میں یہ دس منٹ کس طرح گزریں گے اسے پتا ہی نہیں چلے گا۔۔ اور پھر ایسا ہی ہوا بارہ بجے اسنے کسی بھی طرح اس سے جان چھڑا کر باہر کا رخ کیا۔۔ وہ دالان کے سب سے کورنر والے کمرے میں زرناب کا ویٹ کرنے لگا۔۔ یہ کمرہ بھی معیز ہی نے سجیسٹ کیا تھا۔۔ اسنے بھی کوئی اعتراض نہ کیا۔۔ کیونکہ ٹیرس کا بہت ہی تلخ تجربہ تھا اسے۔۔ اس لئے اسے یہی غنیمت لگا۔۔ ابھی وہ لفظوں کا انتخاب کر ہی رہا تھا جب اسے قدموں کی چاپ سنائی دی۔۔ وہ الرٹ ہو گیا۔۔ آواز قریب ہی آکر رک گئی۔۔ اسنے کھنکھار کر اپنا گلا صاف کیا۔۔

"مجھے امید نہیں تھی تم آؤ گی۔۔ تمہیں یہاں دیکھ کر امید ہو چلی ہے تم مجھے ناں نہیں کرو گی۔۔ خیر اصل بات کی طرف چلتے ہیں۔۔ میں تمہیں پسند کرتا ہوں۔۔ تم مجھے جو ہو جیسی ہو کی بنیاد پر پسند ہو۔۔ تم ہمیشہ ایسی ہی رہنا۔۔ کیا ہوا جو معیز کے بقول تم ریبیٹ جیسی ہو۔۔ میں تمہیں ہر روپ میں پسند کروں گا چاہے تم بوڑھی ہو جاؤ یا

تمہارے سارے دانت گر جائیں چاہے سارے بال سفید ہو جائیں۔۔ انفیکٹ مجھے لگتا ہے میں تم سے محبت کرنے لگا ہوں۔۔ اور محض لفاظی نہیں ہے۔۔ میں تمہیں اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہوں۔۔ میں چاہتا تو ڈائریکٹ بھائی یا بھابھی سے کہہ کر اپنا رشتہ بھیجتا مگر اس سے پہلے مجھے تمہاری رائے جاننا ضروری لگا۔۔ تو تم مجھے بتاؤ میں تمہیں کیسا لگا۔۔" وہ انوکھے انداز میں پرو پوز کرتا مسکراتے ہوئے اسکی جانب مڑا تھا مگر سامنے موجود ہستی کو دیکھ کر اسکے ارد گرد تارے ناچ گئے۔۔ وہ چکراتا ہوا گر پڑا۔۔

اسے عالم پر بے پناہ غصہ تھا۔۔ اسی لئے اسنے سوچ لیا تھا آج وہ لڑکیوں کے ساتھ سوئے گی۔۔ اسی ارادے سے وہ انکے کمرے میں آگئی۔۔ جہاں سبھی تقریباً لڑھکی ہوئی تھیں۔۔ صرف روشنی میڈم نہ جانے کھڑکی پر کھڑی چاند کو تکتے اس میں کس کی شبیہ تلاش کر رہی تھیں۔۔ وہ بغیر آواز کئے اسکے پیچھے آگئی۔۔ اسکا ارادہ اسے ڈرانے کا تھا۔۔ اسی نیت سے اشارہ نے منہ کھولا ہی تھا جب اسے روشنی کی سسکی سنائی دی۔۔ وہ بری طرح ٹھٹکی۔۔ روشنی اور رو رہی تھی۔۔ وہ بھی اس طرح چپ چاپ۔۔ اسے اچنبھا ہوا۔۔ اسنے روشنی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنی طرف گھمایا۔۔ وہ چونکی اور فوراً ہی اپنے آنسو اس سے چھپانے کی سعی کی۔۔ مگر بے سود تھا۔۔ وہ پہلے ہی اسے دیکھ چکی تھی۔۔

"تم رو رہی ہو؟ کیا بات ہے؟" اسنے فکرمندی سے پوچھا۔۔

"کچھ نہیں بس رونے کا دل کر رہا تھا۔۔" وہ پھیکی مسکراہٹ سمیت بولی۔۔

"کوئی اور بہانہ نہیں ملا تمہیں اسکے علاوہ۔۔" اسنے روشنی کو گھورا۔۔

"نہیں یار میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔ بھلا اور کیا وجہ ہو گی میرے رونے کی۔۔" اسنے اشارہ کو مطمئن کرنے کی کوشش کی۔۔

"تم دونوں بھائی بہن مجھے پاگل سمجھتے ہو۔۔ وہاں وہ موصوف دو دھاری تلوار بنے ہوئے ہیں اور یہاں یہ محترمہ ٹسوے بہا رہی ہیں۔۔ دونوں سے وجہ پوچھی تو کہتے ہیں کچھ نہیں۔۔ میں بیوقوف نظر آتی ہوں دونوں بھائی بہن کو۔۔" وہ اب غصے سے بولی۔۔ عالم کے ذکر پر روشنی چونکی۔۔

"بھائی نے کچھ کہا ہے تمہیں؟" اسنے فوراً پوچھا۔۔

"شان نہ گھٹ جاتی تمہارے بھائی کی مجھے کچھ کہتے ہوئے۔۔ میں ہی پاگل ہوں جو موصوف کو کمرے میں یہاں وہاں ٹہلتے پایا تو ازراہ ہمدردی پوچھ لیا کیا مسلہ ہے؟ مگر تمہارا بھائی ہی کیا جو صحیح بات بتا دیتا۔۔ الٹا اتنی تیز چینگھاڑا کے مجھے لگا میرے کان کے پردے پھٹ جائیں گے۔۔ اوپر سے اتنی زور سے میرے بازوؤں کو جھنجھوڑا کہ ہڈیاں ٹوٹنے سے بچیں۔۔" وہ خفگی بھرے لہجے میں عالم کی شکایت کر رہی تھی۔۔ اس بات سے بے خبر کے وہ دروازے سے ٹیک لگائے اطمینان سے اسکی بات لفظ بہ لفظ سن رہا ہے۔۔ اسے احساس تھا اسنے اشارہ کے ساتھ روڈلی بیہیو کیا ہے۔۔ اسی لئے وہ کمرے میں اسکا انتظار کرنے لگا پھر جب اسے یقین ہو چلا کہ وہ نہیں آئے گی۔۔ وہ ادھر آگیا۔۔ اسے سو فیصد یقین تھا وہ یہیں ہو گی اور اسکی توقع کے مطابق وہ نہ صرف یہاں موجود تھی بلکہ روشنی سے اسکی شکایت بھی کر رہی تھی۔۔ روشنی اسے آتے ہی دیکھ چکی تھی۔۔ وہ اشارہ کو بھی مطلع کرنا چاہتی تھی جس کی پشت عالم کی طرف تھی مگر اسکے منع کرنے پر وہ خاموش رہی۔۔

"اچھا پھر تم نے کیا کہا؟" اسنے پوچھا۔ اس وقت وہ اپنا مسئلہ بھول بھال انکا سلجھانا چاہتی تھی۔۔ اشارہ بھی شاید عالم کا ذکر آتے ہی اسکا رونا بھول گئی تھی۔۔ اور یہ بات اسکے لئے بھی اچھی تھی۔۔ وہ اسے بلاوجہ پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

"میں نے کچھ اور کہہ کر اپنی مزید شامت نہیں بلوانی تھی۔۔" وہ برا سا منہ بنا کر بولی۔۔ اسکے انداز پر عالم کے ہونٹوں پر بے ساختہ قسم کی مسکراہٹ در آئی تھی۔۔

"پھر بھی تمہیں کچھ تو کہنا چاہیئے تھا نہ چپ چاپ ادھر کیوں آ گئیں اس طرح تو بھائی اور شیر ہوں گے؟" اسنے جان بوجھ کر پوچھا۔۔ اسکی بات پر عالم نے اسے آنکھیں دکھائیں جو اسکی روٹھی ہوئی بیوی کے غصے کو مزید ہوا دے رہی تھی۔۔

"کیوں کہ مجھے پتا ہے کچھ کہے بغیر بھی میں تمہارے بھائی کو اچھے سے مزہ چکھا سکتی ہوں۔۔ اس لئے تمہارے بھائی کتنا بھی شیر ہوں آخر میں انھیں بلی ہی بننا ہے۔۔" وہ ایک ادا سے پر اعتماد لہجے میں بولی۔۔ نہ جانے کس بنیاد پر وہ اتنی پر یقین تھی۔۔ اسکے اعتماد سے بھرپور انداز پر عالم نے اسے پر سوچ نظروں سے دیکھا۔۔

"اچھا وہ کس طرح؟" عالم کے دل میں مچلتے سوال کو روشنی نے زبان دی۔۔

"وہ ایسے کہ میں آج سے تم لوگوں کے پاس ہی سوؤں گی۔۔ پھر دیکھنا موصوف کو یوں سیدھے ہوتے ہیں۔۔" وہ مزے سے چٹکی بجا کر بولی۔۔ اسکی بات پر روشنی نے بمشکل اپنی ہنسی کا گلا گھونٹا۔۔ اسے زیادہ ہنسی تو عالم کی شکل دیکھ کر آ رہی تھی۔۔ جو اشارہ کے خطرناک عزائم سن کر ہونقوں کی طرح اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔ اسے اشارہ کا اعتماد بے جا نہیں لگا۔۔

"اچھا اگر وہ تمہیں زبردستی لیں جائیں تو۔۔" روشنی نے اسکے زریں خیالات جاننے چاہے۔۔

"لے جا کر دکھائے تو ایسا سبق سکھاؤں گی کہ حواس ٹھکانے آ جائیں گے موصوف کے۔۔" وہ بھڑک کر بولی۔۔

"تو پیاری سی بیگم صاحبہ کمرے میں چل کر میرے حواس ٹھکانے لگا دینا یوں میری بہن کے سامنے مزید بے عزتی تو نہ کرو اور بھلا سب کے سامنے پٹتا اچھا لگوں گا کیا۔۔" اچانک ہی اپنے عقب سے عالم کی شوخ سی آواز سن کر وہ چونکی اور اسکے قریب آنے سے پہلے ہی وہ اچھل کر بیڈ پر پہنچی۔۔

"روشنی اپنے بھائی سے کہو۔۔ جائے یہاں سے مجھے نیند آ رہی ہے اور ہاں کہہ دینا جاتے جاتے لائٹ آف کر دیں۔۔ مجھے اجالے میں نیند نہیں آتی۔۔" پھر یہ کہہ کر وہ غڑاپ سے کمبل میں غائب ہوئی۔۔ سب ہکا بکا اسے

دیکھنے لگے۔۔انکی آواز سے سب کی آنکھیں کھل گئی تھیں اور اب سب لڑکیاں روشنی کے سوا ان دونوں کو حیرت سے دیکھ رہی تھیں۔۔

"یہ کیا چل رہا ہے؟"مہر جمائی روک کر حیرت سے بولی۔۔ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو بڑی مشکل سے ولید کے خیالات سے جان چھڑا کر وہ سوئی تھی کہ انکی آواز پر اسکی آنکھ کھل گئی۔۔

"ہونا کیا ہے۔۔دماغ خراب ہو گیا ہے تمہاری خالہ جانی کا۔۔"عالم بے چارگی سے بولتا اشارہ کے سرہانے پہنچا۔۔

"دماغ میرا نہیں ان محترم کا خراب ہے۔۔جو پتا نہیں خود کو کسی ریاست کا شہزادہ سمجھتے ہیں۔۔خود بھلے سامنے والے کو کچھ بھی کہہ دیں۔۔اس پر متزاد بندے کو ناراض ہونے کا حق بھی نہیں دیں گے۔۔"وہ کمبل کے اندر سے ہی بولی۔۔

"ارے تو ناراضگی کمرے چل کر دکھاؤ نا۔۔سارے حق تمہارے ہی تو ہیں۔۔یہاں سب کے سامنے کیوں بے عزتی کروا رہی ہو پیاری سی بے غم صاحبہ۔۔"اسنے جان کر بے غم کہتے ہوئے اشارہ کے چہرے سے کمبل ہٹا کر اسے اپنی معصوم و بے چاری سی صورت کا دیدار کرایا کہ شاید شکل دیکھ کر ہی بے غم کا باقی ماندہ غم ڈھل جائے مگر یہ اسکی خوش فہمی تھی۔۔اسکے کمبل ہٹانے پر اسنے خونخوار نگاہوں سے اسے گھورا۔۔

"ہاں مجھے پتا ہے کمرے میں کیوں جانے کا کہہ رہے ہیں جانتے ہیں نہ وہاں میں کچھ بولوں گی تو موصوف پہلے ہی میری بولتی بند کر دیں گے۔۔"وہ بے سوچے سمجھے بول گئی۔۔اسکی بات پر جہاں عالم سب لڑکیوں کی موجودگی کے باعث خجل ہوا۔۔وہیں سب لڑکیوں نے اشارہ کی کم عقلی پر ماتم کرتے ہوئے بڑی مشکل سے اپنی مسکراہٹ ضبط کی۔۔

"اشارہ پلیز یار کمرے میں چلو۔۔خدارا وہیں سارے گلے شکوے کر لینا۔۔"عالم نے منتی انداز اختیار کیا۔۔

"نہیں میں نہیں جاؤں گی۔۔ہاں لیکن اگر آپ وعدہ کریں کہ آپ کچھ ایسا ویسا نہیں کریں۔۔" وہ مزید کہتی اس سے پہلے ہی عالم نے اسکے اوپر سے کمبل کھینچا۔۔

"سوری لیڈیز مگر مجبوری ہے ورنہ نہ جانے یہ اور کون کون سے بھانڈے پھوڑے۔۔" ان سب سے معذرت کرتا وہ اشارہ کے کچھ سمجھنے سے پہلے ہی اسے اپنی بانہوں میں اٹھا چکا تھا۔۔

"یہ یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔" وہ بوکھلائی۔۔

"اپنے کمرے میں لے جا رہا ہوں ورنہ تم سے کچھ بعید نہیں تم کمرے کا سارا کچا چٹھا یہیں کھول کر رکھ دو۔۔" اسنے دانت کچکچائے تو اشارہ کو بھی احساس ہوا وہ سب کی موجودگی بھلائے اپنا ہی رگ الاپ رہی تھی۔۔ اسے یوں سب کے سامنے اٹھانے پر اسکا چہرہ شرم سے سرخ ہوا۔۔ کچھ اسے اپنی بات پر بھی خفت تھی۔۔ اسنے اپنا چہرہ عالم کے سینے میں چھپا لیا۔۔

"اوہ۔۔" ان سب کی ہوٹنگ پر وہ سٹپٹائی اور کسمسا کر اسکی گرفت سے آزاد ہونا مگر عالم گرفت مضبوط کرتا اسے لئے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔

اسکی آنکھوں کے آگے تارے کیا پوری کہکشاں ہی گھوم گئی۔۔ ٹانگوں نے بھی ساتھ دینے سے معذرت کر لیا۔۔ وہ بمشکل کھڑا تھا۔۔ جسم سے گویا جان نکلنے کو تھی۔۔ اسنے خود پر قابو پایا اور ہمت کر کے سامنے موجود ہستی کو دیکھا جو شعلہ بار نگاہوں سے اسے ہی گھور رہی تھی۔۔ اب وہ سوچنے لگا انکے قہر سے بچنے کے لئے کیا کرے۔۔ تبھی کسی خیال کے تحت اسکی آنکھیں چمکیں۔۔ اللہ معاف کرنا مگر مجبوری کے تحت کرنا پڑ رہا ہے۔۔ دادی جان آپ بھی معاف کر دینا لیکن آپ ہی کی وجہ سے کرنا پڑے گا۔۔ وہ دل ہی دل میں بولا۔۔

"ذلیل بے غیرت بے شرم تجھے ذرا حیا نہیں آئی یہ سب سوچتے ہوئے۔۔" وہ غصے سے کہتی آگے بڑھیں۔۔

"کہاں کی شرم کیسی حیا جان من تم تو سدا سے میری ہو اور میری ہی رہو گی۔۔" عاشقوں کے انداز میں کہتے وہ انکی جانب بڑھا۔۔ وہ تو تو بدک کر پیچھے ہوئی تھیں۔۔

"لڑکے دماغ ٹھیک ہے تمہارا۔۔ پتا بھی ہے کیا خرافات بک رہے ہو۔۔" انکا غصہ سوا نیزے پر پہنچ چکا تھا۔۔ یعنی کہ حد ہی ہے یہ آج کے لڑکوں کی آنکھوں کا پانی ہی مر گیا ہے۔۔ یہ بھی نہیں دکھ رہا ہے کہ مخالف کی عمر دادی کے برابر ہے۔۔

"دماغ تو تبھی خراب ہو گیا تھا سویٹ ہارٹ جب تمہیں پہلی بار دیکھا تھا۔۔ ہائے وہ شام جب بھی یاد آتی ہے۔۔ تم سے ملنے کی تڑپ میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے۔۔" وہ والہانہ انداز میں انھیں دیکھ کر بولا تھا۔۔ اسکی بات پر دادی کی رنگت متغیر ہوئی تھی۔۔ وہ بھونچکا سی اسے دیکھے گئیں۔۔

"تم پاگل ہو گئے ہو۔۔ تمہارا یہ پاگل پن ہم ابھی درست کرتے ہیں۔۔" انہوں نے غصے سے کہا۔۔

"ہاں پاگل تو ہوں مگر تمہاری محبت میں۔۔ آج تمہیں میں یہاں سے لے جاؤں گا۔۔ تمہاری جدائی اب مجھ سے برداشت نہیں ہوتی۔۔ یاد کرو چالیس سال پہلے تم باغ میں آئی تھیں اپنی سہیلیوں کے ساتھ اور میں بھی وہیں تھا اپنے دوستوں سمیت۔۔ تب تم نے اپنی سہیلیوں کے ساتھ میرا کتنا مذاق بنایا تھا مگر مجھے تم بھا گئی تھیں۔۔ تبھی تو آج بھی تمہارے چاہ میں زندہ ہوں۔۔" اسنے فدویانہ انداز میں کہا۔۔ انکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں اسکی بکواس پر۔۔ اب انکی رنگت پھیکی پڑی۔۔ وہ خوفزدہ نگاہوں سے اسے دیکھنے لگیں۔۔

"تم کون ہو؟" وہ خوف زدہ لہجے میں پوچھنے لگیں۔۔

"یہ کہہ کر میرا دل مت دکھاؤ لخت جگر آئی مین جان جگر۔۔" اسنے گڑبڑا کر کہا تھا۔۔

"تم جنات ہو۔۔" انہوں ہونقوں کی طرح پوچھا۔۔

"دیکھا تم بھی آخر مجھے پہچان گئیں۔۔ مجھے پتا تھا تم بھی مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔ آؤ آج ہم اپنی محبت کو امر کر لیں۔۔ اس انسانوں کی دنیا سے بہت دور جا کر۔۔" اسنے اپنا ہاتھ بڑی چاہ سے آگے کیا۔۔ انہوں نے اسکے ہاتھ کو یوں دیکھا گویا کوئی سانپ بچھو ہو۔۔

"دیری کس بات کی جان جاناں پکڑو ہاتھ اور نکل چلو اس مطلبی دنیا سے بہت دور۔۔" وہ تھوڑا اور آگے آیا۔۔ وہ بدک کر پیچھے ہوئیں۔۔ اور فوراً ہی اپنا رخ دروازے کی طرف کیا پھر جو وہ گرتے پڑتے وہاں سے بھاگیں کہ عالیان نے بمشکل اپنی ہنسی ضبط کی۔۔

"تم میرے ساتھ پھر سے دھوکہ نہیں کر سکتیں جان من۔۔ رک جاؤ پلیز۔۔" اسنے پیچھے سے ہانک لگائی۔۔ دادی تو یوں سرپٹ بھاگیں گویا پیروں میں پہیے فٹ ہوں۔۔ انکے جانے کے بعد وہ ہنس ہنس کر بے حال ہو گیا۔۔ اب دادی نام کی تلوار اسکے سر سے ہٹ گئی تھی۔۔ اسے پتا تھا اب دن میں بھی وہ اسے کہیں دیکھیں گی تو وہاں سے غائب ہو جائیں گی۔۔

"یا اللہ معاف کرنا میرا ارادہ ہرگز ایسا نہیں تھا مگر مجبوری میں کرنا پڑا۔۔" وہ اوپر کی طرف منہ کئے دعائیہ انداز میں بہ آواز بلند بولا۔۔ معیز نے ہی ایک دفع اسے بتایا تھا کہ اگر اللہ کے بعد دادی کسی سے ڈرتی تھیں تو وہ جنات تھے۔۔ جس کا اسنے آج خود عملی نمونہ دیکھا تھا۔۔

"شرم آنا چاہئے عالیان بھائی آپ کو۔۔ یہ ہی خیال کر لیتے انکی عمر کیا۔۔" معیز کی پر تاسف آواز پر وہ پلٹا اسے دیکھتے ہی اسکی دھوکہ دھڑی یاد آ گئی۔۔ ڈھیر سارا غصہ عود کر آیا۔۔

"شرم کے بچے یہ سارا کیا دھرا تمہارا ہی۔۔ تمہیں تو میں آج چھوڑوں گا نہیں۔۔" وہ جارحانہ انداز میں اسکی طرف بڑھا۔۔

"اس میں معیز کی کیا غلطی ساری بکواس تم نے خود کی ہے۔۔ عالیان مجھے نہیں پتا تھا تم اتنے گھٹیا ہو سکتے ہو کم از یہ ہی دیکھ لیتے وہ بزرگ ہیں۔۔ "زرناب کی آواز پر وہ ٹھٹکا۔۔ وہ معیز کے پیچھے تھی اس لئے وہ اسے دیکھ نہیں پایا تھا۔۔ اسکی بات پر وہ اپنا ماتھا پیٹ کر رہ گیا۔۔ ایک مصیبت جاتی نہیں تھی کہ دوسری پہلے ہی آن موجود ہوتی تھی۔۔

"اففف اس قیامت کو بھی یہی وقت ملا تھا انٹری مارنے کا۔۔ "وہ زیر لب بڑبڑایا۔۔ زرناب کی تیز حسسیات سے یہ جملہ مخفی نہیں رہ سکا۔۔

"تم ایک نمبر کے واہیات انسان ہو۔۔ پہلے دادی سے بکواس کی اب مجھے اس بیہودہ القاب سے نواز رہے ہو۔۔ "وہ نہایت غصے سے گویا ہوئی۔۔

"میرے کہنے کا وہ مطلب نہیں تھا جو تم سمجھ رہی ہو۔۔ "عالیان گڑبڑا گیا۔۔ کسی نے سچ ہی کہا ہے مصیبت بتا کر نہیں آتی۔۔

"پھر کیا مطلب تھا ہاں؟ "وہ لڑاکا انداز میں بولی۔۔

"اپنے اس بھائی کو یہاں سے روانہ کرو پھر میں سارے مطلب بتاتا ہوں۔۔ "اسنے معیز کو گھورا جو بتیسی کی نمائش کرتے ہوئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

"تمہیں اس سے کیا پروبلم ہے جو بھی کہنا ہے اسی کے سامنے کہو۔۔ یہ کہیں نہیں جا رہا۔۔ "وہ معیز کو پکڑ کر اپنے بازو میں کرتے ہوئے بولی۔۔

"یہی تو سارے فساد کی جڑ ہے۔۔ اسی کی وجہ سے یہ سب ہوا ہے۔۔ "اسنے معیز کو گھورتے ہوئے دانت کچکچائے۔۔ جو نہایت شریف بیبا بچہ بنا کھڑا تھا۔۔ گویا اس سے شریف کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔۔

"اپنی غلطی کی وجہ معیز کو مت بناؤ سمجھے میں نے خود دیکھا تھا تم کو وہ سب دادی سے بکواس کرتے ہوئے۔۔ "زرناب غصے سے بولی۔۔

"وہ تو میں ان سے بچنے کے لئے بکواس کر رہا تھا۔۔ ورنہ بائے گاڈ میرا پہلے سے ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔۔ میں تو تمہیں۔۔" وہ پوری بات کہتے ہوئے رکا۔۔

"بولو کیا تم مجھے؟ ہاں۔۔" اسنے درشت انداز میں کہا۔۔

"دیکھو میں تمہیں پوری بات بتاتا ہوں۔۔ پھر تو بیٹا تمہاری بھی اچھے سے خیریت پوچھوں گا۔۔" وہ معیز کو گھورتا زرناب کو بتانے لگا۔۔ اسنے اسے معیز کو اپنا رازدار بنانے سے لے کر اسکی میٹنگ تک ساری بات بتا دی سوا اسکے کہ وہ کسے پسند کرتا ہے۔۔

"تو پھر وہ کون ہے جسے تم پسند کرتے ہو؟" زرناب نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔

"وہ۔۔" اسنے جھجھک کر اسے دیکھا۔۔

"ہاں بولو نہ رک کیوں گئے؟" اسے الجھن ہوئی تھی اسکے دیکھنے پر۔۔

"وہ کوئی اور نہیں تم ہی ہو۔۔" وہ ایک ہی سانس میں کہہ گیا۔۔ زرناب پہلے تو ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔۔ پھر اسکے چہرے کے تاثرات بدلنے لگے۔۔ وہ گم سم ہوئی۔۔ پھر یکایک اسکے چہرے پر سرخی چھانے لگی۔۔ اب اللہ ہی عالیان کا حافظ تھا کہ وہ غصہ تھا یا حیا۔۔ اسنے سرپٹ بھاگنے کی تیاری بھی کر لی تھی کہ اسکے پٹنے کے چانسیز زیادہ تھے۔۔ وہ دل ہی دل میں خود کی عافیت کی دعا مانگنے لگا۔۔

"تم سچ کہہ رہے ہو؟" اسنے بے یقینی سے پوچھا تھا۔۔

"ہاں۔۔" اسکے انداز پر وہ حیران ہوا تھا۔۔

"تم مجھے پروپوز کر رہے ہو؟" اسنے یقین دہانی چاہی۔۔

"ہاں یہ ہی سمجھ لو۔۔" وہ اب کنفیوز ہونے لگا۔۔ اسے تو لگا تھا سنتے ساتھ ہی وہ اسے دو تین لگائے گی کچھ نہیں تو کم از کم کھری ہی سنائے گی۔۔

"سنا تم نے معیز عالیان نے مجھے پرو پوز کیا ہے۔۔ میں بتا نہیں سکتی میں کتنا خوش ہوں۔۔" وہ پرجوش انداز میں معیز کو جھنجھوڑ کر بولی۔۔ عالیان تو غش کھانے لگا اسکے انداز پر۔۔

"ہاں تو کونسی انوکھی بات ہے۔۔ اس سے پہلے بھی یہ موصوف کئی لڑکیوں کو پرو پوز کر چکے ہوں گے۔۔" معیز نے کہا تو عالیان اسے گھور کر رہ گیا۔۔

"ارے تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔۔" وہ لاپروائی سے بولتی عالیان کو ہکا بکا کر گئی۔۔ یہ لڑکی اسکی سمجھ میں کبھی نہیں آ سکتی تھی۔۔

"تمہیں خوشی کس بات کی ہو رہی ہے پہلے مجھے یہ بتاؤ؟" معیز بھی اسکے انداز پر حیران تھا۔۔

"اس بات کی کہ عالیان نے مجھے پرو پوز کیا ہے۔۔" وہ اطمینان سے بولی۔۔

"تو تم بھی اس گھونچو مطلب عالیان بھائی کو پسند کرتی ہو؟" عالیان کے گھورنے پر وہ گڑبڑایا تھا۔۔

"میں نے یہ کب کہا؟" وہ حیران ہو کر بولی۔۔

"پھر تمہیں میرے پرو پوز کرنے پر خوشی کیوں ہوئی۔۔" اسنے الجھ کر پوچھا۔۔

"وہ اس لئے کہ مجھے آج پہلی بار کسی نے پرو پوز کیا ہے۔۔ اب میں یہ بات جا کر سب کو بتاؤں گی۔۔" وہ خوشی خوشی بتانے لگی تو یہ دونوں ہی چکرائے۔۔

"تو اس میں اتنا خوش ہونے کی کیا بات ہے؟" معیز جھلا کر بولا۔۔

"ارے تم نہیں جانتے میرے فرینڈ سرکل میں میری ساری فرینڈز کے پرو پوزل آ چکے تھے۔۔ سب مجھے بتا بتا کر جلاتی تھیں۔۔ کہ اسنے مجھے پرو پوز کیا تو اسنے مگر میں نے اسے ریجیکٹ کر دیا یہ وہ۔۔ بتا بتا کر میرا خون جلاتیں۔۔ اب میں اپنی سب فرینڈز کو بتاؤں گی کہ مجھے عالیان نے پرو پوز کیا تھا۔۔" وہ مزے سے بولی تو عالیان ہکا بکا رہ گیا۔۔

"تھا" مطلب پاسٹ ٹینس کیوں یوز کیا تم نے؟" معیز نے پوچھا۔۔

" کیونکہ یہ میرا اسمجھ لو بچپن کا خواب تھا کہ جب بھی مجھے پہلا پروپوزل آئے گا میں اسے ریجیکٹ کر دوں گی۔۔ اب میں بھی مزے سے بتاؤں گی اپنی فرینڈز کو کہ میں نے عالیان کو ریجیکٹ کر دیا۔۔ دیکھنا وہ سب کتنا جیلس ہوں گی مجھ سے۔۔ مجھ سے تو انتظار ہی نہیں ہو رہا۔۔ یونی اوپن ہونے کا ویٹ کون کرے گا میں فون پر ہی سب کو بتا دوں گی۔۔" وہ مزے سے کہتی خود کلامی کرتی وہاں سے بھاگی تھی۔۔ شاید اسے اپنی فرینڈز کو بتانے کی کچھ زیادہ ہی جلدی تھی۔۔ وہ عالیان کے دل پر ٹریکٹر چلاتی وہاں سے جا چکی تھی۔۔ معیز نے تاسف سے عالیان کو دیکھا۔۔ جو کھوئے کھوئے انداز میں اس جگہ کو دیکھ رہا تھا جہاں سے زرناب ابھی گئی تھی۔۔

" بھائی طبیعت ٹھیک ہے نہ؟" اسنے آگے بڑھ کر اسے ہلایا جلایا۔۔

" تمہاری بہن کا پیدائشی اسکریو ڈھیلا ہے یا بچپن میں کہیں گر گئی تھی؟" اسکی بات نظر انداز کر کے عالیان نے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔۔

" پیدائشی ہی سمجھ لیں۔۔" معیز نے اس سے بھی زیادہ سنجیدگی سے جواب دیا۔۔ پھر وہ ترحم آمیز نظروں سے اسے دیکھتا وہاں سے چلا گیا۔۔ اور عالیان وہ سوچنے لگا اسکا اسکریو کب ڈھیلا ہوا تھا جو اسے اس پاگل لڑکی کے علاوہ کوئی اور نظر نہ آیا۔۔

اسنے دل ہی دل میں وہ سارے دلائل دہرائے جو اسے امی کو قائل کرنے کے لئے دینے تھے۔۔ اس سے صبر نہیں ہو رہا تھا اس لئے وہ رات ہی میں امی سے بات کرنا چاہتا تھا۔۔ اسی خیال سے وہ انکے کمرے کی طرف آ گیا۔۔ ابھی وہ ناک کرنے والا ہی تھا جب اپنا نام سن کر تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر رک گیا۔۔ حالانکہ ایسی نازیبا حرکت اسنے پہلے کبھی نہیں کی تھی۔۔

"مجھے یقین ہے میرا بیٹا میری پسند پر ہنسی خوشی راضی ہو گا۔۔"امی مان بھرے لہجے میں کہہ رہی تھیں۔۔گویا انھیں یقین کامل ہو کہ وہ انکامان کبھی نہیں توڑے گا۔۔اسکا سارا جوش ٹھنڈا ہوا انکی بات سن کر۔۔وہ بھلا کیسے انکی پسند کو رد کر پائے گا۔۔بھلا کیسے انکامان توڑ پائے گا۔۔

"خوش فہمی اچھی چیز ہوتی ہے بیگم صاحبہ مگر اتنی بھی نہیں۔۔وہ ماڈرن ایرا کا پروردہ ہے۔۔کوئی ہماری طرح شریف اور معصوم نہیں جو چپ چاپ ماں کی پسند پر سر جھکا دے اور یہ بھی نہ پوچھے حدود واربع کیا ہے۔۔کالی ہے یا گوری موٹی ہے یا پتلی یہ سب تو حجلہ عروسی میں گھونگھٹ اٹھانے کے بعد ہی پتا چلا۔۔"ابو کی شوخی سے بھرپور آواز آئی۔۔وہ جان بوجھ کر امی کو تنگ کر رہے تھے۔۔

"ہاں جیسے مجھے معلوم ہی نہیں آپ کتنے شریف اور معصوم تھے۔۔بڑے آئے میرے بچے پر الزام دھرنے والے۔۔دیکھ لینا کیسے وہ بلا چوں و چرا اں میری پسند پر سر جھکا دے گا۔۔"امی کے لہجے میں اتنا یقین تھا کہ اسے اپنی ساری دلیلیں بے معنی لگیں۔۔وہ مزید بھی کہہ رہی تھیں مگر وہ چپ چاپ واپس پلٹ گیا۔۔

آج سب دن چڑھے تک سو رہے تھے۔۔گویا شادی کے دوران کی تھکن آج ہی پوری کر لینا چاہتے ہوں۔۔وہ اپنے دکھتے سر کو پکڑ کر چکرتے ہوئے باہر آگئی۔۔رات میں خوب رونے پھر دیر سے سونے کی وجہ سے آنکھیں اچھی خاصی سوج گئی تھیں۔۔سر بھی بھاری بھاری ہو رہا تھا۔۔اسے چائے کی شدید طلب ہو رہی تھی۔۔وہ کچن میں آگئی جہاں کوئی نہیں تھا۔۔شاید دادی بھی ابھی اٹھی نہیں تھیں ورنہ وہ اب تک سب کے سر پر کھڑے ہو کر ناشتہ بنوا کر رکھوا چکی ہوتیں۔۔اسنے ساس پین میں پانی ڈال کر چڑھا دیا۔۔وہ کل رات کے واقعے کے بارے میں سوچنے لگی۔۔اسے رضوان سے اتنے جارحانہ ردعمل کی توقع نہیں تھی۔۔اگر عالم صحیح وقت پر وہاں نہیں آتا تو۔۔اسنے سوچ کر ہی جھرجھری لی۔۔

"بھابھی پلیز ایک کپ چائے دیں دے۔۔" تبھی وہ آنکھیں ملتا کچن میں داخل ہوا۔۔ پھر فریج سے پانی کی بوٹل نکال کر ڈائننگ ٹیبل کی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔۔ روشنی نے چونک کر اسے دیکھا۔۔ اسنے ابھی تک روشنی کو نہیں دیکھا تھا۔۔ کچھ کہے بغیر اسنے چائے میں مزید ایک کپ کا اضافہ کیا۔۔ پھر بغور اسے دیکھنے لگی جو شاید رات میں ڈھنگ سے سویا نہیں تھا کیونکہ اسکی آنکھیں کافی سے زیادہ سرخ تھیں۔۔ حلیہ بھی الجھا بکھرا تھا۔۔ یہاں تک اسنے رات کے کپڑے بھی نہیں بدلے تھے۔۔ بالوں کو بھی لگتا تھا کنگھے کو زحمت دیئے بغیر یوں ہی ہاتھوں سے ادھر ادھر سیٹ کر دیا گیا تھا۔۔ وہ پانی کو دیکھتا نہ جانے اس میں کیا تلاش کر رہا تھا۔۔ تبھی اسے کسی کی نظروں کی تپش کا احساس ہوا۔۔ اسنے سر اٹھا کر دیکھا۔۔ سامنے ہی وہ دشمن جاں بے نیازی سے کپوں میں چائے انڈیل رہی تھی۔۔ چند لمحے وہ اسے دیکھتا رہا۔۔ اسکی سوجی آنکھیں دیکھ کر اسے تاسف نے آن گھیرا۔۔ تبھی رضوان کو اسکے الفاظ یاد آگئے۔۔ اگلے ہی لمحے اسکا چہرہ بے تاثر ہوا اور اسنے اپنی نظریں پھیر لیں۔۔ روشنی نے اسکے سامنے چائے کا کپ رکھا۔۔ اسنے سرد نظروں سے اسے دیکھا۔۔

"اپنی یہ ہمدردی اپنے پاس ہی رکھو اور مجھ سے دور رہو کیا پتا کب میری نیت خراب ہو اور میں تمہیں غلط ارادے سے چھولوں۔۔" ایک جھٹکے سے اٹھتا وہ بولا نہیں پھنکارا تھا۔۔ اسکے انداز پر روشنی سہم کر پیچھے ہوئی۔۔ اسکے ڈرنے پر ایک استہزائیہ مسکراہٹ اسکے لبوں پر آٹھہری۔۔ وہ اسکے نزدیک آنے لگا۔۔ روشنی بے ساختہ پیچھے ہوتے ہوئے دیوار سے جالگی۔۔

"یہاں پر کوئی نہیں ہے کیوں نہ اسی موقع کا فائدہ اٹھا کر میں اپنے غلط ارادے پورے کروں۔۔ اس وقت تو سب سو رہے ہیں۔۔ اگر تم شور بھی مچاؤ گی تو کوئی نہیں آئے گا۔۔" سفاکی سے کہتا وہ اسکے دائیں بائیں ہاتھ رکھ کر اسکی فرار کی راہیں مسدود کرتا اسکا خون خشک کر گیا۔۔ روشنی نے اپنی بے ساختہ چیخوں کا گلا گھونٹنے کے لئے دونوں ہاتھ سختی سے منہ پر جمالئے۔۔ رضوان نے تاسف سے اسے دیکھا جسے اس پر ذرا سا بھی اعتبار نہیں تھا۔۔ وہ اسے

تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا مگر اسکی بات انی کی طرح اسکے دل میں چبھ گئی تھی۔۔ کتنی آسانی سے وہ اسکے جذبات کو جنسی تسکین کا نام دے گئی تھی۔۔ اس بات نے اسے اتنی تکلیف دی تھی کہ وہ لفظوں میں بیاں نہیں سکتا تھا۔۔ کتنے سالوں سے وہ اسکی محبت میں گرفتار تھا۔۔ کبھی اسنے کوئی ایسی حرکت نہیں کی کہ اسکی محبت کا نام نہ خراب ہو۔۔ نہ ہی کبھی اپنے جگری یار کو بھنک پڑنے دی۔۔ بس چپکے چپکے اسے چاہتا رہا۔۔ پھر بتایا بھی تو سیدھے طریقے سے اسکے لئے رشتہ بھیج دیا۔۔ مگر اسنے کیا کیا اسکی محبت پر تہمت لگائی۔۔ اور عالم وہ بھی شاید اسے غلط سمجھتا ہے۔۔

"اگر تمہاری وجہ سے عالم مجھ سے خفا ہوا تو میں تمہیں زندہ زمین میں گاڑ دوں گا۔۔" وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولتا اسے مزید ہراساں کر گیا۔۔ وہ کچھ لمحے قہر آلود نگاہوں سے اسکے لرزتے کانپتے وجود کو دیکھتا رہا۔۔ پھر ہونٹ بھینچیں وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا چلا گیا اور پیچھے وہ زمین پر بیٹھتی چلی گئی پھر دونوں ہاتھوں میں منہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔

"السلام علیکم دادی جان۔۔" عمار نے انکے کمرے داخل ہو کر کہا۔۔

"وعلیکم السلام۔۔ اللہ عمر دراز کرے۔۔" وہ اسکے سر پر ہاتھ پھیرتی بولیں۔۔

"آداب عرض ہے دادی جانو۔۔" اسی وقت معیز بھی آ گیا۔۔

"جیتے رہو۔۔" انہوں نے اسکے جھکے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔

"دادی جان خیریت راتوں رات ایسا کیا جو آپ بستر سے لگ گئیں؟" اسنے نہایت سنجیدگی سے پوچھا۔۔ حالانکہ آنکھوں میں شرارت رقصاں تھی۔۔

"بس بیٹا شادی کی تھکن ہے۔۔ اب کہاں اتنا دم خم ہے۔۔" انہوں نے آہ بھری۔۔

"پھر بھی دادی جان کچھ تو ہوا ہی ہو گا ورنہ آپ تو ماشاءاللہ سے ابھی بھی جوان ہیں اور ایسی کئی شادیاں کروا سکتی ہیں۔۔ بھلا یہ معمولی سی شادی آپ کا کیا بگاڑ سکتی ہے۔۔" عمار معیز کو آنکھ مار کر بولا۔۔

"ہاں دادی جانو عمار صحیح کہہ رہا ہے۔۔ ضرور کوئی بات ہے اور آپ ہم سے چھپا رہی ہیں۔۔ کیا آپ کو ہم پر اعتبار نہیں ہے۔۔ ہمیں لگا آپ سب سے زیادہ اعتبار ہم دونوں پر کرتی ہیں۔۔" معیز نے انھیں اموشنل بلیک میل کیا۔۔ عمار نے تو ایسی شکل بنائی گویا اب رویا کہ تب معیز بھی اس سے کم نہیں تھا اسنے دو تین آنسو ٹپکا ڈالے۔۔ انکی معصوم صورت دیکھ کر دادی فورا پگھلیں۔۔

"ارے بھلا ہم تم لوگوں پر اعتبار کیوں نہیں کریں گے۔۔" انہوں نے چٹاچٹ انھیں چوم کر پچکارا۔۔

"تو پھر وہ بات بتائیں جس کی وجہ سے کل رات سے آپ پریشان ہیں۔۔" عمار جھٹ بولا۔۔ دادی تو انکے جھانسے میں آ ہی چکی تھیں۔۔ فورا ہی سب کچھ بتا ڈالا۔۔

"کیا!! عالیان بھائی نے ایسا کہا۔۔" معیز نے یوں آنکھیں پھیلائیں گویا کل اسنے لائیو ٹیلی کاسٹ دیکھی ہی نہ ہو۔۔

"ارے بتایا تو اس پر جن آیا ہوا تھا۔۔" انہوں نے فورا کہا۔۔

"تو دادی جان اسکا حل نکالیں۔۔ ورنہ آپ خود سوچیں اگر کل کوئی انکی باتیں سن لیتا تو آپ کی کتنی بدنامی ہوتی کہ اس عمر میں یہ سب میرے کہنے کا مطلب ہے لوگ کیا کیا سوچتے اندر کی بات تو آپ کو اور ہمیں ہی پتا ہے۔۔" عمار نے دادی کے گھورنے پر فورا تصحیح کی۔۔

"ہم تو پہلے ہی سے کہتے تھے یہ لڑکا باؤلہ ہے۔۔ اب بتاؤ کیا کریں ہم اسکا۔۔ اگر ایہا کا سسرالی نہ ہوتا تو اچھے سے اسے ٹھیک کرتے۔۔" وہ زرا غصے سے بولیں۔۔

"تو آپ ابھی انھیں ٹھیک کر سکتی ہیں اور کسی کو پتا بھی نہیں چلے گا۔۔ کیوں عمار۔۔" معیز نے عمار کو معنی خیزی سے دیکھ کر کہا۔۔

"بلکل کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہو گی جن کا قصہ بھی تمام ہو گا۔۔" وہ فورا بولا۔۔

"اچھا بھلا وہ کیسے؟" دادی نے الجھ کر پوچھا۔۔ پھر ان شیطانوں نے دادی جان کو ایک خطرناک آئیڈیا دیا۔۔ پہلے تو تذبذب کا شکار ہوئیں پھر انکے اصرار اور یقین دہانی پر وہ مان گئیں۔۔

"یہ تم کس سے چیٹ کر رہی ہو جو مسکراہٹ کھلی پڑ رہی ہے؟" جویریہ نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھا۔۔ اس وقت وہ سب اپنی پیکنگ میں لگی ہوئی تھیں۔۔ کل یا پرسوں انھیں نکلنا تھا۔۔ زرناب کی پیکنگ ہو گئی تو وہ موبائل میں بزی ہو گئی۔۔

"بے فکر رہو کوئی لڑکا نہیں ہے اپنے فرینڈز گروپ سے ہی چیٹ کر رہی ہوں۔۔" وہ آرام سے بولی۔۔

"تو وہ لوگ کونسے شگوفے پھوڑ رہی ہیں زرا مجھے بھی بتاؤ؟" شاریہ نے موبائل میں جھانکنے کی کوشش کی۔۔

"میں نے ہزار دفع کہا ہے مجھے نہیں پسند کہ کوئی میری چیٹس پڑھے۔۔" وہ ناگواری سے کہتی اسکرین آف کر گئی۔۔

"اسی لئے مجھے شک ہوتا ہے تم پر کہ ضرور کسی لڑکے کا چکر ہے۔۔" انابیہ نے کہا۔۔

"فی الحال چکر تو وہی ہے۔۔" وہ مسکائی۔۔

"ہیں!! کیا مطلب؟ کون؟ کیسے؟ کبھی؟" سبھی نے ایک ہی سانس میں بیتابی سے کئی سوال کر ڈالے۔۔

"اففف ٹھنڈ رکھو۔۔ بتا رہی ہوں۔۔" وہ انھیں گھورتی رات کا واقعہ بتانے لگی۔۔

"ہیں سچی۔۔" شاریہ نے بے یقینی سے کہا۔۔

"ہاں نہ۔۔ یقین نہیں آتا تو معیز سے پوچھ لو۔۔ وہ بھی وہیں تھا۔۔" وہ اطمینان سے بولی۔۔

"پھر کیا ارادہ ہے تمہارا؟" انابیہ نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔

"ارادہ کیا ہونا ہے۔۔ تم لوگوں کو تو پتا ہی ہے مجھے پہلا پرو پوزل ریجیکٹ کرنا تھا۔ سوریجیکٹ آف کورس۔۔" وہ لاپروائی سے بولی۔۔

"یہ تمہاری عجیب ہی منطق ہے جو مجھے آج تک سمجھ نہیں آئی۔۔ بھلا یہ بھی کوئی تک کی بات ہے۔۔" مہر جو اتنی دیر سے خاموشی سے انکی باتیں سن رہی تھی اسکی بے سروپیر بات پر بول پڑی۔۔

"کیوں اب اس میں بے تکا کیا ہے؟" اسنے ناک چڑھائی۔۔

"اس میں تک کی بات بتا دو پھر میں بے تکے پن کی لمبی فہرست گنا دوں گی۔۔" اب کی بار جویریہ بولی تھی۔۔

"لو تم لوگ بھی عجیب ہو۔۔ میری مرضی مجھے ریجیکٹ کرنا تھا سو میں نے کر دیا۔۔ اب اس میں کیا بے تکا پن؟" اسنے برا سا منہ بنایا۔۔

"اچھا ریجیکٹ کرنے کی ایک بھی "معقول" وجہ بتا دو۔۔ پھر ہم لوگ کچھ نہیں کہیں گے۔۔" انابیہ نے معقول پر زور دے کر کہا۔۔

"کیا وجہ بتاؤں۔۔ مجھے خود نہیں پتا۔۔ بس میں نے ریجیکٹ کر دیا تو کر دیا۔۔" وہ کنفیوز ہوئی۔۔

"اچھا تم مت بتاؤ۔۔ میں تمہیں گناتی ہوں تم صرف ہاں یا نا میں جواب دینا۔۔ اوکے۔۔" جویریہ بولی تو اسنے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔

"کیا وہ ہینڈسم نہیں ہے؟" جویریہ نے پوچھا۔۔

"ہاں ہے۔۔"

"کیا بیک گراؤنڈ اچھا نہیں ہے؟"

"ہاں ہے۔۔"

"کیا کوئی بری لت کا شکار ہے؟"

"نہیں۔۔"

"کیا کردار اچھا نہیں ہے؟"

"ہاں ہے۔۔"

"تو بس پھر ریجیکٹ کرنے کی کوئی تک ہی نہیں ہے۔۔ اتنا اچھا لڑکا چراغ لے کر ڈھونڈیں گے تو بھی نہیں ملے گا۔۔" مہر نے رٹا رٹایا جملہ دہرایا۔۔

"تم نا یہ چراغ والا ٹوپا مجھے مت پہناؤ۔۔ تمہیں بھی تو یہی ٹوپا پہنایا گیا تھا" اتنا اچھا لڑکا چراغ لے کر ڈھونڈیں گے تو بھی نہیں ملے گا" کیا ملا تمہیں۔۔ سوائے لڑائی جھگڑے کے تم لوگوں کے درمیان کچھ ہوتا نہیں۔۔" اسنے تنک کر مہر کو چپ کرایا تھا اور مہر وہ تو تڑپ ہی گئی تھی اسکی بات سن کر۔۔

"تمہارا مطلب کیا ہے؟ ہاں۔۔ تم سے کس نے کہا مجھے ٹوپا پہنایا گیا ہے۔۔ امی صحیح کہتی ہیں چراغ لے کر بھی ڈھونڈتی تو مجھے ولید جیسا ہمسفر نہیں ملتا۔۔ مجھے نہیں لگتا ولید سے زیادہ کوئی مجھے سمجھ سکتا ہے یا اسکے جیسے کوئی میری حرکتوں کو برداشت کر سکتا ہے اور تمہیں یہ غلط اطلاع کس نے پہنچائی کہ ہمارے درمیان لڑائی جھگڑے کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا۔۔ اب ضروری ہے میں ساری باتیں تمہیں آکر بتاؤں کہ ہم لوگوں نے کیا کیا اور کیا نہیں؟" وہ بھڑک ہی تو گئی تھی۔۔ زرناب تو بول کر پچھتائی۔۔ باقی سب مہر کو یوں گھور رہی تھیں گویا کوئی عجوبہ دیکھ لیا ہو۔۔ کیونکہ مہر اور وہ بھی ولید کی تعریف کر رہی تھی۔۔ امپاسیبل۔۔ یہی حال باہر سے گزرتے ولید کا بھی تھا۔۔ دل تو گویا بلیوں اچھلنے لگا۔۔ اسکا دل کیا اندر جا کر اسکا منہ ہی چوم لے۔۔ اسنے فوراً ہی اپنے دل کو تھپکا کیونکہ جو مہر اسکی تعریف کر رہی تھی وہی اگر اسکے ارشادات جان لیتی تو درفٹے منہ کہہ کر دو تین تو لگا ہی دیتی۔۔

"میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔" زرناب نے گڑبڑا کر کہا۔۔

"کچھ بھی مطلب ہو آئندہ میں تمہارے منہ سے یہ بکواس نہ سنوں۔۔" مہر اسے وارن کرتی باہر چلی گئی۔۔

"یہ اسے آج کیا ہوا ہے؟" زرناب نے سوالیہ نگاہوں سے انھیں دیکھا۔۔ جو ابھی بھی اسے ملامتی نظروں سے دیکھ رہی تھیں۔۔

"اسے کچھ بھی ہوا ہو۔۔ تم کسی کی ذاتیات کو یوں اچھالو گی تو کسی بھی ہوش مند انسان کو غصہ آسکتا ہے۔۔" انابیہ نے تاسف سے کہا۔۔

"ارے قسم لے لو میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔ بس ایسے ہی میرے منہ سے نکل گیا۔۔" وہ یقین دلانے کو بولی۔۔

"شکر کرو یہ مہر تھی اگر جو اشارہ ہوتی نہ اور پھر تمہاری جو درگت بنتی تو بیٹا اللہ ہی تمہارا حافظ تھا۔۔" جویریہ نے کہا تو زرناب نے بے ساختہ جھرجھری لی تھی۔۔

"کیوں میرا خون خشک کرنے پر تلی ہوئی ہو۔۔" وہ اسے گھور کر بولی۔۔

"تو تم سے کس نے کہا تھا یہ بکواس کرنے۔۔" اسنے منہ بنا کر کہا۔۔

"ویسے تم لوگوں نے غور کیا ہے صبح سے کچھ گڑبڑ چل رہی ہے بڑوں کے درمیان۔۔" انابیہ پرسوچ انداز میں بولی۔۔

"ہاں مجھے بھی کچھ گڑبڑ لگ رہی ہے۔۔ مگر کیا یہ پتہ نہیں چلا اب یہ تو اشارہ میڈم سے ہی پتہ چلے گا کہ کیا ہو رہا ہے۔۔" جویریہ نے کہا۔۔

"مجھے پتہ ہے لیکن پوری بات نہیں۔۔" زرناب نے جلدی سے بات مکمل کی۔۔ کیونکہ وہ لوگ صرف پتہ ہے میں اٹک گئی تھیں۔۔

"کیسی گھنی ہو۔۔ اگر میں خود ہی ذکر نہیں کرتی تو تمہیں پھوٹنا بھی نہیں تھا۔۔" انابیہ نے اسے لتاڑتے ہوئے ایک دھپ رسید کی۔۔

"ارے تو ذہن سے نکل گیا تھا نہ۔۔ تم تو یوں کہہ رہی ہو گویا میں نے جان بوجھ کر نہیں بتایا۔۔ اب میں واقعی نہیں بتاؤں گی۔۔" اسنے برا مان کر کہا۔۔

"اچھا بابا سوری۔۔ اب بتا بھی دو۔۔" جویریہ فورا بولی۔۔

"میں امی کے کمرے میں گئی تھی چائے دینے تب سب بڑے وہیں بیٹھے تھے۔۔ میرے جاتے ہی سب خاموش ہو گئے تھے مگر نکلتے ہوئے میں نے سنا تھا وہ لوگ کسی پروپوزل کے بارے میں بات کر رہے تھے۔۔ شاید انابیہ کے لئے کوئی پروپوزل آیا ہے۔۔" اسنے تفصیل سے بتایا۔۔

"کیا کہا میرا پروپوزل آیا ہے؟" انابیہ نے آنکھیں پھیلا کر کہا۔۔

"ہاں تمہارا پروپوزل اس میں اتنی حیرت کی کیا بات ہے۔۔ اب تمہارا ہی نمبر ہے مہر کے بعد۔۔" وہ بولی۔۔

"کون ہے وہ باگڑ بلا؟" اسنے تیوری چڑھائی۔۔

"مجھے کیا پتا۔۔ ہاں لیکن شادی میں ہی کسی آنٹی یا خالہ کو تم بری طرح بھا گئی ہو اسی لئے وہ تمہارے لئے اپنے بیٹے کا ہاتھ مانگنے آ گئیں۔۔ اب لڑکے کا نام کام مجھے نہیں معلوم۔۔ مجھے بس اتنی ہی انفارمیشن ملی تھی آگے تم جانو۔۔" وہ کندھے اچکا کر بولی۔۔

"یہ نہیں ہوا کہ پوری معلومات ہی لاتی اب آدھی ادھوری کا اچار ڈالنا ہے۔۔" اسنے جھلا کر کہا۔۔

"اب چاہے اچار ڈالنا یا مربا مجھے نہیں پتا۔۔" وہ لاپروائی سے بولی۔۔

"ہائے سبھی کے پروپوزل آ گئے ایک میں ہی غریب رہ گئی ہوں جسے کسی نے جھوٹے منہ بھی پروپوز نہیں کیا۔۔" جویریہ نے دہائی دی۔۔

"میرے خیال سے محترمہ بلال نے تمہیں باقائدہ کیفے میں بلا کر سچے منہ سے پروپوز کیا تھا۔۔" زرناب نے طنزیہ انداز میں اسے یاد دلایا۔۔

"ہاں تو وہ بھی کوئی پروپوزل ہوا۔۔" اسنے منہ بنایا تو ان تینوں نے اسے گھورا۔۔

"اچھا اس سب کے بیچ تمہارا مسلہ تو رہ ہی گیا۔۔" شاریہ نے کہا تو ان سب نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔

"وہی عالیان بھائی والا۔۔" وہ فوراً ہی بولی۔۔

"ہاں بولو زرناب اب کیا جواب دو گی تم اسے؟" انابیہ نے اسے دیکھا۔۔

"ہمم ٹھیک ہے مگر میری ایک شرط ہے۔۔" وہ نیم رضامند ہوئی۔۔ وہ سب فوراً ہی اس سے لپٹ گئیں۔۔ ان کے لئے تو یہی کافی تھا کہ وہ مان گئی تھی۔۔ اب چاہے ہزار شرطیں ہوں انھیں اس سے کیا غرض۔۔

"تو مجھ سے بات کیوں نہیں کر رہا؟" وہ اسے اپنی طرف متوجہ کر کے بولا۔۔ عالم نے اسے ایسی نگاہوں سے دیکھا کہ وہ نظریں چرا گیا۔۔ اس وقت ٹینٹ ہٹایا جا رہا تھا۔۔ وہ دونوں بھی پیش پیش تھے۔۔ رضوان کافی دیر سے اس سے بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر وہ تھا کہ اسے نظر انداز کئے جا رہا تھا۔۔

"پلیز یار پہلے تو میری بات تو سن بعد میں بھلے ناراض ہو جانا۔۔" اسنے پھر کہا۔۔

"میرے خیال سے کہنے سننے کے لئے اب کچھ نہیں بچا ہے۔۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے اتنا ہی کافی ہے۔۔" وہ طنزیہ انداز میں بولا۔۔

"پلیز یار جو تو سمجھ رہا ہے ویسا نہیں ہے۔۔ روشنی نے بات ہی ایسی کی تھی کہ مجھے غصہ آگیا۔۔" اسنے وضاحت دینی چاہی۔۔

"اور تو نے ہاتھ اٹھا لیا۔۔ مجھے حیرت ہو رہی ہے کیا سوچ کر میں تجھے اپنی بہن سونپنے لگا تھا۔۔ میں تجھے کیا سمجھتا تھا اور تو کیا نکلا۔۔" وہ افسوس سے بولا اور وہاں سے ہٹ گیا۔۔

"عالم۔۔" اسنے حیرت اور دکھ سے اسے دیکھا۔۔ کہاں وہ دعوے کیا کرتا تھا وہ اسے سب سے زیادہ جانتا ہے اور جب وقت آیا تو وہ اسکے متعلق ایسا کہہ رہا ہے۔۔ اسے نہایت دکھ ہوا تھا۔۔ اسکا دل کیا روشنی اسکے سامنے ہوتی اور وہ اسے واقعی ایک تھپڑ رسید کر دیتا کہ اسکی وجہ سے اسکا جان سے عزیز دوست اس سے متنفر ہو گیا۔۔

"بھائی تیری شکل کیوں لٹکی ہوئی ہے؟" وہ اسے بیزاری سے بیٹھا دیکھ کر بول اٹھا۔۔

"قسمت ہی ایسی جگہ پھوٹی ہے کیا بتاؤں۔۔" اسنے بے دلی سے کہا۔۔

"ہوا کیا؟" وہ اسکے بازو میں بیٹھتے ہوئے بولا۔۔

"ابے یار عجیب ہی سنکی ہے وہ۔۔ میں نے اسے پروپوز کیا تو یوں خوش ہوئی کہ میں خوش فہم ہو گیا۔۔ لیکن اپنی اتنی اچھی قسمت کہاں۔۔" اسنے سرد آہ بھری۔۔

"یوں آہیں بعد میں بھر لینا پہلے مجھے پوری بات بتا۔۔" بلال نے بیتابی دکھائی۔۔

"پھر کیا ریجیکٹ کر دیا۔۔" اسنے پھر آہ بھری۔۔

"لیکن کیوں؟" کوئی اور وقت ہوتا تو وہ خوب مذاق اڑاتا مگر عالیان کی شکل ہی ایسی تھی کہ اسکا دل ہی نہیں کیا اسے تنگ کرنے کا۔۔

"کیونکہ یہ اسکا بچپن کا خواب تھا۔۔" اب اسنے گہری سانس لی۔۔

"ہیں مطلب؟ تو کونسا اسے بچپن سے جانتا تھا جو یہ اسکا بچپن کا خواب ہو گیا۔۔" بلال کنفیوز ہوا۔۔

"ابے اسکا خواب مجھے ریجیکٹ کرنا نہیں تھا بلکہ اپنے پہلے پروپوزل کو ریجیکٹ کرنا تھا اور بد قسمتی سے میں ہی وہ گدھا ہوں جس نے اسے پہلے پروپوز کیا۔۔ شاید دو چار سال رک کر پروپوز کرتا تو پہلا پروپوزل نہیں ہوتا میرا اور وہ ریجیکٹ نہیں کرتی۔۔" اسنے اداسی سے کہا۔۔

"لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوتا تیرا دو چار سال بعد بھی پروپوز کر کے۔۔" وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولا۔۔

"کیوں؟" اسنے استہفامیہ نگاہوں سے دیکھا۔۔

"دیکھ بھائی کسی کو بھی اپنی زندگی بہت پیاری ہوتی ہے۔۔ بھلا کون پروپوز کرتا اسے۔۔ ایک تو ہی عقل کا اندھا ہے جسے بچپن سے خطرناک کام کرنے کی عادت ہے۔۔ اس لئے دو چار سال بعد بھی تو ریجیکٹ ہی ہو جاتا۔۔ اچھا ہے ابھی ہی ہو گیا۔۔ کوئی نہ کوئی تو مل ہی جائے گی۔۔" کہتے ساتھ ہی بھاگا تھا کیونکہ عالیان اسے خونخوار نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔ اسکے بھاگتے ہی وہ اسکے پیچھے لپکا۔۔

آج دوپہر میں وہ سب فرزانہ بھابھی کو لینے جا رہی تھیں۔۔ اسی لئے سب کی تیاری جاری وساری تھی حالانکہ پڑوس میں ہی گھر تھا مگر سب یوں ہار سنگھار کر رہی تھیں گویا لندن جانا ہو۔۔ روشنی ان سب کی تیاری سے اکتا کر باہر آ گئی۔۔ تبھی اسے راہداری میں اشارہ مل گئی۔۔

"یہ تم ایسے جاؤ گی؟" وہ اسکے حلیہ کو دیکھ کر بولی۔۔

"کیوں کیا برائی ہے اس کپڑے میں۔۔" اسنے خود کو ناقدانہ نظروں سے دیکھا۔۔

"کپڑوں میں نہیں تمہارے تھوبڑے اور بالوں میں برائی ہے۔۔ گویا میک اپ ختم ہو گیا ہو یا کنگھا ہی نہیں ہو گھر پر۔" وہ اسکے ڈھیلے سے جوڑے اور ڈھلے چہرے کو دیکھ کر بولی۔۔

"اوفوہ ضروری ہے لیپا پوتی کرنا؟" اسنے بیزاری سے کہا۔۔

"ضروری تو نہیں لیکن بندہ کم از کم لپ اسٹک یا کاجل ہی لگا لیتا ہے۔۔ نہیں تو ایک ہاتھ بالوں پر بھی پھیر لیتا ہے۔۔" وہ آرام سے بولی۔۔

"میرا بلکل دل نہیں کر رہا ہے۔۔" اسنے بے دلی سے کہا۔۔اشارہ نے بغور اسکا جائزہ لیا۔۔وہ کافی ڈل دکھائی دے رہی تھی۔۔دفعتاً اسے کل رات اسکا رونا یاد آیا۔۔وہ تو بھول ہی بیٹھی تھی۔۔

"تم زرا ادھر آؤ۔۔" وہ اسے لئے اپنے کمرے میں آگئی۔۔

"اب بتاؤ اصل مسئلہ کیا ہے؟" اسنے بیڈ پر اسکے بازو میں بیٹھتے ہوئے کہا۔۔

"کونسا مسئلہ؟" وہ اسے دیکھ کر حیرت سے بولی۔۔

"وہی مسئلہ جس کی وجہ سے کل رات تم رو رہی تھیں۔۔اب برائے مہربانی کوئی جھوٹ بول کر میرا دماغ خراب مت کرنا۔۔" اسنے سخت انداز اپنایا۔۔روشنی کچھ دیر اسے دیکھتی رہی پھر گہری سانس لیتی اسے پوری بات بتاتی چلی گئی۔۔

"اتنا سب کچھ ہو گیا اور تم نے مجھے بتانا ضروری نہیں سمجھا نہ تمہارے بھائی نے۔۔میں کیا تم لوگوں کی کچھ نہیں لگتی۔۔" وہ خفگی سے بولی۔۔

"یہ بات نہیں ہے اشارہ بس میں تمہیں پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔" اسنے فوراً کہا۔۔

"چاہے اکیلے گھل گھل کر مر جاتیں۔۔" وہ ہنوز غصہ تھی۔۔

"اچھا بابا سوری۔۔آئندہ کچھ نہیں چھپاؤ گی۔۔" اسنے فوراً کان پکڑ کر کہا۔۔

"سوچنا بھی مت۔۔لیکن یار اب کیا ہو گا۔۔کہیں عالم کوئی انتہائی قدم نہ اٹھالیں۔۔" اب کے وہ فکرمندی سے بولی۔۔

"یہی پریشانی اب مجھے بھی ہو رہی ہے۔۔پتا نہیں بھائی اب کیا کریں۔۔" اسنے پریشانی سے کہا۔۔

"تم بھی روشنی زرا سا مذاق نہیں برداشت کر پائیں اوپر سے اتنی فضول بکواس الگ کر آئیں۔۔کیا تھا جو صبر سے کام لیتی۔۔بات اتنی تو نہیں بڑھتی۔۔" اشارہ نے اسے گھر کا۔۔

"اس وقت مجھے دھچکا ہی ایسا لگا تھا کہ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ہی مفلوج ہو کر رہ گئی تھی اور میں نے غصے میں وہ ساری بکواس کر دی جو مجھے نہیں کرنا چاہئے تھا۔۔ بات سمبھل بھی جاتی مگر وہاں بھائی آ گئے۔۔ یقین جانو بھائی کو دیکھ کر تو میں اور پریشان ہوئی تھی۔۔ میں ساری بات وہیں کلیئر کرنا چاہتی تھی مگر بھائی کوئی موقع دیئے بغیر ہی مجھے اپنے ساتھ لے آئے۔۔ اب بھائی رضوان کو غلط سمجھ رہے ہیں اور وہ مجھے۔۔ اب پتا نہیں کیا فیصلہ کریں بھائی۔۔"
وہ تقریباً روہانسی ہو گئی تھی۔۔

"تم ٹینشن نہ لو عالم کی طرف سے۔۔ میں خود ہی انکے کان کھینچوں گی۔۔ انھیں کیا ضرورت تھی تم دونوں کے معاملہ میں پڑنے کی۔۔ مگر رضوان کو تمہیں خود ہی ہینڈل کرنا پڑے گا۔۔" اسنے اطمینان دلایا۔۔

"میں کیسے؟" وہ گڑبڑائی۔۔

"ویسے ہی جیسے بکواس کی تھی۔۔" اسنے طنز کیا۔۔

"لیکن یار مجھے تو بہت ڈر لگ رہا ہے رضوان سے۔۔ اوپر سے مجھے دھمکی بھی دی ہے موصوف نے اگر بھائی ان سے خفا ہوئے تو وہ مجھے زندہ زمین میں گاڑ دیں گے اور مجھے ابھی سے مرنے کا شوق نہیں ہے۔۔" وہ جھرجھری لے کر بولی۔۔

"کہا نہ ٹینشن نہ لو عالم کا میں انھیں منا لوں گی اور وہ ایسے ہی خفا ہو جائیں گے اپنے یار سے۔۔ بس وقتی غصہ ہے اتر جائے گا۔۔ تم بے فکر رہو۔۔ بس یہ سوچو رضوان کو کیسے منانا ہے۔۔" اسنے تسلی دی۔۔

وہ بڑی تیزی اور جلدی جلدی اوپر کی سیڑھیاں چڑھ رہی تھی۔۔ ایک آدھ بار تو گرتے گرتے بچی تھی مگر اسے پرواہ کہاں تھی۔۔ خبر ہی ایسی تھی کہ اسے صبر نہیں ہو رہا تھا۔۔ وہ اشارہ اور ابیہا کے پاس جا رہی تھی۔۔ امی نے اسے یہ کام سونپا تھا۔۔ جو اشارہ اور ابیہا کی مدد کے بغیر ناممکن ہی تھا۔۔ وہ یہی سب سوچتے ہوئے سیڑھیاں چڑھ رہی تھی

جب آخری اسٹیپ پر اسکا پیر پھسلا تھا اور وہ دھڑام سے گرنے ہی والی تھی جب دو مضبوط بانہوں نے اسکے گرد حصار باندھا اور اسے گرنے سے بچایا تھا۔۔ مہر نے اسکے سینے سے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔ وہ بے تاثر چہرہ لئے یہاں وہاں دیکھ رہا تھا۔۔ گویا کوئی روٹین کا کام انجام دیا ہو۔۔ مہر اس سے الگ ہوئی۔۔

"سنو۔۔" وہ پلٹنے لگا جب اسنے پکارا۔۔ وہ رک گیا مگر پلٹا نہیں۔۔ مہر ہی آگے بڑھ کر اسکے سامنے آئی۔۔ بغور اسکا جائزہ لیا۔۔ وہ ہمیشہ کی طرح ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔ مہر نے دل ہی دل میں اسکی نظر اتاری۔۔ جو بیزار سا کھڑا تھا۔۔

"بولو بھی کیا کہنا ہے۔۔" وہ اسکے تکنے پر جھنجھلایا۔۔

"ادھر قریب کان لاؤ کسی کو بتانا نہیں ہے۔۔" اسنے رازداری سے کہا۔۔ وہ اسکے انداز پر حیران ہوتا اسکی اور جھکا۔۔

"پتا ہے تم بہت اچھے ہو۔۔" اسنے سرگوشی کی پھر شوخ سی شرارت کرتے وہ وہاں سے بھاگ لی۔۔ پیچھے ولید ہکا بکا سا اپنے گالوں پر ہاتھ رکھے اسکی پشت پر بل کھاتی چوٹی کو دیکھتا رہ گیا۔۔ اسکے نظروں سے اوجھل ہوتے ہی اسکے لبوں پر خوشگوار سی مسکراہٹ آگئی۔۔ وہ جو سوچے ہوئے تھا اس سے روڈلی بیہیو کرے گا یا اسے مکمل طور پر نظر انداز کرے گا۔۔ سب دعوے دھرے کے دھرے رہ گئے۔۔ وہ بھلا اپنی زندگی کو نظر انداز کر سکتا تھا۔۔ اس پر اتنی دلفریب ادا نے تو اسکا دل ہی لوٹ لیا تھا۔۔ وہ اپنے گال پر اسکا لمس محسوس کرتے سرشار سا نیچے کی جانب چل دیا۔۔

"کیا دماغ ٹھیک ہے تمہارا؟" وہ تو یوں اچھلی تھی گویا بچھو نے ڈنک مارا ہو۔۔

"بلکل ٹھیک ہے۔۔ اب زیادہ نوٹنکی نہ کرو اور جا کر شرافت سے یہ پہن کر آؤ۔۔ زیادہ ٹائم نہیں ہے ہمارے پاس صرف دس ہی منٹ ہیں۔۔ جلدی کرو۔۔" ایمہا نے کپڑے اسے تھمائے۔۔

"میں پاگل نظر آتی ہوں تم سب کو ابھی دو پہر تک تو ایسا کچھ نہیں تھا اور اب اچانک ہی آکر کہتی ہو ریڈی ہو جاؤ قاضی صاحب آرہے ہیں۔۔ یہ کوئی ناول یا مووی نہیں ہے نہ میں ستر کی دہائی کی لڑکی ہوں جو چپ چاپ ماں باپ کے آگے سر جھکا دوں۔۔" اسنے غصے سے کپڑوں کو دور اچھالا۔۔

" جھوٹ مت بولو صبح زرناب نے ذکر کیا تھا تم سے۔۔" مہر بولی۔۔

" واہ جی واہ ذکر کیا تھا کوئی رضامندی نہیں لی تھی جو یوں جتا رہی ہو۔۔ ابھی بھی بتا کر احسان نہ کرتیں۔۔ ڈائریکٹ قاضی صاحب ہی بتا دیتے مجھے تم لوگوں نے خوامخواہ زحمت کی۔۔" اسنے غصے سے کہتے ہوئے بمشکل اپنے آنسو کو روکا۔۔

" کیوں تم نے پہلے سے کسی کو پسند کر رکھا ہے جو تمہیں اعتراض ہے۔۔" اشارہ نے تیکھے لہجے میں کہا۔۔

" ضروری ہے کسی کو پسند کر کے رکھی ہوں تبھی اعتراض کروں۔۔ غلطی سے بھی امی یا ابو نے میری رضامندی جاننے کی کوشش نہیں کی۔۔ سیدھا اپنا فیصلہ مجھ پر تھوپ دیا گویا میں کوئی کاٹھ کباڑ یا بھیڑ بکری ہوں۔۔ جسے جس طرف ہنکال دیا اسی طرف چل پڑے۔۔" وہ دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔ اسے عباد کو کھونے کا غم اتنا نہیں تھا جتنا امی ابو کے زبردستی کے فیصلے کا تھا۔۔ کیا تھا بھلا وہ لوگ خانہ پری ہی کے لئے اسکی رضامندی لے لیتے۔۔ اسنے کونسا انکار کر دینا تھا۔۔ ان تینوں نے پر تاسف نظروں سے اسے دیکھا۔۔

" یہ تم سے کسنے کہا تم کاٹھ کباڑ ہو یا بھیڑ بکری ہو؟" ایہا نے اسے ڈپٹا۔۔

" کسی کے کہنے کی ضرورت ہے۔۔ امی ابو کے فیصلے سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔۔" وہ تلخ ہوئی۔۔

" میں تو سمجھتی تھی تم عقل مند ہوں گی مگر تم نہایت بیوقوف ثابت ہوئیں۔۔ بھلا کوئی ماں باپ اپنی اولاد کو کاٹھ کباڑ سمجھیں گے۔۔" اشارہ اسکے پاس بیٹھتے ہوئے بولی۔۔

" کوئی سمجھے نہ سمجھے میرے امی ابو مجھے تو یہی سمجھتے ہیں نہ۔۔" اسنے درشت لہجے میں کہا۔۔

"اب تو یہ بکواس کرلی ہے آئندہ نہ کرنا۔۔ حد ہوتی ہے پاگل پن کی بھی۔۔ اگر کاٹھ کباڑ ہی سمجھتے ہوتے نہ تمہاری فکر نہ کرتے۔۔ تمہارے لئے بہترین شریک حیات نہیں چنتے۔۔ تمہیں یوں ہی شتر بے مہار چھوڑ دیتے۔۔" مہر غصے سے بولی۔۔

" پھر تم ہی بتاؤ۔۔ تم باجی یا بھائی سے بہتر اپنے لئے فیصلہ کر پاتیں۔۔ انھیں تمہارا بھلا تم سے بہتر پتا ہے اور بھلا کوئی ماں باپ اپنی اولاد کا برا سوچ سکتے ہیں۔۔ یقیناً انھوں نے ایسا ہمسفر چنا ہو گا تمہارے لئے جو تمہیں ڈھیر ساری خوشیاں دیں۔۔" ایہانے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔۔

"لیکن پھر بھی ایک دفع انھیں مجھ سے پوچھنا چاہئے تھا۔۔" وہ خفگی سے بولی۔۔

" یہ پوچھنے کی بھی خوب کہی تم نے۔۔ انھیں تم پر ایسا مان اور اعتماد ہے کہ انھیں لگا تم انکی پسند رد نہیں کرو گی اسی لئے نہیں پوچھا۔۔ پھر تم نے کونسا انکار کرنا تھا۔۔" اشارہ نے کہا۔۔ ہاں واقعی کس بنیاد پر انکار کرتی۔۔ عباد نے بھی تو اسکے بعد کوئی بات نہیں کی۔۔ عباد کو یاد کرتے ہوئے اسکے دل میں ایک ہوک سی اٹھی۔۔

" اگر تمہاری عقل شریف میں ساری بات آچکی ہو تو شرافت سے چینج کر لو۔۔ ورنہ اتنی روتی بسورتی دلہن دیکھ کر دولہا بھاگ جائے گا۔۔" ایہانے شرارت سے کہا۔۔ وہ بے دلی سے مسکرا دی۔۔ دل تو گویا اندر سے خالی ہو گیا تھا۔۔ کاش عباد نے اسے پرپوز نہ کیا ہوتا اسے اتنا ملال تو نہ ہوتا۔۔ اب وہ عباد کو نہیں سوچ سکتی تھی کیونکہ اسکی زندگی میں کوئی اور آنے والا تھا۔۔ جسے وہ جانتی تک نہ تھی۔۔ وہ بے دلی سے اٹھی اور چینج کرنے چل دی۔۔ وہ کسی پر بھی اپنی دلی کیفیت نہیں عیاں کرنا چاہتی تھی۔۔ اشارہ نے اسکے چینج کرنے کے بعد جلدی جلدی ہاتھ چلا کر اسکا میک اپ کرنے لگی۔۔ مہر نے جلدی سے ہلکا پھلکا ہیئر اسٹائل بنا دیا۔۔ وہ چپ چاپ بے تاثر چہرہ لئے بیٹھی رہی گویا اسے نہیں کسی اور کو تیار کیا جا رہا ہو۔۔ تھوڑی ہی دیر میں ابو اور دو تین بزرگ کے ساتھ نکاح خواں آ گئے۔۔ انکے آنے پر بھی وہ ٹھس سی بیٹھی رہی۔۔ ایہانے ہی آگے بڑھ کر اس پر گھونگھٹ ڈالا۔۔ نکاح کے وقت اسکے

بے حس وجود میں حرکت ہوئی۔۔ دل الگ ہی کیفیات کا شکار ہو رہا تھا۔۔ اسے گھبراہٹ ہونے لگی۔۔ اسنے بمشکل دستخط کیئے اور ہوش و خرد سے بیگانہ ہو گئی۔۔

۔۔

اسکی نگاہوں کے آگے ہفت اقلیم ہی تو گھوم گئی تھی۔۔ وہ سب کی پرواہ کیئے بغیر اوپر کی طرف بھاگا تھا۔۔ بغیر دستک دیئے وہ عجلت میں روم میں داخل ہوا۔۔

"امی۔۔" اسنے نم آنکھوں سے انھیں دیکھا جن کے چہرے پر عجب ہی مسکان چھب دکھلا رہی تھی۔۔

"عباد تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" وہ حیرت سے گویا ہوئیں۔۔ انکی حیرت بھی بجا تھی۔۔

"کیا ہوا عباد میں نے غلط فیصلہ کر دیا کیا؟" انہوں پریشان ہو کر پوچھا۔۔ وہ کچھ بھی بولے بغیر چند لمحے انھیں دیکھتا رہا پھر والہانہ انداز میں انکے گلے لگ گیا۔۔

"بھلا آپکا کیا ہوا فیصلہ غلط ہو سکتا ہے۔۔" فرط جذبات سے اسکی آواز بھاری ہو رہی تھی۔۔

"پھر تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ کہیں تم۔۔" انہوں کسی خدشے کے تحت گھبرا کر اسے دیکھا۔۔

"امی بے فکر رہیں نکاح ہو گیا ہے۔۔ میں تو یہاں اپنی ماں کی عظمت کو سلام کرنے آیا تھا۔۔ ان سے اپنی خوشی شیئر کرنے آیا تھا۔۔ آپ کو کیسے پتا چلا امی میں اسے۔۔" وہ خوشی خوشی کہتے آخر میں جھجھکا۔۔

"بیٹا ماں ہوں کیسے مجھے اپنے بیٹے کی خوشی کا پتا نہ چلتا۔۔" انہوں نے محبت سے اسکی پیشانی چومی۔۔

"امی آپ دنیا کی سب سے اچھی امی ہیں۔۔" وہ لاڈ سے انکے گلے میں بانہیں ڈالتا بولا تھا۔۔ جب ولید اسے اچانک ہی سب بزرگ اور ینگ حضرات کے پاس لے آیا تو وہ تھوڑا کنفیوز ہوا تھا۔۔ اور اصل بم تو اس پر تب پھٹا تھا جب قاضی صاحب نے اچانک ہی نکاح پڑھانا شروع کیا۔۔ اسکے تو حواس گم ہونے لگے تھے اس افتاد پر مگر پھر دلہن کا نام سن کر اسے ایک اور جھٹکا لگا۔۔ پھر وہ جیسے تیسے نکاح کی کروائی مکمل ہونے تک رکا اور سیدھے انکے پاس آ گیا۔۔

"اور تم دنیا کے سب سے پھوہڑ دولہے ہو۔۔ یہ بھی نہ ہوا کہ منہ ہی دھل لیتے۔۔" انہوں اسے ڈپٹا جو کل کے ہی میلے کچیلے لباس میں تھا۔۔

"اوے خیریت ہے نہ؟" ولید دھڑ سے روم میں داخل ہو کر بولا۔۔

"کیا ہوا؟" انہوں سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔۔

"ہونا کیا ہے آپ کا لال پیلا نکاح کے بعد اٹھ کر ایسے بھاگا گویا اگر ایک سیکنڈ بھی رکا تو پتھر کا ہو جائے گا۔۔ ادھر انکے ابا حضور بھی بیٹے کی ایسی گستاخی پر لال پیلے ہوئے جا رہے ہیں اور اس سے پہلے کہ وہ خود یہاں آئیں تم نیچے چلو۔۔" وہ ایک ہی سانس میں کہتا عباد کا ہاتھ پکڑ کر اسے نیچے لے آیا۔۔ پیچھے وہ اسکی دائمی خوشیوں کے لئے دعا کرنے لگیں۔۔

"مارے صدمے کے تو بیہوش ہوتے دیکھا ہے مگر مارے خوشی کے پہلی بار دیکھا ہے۔۔" زرناب نے تبصرہ کیا۔۔

"وہ تو شکر ہے نکاح کے بعد ہی بیہوش ہوئی تھیں محترمہ۔۔" جویریہ نے بھی کار خیر میں حصہ ڈالا۔۔

"لیکن تم لوگوں کو اسے بتا تو دینا چاہئے تھا اٹلیسٹ۔۔ بے چاری ہوش میں آنے کے باوجود بھی صم بکم ہو کر بیٹھی ہے۔۔" روشنی اسے دیکھ کر تاسف سے بولی جو خالی خالی نظروں سے غیر مرئی نقطے کو تک رہی تھی۔۔

"یہ بھی تو کم کی نہیں ہے۔۔ وہ اسے پرپوز کر چکا تھا پھر بھی اسنے ہمیں نہیں بتایا۔۔ تھوڑی تو سزا بنتی تھی۔۔" مہر نے لاپروائی سے کہا۔۔

"اچھا اب اسکا کچھ کرو یا یہ ایسے ہی ڈمی بنی بیٹھی رہے گی۔۔" ایہا بولی۔۔

"اسکا علاج میں ابھی کرتی ہوں۔۔ زرناب۔۔" اشارہ نے کہتے ہی زرناب کو معنی خیزی سے دیکھا۔۔

"اوکے باس۔۔جو حکم آپ کا۔۔" وہ زرا جھکتے ہوئے ایک ادا سے بولی اور سب کو الجھن میں مبتلا کر کے باتھروم کی طرف بڑھ گئی۔۔اسے ایک ہاتھ میں پانی کی بالٹی کے ساتھ واپس آتے دیکھ وہ لوگ سمجھ گئیں کہ اسکا ارادہ کیا ہے۔۔

"یاوحشت۔۔" وہ پانی پڑتے ہی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔زرناب فوراً ہی حفظ ماتقدم کے تحت اس سے فاصلے پر ہوئی۔۔

"زرناب ابھی میرا نکاح ہوا ہے نہ؟" اسنے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔

"ہاں ہوا ہے مگر تم اس طرح کیوں پوچھ رہی ہو؟" وہ حیرت سے بولی۔۔

"عباد سے ہوا ہے نہ؟" اسکا سوال نظر انداز کئے اسنے دوسرا سوال کیا۔۔

"ہاں عباد بھائی سے ہی ہوا ہے۔۔" وہ ناسمجھی سے بولی۔۔

"مجھے زرا زور سے چٹکی کاٹو تا کہ میں خواب سے اٹھ جاؤں۔۔" اسکے انداز میں ابھی بھی بے یقینی تھی۔۔زرناب نے ناسمجھی سے اسے دیکھتی رہی پھر زور سے اسکے بازو پر چٹکی بھری۔۔

"آہ۔۔پاگل ہوگئی ہو۔۔اتنی زور سے کوئی کاٹتا ہے بھلا۔۔" وہ اپنا بازو سہلاتی چیخ پڑی۔۔سب نے اسے یوں دیکھا گویا اسکی دماغی حالت پر شبہ ہو۔۔

"مجھے درد ہوا اسکا مطلب میں خواب نہیں دیکھ رہی۔۔یعنی میرا سچ میں عباد سے نکاح ہوا ہے۔۔" وہ خود کلامی کرتی انھیں کسی پاگل سے کم نہ لگی۔۔

"ہائے جویریہ سچ میں میرا نکاح تمہارے جنات بھائی سے ہو گیا۔۔" وہ انبساط سے پر لہجے میں کہتی اس سے لپٹ گئی۔۔

"اوے پرے ہٹو مجھ سے تم پوری بھیگی ہوئی ہو۔۔" جویریہ اچھل کر اس سے دور ہوئی۔۔

"ہائیں لیکن میں بھیگی کیسی؟" اسنے خود کو الجھن آمیز نظروں سے دیکھ کر کہا۔۔ سب کی نگاہیں خود بخود زرناب کی طرف اٹھ گئیں اور وہ ایسی ہو گئی گویا وہ لوگ اسکے بجائے کسی اور کو دیکھ رہے ہوں۔۔

"کیا ہوا؟ یہ تم لوگ مجھے اس طرح کیوں گھور رہی ہو؟" اسنے چونکنے کی اداکاری کی۔۔

"اسکا جواب میں تمہیں دیتی ہوں۔۔" انابیہ اپنی گیلی آستین اور پائنچے اوپر چڑھاتے ہوئے بولی۔۔

"ارے لیکن میں نے کیا کیا ہے۔۔" وہ دروازے کی طرف کھسکتے ہوئے بولی۔۔

"یہ تو تم مجھ سے بہتر جانتی ہو۔۔ نہیں بھی جانتی ہوں گی تو ابھی جان جاؤ گی۔۔" اسنے اپنی سینڈل اتار کر اس پر حملہ کیا۔۔ وہ کبھی صوفے کے پیچھے کبھی بیڈ کے پیچھے چھپ کر اپنا بچاؤ کرنے لگی۔۔ باقی لڑکیاں چپ چاپ وہاں سے کھسکنے لگیں۔۔ اسنے اب اپنے بالوں میں لگا کیچر نکال کر اس پر وار کیا۔۔ پھر باری آئی کشنز کی۔۔ پھر کچھ نہ نظر آیا تو روم سلیپر اسکے بعد باتھ روم سلیپر غرض یہ کہ اسنے پورے روم کا حلیہ ہی بگاڑ دیا مگر پھر بھی زرناب بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئی اور دروازے کے پاس پہنچ گئی۔۔

"تم بچو گی نہیں آج مجھ سے بھیگی مرغی بنا دیا ہے مجھے۔۔" اسنے غصے سے کنگھا اٹھا کر دروازے کی طرف کھینچ مارا۔۔ زرناب تو بچ نکلی مگر کنگھا روم میں داخل ہوتے عباد کی پیشانی پر کورنش بجا کر اسکی قدم بوسی کرنے لگا۔۔ ادھر انابیہ کی نظر جیسے ہی عباد پر پڑی وہ دھک سے رہ گئی۔۔

"میرا منہ نہیں میٹھا کرواؤ گی؟" اسنے مہر کا راستہ روکا۔۔ وہ جو دادی جان کے کہنے پر مٹھائی کی پلیٹ لئے سب کا منہ میٹھا کروا رہی تھی۔۔ اسکے اچانک سامنے آنے پر گھور کر اسے دیکھا۔۔

"تھوڑی دیر پہلے وہ تم ہی تھے نہ جو سیدھے منہ بات بھی نہیں کر رہے تھے۔۔" وہ تنک کر بولی۔۔

"تب ذرا دماغ خراب ہو گیا تھا۔۔" اسنے سر کھجاتے ہوئے کہا۔۔

"اب کیسے ٹھکانے پر آگیا؟" وہ تیوری چڑھا کر بولی۔۔

"تم نے جو ڈوز دی تھی نہ اسی نے اپنا اثر دکھایا ہے۔۔ ویسے اگر تم صبح شام ایسی ڈوز دیتی رہو گی تو میرا دماغ کبھی بھی اپنے ٹھکانے سے نہیں ہٹے گا۔۔" اسنے شرارت سے کہا۔۔

"میں نے کونسی ڈوز۔۔" اسکی بات کا مفہوم سمجھ کر کہتے ہوئے وہ چپ ہوئی۔۔

"بھول گئی ہو تو یاد دلا دوں۔۔" مسکراہٹ دبائے اسنے سنجیدگی سے کہا۔۔

"ننننہیں۔۔ اسکی ضرورت نہیں ہے۔۔" وہ بلش ہوئی تھی۔۔ اس وقت تو نا جانے اسنے کس جون میں ایسی حرکت کر دی تھی مگر اب اسے سوچ کر ہی شرم آئی۔۔

"ایسے کیسے ضرورت نہیں ہے۔۔ جب مجھے تم ڈوز دیا کرو گی تو ظاہر ہے تمہیں بھی تو اسکی ضرورت محسوس ہو گی۔۔" اسنے شرارتی نظروں سے اسے دیکھا۔۔

"میں تمہاری طرح نہیں ہوں سمجھے۔۔ مجھے کیوں فضول قسم کی ضرورت محسوس ہونے لگی۔۔" وہ جھینپ کر بولی۔۔

"اسکا مطلب تم مجھے ڈوز دینے پر راضی ہو۔۔ لیکن یہ ناانصافی ہو گی نہ تمہارے ساتھ۔۔ اسی لئے میں حساب برابر کئے دیتا ہوں۔۔" شرارت سے کہتا وہ اس کی جانب جھکا تھا۔۔ مہر گھبرا کر پیچھے ہوئی۔۔ اسے کچھ نہ سوجھا تو اس نے ایک گلاب جامن اٹھا کر ولید کے منہ میں ٹھونس دیا اور وہاں سے فرار ہونے لگی تھی جب اس کی کلائی ولید کے ہاتھ میں آگئی۔۔

"اتنی آسانی سے تم بچ کر نہیں جاؤں گی۔۔" اسنے آدھا گلاب جامن کھا کر مہر کے منہ میں ٹھونس دیا۔۔ پھر اطمینان سے اس کے دوپٹے سے ہاتھ صاف کرتا۔۔ شوخ سی جسارت کر بیٹھا۔۔ وہ حق دق سی منہ کھولے اس کی کارروائی دیکھے گئی۔۔

"ویسے مہر ماننا پڑے گا۔۔ گلاب جامن سے زیادہ میٹھے تو تمہارے رخسار ہیں۔۔" اسنے شوخی سے کہا۔۔

"تم۔۔" وہ منہ بھرا ہونے کی وجہ سے بول نہ پائی۔۔ خونخوار نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے مہر نے گلاب جامن نگلا۔۔

"اسی لیے میں تمہیں زیادہ منہ نہیں لگاتی تھی۔۔ مجھے پتہ تھا تم اپنا ٹھرکی پن دکھانے سے کبھی باز نہیں آؤ گے۔۔" وہ غصے سے گویا ہوئی۔۔

"اس میں تمہاری ہی غلطی ہے کیوں منہ لگایا تھا۔۔ اب بھلا بتاؤ اتنا اچھا ذائقہ چکھنے کے بعد کون کافر کفران نعمت کرے گا۔۔" اسنے معنی خیزی اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"ولید تم باز آجاؤ اپنی فضول گوئی سے۔۔ اب تم مجھ سے کم از کم ایک میٹر کے فاصلے پر رہو گے۔۔" وہ تنگ آکر بولی۔۔

"مجھے کسی پاگل کتے نے کاٹا ہے جو اتنی ہوش ربا منکوحہ سے ایک میٹر کے فاصلے پر رہوں گا۔۔ میرا بس چلے تو ایک انچ کا بھی فاصلہ نہ رکھوں۔۔" اسے مہر کو زچ کرنے میں مزا آرہا تھا۔۔

"لاحولا ولا قوة۔۔ تم کتنے بے شرم ہو ولید۔۔" اسکی کان کی لؤویں تک سرخ ہو گئیں۔۔

"اس میں بے شرمی کی کیا بات ہے۔۔ تم میری منکوحہ ہو یار گلر فرینڈ نہیں اور تم تو یوں بلش کر رہی ہو گویا میں نے کوئی ایسی ویسی بات کہہ دی۔۔" وہ جان بوجھ کر اسے تنگ کر رہا تھا۔۔

"یہ ایسی ویسی باتیں تم اپنی گلر فرینڈ ہی سے کرنا سمجھے۔۔ اب میں تم سے رخصتی تک پردہ کروں گی۔۔" اسنے اپنا دوپٹا گھونگھٹ کے اسٹائل میں آگے تک لے لیا۔۔

"تو پھر مجھے جلدی ہی رخصتی کروانی پڑے گی۔۔ کل کا دن کیسا رہے گا۔۔" مسکراہٹ دبا کر اسنے مہر کا گھونگھٹ الٹ دیا۔۔

"تم نہایت ہی واہیات انسان ہو۔۔"غصے سے کہتی وہ پلٹ گئی۔۔لیکن پھر کراہ کر رکنے پر مجبور ہو گئی کیونکہ اس کی چوٹی ولید کے ہاتھ میں تھی۔۔

"آج تم زندہ نہیں بچو گے۔۔" دانت پیس کر کہتی وہ اپنی سینڈل اتارنے لگی۔۔ولید نے فوراً ہی اسکی چوٹی آزاد کی اور وہاں سے فرار ہونے میں عافیت جانی۔۔اس سے کچھ بعید نہ تھا۔۔وہ اب غصے میں سینڈل سے اسے مار بھی سکتی تھی۔۔پیچھے مہر اسے صلواتیں سنانے کے سوا کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔مگر اسنے تہیہ کر لیا تھا اب وہ حقیقتاً ولید سے پردہ کرے گی۔۔

اسے آج زمین پھٹے اور اس میں سما جانے والے محاورے پر یقین آیا تھا۔۔اسنے فوراً ہی زمین پر گولے کی صورت پڑے دوپٹے کو اپنے ارد گرد پھیلایا۔۔عباد پیشانی سہلاتے اسے دیکھنے لگا۔۔جو آج اسکی ہو گئی تھی۔۔اب اسکے سارے جملہ حقوق اسکے نام محفوظ تھے۔۔وہ بغیر کسی روک ٹوک اور ڈر کے اسے دیکھ سکتا تھا۔۔اسے دیکھ کر اسے بے ساختہ ہی ہنسی آئی۔۔اسکا حلیہ ہی ایسا ہو رہا تھا۔۔دونوں پائینچے گھٹنے سے زرا نیچے ہی تھے۔۔آستین بھی کہنیوں سے اوپر تک فولڈ تھی۔۔بال پورے کھلے ادھر ادھر اڑ رہے تھے۔۔پانی کی وجہ سے میک اپ بہہ کر منہ پر یہاں وہاں پھیل چکا تھا۔۔بوکھلاہٹ میں اس سے اپنا حلیہ بھی درست نہیں ہو پا رہا تھا۔۔اوپر سے عباد نگاہیں اور اب ہنسی کی وجہ سے وہ اور پزل ہونے لگی۔۔وہ اب ہنسی روکے اسے دیکھنے لگا جو خفت سے سرخ ہوئی جا رہی تھی۔۔اسکے لئے یہ منظر بڑا ہی دل فریب تھا۔۔وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا اسکی جانب بڑھنے لگا۔۔انابیہ اپنے دل کی دھڑکنوں پر قابو پانے لگی۔۔جو اسکے قریب آنے پر مزید شور مچانے لگی تھیں۔۔وہ تپتے چہرے کے ساتھ رخ موڑ گئی۔۔اسنے کبھی نہیں سوچا تھا اسکی زندگی میں یہ وقت بھی آ سکتا ہے۔۔وہ خود کسی اور ہی جہاں میں محسوس کر رہی تھی۔۔نکاح کے وقت کی ساری کوفت ہوا ہو گئی تھی۔۔

اللہ کا شکر تھا اسنے کوئی احتجاج نہیں کیا تھا۔۔ امی ابو کے فیصلے پر سر جھکا دیا تھا بدلے میں اللہ نے سے بہترین انعام سے نوازا۔۔ وہ اپنے رب کا جتنا شکریہ ادا کرتی کم تھا۔۔ وہ اسکے قریب آ چکا تھا۔۔ اسنے شانے سے تھام کر اس کا رخ اپنی جانب کیا۔۔ انابیہ نے نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔ وہ پر شوق نظروں سے اسے تک رہا تھا۔۔ نگاہیں ملنے پر اسنے فوراً ہی پلکوں کی جھالر گرائی تھی۔۔ عباد اسے شانوں سے تھامے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آ گیا۔۔ اسنے نگاہ آئینے میں نظر آتے اپنے اور عباد کے عکس پر ڈالی اور دہل کر زوردار چیخ ماری۔۔ شکل ہی ایسی خوفناک ہو گئی تھی۔۔ مسکارا، کاجل، لائنر چہرے پر یہاں وہاں بہہ کر اسے عجیب ہی خوفناک بنا رہے تھے۔۔ اوپر سے کھلے بال جو اسے چڑیل بنانے میں پیش پیش تھے۔۔

"کیا ہوا؟" عباد نے بمشکل اپنی ہنسی ضبط کی۔۔

"ککچھ نہیں۔۔" اسنے فوراً ہی دوپٹہ میں چہرہ چھپایا۔۔

"اب تو میں محرم ہوں پھر یہ پردہ داری کس سلسلے میں؟" وہ انجان بن کر پوچھنے لگا۔۔

"ہمارے وہاں رخصتی سے پہلے تک پردہ ہوتا ہے۔۔" اسنے بہانہ گھڑا۔۔ اسے اپنے حلیے پر شرمندگی ہو رہی تھی۔۔

"یہ نیا رواج سنا ہے میں نے۔۔ ویسے اس وقت یہاں پر کوئی نہیں تم پردہ مت کرو میں کسی نہیں کو بتاؤ گا۔۔" وہ مسکراہٹ دبا کر بولا۔۔

"نہ نہیں یہ بھی غلط ہے۔۔ پھر اللہ تو دیکھ رہا ہے نہ۔۔" اسنے فوراً کہا۔۔

"ہاں تو ہم دونوں ایک دوسرے کے لئے کونسا نامحرم ہیں۔۔" وہ اسکی دلیل رد کرتا اسکے چہرے پر سے دوپٹہ ہٹا چکا تھا۔۔

"لل لیکن۔۔" اسنے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا مگر عباد نے اسکے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر خاموش کر دیا۔۔ وہ اپنی رومال نکالے اسکا چہرہ صاف کرنے لگا۔۔ انابیہ یک ٹک اسے دیکھے گئی۔۔

"میرے خیال سے اب ایسا کوئی رواج لاگو نہیں ہوتا۔۔ کیوں محترمہ؟" اسکی آواز پر وہ ہوش میں آئی۔۔ بات سمجھنے پر وہ کھسیا گئی۔۔

"لیکن یہ حلیہ کس سلسلے میں بنایا گیا تھا۔۔ شدت خوشی یا شدت غم کے باعث؟" اسنے پوچھا۔۔

"نہیں وہ۔۔" وہ جھینپ کر بولنے لگی تھی جب دروازہ ناک ہوا۔۔

"ٹائم اپ ہو چکا ہے عباد بھائی۔۔" باہر سے جویریہ کی شریر آواز آئی۔۔

"یہاں تو ڈھنگ سے دیدار سے فیضیاب بھی نہیں ہوئے اور رقیب روسیاہ پہلے آگئے۔۔" وہ ٹھنڈی سانس خارج کرتا بولا۔۔ انابیہ نے تو شکر منایا۔۔ اسنے دل ہی دل جویریہ کو ڈھیر ساری دعاؤں سے نوازا۔۔ عباد بدمزہ ہوتا پلٹنے لگا تبھی کچھ دھیان آنے پر وہ اسکی سمت آیا۔۔ انابیہ نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔

"اپنی مہر لگانا تو بھول ہی گیا تھا۔۔" اسنے معنی خیزی سے کہا۔۔ وہ ناسمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔۔ مگر اسکے کچھ سمجھنے سے پہلے ہی وہ اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لے کر اسکی صبیح پیشانی پر اپنی مہر محبت ثبت کرنے لگا۔۔ وہ منتشر دھڑکنوں کا شور سنتی رہ گئی۔۔ اسکے لمس پر پورے جسم میں کرنٹ سا دوڑ گیا تھا۔۔ وہ دم سادھے بے حس و حرکت کھڑی رہی۔۔ پھر اسنے اسے خود سے لگایا گویا واقعی اسکو محسوس کرنا چاہتا ہو کہ وہ اسکی زندگی میں آگئی ہے۔۔ دونوں ایک دوسرے کی دھڑکن سن رہے تھے محسوس کر رہے تھے۔۔ ماحول میں ایک فسوں سا طاری ہو گیا تھا۔۔ کچھ نئے نئے رشتے کا استحقاق بھی ماحول کو قربتوں کے لئے ساز گار کر رہا تھا۔۔ اسکی قربت میں وہ مدہوش سا ہو رہا تھا۔۔ وہ اسکے پر حدت لمس سے پگھلی جا رہی تھی۔۔ اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لئے وہ اس پر جھکا۔۔

اسنے سختی سے اپنی آنکھیں میچ لی تھیں۔۔ گلابی ہونٹ کپکپا رہے تھے۔۔ وہ بن پئے بہکنے لگا۔۔ ذہن پر مدہوشی سی طاری ہونے لگی۔۔

" تین گننے کے بعد میں اندر آ رہی ہوں۔۔ " تبھی باہر سے جویریہ کی آواز آئی۔۔ دونوں ہی فوراً ہوش میں آئے۔۔ عباد نے دھیرے سے اسے خود سے علیحدہ کیا۔۔ جاتے ہوئے ایک نظر اسے دیکھا جس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔۔ اسنے بھی نظریں اوپر اٹھائیں۔۔ نگاہیں اسکی بیباک نظروں سے ملی تو اس نے فوراً ہی نظریں چرائیں۔۔ وہ اسکی ادا پر دلفریبی سے مسکراتا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔ انابیہ اسکی مسکراہٹ میں کھو گئی۔۔

" اوہ میڈم عباد بھائی کب کے جا چکے ہیں ہوش میں آ جاؤ۔۔ " جویریہ نے اسے جھنجھوڑا۔۔ وہ ہڑبڑا کر ہوش میں آئی تو سبھی اسکے گرد گھیرا لگائے بیٹھی تھیں۔۔

" یہ تمہارا چہرہ اتنا پنک کیوں ہو رہا ہے۔۔ کہیں بخار تو نہیں چڑھ گیا۔۔ " زرناب نے تشویش سے اسکے سرخ چہرے کو دیکھا۔۔ انابیہ نے فوراً ہی اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا۔۔

" ایسا ہی تمہیں دھوکہ ہوا ہو گا۔۔ " وہ بولی۔۔

" دھوکہ کیوں ہونے لگا۔۔ سچ کیوں نہیں بتاتیں کہ عباد نے۔۔ " اشارہ شوخی سے بول رہی تھی جب انابیہ نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔

" بکو مت۔۔ ایسا کچھ نہیں ہے۔۔ " اسنے جھینپ کر کہا۔۔

" اچھا تو یہ چہرہ عباد کے نام پر ایسے گلاب کیوں ہو رہا ہے۔۔ " ایہا نے شرارت سے اسکے بلش کرتے چہرے پر چوٹ کی۔۔

" کہاں گلاب ہو رہا ہے۔۔ " اسنے آئینے میں دیکھا جہاں دونوں رخساروں پر سرخی چھائی تھی۔۔ اسنے گالوں پر ہاتھ رگڑ کر انکی سرخی زائل کرنی چاہی مگر وہ زائل ہونے کے بجائے اور سرخ ہو گئے۔۔

"اب بولو۔۔" مہر نے شریر نظروں سے اسے دیکھا۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔" وہ ان سب کی معنی خیز نظروں سے جھنجھلا گئی پھر ان کی بکواس سے بچنے کے لئے واش روم میں بند ہو گئی۔۔

"دادی جان پھر کیا خیال ہے۔۔ آج ہی پلان پر عمل نہ کر ڈالیں۔۔" معیز نے ان سے کہا۔۔

"ہمارے خیال میں اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔ ویسے بھی کل تو جا ہی رہا ہے وہ۔۔" وہ بولیں تو دونوں ہی بدمزہ ہوئے۔۔

"کیوں ضرورت نہیں ہے۔۔ اگر انہوں نے آج پھر سے وہی حرکت دوہرائی تو آپ خود ہی سوچیں کیا ہو گا۔۔" عمار نے قائل کرنا چاہا۔۔

"کیا ہو گا؟" وہ قائل کیا ہوتیں الٹا پوچھنے لگیں۔۔

"اوف دادی آپ کتنی بھولی ہیں نہ۔۔ بہت کچھ ہو گا مثلاً سب کیا کہیں گے بڑھاپے میں بھی چین نہیں ہے بڑھیا کو۔۔ جوان جہان لڑکے کو پھنسالیا۔۔" معیز نان اسٹاپ بولے گیا۔۔ احساس تو اسے تب ہوا جب عمار نے کہنی چبھا کر دادی کی طرف دھیان دلایا۔۔ جو خونخوار نظروں سے اسے دیکھ رہی تھیں۔۔

"ایسا میں نہیں لوگ کہیں گے اور اس سے پہلے لوگ ایسا کہیں آپ انکا کچھ نہ کچھ علاج کریں۔۔" وہ گڑبڑا کر بولا۔۔ اسکی بات پر دادی سوچ میں پڑ گئیں۔۔ عمار نے اسے وکٹری کا نشان دکھایا۔۔

"ہاں تو دادی پھر سوچنا کیسا سیدھا سیدھا عمل کر ڈالیں۔۔" اسنے دادی کو متوجہ کیا۔۔

"ہاں ہم بھی یہی سوچ رہے تھے۔۔" انہوں نے کہا تو دونوں کے دل بلیوں اچھلنے لگے۔۔

"پھر دیری کس بات کی۔۔ چلیں۔۔" عمار بیتابی سے بولا۔۔

"ہاں لیکن ذرا ہمارا ڈنڈا تو ہمیں پکڑانا۔۔ آج کل بڑی تکلیف ہے گھٹنوں میں۔۔" وہ گھٹنا پکڑ کر اٹھتے ہوئے بولیں۔۔ معیز نے جھٹ انہیں ڈنڈا پکڑایا۔۔ بس پھر جو ہوا وہ سب گھر والوں نے اپنی گنہگار آنکھوں سے دیکھا۔۔

"کم بختوں نالائقوں ذرا شرم نہیں آئی دادی کو بیوقوف بناتے ہوئے۔۔" وہ غصے سے کہتی انکی دھنائی کر رہی تھیں۔۔

"لیکن دادی ہمارے بخیے کیوں ادھیڑ رہی ہیں۔۔ ہمارا کیا قصور ہے؟" عمار کمر سہلاتا کراہا۔۔

"بے غیرتوں ابھی بھی اپنا قصور پوچھتے ہو۔۔ ہم بھی نہ جانے کیوں تم نالائقوں کی باتوں میں آ گئے۔۔ وہ تو اچھا ہوا اسنے ہمیں سب بتا دیا ورنہ ہم ناحق ہی اسے پریشان کرتے۔۔" دادی معیز کی پشت سینکتی بولیں۔۔ وہ جو بھاگنے کے چکر میں تھا کراہتا ہوا بیٹھ گیا۔۔

"ارے کسی دشمن نے آپ کو ہمارے خلاف بھڑکایا ہے اور وہ عالیان بھائی انہیں کچھ نہیں کریں گی جو اتنی بکواس کر رہے تھے۔۔" وہ جھلا کر بولا۔۔

"اسکی تو بات ہی مت کرو۔۔ تم ہی نے اسے یہ سب کرنے کہا تھا۔۔ اگر وہ نہ کرتا تو تم اسے دھمکیاں دے رہے تھے۔۔ پتا نہیں اچھے بھلے بچے سے تم کم بختوں کو کیا بیر ہے۔۔ بے چارہ کافی دیر ہم سے معافی مانگتا رہا۔۔ وہ تو اللہ بھلا کرے اسنے ہمیں سب بتا دیا ورنہ تم نے تو اس بچے کا بیڑا غرق کیا تھا۔۔" وہ اسے ایک اور رسید کرتی بولیں۔۔

اور معیز وہ تو اچھے بھلے بچے پر ہی اٹک گیا تھا۔۔ تبھی اسے وہ اچھا بھلا بچہ سامنے ہی دروازے سے ٹیک لگائے نظر آ گیا۔۔ اسکے چہرے کی دبی دبی مسکراہٹ اور آنکھوں سے عیاں ہوتی شریر سی چمک نے انھیں سب سمجھا دیا تھا۔۔

"رہنے دیں دادی جان ان معصوموں کے پیچھے کیوں خود کو تھکا رہی ہیں۔۔" عالیان آگے بڑھ کر انکے پاس آیا۔۔

وہ ایسے ہی انکے کمرے کے سامنے سے گزر رہا تھا جب اسنے ان شیطانوں کو اپنے خلاف دادی کو بھڑکاتے سنا۔۔ جی میں تو آیا اسی وقت جا کر دادی جان کو سب بتا دے مگر کچھ سوچ کر خاموش رہا۔۔ پھر انکے منظر سے ہٹتے ہی اسنے

نہایت معصوم بن کر دادی جان سے اپنے کردہ ناکردہ گناہوں کی معافی مانگی۔۔ انہیں اسنے آنے سے لے کر اب تک کی ساری زیادتی رورو (مظلوم بن) کر سنائی۔۔ وہ فوراً ہی پگھلیں تھیں اور اس سے خوب محبت سے پیش آئیں۔۔ انھیں اپنے پچھلے رویے پر پشیمانی بھی ہوئی تھی۔۔ اور اب وہ اسکا ازالہ کرنے کے لئے ان دونوں کی دھنائی کر رہی تھیں۔۔ جو انھیں اسکے خلاف ورغلا رہے تھے۔۔

"یہ لوگ اور معصوم۔۔ دیکھو کتنا نیک بچہ ہے۔۔ تم لوگوں کی اتنی بدتمیزی کے باوجود بھی تمہیں معصوم سمجھتا ہے اور ایک تم لوگ ہو۔۔" انہوں نے شفقت سے عالیان کے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔ وہ دونوں اس کایاپلٹ پر حیران ہوئے تھے۔۔ یقیناً انکی لاعلمی میں عالیان نے دادی جان کو شیشے میں اتارا تھا۔۔ اور کیسے میٹھی چھری بنا ہوا تھا۔۔ میٹھا تو وہ دادی جان کے لئے تھا انکے لئے تو چھری ہی تھا۔۔

"تم دونوں جا کر اپنا بدن سینکوالو یا آئس پیک لگالو۔۔ درد تھوڑا کم ہو جائے گا۔۔" عالیان نے ہمدردی جتائی۔۔ ورنہ مقصد تو صرف دادی جان کے سامنے اپنے نمبر بڑھانا تھا۔۔ یہ بات ان دونوں کو بھی سمجھ آ رہی تھی۔۔

"وہ تو ہم لوگ لگالیں گے۔۔ آپ یہ بتائیں آپ نے دادی جان سے جھوٹ کیوں کہا کہ میں نے آپ کو بلیک میل کر کے وہ سب کہلوایا تھا۔۔ سچ بتائیں دادی جان کو۔۔" معیز اسے گھور کر بولا۔۔

"سچ کے بچے وہ تو ہم بتاتے ہیں۔۔ ہمارے سامنے بھی کیسے بچے کو گھور رہا ہے جیسے کھا ہی تو لے گا۔۔ خود جھوٹ کا پلندہ ہے اور بچے سے کہتا ہے سچ بتاؤ۔۔" دادی اسکی نقل اتارتی پھر سے اسے دھر چکی تھیں۔۔ وہ کراہ کر دور ہوا۔۔

"یار دادی جان قسم سے آپ اس وقت بلکل چنگیز خان کی جانشین لگ رہی ہیں۔۔" عمار نے منہ بسورا۔۔

"چنگیز خان نہیں جلاد کی جڑواں کہو۔۔" معیز جل کر بولا۔۔ پھر دادی جان کا ڈنڈا اٹھتا دیکھ کر دونوں اپنی زبان کو بریک لگاتے گرتے پڑتے وہاں سے بھاگے تھے۔۔

وہ اس وقت گھر پر ہاشم کے ساتھ بیٹھا اپنا کیس ڈسکس کر رہا تھا جب اسے کسی کی کالز آنے لگیں۔۔ اسنے اگنور کرتے ہوئے ڈسکسشن جاری رکھا۔۔ مگر جب جھلا گیا تو فون آف کرنے لگا۔۔ تبھی اسنے کالر نیم دیکھا تو آنکھوں میں بے یقینی چھا گئی۔۔

"کیا ہوا کس کی کال ہے؟" ہاشم نے پوچھا۔۔

وہ جواب دیئے بغیر یک ٹک موبائل کی اسکرین کو دیکھے گیا۔۔ ہاشم اسے خاموش پا کر خود ہی اٹھ کر کالر نیم دیکھنے لگا۔۔ جہاں بڑے حرفوں میں "زندگی" جگمگا رہا تھا۔۔ اسے سمجھنے میں لمحہ لگا تھا کہ کس کی کال ہے۔۔

"عارفین کال ریسیو کرو۔۔" ہاشم نے اسے ہلایا۔۔

"ہاں آں۔۔" وہ چونکا۔۔

"کال ریسیو کرو۔۔" اسنے پھر کہا۔۔

وہ اثبات میں سر ہلاتا ہاشم سے ایکسکیوز کرتا روم سے باہر چلا گیا۔۔

"ہیلو۔۔" اسنے کال اٹینڈ کی۔۔

"السلام علیکم۔۔" دوسری طرف سے ایہا کی آواز آئی۔۔ اسنے آج نہ صرف سلام میں پہل کی تھی بلکہ کال بھی خود کی تھی۔۔ وہ حیرت کے سمندر میں غوطہ زن نہ ہوتا تو اور کیا کرتا۔۔

"وعلیکم السلام۔۔" اسنے اپنی حیرت پر قابو پا کر جواب دیا۔۔

"کیسے ہیں آپ؟" وہ پوچھ رہی تھی۔۔

"میں ابھی تو خود کو ابنارمل تصور کر رہا ہوں۔۔" اسنے کہا تو حیران ہوئی۔۔

"کیوں کیا ہو گیا؟" وہ بولی تو اسکے لہجے میں حیرت تھی۔۔

"ہونا کیا ہے۔۔ میرے ڈاکٹر کو اپنے مریض کا خیال آ گیا اور شاید یہ پہلی دفع ہی آیا ہے۔۔" اسکے انداز میں ہلکا سا شکوہ تھا۔۔

"نہیں ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے۔۔" وہ تھوڑا جھینپ گئی۔۔

"ویسے خیریت ہی ہے نہ اپنے بے چارے سے شوہر کو آپ نے یاد کیسے کیا؟" اسنے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔

"ایسے ہی میں نے سوچا ہمیشہ آپ ہی کال کرتے ہیں آج میں کر دوں۔۔" وہ سادگی سے بولی تو عارفین کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔۔

"خیر دیر آید درست آید۔۔ اور کیا حال ہیں جناب کے مجھے مس تو نہیں کر رہیں۔۔" اسنے کہا۔۔

"ہاں۔۔ نہ نہیں۔۔" وہ گڑبڑا کر بولی۔۔

"پہلے ڈیسائیڈ کر لیں ہاں یا نہیں۔۔" اسنے شرارت کہا۔۔

"مجھے نہیں پتا۔۔ آپ کو پتا ہے کیا ہوا آج؟" اسکی بات سے پہلو تہی کرتے اسنے بات پلٹ دی۔۔

"نہیں پتا آپ بتائیں۔۔" وہ گہری سانس لیتا بولا۔۔ اتنی آسانی سے تو وہ اس پر کھلنے والی نہیں تھی۔۔

"آج انابیہ اور عباد۔۔۔" وہ پر شوق لہجے میں اسے تفصیل سے سب بتانے لگی۔۔ عارفین کو خوشگوار حیرت ہوئی۔۔ ایسا اس سے اپنی باتیں شیئر کر رہی تھی۔۔ اسکا مطلب وہ اس پر اعتبار کرنے لگی ہے۔۔ یہ اسکے لئے بہت ہی خوش آئند بات تھی۔۔ اب یقیناً وہ اس سے محبت بھی کرنے لگے گی۔۔ وہ مسرور سا اسے سننے لگا جو نہایت خوشی خوشی اسے سب بتا رہی تھی۔۔ اس دوران وہ کئی دفع ہنسی بھی تھی۔۔ وہ تو اسکی مدھر سی ہنسی میں ہی کھو گیا۔۔

"ایک غزل سنیں گی آپ؟" اسنے کھوئے کھوئے انداز میں پوچھا۔۔

"جی سنائیں۔۔" وہ ہمہ تن گوش ہوئی۔۔

"اے ناز نیں سنو ناں

اے ناز نیں سنو ناں

ہمیں تم پے حق تو دو ناں

چاہے تو جان لو ناں

کہ دیکھا تمہیں ہوش اڑ گئے

ہونٹ جیسے خود ہی سل گئے

یہ ہونٹ جیسے خود ہی سل گئے

اے ناز نیں سنو ناں

ہمیں تم پے حق تو دو ناں

چاہے تو جان لو ناں

کہ دیکھا تمہیں تو ہوش اڑ گئے

ہونٹ جیسے

ہونٹ جیسے خود ہی سل گئے

یہ ہونٹ جیسے خود ہی سل گئے

اسکی گمبھیر آواز ماحول پر سحر طاری کر رہی تھی۔۔اور وہ اس سحر میں خود کو جھکڑا محسوس کر رہی تھی۔۔

لگتا ہے کہ تم کو

رب نے بنایا جس دم

اپنی قدرتوں کو

اسنے تم پے کر دیا تھا گم

اس جہاں کو حسن باٹنا بھی

کر دیا تھا کم

تیکھے تیکھے نین نقش تیرے

کلیوں سی کومل ہونٹ تیرے

پھولوں سی نازک پاؤں تیرے

دونوں جہاں قربان تیرے

تراشا پیار سے جسے

رب نے وہ مورت ہو تم

سنگتراشوں کی جیسے دیوی تم

سنگتراشوں کی جیسے دیوی تم

تم سا جہاں میں کوئی نہ

وہ اس پر گویا کوئی جادو کر رہا تھا۔۔ دل میں کوئی انوکھا احساس جگا رہا تھا۔۔ اسکا لفظ لفظ محبت کی مٹھاس سے گندھا ہوا تھا۔۔ ایسی مٹھاس جس سے پہلے وہ نا آشنا تھی۔۔

اے نازنیں سنو ناں

ہمیں تم پے حق تو دو ناں

چاہے تو جان لو ناں

کہ دیکھا تمہیں تو ہوش اڑ گئے

ہونٹ جیسے خود ہی سل گئے

پردہ خیالوں کا ہے

سچ مچ زرا سامنے آ

چاند کو میں تکتا ہوں

پر تیری شکل آنکھوں میں

جی جلائے چاندنی بھی

ٹھنڈی ٹھنڈی راتوں میں

ناتا نیندوں سی ٹوٹ گیا

اے تیرے لئے میرے حسیں

دل کو یقین یہ بھی ہے مگر

آئے گا ایسا دن بھی کبھی

جب ملاقاتیں بھی ہوں گی

میٹھی سی باتیں بھی ہوں گی

پیار بھری راتیں بھی ہوں گی

دیکھنا

جب ملاقاتیں بھی ہوں گی

میٹھی سی باتیں بھی ہوں گی

پیار بھری راتیں بھی ہوں گی

دیکھنا

آنے کی خبر دوناں

اب گویا وہ اپنا حال سنا رہا تھا۔۔ جیسے اپنی کیفیت لفظوں میں بیاں کر رہا ہو۔۔ اپنی محبت کی شدتیں اس پر عیاں کر رہا ہو۔۔ اتنی محبت پر اسکے رگ وپے میں خوش کن احساس دوڑنے لگا۔۔ وہ خود کو اور ہی جہاں میں تصور کرنے لگی۔۔ جہاں عارفین کی پر فسوں آواز تھی اور وہ تھی جسکے لئے اسکا حرف حرف محبت کی چاشنی میں ڈوبا ہوا تھا۔۔ اتنی پزیرائی پر وہ کیوں نہ اپنی قسمت پر نازاں ہوتی۔۔

اے نازنیں سنوناں

ہمیں تم پے حق تو دوں ناں

چاہے تو جان لوناں

کہ دیکھا تمہیں تو ہوش اڑ گئے

ہونٹ جیسے خود ہی سل گئے

یہ ہونٹ جیسے خود ہی سل گئے "

اسکے خاموش ہونے باوجود بھی وہ اسکی پر فسوں لہجے میں کھوئی رہی۔۔ دونوں طرف صرف دھڑکنوں کا شور تھا۔۔ دونوں ہی خاموش تھے۔۔ مگر یہ خاموشی میں بھی ان کہی داستان سنا رہی تھی۔۔ جسے دونوں ہی محسوس کر رہے تھے۔۔ صرف چلتی سانسیں انکی موجودگی کا پتا دے رہی تھیں۔۔

"ہیلو کہاں کھو گئیں آپ؟" اسی نے خاموشی کو توڑا۔۔

"ہاں۔۔ آں کہیں نہیں۔۔ آپ کی آواز بہت خوبصورت ہے۔۔" وہ چونک کر بے ساختگی سے بولی۔۔

"یہ تو زرہ نوازی ہے آپ کی اور میرے بارے میں کیا خیال ہے۔۔" اسنے عاجزی دکھائی۔۔

"مطلب؟" وہ بولی۔۔

"میں کیسا ہوں آواز تو آپ نے بتادی یہ بھی بتادیں۔۔" اسنے شوخی سے کہا۔۔

"آ آپ بھی اچھے ہیں۔۔" وہ گڑبڑا کر بولی۔۔

"صرف اچھا۔۔" اسنے منہ بسورا۔۔

"نن نہیں بہت اچھے۔۔" وہ فورا بولی۔۔

"خیر مجھے آپ سے اتنی کنجوسی کی امید نہیں تھی۔۔ مجھے لگتا تھا سب سچ کہتے ہیں میں بہت ہینڈسم ہوں۔۔ جس میں لڑکیاں تو خاص طور پر مجھے جس طرح سراہتی ہیں میں واقعی خوش فہم ہو گیا تھا۔۔" اسنے مسکراہٹ دبا کر کہا۔۔

"لڑکیاں۔۔ کون لڑکیاں؟" دوسری جانب سے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر پوچھا۔۔ اسکے انداز پر عارفین نے بمشکل اپنے قہقہے کا گلا گھونٹا۔۔

"میری فرینڈز۔۔ آپ گلر فرینڈز بھی کہہ سکتی ہیں۔۔" اسنے سنجیدگی سے بتایا۔۔

"آپ کی گلر فرینڈز بھی ہیں؟" وہ حیرت اور جھجھک سے پوچھ رہی تھی۔۔

"ہاں۔۔ کیوں آپ کو برا لگا؟" اسنے مسکراہٹ دبائی۔۔

"نن نہیں بھلا مجھے کیوں برا لگے گا۔۔ آپ کی مرضی جتنی بھی گلر فرینڈز بنا سکتے ہیں۔۔ مجھے کیا فرق پڑے گا۔۔" وہ بجھے لہجے میں بولتی اس سے زیادہ خود کو یقین دلا رہی تھی۔۔

"آپ تو بہت براڈ مائنڈ ہیں۔۔ مجھے لگا آپ تھوڑی کنزرویٹیو ٹائپ ہوں گی۔۔ اسی لئے اب تک بتایا نہیں۔۔ اچھا ہوا آپ ایسی نہیں ہیں۔۔ اب میں ان سے چھپ چھپ کر ملنے نہیں جاؤں گا۔۔ سیدھے گھر لے آیا کروں گا۔۔ آپ بھی مل لینا ان سے چاہے تو فرینڈشپ بھی کر لینا۔۔" اسنے ایہا کو تنگ کرنے کے لئے کہا۔۔

"ہاں ہاں لے آیئے گا۔۔ ابھی مجھے نیند آ رہی ہے۔۔ میں فون رکھ رہی ہوں۔۔ "وہ بولی تو اسکے انداز میں جھنجھلاہٹ عیاں تھی۔۔ عارفین جی بھر کر اسکی کیفیت سے محظوظ ہوا۔۔

"سوری سوری یار میں مذاق کر رہا تھا۔۔ میں نے نہایت صاف ستھری زندگی گزاری ہے۔۔ یقین نہ آئے تو ولید سے پوچھ لینا۔۔ "وہ ہنستے ہوئے بولا۔۔

"یہ مذاق کرنے کی بات تھی۔۔ میں سیریس ہو گئی تھی مجھے لگا سچ مچ آپ کی لڑکیوں سے دوستی ہے۔۔ "دوسری طرف سے اسکی خفا سی آواز آئی۔۔

"اوہ رئیلی سوری۔۔ ویسے آپ جیلس ہو رہی تھیں نہ۔۔ "اسنے شرارت سے پوچھا۔۔

"نن نہیں میں کیوں جیلس ہوں گی۔۔ "وہ گڑبڑائی۔۔

"پھر ناراض کیوں ہو رہی تھیں؟ "اسنے کہا۔۔

"میں کہاں ناراض ہو رہی تھی۔۔ آپ کو ایسے ہی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔ اچھا اب میں فون رکھتی ہوں۔۔ "اسکے مزید سوالوں سے بچنے کے لئے اسنے فوراً اجازت طلب کی۔۔

"اوکے اللہ حافظ۔۔ مس یو۔۔ "وہ گہری سانس لیتا بولا۔۔

"می ٹو۔۔ خدا حافظ۔۔ اپنا خیال رکھنا۔۔ "وہ کہہ کر فوراً ہی فون کاٹ چکی تھی۔۔ ادھر عارفین اسکے می ٹو کہنے پر ہی اٹک گیا تھا۔۔ اسنے گھور کر موبائل اسکرین کو دیکھا۔۔ جہاں کال منقطع ہو چکی تھی۔۔ اسے یقین ہی نہیں آیا کہ واقعی ایہا نے کہا ہے وہ اسے مس کر رہی ہے۔۔ ساتھ ہی اسنے اپنا خیال رکھنا کی بھی ہدایت دی تھی۔۔ وہ تو آج حیرت کے سمندر سے باہر نہیں آ رہا تھا۔۔ آج ایہا اسے شاک پر شاک دے رہی تھی۔۔ ناک کرنے کی آواز پر وہ چونکا۔۔ سامنے ہی ہاشم تھا۔۔ وہ اسے باہر بلا رہا تھا۔۔ وہ بھی سر جھٹکتا مسرور سا اسکے پیچھے ہو لیا۔۔

اسنے دیکھا وہ اکیلا ہی ٹیرس پر بیٹھا ہے۔۔ سو ہمت کرتی وہ اس کے پاس آگئی۔۔ ڈر تو کافی لگ رہا تھا مگر اسکے بنا اب کوئی چارہ نہ تھا۔۔ وہ اداسی سے غروب آفتاب دیکھ رہا تھا۔۔ اسے یوں اداس دیکھ کر اسے اپنے شدید رد عمل پر افسوس سا ہوا۔۔ کیا تھا اگر وہ زرا سا صبر سے کام لیتی تو۔۔

"ہمم۔۔" اسنے کھنکھار کر اپنی موجودگی کا احساس دلانا چاہا۔۔ مگر اسکے وجود میں کوئی حرکت نہ ہوئی۔۔ شاید وہ اسکی آمد سے باخبر تھا جبھی ٹھس بنے بیٹھا تھا۔۔

"سنو۔۔" جب وہ متوجہ نہیں ہوا تو روشنی نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔ وہ کرنٹ کھا کر سیدھا ہوا۔۔

"کیوں آئی ہو یہاں؟" اسنے ترش لہجے میں کہا۔۔

"وہ مجھے ایکسکیوز کرنا تھا۔۔" وہ نظریں چرا کر بولی۔۔

"کس سلسلے میں؟" اسنے استہزائیہ انداز میں پوچھا۔۔

"میں نے اوورری ایکٹ کیا تھا اس لئے اور بہت ہی فضول گوئی کی تھی۔۔" وہ شرمندگی منمنائی۔۔

"آپ سے کس نے آپ نے اوورری ایکٹ کیا۔۔ غلطی تو میری تھی نیت تو میری خراب تھی غلط ارادے سے تو میں نے آپ محترمہ کو ہاتھ لگایا تھا۔۔ میں تو اسی موقع کی تلاش میں تھا کہ کب آپ کو غلط ارادے سے چھوؤں۔۔" اسنے طنزیہ انداز میں کہا تو وہ مزید شرمندہ ہوگئی۔۔

"پلیز میں سوری کر رہی ہوں نہ۔۔ مجھے احساس ہے کہ یہ سب مجھے نہیں کہنا چاہئے تھا۔۔ آئے ایم رئیلی سوری۔۔" وہ اپنے آنسو ضبط کرتی بولی جو بہنے کو بیتاب تھے۔۔ وہ اسکے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی۔۔

"واہ یہ اچھی رہی پہلے انسان کی اچھے سے بے عزتی کرو پھر سوری کے دو بول منہ پر مار دو۔۔" اسکا انداز ہنوز وہی تھا۔۔

"کہا نہ سوری اب کیا ماتھے پر لکھوالوں کہ غلطی ہو گئی معاف کر دو مسٹر رضوان۔۔ ایک تو پہلے ہی مجھے ڈر لگ رہا ہے کہ بھائی پتا نہیں کیا کریں اوپر سے ان محترم سے معافی مانگ رہی ہوں تو اکڑے جا رہے ہیں۔۔ سب بھاڑ میں جاؤ میری بلا سے۔۔" وہ تیز آواز سے روتی اسے گڑبڑانے پر مجبور کر گئی۔۔ سارا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔۔ اسنے فوراً ہی اسکی کلائی پکڑ کر اسے جانے سے روکا۔۔

"کیا ہے؟" آنسو بہاتی وہ پھاڑ کھانے والے لہجے میں بولی۔۔

"وہ کہنا یہ تھا میں نے سوری ایکسیپٹ کر لیا ہے۔۔" وہ سر کھجاتا بولا۔۔

"تو۔۔" سوں سوں کرتی وہ بولی۔۔

"تو یہ کہ اس طرح مت روؤ نہیں تو میرا سالہ مجھے اس بار حقیقتاً نہیں بخشے گا۔۔" وہ اپنی رومال سے اسکے آنسو صاف کرتا بولا۔۔

"آپ اسی لائق ہیں۔۔ صبح تو جان ہی نکال کر رکھ دی تھی میری۔۔ ایسے بھی کوئی کرتا ہے بھلا۔۔ اب میں آپ سے بات نہیں کروں گی۔۔" وہ خفگی سے گویا ہوئی۔۔

"یہ کیا بات ہوئی غلطی تمہاری تھی ناراض مجھے ہونا چاہئے تو الٹا خود خفا ہو رہی ہو۔۔" اسنے شکوہ کیا۔۔

"تو آپ زندگی بھر مجھے یاد دلا کر شرمندہ کرتے رہیں گے۔۔" وہ اسے گھور کر بولی۔۔

"نہیں نا میرا وہ مقصد نہیں تھا۔۔ لیکن ہر عمل کا کوئی نہ کوئی رد عمل ضرور ہوتا ہے۔۔ سو صبح بھی ایسا ہی ہوا تھا مجھے رات کا غصہ تھا جو میں نے صبح نکالا۔۔ تو اب بات کلیئر ہو گئی مگر مجھے ایک شکوہ تاحیات رہے گا۔۔" وہ اسے سمجھا کر آخر میں خاموش ہو گیا۔۔

"کونسا شکوہ؟" اسنے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔

"کہ تمہیں مجھ پر اعتبار نہیں ہے۔۔" وہ بولا تو اسے شرمساری ہوئی۔۔

"نہیں ایسا نہیں ہے۔۔ میں آپ پر بھائی جیسا اعتبار ہی کرتی ہوں۔۔ مگر پتا نہیں کل کیسے میں لاؤڈ ہو گئی تھی۔۔" وہ اسے بتانے لگی مگر رضوان کی سوئی بھائی میں اٹکی۔۔

"واٹ تم مجھ پر بھائی جیسا اعتبار کرتی ہو۔۔ اس سے اچھا میں بے اعتبار ہی بھلا۔۔" وہ اچھل ہی تو گیا تھا۔۔

"کیوں اب کیا غلط کہہ دیا میں نے؟" وہ نا سمجھی سے پوچھنے لگی۔۔

"یہ جو بھائی کا لاحقہ لگایا ہے نہ یہی غلط ہے۔۔ اچھے خاصے ہمارے ریلیشن کو مشکوک بنا دیا۔۔" وہ بد مزہ ہوا۔۔

"ہیں میں تو آپ کو بھائی جتنی اہمیت دے رہی ہوں اور آپ ہیں کہ بدکے جا رہے ہیں۔۔ بھلا کیا برائی ہے اس میں؟" اسنے سادگی سے پوچھا۔۔

"ساری برائی اس بھائی کی وجہ سے ہے اور آپکا بہت بہت شکریہ اس زرہ نوازی کا مگر برائے مہربانی مجھے اپنے بھائی جتنی اہمیت مت دو۔۔" وہ باقائدہ ہاتھ جوڑ کر بولا۔۔

"عجیب ہیں آپ بھی۔۔ کہاں بھائی کے اتنے یار بنتے ہیں اور اب ویسی ہی اہمیت دے رہی ہوں تو برا مان گئے۔۔" اسنے منہ بسورا۔۔

"نہ نہ مجھے دور ہی رکھو میری بہن۔۔ لاحول ولا قوۃ۔۔ دیکھا تمہاری وجہ سے میرا بھی دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔ اسی لئے خدا کے واسطے جاؤ یہاں سے ورنہ کچھ بعید نہیں خدانخواستہ تھوڑی دیر میں ہم رکشا بندھن یا بھائی دوج منا رہے ہوں۔۔" وہ توبہ کرتا بولا۔۔

"استغفر اللہ۔۔ کچھ بھی کہتے ہیں۔۔" اسنے دہل کر کہا۔۔

"یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے نہ تم مجھے بھائی جتنی اہمیت دیتی نہ یہ ہوتا۔۔" وہ بولا۔۔

"پتا نہیں آپ کو مسئلہ کیا ہے۔۔ خیر مجھے کیا میں تو نیچے جا رہی ہوں۔۔" اسنے کہتے ہوئے دروازے کی طرف قدم بڑھائے۔۔ تبھی جھٹ رضوان نے آگے بڑھ کر اسکی کلائی پکڑ لی۔۔

"اب کیا ہوا؟" وہ گویا عاجز آ کر بولی۔۔

"ہونا کیا ہے۔۔ بتانا تھا تم روتے ہوئے بہت خوبصورت لگتی ہو۔۔ اس لئے کبھی کبھی رو لیا کرو میرے لئے۔۔" اسنے شرارت سے کہا اور فوراً ہی اسکا ہاتھ چھوڑ کر نیچے کی اور بڑھا۔۔

"آپ بہت ہی برے انسان ہیں۔۔" وہ تنگ کر بولی پھر ہولے سے ہنس دی۔۔ اسکی مدھر سی ہنسی نے رضوان کو بھی سرشار کر دیا۔۔ عالم کی نظر جب رضوان کے ہنستے ہوئے چہرے پر پڑی اسکی رگیں تن گئی۔۔ اسکے پیچھے اسے روشنی دکھائی دی۔۔ جس کے چہرے پر الوہی چمک تھی۔۔ وہ رضوان کی کسی بات پر اسے آنکھیں دکھاتی ہنسی تھی۔۔ ایک لمحے میں اسکی ساری پریشانی سارا غصہ سوڈے بوتل کی طرح اتر گیا۔۔ روشنی کا سرشار انداز اسے بھی اطمینان دلا گیا۔۔ رضوان کی طرف سے دل میں جو بدگمانی تھی وہ روشنی کی ہنسی دیکھ کر چھٹ گئی تھی۔۔

"اسے پتا کیسے چلا بتاؤ مجھے نہیں تو تم سب کو زندہ درگور کر دوں گا۔۔" وہ غصے سے آگ بگولا ہو رہا تھا۔۔ آج ہی ہاشم نے اسکے کئی اڈوں پر کامیاب چھاپے مارے تھے۔۔ جس میں اسکا پورا سرمایا ڈوب گیا تھا۔۔ پولیس اسے کتے کی طرح ڈھونڈ رہی تھی۔۔ وہ اپنے خفیہ اڈے میں چھپا بیٹھا تھا۔۔ اسکی اصل وجہ اسکا باپ تھا۔۔ جس نے اسکا ساتھ دینے سے انکار کر دیا تھا۔۔ ورنہ کوئی اسکا کچھ نہیں بگاڑ سکتا تھا۔۔ اسکے باپ نے اسے کئی دفع منع کیا تھا کہ وہ عارفین سے پنگا نہ لے۔۔ اسے پتا تھا عارفین اثر رسوخ والا بندہ ہے۔۔ مگر یہ باز نہ آیا اور اب سزا بھگت رہا تھا۔۔ وہ کسی چوٹ کھائے درندے کی طرح بلبلا رہا تھا۔۔

"پپ پتا نہیں سرکار۔۔" ایک نے کانپتے ہوئے کہا۔۔

"کیسے نہیں پتا تم کتوں کو میں حرام کا پیسہ دیتا ہوں۔۔ جو نہیں پتا۔۔" وہ دہاڑا تھا۔۔

"تم لوگوں سے کچھ نہیں ہو گا۔۔ مجھے ہی کچھ کرنا پڑے گا۔۔" اسنے انھیں دفع ہونے کا اشارہ کیا اور خود کو ریلیکس کرتا حل تلاشنے لگا۔۔ پھر کسی خیال کے تحت اسکی آنکھوں میں وحشیانہ چمک ابھری۔۔

"تم نے میرا بہت نقصان کیا ہے عارفین ملک اب دیکھنا میں تمہیں کیسی چوٹ دیتا ہوں جو تم مرتے دم تک نہ بھولو گے نہ بھلا سکو گے۔۔" وہ اسکے تصور کو مخاطب کرتا مطمئن ہو چکا تھا۔۔

****

نکاح تو عباد کی امی نے ہنگامی حالات میں کروا دیا تھا مگر رخصتی مہر کے ساتھ ہی ہونا طے پائی تھی۔۔ کل شام تک انھیں گاؤں سے جانا تھا۔۔ نکلنا تو انہیں آج ہی تھا۔۔ لیکن نکاح کی وجہ سے سب گڑبڑ ہو گئی تھی۔۔ رات کے کھانے سے فارغ ہو کر سب ینگ اور اولڈ چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے اور ساتھ ہی اپنے اپنے گروپ بنائے گپے ہانک رہے تھے۔۔

" گائز کیوں نہ ایک راؤنڈ ٹروتھ اینڈ ڈیئر کا ہو جائے۔۔" یہ پھلجھڑی عمار نے چھوڑی تھی۔۔

" بلکل نہیں۔۔" زرناب نے فٹ سے انکار کیا۔۔ اسکی نگاہوں کے سامنے اپنا آدھار کارڈ کے فوٹو کا اسٹیٹس گھوم گیا تھا۔۔

" کیوں نہیں۔۔ کھیلتے ہیں نہ مزہ آئے گا۔۔" شاریہ نے منہ بسورا۔۔

" کوئی مزہ وزہ نہیں آنے والا۔۔ کھیلنا ہے تو کوئی اور گیم کھیلو۔۔" جویریہ بولی۔۔ اسے بھی ڈوریمون اسپیچ یاد آ گئی تھی۔۔

" تم لوگ اتنا ڈر کیوں رہی ہو ٹروتھ اینڈ ڈیئر کھیلنے سے۔۔ "معیز نے مسکراہٹ دبا کر پوچھا۔۔ دونوں ہی سٹپٹا گئیں۔۔

" میں بتاتا ہوں۔۔" بلال نے شرارتی انداز میں جویریہ کو دیکھا۔۔

"کیا بتاؤ گے۔۔" وہ غصے سے اسے گھورنے لگی۔۔

"یہی کہ تمہیں ڈر لگ رہا ہے کہیں پھر سے ڈوریمون اسپیچ نہ سنانی پڑ جائے۔۔ ویسے تم کارٹونز ابھی بھی دیکھتی ہو۔۔" اسنے آخر میں سنجیدگی سے پوچھا تھا حالانکہ آنکھوں میں تیرتی شرارت صاف نظر آ رہی تھی۔۔ اسکی بات پر پہلے تو وہ گڑبڑائی پھر اچانک ہی خیال آیا وہ کیوں اس سے گھبرا رہی ہے۔۔ فوراً ہی غصیلے خون نے جوش مارا۔۔

"بھلا میں کیوں ڈرنے لگی اور یہ تمہارے ابھی بھی سے کیا مراد ہے ہاں۔۔ میں کوئی بوڑھی ہو گئی ہوں جو کارٹونز دیکھنا بند کر دوں اور اگر بالفرض بوڑھی بھی ہو جاؤں تب بھی دیکھوں گی۔۔ تمہیں کوئی اعتراض۔۔" وہ خطرناک تیور سے اسے دیکھتی بول رہی تھی۔۔

"نہ نہ۔۔ میں کون ہوتا ہوں اعتراض کرنے والا۔۔ ان فیکٹ فیوچر میں بھی تمہیں کمپنی دینے کا سوچ رہا ہوں۔۔ وہ تو میں جنرل نالج کے لئے پوچھ رہا تھا کہ مستقبل میں آسانی ہو۔۔" اسنے فوراً ہی اسکے تیوروں سے گھبرا کر کہا۔۔

"اچھا فیوچر پلاننگ بعد میں کر لینا۔۔ ابھی تو یہ سوچو کونسا گیم کھیلیں۔۔" زرناب نے سیز فائر کروایا۔۔

"آنکھ مچولی کھیلتے ہیں۔۔ اب اس میں کوئی رخنہ نہ ڈالیں سیدھا سادہ گیم۔۔" شاریہ نے کہا۔۔ سب ذرا شش و پنج کے بعد راضی ہو گئے۔۔ زرناب کی آنکھوں پر پٹی باندھی گئی۔۔ معیز عمار نے کئی دفعہ تصدیق کیا کہ اسے کچھ نظر تو نہیں آ رہا۔۔ پھر جب مطمئن ہوئے تو اسے زوردار چکر دے کر آنگن میں چھوڑ دیا۔۔ اسنے بروقت پلر کا سہارا لیا تھا ورنہ منہ کے بل گرتی۔۔

"معیز کے بچے۔۔ اتنی زور سے گھمانے کی کیا ضرورت تھی۔۔ چکر آنے لگے ہیں مجھے۔۔" وہ سر پر ہاتھ رکھتی چیخی۔۔

"اوہ میڈم نو چیٹنگ۔۔ ذرا بھی ہشیاری کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ اب شرافت سے پٹی سے ہاتھ ہٹاؤ ورنہ

آؤٹ ہو جاؤ گیم سے۔۔"زرناب جو سر چکرانے کے بہانے پٹی کھسکا رہی تھی۔۔معیز کی اس شعلہ بیانی پر جل کر راکھ ہو گئی۔۔

"کمینے تجھے ہی آؤٹ کروں گی۔۔"وہ دانت پیستی بڑبڑائی۔۔اندازے سے وہ انکی طرف بڑھنے لگی۔۔کبھی کوئی کان کے پاس تالی بجا کر گزر جاتا تو کوئی چٹکی کاٹ کر جس پر وہ انھیں صلواتیں سناتی۔۔

"آہ۔۔"تبھی پیچھے سے کسی نے اسکے سر پر زوردار چپت رسید کر دی۔۔

"چھوڑوں گی نہیں کمینے تجھے۔۔آج تو تو گیا میرے ہاتھ سے۔۔"وہ کراہتے ہوئے غصے میں پیچھے کی طرف پلٹی اور اندازاً ہاتھ آگے بڑھانے لگی کہ کوئی تو ہاتھ آئے۔۔

"آہ۔۔کمینہ ذلیل اب تو بچے گا نہیں مجھ سے۔۔"تبھی پھر سے کسی نے چپت لگا دی۔۔

"تیری تو آج خیر نہیں۔۔"وہ غصے سے غراتے ہوئے مقابل پر جھپٹی اور دے دھنا دھن اسکی کھوپڑی بجا ڈالی۔۔ پھر اس پر بھی بس نہیں ہوا تو آنکھوں سے پٹی ہٹا کر غصے سے ہاتھ کا پنچ بنا کر نشانہ لیا کہ۔۔۔درمیان میں ہی اسکا ہاتھ ساکت ہو گیا۔۔اسنے پتھریلی نظروں سے مقابل کو دیکھا۔۔پھوپھا جان خونخوار نگاہوں سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔کنکھیوں سے انکے لال ٹکلے کو دیکھا جو اسکی بدولت اس حال کو پہنچا تھا۔۔اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے یا کچھ اور نہیں تو کم از کم اسکے پاس ایک عدد سلیمانی ٹوپی ہی ہوتی کہ وہ پھوپھا کی نظروں سے غائب ہو جاتی۔۔

"و۔۔و۔۔وہ۔۔پپ۔۔پھوپھا ج۔۔جان مم۔۔میں۔۔"وہ بری طرح ہکلائی۔۔

"بدتمیزی کی انتہا ہو گئی۔۔ابھی ہی ہم پھوپیا سے شکایت کرتے ہیں۔۔یہ تربیت کی گئی ہے تمہاری۔۔"انہوں نے نہایت غصے سے کہا۔۔

"نہیں ہم لوگ گیم کھیل رہے تھے۔۔مجھے لگا معیز نے مارا اس لئے۔۔۔آپکو یقین نہیں تو ان لوگوں سے پوچھ

لیں۔۔ تم ہی بتاؤ جویریہ۔۔" وہ تصدیق کے لئے پیچھے کی جانب پلٹی مگر وہاں کوئی ہوتا تو تصدیق کرتا ناں۔۔ اسکی تو سٹی گم ہوئی۔۔ سب نہ جانے کس وقت غائب ہوئے تھے۔۔ کمینوں نے اسکی پرواہ بھی نہ کی۔۔ وہ دل ہی دل میں انھیں صلواتیں سناتی پھوپھا کی طرف متوجہ ہوئی۔۔ جو طنزیہ نگاہوں سے اُسے دیکھ رہے تھے۔۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔ کمینے سب تیری وجہ سے ہوا ہے۔۔ خبیث آج تو مجھ سے پٹے بغیر سوئے گا نہیں۔۔" وہ انھیں یقین دلانے کیلیئے کہہ رہی تھی جب اچانک اسکی نظر پھوپھا کے پیچھے نمودار ہوتے معیز پر گئی۔۔

"کیا؟؟؟" ادھر اسکے اچانک ٹریک چینج کرنے پر پھوپھا جی کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔ انکے فرشتوں کو بھی خبر نہ تھی کہ وہ انھیں نہیں معیز سے مخاطب تھی۔۔

"اب یہ بتیسی اندر کرلے نہیں تو آج ہی میں نے انھیں توڑ کر بتیس سے صفر کر دینا ہے۔۔" وہ دانتوں کی نمائش کرتے معیز سے بولی تھی مگر ادھر پھوپھا نے فوراً ہی منہ بند کیا تھا۔۔ البتہ آنکھیں تھیں کہ کھلی پڑ رہی تھیں۔۔

"یہ کیا بکواس کر رہی ہو۔۔۔" انھوں نے غصے سے لال بھبھوکہ ہوتے ہوئے کہا۔۔ معیز تو فوراً ہی رفو چکر ہو گیا۔۔ مگر اسکی جان سولی پر لٹکا گیا۔۔

"وو۔۔ وہ۔۔ آ۔۔ آپ۔۔ غل۔۔ غلط سس۔۔ سمجھ رہے۔۔۔" وہ بوکھلا کر بولی۔۔ اُسے اب سمجھ آیا کہ پھوپھا کیا سمجھ رہے ہیں۔۔

"کیوں ہم بدعقل ہیں یا بیوقوف جو غلط سمجھیں گے۔۔" اُنھوں نے درشت انداز میں کہا۔۔

"میں آپکو بیوقوف نہیں کہہ رہی بلکہ میں آپکو۔۔" وہ انھیں اپنی بات کا موقف سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔

"بیوقوف سمجھتی ہوں۔۔ ہیں نہ تم یہی کہنا چاہتی تھی نہ۔۔ یہ میں نہیں یہ محترمہ کہہ رہی ہیں۔۔" اچانک ہی نہ جانے کہاں سے وہ درمیان میں ٹپک پڑا۔۔ پھوپھا کے گھورنے پر اُسنے فوراً ہی اپنی بات کی تصحیح کی۔۔ زرناب نے بھی خونخوار تیوروں سے عالیان کو گھورا جو مسئلہ کو مزید پیچیدہ کر رہا تھا۔۔

"کیوں فضول کی ہانک رہے ہو میں نے کب یہ کہا ہے۔۔" اُسنے فوراً ہی اسکی تردید کی۔۔

"لیکن کچھ بھی ہو زرناب تمہیں کم از کم پھوپھا جی سے اس طرح بدتمیزی نہیں کرنی چاہئے۔۔ ہمارے بزرگ ہیں یہ۔۔ تمہیں انکا احترام کرنا چاہئے الٹا تم انھیں بیوقوف اور نہ جانے کیا کیا بنا رہی ہو۔۔" وہ تاسف سے بھرپور انداز میں بول رہا تھا۔۔

"کمینہ کہیں کا۔۔ کیسے بھڑکا رہا ہے پھوپھا کو۔۔" زرناب دل ہی دل میں پیچ و تاب کھا رہی تھی۔۔

"ارے یہ کیا ہوا پھوپھا جی آپکے ٹکلے آئی مین سر میں۔۔" انکے لال والال ٹکلے کو دیکھتے وہ گویا ہوا جہاں جا بجا خراش تھی۔۔ پھوپھا جی جو اسکی بات سے متاثر ہو رہے تھے۔۔ اسکی بات پر خونخوار تیوروں سے زرناب کی طرف دیکھنے لگے۔۔ وہ بیچاری نظریں چرا کر رہ گئی۔۔

"یہ کیسے ہوا پھوپھا جانی؟ بتائیے کس جانور نے آپکے ساتھ یہ بے رحمانہ سلوک کیا ہے۔۔" اُسنے نہایت ہمدردانہ انداز میں کہا۔۔

"خبیث جیسے اسے پتا نہیں۔۔ کیسی شاندار ایکٹنگ کر رہا ہے گویا آسکر اسے ہی ملنے والا ہو۔۔" وہ دانت کچکچاتے ہوئے بڑبڑائی۔۔

"ایسے بدتمیزوں کے ہوتے ہوئے کسی جانور کی کیا ضرورت رہ جاتی ہے۔۔" اُنھوں نے زرناب کو دیکھتے ہوئے طنزاً کہا۔۔

"کیا؟؟ آپکا مطلب ہے۔۔ یہ اسنے۔۔ مطلب زرناب نے یہ کیا ہے۔۔" وہ حیرت کا بھرپور مظاہرہ کر رہا تھا۔۔

"وہ میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا۔۔" اُسنے صفائی دینی چاہی۔۔

"یہ کیا کیا تم نے تمہیں ذرا بھی احساس ہے زرناب۔۔ تمہیں پھوپھا جی کے ٹکلے پر آئی مین سر محترم پر ذرا بھی ترس نہیں آیا۔ ایسا بھی کوئی کرتا ہے کبھی۔۔ مجھے تم سے یہ امید بلکل نہیں تھی۔۔ کوئی عام انسان تو ہیں نہیں یہ پھوپھا

جانی ہے کیسے تم نے انکے ساتھ یہ سلوک کیا۔۔ اسکی تو سزا بنتی ہے۔۔" وہ تاسف سے کہتا اُسکے غصے کو مزید ہوا دے رہا تھا۔۔ کیسے آگ لگا رہا تھا۔۔ اس وقت وہ زرناب کو کسی پھاپھا کٹنا سے کم نہیں لگ رہا تھا۔۔

"سزا تو اب پھویا ہی دیں۔۔" اُنھوں نے کہا اور دادی کے کمرے کی طرف بڑھ گئے۔۔

"یا اللہ دادی سو گئی ہوں۔۔ نہیں تو کم از کم پھوپھاجی انھیں کچھ بھی نہ بتا پائیں ورنہ میری تو تکہ بوٹی بنا کر وہ چیل کوؤں کو کھلا دیں گی۔۔ اللہ تو ہی مدد فرما۔۔" وہ آسمان کی طرف منہ کر کے دعا کرنے لگی۔۔

"افسوس تمہاری یہ دعا قبول نہیں ہو گی کیونکہ میں نے ابھی ہی دادی جان کو دیکھا ہے وہ جاگی ہوئیں ہیں ان فیکٹ پھوپھاجی کا ہی ویٹ کر رہی ہیں۔۔" اُسنے مزے سے زرناب کو اطلاع دی۔۔

"یا اللہ اب کیا ہو گا۔۔" اُسکا رنگ فق ہوا۔۔

"تم چاہو تو میں تمہیں تکہ بوٹی بننے سے بچا سکتا ہوں۔۔" وہ اُسے تسلی دیتے ہوئے بولا۔۔

"ہاں میں اتنی بیوقوف ہوں جو تمہارا اعتبار کروں گی۔۔ تم بچاؤ گے کیا الٹا پھاپھا کٹنیوں کی طرح اور بیڑا غرق کرو گے۔۔" اُسنے جل کر کہا۔۔

"تم چاہے تو وعدہ لے لو۔۔ میں تمہیں ایک دم صفائی سے بچا لوں گا۔۔ ہاں لیکن تمہیں میری ایک بات ماننی ہو گی۔۔" پر یقین لہجے میں کہتے آخر میں اسنے اپنی شرط رکھی۔۔

"تمہاری بات پر میں کیسے یقین کر لوں۔۔" وہ نیم رضامند ہوئی۔۔

"یقین کرنے کیلئے میرا نام ہی کافی ہے۔۔" اسنے شان بے نیازی سے اپنے کالر کھڑے کئے۔۔

"اوہ۔۔ پلیز اب کوئی ڈائیلاگ نہ مارنے لگنا۔۔ تمہاری زبان کے جوہر دیکھے ہیں میں نے کیسے آگ لگا رہے تھے۔۔ قسم سے پورے پھاپھا کٹنی لگ رہے تھے۔۔ ویسے ایمان سے تمہیں ذرا بھی شرم نہیں آتی ایسی حرکتیں کرتے ہوئے۔۔" وہ اب اُسے لتاڑ رہی تھی۔۔

"اب اس میں شرمانے کی کیا بات ہے۔۔ یہ تو لڑکیوں کا ہی کام ہے۔۔" اُسنے دانت نکوسے۔۔

"کیا؟؟؟" وہ اسکی بات پر یوں اچھلی گویا بچھو نے ڈنک مارا ہو۔۔

"اس بات پر اتنا اچھلنے کودنے کی کیا تک ہے۔۔" اسنے زرناب کو دیکھا جو اب اُسے عجیب نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔۔

"یہ اتنی عام سی بات تو ہے نہیں جو میں نارملی ری ایکٹ کروں۔۔" وہ حیرت سے بولی۔۔

"اس میں ایبنارملی بھی کوئی بات نہیں جو تم نارملی ری ایکٹ نہ کر سکو۔۔ یہ تو عام سی بات ہے۔۔" جتنے آرام سے وہ کہہ رہا تھا۔۔ زرناب کو ہضم کرنے میں اتنی ہی دشواری ہو رہی تھی۔۔ مطلب اتنی ایب نارمل بات وہ کتنی آسانی سے کہہ رہا تھا۔۔

"اس بارے میں سب کو پتا ہے۔۔" اُسنے جھجھکتے ہوئے پوچھا۔۔

"اس میں نہیں پتا ہونے کی کیا بات ہے۔۔ یہ تو سبھی کو پتا ہوتا ہے۔۔" وہ حیرت سے زرناب کو دیکھ رہا تھا جو عجیب ہی باتیں کر رہی تھی اور وہ سوچ رہی تھی کہ سب کو پتا ہے مگر اسے تو کبھی ایسا محسوس نہیں ہوا۔۔ شاید سب نہ ظاہر کر کے اُسے گلٹ کا شکار ہونے سے بچاتے ہوں۔۔

"اوہ ہیلو میڈم۔۔ کہاں کھو گئیں۔۔" وہ اسکے سامنے ہاتھ لہرا کر بولا۔۔ زرناب چونک کر اسکی طرف متوجہ ہوئی اور بغور اسکا معائنہ کرنے لگی۔۔ تنگ سی آف وائٹ جینز اس پر کیمل کلر کی ٹائیٹ ٹی شرٹ۔۔ ہاتھوں میں دو تین بینڈز۔۔ قدرے گھنے بال جو گردن تک تھے۔۔ جنہیں اُسنے ایک طرف سے پیچھے کی جانب کیے ہوئے تھے۔۔ گلے میں پڑی چین۔۔ سرخ و سفید رنگ۔۔ ٹھیک ٹھاک ناک نقشہ۔۔ وہ ایک ہاتھ کمر پر رکھے دوسرے کو اسکے سامنے لہرا رہا تھا۔۔ اب زرناب کو اسکی بات پر یقین آ گیا تھا۔۔ وہ گم سم سی کوئی بھی جواب دیئے بغیر اپنے کمرے کی طرف چل پڑی۔۔ پیچھے وہ اسکے عجیب و غریب رویے پر حیران ہوتا رہا۔۔

اشارہ کافی دیر سے اُسے نوٹ کر رہی تھی۔۔ وہ بظاہر سب سے بات کر رہا تھا مگر در حقیقت کنکھیوں سے رضوان کو دیکھ رہا تھا جو اُسے نظر انداز کئے ہوئے تھا۔۔ عالم میں اتنی ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی کہ براہ راست اسے مخاطب کرے۔۔ اسکے ساتھ جتنا وہ روڈلی بیہیو کے چکا تھا اسکے بعد تو کچھ بعید نہ تھا کہ رضوان اسکی طرف دیکھتا بھی۔۔ وہ اسے اس رویے پر حق بجانب سمجھ رہا تھا۔۔

"رضوان بھائی آپ بتائیں کب آرہے ہیں اپنی امانت لینے۔۔" اشارہ نے اچانک اسے مخاطب کیا۔۔

"ہاں۔۔ آں۔۔ کونسی امانت؟" اسنے نا سمجھی سے کہا۔۔

"لو دیکھ لو روشنی یہ تو تمہیں ابھی سے بھولے بیٹھے ہیں بعد کا تو اللہ ہی حافظ ہے۔۔" وہ پر تاسف انداز میں روشنی سے بولی۔۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے بھابھی مجھے بہت اچھی طرح سے یاد ہے مگر پہلے آپ اپنے شوہر نامدار سے پوچھ لیں ادھر کوئی اعترض تو نہیں۔۔" مضبوط انداز میں کہتے آخر میں وہ عالم کو دیکھتا طنزاً گویا ہوا۔۔

"انھیں کیونکر اعترض ہونے لگا۔۔" وہ حیرت سے بولی۔۔

"یہ تو آپ کے "انھیں" ہی کو پتا ہوگا۔۔" اسنے لاپرواہی سے شانے اچکائے۔۔ اسکی بات پر عالم جو گلٹ کا شکار تھا ایک دم ہی سارے گلٹ کو بھاڑ میں جھونک کر اسے خونخوار انداز میں اسے دیکھنے لگا۔۔

"کیوں بھائی ایسا کیا ہوا؟" وہ انجان بن کر پوچھنے لگی۔۔

"اب کیا بتاؤں آپ کو۔۔" وہ بول ہی رہا تھا جب عالم کا کرارا گھونسا اسکا شانہ سینک گیا۔۔

"یہ کمینہ کبھی نہیں سدھرے گا۔۔" وہ رضوان کو گھورتے ہوئے بولا۔۔

"تو کونسا سدھر گیا جو مجھ سے امید کر رہا ہے۔۔ یہ بھی لحاظ نہیں کیا کہ ان فیوچر اکلوتا بہنوئی ہوں۔۔" اسنے شانہ

سہلاتے ہوئے کہا۔۔

"بہنوئی ہے تو کیا سر پر تاج کی طرح سجالوں۔۔" وہ طنزیہ بولا۔۔

"سر پر نہیں سجا سکتا تو کم از کم عزت تو دے ہی سکتا ہے۔۔" اسنے برا سا منہ بنایا مگر دل ہی دل اسنے عالم کی خفگی ختم ہونے پر شکر ادا کیا۔۔ ادھر اشارہ اور روشنی نے بھی انھیں اپنی پرانی جون میں آتے دیکھ کر سکون کا سانس لیا۔۔

"کچھ بھی بکواس کرتی ہو۔۔" انابیہ نے اُسے گھورا۔۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔ اُسنے مجھے خود بتایا ہے۔۔ کہہ رہا تھا 'یہ تو لڑکیوں کا ہی کام ہے'۔۔" اُسنے یقین دلانے کو اسکے الفاظ دوہرا دیئے۔۔

"تو اُسنے یہ تو نہیں کہاناں کہ نعوذ باللہ وہ چھکا ہے۔۔ لاحول ولا قوۃ۔۔ مجھے تو بولتے ہوئے بھی شرم آرہی ہے۔۔" انابیہ توبہ کرنے لگی۔۔

"لیکن اُسکا مطلب تو یہی تھاناں۔۔ میں نے اس سے پوچھا بھی تھا پھر اسکی حرکتوں پر بھی غور کیا جو کافی حد تک زنانہ تھیں۔۔ پھر اُسکا حلیہ بھی دیکھا ہی ہے تم لوگوں نے۔۔ تب مجھے بھی یقین آگیا۔۔" وہ بولی تو انابیہ نے تاسف سے اُسے دیکھا۔۔

"تم آج کہیں ٹکرا تو نہیں گئی تھیں یا سر پر کوئی چوٹ وغیرہ تو نہیں آگئی۔۔ تمہاری دماغی حالت پر تو مجھے بچپن سے شبہ تھا مگر اب یقین کامل ہو گیا ہے۔۔" کب سے خاموش جویریہ نے کہا تو اُسنے غصے سے اُسے گھورا۔۔

"تم لوگ میرا یقین کیوں نہیں کر رہیں میں جھوٹ نہیں بول رہی ہوں اُسنے خود اپنے منہ سے مجھے بتایا ہے۔۔ یہاں تک کہ یہ بھی کہا ہے کہ اسکے متعلق سب کو پتا ہے۔۔" وہ جھلا گئی۔۔

"میرا دماغ نہ ہی خراب کرو تو بہتر ہے پہلے ہی مجھے نیند آرہی ہے۔۔ اس پر تمہاری یہ بکواس۔۔ میرا مشورہ ہے تم

بھی جا کر سو جاؤ اس وقت ویسے بھی تمہیں نیند کی اشد ضرورت ہے۔۔" انابیہ نے کہا اور آرام سے بیڈ پر دراز ہو گئی۔۔

"اب تو تمہیں عباد بھائی کے علاوہ سب کی باتیں بکواس ہی لگیں گی اور نیند کا تو صرف بہانہ ہے ورنہ جیسے میں تمہیں جانتی نہیں۔۔" وہ طنزیہ انداز میں کہتی اسکے بازو میں ہی لیٹ گئی۔۔

"تمہاری اس ساری بکواس کا مطلب کیا تھا؟" انابیہ فوراً ہی اٹھ کر اس سے باز پرس کرنے لگی۔۔

"جو تم سمجھ گئی ہو۔۔ اب ذیادہ انجان بننے کی ضرورت نہیں ہے اور میں تم لوگوں کو پروف کر کے رہوں گی کہ میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔ بس کل صبح تک کا ویٹ کرو۔۔" یہ کہہ کر وہ غڑاپ سے بلنکیٹ میں گھس گئی۔۔ اُن دونوں نے پہلے ایک دوسرے کو دیکھا پھر بلنکیٹ میں چھپے وجود کو دیکھتے ہوئے اللہ سے اسکے لئے عقل سلیم عطا کرنے کی دعا کی۔۔

صبح سب لڑکیاں ناشتہ کر رہی تھیں اور ساتھ ہی باتیں بھی جاری تھیں۔۔ زرناب باقیوں کو بھی عالیان کے متعلق بتانے لگی۔۔

"لاحول ولا قوۃ۔۔" ایہا کو پانی پیتے ہوئے زور سے اچھو لگا تھا۔۔ دوسروں کا حال بھی مختلف نہ تھا۔۔

"تم پاگل ہو گئی ہو۔۔ شہر پہنچ کر پہلی فرصت میں تمہیں سائیکاٹرسٹ کو دکھانا پڑے گا۔۔ نہیں تو اپنے ساتھ تم سب کو پاگل کر دو گی۔۔" اشارہ نے غصے سے کہا۔۔

"یار تم لوگ میرا یقین کیوں نہیں کر رہیں۔۔ مجھے کیا ملے گا اس طرح کا جھوٹ بول کر۔۔" وہ بے بسی سے بولی۔۔ کوئی اسکا یقین ہی نہیں کر رہا تھا۔۔

"وہ تو تم ہی جانو۔۔ لیکن اگر یہ تمہاری کوئی شرارت کا حصہ ہوا تو تمہاری خیر نہیں۔۔" مہر اُسے مشکوک انداز میں

دیکھتے ہوئے بولی تو وہ ہونٹ بھینچیں غصے سے سب کو دیکھنے لگی۔۔

"یہ رات میں بھی ایسے ہی ہم لوگوں کا دماغ خراب کر رہی تھی۔۔ پتا نہیں کونسے پاگل کتے نے کاٹ لیا ہے جو یہ بکواس کر رہی ہے۔۔ خدانخواستہ اگر کسی نے سن لیا تو اسکے ساتھ ہم سب کی بھی خیر نہیں۔۔" انابیہ نے اُسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔۔

"تم لوگوں کو میرا یقین نہیں ہے نہ ابھی وہ اِدھر ہی آرہا ہے۔۔ سب دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جائے گا۔۔" اُسنے کچن والے حصے کی طرف عالیان کو آتے دیکھا تو پرسکون ہو کر بولی۔۔ اسکے ساتھ سارے لڑکے بھی تھے۔۔ شاید ان لوگوں نے ابھی تک ناشتہ نہیں کیا تھا۔۔ اسی لئے سب ادھر ہی آرہے تھے۔۔ عباد کو دیکھ کر انابیہ کی دھڑکنیں تیز ہوئیں۔۔ وہ کھسکنے کی کوشش کرنے لگی مگر کامیاب نہ ہوسکی کیونکہ جہاں سے اُسے گزرنا تھا عباد وہیں براجمان تھا۔۔ وہ دھڑکنوں پر قابو کرتی قدرے سائڈ میں بیٹھ گئی۔۔ اِدھر مہر نے فوراً ہی اپنا رخ ولید کی طرف سے پھیرا تھا۔۔ اُسکا پورا پورا ارادہ تھا کہ وہ اس سے حقیقتاً رخصتی تک پردہ کرے گی۔۔ ولید نے اُسے رخ بدلتے دیکھ لیا تھا۔۔ اسکے ہونٹوں پر بڑی جاندار مسکراہٹ نمودار ہوگئی۔۔ وہ اسکی حرکت سے محظوظ ہوتا جان بوجھ کر ایسی جگہ ایستادہ ہوا جہاں سے مہر کا چہرہ نظر آسکے۔۔

"کیا بات ہے لیڈیز۔۔ آج پورے مہینے کا راشن ختم کرنے کا ارادہ ہے۔۔" عالم نے ان سب کو ابھی تک ناشتہ سے نبرد آزما ہوتے دیکھا تو پوچھ بیٹھا۔۔ وہ لوگ ایک گھنٹے سے ناشتہ ہی کر رہی تھیں جو ختم ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔

"فرسٹ آف آل یہ میرا پہلا ہی پراٹھا ہے اور سیکنڈ ہم لوگ لیڈیز نہیں گلز ہیں۔۔" زرناب نے فوراً ہی تصیح کی۔۔

"کتنے نمبر کا پہلا ہے۔۔ آپ لوگوں کو ان محترمہ کیا یک کوالیٹی بتاتا ہوں۔۔ یہ چاہے پچیسوں پراٹھے کھالیں مگر جب آپ ان سے پوچھو گے۔۔ کتنے کھائیں یہ بڑی معصومیت سے کہیں گی ایک ہی۔۔" عمار نے حاضرین محفل کی معلومات میں اضافہ کیا۔۔ اسکی بات پر جہاں ناشتے سے لطف اندوز ہوتے لوگوں کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑی تھی

وہیں زرناب کے غصے کا گراف بلند ہوا تھا۔۔

"دسویں نمبر کا۔۔ تمہیں کیوں مروڑ اٹھ رہے ہیں۔۔ میری مرضی میں کتنا بھی کھاؤں۔۔" وہ تنک کر بولی۔۔

"یہ رہے میرے جوڑے ہاتھ۔۔ بہن اپنی مرضی نہ چلاؤ ورنہ ہم غریب بھوکے مارے جائیں گے۔۔" معیز نے اسکے آگے ہاتھ جوڑ دیئے۔۔ وہ غصے سے اُسے گھور کے رہ گئی۔۔

"مُجھے آج تک یہ سمجھ نہیں آیا یہ عورتیں اپنی عمر کے متعلق اتنی کونشس کیوں ہوتیں ہیں۔۔" رضوان نے محض بات برائے بات کہا تھا مگر سب کی مشترکہ گھوریوں نے اُسے گڑبڑانے پر مجبور کر دیا تھا۔۔ سبھی مرد حضرات اسکی بات سے محظوظ ہوئے۔۔

"یہ آپ نے عورتیں کسے کہا؟" یہ سوال روشنی کی جانب سے آیا تھا۔۔ اس سمیت ساری عورتیں۔۔ سوری لڑکیاں اُسے کڑی نگاہوں سے گھور رہی تھیں۔۔

"خود کو کہا۔۔ قسم سے تم لوگوں کو نہیں کہا۔۔" وہ ان سب کی مشترکہ گھوریوں سے گھبرا کر اوٹ پٹانگ بول گیا۔۔ اسکی بات پر سب ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گئے۔۔ وہ بے چارہ خُجل ہو کے رہ گیا۔۔ ان سب میں زرناب ہی تھی جو کچھ اور ہی سوچ رہی تھی۔۔

"لو جی انکا بھی جینڈر مشکوک ہو گیا۔۔ کل عالیان اب یہ حضرت۔۔ اب اور نہ جانے کون رہ گیا۔۔ اب شاید اگلا بلال ہو اسکے بعد عباد بھائی پھر کوئی اور۔۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے یہ چھکے بچپن سے ہوتے مگر نہ جانے یہ آج کل ہو کیا ہے جو یہ وبا دن دھاڑے پھیل رہی ہے۔۔" وہ آس پاس سے بے نیاز اوٹ پٹانگ سوچے جا رہی تھی۔۔

"یہ آنٹی کون ہیں؟" ولید نے نہایت سنجیدگی سے ایہا سے پوچھا تھا۔۔

"کون؟" اُسنے حیرت سے ولید کو دیکھا۔۔

"یہ جو گھونگھٹ میں ہیں۔۔" وہ مہر کی طرف اشارہ کر کے بولا جو اس سے منہ چھپانے کیلئے چہرے کو دوپٹے سے

ڈھانک کر بیٹھی تھی اسکی بات پر جھٹکے سے اٹھی۔۔

"تم سمجھتے کیا ہو خود کو ہاں۔۔ کیا سوچ کر تم نے مجھے آنٹی کہا۔۔" وہ غصے سے بولی۔۔ اُسنے چہرہ ابھی بھی چھپائے رکھا تھا۔۔

"ارے مہر یہ تم ہو۔۔" اُسنے حیرت کا عظیم الشان مظاہرہ کیا۔۔

"زیادہ ایکٹنگ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ میں اچھی طرح جانتی ہوں تمہاری ڈرامے بازی کو۔۔" وہ تنک کر بولی۔۔ اُسے گھونگھٹ میں بات کرنے سے دشواری تو ہو رہی تھی مگر وہ بھی اپنے نام کی ایک تھی۔۔ سب حیرت سے انکی نوک جھونک دیکھ رہے تھے۔۔

"یہ تم نے اپنا چہرہ کیوں چھپایا ہوا ہے؟" اُسکا ناٹک جاری تھا۔۔

"کیونکہ میں تم سے اب رخصتی تک پردہ کروں گی۔۔" وہ بولی تو سب کی ہنسی چھوٹ گئی۔۔

"سچ میں مہر تمہارا سینس آف ہیومر تو کمال کا ہے۔۔" عالم نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

"اس میں ہنسنے کی کیا بات ہے۔۔ میں کوئی مذاق نہیں کر رہی۔۔ میں سچ میں ایسا کروں گی۔۔" وہ گویا براماں کر بولی۔۔

"مہر تم یہ صبح صبح ہی جوک کیوں کریک کر رہی ہو۔۔" اشارہ نے کہا۔۔

"میں کوئی جوک نہیں سنا رہی ہوں۔۔" وہ ذرا غصے سے بولی۔۔

"مہر کہیں ایسا تو نہیں تمہارے چہرے پر پمپلز آ گئے ہوں اور تم نہایت بد صورت دکھنے لگی ہو۔۔ اس لئے تم نے چہرہ چھپا رکھا ہے۔۔" ولید نے تشوشناک لہجے میں کہا۔۔

"خدانخواستہ میرے چہرے پر کیوں پمپلز ہونے لگے اور بد صورت تو میرے دشمن ہوں۔۔" وہ تڑپ کر بولی۔۔

"لو جی ولید بھائی آپکی تو لٹیا ڈوبی۔۔ اب شام تک پمپلز آپکے چہرے پر نظر آئیں گے۔۔" عمار نے افسوس سے کہا تو

سبھی کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔۔

"جب پمپلز نہیں ہیں تو منہ کیوں چھپا رہی ہو۔۔ابھی اتنا اسٹمینا ہے مجھ میں کہ تمہاری خوفناک شکل برداشت کر سکوں۔۔" اُسنے مزے سے کہا۔۔مہر کا دل کیا گھونگھٹ الٹ کر دو لگائے اُسے مگر اُسنے دل پر بڑی مشکل سے قابو پایا کیونکہ اس سے منہ ماری کر کے اسے غصے ہی آنا تھا۔۔

"اللہ نہ کرے میری شکل کیونکر خوفناک ہونے لگی۔۔میری شکل تو الحمدللہ کافی حسین و جمیل ہے۔۔اس لئے کچھ لفنگوں سے بچنے کی خاطر میں نے گھونگھٹ لیا ہے۔۔" وہ اب سکون سے بولی۔۔

"ہائے۔۔تمہاری شکل کب سے حسین و جمیل ہونے لگی ابھی کل تک تو عجیب سی پھٹکار برساتی ہوئی تھی۔۔ذرا میں بھی تو اس رات وراث حسین و جمیل ہونے والی صورت کا دیدار کروں۔۔" اُسنے حیرت سے کہتے ہوئے آخر میں اچانک ہی جھک کر مہر کے گھونگھٹ میں اپنا منہ گھسایا تھا۔۔وہ جو اسکی بکواس پر آگ بگولہ ہوتی کوئی کرارا سا جواب دینے والی تھی اچانک اس اُفتاد پر ساکت ہوئی۔۔ادھر سارے لوگ ہی ولید کی حرکت پر ہکا بکا تھے۔۔وہ مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا جو یک ٹک اُسے ہی دیکھے جارہی تھی۔۔وہ چونکی تب جب ولید کی سانسوں کی تپش سے اُسکا چہرہ جھلسنے لگا۔۔

"یہ کیا کر رہے ہو تم پاگل تو نہیں ہو گئے ہو۔۔" وہ بوکھلا کر بولی۔۔

"میں تو صرف چیک کر رہا ہوں کہ تم واقعی حسین ہو گئی ہو یا ایویں ہی گپ ہانک رہی تھیں۔۔مگر اب اتنے قریب سے دیکھنے پر احساس ہو رہا ہے کہ تم واقعی حسین ہو گئی ہو۔۔" اُسنے جذبے لٹاتی نگاہوں سے مہر کو دیکھا۔۔اسکے تو حواس گم ہو رہے تھے۔۔وہ اب اپنی انگلیوں سے اسکے رخسار سہلا رہا تھا۔۔

"یہ فاؤل ہے۔۔ابھی تم لوگوں کی رخصتی نہیں ہوئی ہے۔۔" یہ آواز ایہا کی تھی۔۔مہر کو بھی ابھی ہی سب کی موجودگی کا ادراک ہوا تھا ورنہ وہ تو ولید کی وجہ سے آس پاس کے ماحول کو بھولے ہی بیٹھی تھی۔۔

"ولید اب شرافت سے گھونگھٹ کے باہر تشریف لے آؤ۔۔ نہیں تو میں ابھی تمام بزرگ حضرات کو بلالاؤں گا تاکہ وہ بھی اس نظارے سے لطف اندوز ہوں۔۔" اب کے عالم کی مسکراتی آواز آئی۔۔ مہر بوکھلا کر اپنا چہرہ پیچھے کرنے لگی تو ولید اسکی کوشش کو ضائع کرتا اپنا چہرہ مزید اسکے نزدیک کرنے لگا۔۔

"یار تم لوگ پریشان کیوں ہوتے ہو۔۔ میں کچھ نہیں کر رہا۔۔ میں تو صرف چیک کر رہا ہوں کہ یہ کب سے حسین ہوگئی۔۔" ولید نے اطمینان سے کہا۔۔ مہراب اسکی حرکت پر بری طرح پیچ و تاب کھا رہی تھی کیونکہ اُسنے مہر کے دونوں ہاتھ اپنی گرفت میں لے رکھے تھے۔۔ وہ پوری قوت سے اپنے ہاتھ چھڑانے لگی۔۔

"کیا ہم لوگ جان سکتے ہیں اندر کیا ہو رہا ہے؟" عالیان نے شوخی سے پوچھا تھا۔۔

"یہ سب بچو کے جاننے کی باتیں نہیں ہیں۔۔" ولید ڈپٹ کر بولا۔۔

"تم چھوڑ رہے ہو یا نہیں۔۔" اسکی برداشت اب جواب دینے لگی تھی۔۔ وہ چیخ پڑی۔۔

"تھوڑی تو شرم کر و ولید۔۔ اب چھوڑ بھی دو بچی کو۔۔" عالم نے شرم دلانی چاہی۔۔

"آہ۔۔" ابھی وہ عالم کو کوئی جواب دیتا اِس سے قبل ہی مہر نے اپنا کام کر دکھایا تھا۔۔

"آہ۔۔ جنگلی بلی۔۔" وہ اپنا کندھا پکڑے کراہا۔۔ ساتھ ہی دوسرے ہاتھ سے اسکا منہ پیچھے کرنے لگا۔۔ اسی تگ و دو میں کرسی ڈس بیلنس ہوئی اور دونوں ہی دھڑام سے ایک دوسرے کے اوپر آرہے۔۔ ان دونوں کو یوں گرا دیکھ کر سب ہنسنے لگے۔۔ اشارہ نے آگے بڑھ کر مہر کو اٹھنے میں مدد دی۔۔ وہ اٹھتے ہی مارے خجالت کے وہاں سے بھاگ گئی۔۔ مگر جانے سے پہلے ولید کا پیر زوردار طریقے سے کچلنا نہیں بھولی تھی۔۔ اسنے سب کے سامنے شرمندہ کروا کر رکھ دیا تھا۔۔ وہ دل ہی دل میں اس سے بری طرح ناراض ہوگئی۔۔

"اترا رومینس کا بخار کے ابھی بھی باقی ہے۔۔" عالم ہنستے ہوئے اٹھنے میں اسکی مدد کرتا بولا۔۔

"ہک۔۔ ہا۔۔ ابھی تو ڈھنگ سے چڑھا بھی نہیں ہے اور تم اترنے کی بات کرتے ہو۔۔" وہ ذرا افسوس سے بولا۔۔

"تم سدھرنے والی قوم سے نہیں ہو۔۔" عالم نے اسکے کندھے پر ہاتھ مارا۔۔
"آہ۔۔ ہائے۔۔ ظالم کہاں مار دیا۔۔ قسم سے اتنی زور سے کاٹا اُسنے کہ اب لگتا ہے ٹیٹنس کا انجکشن لگوانا پڑے گا۔۔" وہ کندھا پکڑ کر کراہا۔۔ سب اسکی حالت زار پر ہنستے ہوئے وہاں سے چلے گئے۔۔ اس پورے وقفے میں زرناب عالیان کا جائزہ لیتی رہی کہ وہ کیسے کھاتا ہے کیسے بات کرتا کیسے اٹھتا بیٹھتا ہے۔۔ اب اُسے اسکی ساری حرکات وسکنات زنانہ لگ رہی تھیں۔۔ پرسوچ نظروں سے اسکے ہنستے چہرے کو دیکھتی وہ سوچ رہی تھی کہ اسکی ہنسی میں بھی زنانہ پن ہے۔۔ اِدھر عالیان کے فرشتوں کو بھی خبر نہ تھی کہ وہ اسکے متعلق کیا سوچے جا رہی ہے۔۔

انابیہ کو جب یقین ہو گیا سب چلے گئے ہیں تو وہ دروازے کی طرف پلٹی مگر دھک سے رہ گئی کیونکہ جس سے وہ بچ رہی تھی۔۔ وہ سامنے ہی دروازے سے ٹیک لگائے پرشوق نگاہوں سے اُسے ہی تک رہا تھا۔۔ ناشتے کے دوران بھی جب سب ہنسی مذاق میں مصروف تھے وہ اسی کو نگاہوں کی زد میں لئے اسکی دھڑکنیں منتشر کر رہا تھا۔۔ وہ دھک دھک کرتے دل کے ساتھ آگے بڑھی۔۔ اب یہاں سے نکلنے کے لئے اُسے دروازے سے ہو کر ہی جانا تھا۔۔ وہ دل کڑا کئے اسکے پاس سے ہو کر گزرنے لگی۔۔ اسکے قریب ہونے پر دھڑکنوں کی رفتار مزید تیز ہو گئی۔۔ دروازہ پار کرنے کے بعد اسکی جان میں جان آئی۔۔ تبھی اسکی کلائی عباد کے ہاتھ میں آئی تھی۔۔ اسنے جھٹکے سے انابیہ کو دیوار سے لگایا تھا۔۔ وہ اس اُفتاد پر بری طرح گھبرائی۔۔
"میرے خیال سے نکاح کے بعد بات چیت کرنے میں کوئی منائی نہیں ہے۔۔ تمہارا کیا خیال ہے۔۔" وہ اُسے آنکھوں کے راستے دل میں اتارتے ہوئے بولا۔۔
"ک۔۔ کچھ نہیں۔۔" اُسنے ہکلا کے کہا۔۔

"یہ تو غلط بات ہے۔۔ اسکا تو یہ مطلب ہوا کہ میں ہی بیوقوف ہوں جو تم سے بات کرنے کے لئے اتاؤلا ہوا جارہا ہوں۔۔" وہ منہ بسور کر بولا۔۔

"وہ تو ہے۔۔" اسکی زبان پھسلی۔۔

"تمہارا مطلب ہے میں بیوقوف ہوں۔۔" وہ کڑے تیوروں سے بولا۔۔

"نہیں یہ مطلب نہیں ہے میرا۔۔" اُسنے فوراً ہی نفی کی۔۔

"پھر کیا مطلب ہے تمہارا۔۔" وہ پوچھنے لگا۔۔

"مطلب تم اب پہلے جیسے نہیں رہے۔۔ بہت بدل گئے ہو۔۔ اس لئے میں تم سے بات نہیں کر پا رہی ہوں۔۔" اسے دیکھتے وہ بولی۔۔

"اب یہ کیا بات ہوئی بھلا۔۔" وہ ذرا جھنجھلایا۔۔

"دیکھو ناں پہلے تم یوں ہر وقت آنکھیں پھاڑے نہیں گھورتے تھے اور نہ ہی کوئی اوٹ پٹانگ کی حرکتیں کرتے تھے۔۔ لیکن اب۔۔" اُسنے کنفیوز ہو کر وضاحت کی۔۔

"کیا کہا تم نے کہ میں آنکھیں پھاڑے گھورتا رہتا ہوں۔۔ یار تم نے تو میری محبت کا بیڑا ہی غرق کر دیا۔۔ میں خوامخواہ خوش فہم ہوتا رہا کہ تم میرے دیکھنے پر بیر بہوٹی بن رہی ہو مگر یہاں تو الٹی ہی گنگا بہہ رہی ہے اور میرے اچھے بھلے اظہارِ محبت کو تم نے اوٹ پٹانگ حرکت کا نام دے دیا۔۔ کاش مجھے پہلے ہی تمہاری ذہنیت کے بارے میں پتا ہوتا۔۔" وہ تاسف سے کہہ رہا تھا۔۔ انابیہ جو تھوڑا گلٹ کا شکار ہوئی تھی اسکے آخری جملے پر تو اسکا فیوز ہی اُڑ گیا۔۔

"تو کیا کر لیتے تم؟ ہاں بولو نہ کیا کر لیتے۔۔ انکار کر دیتے نکاح سے۔۔" وہ انتہائی غصے سے بولی۔۔ اسکے شدید ردعمل پر وہ ہکا بکا ہوا۔۔

"میں نے یہ تو نہیں کہا۔۔" اُسنے وضاحت دینی چاہی۔۔

"تمہارا مقصد تو یہی تھا نہ اور تم کیا انکار کرتے مُجھے اگر پہلے ہی پتا ہوتا کہ تم سے نکاح ہو رہا ہے تو میں ہزار دفع انکار کرتی۔۔" وہ شعلہ بار لہجے میں بولی۔۔ عباد کی بھی برداشت اتنی ہی تھی۔۔ وہ ساری محبت کو سائڈ پر رکھ کر میدان میں کود پڑا۔۔

"اوہ میڈم مُجھے بھی نہیں پتا تھا کہ "تم" سے نکاح ہو رہا ہے۔۔ ورنہ کیا میں پاگل دکھائی دیتا ہوں جو خود ہی خوشی خوشی آگ کے گڑھے میں چھلانگ لگاؤں۔۔" وہ تم پر خاصا زور دے کر بولا۔۔

"دکھائی دینے کی کیا بات ہے تم ہو پاگل اور بھولو مت تم خود مرے جا رہے تھے مجھ سے شادی کے لئے۔۔" اُسنے طنزیہ انداز میں کہا۔۔ شور سن کر سارے ینگسٹر انکے ارد گرد جمع ہو گئے تھے اور ہکا بکا انہیں دیکھ رہے تھے۔۔

"خوش فہمی کی انتہا تو دیکھو محترمہ کی۔۔ اسی لئے مُجھے تمہارے ذہنی توازن پر شک رہتا ہے۔۔" وہ بھی طنز کا ہنکارا بھرتے ہوئے بولا۔۔

"خوش فہمی نہیں حقیقت بیان کر رہی ہوں۔۔ تم شاید بھول گئے خیر میں یاد دلا دیتی ہوں۔۔ تم نے گلفام بھائی کے نکاح والی رات مُجھے ٹیرس پر پروپوز کیا تھا۔۔ تبھی زرناب نے تمہیں ڈنڈا مارا تھا اور تم ٹیرس سے نیچے گر گئے تھے۔۔ یاد آیا جنات کے سردار یا اور کچھ یاد دلاؤں۔۔" اُسنے تفصیل سے بتاتے ہوئے آخر میں پھر طنز کیا۔۔ سب پریشان کم حیران زیادہ تھے کہ اچانک ہوا کیا جو یہ دونوں جاہلوں کی طرح لڑ جھگڑ رہے تھے۔۔

"یا اللہ یہ ہو کیا رہا ہے۔۔ ابھی تم لوگوں کے نکاح کو چوبیس گھنٹے بھی نہیں ہوئے اور لڑ ایسے رہے ہو گویا چوبیس سال ہو گئے ہوں۔۔" ایہا پریشانی سے بولی۔۔

"ہونا کیا ہے یہ صاحب مجھ سے نکاح کر کے پچھتا رہے ہیں۔۔" انابیہ نے عباد کو گھورتے ہوئے کہا۔۔

"میں نے یہ نہیں کہا تھا۔۔ تم نے اپنی مرضی سے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے۔۔ اس میں بھی تمہارا قصور تھوڑی ہے تم تو ہو

ہی عقل سے پیدل۔۔" اُسنے بھی انابیہ کو گھورا۔۔

" یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے۔۔انابیہ کیوں بحث کر رہی ہو۔۔ تمہیں ہی غلط فہمی ہوئی ہو گی۔۔" اشارہ نے سورٹ آؤٹ کرنا چاہا۔۔

" ہاں میں پاگل ہوں نہ جو مجھے اسکی بات سمجھ میں نہیں آئے گی۔۔ اسنے صاف لفظوں میں کہا ہے کہ "کاش مجھے پہلے ہی تمہاری ذہنیت کے بارے میں پتا ہوتا"۔۔اسکا کیا مطلب ہوا تم لوگ مجھے بتانا پسند کرو گے۔۔" اسنے سب کی طرف نگاہ کی۔۔ سبھی ملامت بھری نظروں سے عباد کو دیکھنے لگے۔۔

" میں نے اس انداز میں نہیں کہا جس طرح تم بیان کر رہی ہو۔۔" وہ سب کی نظروں سے گڑبڑا کر بولا۔۔

" اچھا کس انداز میں کہا تھا یہ ہی بتا دو۔" اسنے سینے پر بازو لپیٹے اسے دیکھا۔۔

" وہ تو میں بتا ہی دوں گا۔۔ تم نے یہ کیوں نہیں بتایا کہ تم نے بھی تو کہا تھا اگر تمہیں پتا ہوتا کہ مجھ سے نکاح ہو رہا ہے تم ہزار بار انکار کرتیں۔۔" وہ اُسے یاد دلاتے بولا۔۔ سبھی لوگ انابیہ کی طرف متوجہ ہوئے۔۔

" ہاں تو جب تم کہہ سکتے ہو تو میں کیوں نہیں کہہ سکتی۔۔ میں کونسا مری جا رہی تھی اس نکاح کے لئے۔۔" اسنے فورا کہا۔۔

" انابیہ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔۔ پاگل تو نہیں ہو گئی۔۔" ایہانے ڈپٹا۔۔

" پھر تو یہ حضرت بھی پاگل ہوئے کیونکہ پہلے انہوں نے ہی یہ کہا تھا۔۔" وہ عباد کو دیکھتے ہوئے ایک ایک لفظ چبا کر بولی۔۔ گویا دانتوں کے نیچے عباد ہو۔۔

" اسکی وجہ بھی تم ہی ہو۔۔ تم ہی نے سارا فساد کھڑا کیا ہے۔۔" عباد نے کہا تو اسکے تلوے سے لگی سر پر بجھی۔۔

" دیکھا کتنے آرام سے یہ محترم نے مجھے فساد کی جڑ کہہ دیا۔ حالانکہ سارا کھڑاگ انہیں کا پھیلایا ہوا ہے۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔۔۔

"میں نے پھیلایا ہے یہ سارا کھڑاگ۔۔" اسنے حیرت سے خود کی طرف اشارہ کیا۔۔

"ہاں اور نہیں تو کیا۔۔نہ تم مجھے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر گھورتے نہ کوئی اوٹ پٹانگ حرکتیں کرتے نہ میں تمہیں۔۔۔" عباد نے فوراً ہی اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے چپ کروایا۔۔ اسکی بات پر سب کے لبوں پر دبی دبی مسکراہٹ رینگنے لگی۔۔ البتہ وہ خجل ہو کے رہ گیا۔۔

"اب کیوں میرا منہ بند کر رہے ہو۔۔ سب کو اصل وجہ بتانے دوناں۔۔" انابیہ نے اُسکا ہاتھ اپنے منہ سے ہٹایا۔۔

"نہ نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے بتانے کی۔۔ ہمیں سب پتا چل گیا ہے۔۔" ولید نے عباد کو معنی خیزی سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"ہاں تو اب بتایئے ولید بھائی غلطی کس کی ہے؟" وہ ولید سے بولی۔۔

"خیر غلطی تو عباد کی ہے لیکن پہلی غلطی سمجھ کر معاف کر دو۔۔" اسنے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا۔۔

"ایسا کچھ بھی نہیں ہے ولید جیسا تم لوگ سمجھ رہے ہو۔۔ انابیہ تو بس ایسے ہی۔۔" وہ بری طرح خجالت کا شکار ہو رہا تھا۔۔ کیسی پاگل لڑکی سے پالا پڑا تھا۔۔

"میں سمجھ سکتا ہوں عباد۔۔" ولید اسکا شانہ تھپکتے ہوئے بولا۔۔

"کیا میں ایسے ہی۔۔ تم نے۔۔۔" انابیہ پھر سے میدان میں کود پڑی تو عباد نے ملتجیانہ نگاہوں سے ابیہا کو دیکھا۔۔ وہ اسکی نظروں کا مفہوم سمجھتے ہوئے زبردستی انابیہ کو وہاں سے لے گئی۔۔ اسکے جانے کے بعد عباد نے سکون کی سانس لی۔۔ انابیہ کی بیوقوفی نے اُسے اچھا خاصا شرمندہ کروادیا تھا۔۔

"سو بچوں آپ سب نے اس پورے واقعہ سے کیا سیکھا۔۔ "معیز نے کسی ٹیچر کے اسٹائل میں پوچھتے ہوئے حاضرین پر نظر ڈالی۔۔

"دی مورل آف دی اسٹوری از اسٹے اوے فروم میرج اور ویمن۔۔" پھر معیز عمار نے یک زبان کہا تو انکی بات پر

عباد سمیت سب ہنس دیئے۔۔

"کہاں ہیں باقی لوگ؟" اسنے آس پاس نظر دوڑائی۔۔

"وہ آتے ہی ہوں گے۔۔" وہ باغ کو بغور دیکھتا بولا۔۔

"لیکن تم نے تو کہا تھا سب جا چکے ہیں۔۔ صرف میں اور تم ہی بچے ہیں پھر ابھی تک وہ لوگ پہنچے کیوں نہیں۔۔" اسنے مشکوک نظروں سے بلال کو دیکھا۔۔ وہ دونوں اس وقت آم کے باغ میں تھے۔۔ کھانا کھا کے سب فارغ ہو کر آرام کرنے چلے گئے تھے۔۔ وہ ٹیرس پر اکیلی بیٹھی تھی جب بلال اُسے یہاں لے آیا تھا۔۔

"وہ پہنچتے ہی ہوں گے یا ہو سکتا ہے آگے چلے گئے ہوں۔۔" وہ گڑبڑا کر بولا۔۔

"تم شرافت سے مُجھے اصل معاملہ بتاؤ۔۔ یہ آئیں بائیں کرنے کی ضرورت نہیں۔۔" جویریہ نے سخت انداز میں پوچھا۔۔

"وہ مُجھے تم سے بات کرنی تھی۔۔" اسنے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"اسی لئے تم مُجھے جھوٹ بول کر یہاں لے آئے۔۔" وہ طنزیہ بولی۔۔

"میں جھوٹ نہیں بولنا چاہتا تھا لیکن تم ڈائریکٹ بولنے پر آتی بھی تو نہیں۔۔ پھر مُجھے گھر پر بات کرنا مناسب نہیں لگا اس لئے۔۔" اسنے وضاحت دی۔۔

"تو یہاں کونسا مناسب ہے۔۔ اگر کسی نے دیکھ لیا تو تمہارے ساتھ میں بھی سولی پر ٹنگوں گی۔۔" وہ بولی تو اُسے بھی احساس ہوا۔۔

"خیر اس وقت سب سو رہے ہوں گے۔۔ اس لئے فکر مت کرو اور کہو جس کے لئے لے کر آئے تھے۔۔" بلال کے اترے چہرے کو دیکھ کر اسنے فورا کہا۔۔

"دیکھو تم غصّہ مت کرنا۔۔ کہ ایک ہی بات میں بار بار کرتا ہوں۔۔ لیکن تمہاری طرف سے بھی تو کوئی جواب نہیں ملا جو میں بات آگے بڑھا سکوں۔۔" وہ تمہید باندھتے ہوئے بولا۔۔

"غصّہ کرنا تو بنتا ہے۔۔ تم کتنے سلو موہو جو ایک ہی بات بار بار ریپیٹ کرتے ہو یہ نہیں کہ اکٹھا ہی ایکشن لے لو تو یہ بار بار کی خواری سے محفوظ رہو۔۔" اسنے اطمینان سے کہا۔۔

"مطلب؟" وہ حیرت سے اُسے دیکھنے لگا۔۔

"مُجھے آج معلوم ہوا کہ تم تھوڑے بیوقوف بھی ہو۔۔ کتنے صاف لفظوں میں میں نے جواب دیا ہے مگر تمہاری عقل شریف میں بات سما ہی نہیں رہی۔۔ خیر ایک بار اور کلیئر کر دیتی ہوں۔۔ تم بار بار میرے ہاتھوں ذلیل ہونے سے بہتر ڈائریکٹ اپنے گھر والوں کو میرے گھر بھیج دو۔۔" اسنے قدرے لاپرواہی سے کہا۔۔

"تم سچ کہہ رہی ہو۔۔" وہ حیرت اور خوشی کی ملی جلی کیفیت کا شکار ہوا۔۔

"نہیں تمہاری طرح جھوٹ بول رہی ہوں۔۔ ڈفر تمہیں تو ڈھنگ سے جھوٹ بولنے بھی نہیں آتا۔۔ مُجھے پتہ تھا کوئی بھی باغ نہیں گیا کیونکہ آتے ہوئے میں نے ان سب کو دادی کے کمرے میں دیکھ لیا تھا اور دوسری بات انہیں جانا ہی ہوتا تو وہ لوگ مُجھے ساتھ لے کر جاتے تمہارے بھروسے چھوڑ کر نہیں۔۔" اسنے آرام سے کہا تو وہ تھوڑا کھسیا گیا۔۔

"تو تم یہ بھی جانتی تھیں میں کیا کہنے والا ہوں۔۔" وہ سر کھجاتا بولا۔۔

"ظاہر ہے۔۔ تمہاری طرح بیوقوف تو نہیں ہوں۔۔" اسنے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔

"اب ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے۔۔ وہ تمہاری وجہ سے میں ذرا کنفیوز ہو جاتا ہوں۔۔ جیسے تم نے یہ شعر سنا ہی ہو گا۔۔

'عشق نے غالب نکما کر دیا

ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے'

میرا معاملہ بھی کچھ ایسا ہی ہے۔۔"وہ اب مطمئن انداز میں بات کر رہا تھا۔۔

"اچھا جی میں تو فضول میں تمہیں بیوقوف سمجھتی تھی۔۔ تم تو خاصے باذوق انسان ہو۔۔"اسنے سراہتی نظروں سے بلال کو دیکھا۔۔

"ابھی تو تم نے ایک سائڈ ہی دیکھا ہے۔۔ ابھی آگے آگے دیکھو میں اور کیا کیا ہوں۔۔ پھر تمہیں اندازہ ہوگا میں کتنے کام کا بندہ ہوں۔۔"وہ ذرا اترا کر بولا۔۔

"پھر تو تمہارا ٹیسٹ ہو جائے۔۔ وہ جو چھوٹی سی کیری نظر آرہی ہے ناں اوپر والی ڈال پر۔۔ وہ مجھے چاہئے۔۔" اسنے آم کے ایک درخت کے نیچے کھڑے ہو کر ایک کیری کی طرف اشارہ کیا۔۔

"وہ تو بہت اوپر ہے۔۔ تم کوئی دوسری لے لو۔۔"وہ کافی اوپر نظر آتی اس کیری کو دیکھتا بولا۔۔

"ابھی تو بڑا دعویٰ کر رہے تھے۔۔ اتنی چھوٹی سی بات پر ہی ڈھیر ہو گئے۔۔"اسنے طنزیہ نگاہوں سے اُسے دیکھا۔۔

"یار میں نے یہ تھوڑی کہا تھا کہ درختوں پر چڑھ کر تمہارے لئے کیریاں توڑوں گا۔۔"وہ پریشان ہو کر بولا۔۔

"یعنی تم میرے لئے اتنا سا نہیں کر سکتے۔۔ ابھی جب چھوٹی سی چیز کے لئے ترسا رہے ہو تو پتا نہیں بعد میں کیا کرو گے۔۔"اسنے خفگی سے کہا۔۔

"ارے تم بھی عجیب ہو اتنی چھوٹی سی بات کو لے کر بیٹھ گئی ہو۔۔ تمہیں کیریاں ہی چاہئے نہ۔۔ رکو ابھی دیتا ہوں۔۔"وہ کہتے ہوئے فوراً درخت کی طرف دیکھنے لگا۔۔ اُسے نزدیک کی ڈال پر کچھ کیریاں نظر آئیں۔۔ اسنے پتھر اٹھایا پھر جویریہ کی طرف متوجہ ہوا اور ذرا ٹھہرنے کا اشارہ کیا۔۔ اسکے بعد اسنے اُن کیریوں کا نشانہ لیا اور کیچ کرنے کے لئے ہاتھ کھول کر کھڑا ہو گیا۔۔ کیریاں کیا کیچ ہونی تھیں وہی پتھر ٹنگ سے آکر اسکے سر پر لگا۔۔ جویریہ کی تو ہنسی چھوٹ گئی۔۔

"ارے لگا تو نہیں۔۔" وہ ہنسی ضبط کرتی بولی۔۔

"نہیں بھلا اتنے سے پتھر نے میرا کیا بگاڑ لینا ہے۔۔" وہ خجل ہوتا دل ہی دل میں پتھر کو گالیاں دیتا پھر سے نشانہ لینے لگا۔۔ اس بار اسنے کیچ کیلیئے ہاتھ بڑھانے کی غلطی نہیں کی۔۔ اسکا سر تو محفوظ ہو گیا مگر کیریاں نہیں گری۔۔

"ہاں تو کتنی کیریاں توڑیں۔۔" وہ پھر مسکراہٹ دبا کر بولی۔۔

"تم فکر نہ کرو آج تو کیریاں توڑے بغیر میں یہاں سے ہلوں گا نہیں۔۔" اسنے پھر سے ہمت باندھی۔۔ پھر لگاتار کئی کوششوں کے بعد بالا آخر وہ کامیاب ہو گیا۔۔

"شہزادی جویریہ کی خدمت میں اس ناچیز کی طرف سے ایک حقیر سا نذرانہ پیش ہے۔۔" وہ ایک ادا سے اسکے سامنے گھٹنے کے بل بیٹھتا اُسے کیریاں دینے لگا۔۔ جویریہ نے اس خوبصورت سے لمحے کو جی بھر کر محسوس کیا۔۔

"اوہ شہزادی صاحبہ کہاں کھو گئیں۔۔ مانا کہ یہ ناچیز بہت ہینڈسم اتنا کہ آپکی نظریں ہٹنے سے انکاری ہیں مگر مجبوری ہے میں اسی پوزیشن میں ایک سیکنڈ مزید نہیں بیٹھ سکتا کیونکہ میں نے ٹائیٹ جینز پہنی ہوئی جس کے بدحال ہونے کا احتمال ہے۔۔" بلال نے اسکے سامنے چٹکی بجا کر اُسے اپنی مجبوری بتائی۔۔

"اوکے اوکے۔۔ شہزادی نے تحفہ قبول کیا۔۔" وہ ہنستے ہوئے اس سے کیری لینے لگی۔۔ بلال بھی کپڑے جھاڑتا اٹھ گیا۔۔ وہ دونوں گھر کے راستے کی طرف مڑ گئے۔۔ ابھی وہ کچھ قدم ہی چلے ہوں گے جب انہیں کسی کی غراہٹ سنائی دی۔۔ دونوں ہی شانے اُچکاتے آگے بڑھ گئے جب آواز پھر سنائی دی۔۔ بلال نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اسکی آنکھیں باہر کو آ گئیں۔۔ اسنے فوراً ہی جویریہ کا ہاتھ پکڑا اور پیچھے دیکھے بغیر دوڑنا شروع کر دیا۔۔

"کیا ہو اگیا ہے۔۔ تم اس طرح کیوں بھگا رہے ہو مجھے۔۔" وہ پھولتی سانسوں کے دوران بولی اور پیچھے گردن موڑ کر دیکھنے لگی۔۔

"وہ وہ۔۔ پیچھے۔۔ دیکھو مت۔۔ بھاگتے رہو۔۔" اسنے جویریہ کو منع کیا اور رفتار مزید تیز کر دی۔۔

"تم واقعی کے بیوقوف ہو۔۔" وہ غصے سے کہہ رہی تھی۔۔ ساتھ ہی اسکی رفتار میں بھی تیزی آ رہی تھی۔۔

"اب میں نے کونسی بیوقوفی کی ہے۔۔" اسنے حیرت سے کہا۔۔

"اس طرح بھاگ کر تم نے کونسی عقل مندی کر دی ہے مُجھے بھی بتاؤ۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔۔

"نہیں بھاگتا تو وہ ہم لوگوں کو بغیر روسٹ کئے ہی کھالیتا۔۔" اسنے جواب دیا۔۔

"اور جیسے اب چھوڑ دے گا۔۔ احمق انسان شرافت سے چپ چاپ چلتے تو وہ کچھ نہیں کرتا مگر تمہیں بھی ایڈوینچر کا بخار چڑھا ہو گا۔۔ اب دوڑتے رہنا۔۔" وہ غصے سے بولی۔۔

"اوہ میڈم۔۔ اگر چپ چاپ چلتے رہتے ناں وہ بھی چپ چاپ سے ہمیں بغیر ڈکار لئے ہضم کر لیتا۔۔" اسنے جھلا کر کہا۔۔

"یہ تمہیں کس گدھے نے کہا ہے۔۔" وہ طنزیہ بولی۔۔

"یہ گدھ تمہارا بھائی معیز ہے۔۔ اسی نے کہا تھا جیسے ہی لگڑ بگھے کو دیکھنا بغیر کچھ سوچے سیدھا بھاگنا شروع کر دینا۔۔ اب بولو کیا کہتی ہو۔۔" اسنے طنزیہ انداز میں اسے دیکھا۔۔

"وہ تو گدھا ہے ہی مگر تم اس بھی بڑے گدھے ہو۔۔ جو کتے کو لگڑ بگھا سمجھ کر بھاگ رہے ہو ساتھ میں مجھے بھی دوڑا رہے ہو۔۔" وہ دانت کچکچا کر بولی۔۔

"ہائے۔۔ یہ کتا ہے تھینک گاڈ۔۔ میں فضول میں اتنا بھاگتا رہا اور تمہیں بھی بھگایا۔۔" اسنے رکتے ہوئے اطمینان سے کہا۔۔

"اوہ گھونچو گھر جا کر جب زندہ بچ جاؤ تو شکرانے کے نوافل بھی پڑھ لینا ابھی بھاگتے رہو جب تک گھر نہیں آ جاتا۔۔ یہ کتا لگڑ بھگے سے بھی خطرناک ہے۔۔ اب اسکو دیکھ کر دوڑنا شروع کیا ہے ناں تو یہ اس وقت تک دوڑائے گا جب تک کاٹ نہ لے۔۔" وہ اسے اطمینان سے رکتے دیکھ کر جھلائی۔۔

"کیا مطلب؟؟" اسنے خوفزدہ نظروں پیچھے کی طرف دیکھا۔۔ جہاں کتے صاحب زبان باہر لٹکائے دوڑتے ہوئے انہیں کی طرف آرہے تھے۔۔ وہ فوراً ہی جویریہ کا ہاتھ پکڑ تا اسپیڈ میں آیا۔۔

"یہ جویریہ کہیں نظر نہیں آرہی۔۔" زرناب نے اسکی تلاش میں نظریں دوڑائیں۔۔

"نظر آئے گی بھی نہیں۔۔" انابیہ نے آرام سے جواب دیا۔۔

"ہائیں۔۔ لیکن کیوں؟" وہ حیران ہوئی۔۔

"میں نے اسے بلال کے ساتھ باغ کی طرف جاتے دیکھا تھا۔۔" اسنے بتایا۔۔

"لو جی ادھر تو ڈیٹنگ شیٹنگ شروع ہوگئی اور یہاں تو اپنا چانس ہی گیا۔۔ شکر خدا کا میں نے اسے جواب نہیں دیا تھا۔۔" وہ با آواز بلند بولی۔۔

"تم یقیناً عالیان کی بات کررہی ہو۔۔ ہے ناں۔۔" انابیہ نے کہا۔۔

"ظاہر ہے۔۔" اسنے منہ بنایا۔۔

"تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے۔۔ اچھا بھلا تو ہے بیچارہ۔۔ لے کر اُسکا جینڈر ہی مشکوک کر ڈالا۔۔" وہ اسے سمجھانے لگی۔۔

"مسئلہ میرے ساتھ نہیں اسکے ساتھ ہے۔۔ یہ بات تم لوگ سمجھ کیوں نہیں رہے۔۔" اسنے جھنجھلا کر کہا۔۔

"پھر وہی مرغ کی ایک ٹانگ۔۔ کیوں بلاوجہ اسے مشکوک کررہی ہو۔۔ ابھی بھی وقت ہے تم اُسے ہاں بول دو ورنہ پھر پچھتانا زندگی بھر۔۔" انابیہ نے اسے تنبیہ کی۔۔

"اوہ باز آئی میں ایسی کوئی بیوقوفی سے۔۔" اسنے باقاعدہ ہاتھ جوڑے۔۔ انابیہ نے تاسف سے اُسے دیکھا اور کمرے سے نکل گئی۔۔

"کچھ اور تو نہیں باقی ناں۔۔" رضوان گاڑی میں سامان لوڈ کرتا پوچھ رہا تھا۔۔

"نہیں۔۔ ابھی صرف ناشتے کا بیگ ہے۔۔ جو نیچے ہی رہے گا۔۔" روشنی جواب دے کر اپنا سلنگ چیک کرنے لگی۔۔ رضوان نے شرارت سے اُسے دیکھا پھر کیریئر سے سیدھا اسکے پاس کود پڑا۔۔ اسکی حرکت پر روشنی ڈر کر بری طرح اچھلی۔۔

"یہ کیا حرکت تھی۔۔؟" رضوان کو ہنستے دیکھ کر وہ غصے سے بولی۔۔

"کیا ہوا۔۔ میں نے تو کچھ نہیں کیا۔۔" اسنے مسکراہٹ دبائی۔۔

"ہونہہ۔۔ بدتمیز۔۔" وہ زیر لب بڑبڑا کر رہ گئی۔۔

"کچھ کہا تم نے؟" اسنے اُسکے ہلتے ہونٹ دیکھ لئے تھے۔۔

"نہیں۔۔" وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔۔

"اُف یار آرام سے بھی تو تم بات کر سکتی ہو۔۔ میں بیچارہ کمزور دل کا تمہارے یہ گھائل کرنے والے انداز نہیں برداشت کر سکتا۔۔" وہ دل پر ہاتھ رکھتا ایک ادا سے بولا۔۔ اسکی اداکاری پر روشنی منہ بناتی وہاں سے ہٹ گئی۔۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس باہر آئی تو رضوان کے ساتھ ریشماں کو دیکھ کر اُسکا خون کھول اٹھا۔۔ دونوں ہی مزے سے ہنستے ہوئے باتیں کر رہے تھے۔۔ وہ تیر کی سی تیزی سے اُن کے پاس پہنچی۔۔ مگر وہ دونوں اُسے نظر انداز کئے اسی طرح آپس میں خوش گپیوں میں مگن کر رہے۔۔

"پھر جلدی سے آپ مُجھے اپنا نمبر دیں۔۔" اسنے ریشماں کو کہتے سنا۔۔

"شیور۔۔" وہ مسکرا کر کہتا اپنا نمبر نوٹ کروانے لگا۔۔ روشنی خونخوار نظروں سے ریشماں کو دیکھتے ہوئے وہ اسکی طرف بڑھی۔۔

"آؤچ۔۔" ایک دردناک چیخ مارتے ہوئے وہ ریشماں کا پیر اپنی سینڈل سے کچل کر رضوان کے شانے پر جھول گئی۔۔

"اندھی ہو کیا تم؟" وہ ہونٹ بھینچیں خود کو مزید کچھ کہنے سے باز رکھتی بولی۔۔

"اوہ آئی ایم ریلی سوری۔۔ پتا نہیں کیسا میرا پیر مڑ گیا۔۔ ریئلی سوری۔۔" اسنے دونوں بازو سے رضوان کے شانے پکڑتے ہوئے آنکھیں پٹپٹا کر کہا۔۔

"اٹس اوکے۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔۔

"آپکو لگا تو نہیں۔۔" رضوان نے فکرمندی سے پوچھا تو روشنی اُسے گھورنے لگی کہ اسکی فکر کرنے کے بجائے وہ ریشماں کی فکر کر رہا ہے۔۔

"نہیں زیادہ چوٹ نہیں لگی۔۔ آپ زیادہ ٹینشن نہ لیں گھر جا کر میں کوئی آئنٹمنٹ لگالوں گی۔۔" وہ دانتوں کی نمائش کرتی بولی گویا ٹوتھ پیسٹ کا اشتہار کر رہی ہو۔۔

"بلکل ضرور لگانا۔۔ ویسے بھی صحت سے لاپرواہی نہیں برتنی چاہیے۔۔" رضوان نے کہا۔۔

"ساتھ میں تھوڑا زہر بھی ملا لینا افاقہ ہو گا۔۔" روشنی دانت کچکچاتے ہوئے بڑبڑائی۔۔

"تم کہو تو تمہیں بھی ملا کر دے دوں گی۔۔ تو پھر رضوان صاحب ہم جو بات کر رہے تھے کنٹینیو کریں۔۔" اسنے روشنی کی بڑبڑاہٹ سن لی تھی اس لئے وہ دانت پیس کر روشنی کو دیکھتی بولی پھر بڑے میٹھے لہجے میں رضوان کی طرف متوجہ ہوئی۔۔

"آپ ایک کام کریں اپنا سیل مُجھے دیں۔۔ میں خود ہی نمبر سیو کر دیتا ہوں۔۔" اسنے ریشماں کا موبائل لیا۔۔

روشنی تو جل کر راکھ ہو گئی۔۔ وہ جان بوجھ کر پھر سے لڑکھڑائی اور اسکا ہاتھ رضوان کے ہاتھ میں موجود سیل فون پر لگا۔۔ موبائل ایک جھٹکے سے زمین بوس ہوا۔۔

"اوہ۔۔ سوری سوری۔۔ پتا نہیں کیسا میرا ہاتھ لگ گیا۔۔" اسنے منہ پر ہاتھ رکھے معصومیت سے کہا۔۔ اِس کے انداز پر رضوان کو ہنسی آئی مگر وہ ضبط کر گیا۔۔ ریشماں اُسے کھا جانے والی نگاہوں سے دیکھتی فون اٹھانے لگی جو آف ہو چکا تھا۔۔

"لائیں دیں اپنا سیل فون میں ہی اپنا نمبر سیو کر دوں۔۔" اسنے ہمت نہیں ہاری تھی۔۔ اسکی ڈھٹائی روشنی کو آگ لگا گئی۔۔

"آؤچ۔۔ آہ۔۔ پتا نہیں کیا ہو گیا ہے۔۔ میرا پیر بہت درد ہو رہا ہے۔۔" وہ پیر پکڑتی جھکتی چلی گئی۔۔

"کیا ہوا دکھاؤ؟" رضوان فکرمندی سے اسکی طرف متوجہ ہوا۔۔

"آہ۔۔ شاید پیر مڑنے کی وجہ سے موچ آگئی ہے۔۔" وہ کراہ کر بولی۔۔

"سوری ریشماں جی۔۔ آپ سے پھر کبھی بات ہو گی۔۔" اسنے معذرت خواہ انداز میں ریشماں کو دیکھا پھر روشنی کی طرف متوجہ ہو گیا۔۔

"جی ضرور۔۔" وہ خونخوار نگاہوں سے روشنی کو دیکھتی وہاں سے ہٹ گئی۔۔ اسکے جاتے ہی روشنی کے ہونٹوں پر فاتحانہ مسکراہٹ آئی۔۔

"یہ یہ۔۔ کیا کر رہے ہیں آپ؟" وہ بوکھلا گئی تھی۔۔

"تمہارے پیر میں موچ آگئی ہے تو اس سین میں مجھے تمہیں اپنی بانہوں میں اٹھانا ہو گا ناں۔۔ ایسا ہی تو ہوتا ہے کہانیوں اور فلموں میں۔۔" اسنے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"نہ یہ کوئی کہانی ہے نہ فلم۔۔ اس لئے زیادہ ہیروگری دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔" وہ اسکی بانہوں کے گھیرے میں کسمسا کر بولی۔۔

"نہ ہو کہانی اور فلم مگر میں ہیرو تو ہوں ناں تمہارا۔۔ سو ہیرو ہونے کے ناطے یہ میرا فرض بنتا ہے۔۔" اسنے

اطمینان سے کہا۔۔

"بھاڑ میں گیا ہیرو اور اسکا فرض۔۔ مجھے اتاریں نیچے۔۔ کوئی موچ وچ نہیں آئی ہے میں بلکل ٹھیک ہوں۔۔" وہ جھلا کر بولی۔۔

"لیکن ابھی تو تم کہہ رہی تھیں۔۔ موچ آگئی ہے۔۔" اسنے حیرت سے دریافت کیا۔۔

" جھوٹ بول رہی تھی۔۔ خوش۔۔ اب اُتار دو۔۔" وہ جھنجھلائی۔۔ اُسے خدشہ تھا کہ کوئی آنہ جائے۔۔

" مطلب تم اتنی دیر سے ایکٹنگ کررہی تھیں۔۔" اسنے جھٹ سے اپنی گرفت ہلکی کی اُدھر روشنی دھڑام سے نیچے آگری۔۔

" آہ۔۔ اب اس طرح گرانے کی کیا تک تھی۔۔" وہ اُسے گھورتے ہوئے بولی۔۔

" تمہیں تو کہہ رہی تھیں۔۔" اسنے لاپرواہی سے جواب دیا۔۔

" اس طرح چھوڑنے بھی نہیں کہا تھا۔۔ انسانوں کی طرح نہیں اُتار سکتے تھے۔۔" وہ کپڑے جھاڑ کر اٹھتے ہوئے بولی۔۔

" تم جیلس ہو رہی تھیں نہ۔۔" اسنے اچانک ہی مسکراہٹ دبا کر پوچھا تھا۔۔

" میں بھلا کیوں جیلس ہونے لگی۔۔" وہ فوراً نفی میں سر ہلاتی بولی۔۔

" پھر اسکا موبائل کیوں گرایا تھا۔۔" اسنے بغور اُسے دیکھا۔۔

" میں نے کب گرایا۔۔ وہ تو غلطی سے دھکا لگ گیا تھا۔۔" وہ نظریں چرا کر بولی۔

" اچھا پھر جب وہ اپنا نمبر دے رہی تھی تو تمہارے اچھے بھلے پیر میں موچ کیسے آگئی۔۔" اسنے ایک اور نکتہ اٹھایا۔۔

" ہاں تو آپکو بھی کیا ضرورت تھی۔۔ اپنا نمبر بانٹنے کی اور اسکا نمبر لینے کی۔۔" وہ تنک کر بولی۔۔

"اُسے کچھ کام تھا۔۔ اس لئے نمبر ایکسچینج کر رہے تھے۔۔ لیکن تم نے تو بے چاری کا موبائل ہی توڑ دیا۔۔" اسنے گویا افسوس سے کہا۔۔

"اتنی ہی بے چاری لگ رہی ہے تو دلا دیں نیا سیل۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔۔

"ہاں تاکہ اپنی جیلسی میں تم وہ بھی توڑ دو۔۔" اسنے ترنت کہا۔۔

"مُجھے کیوں اس چڑیل سے جیلسی ہونے لگی۔۔" وہ جل کر بولی۔۔

"تو پھر اتنے انگارے کیوں چبا رہی ہو۔۔" اُسے بغور دیکھتے رضوان نے مسکراہٹ ضبط کی۔۔

"کیونکہ میرا دماغ خراب ہے اور اُسے مزید خراب نہ کریں۔۔" وہ غصے سے بولی۔۔

"اوہ۔۔ کب ہوا یہ حادثہ؟" اسنے تشویش ظاہر کی۔۔

"آہ۔۔ آہ۔۔ کیا کر رہی ہو؟" رضوان چیخا کیونکہ روشنی نے غصے میں اُسکے بازو میں ناخن چبھا دیئے تھے۔۔

"یار تم عورتیں غصے میں اتنی خونخوار کیوں ہو جاتی ہو؟" وہ اپنا ہاتھ سہلا رہا تھا۔۔

"یہ عورت کسے کہا؟" اسنے خطرناک تیوروں سے اُسے دیکھا۔۔

"تم سے کہا نے کہا میں نے عورت کہا ہے۔۔ میں نے تو ایسے کسی لفظ کا سرے سے استعمال ہی ترک کر دیا ہے۔۔" وہ گڑبڑا کر بولا۔۔ روشنی اُسے گھورتی وہاں سے چلی گئی۔۔

وہ ہنستے ہوئے اسکے پیچھے بھاگ رہا تھا۔۔ وہ لوگ اس وقت کسی خوبصورت سے باغ میں تھے۔۔ جہاں خوشنما پھول کھلے تھے۔۔ بلکل اسکے وجود کی طرح۔۔ رنگ برنگی تتلیاں چاروں اطراف اڑ رہی تھیں۔۔ وہ اُسے چڑاتے ہوئے آگے بھاگ رہی تھی۔۔ وہ اُسے پکڑنے اُسکے پیچھے لپکا تبھی اچانک اُسکا ہنستا مسکراتا وجود ایک گہری کھائی میں وہ گرتا چلا گیا۔۔

"ایہا!!" وہ بہت تیز چلایا۔۔ایک جھٹکے سے اسکی آنکھ کھلی تھی۔۔وہ بری طرح پسینے میں تر بتر تھا۔۔اسنے لیمپ آن کیا۔۔سائڈ ٹیبل سے پانی کے جگ کو اٹھا کر اسنے سیدھے منہ سے لگا لیا۔۔ایک ہی سانس میں پانی پی کر اسنے جگ واپس رکھا۔۔اسنے بہت برا خواب دیکھا تھا۔۔اُسے بے چینی سی ہونے لگی۔۔کہیں ایہا کو کوئی خطرہ نہ ہو۔۔وہ لوگ کل دوپہر تک پہنچنے والے تھے۔۔اسنے وقت دیکھا صبح ہونے میں کچھ وقت ہی بچا تھا۔۔وہ اٹھا اور وضو کرنے واشروم کی طرف چلا گیا۔۔

کچھ ہی گھنٹے میں وہ لوگ پہنچنے والے تھے۔۔گاؤں کا سفر جتنا ایکسائیٹنگ تھا واپسی کا اتنا ہی ڈل اور بورنگ تھا۔۔سبھی اپنی اپنی جگہ لڑھکے ہوئے تھے۔۔اس تمام سفر میں مہر نے ولید کو نظر انداز کیا تھا تو انابیہ اور عباد ایک دوسرے کو دیکھنے کے روادار نہ تھے۔۔البتہ جویریہ اور بلال کی خوب جم رہی تھی۔۔وہ دونوں ہی کل کے واقعے کو سوچ کر ہنس دیتے۔۔سب ہی انکے اس ملاپ پر حیران تھے۔۔اُدھر زرناب پورا راستہ عالیان کو ایکس رے کرتی نگاہوں سے دیکھتی رہی اور عالیان خوامخواہ ہی خوش ہوتا رہا کہ زرناب اُسے پسند کرنے لگی ہے جبھی تو اسکی نظریں ہی نہیں ہٹ رہی اس سے۔۔معیز اور عمار بھی فلحال ساری شرارتیں چھوڑ کر ایک کونے میں پڑے اونگھ رہے تھے۔۔چائے والا گزرا تو عالم نے سب کے لئے لے لی۔۔

"عالیان تمہیں پتا ہے ان لوگوں کو میری بات پر یقین نہیں ہے۔۔تمہیں بتاؤ۔۔" اچانک چائے سے لطف اندوز ہوتے اسنے یہ بات کہی۔۔ساری لڑکیاں الرٹ ہوئیں۔۔اُنھوں نے مشترکہ انداز میں اُسے گھور کر باز رہنے کی تلقین کی۔۔

"کس بات پر؟" اسنے سوالیہ نگاہوں سے اُسے دیکھا۔۔

"وہی جو تم نے مجھے اس دن رات میں بتائی تھی۔۔" وہ بولی تھی۔۔

"کونسی بات؟" اسنے حیرت سے پوچھا۔۔ سارے لوگ ہی متوجہ ہو چکے تھے۔۔

"وہی والی بات۔۔۔" جب زرناب بول رہی تھی تو ایبہانے اُسے زور سے چٹکی کاٹی۔۔

"کیا ہے۔۔ کیوں نوچ کھسوٹ رہی ہو۔۔" وہ ہاتھ سہلاتی چیخی۔۔

"کوئی بات نہیں ہے۔۔ عالیان یہ ایسے ہی بول رہی تھی۔۔ تم تو جانتے ہی ہو نا اُسے کیسی بیوقوف ہے۔۔" اشارہ نے بات سمبھالنی چاہی۔۔

"میں کوئی بیوقوف نہیں ہوں سمجھے تم لوگ۔۔ تمہیں لوگوں کو میری بات پر یقین نہیں ہے ناں۔۔ اس لئے عالیان سے تصدیق کروا رہی ہوں۔۔" وہ غصے سے بولی۔۔

"بھئی کس بات پر یقین نہیں ہے؟" عالم نے دلچسپی سے پوچھا۔۔

"کس نے کہا یقین نہیں ہے۔۔ بلکل یقین ہے۔۔ تمہیں تصدیق کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔" مہر نے زرناب کو باز رکھنے کے لیے کہا۔۔

"نہیں اب تو میں بغیر عالیان سے تصدیق کروائے سکون سے نہیں بیٹھوں گی۔۔" وہ ہٹ دھرمی سے بولی تو سب نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اُسے خاموش رہنے کی التجا کی۔۔

"ہاں بلکل تصدیق کرو۔۔ بولو بھی تو کیا بات ہے؟" ولید نے بے صبری سے پوچھا۔۔ سب لڑکیوں کے رویے نے اُسے تجسس میں مبتلا کر دیا تھا۔۔

"وہ بات یہ ہے کہ اُسکا کہنا ہے عالیان نے اُسے پروپوز کیا ہے۔۔ تو ہم لوگوں نے سمجھا یہ مذاق کر رہی ہے۔۔ کیوں زرناب یہی بات ہے ناں۔۔" انابیہ نے فوراً ہی کہا۔۔ معیز اور عمار جو نئی بات سننے کے متمنی ہو کے اٹھ بیٹھے تھے باسی خبر سن کر واپس اپنی پوزیشن میں چلے گئے۔۔ سب لڑکیوں نے سکون کی سانس لی تھی۔۔ جنہیں یہ بات نہیں پتا تھی۔۔ انہیں خوشگوار حیرت ہوئی۔۔ عالیان سرے بازار بھانڈا پھوٹنے پر تھوڑا جھینپ گیا۔۔

"نہیں یہ بات نہیں ہے۔۔" زرناب نے نفی میں سر ہلایا۔۔اُسکے کہنے پر سب پھر الرٹ ہوئے۔۔

"یار کیا سسپنس پھیلایا ہوا ہے۔۔ سیدھے سیدھے بول کر ختم کرو۔۔" بلال تھوڑا جھنجھلایا۔۔

"بتا رہی ہوں بابا۔۔ عالیان تم نے اس رات بتایا تھا ناں کہ تم چھکے ہو اور یہ بات سب کو پتا ہے۔۔" زرناب کے الفاظ نہیں دھماکا تھے جو سب کے سر پر بم کی طرح پھٹے تھے۔۔۔

لڑکیوں کا بس نہیں چل رہا تھا کہ زرناب کا گلا گھونٹ دیں۔۔ کیسے اسنے اتنے سارے لوگوں کی موجودگی میں انتہائی واہیات بات کی تھی۔۔ سارے لڑکے دم سادھے بیٹھے تھے اور عالیان وہ تو یوں بیٹھا تھا گویا کسی نے اسے فریز کر دیا ہو۔۔

"اب بول بھی دو۔۔ کب سے گونگے بن کر بیٹھے ہو۔۔" زرناب اسکی طویل خاموشی سے اکتا کر بولی۔۔

"کیا بولوں؟" اسنے غائب دماغی سے زرناب کو دیکھا۔۔

"اوفوہ۔۔ یہی کہ تم چھک۔۔۔" وہ جھنجھلا کر کہہ رہی تھی جب عالیان نے فوراً اسکے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔

"یہ تم کیا بکواس کر رہی ہو۔۔ دماغ تو نہیں خراب ہو گیا تمہارا۔۔" اسنے دانت کچکچاتے ہوئے کہا۔۔

"میں بکواس کر رہی ہوں۔۔ اس دن تو یہی بکواس خود بڑے مزے سے مُجھے سنا رہے تھے۔۔" اسکا ہاتھ جھٹکتے ہوئے وہ تنک کر بولی۔۔

"میں نے۔۔ تمہارا مطلب ہے یہ بیہودہ بات میں نے خود تمہیں بتائی ہے۔۔ لاحول ولا قوۃ۔۔ تم پاگل تو نہیں ہو گئی۔۔ میرے خیال سے تمہیں ڈاکٹر کی اشد ضرورت ہے۔۔" اسنے غصے سے کہا۔۔

"ڈاکٹر کی ضرورت مجھے نہیں تمہیں ہے سمجھے۔۔ خود ہی اس دن بتا رہے تھے اور اب مکر رہے ہو۔۔" وہ بھی تیز لہجے میں بولی۔۔ سارے لڑکے انہیں حیرت سے دیکھ رہے تھے تو لڑکیاں تاسف سے۔۔

"دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا۔۔ اب اگر تم نے یہی بکواس پھر کی نا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔" عالیان تو

زرناب کی بات پر آگ بگولا ہوا جا رہا تھا۔۔

"عالیان دیکھو اس میں اتنا غصہ ہونے کی کوئی بات نہیں ہے۔۔ اب اس میں تمہاری غلطی تھوڑی ہے جو تم شرمندہ ہو۔۔ یہ سب تو قدرت کی مصلحت ہے۔۔ اب تو معاشرہ بھی ایسے لوگوں کو ایکسیپٹ کر رہا ہے۔۔ اس لیے تم بھی بغیر شرمندگی کے انہیں بتا دو کہ تم کون ہو.." اُسکے برعکس زرناب نے بلکل سکون واطمینان سے کہا۔۔

"جسٹ شٹ اپ!!" وہ نہایت غصے سے چیخا۔۔ اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ زرناب کی گردن مروڑ کر اُسے ٹرین سے باہر پھینک دے۔۔

"مُجھے چپ کروانے سے کیا ہو گا۔۔ حقیقت تو نہیں بدل جائے گی۔۔ رہو گے تو تم چھکے کے چھکے ہی ناں۔۔" اب اُسے بھی غُصہ آیا تھا۔۔

"تم حد سے گزر رہی ہو زرناب۔۔ اس سے پہلے کہ میرا ضبط جواب دے جائے تم خاموش ہو جاؤ اور سب کے سامنے سوری کرو اپنی اس بیہودگی کے لئے۔۔" اسنے نہایت تحمل سے کہا۔۔

"اوہ مسٹر! سوری مسٹر نی! تم کس چکر میں ہو۔۔ میں کوئی سوری وری نہیں کرنے والی تم سے۔۔ ایک تو تمہیں انکریج کر رہی اور تم ہو کہ الٹا مجھ پر ہی چیخ رہے ہو۔۔" وہ تنک کر بولی۔۔

"کیسے نہیں کرو گی میں بھی دیکھتا ہوں۔۔" دانت پیستے ہوئے وہ اسکی طرف بڑھا تھا اور دونوں ہاتھوں سے اسکی گردن کو ہدف بنایا۔۔ سارے جو اتنی دیر سے خاموش تماشائی بنے بیٹھے تھے فوراً ہی ہوش میں آکر عالیان کی طرف لپکے۔۔

"یہ کیا کر رہے ہو تم پاگل تو نہیں ہو گئے۔۔" عالم نے اُسکے ہاتھ سے زرناب کی گردن چھڑانی چاہی۔۔

"ہاں پاگل ہو گیا ہوں اور وہ بھی اسکی وجہ سے۔۔ اس لیے آج اسے کوئی مجھ سے نہیں بچا سکتا۔۔" وہ جنونی ہو رہا تھا۔۔

"جنگلی انسان چھوڑو مُجھے۔۔"زرناب نے پھنسی پھنسی آواز میں بمشکل کہا۔۔اسکا چہرہ بری طرح لال ہو چکا تھا۔۔

"ابھی تم نے میرا جنگلی پن نہیں دیکھا۔۔"وہ اپنی گرفت مضبوط کرتا بولا۔۔

"عالیان چھوڑو اُسے۔۔"ولید نے زبردستی اُسے کھینچ کر زرناب سے الگ کیا۔۔

"اسے جینڈر کے ساتھ مائنڈ پروبلم بھی ہے۔۔اسے یہاں نہیں کسی پاگل خانے میں ہونا چاہیے۔۔"وہ کھانستے ہوئے اُسے گھور کر بولی جسے ولید اور عباد نے زبردستی اپنے بیچ میں بٹھایا ہوا تھا۔۔

"تم اپنا منہ بند رکھو۔۔مزید بکواس کی ناں تو مجھ سے برا کوئی نہ ہو گا۔۔"اسنے دانت کچکچاتے ہوئے کہا۔۔

"وہ تو کوئی ہے بھی نہیں۔۔تم میں تو ذرا شرم بھی نہیں ہے کیسے بے شرموں کی طرح مُجھے پروپوز کر رہے تھے وہ تو شکر خدا کا میں نے ریجیکٹ کر دیا ورنہ میرا تو اللہ ہی حافظ تھا۔۔"اسنے تیکھے انداز میں کہا۔۔

"کوئی اس احمق کا منہ بند کرواؤ ورنہ اب میں اُسے چھوڑو گا نہیں۔۔"وہ نہایت تحمل کا مظاہرہ کر رہا تھا۔۔

"کیوں میں کیوں منہ بند کروں۔۔"اسنے تیز لہجے میں کہا۔۔

"کیونکہ تم نہایت بد دماغ لڑکی ہو۔۔بات کرنے کی تمہیں تمیز نہیں۔۔شرم تو تمہیں چھو کے بھی نہیں گزری۔۔ پتا نہیں کیسے میرا دماغ خراب ہو گیا تھا جو تمہیں پروپوز کر بیٹھا مگر اچھا ہوا اللہ نے جلد ہی میری آنکھیں کھول دیں اور یہ تو مزید اچھا ہوا جو تم نے انکار کر دیا۔۔اللہ کے بعد تمہارا بھی شکر گزار ہوں۔۔"وہ اب اطمینان سے بول رہا تھا۔۔

"تم تم۔۔۔"اسنے غصے سے کچھ کہنا چاہا مگر ایبہا وغیرہ نے اُسے موقع ہی نہیں دیا۔۔وہ فقط دل مسوس کے رہ گئی۔۔

"خبر پکی ہے نا۔۔"اسنے پوچھا۔۔

"سو فیصد باس۔۔"دوسری جانب سے کہا گیا۔۔

"ٹھیک ہے پھر جیسا کہا ہے ویسا ہی کرنا۔۔ اس بار کوئی گڑبڑ کی گنجائش نہیں ہے۔۔" اسنے غرا کر کہا۔۔

"جج جی باس۔۔" لرزتی آواز میں کہہ کر مقابل نے لائن ڈسکنکٹ کر دی۔۔

"اب دیکھنا عارفین میں کیا کرتا ہوں۔۔ ایسی جگہ وار کروں گا کہ تمام زندگی اسکا ازالہ ممکن نہیں۔۔" وہ آنکھوں میں وحشیانہ چمک لیے بول رہا تھا۔۔ اسکے انداز کسی خطرناک عزائم کا پتا دے رہے تھے۔۔

"سب گاڑی میں بیٹھ گئے ؟" تھوڑی دیر پہلے ہی سب ٹرین سے اُترے تھے۔۔ گھر سے گاڑیاں آگئی تھیں۔۔ سامان وغیرہ رکھنے کے بعد سب گاڑیوں میں بیٹھ رہے تھے۔۔ جب عالم نے پوچھا۔۔

"ہاں بیٹھ گئے ہیں۔۔ اب جلدی گھر چلیں۔۔ مُجھے سفر کی وجہ سے اُلجھن ہو رہی ہے۔۔" اشارہ نے بیزاری سے کہا۔۔

"پہلے دیکھنے تو دو سب بیٹھے یا نہیں۔۔ یہاں پر تو ہم پانچ لوگ ہیں۔۔ پیچھے اُن لوگوں کو دیکھ لوں۔۔" یہ کہہ کر عالم ساری گاڑیوں کو چیک کرنے لگا۔۔

"یہ زرناب اور ایہا کہاں ہیں ؟" اسنے سب گاڑیوں کو دیکھنے کے بعد پوچھا۔۔

"وہ لوگ واشروم گئی ہیں۔۔" انابیہ نے بتایا۔۔

"کتنی دیر ہو گئی انہیں جا کر۔۔" اسنے آس پاس نظریں دوڑائیں۔۔

"شاید پندرہ منٹ۔۔ آتی ہی ہوں گی۔۔" جویریہ نے موبائل میں ٹائم دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"لو وہ آگئی۔۔" شاریہ سامنے دیکھتے ہوئے بولی۔۔ جہاں سے زرناب چلی آرہی تھی۔۔

"تم اکیلے کیوں ہو۔۔ ایہا کہاں ہے ؟" عالم نے استفسار کیا۔۔ اسکی بات سن کر زرناب کے چہرے کا رنگ اڑا۔۔

"کیا ہوا یہ تمہارے منہ پر بارہ کیوں بجنے لگے ؟" مہر نے زرناب کے ہوائی اڑاتے چہرے کو دیکھ کر پوچھا۔۔

"محترمہ کا منہ ٹھیک ہی کب رہتا ہے۔۔انکی سوئی ہمیشہ غلط ہندسے پر اٹکی رہتی ہے۔۔"اُسکے کچھ کہنے سے پہلے ہی عالیان نے طنزیہ انداز میں کہا۔۔

"ایسا کہاں ہے کا کیا مطلب ہے۔۔وہ تو میرا ویٹ کئے بغیر ہی آگئی تھی۔۔"عالیان کو نظر انداز کرتی وہ حیرت سے بولی۔۔

"لیکن وہ تو یہاں نہیں ہے۔۔"انابیہ نے کہا۔۔

"تمہارے ساتھ نہیں ہے۔۔یہاں نہیں تو کہاں گئی؟"ولید پریشانی سے گویا ہوا۔۔

"یا اللہ اس لڑکی سے بچائے۔۔ہمیشہ یہی کرتی ہے۔۔اب پتا نہیں کہاں بیٹھی ٹسوے بہا رہی ہو گی۔۔"اشارہ نے اپنا ماتھا پیٹا۔۔

"کال کرو اسے۔۔"عالم بولا۔۔

"کوئی فائدہ نہیں۔۔موبائل وہ یہی چھوڑ کر گئی تھی۔۔"روشنی نے بتایا۔۔

"اب کیسے ڈھونڈیں گے۔۔زرناب تم نے صحیح سے دیکھا تھا نا۔۔"عالیان بھی اب سنجیدہ ہو چکا تھا۔۔

"ہاں بھئی۔۔وہ میرے اصرار کرنے پر بھی نہیں رکی تھی۔۔"اسنے کہا۔۔

"وہ شاید راستہ بھٹک گئی ہے۔۔سب لوگ ایک ایک طرف چلے جاؤ۔۔جسے ملے کال کر دے۔۔موبائل اپنا ساتھ لے لو اور ہاں تم سب لڑکیاں یہی گاڑی میں بیٹھو۔۔معیز عمار تم لوگ بھی یہی رکو۔۔اگر وہ آئے تو کال کر دینا۔۔اوکے۔۔"ولید سب کو ہدایت دیتا ایک طرف بڑھ گیا۔۔باقی لڑکے بھی ادھر اُدھر بکھر گئے۔۔

"پتا نہیں اسے سب کے ساتھ رہنے میں مسئلہ کیا ہے۔۔ہر دفعہ کچھ نہ کچھ گڑبڑ کر دیتی ہے۔۔"اشارہ مسلسل بڑبڑا رہی تھی۔۔

"زرناب یار تمہیں اُسے نہیں آنے دینا چاہیے تھا۔۔"جویریہ بولی۔۔

"یار مجھے کیا پتا تھا ایسا کچھ ہو گا اور پھر وہ کونسا میرے بس کی ہے جو زبردستی کرتی میں۔۔" اسنے جھلا کر کہا۔۔

"اسکا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔ اب پتا نہیں کس کونے کدرے میں بیٹھی ہو۔۔ یہ بھی توفیق نہ ہوئی کہ موبائل ہی ساتھ لے لیتی۔۔" مہر بڑبڑانے لگی۔۔ پھر قریب دس پندرہ منٹ بعد سب لڑکوں کی واپسی ہوئی۔۔

"یہاں بھی نہیں آئی وہ؟" عالم نے قریب آتے ہی پوچھا۔۔

"نہیں۔۔ کیا آپ لوگوں کو نہیں ملی ایہا۔۔" اشارہ فکر مندی سے بولی۔۔

"نہیں ملی۔۔" رضوان نے مایوسی سے سر ہلایا۔۔

"کیا مطلب نہیں ملی۔۔" روشنی چونک کر بولی۔۔

"مطلب ہم لوگوں نے پورا اسٹیشن چھان مارا مگر وہ نہیں ملی۔۔" ولید نے جواب دیا۔۔

"یا اللہ کہاں چلی گئی وہ۔۔ ارے ہاں اناؤنسمنٹ کروادو شاید اس طرح مل جائے۔۔" مہر ترنت بولی۔۔

"ہاں یہ ٹھیک رہے گا۔۔" سب اس سے متفق ہوئے۔۔ عالم اور ولید اسٹیشن مینجر کے آفیس چلے گئے۔۔ لیکن اس کا بھی کوئی فائدہ نہ ہوا۔۔ اعلان کروا کر بھی آدھا گھنٹہ ہو گیا تھا اور ایہا کا کوئی سراغ پتا نہ تھا۔۔ سب اب فکر مند ہو گئے تھے۔۔ گھر سے بھی مسلسل فون آرہے تھے۔۔ انھیں اب تک گھر پہنچ جانا چاہئے تھا مگر ایہا کی گمشدگی کی وجہ سے وہ لوگ ابھی تک اسٹیشن پر ہی تھے۔۔ گھر پر بھی ان لوگوں نے بتادیا تھا کیونکہ معاملہ گمبھیر ہو چکا تھا۔۔ وہ مسلسل دو گھنٹے سے لاپتہ تھی۔۔ عارفین کو بھی انفارم کر دیا گیا تھا۔۔ وہ تو سنتے ہی بھڑک اٹھا۔۔

"کیا مطلب نہیں مل رہی۔۔" وہ تیز لہجے میں بولا۔۔

"بھائی ہم لوگوں نے اسٹیشن میں ہر جگہ ڈھونڈ لیا انفیکٹ اناؤنسمنٹ بھی کروادیا مگر بھابھی نہیں مل رہیں۔۔" عالیان نے فوراً ہی وضاحت کی۔۔

"دماغ خراب ہو گیا ہے تم لوگوں کا۔۔ ایسے کیسے نہیں مل رہی وہ کوئی بچی ہے جو نہیں مل رہی۔۔" وہ غصے سے

بولا۔۔

"پتا نہیں بھائی۔۔ بھابھی زرناب کے ساتھ واشروم گئی تھیں۔۔ اسکے بعد سے ہی غائب ہیں۔۔" اسنے ڈرتے ہوئے کہا۔۔

"کتنی دیر ہو گئی اس واقعے کو؟" وہ تحمل سے پوچھنے لگا۔۔

"دو یا ڈھائی گھنٹے۔۔" عالیان نے خشک ہونٹ پر زبان پھیری۔۔ اتنے غصے میں اسنے پہلی دفعہ ہی عارفین کو دیکھا۔۔

"اتنی دیر سے وہ غائب ہے اور تم مجھے اب بتا رہے ہو۔۔" اس بار وہ دہاڑا تھا۔۔

"ہمیں لگا بھابھی مل جائیں گی لل لیکن۔۔۔" وہ ہکلا کر بولا۔۔

"تم سے تو میں بعد میں نمٹوں گا۔۔" غصے سے کہہ کر اسنے لائن کاٹ دی۔۔

عالیان نے گہری سانس لے کر خود کو پر سکون کرنا چاہا پھر گاڑیوں کی طرف بڑھ گیا۔۔

وہ زرناب کو چھوڑ کر تو آ گئی تھی مگر خود راستہ بھٹک گئی تھی۔۔ ایک تو اتنا بڑا اسٹیشن اوپر اتنے سارے لوگ۔۔ وہ چکرا کر رہ گئی۔۔ اسنے واپس جانے ہی میں عافیت جانی۔۔ وہ واپس واشروم کی طرف مڑی مگر اب واشروم کا راستہ بھی اُسے یاد نہ تھا۔۔ وہ پریشان ہو گئی۔۔ اِدھر اُدھر کسی شناسا چہرے تلاشنے لگی۔۔ تبھی اُسے زرناب نظر آ گئی۔۔ اسنے شکر کا سانس لیا اور اسکی طرف بڑھنے لگی۔۔ مگر کسی نے اُسے پیچھے سے اپنی جانب کھینچ لیا اور وہ دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو گئی۔۔

عالیان کی بات سن کر تو اسکا دماغ بھک سے اُڑا تھا۔۔ ایہالا پتہ تھی۔۔ وہ بھی پچھلے دو گھنٹوں سے اور اُسے خبر ہی نہ

تھی۔۔ نجانے کہاں ہو گی کس حال میں ہو گی۔۔ وہ فکر مندی سے سوچ گیا۔۔ اسنے فوراً ہی گاڑی کی چابی لی اور اسٹیشن کی طرف نکل گیا۔۔ انتہائی ریش ڈرائیونگ کر کے وہ ایک گھنٹے کے بجائے آدھے گھنٹے میں پہنچا تھا۔۔ کتنے سگنل توڑے اسے خود خبر نہ تھی۔۔ کئی بار ایکسڈنٹ ہوتے ہوتے بچا مگر اُسے تو کچھ ہوش ہی نہ تھا۔۔ ہوتا بھی کیسے اسکی زندگی شریک حیات پچھلے دو گھنٹوں سے غائب تھی۔۔ وہ کیسے سکون سے بیٹھ سکتا تھا۔۔ کار الٹا سیدھا پارک کر کے اسنے دیوانوں کی طرح اسٹیشن کا کونا کونا چھان مارا۔۔ ابھی بھی وہ واشروم وغیرہ چیک کر رہا تھا جب اسکا فون رنگ کرنے لگا۔۔ اسنے نہایت کوفت سے فون کو دیکھا۔۔ دل تو نہیں کر رہا تھا اٹینڈ کرنے کا مگر شاید دوسری جانب ایہا کی خبر ہو یہی سوچ کر اسنے ریسیو کر لیا۔۔

"ہیلو۔۔" اسنے بیزاری سے کہا۔۔

"کیا ہوا تمہاری آواز اتنی بے جان کیوں ہے۔۔ کہیں کوئی قمتی شئے تو نہیں کھو گئی۔۔" دوسری جانب غیر متوقع طور پر اس خبیث کی آواز سن کر اُسے کچھ کھٹکا۔۔

"تمہاری بولتی کیوں بند ہو گئی۔۔ چچچچ بہت افسوس ہو رہا ہے مُجھے تمہارے لئے۔۔ میرا تو سب کچھ تم نے برباد کر دیا اور اب میرے پاس کھونے کے لیے کچھ بھی نہیں بچا مگر تمہارے پاس تو بہت کچھ ہے سوری ہے نہیں تھا کیونکہ تمہاری سب سے قیمتی شئے میرے پاس ہے۔۔ ویسے کافی کمال کی شئے ہے۔۔" وہ کمینے پن سے کہہ رہا تھا۔۔

"خبر دار خبر دار جو تم نے اپنی غلیظ نگاہیں اسکی طرف کی۔۔ میں تمہاری جان لے لوں گا خبیث آدمی۔۔" عارفین آگ بگولہ ہوا۔۔

"لے لینا جان بھی۔۔ ابھی تو تمہاری جان میری بانہوں میں ہے۔۔ گڈ بائے۔۔" وہ خبیث کمینگی سے ہنستا فون کاٹ گیا۔۔ عارفین نے نہایت غصے سے فون دیوار پر دے مارا تھا۔۔ وہ فوراً ہی پارکنگ کی طرف دوڑا۔۔ اُسے اس حیوان کے چنگل سے ایہا کو بچانا تھا اور وہ بھی کم سے کم وقت میں۔۔ نجانے اس خبیث نے ایہا کو کہاں چھپایا

ہو گا۔۔ وہ گاڑی اسٹارٹ کرنے لگا۔۔ تبھی کسی نے اسے پکارا۔۔ اسنے دیکھا وہ ولید تھا۔۔

"تم کب آئے؟" وہ پوچھنے لگا۔۔

"ابھی ہی آیا تھا۔۔" اسنے جواب دیا۔۔

"کچھ پتا چلا۔۔" وہ فکرمندی سے بولا۔۔

"ہاں۔۔ اب تم لوگ گھر جاؤ اور ہاں تم اپنا فون دو مُجھے میرا کہیں گر گیا ہے۔۔" اسنے ہونٹ بھینچ کر کہا۔۔

"کہاں ہے وہ؟" ولید فوراً بولا۔۔

"تم اسکی فکر مت کرو اور گھر جاؤ۔۔ اپنا فون مُجھے دو میرے پاس وقت نہیں ہے۔۔" اب اسکے انداز میں سختی تھی۔۔ ولید نے بغور اسے دیکھا۔۔ اسکی آنکھیں بری طرح سرخ ہو رہی تھیں۔۔ ایک طرف ماتھے پر شکنوں کا جال بچھا تھا تو دوسری جانب چہرے پر کرختگی چھائی ہوئی تھی۔۔ دونوں ہاتھوں سے اسٹیئرنگ کو سختی سے تھامے وہ ہونٹ بھینچے سخت اشتعال میں دکھائی دے رہا تھا۔۔ اُسے شدت سے کسی انہونی کا احساس ہوا۔۔

"میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گا۔۔" اپنا فون اسکی جانب بڑھاتے ہوئے وہ بولا۔۔

"اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔" اس سے فوراً ہی موبائل لے کر وہ گاڑی فل اسپیڈ پر بھگا کر لے گیا۔۔ پیچھے ولید اسکے رویے کے بارے میں غور کرتا باقیوں کی طرف بڑھا۔۔

"لیکن وہ ہے کہاں؟" مہر نے پوچھا۔۔ سب کے لبوں پر بھی یہی سوال مچل رہا تھا۔۔

"یہ تو مُجھے خود نہیں پتا۔۔ اسنے مجھے کچھ بھی نہیں بتایا۔۔" وہ بولا۔۔

"یہ کیا بات ہوئی وہ ایسے کیسے یہاں سے غائب ہو گئی اور اب عارفین بھائی کو پتا بھی ہے مگر اُنھوں نے بتایا نہیں۔۔" اشارہ اُلجھ کر بولی۔۔

"اب اسکا خلاصہ تو عارفین یا ایہا ہی کر سکتے ہیں۔۔" عالم نے کہا۔۔

"لیکن اب ہم لوگ کیا کریں۔۔" مہر بولی۔۔

"کرنا کیا ہے ابھی گھر کی طرف چلتے ہیں پھر میں اس سے کونٹیکٹ کرتا ہوں۔۔" ولید نے کہا تو سبھی گاڑیوں میں بیٹھ گئے۔۔

وہ نہایت ریش ڈرائیونگ کر رہا تھا۔۔ اسی دوران وہ بار بار ہاشم کو کال کر رہا تھا مگر اُدھر سے کال اٹینڈ نہیں کی جا رہی تھی۔۔ شاید ان نون نمبر کی وجہ سے وہ کال نہیں لے رہا تھا۔۔ اسنے سائڈ میں ایک جگہ کار روکی اور خود کو پر سکون رکھنے کی کوشش کرنے لگا۔۔ اب اُسے ٹھنڈے دماغ سے سوچنا تھا کہ اس وقت وہ خبیث ایہا سمیت کہاں ہو گا۔۔ تبھی اُسکے دماغ میں جھماکا ہوا۔۔ اسنے فوراً ہی کار اسٹارٹ کی۔۔ اُسکا رخ شاہ ویز کے کارندے کی طرف تھا۔۔ جسے ان لوگوں نے اُسکے خلاف استعمال کیا تھا۔۔ اب وہی اسے بتا سکتا تھا کہ اس وقت شاہ ویز کہاں ہو گا۔۔ عارفین کو دیکھتے ہی وہ سہم گیا پھر اسکے دو تین پنچ پر وہ سب بتاتا گیا۔۔ اسے چھوڑ کر وہ اُسکے بتائے گئے ایڈریس پر نکل گیا۔۔ یہ ایڈریس شہر کے گنجان آبادی والے علاقے کا تھا۔۔ جو تقریباً سلم ایریا تھا۔۔ وہ جلد از جلد وہاں پہنچنا چاہتا تھا۔۔ اسنے سوچ لیا تھا شاہ ویز کا کیا حال کرنا ہے۔۔ اسنے بڑی مشکل سے خود کو کمپوز کیا ہوا تھا ورنہ دل چاہ رہا تھا ہر چیز تہس نہس کر دے۔۔ وہ بتائے گئے پتے پر پہنچ کر گاڑی سے اتر رہا تھا۔۔ جب موبائل رنگ کرنے لگا۔۔ اسنے نمبر دیکھا کال ہاشم کا تھا۔۔ عارفین نے اُسے مختصر انداز میں ساری صورت حال سمجھا دیا پھر ہاشم کے لاکھ منع کرنے کے باوجود کال ڈسکنکٹ کر کے وہ اس خستہ حال عمارت میں داخل ہو گیا۔۔ جیب میں ہاتھ ڈال کر اسنے تشفی کی۔۔ اب وہ بے خوف وخطر اندر بڑھتا چلا گیا۔۔

پتا نہیں کتنا وقت گزرا جب اُسے ہوش آیا۔۔ وہ ایک عجیب و غریب جگہ پر تھی۔۔ اسے سمجھ نہیں آیا اُسکے ساتھ ہوا کیا۔۔ وہ پریشان ہو کر چاروں اطراف دیکھنے لگی۔۔ یہ ایک بوسیدہ کمرہ تھا۔۔ جس کی تقریباً ہر چیز خستہ حالی کا ثبوت دے رہی تھی۔۔ وہ ایک لکڑی کے پلنگ پر تھی۔۔ اُسکے دونوں ہاتھ پلنگ کے اوپری حصے سے بندھے ہوئے تھے۔۔ منہ پر کپڑا بندھا ہوا تھا۔۔ اُسے اپنی اس حالت زار پر بری طرح رونا آیا۔۔ ابھی وہ رو ہی رہی تھی جب کھٹکا ہوا۔۔ اسنے ڈر کر سامنے دیکھا۔۔ مقابل موجود ہستی کو دیکھ کر اسکی ریڑھ کی ہڈی تک سنسناہٹ دوڑ گئی۔۔

"اٹھ گئیں سویٹ ہارٹ۔۔" وہ خبیث اپنے کمینے پن کے ساتھ اسکے سامنے موجود تھا۔۔ اسکے رونے میں اضافہ ہوا۔۔

"ارے تم رونے کیوں لگیں۔۔ یہ آنکھیں آنسوؤں کے لیے تھوڑی بنی ہیں۔۔ انہیں تو پیار کرنا چاہیے۔۔" اسنے ہنستے ہوئے اسکی طرف اپنا ہاتھ بڑھا کر آنسو صاف کرنے چاہے۔۔ وہ نفرت سے رخ پھیر گئی۔۔

"اتنا نخرہ کس بات پر ہے جان من۔۔ اگر اس حسن اور ہے تو کوئی فائدہ نہیں۔۔ اسے بے مول کرنے میں لمحہ نہیں لگے گا۔۔" اسنے ایہا کے منہ سے کپڑا اہٹایا۔۔

"ذلیل کمینے تیری اتنی ہمت کے تو عارفین ملک کی عزت کو بے مول کرے۔۔" وہ اُسکے منہ پر تھوکتی نفرت سے پھنکاری۔۔

"حرامزادی تیری ساری اکڑ میں ابھی ختم کرتا ہوں۔۔" اُسے اوقات میں آتے دیر نہیں لگی تھی۔۔ ایہا کے چہرے پر تھپڑ مارتے وہ غرایا۔۔ لمحہ بھر کے لیے اسکی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھایا تھا۔۔ ساتھ ہی زبان میں نمکین سا ذائقہ محسوس ہوا۔۔

"پچھلی بار تو وہ بچا لے گیا دیکھتا ہوں اس بار کیسے بچاتا ہے۔۔ کہیں منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑوں گا تُجھے۔۔"

اُسکا منہ دبوچے وہ بول رہا تھا۔۔

"پچھلی بار۔۔" ایہانے سرگوشی نما آواز میں دوہرایا۔۔ اسکی سوچ کے در واہوتے چلے گئے۔۔

"اسے تو میں نے ابھی ہی بتایا ہے تو میرے پاس ہے۔۔ وہ پاگل کتے کی طرح ہر جگہ تجھے ڈھونڈے گا مگر افسوس کہ جب تک وہ یہاں آئے گا اتنی دیر میں میرا کام ہو جائے گا۔۔" اسے حریصانہ نظروں سے دیکھتا وہ بول رہا تھا۔۔

"چھوڑ مجھے کمینے ذلیل انسان۔۔" وہ اپنا چہرہ اسکی گرفت سے چھڑانے کی کوشش کرنے لگی۔۔

"چپ بلکل چپ۔۔ اور کان کھول کر میری بات سن۔۔ میرے ساتھ تعاون کرے گی تو تیرا ہی فائدہ ہے ورنہ اسکا نقصان بھی تُجھے ہی اٹھانا پڑے گا۔۔" اسنے ایہا کے جبڑے پر دباؤ ڈال کر کہا۔۔

"گھٹیا ذلیل۔۔ تو نے سوچا بھی کیسے میں تیرے ساتھ تعاون کروں گی۔۔" آنسوؤں کے ساتھ وہ چیخ پڑی۔۔

"تو ایسے نہیں مانے گی۔۔" اسنے اپنی شرٹ اُتار کر سائڈ پر پھینکی۔۔

"تیرے ساتھ رعایت کرتا مگر تو ہی اس لائق نہیں ہے۔۔" وہ دانت پیستا اسکے اوپر جھکا تھا۔۔ ایہا کے حواس جواب دیتے جا رہے تھے لیکن اسے ہمت سے کام لے کر اس شیطان سے خود کو محفوظ کرنا تھا۔۔ اسنے اللہ کو پکارا اور زوردار انداز میں شاہ ویز کے ٹانگوں کے درمیان لات ماری۔۔ وہ کراہتا ہوا ایک طرف لڑھکا اور ساتھ ہی اُسکے منہ سے مغلظات کا طوفان اُبلنے لگا۔۔ اسکے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ایہا ایسی کوئی حرکت کر گزرے گی۔۔

وہ اپنے ہاتھ آزاد کرنے کی کوششوں میں لگ گئی۔۔ جلد ہی اسکے ہاتھ کھل گئے۔۔ وہ دروازے کی سمت بھاگی۔۔

"تو بچ کر نہیں جا سکتی۔۔" اسے گالیاں دیتے وہ پھر اسکی سمت بڑھا۔۔

"آج تُجھے تیری اوقات بتاتا ہوں۔۔" اُسکے بالوں کو اپنی مٹھی میں جکڑے وہ غرایا۔۔ تکلیف کے باعث اسکے آنسو جاری ہو گئے۔۔ وہ دل ہی دل میں خدا سے فریاد کرنے لگی۔۔

"چھوڑ مُجھے۔۔" وہ چلائی مگر شاہ ویز اسے زبردستی گھسیٹ کر پلنگ کی طرف لے گیا اور اسے دوبارہ باندھ دیا۔۔ پھر

وہ الماری سے ایک مشروب کی بوتل نکال لایا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ پوری بوتل چڑھا گیا۔۔

"چل مجھے خوش کر۔۔" وہ منہ صاف کرتا اسکی طرف آیا۔۔ ایہا جی جان سے لرز گئی۔۔ اسے اپنی رہائی ناممکن دکھائی دینے لگی۔۔

"یااللہ مجھے یہ سزا کیوں مل رہی ہے۔۔ شاید اس لئے کہ میں نے کبھی عارفین پر اعتبار نہیں کیا۔۔ ہمیشہ اسے ہی قصوروار سمجھا۔۔ کبھی اسکی محبت کی قدر نہیں کی۔۔ یااللہ ایک موقع دے دے۔۔ اس زلت سے نجات دے دے مولا۔۔" وہ شرمندگی سے اپنا احتساب کر رہی تھی۔۔

"کوئی بات نہیں میں ہی تجھے خوش کر دیتا ہوں۔۔" خمار آلود لہجے میں کہتا وہ اس پر جھکا۔۔

"یااللہ مدد فرما۔۔" اسنے تڑپ کر فریاد کی۔۔

شاید اسکی فریاد سن لی گئی تھی کیونکہ تبھی کھٹکا ہوا اور کوئی کمرے میں داخل ہوا۔۔ شاہ ویز نے بدمزگی سے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔ سامنے ہی عارفین پورے طمطراق سے کھڑا تھا۔۔ اسکی آنکھوں سے چنگاریاں پھوٹ رہی تھیں۔۔ جو کسی بھی لمحے اسے جلا کر بھسم کر سکتی تھیں۔۔

"تو تم یہاں پہنچ گئے۔۔ کوئی بات نہیں۔۔ تمہارے سامنے ہی میں تمہاری عزت کی دھجیاں اڑاؤں گا۔۔" وہ مکروہ انداز میں ہنستے ہوئے بولا۔۔

"ذلیل تجھے تو میں ایسی موت ماروں گا کہ دنیا عبرت حاصل کرے گی۔۔" عارفین نہایت طیش میں اسکی جانب بڑھا۔۔

"خبردار جو ایک قدم بھی تم نے آگے بڑھایا۔۔" اچانک ہی شاہ ویز نے سنسنی خیز لہجے میں کہا۔۔ اسکے ہاتھ میں گن تھی جس کا رخ ایہا کی طرف تھا۔۔

"گن نیچے کر کمینے انسان۔۔" وہ چیخا۔۔

"چپ چاپ اس کرسی پر بیٹھ جاؤ ورنہ یہ گن چل پڑے گی۔۔" اسنے گن کے پوائنٹ کو ایہا کی گردن میں چبھوتے ہوئے کہا۔۔ اسکا اشارہ الماری کے قریب رکھی کرسی پر تھا۔۔

"بیٹھ رہا ہوں مگر ایہا کو کچھ نہیں ہونا چاہئے۔۔" وہ فوراً اسکی بات کی تکمیل کرنے لگا۔۔

"گڈ۔۔ اب اسی شرافت سے سامنے پڑی رسی سے خود کو باندھو اور خبر دار جو کوئی ہوشیاری کی۔۔" اسنے گن کا دباؤ بڑھاتے ہوئے کہا۔۔

"تمہارا مسئلہ میرے ساتھ ہے تم ایہا کو بیچ میں کیوں لا رہے ہو۔۔ اسے چھوڑ دو۔۔" وہ تحمل سے بولا۔۔

"چھوڑ دوں گا اتنی بھی کیا جلدی ہے۔۔ ابھی تو میں اس مال سے لطف اندوز بھی نہیں ہوا۔۔" اسنے کمینے پن سے کہتے ہوئے ایہا کے رخسار سہلائے۔۔

"خبر دار اسے ہاتھ مت لگانا۔۔" وہ چیخا۔۔

"تمہاری حالت تو پنجرے میں پھڑ پھڑاتے بے بس پرندے کی طرح ہو رہی ہے۔۔" اسنے ہنستے ہوئے کہا۔۔ تبھی بہت سارے دوڑتے قدموں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔۔ شاہ ویز ٹھٹھک گیا۔۔

"تو تم پوری پلاننگ کے ساتھ یہاں آئے تھے۔۔ اب تم بھول جاؤ کے تمہاری بیوی تمہیں زندہ سلامت ملے گی۔۔" وہ زخمی درندے کی طرح پھنکارا۔۔ اسنے ایہا کے ہاتھ کھولے اور اسے گن کی زد میں رکھتے ہوئے کھڑکی کی طرف بڑھا۔۔

"شاہ ویز میں تم سے ایک ڈیل کرتا ہوں۔۔ تم ایہا کو چھوڑ دو۔۔ میں تمہیں جیل جانے سے بچا لونگا۔۔" اسنے خود کو آزاد کرتے ہوئے کہا۔۔

"تم مجھے بچاؤ گے۔۔ جس کی وجہ سے آج میری یہ حالت ہے کہ پولیس پاگل کتے کی طرح میری بو سونگتی پھر رہی ہے۔۔" وہ استہزائیہ انداز میں بولا۔۔

"شاہ ویز تم جہاں پر بھی ہو چپ چاپ سے خود کو پولیس کے حوالے کر دو۔۔ عمارت کو چاروں اطراف سے گھیر لیا گیا ہے اس لیے بھاگنے کا کوئی فائدہ نہیں۔۔" تبھی پولیس کے سائرن سنائی دینے لگے۔۔

"نہیں چھوڑوں گا میں تمہیں۔۔" خود کو بے بس پا کر وہ بوکھلاہٹ کا شکار ہو گیا۔۔ پھر اسی بوکھلاہٹ میں وہ ایہا کو ایک جانب دھکیل کر عارفین پر پل پڑا۔۔ ادھر وہ بھی چوکنا تھا۔۔ دونوں بری طرح ایک دوسرے کو زدوکوب کرنے لگے۔۔

"ہینڈز اپ۔۔ یو آر انڈر اریست۔۔" اچانک وہاں دو تین پولیس اہلکار آ گئے۔۔ ان دونوں کو الگ کیا گیا۔۔

"لے جاؤ اس کمینے کو۔۔" عارفین منہ سے بہتا خون صاف کرتا غصے سے بولا۔۔

"تو آخر تم کامیاب ہو گئے۔۔" شاہ ویز نے عجیب سے انداز میں کہا اور پاگلوں کی طرح ہنسنے لگا۔۔ سبھی اپنی کارروائی روک کر اُسے حیرت سے دیکھنے لگے۔۔ اسی موقع کا اسنے فائدہ اٹھایا اور ایک اہلکار سے گن چھین کر ایہا کی طرف رخ کر دیا۔۔

"ایہا۔۔" عارفین چیخا۔۔

"آگے مت بڑھنا۔۔" شاہ ویز بولا اور کھڑکی کی سمت سرکنے لگا۔۔ عارفین اسکی بات کو خاطر میں لائے بغیر اسکی جانب لپکا اور ایہا کو اپنی طرف کھینچ لیا۔۔ اسی وقت فضا میں گولی چلنے کی آواز سنائی دی اور ساتھ ہی دردناک چیخیں گونج اٹھیں۔۔

****

بلآخر اُنھیں تنہائی میسر آ ہی گئی ورنہ ہر تھوڑی دیر میں کوئی نہ کوئی ملنے آ رہا تھا۔۔ ابھی بھی سب ینگ پارٹی یہاں سے اٹھ کر گئی تھی۔۔ شکر تھا گولی صرف بازو چھو کر گزر گئی تھی اس لئے ضروری ٹریٹمنٹ کے بعد وہ ہاسپٹل سے گھر آ گیا تھا۔۔ شاہ ویز کو اسکے کئے کی سزا مل گئی تھی۔۔ وہ اس وقت نیم دیوانگی کی کیفیت میں سلاخوں کے پیچھے تھا

اور اب اسکے بچنے کے کوئی چانسیس نہیں تھے۔۔ باقی کی کارروائی ہاشم نے سمبھال لی تھی۔۔ آنکھیں بند کر کے اسنے سارے واقعات کو ذہن کے پردوں پر سرسری انداز میں دوہرا کر سکون کی سانس لی اور اب وہ بڑی فرصت سے والہانہ نگاہوں سے اپنی شریک زندگی کو متلاشی نگاہوں سے دیکھنے لگا جو گلاس ڈور سے باہر ریلنگ پر ہاتھ ٹکائے نہ جانے کیا سوچ رہی تھی۔۔ وہ اپنی سوچوں میں اس قدر مگن تھی کہ اسے احساس ہی نہ ہوا کہ اب وہ دونوں ہی کمرے میں تنہا ہیں۔۔ اسے متوجہ نہ پا کر وہ خود ہی اٹھ کر اسکی طرف آ گیا۔۔

"کہاں گم ہیں مسز؟" وہ پیچھے سے اسکے گرد بازو حمائل کرتے ہوئے بولا۔۔

"ہاں۔۔ آں۔۔ کیا کہا آپ نے؟" ابیہا ایک دم سے چونکی تھی۔۔

"اُنھیں تو ہماری خبر ہی نہیں ہے

جن کے لئے محبت وفائیں

کیوں جانے نہ تو

تو میرا سکوں۔۔"

وہ ایک ترنگ میں گنگنایا۔۔

"آپ مجھ سے اتنی محبت کیوں کرتے ہیں؟" اچانک اسنے پوچھا تھا۔۔

"ہمم۔۔ ہاں یار یہ بات تو میں نے بھی کبھی سوچی ہی نہیں۔۔ میں آپ سے محبت کیوں کرتا ہوں!" وہ سوچنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بولا۔۔

"میں سچ میں جاننا چاہتی ہوں کیونکہ میں تو آپ کی بے لوث محبت کے قابل ہی نہیں۔۔ میں نے کبھی آپ پر اعتبار نہیں کیا۔۔ کبھی آپ کی محبت کی قدر نہیں کی۔۔ پھر بھی آپ کیوں مجھ سے محبت کرتے رہے؟" اسنے شرمندگی بھرے لہجے میں کہا۔۔ اسکی محبتیں عنایتیں شدت سے یاد آئی تھی کیسے وہ انکی ناقدری کیا کرتی تھی۔۔ عارفین کو

اب اسکے لہجے میں نمی کا احساس ہوا۔۔

"ادھر دیکھیں میری طرف آپ رو رہی ہیں؟" وہ اسکا رخ اپنی جانب کرتے ہوئے بولا۔۔

"اگر آپ بروقت وہاں نہ آتے تو۔۔" وہ اسکے شانے پر سر رکھے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔۔ عارفین نے اسے اپنی بانہوں کے حلقے میں لیا اور گہری سانس لیتے ہوئے اسکی پیٹھ سہلانے لگا۔۔ اسنے ایہا کو کھل کر رونے دیا۔۔ کیونکہ جس ذہنی دباؤ سے وہ گزری تھی وہ اُسکے لیے بہت تکلیف دہ تھا۔۔ یہ اسکی زندگی کا بہت بھیانک حادثہ تھا۔۔ وہ بری طرح ڈری ہوئی تھی۔۔ اسے ایہا کے ڈر کو زائل کرنا تھا۔۔

"کیسے نہ آتا۔۔ آپ میری عزت ہیں اور اپنی عزت کی حفاظت کرنا مُجھے خوب آتا ہے مگر میں اسکے لیے معذرت خواہ ہوں کہ مجھے پہنچنے میں ذرا دیر ہو گئی۔۔ ورنہ وہ خبیث آپ کا بال بھی بانکا نہیں کر سکتا تھا۔۔" وہ اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے گویا ہوا اور نرمی سے اسکے ہونٹوں کے زخم پر محبت کا مرہم رکھا۔۔ اسکے انداز میں حد درجہ محبت تھی۔۔ ایہا کے آنسو اسکی محبت پر پھر سے بن بلائے مہمان کی طرح بہتے چلے آئے۔۔ وہ سختی سے آنکھیں میچ گئی۔۔

"آپ کو مجھ سے یا میرے کسی عمل کی وجہ سے جو بھی ذہنی اذیت برداشت کرنی پڑی ہے اسکے لئے میں معافی مانگتا ہوں۔۔" اسکے آنسوؤں کو بہتے دیکھ کر اسنے کہا اور اسی محبت اور چاہ سے ان انمول موتیوں کو چنا۔۔

"نن نہیں۔۔ معافی آپ کو نہیں مُجھے مانگنی چاہئے۔۔ میں خطاوار ہوں۔۔ مُجھے میرے گناہوں کی سزا ملی ہے کیونکہ میں نے کفرانِ نعمت کی۔۔ اللہ نے بن مانگے ہی میرے نصیب میں ہیرا لکھ دیا مگر میں ہی قدر نہ کر سکی۔۔ میں آپکی محبت کے لائق ہی نہیں۔۔" اسکے ہاتھوں کو پکڑتے ہوئے شرمندگی سے اسنے سر جھکا لیا۔۔ عارفین نے اُسکے جھکے سر کو بغور دیکھا۔۔

"کس نے کہا آپ میری محبت کے لائق نہیں۔۔ آپ ہی کو تو دیکھ کر میں نے محبت کرنا سیکھا ہے۔۔ میری زندگی

میں آنے والی واحد لڑکی بھی آپ ہیں۔۔ میں زندگی میں اتنا خوش کبھی نہیں رہا جتنا آپکے ساتھ گزارے ان کچھ مہینوں میں رہا ہوں۔۔ کبھی کسی اور نے مجھے اتنا ہنستے مسکراتے نہیں دیکھا ہوگا جتنا میں آپکے ساتھ رہتے ہوئے ہوتا ہوں۔۔ آپ سے محبت کر کے میں آپ پر کوئی احسان نہیں کرتا بلکہ آپ کو میری زندگی میں شامل کر کے اللہ نے میری ذات پر احسان کیا ہے۔۔ اس لئے آئندہ یہ سب بول کر مُجھے تکلیف مت پہنچانا۔۔" بولتے بولتے اسکی سانس پھولنے لگی۔۔ وہ آنکھیں موند کر خود کو ریلیکس کرنے لگا۔۔

"آپ کو کبھی مجھ پر غُصہ کیوں نہیں آیا؟" کچھ لمحے بعد اسکی بند آنکھوں کو دیکھ کر اسنے پوچھا۔۔

"وہ اس لئے مائے ڈیئر کہ محبت کرنے والے کبھی بھی بے غرض ہو کر محبت کرتے ہیں۔۔ بغیر کسی صلے کے محبت کرتے ہیں۔۔ ہاں ایک کسک ضرور رہتی ہے کہ آپ جسے چاہتے ہیں وہ آپ سے محبت نہیں کرتا۔۔" اسنے ایبہا کا چہرہ ٹھوڑی کی مدد سے اوپر کیا اور اسکی صبیح پیشانی پر محبت کی مہر ثبت کرتے گویا ہوا۔۔

"ایسا نہیں ہے۔۔ میں بھی۔۔" وہ فوراً بولی تھی مگر درمیان میں ہی رک گئی۔۔

"کیا آپ بھی؟" اسنے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔

"کک کچھ نہیں۔۔" وہ خشک حلق تر کرتے ہوئے بولی۔۔ جتنا اسنے سوچا تھا اعتراف کرنا اتنا آسان تو ہرگز نہ تھا۔۔

"نہیں کوئی تو بات ہے جو آپ چھپا رہی ہیں۔۔" اسنے کھوجتی نگاہیں اس پر ٹکائیں۔۔

"نن نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔۔" وہ کنی کترا گئی اور اندر کی طرف بڑھنے لگی۔۔

"آج تو آپ بغیر کچھ بتائے یہاں سے جا نہیں سکتیں۔۔" اسنے جھٹکے سے اُسے اپنی اور کھینچا۔۔

"سچ میں کوئی بات نہیں۔۔" اسکی باہوں میں وہ منمنائی۔۔

"مجھ سے نظریں ملا کر بولیں۔۔" وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا۔۔

"کک کیا بولوں۔۔" اسنے اٹک کر کہا۔۔ اسکی مقناطیسی چمک والی آنکھیں اسے پزل کر رہی تھیں۔۔ اس پر متزاد اتنی قربت۔۔

"وہی جس کا اعتراف کرنے سے آپ ہچکچا رہی ہیں۔۔" وہ پر یقین لہجے میں گویا ہوا۔۔

"مم مُجھے کوئی اعتراف نہیں کرنا۔۔" اسنے صاف مکرتے ہوئے کہا۔۔

"جھوٹ بولتے ہوئے آپ بلکل بھی اچھی نہیں لگ رہیں۔۔" وہ منہ بناتے ہوئے بولا۔۔

"آپ کو کیسے پتا میں جھوٹ بول رہی ہوں؟" اسنے حیرت سے کہا۔۔

"مُجھے تو اور بھی بہت کچھ پتا ہے۔۔" وہ ذرا اکڑ کر بولا۔۔

"اور کیا پتا ہے؟" اسنے اسی حیرت سے کہا۔۔

"یہی کہ آپ مجھ سے محبت کرتی ہیں۔۔ اتنا کافی ہے یا کچھ بھی بتاؤں۔۔" وہ مسکراہٹ دبا کر سنجیدگی سے گویا ہوا۔۔

"آپ کو کس نے بتایا!" اسنے حیرت سے آنکھیں پھیلا کر کہا۔۔

"آپ نے۔۔" وہ اسی کے انداز میں بولا۔۔ تبھی اسے احساس ہوا اپنی بیوقوفی میں اسنے نادانستگی میں اعتراف کر لیا ہے۔۔ اسنے چور نظروں سے عارفین کو دیکھا جو شرارتی نظروں سے اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔ اسکا چہرہ لمحوں میں سرخ ہوا۔۔

"وہ۔۔ وہ۔۔ میں دیکھ کر آتی ہوں باہر کوئی کام تو نہیں۔۔" وہ بوکھلا کر بولتی باہر کی جانب لپکی۔۔

"آہ۔۔" تبھی عارفین اپنا زخمی ہاتھ پکڑے زمین پر بیٹھتا چلا گیا۔۔ وہ جو اس سے فرار ہو رہی تھی۔۔ اب اسکی تکلیف پر اسکی جانب دوڑی چلی آئی۔۔

"کیا ہوا آپ کو؟" اسکے پاس بیٹھتے ہوئے اسنے گھبرا کر کہا۔۔

"بہت درد ہو رہا ہے۔۔" وہ تکلیف سے آنکھیں مونڈ کر بولا۔۔

"کک کہاں ہو رہا ہے؟ ڈاکٹر کو کال کروں۔۔" اسنے آنسو روکتے ہوئے فکر مندی سے کہا۔۔ اسکی تکلیف پر آنسو پھر سے بیتاب ہونے لگے تھے۔۔

"یہاں۔۔ سینے میں اور ڈاکٹر کو رہنے دیں۔۔" وہ سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کراہ کر بولا۔۔

"سینے میں درد کیوں ہو رہا ہے۔۔ آپ۔۔ آپ کو تو ہاتھ میں لگا تھا۔۔ سینے میں تو ہارٹ کے پیشنٹ کو درد ہوتا ہے۔۔" اسنے گھبرا کر اسکے دل کے مقام پر ہاتھ رکھتے ہوئے روہانسی آواز میں کہا۔۔

"میں بھی تو ہارٹ پیشنٹ ہوں۔۔" وہ یوں بولا گویا بہت تکلیف ہو رہی ہو۔۔

"کک کیسے مطلب کب سے؟" اسنے بوکھلا کر پوچھا۔۔

"جب سے آپ کو دیکھا ہے۔۔" وہ ترنت بولا۔۔

"جب سے مُجھے دیکھ۔۔۔ آپ۔۔ آپ اتنی دیر سے مجھے بیوقوف بنا رہے ہیں۔۔ میں کتنا پریشان ہو گئی تھی اسکے باوجود بھی آپ مجھے تنگ کر رہے تھے۔۔" اسکی بات کا مفہوم سمجھتے ہی وہ غصے سے گویا ہوئی۔۔

"مُجھے بھلا آپکو بیوقوف بنانے کی کیا ضرورت ہے۔۔ آپ ماشااللہ سے خود ہی بنی بنائی ہیں۔۔ پھر میں نے تنگ تھوڑی کیا آپ کو جو سچ تھا وہی کہا۔۔" وہ اطمینان سے بولا۔۔

"آپ۔۔ آپ مُجھے بیوقوف کہہ رہے ہیں۔۔" اسنے عارفین کے بازو میں مکا جڑا۔۔

"آہ۔۔۔ کیا کر رہی ہو مسز؟" اب صیحح میں اُسے درد ہوا تھا۔۔

"میں نہیں آنے والی آپکے جھانسے میں۔۔ درد ہو یا اٹیک آئے میری بلا سے۔۔" وہ اسکے پاس سے اٹھ گئی۔۔

"آہ۔۔ اس بار سچ میں درد ہو رہا ہے۔۔ آہ۔۔" اسنے ہونٹ بھینچے ہوئے کہا۔۔ ایہانے بغور اُسے دیکھا۔۔

آہ۔۔ درد برداشت سے باہر ہو گیا ہے۔۔ پلیز ڈاکٹر کو کال کریں۔۔" شاید اسے سچ میں درد ہو رہا تھا کیونکہ اسکی

آنکھوں بھی نم ہو چکی تھیں۔۔ ایہا کا دل پگھلا۔۔ وہ لپک کر اسکے قریب بیٹھی۔۔

"آپ اندر چلیں۔۔ میں کوئی پین کلر دیتی ہوں۔۔" اُسے سہارا دے کر اٹھانے لگی۔۔

"کیسی پین کلر میری پین کلر تو میری بانہوں میں ہے۔۔" عارفین نے فوراً پینترا بدلتے ہوئے چالاکی سے اُسے اپنی گرفت میں لیا تھا۔۔ ایہا بیچاری اسکی چکنی چپڑی باتوں سے پھنس گئی تھی۔۔ اب فرار کی کوئی راہ باقی نہ تھی۔۔ اسنے آسودگی سے آنکھیں موند کر اسکے کشادہ سینے میں منہ چھپا لیا۔۔

مُجھے جو لگا میں نے وہی کہا تھا۔۔ جان کر تھوڑی جھوٹ بول رہی تھی۔۔ اس میں غلطی بھی اسی کی ہے۔۔ اُسے واضح طور پر بات کرنی چاہئے تھی۔۔ اب اسنے کہا ہی ایسے تھا کہ مُجھے غلط فہمی ہو گئی۔۔" اسنے پھر بودی سی دلیل دے کر عالیان کو ذمے دار ٹھہرایا۔۔ پچھلے ایک گھنٹے سے وہ ان دونوں کا دماغ کھا رہی تھی۔۔

"ہاں اسی نے کہا تھا میں چھکا ہوں۔۔ لاحول ولا قوۃ۔۔ زرناب تمہیں ذرا شرم نہیں آتی۔۔ ایک تو اسے سب کے سامنے شرمندہ کیا اس پر مزید تم اپنی غلطی ماننے کو تیار نہیں ہو۔۔" جویریہ اب غصے سے بولی۔۔

"کاش کہ عالیان نے واقعی تمہارا گلا گھونٹ کر مار ڈالا ہوتا تو اس وقت ہم لوگ سکون کی سانس لے رہے ہوتے۔۔" انابیہ کے لہجے میں افسوس تھا۔۔

"ہاں تم تو چاہتی یہی تھیں۔۔ کب تم لوگوں کو میری پرواہ ہے۔۔" وہ منہ بنا کر بولی۔۔

"پلیز زرناب یہ مظلومیت کا ڈھونگ رچانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ جیسے تم بیچاری پر ظلم کے پہاڑ توڑے جاتے ہیں۔۔" جویریہ نے فوراً اُسے مزید کچھ کہنے سے روک دیا۔۔

"کہاں اس عقل کی اندھی کے ساتھ دماغ کھپا رہی ہو۔۔ چلو ہمیں عارفین بھائی کے گھر جانا ہے۔۔ پہلے ہی اسکی وجہ سے کافی دیر ہو چکی ہے۔۔" مہر جو کب سے انکی باتیں سن رہی تھی اُکتا کر بولی۔۔

"تم نے مجھے عقل کی اندھی کہا۔۔" اسے گویا صدمہ پہنچا۔۔

"ہاں تو تمہارے علاوہ یہاں کوئی اور تمہیں عقل کا اندھا نظر آ رہا ہے؟" وہ الٹا اس سے پوچھنے لگی۔۔

"مطلب کیا ہے تمہارا ہاں۔۔" اُسے غُصہ آیا۔۔

"وہی جو تم سمجھنا نہیں چاہتیں کہ تم بھی عالیان کو پسند کرتی ہو مگر اعتراف کرنے میں تمہاری انا آڑے آ رہی ہے۔۔ حالانکہ تمہیں اس بات کا احساس تبھی ہو گیا تھا جب تم نے اسے انکار کیا تھا۔۔ پھر بعد میں تم نے یہ جو سارا کھڑاگ پھیلایا تھا وہ بھی اسی سلسلے کی کڑی تھا کیونکہ تم اپنی دل کی آواز کو دبانے کے لئے یہ اوٹ پٹانگ کے حیلے بہانوں کا سہارا لے رہی تھیں۔۔ تاکہ تمہارا دل مطمئن رہے مگر ہوا کیا؟ اسکے برعکس دل اور شدت سے اپنی خواہش کا اظہار کرنے لگا۔۔" وہ بولنا شروع ہوئی تو زرناب کیا وہ دونوں بھی حیرت سے اُسے دیکھے گئیں۔۔ اسنے دو منٹ میں زرناب کی ذات کا تجزیہ کر دیا تھا۔۔ اسکی بات سن کر وہ گم سم سی بیٹھی کی بیٹھی رہ گئی۔۔

"کیا مہر سچ کہہ رہی ہے؟" جویریہ نے سمبھل کر زرناب سے پوچھا۔۔ انابیہ نے بھی تصدیقی نظروں سے اُسے دیکھا۔۔ وہ کچھ بولنے کے بجائے نظریں چرا گئی۔۔

"اتنی بیوقوفی کرنے کی کیا ضرورت تھی زرناب۔۔ جب اتنی آسانی سے من چاہا ہمسفر مل رہا تھا اور تم نے اپنی بیوقوفی میں وہ چانس ہی مس کر دیا۔۔" انابیہ نے تاسف سے کہا۔۔

"میں کیسے انکار کرنے کے بعد خود جا کر اُس سے اعتراف کرتی۔۔ اس طرح تو وہ سمجھتا کہ میں اسکے لئے مری جا رہی ہوں یا اگر وہ انکار کر دیتا تو کیونکہ میں نے بھی تو یہی کیا تھا پھر میں اس سے اچھی اُمید کیوں رکھوں۔۔" وہ شکستگی سے بولی۔۔

"وہ ایسا ہرگز نا کرتا کیونکہ وہ تم سے سچی محبت کرتا ہے۔۔" جویریہ نے اُسے باور کروایا۔۔

"زرناب ابھی بھی وقت ہے اس سے معافی مانگ لو۔۔ ایک کوشش تو کر کے دیکھو انشاءاللہ تم کامیاب ہو گی۔۔" مہر نے اسکے ستے چہرے کو دیکھ کر کہا۔۔

"تم لوگوں کو دیر نہیں ہو رہی۔۔" وہ بولی تو سب نے اُسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔

"عارفین بھائی کے وہاں جانا ہے ناں تم لوگوں کو۔۔ ابھی تو وقت کی قلت کا رونا رو رہی تھیں اور اب عقل کی اندھی کے ساتھ سب بھولے بھالے بیٹھی ہو۔۔" وہ اپنے انداز میں تھوڑی بشاشت لاتے ہوئے بولی۔۔ وہ تینوں اسکے موزوں بدلنے پر اُسے دیکھ کر رہ گئیں۔۔ پھر اُسے اصرار کئے بنا ہی وہ تینوں کمرے سے نکل گئیں۔۔ پیچھے وہ اپنے ہاتھ کی لکیروں میں کچھ کھوجنے لگی۔۔ عالیان۔۔ دل سے بے اختیار صدا نکلی تھی۔۔ اسنے گھبرا کر دل پر ہاتھ رکھ کر گویا دل کو ڈپٹا۔۔

"یار کیوں پریشان کر رہا ہے۔۔ الریڈی اتنی چھٹیاں ہو چکی ہیں۔۔ کافی کام پینڈنگ ہو گیا ہے اور تُجھے ہری ہری سوجھ رہی ہے۔۔" اسنے اسائمنٹ سے نظر ہٹائے بغیر کہا۔۔

"تُجھے لگتا ہے تو ہی اکیلا پریشان ہے۔۔ مُجھے دیکھ نہ کھانے کے بعد بھوک لگتی ہے نہ سونے کے بعد نیند آتی ہے نہ۔۔" وہ خود کو پوری طرح مظلوم ثابت کرنے کی کوشش کر رہا تھا جب عالم نے درمیان ہی میں اسکی بات اُچک لی۔۔

"نہ پینے کے بعد پیاس لگتی ہے اور کوئی پریشانی ہے تو وہ بھی بتا دے۔۔" اسنے اسائمنٹ سائڈ میں رکھتے ہوئے طنزیہ انداز میں بولا کیونکہ اسکی موجودگی میں وہ ایک بھی اسائمنٹ چیک نہ کر پاتا۔۔

"ہاں یہ ہوئی نہ بات۔۔ تو ان سب پریشانیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے اسکا ایک حل نکالا ہے۔۔" وہ مکمل توجہ پانے پر خوش ہوتے ہوئے بولا۔۔

"جب حل نکال لیا ہے تو میرے کان کیوں چبا رہا ہے۔۔" اسنے دانت پیسے۔۔

"کیونکہ وہ حل تیرے پاس ہی ہے۔۔" وہ دانت نکوس کر بولا۔۔

"کیوں تجھے میرے پاس کوئی عمرو عیال کی زنبیل نظر آ رہی ہے۔۔ جس سے میں تجھے ایسا فارمولا دوں گا کہ تجھے کھانے پینے سونے کے بعد بھوک پیاس نیند سب آنے لگے گی۔۔" اسنے نہایت سنجیدگی سے کہا۔۔

"یار تو سمجھ نہیں رہا۔۔" وہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولا۔۔

"تو نہیں سمجھ رہا۔۔ یہ دیکھ بھائی میرے جڑے ہوئے ہاتھ۔۔ اللہ داواسطہ چھوڑ دے میرا پیچھا۔۔ مُجھے تین سو اسائمنٹ کی کاپیز چیک کرنا ہے۔۔ جو تیری موجودگی میں ناممکن ہے۔۔" تنگ آکر اسنے منت بھرے لہجے میں کہا۔۔

"تو بس میرا مسئلہ حل کر دے پھر میں چلا جاؤں گا یہاں سے۔۔" جواباً وہ بھی منتی انداز اختیار کر چکا تھا۔۔

"جلدی سے اپنا مسئلہ پھوٹ اور دو منٹ میں نکل یہاں سے۔۔" اسنے دانش کو ایک موقع دیا۔۔

"تو ہی تو میرا یار ہے جو میرے دل کی بات سمجھتا ہے۔۔" وہ خوشامدی لہجے میں بولا۔۔

"تو سیدھے کام کی بات کر مکھن مت لگا۔۔" اسنے تحمل سے کہا۔۔

"یار بتایا تو نیند بھوک پیاس سب اڑ گئی ہے۔۔" وہ سر کھجاتے ہوئے بولا۔۔

"تو کسی ڈاکٹر سے کنسلٹ کر میرا وقت کیوں برباد کر رہا ہے۔۔" اسنے جھلا کر کہا۔۔

"تو ایک نمبر کا واہیات انسان کب سے سمجھا رہا ہوں مُجھے شادی کرنی ہے مگر تیری کند ذہن کھوپڑی میں میری بات سما ہی نہیں رہی ہے۔۔ بھلا میں خود سے منہ پھاڑ کر بولتے اچھا لگوں گا کہ میری شادی کروا دے۔۔" وہ آخر کار جھنجھلا کر بولا تھا۔۔

"تو کب سے شادی کرنے کے لیے میرا دماغ خراب کر رہا تھا۔۔ گدھے کمینے نکل یہاں سے اپنی فضولیات سمیت۔۔ بلاوجہ میرا قیمتی وقت برباد کر دیا۔۔" اسنے غصے سے دانش کو آفس سے باہر دھکیلا اور ساتھ ہی دروازہ بند کر دیا۔۔ باہر وہ حیرت زدہ سے اسٹوڈنٹ کے درمیان کھڑا سوچ رہا تھا اب کونسا طریقہ استعمال کیا جائے۔۔

اندر عالم نے خود کو پر سکون کیا پھر اسکے ہاتھوں نے مانوس سا نمبر ڈائل کرنا شروع کیا۔۔

"ایمی تم اپنے مجنوں کو سمجھالو۔۔" کال ریسیو ہوتے ہی وہ شروع ہو گیا تھا۔۔ اُدھر سے ایمی بھی دفاع کے سارے ہتھیاروں سے لیس میدان میں اتر آئی تھی۔۔

"مینشن ناٹ۔۔ تمہارا کام ہو گیا ہے۔۔" وہ اسکا کندھا تھپتھپا کر بولی تھی۔۔ اسکے تسلی دینے پر وہ بھی کھل کر مسکرا دیا۔۔

"تیر بلکل نشانے پر لگا ہے۔۔ مجُھے حیرت ہے تمہیں اسکا اندازہ کیسے ہوا؟" مہر نے حیرانگی کا مظاہرہ کیا۔۔

"یہ تو دل کا معاملہ ہے۔۔ اس میں اندازہ نہیں یقین ہوتا ہے۔۔" اسنے دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔ مہر نے اسکے یقین پر متاثرانا نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔

"یہ تم دونوں کے بیچ کونسی خُفیہ میٹینگ ہو رہی ہے۔۔" اُن دونوں کو ایک کونے میں الگ تھلگ دیکھ کر انابیہ بھی ادھر آگئی۔۔ جویریہ بھی ساتھ تھی۔۔

"وقت آنے پر پتا چل جائے گا۔۔ ابھی تو بس اس "وقت" کا انتظار ہی کیا جا سکتا ہے۔۔" مہر نے عالیان کو آنکھ مارتے ہوئے کہا تو وہ طمانیت سے مسکرا دیا۔۔

"یہ فاؤل ہے۔۔ ہمیں ابھی جاننا ہے۔۔" جویریہ انہیں گھورتے ہوئے بولی۔۔

"ٹھیک ہے مگر پہلے تم میرے ایک سوال کا جواب دو۔۔ یہ بلال ہر اس جگہ کیسے پہنچ جاتا ہے جہاں تم ہوتی ہو؟" وہ شرارتی نگاہوں سے جویریہ کو دیکھ کر بولا۔۔

"یہ۔۔ یہ کیسا سوال ہے۔۔" اسنے سٹپٹا کر کہا۔۔

"عام سا سوال ہے۔۔ بھئی جواب دو۔۔" انابیہ نے بھی آنکھیں مٹکائیں۔۔

"اب ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے۔۔ تم لوگ تو خوامخواہ مبالغہ آرائی سے کام لے رہے ہو۔۔ پھر میں نے کونسا اسے آنے جانے کا اسکیڈول دیا ہوا ہے جو وہ ہر جگہ پہنچ جائے۔۔" وہ قدرے برامان کر بولی۔۔

"اگر ایسا ہی ہے تو پھر لگ گئی شرط۔۔" انابیہ نے کہا۔۔

"اب یہ شرط کس بات پر لگاؤں۔۔" اسنے بھؤویں اُچکایں۔۔

"یہی کہ بلال ہر اُس جگہ نہیں ہوتا جہاں تم ہوتی ہو۔۔ اگر یہ حقیقت ہے تو میں جیتی ورنہ تم۔۔" انابیہ نے شرط بتائی۔۔

"کیا اوٹ پٹانگ کی باتوں سے بیچاری کو پریشان کر رہے ہو تم لوگ۔۔" ایہا اسکی مدد کو آئی۔۔

"ایہا آپی آپ رہنے دیں۔۔ مُجھے منظور ہے اسکی شرط۔۔ لیکن یاد رکھنا اگر تم شرط ہاری تو تمہیں میریٹ کا بل پے کرنا ہوگا اور اگر میں ہاری تو میں دوں گی۔۔ بولو منظور ہے۔۔" وہ جوش سے بولی۔۔

"بالکل منظور ہے مگر تم مکرنا مت۔۔" انابیہ نے فوراً کہا۔۔

"میں کیوں مکروں گی۔۔ پھر مُجھے اپنی جیت کا پورا یقین ہے۔۔" وہ وثوق سے بولی۔۔

"عالیان میری جان کہاں ہے تو۔۔ تُجھے دیکھنے کو میری آنکھیں ترس گئیں۔۔ اب آ بھی جا سامنے۔۔ تو نظر نہیں آ رہا تو آنکھوں میں نور نہیں رہا۔۔" اس آواز پر سب نے بے ساختہ جویریہ کو دیکھا پھر انکے منہ سے ہنسی کا فوارہ اُبل پڑا۔۔ جویریہ کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔

"میری آنکھوں کے نور دل کے سکون جگر کے ٹکڑے کہاں ہے تو؟" وہ الٹی سیدھی ہانکتا لاؤنج میں داخل ہوا تبھی اسکی نظریں سب پر پڑی۔۔ ان میں جویریہ کو موجود دیکھ کر اسے خوشگوار حیرت ہوئی۔۔

"اوہ آج تو یہاں بڑے بڑے لوگ آئے ہوئے ہیں۔۔" مخاطب تو وہ سب سے تھا مگر نگاہیں جویریہ پر ٹکی ہوئی تھیں۔۔

"جی ہم نے سوچا چھوٹے لوگوں کو بھی شرف قبولیت بخشتے رہنا چاہیے۔۔" مہر نے ہنسی پر قابو پاتے ہوئے کہا۔۔

"بلال یار تو بڑے موقع سے آیا ہے۔۔" عالیان ہنسی روک کر بولا۔۔

"لگ تو مجھے بھی یہی رہا ہے مگر تم لوگ ہنس کیوں رہے ہو؟" اسنے پوچھا مگر نگاہیں ابھی بھی جویریہ پر ہی تھیں۔۔

وہ اسے کافی دنوں بعد دیکھ رہا تھا۔۔

" جسے گھور رہا ہے اسی سے پوچھ لے۔۔" عالیان نے جویریہ کو دیکھتے ہوئے مسکراہٹ دبائی۔۔ جسکا چہرہ بری طرح سرخ ہو گیا تھا۔۔

"یار عالی یہ بلش کر رہی ہے کہ مُجھے ہی مغالطہ ہو رہا ہے۔۔" بلال نے اسکے کان میں سرگوشی کی۔۔

"تجھے کیوں مغالطہ ہونے لگا۔۔ میرا یار ہے ہی اتنا سوہنا کہ لڑکیاں اسے دیکھ کر لال پیلی ہوا کریں۔۔" اسنے دل پر ماؤنٹ ایورسٹ رکھ کر کہا۔۔

"اچھا اس سے پہلے تو کبھی نہیں بتایا تو نے؟" وہ مشکوک ہوا۔۔

"پہلی تھوڑی تو اتنا سوہنا تھا وہ تو دھیرے دھیرے میری ہینڈسم سی سنگت کا اثر ہوا ہے تجھ پر۔۔" اسنے کریڈٹ خود لیا۔۔

"یہ تم دونوں میں کیا کھسر پھسر چل رہی ہے؟" ایبہا نے اُنھیں گھورا۔۔

"کچھ خاص نہیں بھابھی۔۔ یہ بس یقین کرنا چاہ رہا تھا جویریہ اسے ہی دیکھ کر اتنی سرخی مائل ہو رہی ہے یا کوئی اور وجہ ہے۔۔ میں نے اسے یقین دلا یا دیا ہے۔۔ اس میں اتنا گٹس ہے کہ لڑکیاں لال پیلی ہو جائیں۔۔" اسنے نہایت سنجیدگی سے کہا تو جہاں جویریہ کی سرخی میں اضافہ ہوا وہیں بلال نے اسکے شانے پر مکا جڑا۔۔

"جویریہ ڈیئر شرط کے بارے میں کیا خیال ہے۔۔" انابیہ نے دل جلانے والی مسکراہٹ سمیت کہا۔۔

"ٹھوس لینا جو چاہیے۔۔" وہ غصے سے بولی۔۔

"کونسی شرط مُجھے بھی توپتا چلے۔۔" بلال نے پوچھاتووہ کھا جانے والی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی۔۔

"یہ تم کوئی جاسوس لگے ہومیرے جو میری ہر باتیں جاننا ضروری ہے۔۔ تمہیں کس عقل مند نے مشورہ دیا تھا یہاں آنے کا۔۔ آج ہی آنا ضروری تھا کسی اور دن نہیں آسکتے تھے۔۔" وہ بھڑک ہی توگئی تھی۔۔

"میں نے کیا کیا ہے۔۔ میں توصرف۔۔" اسکے انداز پر بلال توگڑبڑا گیا۔۔

"آج تو مُجھے بتا ہی دو۔۔ تم اسٹاکر ہو جو میں جہاں جاتی ہوں وہیں پہنچ جاتے ہو۔۔" وہ نہایت سنجیدگی سے پوچھنے لگی۔۔

"نہیں میں توسیدھا سادہ عاشق ہوں۔۔ جو جہاں دل کہتا ہے پہنچ جاتا ہوں۔۔" اب وہ شوخی سے اسے آنکھ مارتے ہوئے بولا۔۔

"تم تم۔۔۔" سب کی موجودگی میں اسکی حرکت پر وہ سٹپٹا گئی۔۔

"ہاں ڈیئر میں۔۔ آگے بھی تو بولو میرے کان ترس گئے ہیں کچھ اچھا سننے کے لیے۔۔" وہ اُسے زچ کر رہا تھا۔۔

"بلال۔۔" جویریہ تنگ آکر بولی۔۔

"فرمائیں جان بلال۔۔" وہ مسلسل اسے پریشان کر رہا تھا۔ سب دبی دبی مسکراہٹ لئے انکی نوک جھوک سن رہے تھے۔۔

"جان کے بچے اپنا منہ بند رکھو ورنہ تمہاری خیر نہیں۔۔" اسنے دھمکی دی۔۔

"کہاں ڈیئر ابھی توشادی بھی نہیں ہوئی اور تم بچوں کو چپ کرا رہی ہوں۔۔" وہ مسکراہٹ دبا کر سنجیدگی سے بولا۔۔ وہ حیرت سے منہ کھولے اسکے بے باک جملے سے اس بار حقیقتاً بلش ہوئی۔۔ بلال نے مسکراتی نگاہوں سے اُسے دیکھا۔۔ پھر اسکی بے باک نگاہوں اور سب کی معنی خیز "اوہ" سے وہ جھینپ کر وہاں سے فوراًواک آؤٹ کر گئی۔۔

"میرے خیال سے اللہ نے آپکو بھی دو عدد ہاتھوں سے نوازا ہے۔۔" وہ منہ بنا کر بولی۔۔

"ہاں مگر ایک عدد پیاری سی بیوی سے بھی تو نوازا ہے سو میں ہاتھوں کے بجائے بیوی سے استفادہ حاصل کروں گا۔۔" اسنے ترنت کہا۔۔

"آپکو بلکل شرم نہیں آتی بچوں جیسی حرکتیں کرتے ہوئے۔۔" وہ دانت پیس کر بولی۔۔

اسنے فوراً نفی میں سر ہلایا۔۔ وہ بھنا کر رہ گئی۔۔

"میں ایویں ہی آپکو شریف اور سوبر انسان سمجھتی تھی مگر آپ نے ثابت کر دیا یہ میری غلط فہمی تھی۔۔" اسنے سوپ کا باؤل اٹھایا۔۔ اُسے پتا تھا وہ اپنی منوا کر رہے گا۔۔ اس ایک ہفتے میں عارفین نے اسے جتنی محبت دی تھی اتنا ہی ستایا بھی تھا۔۔

"اب میں نے کونسی ایسی حرکت کر دی جس سے آپ میری شرافت کو مشکوک ٹھہرا رہی ہیں۔۔" وہ سوپ سے لطف اندوز ہوتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔

"آپ کی حرکتوں کی تو لسٹ تیار کر سکتی ہوں میں۔۔ کبھی شرٹ نہیں پہن پاتے تو کبھی کھانا نہیں کھا سکتے۔۔ اتنا سا زخم تھا وہ بھی اب مندمل ہو چکا ہے مگر آپ بچوں کی طرح عاجز کئے رکھتے ہیں۔۔" اسنے خفگی سے جواب دیا۔۔

"آپ مجھ اکیلے سے اتنا عاجز رہتی ہیں۔۔ مجھے تو چنّو منّو گڑیا کا مستقبل خطرے میں نظر آرہا ہے۔۔ انکا تو اللہ ہی حافظ ہے۔۔ مُجھے تو ابھی سے انکی فکر ہو رہی ہے۔۔" وہ تفکر آمیز لہجے میں بولا۔۔

"اب یہ چنّو منو گڑیا کہاں سے آگئے بیچ میں؟" اسنے زچ ہو کر کہا۔۔

"بیچارے ابھی آئے کہاں ہیں۔۔ آپ آنے دیں تو نہ۔۔" وہ تاسف سے بولا۔۔

"ہیں! کون ہیں یہ تینوں اور میں نے کب کسی کے آنے جانے پر پابندی لگائی ہے۔۔ جب دل چاہے آئے میں نے

تھوڑی منع کیا ہے۔۔" اسنے نا سمجھی سے کہا۔۔

"ہائے! آپ نہیں جانتی انہیں؟" وہ صدمے سے چور لہجے میں بولا۔۔

"نہیں۔۔" اسکے انداز پر وہ الجھن کا شکار ہوتی نفی میں سر ہلا گئی۔۔

"خیر بتا دیتا ہوں۔۔ یہ ہمارے پیارے پیارے بچے ہیں۔۔" وہ گہری سانس لیتے ہوئے بولا۔۔

"ہمارے بچے۔۔۔ یہ کب ہوئے؟" اسنے حیرانگی سے دریافت کیا۔۔

"وہ معصوم تو آسمان پر بیٹھے آس بھری نظروں سے اپنے اماں ابا کو دیکھ رہے ہیں کہ کب ہم اُنھیں دنیا میں لائیں۔۔ مگر یہاں تو انکی اماں کو کوئی فکر ہی نہیں ہے۔۔ بیچارہ ابا اکیلے کیا کر سکتا ہے۔۔" وہ افسوس سے بولا۔۔ اسکی بات سمجھتے ہی اسکا چہرہ تیزی سے سرخ ہوا تھا۔۔

"آ۔۔ آپ نہایت بے شرم انسان ہیں۔۔" جھینپ کر کہتے ہوئے وہ اسکے سامنے سے ہٹنے لگی۔۔

"میں بے شرم ہی بھلا شرمانے کے لئے آپ ہی کافی ہیں۔۔" اسنے ایہا کی کلائی پکڑ کر جھٹکے سے اپنی سمت کھینچا۔۔ وہ سیدھی اسکے کشادہ سینے سے آلگی۔۔ اس اُفتاد پر وہ ہڑبڑا کر رہ گئی۔۔

"یہ۔۔ یہ ک۔۔ کیا کر رہے ہیں آپ؟" اُسے اپنی جانب جھکتا دیکھ کر وہ بوکھلائی۔۔

"ششش۔۔" اسکے لبوں پر انگلی رکھ وہ اُسے خاموش کرا گیا۔۔ ایہا نے اپنی لرزتی پلکیں اٹھا کر اُسے دیکھا۔۔ وہ آنکھوں میں انوکھے جذبات لئے اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔ اسنے فوراً ہی اپنی بوجھل پلکیں جھکائی تھیں۔۔ رخسار اسکی سانسوں کی تپشِ سے دہکنے لگے تھے۔۔ وہ اسکی کمر پر اپنے بازو حمائل کرتا اُسے خود سے مزید قریب کر گیا۔۔ اسکی قربت پر وہ موم کی مانند پگھلنے لگی۔۔ وہ اس پر اپنی محبت کے نئے درواں کرتا چلا گیا۔۔ ایہا نے خود سپردگی کے عالم میں اسکے سینے میں منہ چھپا لیا۔۔ کھڑکی سے جھانکتا چاند بھی انکی محبت پر مسکرایا۔۔ رات قطرہ قطرہ بہنے لگی۔۔

"کیا ہوا آج آپ بہت تھکے ہوئے لگ رہے ہیں؟" اُسے چائے کا کپ تھماتے ہوئے وہ بولی۔۔

"ہاں۔۔ بہت چھٹیاں ہو گئیں تو کام کا لوڈ زیادہ ہو گیا۔۔ اس پر اس دانش کے بچے نے پریشان کر کے رکھ دیا۔۔" اسنے چائے کا سپ لیتے ہوئے جواب دیا۔۔

"کیوں کیا ہوا؟" وہ پوچھنے لگی۔۔

تبھی عالم کا سیل رنگ کرنے لگا۔۔ اشارہ نے کوفت سے موبائل کو دیکھا۔۔ کالر نیم دیکھ کر تو اسکا حلق تک کڑوا ہو گیا۔۔

"ہاں۔۔ ہیلو! ایمی۔۔ اب کیا مسئلہ ہو گیا؟" عالم نے کال ریسیو کی۔۔ اسکے منہ سے ایمن کا نام سن کر اشارہ کے تن بدن میں آگ ہی تو لگ گئی۔۔ جب بھی وہ عالم کے ساتھ ہوتی اسکا کال ضرور آتا گویا اس سے بات کیے بغیر اسکا کھانا ہضم نہیں ہوتا تھا۔۔ یہ لڑکی شادی سے پہلے سے اسکی زندگی میں آسیب بن کر داخل ہوئی تھی اور ابھی بھی اسکا پیچھا نہیں چھوڑ رہی تھی۔۔ اسنے سوچ لیا تھا آج یہ مسئلہ وہ کلیئر کر کے رہے گی جو اسکے دل میں پھانس کی طرح چبھا ہوا تھا۔۔ بات آر پار ہو تو وہ بھی سکون سے رہے۔۔ تھوڑی دیر بات کرنے کے بعد اسنے کال کاٹ دی۔۔

"یہ ایمی کے پاس کوئی اور کام نہیں ہوتا جو وہ منہ اٹھائے کسی بھی وقت آپ کو کال کر لیتی ہے۔۔ یہ بھی نہیں سوچتی اگلا بندہ مصروف بھی ہو سکتا ہے۔۔" اشارہ نے ذرا چبھتے ہوئے انداز میں کہا۔۔

"ارے تم ناراض کیوں ہوتی ہو۔۔ اب اُسے منع کر دوں گا کہ جب تمہارے ساتھ ہوؤں تو کال نہ کیا کرے۔۔ اب خوش۔۔" وہ اُسے شانے سے پکڑ کر خود سے قریب کرتے ہوئے بولا۔۔

"نہیں اُسے کال کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔۔ پتا نہیں آپکے پیچھے ہی کیوں پڑی رہتی ہے اور آپ بھی تو اُسے منع نہیں کرتے۔۔" وہ مطمئن نہیں ہوئی تھی۔۔

"تمہیں اس سے مسئلہ کیا ہے؟" عالم اب ذرا سنجیدہ ہوا۔۔

"مُجھے اس سے مسئلہ نہیں مسائل ہیں۔۔ مجھے اُسکا آپکے ساتھ بے تکلف ہونا نہیں پسند۔۔ مُجھے آپکا اس سے بات کرنا پسند نہیں۔۔ غرض یہ کہ آپ اس سے قطع تعلق کرلیں تو بہتر ہے۔۔" اسنے اپنی ناپسندیدگی کی توجہہ بتائی۔

"تم مجھ پر شک کر رہی ہو اسکے حوالے سے؟" اُسے خود سے دور کرتا وہ سرد لہجے میں بولا۔۔

"میں آپ کو نہیں کہہ رہی ہوں مگر اُسے خود سوچنا چاہئے۔۔ وہ لڑکی ہے اُسے خیال کرنا چاہیے تھا۔۔" وہ اسکے سرد انداز پر سمبھل کر بولی۔۔

"تم بات کیوں گھما رہی ہو۔۔ سیدھے سیدھے کیوں نہیں کہتیں تم ہمارے ریلیشن شپ کو شک کی نظروں سے دیکھتی ہو۔۔ مجھے تم سے یہ اُمید نہیں تھی۔۔" کٹیلے انداز میں کہتے ہوئے آخر میں وہ تاسف سے بولا۔۔ اُسے اشارہ کی ذہنیت پر افسوس ہوا تھا۔۔

"اتنی بے تکلفی دیکھ کر کسی کو بھی شک ہو سکتا ہے۔۔ پھر میں بھی اسی دنیا میں رہتی ہوں۔۔ جہاں لڑکا لڑکی کے درمیان اتنی دوستی مشکوک سمجھی جاتی ہے۔۔ مجھے بھی سب نظر آتا ہے وہ کیسے آپ پر ڈورے ڈال۔۔۔" اب وہ کھل کر بولی تھی جب عالم نے سختی سے اسکی بات کاٹی۔۔

"جسٹ شٹ اپ اشارہ۔۔ ایک لفظ مزید مت کہنا ورنہ میں کچھ کر بیٹھوں گا۔۔" وہ غصے سے دھاڑا۔۔

اسے انتہائی غصے میں دیکھ کر وہ سہمی۔۔ اُسے عالم سے اتنے شدید ردعمل کی اُمید نہیں تھی۔۔ اُسکی آنکھیں مارے طیش کے سرخ ہوگئی تھیں۔۔ ضبط سے اسنے مٹھیاں بھینچ لیں۔۔

"آج مُجھے اپنی پسند پر افسوس ہو رہا ہے۔۔ جس پر تم بہتان باندھ رہی وہ مجھے اپنا بھائی سمجھتی ہے۔۔ میرے لئے بھی وہ روشنی سے کم نہیں ہے۔۔ اینڈ یو نو اباوٹ دیٹ شی از الریڈی انگیجیڈ ود دانش۔۔ تم نہیں جانتی وہ مُجھے کس حال میں ملی تھی۔۔ مگر میں یہ سب تمہیں کیوں بتا رہا ہوں۔۔ جو ہمارے تعلق کو شک کی پٹی باندھے دیکھتی تھی۔۔" وہ تاسف سے کہتا اُس پر نگاہیں ڈالے بغیر کمرے سے نکل گیا۔۔ اشارہ کو اب اپنی غلطی کا احساس ہو رہا

تھا۔۔ اپنی تنگ ذہنیت کے باعث اسنے عالم کو ناراض کر دیا تھا جو اب مشکل سے ہی راضی ہوتا۔۔ وہ زمین پر بیٹھی آنسو بہاتی رہ گئی۔۔

بالآخر دانش کی کوششیں کامیاب ٹھہریں۔۔ اسنے عالم کو اس طرح زچ کیا کہ وہ بیچارہ اسکی بات ماننے پر مجبور ہو گیا۔۔ اپنے اس مشن میں دانش نے رضوان کو بھی اپنے ساتھ شامل کر لیا تھا۔۔ دونوں نے مل کر اس بری طرح اُسے عاجز کیا کہ وہ انکی کورٹ میرج تک کے لئے راضی ہو گیا مگر یہاں اُنھوں نے تھوڑے صبر کا مظاہرہ کیا اور ساری رسم ورواج کے ساتھ شادی پر زور دیا۔۔ اب انکی شادی کی تیاریاں عروج پر تھیں۔۔ پہلے رضوان کی شادی تھی اسکے ایک ہفتے بعد دانش کی۔۔ لڑکیوں کی وہی شاپنگز اور مارکیٹ کے چکر شروع ہو گئے تھے۔۔ جس میں بے چارے لڑکے گھن چکر بنتے۔۔ پہلے پہل تو کبھی ایہا اُنھیں لینے آتی کبھی اشارہ تو کبھی یہ چاروں خود انکے پاس جاتیں اور گھنٹوں شاپنگ کرتی جس میں ایک عدد ڈرائیور پیستا جو عالم یا ولید ہوتے مگر پھر ان دونوں نے ایک ترکیب لڑائی اور باری باری یہ ذمّہ داری تمام لڑکوں میں بانٹ دی۔۔ وہ کیوں اکیلے پستے اس سزا کے سبھی برابر کے حقدار تھے۔۔ جس میں کبھی عالیان کی شامت آتی کبھی بلال کی تو کبھی عباد کی۔۔ رضوان تو بخوشی تیار تھا مگر اسے کسی نے لفٹ نہیں کروایا یہ کہہ کر کہ شادی کے دن شکل پر پھٹکار برسے گی۔۔ وہ بے چارہ دل مسوس کر رہ گیا۔۔

" چلو یار جلدی کرو آج ہمیں برائیڈل ڈریس کی ڈیزائین سیلیکٹ کرنی ہے۔۔ " روشنی اشارہ کے بیڈروم میں داخل ہوتے ہوئے بولی۔۔ جہاں وہ کسی سے فون پر گفتگو میں مصروف تھی۔۔ اسے ہاتھ سے رکنے کا اشارہ کیا۔۔

" ارے بالکل بے فکر رہو۔۔ " اسنے مقابل کو تسلی دی۔۔

" نہیں بھئی ایسا نہیں ہو گا۔۔ پریشان مت ہو۔۔ تم مجھ پر ڈال کر چھوڑ دو۔۔ آگے میں سمبھال لوں گی۔۔ " وہ دوسری طرف کی شخصیت کو اطمینان دلانے لگی۔۔

"کون ہے؟" روشنی نے سرگوشی کی۔۔

"اچھا فون تو رکھو اب۔۔ ہاں ہاں بالکل۔۔" اسنے ہنستے ہوئے فون رکھا۔۔

"یہ کس سے باتیں کرتے ہوئے تمہاری باچھیں چری جا رہی تھیں؟" وہ گھورتے ہوئے بولی۔۔

"تمہیں اس سے کیا۔۔ ہے کوئی جاننے والا۔۔" اسنے مسکراہٹ دبا کر کہا۔۔

"اس سے پہلے تو ایسا کوئی جاننے والا نہیں تھا اب راتوں رات کہاں سے پیدا ہو گیا۔۔" وہ بال کی کھال نکالنے کو تیار بیٹھی تھی۔۔

"کیا فضول باتیں لے کر بیٹھ گئی ہو۔۔ جلدی چلو ڈیزائنر کو ٹائم دیا ہے۔۔ لیٹ ہو گئے تو گیا تمہارا برائیڈل ڈریس بیٹھنا پھر بھنگن بن کر اسٹیج میں۔۔" اشارہ نے اپنی بات سے اسکا دھیان ہٹایا۔۔

"اللہ نہ کرے۔۔ لعنت ہو تمہاری زبان پر۔۔ کبھی ڈھنگ کی بات نہ نکالنا اپنے گنہگار منہ سے۔۔ لعنتی۔۔" وہ دہل کر بولی۔۔

"کیا کروں سنگت کا اثر ہے۔۔" اسنے بیچارگی سے کہا۔۔

"کیا مطلب میرے بھائی لعنتی ہیں؟" وہ کڑے تیوروں سے بولی۔۔

"اوہ محترمہ زیادہ جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں اپنے شوہر کی نہیں۔۔ تمہاری بات کر رہی ہوں۔۔" اسنے فوراً ہی اسکا جوش ٹھنڈا کیا۔۔ عالم کے ذکر پر اسکے دل میں ہوک سی اٹھی۔۔ اس دن کے بعد سے وہ اس سے بات تو دور اُسکی طرف دیکھتا بھی نہیں تھا۔۔ اسنے کافی کوشش کی اُسکی ناراضگی دور کرنے کی مگر وہ پتھر کی طرح بے حس ہو گیا تھا۔۔

"اوہ میں سمجھی تم بھائی کو بول رہی ہے۔۔" وہ گہری سانس لیتے ہوئے بولی۔۔ اُسکی بات پر وہ اپنی سوچوں سے باہر آئی اور پورچ کی طرف چل پڑی۔۔

"تمہارے ہوتے ہوئے میں کیوں اپنے سر تاج کو لعنتی بولوں گی۔۔" اسنے خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہا۔۔

"ایک منٹ ایک منٹ۔۔یعنی تم نے مجھے لعنتی کہا ہے۔۔" وہ جیسے اسکی بات اب سمجھی تھی۔۔

"ہاں اس میں کوئی دورائے نہیں۔۔" اسنے سکون سے کہا اور کار کا فرنٹ ڈور اوپن کیا۔۔

"تمہیں ذرا شرم نہیں آتی اپنی معصوم سی نند کو لعنتی کہتے ہوئے۔۔" وہ تیکھے چتون سمیت بولی۔۔

"میری معصوم سی نند صاحبہ ابھی شرمانے کے دن تمہارے ہیں۔۔" اسنے روشنی کو فرنٹ سیٹ پر دھکیل کر ڈور بند کیا۔۔ پھر اسکے کچھ سمجھنے اور سنبھلنے سے پہلے ہی کار اپنی رفتار پکڑ چکی تھی۔۔اسنے گھبرا کر ڈرائیور کو دیکھا۔۔

"السلام علیکم۔۔ کیا حال ہیں معصوم صاحبہ کے؟" اسٹیرنگ وھیل تھامے وہ شرارتی انداز میں پوچھ رہا تھا گویا وہ ساری باتیں سن چکا تھا۔۔

"آ آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟" حیرت کی زیادتی سے اس سے سلام کا جواب بھی نہ دیا گیا۔۔

"ڈیٹ پر جا رہا ہوں۔۔" اسنے جواب دیا۔۔

"ڈیٹ۔۔کیا مطلب۔۔" وہ الجھن کا شکار ہوئی۔۔

"یار اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ ڈیٹ پر جا رہا ہوں۔۔" اسنے پھر وہی جواب دیا مگر بوکھلا کر رہ گیا۔۔

"آپ کی کوئی گرل فرینڈ بھی ہے۔۔مُجھے پہلے کیوں نہیں بتایا۔۔اچھا ہوا میں بھی ساتھ ہوں دیکھتی ہوں کیسے وہ چڑیل آپ کے ساتھ ڈیٹنگ کرتی ہے۔۔ آپ کے سامنے ہی گلا گھونٹ کر مار دوں گی کہ آئندہ کسی گرل فرینڈ کیا اسکا تصور بھی پاس نہ پھٹکے۔۔" وہ اسکا کالر جھپٹ کر اسے دھمکا رہی تھی۔۔

"ارے ارے رے۔۔ کیا کر رہی ہو؟ چھوڑو نہیں تو دونوں کنوارے ہی مریں گے۔۔" اسنے ایک ہاتھ سے اپنا کالر چھڑانے کی کوشش کی اور دوسرے سے اسٹیرنگ سمبھالا۔۔

"مرتے ہیں تو مرے میری بلا سے مگر آپکی ہمت کیسے ہوئی میری موجودگی میں گرل فرینڈ بنانے کی۔۔" وہ ہنوز

پچھلی پوزیشن میں تھی۔۔

"اوہ میڈم میں نے کوئی گرل فرینڈ نہیں بنائی میں تمہیں کہہ رہا تھا۔۔اب برائے مہربانی کالر چھوڑو نہیں تو میں اسٹیرنگ چھوڑ رہا ہوں۔۔پھر چاہے میری بلا سے ایکسیڈنٹ ہو۔۔" اسنے روشنی کے انداز میں جواب دیا۔۔وہ فوراً ہی کالر آزاد کرتے ہوئے سیدھی ہوئی۔۔پھر اسکے اسٹیرنگ والے ہاتھ پر اپنے ہاتھ دھرے۔۔

"پہلے بتانا تھا ناں۔۔میں خوامخواہ ہی غلط فہمی کا شکار ہو گئی۔۔" اسنے فوراً شیریں لہجے میں کہا۔۔

"تم نے مجھے کب موقع دیا۔۔" وہ مصنوعی خفگی سے کہتا اسٹیرنگ سے اسکا ہاتھ ہٹانے لگا۔۔

"اچھا اب دے رہی ہوں ناں۔۔اب سوری کرتی اچھی لگوں گی کیا۔۔" اسنے رضوان کے دوسرے ہاتھ پر اپنا ہاتھ دھرا۔۔

"اچھا سوری نہ کرو مگر مکر نا مت تمہیں نے موقع دیا ہے۔۔" وہ معنی خیزی سے کہتے ہوئے اسکے ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑ کر اپنے لبوں سے لگا گیا۔۔اسکی حرکت پر وہ ایک پل کیلئے ساکت ہوئی تھی۔۔

اگلے لمحے اس کے پورے وجود میں کرنٹ سا دوڑ گیا۔۔یہ سب اتنا آناً فاناً ہوا کہ وہ اپنا ہاتھ بھی اسکی گرفت سے آزاد نہ کرا پائی۔۔جب ذرا ہوش بحال ہوئے تو رخسار پر گلال کھلنے لگا۔۔اس پر اسکی نگاہیں مزید آگ دہکا رہی تھیں۔۔اسنے فوراً ہی اپنا ہاتھ کھینچا اور چہرہ پھیر کر ونڈو سے لگ کر بیٹھ گئی۔۔اسکی حرکت پر رضوان کے ہونٹوں پر بے ساختہ مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔

"ڈیزائنر کا ایڈریس تو بتادو بعد میں شرماتی رہنا۔۔" وہ اسکی سرخ رنگت پر چوٹ کرتے ہوئے بولا۔۔

"آ آپ۔۔بہت ہی برے ہیں۔۔" اسنے جھینپ کر کہا۔۔پھر اسے ایڈریس سمجھانے لگی۔۔اتنا تو وہ جان ہی گئی تھی یہ ساری کارستانی اشارہ میڈم کی تھی۔۔جو اسے رضوان کے ساتھ پھنسا کر خود مزے سے اپنی شاپنگ میں بزی ہو گی۔۔اسنے دل ہی دل میں اشارہ کو صلواتیں سنا کر اسے سبق سکھانے کا مصمم ارادہ کیا۔۔پھر رضوان کی

طرف متوجہ ہوئی جو اسے برائیڈل ڈریس سے متعلق اپنی پسند بتارہا تھا۔۔

شادی کے دن قریب آچکے تھے۔۔ کل سے سارے فنکشن اسٹارٹ ہونے والے تھے۔۔ آج ہر جگہ گہما گہمی کا ماحول تھا۔۔ ابھی بھی وہ ساری لڑکیاں اپنے اپنے کپڑے پھیلائے ساری میچنگ چیک کررہی تھیں۔۔

"ہائے اللہ!" مہر نے اپنا ماتھا پیٹا۔۔

"اب کیا ہوا؟" زرناب نے پوچھا۔۔ باقیوں نے بھی سوالیہ نظروں سے اُسے دیکھا۔۔

"میری کل والے ڈریس کی چوڑیاں رہ گئیں۔۔" اسنے افسوس سے بتایا۔۔

"لو جی اب پھر مارکٹ جاؤ گی۔۔ اب اگر گھر سے باہر قدم بھی نکالا تو گھر والوں نے زنجیر سے باندھ کر رکھنا ہے ہم لوگوں کو۔۔" انابیہ بولی۔۔

"پھر میں کیا کروں۔۔ دوسری میچنگ چوڑیاں بھی نہیں ہیں میرے پاس۔۔" اسنے پریشانی سے کہا۔۔

"شاپنگ کرتے ہوئے دھیان کہاں تھا۔۔ اب بھگتو۔۔ کوئی بھی چڑھالینا۔۔" جویریہ ڈپٹ کر بولی۔۔

"ہاں کوئی بھی چڑھالوں۔۔ جیسے تم خود بھی یہی کرتی میری جگہ ہوتی تو۔۔" وہ چڑ کر بولی۔۔

"اب تم لوگ لڑنا مت شروع کردینا۔۔ ایک کام کرو مہر تم ولید بھائی سے بولو شاید وہ کچھ مدد کرسکیں۔۔" اُنھیں ٹوکتے ہوئے انابیہ نے مہر کو مشورہ دیا۔۔

"ہاں جیسے وہ اسی انتظار میں ہوگا کہ میں بولوں اور وہ دوڑا دوڑا جاکر لے آئے۔۔" مہر نے منہ بنا کر کہا۔۔

"مرو بیٹھ کر۔۔ تمہارے ساتھ تو بندہ بھلائی بھی نہیں کرسکتا۔۔ اسکے علاوہ تمہارے پاس کوئی اور حل بھی نہیں ہے۔۔" اسنے جل کر جواب دیا۔۔

"دیکھتی ہوں شاید وہ مان جائے۔۔" اب وہ ذرا عقل سے کام لے کر بولی۔۔ کیونکہ واقعی اسکے پاس کوئی اور آپشن

بھی نہیں تھا۔۔

"ٹھک ٹھک!" وہ آفس سے آکر کچھ دیر ریسٹ کرنے کیلئے لیٹا تھا جب دروازے پر دستک ہوئی۔۔

"آجائیں۔۔" وہ لیٹے لیٹے ہی بولا۔۔

دروازہ کھول کر آنے والی شخصیت کو دیکھ کر اسنے بھنویں اُچکائیں۔۔

"السلام وعلیکم۔۔" وہ بیڈ کے کنارے ٹک کر نہایت ادب سے بولی۔۔

"وعلیکم السلام۔۔ خیریت تمہیں آج میرے بیڈ روم کا راستہ کیسے یاد آگیا؟" اسنے جواب دیتے ہوئے اس پر طنز کیا۔۔ جسے وہ بڑی شرافت سے ہضم کر گئی۔۔ مطلب جو تھا اس سے۔۔ ویسے وہ کچھ غلط بھی نہیں کہہ رہا تھا۔۔ گاؤں سے واپس آنے کے بعد وہ پہلی بار اسکے روم میں آئی تھی ورنہ تو وہ اُسے مکمل طور پر نظر انداز کیے ہوئے تھی۔۔

"اب ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے۔۔ میں نے سوچا تم تھک گئے ہوں گے۔۔ اس لئے چائے اور کچھ اسنیکس لائی تھی۔۔" اسنے اپنے ہاتھ میں موجود ٹرے کو اسکے سامنے رکھا۔۔

"تمہارا بہت بہت شکریہ مگر میں الریڈی چائے پی چکا ہوں۔۔" وہ ٹرے اُسکی جانب کھسکا کر بولا۔۔

"تو کوئی بات نہیں۔۔ پھر سے پی لو۔۔" اسنے زبردستی مسکرا کر کہا ورنہ دل تو کر رہا تھا یہ گرم گرم چائے اس کے منہ پر انڈیل دے۔۔

"سوری مگر تم اس ٹرے سمیت یہاں سے جاسکتی ہو۔۔" وہ بے نیازی سے کہتا اپنا موبائل یوز کرنے لگا۔۔ اسکے انداز پر مہر کے تلوے پر لگی تو چوٹی پر جاکر بھی نہ بجھی۔۔

"اچھا لاؤ تمہارا سر دبا دوں تاکہ فریش ہو جاؤ۔۔ کتنا کام بھی تو کرتے ہو درد کر رہا ہو گا۔۔" بظاہر وہ فکرمندی سے

کہتی اسکے سرہانے بیٹھ گئی۔۔ ورنہ حقیقتاً گلا دبانے کا جی چاہ رہا تھا۔۔ کمینہ جان بوجھ کر اُسے نظر انداز کر رہا تھا۔۔

"مہر میری جان تم ابھی سے خدمت گزار بیوی بننے کی پریکٹس کر رہی ہو۔۔ اچھی بات ہے۔۔ اس بار میں تمہیں مایوس نہیں کروں گا۔۔ ذرا ڈریسنگ ٹیبل سے آئل لے کر اچھا سا مساج تو کر دو۔۔" وہ اسکی گود میں سر رکھتے ہوئے بولا۔۔ اُسے مہر کے انداز سمجھ میں آرہے تھے۔۔ اب جب وہ ہاتھ آ ہی گئی تھی تو وہ کیوں نہ فائدہ اٹھاتا۔۔ ولید کی حرکت پر اسکے چہرے کا رنگ اڑا۔۔ مگر اب جب اوکھلی میں سر دیا تھا تو موصلوں سے کیا ڈرنا۔۔ اسنے ڈریسنگ ٹیبل سے آئل لیا اور اسکے سر کا مساج شروع کیا۔۔

"ذرا ادھر بھی مساج کرو۔" وہ پیشانی کی طرف اِشارہ کر کے بولا۔۔ اُسکی ہدایت پر وہ اُسے گھور کر رہ گئی۔۔ جو مزے سے اسکی گود میں سر رکھے لیٹا تھا۔۔ وہ آہستگی سے اسکی پیشانی دبانے لگی۔۔ اسکی نرم ملائم انگلیوں کا لمس اسکے رگ و پے میں سرائیت کرتا اُسے سکون بخش رہا تھا۔۔ وہ آنکھیں موند گیا۔۔ اب مہر کو اپنے یہاں آنے کے فیصلے پر پچھتاوا ہو رہا تھا۔۔ اُسے سکون سے آنکھ بند کیے لیٹا دیکھ کر وہ چپ چاپ اٹھنے لگی۔۔ ابھی وہ جھک کر اُسکا سر اپنی گود سے ہٹا رہی تھی جب ولید نے اچانک آنکھیں کھولیں اور اسکے دونوں ہاتھ اپنے گرفت میں لئے۔۔

"وہ مجھے۔۔ لگ۔۔ لگا تم سو گئے ہو اس لئے۔۔" وہ بوکھلا کر بولتی اُسے اپنے دل میں اترتی محسوس ہوئی۔۔ کافی عرصے بعد تو وہ اسکے اتنے قریب آئی تھی۔۔ وہ یک ٹک اُسے دیکھے گیا۔۔ اُسکی نظروں سے وہ کنفیوز ہونے لگی تھی۔۔ انکے درمیان فاصلہ ہی کتنا تھا۔۔ محض چند انچ کا۔۔ انکی خاموش دھڑکنوں کی دھن سے ماحول میں عجیب سا فسوں طاری ہو رہا تھا۔۔ ایک جادو تھا جو اُنھیں اپنے حصار میں لئے ہوئے تھا۔۔ دونوں ایک دوسرے کی سانسوں کی تپش کو اپنے چہرے پر محسوس کر رہے تھے۔۔

"ولید۔۔۔" اس پراسرار خاموشی سے گھبرا کر وہ پُکار اٹھی۔۔ اُسکی آواز پر وہ بھی ہوش میں آیا اور جھٹکے سے اٹھنے لگا۔۔ اس کوشش میں اسکے لب مہر کے گال سے مس ہوئے۔۔ ایک لمحے کیلئے اُسکی دھڑکن تھمی تھی۔۔ اگلے پل

وہ سرخ چہرہ لئے رہائی ملتے ہی بغیر پلٹے وہاں سے بھاگی تھی۔۔ اُسے یہ بھی یاد نہ تھا کہ وہ کس کام سے یہاں آئی تھی۔۔ کونسی چوڑیاں کیسی چوڑیاں۔۔ اُسے سب بھول بھال گیا تھا۔۔ اس وقت تو اُسے اپنی دھڑکنیں ہی سمبھالنا مشکل ہو رہا تھا۔۔ مہر کو دروازے کے پیچھے غائب ہوتے دیکھ کر اسنے پر سوچ نگاہوں سے اُسکا پیچھا کیا۔۔ ہاتھ بے اختیار ہونٹ پر آکر رک گئے۔۔ جہاں اسکے رخسار کی نرماہٹ ابھی بھی محسوس ہو رہی تھی۔۔

"پانچ بجے سے ایک منٹ بھی نہیں لیٹ ہونا چاہئے ورنہ تم مجھے جانتی ہی ہو۔۔ "اسنے جویریہ کو دھمکایا۔۔ وہ "ہاں جانتی ہوں۔۔ اب برائے مہربانی کوئی اور گیان مت شروع کر دینا۔۔ "اسنے انابیہ کے آگے ہاتھ جوڑے۔۔ جس پر وہ اُسے گھور کر رہ گئی۔۔

"اچھا آؤ تمہیں گیٹ تک چھوڑ دوں۔۔ تم بھی کیا یاد کرو گی۔۔ "انابیہ کمرے سے باہر اسکے پیچھے آتے ہوئے بولی۔۔

"ہاں جی۔۔ یہ احسان کرکے تم تو حاتم طائی کی قبر پر لات مارو گی۔۔ "اسنے طنزیہ انداز میں کہا۔۔

"اب تم جلو تو مت۔۔ "وہ ذرا اترائی اور اسکے ساتھ لاؤنج میں داخل ہوئی مگر پہلے قدم پر ہی وہ ساکت ہوئی۔۔

"اوہ۔۔ السلامُ علیکم۔۔ عباد بھائی آپ آئے ہیں مجھے لینے؟ "خوشگواریت سے کہتے ہوئے جویریہ اس سے تصدیق چاہ رہی تھی۔۔ جو سامنے ہی صوفے پر بیٹھا داماد ہونے کا پروٹوکول وصول رہا تھا۔۔ امی اور چچی سبھی اُسکی آؤ بھگت کر رہی تھیں۔۔

"وعلیکم السلام۔۔ جی محترمہ یہ ناچیز ہی آپکا ڈرائیور ہے۔۔ "اُسے مکمل طور پر نظر انداز کرتے ہوئے عباد نے جویریہ کو بشاشت سے جواب دیا۔۔

"ارے عباد بیٹا یہ بھی ٹرائی کرو انابیہ نے بنائے ہیں۔۔ "امی اُسکی جانب گلاب جامن بڑھاتے ہوئے بولیں۔۔

"امی بلکل بھی گنجائش نہیں ہے۔۔ آپ نے پہلے ہی اتنا کچھ کھلا دیا ہے۔۔ اب کسی اور چیز کی چاہ نہیں۔۔" عباد نے بے تکلفی سے کہا۔۔ امی تو اسکے انداز پر ہی نہال ہوئی جا رہی تھیں۔۔ انابیہ خود کو اس ماحول میں ان فٹ محسوس کرتی وہاں سے جانے لگی۔۔

"ارے انابیہ تم کہاں جا رہی ہو۔۔ عباد نکاح کے بعد پہلی دفعہ گھر آیا ہے اُسے کمپنی دو۔۔" چچی جان نے اُسے پلٹتے دیکھ کر بلایا۔۔

"ارے اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے چچی جان۔۔ میں ابھی چلتا ہوں۔۔ پھر جویریہ کو بھی ڈراپ کرنا ہے۔۔ کافی دیر ہو گئی ہے۔۔" وہ معذرت کرتا اٹھ گیا۔۔

"ٹھیک ہے بیٹا جیسی تمہاری مرضی۔۔ خیر سے جاؤ۔۔ اب چکر لگاتے رہنا۔۔" امی اُسے پیار کرتے ہوئے بولیں۔۔

"اوکے۔۔ اللہ حافظ۔۔ چلو جویریہ۔۔" وہ سب سے دعائیں لیتا باہر نکل گیا۔۔

"انابیہ تم کہاں جا رہی ہو۔۔ اُسے گیٹ تک رخصت کر کے آؤ۔۔ اب یہ سب بھی میں ہی سکھاؤں۔۔ اللہ جانے کب عقل آئے گی۔۔" اُسے دوبارہ اپنے کمرے کی طرف پلٹتا دیکھ کر امی نے گھر کا۔۔ وہ ناچار کھی کھی کرتی جویریہ کو گھورتے ہوئے باہر آ گئی۔۔ جہاں وہ پہلے ہی بے تاثر چہرہ لیے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا جویریہ کا ویٹ کر رہا تھا۔۔ انابیہ نے غور کیا پورے وقفے میں اسنے ایک دفعہ بھی نظر اٹھا کر اُسے نہیں دیکھا۔۔ یہ بات اُسے چبھی تھی۔۔ حالانکہ اُسکا دیکھنا بھی اُسے کھلتا تھا اور اب نہیں دیکھنا بھی اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔ وہ اپنی کیفیت پر کنفیوز سی اُسے دیکھے گئی۔۔

"میرے خیال سے تمہیں خود ہی پہل کرنی چاہیے۔۔ اتنا خوبصورت وقت بلاوجہ کی انا کے نظر مت کرو۔۔ اس سے پہلے کے بعد میں صرف پچھتاوے رہ جائیں۔۔" اُسے اپنی طرف متوجہ کر کے جویریہ نے سرگوشی کی اور اُسکا

کندھا تھپتھپاتے ہوئے چلی گئی۔۔ پیچھے وہ اسکی باتوں کو سوچتی رہ گئی۔۔ اُسے جویریہ کی باتوں میں سچائی نظر آئی۔۔ پھر خود کی بھی غلطی یاد آئی۔۔ دیکھا جائے تو عباد کا کوئی قصور ہی نہ تھا۔۔ وہ سنجیدگی سے سب گتھیاں سلجھانے لگی۔۔ اُسے ہی اب پہل کرنی تھی کیونکہ بقول جویریہ وہ اتنا خوبصورت وقت انا کے نظر نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔

وہ جلدی جلدی تیار ہو رہی تھی۔۔ کچھ ہی دیر میں ہلدی کی رسم شروع ہونا تھی۔۔ روشنی اُس سے بھابھی پلس فرینڈ ہونے کا خراج خوب وصول کر رہی تھی۔۔ اُسے ایک لمحہ بھی سکون سے بیٹھنے نہیں دیتی تھی۔۔ ابھی بھی وہ جویریہ سے ہیئر اسٹائل بنوا کر اپنے بیڈروم میں آ گئی تھی۔۔ ڈریس تو اسنے شام میں چینج کر لیا تھا۔۔ ابھی وہ ہلکا پھلکا میک اپ کر رہی تھی۔۔ دل تو بلکل نہیں کر رہا تھا۔۔ کچھ دنوں سے طبیعت پر کسلمندی چھائی رہتی۔۔ زمہ داریاں زیادہ بڑھ گئی تھی شاید اس لیے۔۔ پھر سجتی سنورتی بھی تو کس کے لیے۔۔ جس کیلئے سجنا سنورنا تھا وہ بے مہر بنا بیٹھا تھا۔۔ ایک نظر ڈالنا بھی گوارا نہ کرتا۔۔ مگر مجبوری تھی۔۔ روشنی اُسکی اکلوتی نند پلس دوست تھی۔۔ وہ اُسکی شادی کا مزا اسپائل نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔ آئینے میں خود کا تنقیدی نظروں سے جائزہ لے کر وہ جویلری پہننے لگی۔۔ تبھی عالم روم میں داخل ہوا۔۔ لحظہ بھر کے لئے اسکے ہاتھ تھمے تھے پھر وہ دوبارہ مصروف ہو گئی۔۔ اسنے چونک کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے تیار ہوتی اشارہ کو دیکھا۔۔ اُسے لگا وہ روم سے جا چکی ہو گی مگر اب وہ آ ہی گیا تھا تو پلٹ نہیں سکتا تھا۔۔ یلو اورنج کنٹراسٹ کے غرارے میں مصنوعی ہم رنگ پھولوں کی جویلری پہنے وہ ہلکے پھلکے میک اپ میں کسی بھی زہد خشک کا ایمان خراب کر سکتی تھی۔۔ پھر تو وہ اُسکا محرم تھا۔۔ اُسکا دل کیسے نہ بے قابو ہوتا۔۔ وہ بے خود سا اُسے دیکھتے قریب آیا۔۔ اس کے احساسات سے بے خبر اشارہ ہاتھوں میں کنگن چڑھا رہی تھی۔۔ اُسے کچھ عجیب سا احساس ہوا تو وہ پلٹی۔۔ خود سے محض دو تین انچ کے فاصلے پر عالم کو دیکھ کر اسکے دل نے ایک بیٹ مس کی۔۔ وہ نظریں جھکا کر سائڈ سے نکلنے لگی جب وہ اسکی جانب جھکا۔۔ اسنے بے ساختہ آنکھیں میچ لیں۔۔ پھر کچھ سیکنڈ بعد

کھول کر دیکھا تو وہ اسکے پاس جھکا ڈریسنگ ٹیبل کے ڈراور سے چارجر نکال رہا تھا۔۔ اپنی حرکت پر اُسے شرمندگی ہوئی۔۔ اسکے ہٹتے ہی وہ سائڈ سے نکل کر جانے لگی تھی کہ اسکا سر زور سے چکرایا۔۔ اسنے لاشعوری طور پر اسکے کندھے کا سہارا لیا۔۔ آنکھوں کے آگے کچھ لمحوں کے لئے اندھیرا چھا گیا۔۔ اسکے لڑکھڑانے پر عالم نے تشویش سے اُسے دیکھا اور اسکے گرد اپنی بانہوں کا حصار باندھا۔۔ کچھ لمحوں بعد وہ نارمل ہوئی تو خود ہی اس سے الگ ہو کر اور اپنے بے اختیار ہونے والے آنسوؤں کو چھپاتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔۔ وہ لاکھ اس سے ناراض تھا مگر اسکی حالت پر تشویش سے اسکے بارے میں سوچتا رہ گیا۔۔

"یار جویریہ تم ہی کوئی حل بتادو۔۔ مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آرہا ہے۔۔" وہ پریشان سی پوچھ رہی تھی۔۔ ہلدی کا فنکشن شروع ہو گیا تھا۔۔ ساری رسم ورواج ہو گئی تھیں۔۔ اب سارے لوگ اپنے اپنے گروپ بنائے انجوائے کر رہے تھے۔۔ مگر اُسے کوئی اور ہی فکر لاحق تھی۔۔

"کیوں مجھ سے پوچھ کر تم نے سارا کھڑاگ پھیلایا تھا۔۔ نہیں ناں۔۔ تو پھر خود ہی بھگتو۔۔" اسنے صاف ہری جھنڈی دکھائی۔۔ جب سے بلال کے ساتھ اسکی منگنی طے ہوئی تھی۔۔ وہ اسی طرح ہواؤں میں اڑتی پھر رہی تھی۔۔

"کیسی بے حس کزن پلس دوست ہو۔۔ تمہیں مجھ پر ذرا ترس نہیں آرہا۔۔" وہ تاسف سے بولی۔۔

"بلکل نہیں۔۔ تمہارے ساتھ تو یہی ہونا چاہیے۔۔ اچھا ہوا عالیان نے اپنے لئے دوسرا لائف پارٹنر چن لیا۔۔" جویریہ نے اطمینان سے اسکے سر پر دھماکہ کیا۔۔

"کیا؟؟" وہ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی۔۔

"کیا نہیں وہاں دیکھو عالیان کے ساتھ جو لڑکی کھڑی ہے ناں۔۔ وہی میری بات کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔۔" اسنے

آرام سے ایک طرف اشارہ کر کے کہا۔۔

"تم سچ کہہ رہی ہو؟" وہ شاک کی کیفیت میں بولی۔۔

"یقین نہیں آ رہا تو خود ہی جا کر پوچھ لو۔۔" اسنے بے نیازی سے شانے اُچکائے پھر بلال کے آواز دینے پر وہ مزے سے اسکی دل کی دنیا میں ہلچل مچا کر وہاں سے چلی گئی۔۔ زرناب بے یقینی سے عالیان اور اسکے ساتھ موجود لڑکی کو دیکھتی رہی۔۔ اُسے اپنی نظروں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔۔ جو عالیان اور اس لڑکی کو مزے سے ہنستے مسکراتے دیکھ رہی تھیں۔۔ پہلے بے یقینی پھر حیرت اسکے بعد شدید غُصہ اس پر حملہ آور ہوا۔۔ وہ تیر کی سی تیزی سے انکے پاس پہنچی۔۔

"یہ لڑکی کون ہے؟" وہ عالیان کے سر پر کھڑی پوچھ رہی تھی۔۔ اسنے چونک کر زرناب کو دیکھا جو کڑے تیوروں سے اس لڑکی کو ئی دیکھ رہی تھی۔۔

"تمہیں بتانا میں ضروری نہیں سمجھتا۔۔" اسنے اطمینان سے جواب دیا۔۔

"مگر میرا جاننا ضروری ہے۔۔ تمہیں نہیں بتانا تو مت بتاؤ میں اسی سے پوچھ لیتی ہوں۔۔" وہ تنک کر بولی۔۔

"کیا ہوا عالیان بھائی؟ کیا آپ انہیں کی بات کر رہے تھے۔۔" اس لڑکی نے عالیان سے اپنی بات کی تصدیق چاہی۔۔

"بھائی۔۔" زرناب کی سوئی وہی اٹکی۔۔

"ہاں میں انھیں محترمہ کی بات کر رہا تھا۔۔ اب تم جاؤ ورنہ یہ تم پر ہی جھپٹ پڑے گی۔۔" اسنے مسکرا کر اس لڑکی سے کہا۔۔ جواباً وہ بھی اُسے وکٹری کا نشان دکھا کر مسکراتی ہوئی چلی گئی۔۔

"اب آپ محترمہ کا کیا مسئلہ ہے؟" وہ دونوں بازو سینے پر لپیٹے اس سے مخاطب ہوا۔۔

"وہ مجھے جویریہ نے کہا کہ تم اور وہ لڑکی۔۔۔ اس لیے میں۔۔۔" اسنے ہچکچا کر اپنی بات ادھوری چھوڑ دی۔۔ جوش

میں یہاں تک آ تو گئی تھی مگر اب سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کہے۔۔

"تو یہاں تم تصدیق کرنے آ گئیں۔۔" وہ اسکی بات مکمل کرتے ہوئے بولا۔۔

"ہاں۔۔ نہیں۔۔ وہ میں۔۔" اسنے جھجھک کر کچھ کہنے کی کوشش کی۔۔

"میرے خیال سے ابھی تمہارے پاس بولنے کے لئے الفاظ نہیں ہے۔۔ جب تمہیں یقین ہو جائے تمہارے پاس واقعی کچھ کہنے لائق ہو تب میرے پاس آنا۔۔ ابھی میں تمہاری یہ وہ میں نہیں سن سکتا۔۔" وہ صاف لفظوں میں کہتا آگے بڑھ گیا۔۔ زرناب دل مسوس کر رہ گئی۔۔ واقعی اعتراف محبت بہت مشکل تھا کم از کم اسکے لئے۔۔

"واؤ۔۔ یار یہ چوڑیاں کتنی خوبصورت ہیں۔۔ ہمارے سامنے تو ڈھونگ کر رہی تھیں اور کب جا کر ولید بھائی کے ساتھ لے آئیں ہمیں خبر بھی نہ ہونے دی۔۔" انابیہ نے تعریفی نظروں سے اسکی کلائی میں سجی چوڑیوں کو دیکھا۔۔ اسکی بات پر ساری لڑکیاں متوجہ ہوئی۔۔ سب نے ہی انابیہ کی تائید کی۔۔ مہر چونکی۔۔

"یہ تم لوگوں نے نہیں منگوائی؟" مہر حیرت سے گویا ہوئی۔۔

"اب ایکٹنگ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ ہمیں سب پتا ہے۔۔ یقیناً تم نے ولید بھائی کو اپنی اداؤں کے جال پھنسا کر اپنا مطلب نکلوایا ہوگا۔۔" جویریہ نے اُسے چھیڑا۔۔ اُسکی بار پر مہر کو وہ جادوئی لمحے یاد آئے۔۔ گالوں میں خود بخو سرخی اتر آئی۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہوا۔۔" وہ جھینپ کر بولی تھی۔۔

"تو پھر یہ گال کیوں لال ٹماٹر ہوئے جا رہے ہیں۔۔" اشارہ نے بھی ریکارڈ لگایا۔۔

"یار قسم لے لو ایسا کچھ نہیں ہوا تھا جو تم لوگ سمجھ رہے ہو۔۔ یہ چوڑیاں کہاں سے آئی مجھے نہیں پتا۔۔ میں گئی ضرور تھی اس کے پاس مگر ولید سے اس بارے میں بات ہی نہیں ہو پائی تھی کیونکہ اس سے پہلے ہی اسنے مجھے سر

دبانے کہا تھا پھر۔۔۔۔" وہ صفائی دینے کے چکر میں سب باتیں کہتی چلی جارہی تھی۔۔احساس تو تب ہوا جب ان سب کی معنی خیز نگاہیں اُسے کسی اور کی موجودگی کا پتا دے رہی تھیں۔۔اسنے ناسمجھی سے پلٹ کر دیکھا۔۔سامنے ہی ولید کھڑا اُسے دیکھ رہا تھا۔۔وہ بے اختیار اپنی زبان کو کوس کر رہ گئی۔۔

"تمہیں چچی جان بلا رہی ہیں۔۔" اسنے کہا تو وہ اثبات میں سر ہلاتی چپ چاپ اسکے پیچھے چل دی۔۔ان سب نے اُسے بیسٹ آف لک کا اشارہ دیا تو وہ محض اُنھیں گھور کر آگے بڑھ گئی۔۔ابھی وہ مگن سی سر جھکائے چل ہی رہی تھی کہ کسی سخت چیز سے اسکا سر ٹکرایا۔۔وہ گرنے ہی لگی تھی جب ولید نے اُسے سہارا دیا۔۔

"میرے خیال سے حکومت نے ابھی آنکھیں کھول کر چلنے پر ٹیکس نہیں لگایا ہے۔۔" اُسکی بات پر وہ جھینپ کر اس سے الگ ہوئی۔۔

"نہیں وہ میں کچھ سوچ رہی تھی۔۔" وہ وضاحت دینے لگی۔۔

" تھینکس۔۔" پھر کچھ یاد آنے پر مہر نے اُسے دیکھ کر کہا۔۔

"کس لئے؟" وہ سوالیہ انداز میں بولا۔۔

"چوڑیوں کے لئے۔۔" اسنے اپنی کلائی آگے کرتے ہوئے کہا۔۔

"اسکی ضرورت نہیں کیونکہ تم نے کل جو خدمت کی تھی وہ شاید اسی لئے تھی۔۔" وہ بے نیازی سے بولا۔۔اسکی صاف گوئی پر مہر کلس کر رہ گئی۔۔

"ویسے تم آج کل بڑی خاموش ہو کوئی گولا بارود نہیں پھینک رہی۔۔ خیریت تو ہے ناں۔۔" اسنے جان کر اُسے چھیڑا۔۔

"تمہارا مطلب کیا ہے۔۔ کیا میں ہر وقت لڑتی جھگڑتی رہتی ہوں؟" وہ برا مان کر بولی۔۔

"اس بات میں ننانوے فیصد سچائی ہے۔۔" اسنے ترنت کہا۔۔

"جیسے تم تو بڑے شریف ہو۔۔ خود تو جیسے کچھ کرتے ہی نہیں۔۔ ٹھرکی نہ ہو تو۔۔ ہمیشہ پٹڑی سے اترتے رہتے ہو۔۔" وہ اپنے پرانے انداز میں لوٹ گئی تھی۔۔

"میں نے کب پٹڑی کراس کی؟" اسنے مسکراہٹ دبائی۔۔

"اتنی جلدی بھول گئے۔۔ ابھی کل ہی تم وہ۔۔۔۔ ولید تم انتہائی بدتمیز انسان ہو۔۔" بے دھیانی میں کہتے ہوئے وہ آخر میں جھینپ کر بولی۔۔ اسکے انداز پر ولید کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔۔

"بات تو مکمل کر لیا کرو۔۔" وہ اُسے زچ کرنے لگا۔۔

"تم سے منہ لگانے کا کوئی فائدہ نہیں۔۔ میری توبہ جو آئندہ تمہاری باتوں میں آئی۔۔" اسنے چڑ کر جواب دیا۔۔

"فائدہ تو بہت ہے۔۔ کبھی لگا کر تو دیکھو۔۔" اُسے دیکھتے ہوئے معنی خیزی سے بولا۔۔

"تم سے بات کرنا ہی فضول ہے۔۔" اُسکی بات کا مفہوم سمجھ کر اُسکی کان کی لویں تک سرخ ہو گئی۔۔ وہ دلچسپی سے اسکے چہرے پر رنگوں کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا۔۔ مہر اسکی زچ کرتی نگاہوں سے چڑ کر وہاں سے ہٹ گئی تھی۔۔

"جی آنٹی السلام علیکم۔۔ کیسی ہیں آپ؟" وہ گرمجوشی سے عباد کی امی سے مل رہی تھی۔۔

"وعلیکم السلام۔۔ بلکل بھی ٹھیک نہیں۔۔" اُنھوں نے شکایتی لہجے میں کہا۔۔

"کیا ہوا آنٹی؟" وہ پریشان ہو کر بولی۔۔

"یہ جو تم بات بات میں آنٹی بولتی ہو نا۔۔ یہ ہمارے درمیان اجنبیت لے آتا ہے۔۔" اُنھوں خفگی سے جواب دیا۔۔

"پھر کیا کہوں؟" وہ اُلجھ کر بولی۔۔

"امی کہو گی تو مجھے اچھا لگے گا۔۔" اُنھوں نے اپنائیت سے کہا۔۔

"جی آنٹی۔۔ سوری امی۔۔" روانی میں کہتے ہوئے اسنے معزرت کی۔۔

"یہ ہوئی ناں بات۔۔ اب بتاؤ یہ عباد کدھر ہے؟" اُنھوں نے پوچھا۔۔

"وہ یہی کہیں ہوں گے۔۔" اسنے گڑبڑا کر جواب دیا۔۔ اس نے تو آج خود اُسے دیکھا نہیں تھا۔۔ اُنھیں کیا بتاتی۔۔

"یہ کیا بات ہوئی وہ تمہارا شوہر ہے۔۔ تمہیں اسکے بارے میں سب خبر ہونی چاہیے کجا کہ اتنی لاپروائی۔۔" وہ اسے گھرک کر بولیں۔۔

"اب میں سارا وقت تو انکے پیچھے نہیں گھوم سکتی امی۔۔" اسنے گھبرا کر کہا۔۔

"مگر اپنے پیچھے گھما تو سکتی ہو۔۔" وہ اُسے گھور کر بولیں۔۔

"لیکن کیسے؟" اُسکی زبان سے پھسلا۔۔

"یا اللہ کیا بہو دی ہے مُجھے۔۔ یہاں زمانہ چاند اور مریخ کی سر کر رہا ہے اور یہ بی بی اپنے شوہر کو قابو نہیں کر سکتی۔۔" وہ اسکی عقل پر افسوس کرتی گویا ہوئیں۔۔ انابیہ نے حیرت سے منہ کھولے اپنی ساس کو دیکھا جو اسکے اپنا بیٹا قابو نہ کرنے پر افسوس کر رہی تھیں۔۔

"اب میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو لڑکی جاؤ۔۔ اُسے جا کر دیکھو۔۔ نظر رکھو اُس پر۔۔ خود میں اُلجھا کر رکھو کہ کہیں اور اُسکی نگاہیں جائیں ہی نہ پھر ماشاللہ سے تم خود کافی حسین ہو۔۔ اللہ نظر بد سے بچائے۔۔" اُسے ڈپٹتے ہوئے آخر میں اُنھوں نے میں اُسکی نظر اُتاری۔۔ انکی بات پر وہ اثبات میں سر ہلاتی ساس کے دیئے گئے مشن کو پورا کرنے چل دی۔۔ وہ کنفیوز تھی کہ دنیا کا آٹھواں عجوبہ وہ ہے یا اسکی ساس۔۔

"ہاں تو تمہارا یہ پروگرام کب تک جاری رہے گا؟" اسنے سوالیہ نگاہوں سے عالیان کو دیکھا۔۔

"یہ تو اس پر منحصر ہے کہ کب وہ اعتراف کرتی ہے۔۔" وہ اطمینان سے بولا۔۔

"تمہارے لئے اتنا ہی کافی نہیں کہ وہ شرمندہ ہے۔۔ اب ضروری ہے وہ اسکا اعتراف بھی کرے۔۔" جویریہ نے زرناب کی طرفداری کی۔۔

" بلکل ضروری ہے۔۔ اُسے مجھ سے کہنا چاہیے۔ اب اُسکی باری ہے۔۔ میں نے تو اُسے پروپوز کیا تھا۔ اسی نے انکار کیا تھا۔۔" وہ شانے اچکا کر بے پروائی سے بولا۔۔

" مجھ سے کچھ سیکھ گدھے ہر دفعہ میں نے ہی پہل کی ہے۔۔ تُجھے شرم آنی چاہیے۔۔ ایک لڑکی سے خود کو پروپوز کروائے گا۔۔" بلال نے اُسے شرمندہ کرنے کی ناکام کوشش کی۔

" ہاں تیری طرح ابھی سے زن مرید ہو جاؤں۔۔" عالیان نے اس پر طنز کیا۔

" تیرے کہنے کا مطلب کیا ہے؟ میں جورو کا غلام ہوں۔۔" وہ بلبلا ہی تو گیا تھا۔۔

"نو ڈاؤٹ۔۔" اسنے اطمینان سے جواب دیا۔۔

" جویریہ میں سچ میں ایسا ہوں۔۔" عالیان سے مایوس ہو کر وہ اس سے مخاطب تھا۔۔

" میں کیا جانوں۔۔ تمہیں خود اپنے بارے میں مجھ سے بہتر جانتے ہو۔۔" وہ مسکراہٹ دبا کر بولی۔۔

" ہاں تو میں بلکل بھی زن مرید نہیں ہوں سمجھا۔۔ تیرے اندر دوبارہ منہ کی کھانے کی تڑ نہیں ہے اور آیا مُجھے زن مرید کہنے۔۔" اسنے استہزائیہ انداز میں کہا۔۔

" چل مان لیا میرے اندر ہمت نہیں ہے مگر زن مرید کہنے پر تُجھے اتنی مرچی کیوں لگ رہی ہے؟" عالیان مزے سے اسکی سلگا رہا تھا۔۔ جویریہ کو بھی بلال کو زچ ہوتا دیکھنے میں مزا آرہا تھا۔۔ وہ چپ چاپ بیٹھی انھیں دیکھ رہی تھی۔۔

" بتاتا ہوں کیوں لگ رہی ہے۔۔" اسنے ایک ایک لفظ چبا کر کہا۔۔ دانتوں کی نمائش کرتا اسے عالیان اس وقت سخت زہر لگ رہا تھا۔۔ بلال نے خود کو پرسکون کیا اور عالیان کے کچھ سمجھنے سے پہلے ہی اسکی کرسی پر اپنی ٹانگ اس

طرح ماری کے وہ کرسی سمیت الٹ گیا۔۔ اب دانت دکھانے کی باری بلال کی تھی۔۔ زمین پر لیٹے عالیان نے صحیح معنوں میں پورے نظام کہشاں کی زیارت کرلی تھی۔۔

"تو گیا بیٹا۔۔ اب اپنی خیر منا۔۔" اپنے کپڑے جھاڑ کر عالیان اٹھا۔۔ اسکے مکمل طور پر کھڑے ہونے سے پہلے ہی بلال نے اپنے پیروں کو حرکت دی۔۔

"کہاں بھاگ کر جائے گا؟" عالیان اُسکی طرف لپکا۔۔ شومئ قسمت راستے میں اُسے ہلدی کی تھال مل گئی۔۔ اسنے دونوں ہاتھ میں ہلدی لی اور بلال کے اوپر اچھال دی۔۔ وہ جو پلٹ کر عالیان کو دیکھ رہا تھا۔۔ ساری ہلدی اسکے منہ پر چھپاک سے جا لگی اور اسکے کپڑوں سمیت اُس پر نقش و نگار بنا گئی۔۔

اُسکی مضحکہ خیز حالت پر عالیان سمیت ارد گرد موجود سبھی لوگ ہنس پڑے۔۔ بلال نے خونخوار نگاہوں سے اُسے دیکھا۔۔ پھر ان لوگوں نے جو طوفان بد تمیزی مچایا کہ الامان الحفیظ۔۔ جو بھی انکی نظروں میں آتا وہ محفوظ نہیں رہ پاتا۔۔ اس میں انکے ساتھ عمار اور معیز بھی پیش پیش تھے۔۔

"یا اللہ۔۔ یہ کیا بیہودگی ہے؟" وہ جو کب سے عباد کو ڈھونڈ رہی تھی۔۔ منہ پر ہلدی لگنے پر چیخی۔۔ اسنے مقابل کو خونخوار نگاہوں سے دیکھا۔۔ جس کی تلاش تھی وہ سامنے ہی ہلدی میں بھرے ہاتھوں کے ساتھ کھڑا تھا۔۔

"یہ کیا حرکت ہے؟" وہ خود کی طرف اِشارہ کئے پوچھ رہی تھی۔۔

"مُجھے کیا پتا؟" اسنے بے تاثر انداز میں شانے اُچکائے اور پلٹ گیا۔۔ وہ تیزی سے اسکے سامنے آئی۔۔

"کیا ہے؟" اسنے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔۔

"میرے خیال سے حساب برابر ہو گیا ہے۔۔ اب ہمیں ناراضگی ختم کر دینی چاہئے۔۔" وہ سینے پر بازو لپیٹتے ہوئے بولی۔۔

"حساب کس طرح برابر ہوا؟" اسنے تعجب سے کہا۔۔

"وہ ایسے کہ میں نے گاؤں میں جو بھی کیا تھا آپ نے ہلدی پھینک کر اس معاملے کو برابر کر دیا۔۔" وہ سادگی سے بولی۔۔

"اچھا میں تمہیں بیوقوف نظر آتا ہوں؟" اسنے انابیہ کی چالاکی پر اُسے گھورا۔۔

"اچھا چھوڑیں اس بات کو۔۔ میں معزرت کر لیتی ہوں۔۔ پھر حساب برابر ناں۔۔" وہ یوں بول رہی تھی گویا کوئی بات ہی نہ ہو اور انکے درمیان سب نارمل ہو۔۔

"نہیں۔۔" اسنے رکھائی سے کہا۔۔

"پلیز۔۔ سوری معاف کر دیں۔۔" اُسکا بازو تھامے وہ معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولی۔۔ وہ اپنی ساس کے کہے پر مکمل طور پر عمل پیرا تھی۔۔ اگر اس وقت ان لڑکیوں میں سے کوئی اسے دیکھ لیتا تو یقیناً حیرت کی زیادتی سے بیہوش ہو جاتا۔۔ یہی حال کچھ عباد کا بھی تھا۔۔ وہ ہکا بکا سا اسکے انداز ملاحظہ کر رہا تھا۔۔

"اب ایسی بھی کیا ناراضگی۔۔ مان بھی جائیں۔۔" اسنے اب عباد کے گلے میں بانہیں ڈالی تھیں۔۔ وہ تو جیسے کوئی اور ہی جہاں میں پہنچ گیا تھا۔۔ وہ یک ٹک انابیہ کو دیکھتا رہ گیا۔۔ صحیح کہا کسی نے عورت اگر چاہے تو مرد کو چاروں شانے چت کر سکتی ہے۔۔

"آپ میری بات سن بھی رہے ہیں یا نہیں۔۔" وہ اسکے گال تھتھپا کر بولی۔۔

"ابھی تو تم نے سنایا ہے۔۔ آج سے پہلے کہاں تھے تمہارے یہ ناز و انداز یہ شہد آگیں لہجہ یہ معصوم چہرہ یہ دلفریب ادائیں۔۔" اسنے انابیہ کے گرد اپنے بازو حمائل کیے۔۔ اسکی قربت پر لہجہ خود بخود گمبھیر ہو گیا۔۔ اب وہ بوکھلائی تھی۔۔ کہاں اُسکی ناراضگی دور کرنے آئی تھی اور اب اسکے شکنجے میں آگئی تھی۔۔

"کک۔۔ ک۔۔ کوئی دے۔۔ دد۔۔ دیکھ لے گا۔۔ چ۔۔ چھوڑیں۔۔" وہ ہکلا کر بولی تھی اور ساتھ ہی اسکی

گرفت سے آزاد ہونے کی کوشش کرنے لگی۔۔

"بے فکر رہو۔۔میرے پاس جائزہ حقوق ہیں۔۔"اسنے انابیہ کا چہرہ ٹھوڑی کی مدد سے اوپر کیا۔۔وہ اسکی گرفت میں کپکپا کر رہ گئی۔۔اپنی لرزتی پلکیں اٹھا کر اُسے دیکھا مگر انکی مقناطیسیت اُسے اپنے اندر کھینچنے لگی تو وہ گھبرا کر نظریں چرا گئی۔۔

"ابھی تو تمہاری زبان بہت چل رہی تھی۔۔اب آواز کیوں نہیں نکل رہی۔۔"وہ اُسے حظ اٹھاتی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔۔

"ہاں وہ مجھے آنٹی۔۔آئی مین امی بلا رہی ہیں۔۔"اُسے کچھ نہ سوجھا تو وہ یہی بول پڑی۔۔

"کیوں تمہارے کان میں بول کر گئی ہیں جو مجھے سنائی نہیں دیا۔۔"وہ اسکے بہانے کو رد کرتے ہوئے بولا۔۔

"وہ نہیں۔۔۔اُنھوں نے پہلے بلایا تھا۔۔تو۔۔مجھے ابھی یاد آیا ہے۔۔"اسنے گڑبڑا کر کہا۔۔

"ٹھیک ہے میں ابھی امی کو کال کر کے پوچھ لیتا ہوں۔۔"وہ اطمینان سے موبائل نکالنے لگا۔۔

"نن۔۔نہیں اسکی ضرورت نہیں ہے۔۔وہ تو بھول بھی گئی ہوں گی اب تک۔۔کافی دیر ہو گئی ناں۔۔"اسنے بوکھلا کر اُسے فون کرنے سے باز رکھا۔۔عباد نے بمشکل مسکراہٹ ضبط کی اور بغور اُسے دیکھا۔۔کہاں وہ خود ہی اسکی ناراضگی ختم کرنا چاہ رہی تھی اور اب اسکی قربت پر بوکھلا بھی رہی تھی۔۔

"تمہیں نہیں لگتا عباد تم غلط جگہ صحیح کام کر رہے ہو؟"ولید کی مسکراتی آواز پر وہ دونوں ہی چونک کر الگ ہوئے۔۔

"جب کام صحیح ہے تو جگہ کا غلط یا صحیح ہونا میٹر نہیں کرتا۔۔"عباد ڈھٹائی سے بولا۔۔جبکہ انابیہ شرمندہ ہو کر رہ گئی تھی۔۔اسی لئے وہاں سے فوراً ہٹ گئی۔۔

"واہ جی واہ یہاں تو رنگ ڈھنگ ہی بدلے ہوئے ہیں۔۔ایک آدھ ٹپس یہاں بھی پارسل کر دو۔۔"وہ توصیفی انداز

میں گویا ہوا۔۔

"کچھ خاص نہیں بس تھوڑا اگنور کرو اور نظروں پر مکمل طور پر قابو رکھو۔۔ پھر دیکھنا انشاء اللہ جلد ہی افاقہ ہو گا۔۔" اسنے شرارتی انداز میں کہا۔۔ اسکی بات پر ولید نے جاندار قہقہہ لگایا تھا۔۔ جس میں عباد نے بھی اُسکا بھر پور ساتھ دیا تھا۔۔

آج نکاح ہونا تھا۔۔ کل مہندی کی رسم ہو گئی تھی۔۔ جس میں گھر کے افراد ہی شامل تھے۔۔ اشارہ سارے گھر میں گھن چکر بنی گھوم رہی تھی۔۔ ساتھ میں اُنھیں بھی گھسیٹ لیا تھا۔۔ اسنے کل ہی سے ان لڑکیوں کو روک لیا تھا۔۔

"یار مُجھے سمجھ نہیں آرہا کونسی ہیئر اسٹائل بنواؤں۔۔ فرینچ ناٹ یا ٹویسٹ یا بن۔۔۔" ابھی اسکا جملہ مکمل بھی نہیں ہوا تھا جب اُسکی پیٹھ پر اشارہ کا زوردار دھموکہ لگا۔۔

"آہ۔۔۔ یا اللہ کیا دشمنی ہے مجھ سے؟" وہ اُسے گھور کر چیخی۔۔

"یہاں میں نے تمھیں کام کے لئے بلایا ہے نہ کہ ہیئر اسٹائل ڈسکس کرنے۔۔" اسنے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"کیا ہم لوگ تمھیں کام والیاں دکھتی ہیں ہاں؟" زرناب نے آنکھیں چڑھائیں۔۔

"شادی والا گھر ہے اور کام زیادہ ہے اس لئے بلایا ہے ورنہ میرے گھر میں بھی بہت کام والیاں ہیں۔۔" اسنے بے نیازی برتی۔۔

"اوئے میڈم تم نے واقعی ہمیں کام والیاں ہی سمجھ لیا ہے۔۔ تم اپنی یہ خوش فہمی دور کر لو تو بہتر ہے۔۔ ہم نے شادی انجوائے کرنی ہے ماسی بن کر نہیں گھومنا۔۔ سمجھیں تم۔۔" مہر تنک کر بولی۔۔

"افوہ۔۔ میں نے کب منع کیا ہے انجوائے کرنے سے۔۔ پہلے میرے ساتھ سارے کام نمٹا لو پھر سب ساتھ میں تیار ہوں گے۔۔" اسنے مصالحت اختیار کی۔۔ مطلب جو تھا۔۔

" پھر میرے ساتھ پارلر کون جائے گا؟" روشنی کو الگ ہی فکر تھی۔۔

" ارے تم ٹینشن کیوں لیتی ہو۔۔ میں چلوں گی ناں۔۔" جویریہ ترنت بولی۔۔ جس پر سب نے اُسے بھرپور قسم کی گھوریوں سے نوازا۔۔

" تم لوگ مُجھے ایسے کیوں دیکھ رہی ہو۔۔ کیا کوئی سینگ ونگ نکل آئے ہیں میرے؟" وہ انھیں دیکھ کر بولی۔۔

" نہیں مُجھے لگتا ہے۔۔ تمہیں ہمارے سر پر سینگ یا پیچھے دم دکھائی دے رہی ہے۔۔" زرناب نے طنز کیا۔۔

" ہیں لیکن ہوا کیا؟" وہ حیران ہوئی۔۔

" کیا ہم لوگ بیوقوف ہیں جو یہاں کام کریں گے اور تم مزے سے پارلر میں تیار ہوں گی ہاں۔۔" انابیہ نے کڑے تیوروں سمیت کہا۔۔

" کیسی جل ککڑی ہو یار تم لوگ کبھی کسی کا بھلا ہوتے نہیں دیکھ سکتیں۔۔ اپنی اسی جلن کُھسن میں کسی دن جل کر مر جانا۔۔" وہ برا سا منہ بنا کر بولی۔۔

" اللہ نہ کرے۔۔ ہمیشہ زہر ہی اگلنا۔۔ کبھی جو کچھ ڈھنگ کا منہ سے نکل جائے تو بڑی بات ہے۔۔ لیکن تمہارا بھی کیا قصور بندہ اپنی شکل کے حساب سے بات کرتا ہے۔۔" انابیہ نے بے نیازی سے کہا۔۔

" اور خود تو جیسے کوئی حور پری ہو۔۔ پتا نہیں بیچارے عباد بھائی کیسے پھنس گئے۔۔" جویریہ چڑ کر بولی۔۔

" اوہ۔۔ محترمہ زبان سمبھال کر۔۔ تمہارے بھائی نے سن لیا تو تمہاری ہی خیر نہیں۔۔" وہ اُسے وارن کرنے لگی۔۔

" ہاؤ فنی۔۔ بھلا تمہارے لئے وہ مُجھے کیوں کچھ بولیں گے۔۔ البتہ تمہیں ضرور دو چار سنا دیں گے۔۔" اسنے استہزائیہ انداز میں کہا۔۔

" یہ تم دونوں کونسی جنگ عظیم شروع کر رہی ہو۔۔ شرافت سے جو بولا ہے کرو ورنہ کسی کو بھی پارلر جانے نہیں

دوں گی۔۔" اشارہ نے اُنھیں ڈپٹا۔۔

" یار تم تو ہٹلر ہی بن گئی ہو۔۔" کب سے خاموش ایبھا نے کہا۔۔ اسکے ذمے آئرن اسٹینڈ آیا تھا۔۔ اپنا کام کرتے ہوئے وہ انکی بکواس بھی سن رہی تھی۔۔

" اچھا یہ تو بتاؤ کون کیسے تیار ہو گا؟" شاریہ نے انکی بحث کو روکنے کے لئے پوچھا۔۔ اسکے ذمے سب کی جویلری اور ڈریس میچ کر کے رکھنا تھا۔۔

" بھئی مُجھے تو ایسے تیار ہونا ہے کہ مجھ سے سامنے والے کی نظریں ہی نہ ہٹیں۔۔" انابیہ نے فوراً کہا۔۔ شاید اسنے اپنی ساس کی بات کو پلو سے باندھ لیا تھا۔۔

" اوہ! کیا بات ہے۔۔ کہاں محترمہ شکل دیکھنے کی روادار نہیں تھیں اور اب نظریں بھی خود کے علاوہ کسی اور پر نہیں پڑنے دینا چاہتیں۔۔" ایبھا نے اچنبھے سے کہا۔۔

" پہلے اتنی عقل نہیں تھی اور اب عقل آگئی ہے۔۔" وہ اطمینان سے بولی۔۔

" اور یہ عقل کہاں سے آئی؟" زرناب نے پوچھا۔۔

" میری ساس صاحبہ نے دی ہے۔۔" اسنے مزے سے اپنی ساس کے خیالات بتائے۔۔

" واؤ یار۔۔ کاش میری بھی ایسی کوئی ساس ہوتیں جو مُجھے اپنا بیٹا کنٹرول کرنا سکھاتیں۔۔" زرناب نے حسرت بھرے لہجے میں کہا۔۔

" ہاں تو مجھے بھی تم اپنی ساس ہی سمجھو۔۔ تم اچھے بچوں کی طرح اس کے پاس جا کر معافی مانگ لو اور اپنے دل کی بات بتا دو۔۔ مُجھے یقین ہے میرا دیور بہت اچھا ہے۔۔ وہ تمہیں مایوس نہیں کرے گا۔۔" ایبھا نے اُسے کھلے دل سے مشورہ دیا۔۔

" کاش یہ اتنا ہی آسان ہوتا۔۔" وہ ٹھنڈی سانس لے کر بولی۔۔

"تھالی میں سجا سجایا تو کچھ نہیں ملتا۔۔ خود ہی راہ ہموار کرنی پڑتی ہے۔۔ اب تمہارے منہ میں نوالا بنا کر تو کوئی نہیں ڈالے گا۔۔" مہر نے کہا۔۔

"ہمم۔۔ انشااللہ کوشش کروں گی۔۔" وہ پر سوچ انداز میں بولی۔۔

"میرے خیال سے بکواس بہت ہو گئی اب شرافت سے کام کیا جائے۔۔" اشارہ نے ایک ایک لفظ چبا کر ادا کیا۔۔

"یار تم بھی نہ کام کا اتنا اسٹریس لیتی ہو۔۔ ریلیکس رہا کرو۔۔ حالت دیکھی ہے اپنی کتنی بیمار دکھائی دینے لگی ہو۔۔" انابیہ نے فکر مندی سے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"اب ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے۔۔ بس وہ روشنی کی وجہ سے دل اُداس ہو جاتا ہے۔۔" اسنے بھیگی آنکھوں سے روشنی دیکھا۔۔ جو پہلے ہی رونے کی تیاری پکڑ چکی تھی۔۔

"اللہ کے واسطے پلیز اب کوئی رونے دھونے کا سیشن مت شروع کر دینا۔۔" زرناب نے ہاتھ جوڑے۔۔

"نہیں کرتی شروع اب خوش۔۔" وہ زبردستی مسکراتے ہوئے روم سے باہر نکل گئی۔۔ دل کر رہا تھا دھاڑے مار مار کر روئے مگر وہ خود پر قابو پاتی سیڑھیوں کی جانب بڑھی۔۔ سب کو اُسکی پرواہ تھی سوائے اس پتھر دل انسان کے جو اس پر نظر ڈالنا بھی گناہ سمجھنے لگا تھا۔۔ منظر دھندلانے لگے تھے۔۔ آنکھوں سے آنسو بہے چلے آ رہے تھے۔۔ اپنی سوچوں میں غرق وہ سیڑھی اترنے لگی تھی جب ایک دم ہی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھایا۔۔ اسکا بیلنس آؤٹ ہوا تھا۔۔ وہ چکرا کر گرنے لگی۔۔ خوف سے اسنے آنکھیں میچ لیں۔۔ تبھی اسے اپنے گرد دو مضبوط بازوؤں کا حصار محسوس ہوا۔۔ اسنے دھیرے سے اپنی آنکھیں کھولیں۔۔ وہ تشویش بھری نگاہوں سے اُسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔ وہ فوراً سیدھی ہوئی اور اُسکی گرفت سے آزاد ہو کر جانے لگی تھی جب اُسکی کلائی عالم کے ہاتھ میں آئی تھی۔۔ اسنے پلٹ کر دیکھا۔۔

"چھوڑیں میرا ہاتھ۔۔" وہ سپاٹ لہجے میں بولی۔۔

"تم ڈاکٹر کے پاس کیوں نہیں گئی؟" اسکی بات نظر انداز کر کے اسنے بے تاثر انداز میں پوچھا۔۔

"بے فکر رہیں اتنی جلدی نہیں مروں گی۔۔" وہ تلخ ہوئی۔۔

"میں جو پوچھ رہا ہوں اُسکا جواب دو۔۔" اسنے ذرا سختی سے کہا۔۔ اشارہ نے لب بھینچ کر اُسے دیکھا۔۔ وہ خود سے کتنا دور لگ رہا تھا۔۔ حالانکہ فاصلہ چند انچ کا تھا مگر دوریاں طویل تھیں۔۔ اسکی آنکھیں پھر نم ہونے لگیں۔۔

"دکھاوا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔ اتنی آسانی سے نہیں مروں گی۔۔" وہ اب بیزاری سے گویا ہوئی۔۔

"تمہیں مرنے کا بہت شوق ہو رہا ہے۔۔۔" وہ اُسے ریلنگ سے لگاتا سرد مہری سے بولا۔۔

"چھوڑیں مجھے درد ہو رہا ہے۔۔" اشارہ نے بے اختیار سسکی لی تھی۔۔ وہ لب بھینچیں اسکے تکلیف زدہ چہرے کو دیکھنے لگا۔۔ پھر کسی کی آہٹ محسوس کر کے اسنے اشارہ کو آزاد کر دیا۔۔ وہ فوراً ہی منہ پر ہاتھ رکھتی بھاگی تھی۔۔ وہ پر سوچ نگاہوں سے اسکی پشت دیکھے گیا۔۔

نکاح مسجد میں ہو گیا تھا۔۔ اب میرج لان میں بارات کے استقبال کے تیاریاں جاری تھیں۔۔

"یاد رہے رضوان بھائی کو سستے میں بلکل نہیں چھوڑنا ہے۔۔" زرناب کہہ رہی تھی۔۔

"ٹینشن نہ لو۔۔ ہم اُنھیں کنگال کر کے ہی چھوڑیں گے۔۔" انابیہ نے اپنا دوپٹہ سمبھالتے ہوئے اطمینان دلایا۔۔

"میرے لئے بھی کچھ چھوڑ دینا۔۔ جو پتا چلا منہ دکھائی میں صرف منہ دیکھنے سے ہی کام چلانا پڑے۔۔" دلہن بنی روشنی نے پٹ سے کہا۔۔

"لاحول ولا قوۃ۔۔ کیا زمانہ آگیا ہے۔۔ اب دلہن شرمانے کے بجائے منہ پھاڑ کر اپنی منہ دکھائی کا ذکر کر رہی ہے۔۔" مہر افسوس سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولی۔۔

"زیادہ اماں بننے کی ضرورت نہیں ہے سمجھیں۔۔ خود تو جیسے مسلن بوبو بنے گھومتی ہیں۔۔" اسنے دانت پیس کر کہا۔۔

" جلدی آؤ بارات آگئی۔۔" شاریہ اُنھیں اطلاع دے کر واپس مڑ گئی۔۔ باقی کی بحث ملتوی کرتے ہوئے وہ سب انٹرنس کی طرف لپکیں اور روشنی شرافت سے منہ گھونگھٹ میں کیے بیٹھ گئی۔۔ بارات کا شاندار طریقے سے استقبال کیا گیا۔۔ اب اسٹیج کو سب لڑکیوں نے بلاک کر دیا تھا۔۔

"ہاں تو بولو کتنی ڈیمانڈ ہے؟" اُسے شاید کچھ زیادہ ہی جلدی تھی۔۔ اس لئے انکے آتے ہی بول پڑا۔۔

"اُف رضوان بھائی دھیرج رکھیں۔۔ دلہن کے جملہ حقوق آپ ہی کے نام محفوظ ہیں۔۔" اشارہ نے ہنستے ہوئے اسکی بیتابی پر چوٹ کیا۔۔ جس پر سب کا جاندار قہقہہ پڑا۔۔ وہ بیچارہ جھینپ کر رہ گیا۔۔ عالم نے چونک کر اشارہ کے ہنستے مسکراتے چہرے کو دیکھا۔۔ بلاشبہ وہ ہمیشہ کی طرح حسین لگ رہی تھی۔۔ مگر اسکا حسن آج تھوڑا ماند لگ رہا تھا۔۔ شاید اسکی آنکھوں میں موجود اُداسی کی وجہ سے۔۔ جو اسے مسکراہٹ کے دبیز پردے کے باوجود نظر آرہی تھی۔۔ اسنے اپنا دھیان اُس سے ہٹایا۔۔

"پھر آج آپ لوگوں کی کیا ڈیمانڈ ہیں؟" عالم خود کو ماحول کی طرف رجوع کرنے لگا۔۔

"ہماری ڈیمانڈ کچھ خاص نہیں۔۔ بس ایک دو سے کام چل جائے گا۔۔" انابیہ نے اطمینان سے کہا۔۔

"کیا بات ہے بھئی بڑے سستے میں کام نپٹ گیا۔۔" عباد نے تعجب کا اظہار کیا۔۔

"ہم لوگ مقابل کی جیب کا خیال بھی کرتے ہیں۔۔" انابیہ نے اترا کر کہا۔۔ عباد نے اُسے لو دیتی نگاہوں سے دیکھا۔۔ وہ لانگ شرگ اور پلازو میں لگ بھی کمال رہی تھی۔۔ اسکی نظریں محسوس کر کے خود میں سمٹ گئی۔۔

"ایک دو کیا۔۔ پانچ چھ لے لو۔۔" رضوان نے فوراً جیب میں ہاتھ ڈالا اور زرناب کی جانب کچھ سکے بڑھا دیئے۔۔

"ہماری سر پر سینگ اُگے ہوئے ہیں یا ماتھے پر بڑا سا پاگل لکھا ہوا ہے؟" وہ تیکھے چتون سے بولی۔۔

"پہلی بات پر غور کیا جاسکتا ہے لیکن دوسری پر مکمل یقین ہے۔۔" عالیان کی زبان میں کھجلی ہوئی۔۔ جس پر زرناب نے بمشکل خود کو کنٹرول کیا کہ اُسے عالیان کی ناراضگی کو مزید ہوا نہیں دینا تھا ورنہ اسکے پاس بھی کرارا جواب تیار تھا۔۔

"اچھا یہ لے لو اب خوش۔۔" اسنے ایک آدھ دس کی نوٹ اسکی جانب کی۔۔

"رضوان بھائی مذاق ہمیں بھی کرنے آتا ہے۔۔ بھولیں مت دلہن ابھی بھی ہماری کسٹڈی میں ہے۔۔" جویریہ نے دھمکایا۔۔

"لو جی ان لوگوں نے تو بچے کی دکھتی رگ پر پیر رکھ دیا۔۔" دانش نے تاسف سے سر ہلایا۔۔ اسنے کچھ غلط بھی نہیں کہا تھا۔۔

"ارے ارے رے۔۔ ناراض کیوں ہوتی ہو سسٹرز بتاؤ کتنا چاہئے؟" وہ فوراً لائن پر آیا تھا۔۔

"یار کیا رضوان اتنی آسانی سے انکی بات مان رہے ہو اور وہ بھی خالی خولی دھمکیوں سے ڈر کر۔ تف ہے تم پر۔" ولید نے اُسے لتاڑا۔۔

"اسکے علاوہ کوئی چارہ بھی تو نہیں ہے بھائی۔۔" وہ بیچارگی سے گویا ہوا۔۔

"کیوں نہیں ہے۔۔ میں تمہیں ابھی انکے چنگل سے نکالتا ہوں۔۔" عالم نے بھی اُسے اطمینان دلایا اور ایک پلان ترتیب دے کر فوراً سے ان لوگوں نے اس پر عمل بھی کر ڈالا۔۔

"یہ کیا کھسر پھسر چل رہی ہے؟" ایہا نے کافی دیر اُنھیں سرگوشی کرتے دیکھا تو مشکوک انداز میں پوچھا۔ عارفین خاموشی سے ان سب کی نوک جھونک انجوائے کر رہا تھا مگر اسکی نظروں کا فوکس ایہا ہی تھی۔ جو خود کو اس سے مکمل طور پر بے نیاز ظاہر کر رہی تھی۔۔ ورنہ در حقیقت وہ اسکی نظروں سے پزل ہو رہی تھی۔۔

" آپ لوگوں کی ڈیمانڈ پر غور کر رہے ہیں۔" عباد نے ترنت کہا۔

"تو پھر کیا فیصلہ ہوا؟" جویریہ پوچھنے لگی۔۔

"ہمیں آپ لوگوں کی بات منظور ہے۔۔" بلال نے جواب دیا۔۔

"ہم تو پھر دیں۔۔ دیری کس بات کی ہے۔۔" اسنے فوراً ہتھیلی آگے کی۔۔

"عالیان وہ باکس دے دو انھیں۔۔" ولید نے مسکراتے ہوئے اُسے آنکھ ماری۔۔

"اوکے باس۔۔" وہ بھی جواباً مسکرایا اور شاپر سے ایک باکس برآمد کیا۔۔

"پکا ایک ہے ناں۔۔" اتنی آسانی سے ماننے پر جویریہ نے تصدیق چاہی۔۔

"نہیں پورے دو ہیں۔۔" بلال نے آنکھیں بڑی کرتے ہوئے کہا۔۔

"سچی۔۔" سب لڑکیوں کی آنکھیں کھلی رہ گئیں۔۔

"شک کی کوئی گنجائش ہی نہیں۔۔ اگر یقین نہ آئے تو خود کھول کر دیکھ لو۔۔" عالم نے اُنھیں اطمینان دلایا۔۔

جویریہ فوراً آگے بڑھی۔۔

"نہیں تم رہنے دو۔۔" بلال نے اسکے باکس لینے سے پہلے خود اٹھالیا۔۔

"کیوں؟" وہ حیران ہوئی۔۔ البتہ سب لڑکوں نے دبی دبی مسکراہٹ لئے بلال کو دیکھا۔۔

"اب اچھا لگے گا بھلا یہاں پر بڑے موجود ہیں اور تم نیگ لو۔۔ پہلے یہ انکا حق ہے۔۔ اس لئے یہ ایہابھابھی لیں گی۔۔" اسنے فوراً ہی کہا۔۔ اسکی چالاکی پر سب لڑکے اسے گھور کر رہ گئے۔۔ جس میں عارفین نے اُسے نہ بخشنے کا اِشارہ بھی کیا۔۔

"نہیں۔۔ اب ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے۔۔ کوئی بھی لے لے مجھے فرق نہیں پڑے گا۔۔" ایہابردباری سے بولی۔۔

"لیکن ہمیں تو پڑے گاناں۔" بلال کی زبان پھسلی۔

"مطلب؟" سب لڑکیوں نے سوالیہ نگاہوں سے اُسے دیکھا تو سب لڑکوں نے خونخوار نگاہوں سے۔

"وہ۔ میرا مطلب ہمیں اچھا نہیں لگے گا۔ آپ بڑی ہیں اور آپکے ہوتے ہوئے کوئی اور لے۔" وہ گڑبڑا کر بولا۔

"اب تو میں ہی لوں گی۔" مہر ہٹ دھرمی سے کہتی اسکے ہاتھ سے باکس جھپٹ چکی تھی۔۔ ولید اسکی جلد بازی پر کراہ کر رہ گیا جبکہ عارفین کے ہونٹوں پر بیساختہ قسم کی مسکراہٹ نمودار ہوئی تھی۔۔

"مُجھے تو آپ لوگوں کے اتنی آسانی سے ماننے پر ابھی تک یقین نہیں آرہا۔" وہ جلدی جلدی باکس انپیک کرنے لگی۔

"مگر اب آجائے گا۔" ولید ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔

"میں بھی کاؤنٹ کروں گی۔" جویریہ بھی آگے آئی۔۔ مہر نے سلو ٹیپ ہٹا کر باکس اوپن کیا اور اندر ہاتھ ڈال کر باہر نکالا۔

"آآآآآ۔۔۔" پھر ہاتھ میں موجود شخصیت کو دیکھ کر اسکے ساتھ ہی ساری لڑکیوں کی چیخیں فضا میں بلند ہوئیں۔ ساری ادھر سے اُدھر تتر بتر ہو گئیں۔ لڑکے انکی حالت پر ہنستے اسٹیج پر چڑھ گئے۔ لڑکیاں تو جسے جہاں جگہ مل رہی تھی وہی بھاگ رہی تھیں۔ باقی لوگ اصل واقعے سے لاعلم حیرت و استعجاب میں گھرے انھیں دیکھ رہے تھے۔ مہر تو مارے دہشت کے ہاتھ بھی نہیں ہلا پا رہی تھی اور شاید چوہے صاحب کو بھی اُسکی ہتھیلی پر بیٹھنے میں مزہ آرہا تھا جو اطمینان سے بیٹھے ادھر ادھر کا معائنہ کر رہے تھے۔۔ بلال نے بلکل ٹھیک ہی کہا تھا۔۔ وہ دو ہی تھے جو مہر کی ہتھیلی پر بیٹھے ٹکر ٹکر یہاں وہاں کا جائزہ لے رہے تھے۔۔ بلآخر ولید کو ہی اس پر ترس آیا۔ وہ اسکے ہاتھ سے چوہے کو دم کی مدد سے اٹھا کر واپس باکس میں ڈالنے لگا۔ پھر اسکی طرف متوجہ ہوا جو ابھی بھی دہشت سے آنکھیں پھاڑے اپنے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی۔

"مہر ڈارلنگ چوہا یہاں سے ہجرت کر چکا ہے۔" وہ اسکی آنکھوں کے سامنے ہاتھ ہلاتے ہوئے بولا۔ اسنے خالی خالی نظروں سے اُسے دیکھا۔ پھر نہ جانے کہاں سے ڈھیروں آنسو آنکھوں میں آ گئے۔ وہ اسکی طرف شکایتی نگاہوں سے دیکھتی نفی سر ہلاتی وہاں سے چلی گئی۔ ولید بے اختیار سر پر ہاتھ پھیرتا اپنے اس پلان پر خود کو کوس کر رہ گیا۔

"ان لوگوں نے ہمیں بیوقوف بنایا ہے ناں۔ اب ہم بھی انہیں مزہ چکھائیں گے۔" زرناب نے مسمم ارادہ کیا۔ جب اُنھیں یقین ہو گیا کہ چوہا جا چکا ہے۔ تب انکی بھگدڑ رکی۔ وہ سب خود کو ریلیکس کرتی ایک ٹیبل کے گرد بیٹھ گئیں۔

"میری تو جان ہی نکل گئی تھی۔" جویریہ نے گہری سانس لے کر کہا۔

"سب سے برا حال تو بیچاری مہر کا تھا۔ اسنے چوہے کو کیسے پکڑا تھا۔ افف۔" انابیہ جھرجھری لے کر بولی۔

"یاد مت دلاؤ۔" وہ دہل کر بولی۔ اُسکا دل ابھی بھی قابو میں نہیں آیا تھا۔ اچھا خاصا رولینے کے بعد بھی اُسے سکون نہیں ملا تھا۔

"اور وہ بلال کا بچہ مجھے پھنسا رہا تھا۔ اللہ کا شکر ہے مہر خود ہی آگے بڑھ گئی۔" ایمہا نے تشکر سے کہا جس پر مہر اُسے خشمگیں نگاہوں سے گھورنے لگی۔

"مُجھے پہلے ہی انکی شرافت پر شک ہو رہا تھا۔" زرناب دانت پیستے ہوئے بولی۔

"لیکن یہ سارا کیا دھرا تھا کس کا؟" اشارہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"اگر مُجھے پتا چل جائے ناں اُسے زندہ نہیں چھوڑوں گی میں۔" مہر نے دانت کچکچائے۔

"ہاں تو بس پھر جا کر ولید بھائی کا گریبان پکڑیں۔" عمار انکے پاس چیئر گھسیٹ کر بیٹھتے ہوئے بولا۔ ساتھ ہی معیز بھی تھا۔

"یہ انھیں کا پلان تھا۔ اُنھیں چھوڑنا مت۔" معیز نے لقمہ دیا۔

"اب تو ولید کی سچ میں خیر نہیں۔" اسنے تصور ہی میں ولید کے رستے لگانے شروع کئے۔

"ویسے دیکھا جائے تو دوسرے لوگ بھی شامل تھے۔ اس لئے کچھ ایسا کرو کہ سب اپنی حرکت پر پچھتانے میں مجبور ہو جائیں۔" عمار نے کہا۔

"ہمم کرنا تو کچھ ایسا ہی پڑے گا تا کہ آئندہ کوئی ایسی حرکت کے بارے میں سوچ بھی نہ سکے۔" جویریہ پر سوچ انداز میں بولی۔

"میرے پاس ایک جھکاس آئیڈیا ہے۔" معیز نے اپنی آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا۔ سب نے سوالیہ نگاہوں سے اُسے دیکھا۔ پھر اسکے پلان پر ان سب کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"سنو۔" وہ اُسے اکیلے دیکھ کر پُکار بیٹھی۔ عالیان چونک کر متوجہ ہوا۔

"وہ مجھے کچھ کہنا ہے۔" اسنے اُنگلیاں آپس میں مسلتے ہوئے کہا۔

"ہوں بولو۔" وہ کلائی میں بندھی گھڑی کی جانب دیکھ کر بولا۔ اُسکی بے نیازی پر وہ کڑھ کر رہ گئی۔

" میں تم سے معزرت کرنا چاہتی ہوں۔" اسنے دل کڑا کر کے کہا۔

"کس بات پر؟" وہ آئبرو اچکا کر بولا۔

"میں نے تم سے کافی بدتمیزی کی تھی اور سب کے سامنے تمہاری بہت انسلٹ کی تھی۔ آئے ایم رئیلی سوری۔" اسنے بمشکل الفاظ کو یکجا کر کے کہا۔ اسنے پہلے کب ایسی سچویشن کا سامنا کیا تھا۔

"اِٹس او کے۔" وہ دو لفظی جواب دے کر جانے لگا۔

"ایک منٹ میری بات ابھی مکمل نہیں ہوئی ہے۔" زرناب نے اسکا راستہ روکا۔

"ہمم۔ جلدی بولو۔" وہ خشک لہجے میں بولا۔

"مُجھے سمجھ نہیں آرہا میں کیا کہوں مگر جب میں نے تمہیں ریجیکٹ کیا تو مجھے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ پھر بعد میں میری بیوقوفی سے حالات خراب ہوتے گئے۔ میں اپنی انا میں تمہاری محبت کی انکاری ہو گئی۔ پھر جب تمہارے ساتھ میں نے اس لڑکی کو دیکھا تو میری انا دھری کی دھری رہ گئی۔ مجھے شدت سے احساس ہوا میں تمہارے ساتھ کسی کو نہیں دیکھ سکتی۔ مجھے تم سے کب محبت ہوئی مجھے خود پتا نہیں چلا۔ میں مانتی ہوں میں غلط تھی۔ میں نے تمہارے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا مگر مجھے اُمید ہے کہ تم مجھے معاف کر دو گے۔" اسنے بولنا شروع کیا تو بولتی گئی۔

وہ چپ چاپ اسکی باتیں سنے گیا۔

"تم کچھ نہیں کہو گے۔۔" وہ اُسکی طویل خاموشی سے گھبرا کر بولی۔۔ عالیان کا سر نفی میں ہل گیا۔۔ زرناب کا دل ڈوبا۔۔ کیا وہ اُسے معاف نہیں کرے گا۔۔ کیا وہ کبھی اُسکی زندگی میں شامل نہیں ہو سکے گی۔۔ اسکے دل و دماغ میں کئی خدشات جنم لینے لگے۔۔

"اوکے۔۔ جیسے تمہاری مرضی۔۔ شاید میں نے ہی تمہاری طرف لوٹنے میں بہت دیر کر دی۔۔" وہ خود پر قابو پاتے ہوئے بولی اور بجھے دل سے پلٹ گئی۔۔

"ویسے ایک بات پوچھوں؟" اُسکی آواز پر وہ رکی مگر پلٹی نہیں۔۔

"یہ ساری ڈائلاگ بازی کونسے ڈرامے سے یاد کی تھی۔۔ یار کمال کے جملے تھے۔۔ مُجھے بھی ڈرامے کا نام بتانا میں بھی مستقبل کے لئے ایک آدھ یاد کر لوں گا۔۔" وہ نہایت سنجیدگی سے بولا۔۔ زرناب فوراً پلٹی اور اسکی بات سمجھنے کی کوشش کرنے لگی۔۔

"تم نے کیا کہا؟" وہ ہونق بنی پوچھ رہی تھی۔۔

"ڈرامے کا نام پوچھا ہے تاکہ میں بھی مستقبل میں تمہیں ایسے ہی بھاری بھرکم ڈائلاگ صبح شام سناؤں۔۔" اسکی شکل دیکھ کر وہ شوخی سے گویا ہوا۔۔

"تم بہت ہی برے انسان ہو۔۔ میری جان ہی نکال کر رکھ دی تھی۔۔" اسنے دو تین دھموکے اسکے شانے پر جڑے۔۔ اُسکی بات سمجھتے ہی چہرے پر بشاشت آگئی تھی۔۔ دل ایک دم سے ہلکا پھلکا ہوا۔۔

"یار تم لڑکیوں کی سمجھ نہیں آتی مجھے جہاں کوئی بندہ لفٹ دے بیچارے کو پچھتانے پر مجبور کر دیتی ہو۔۔" وہ اپنا شانہ سہلانے لگا۔۔

"اسکا مطلب تم اب پچھتا رہے ہو؟" اسنے اپنی مطلب کے معنی اخز کیے۔۔

"یا اللہ میں کیا کروں۔۔ یار میں نے جسٹ ایک جملہ کہا ہے اور تم ہو کہ بال کی کھال اکھاڑنے لگیں۔۔" وہ تاسف سے بولا۔۔

"تم جان بوجھ کر مجھے تنگ کر رہے تھے ناں۔۔ پتا ہے تمہاری خاموشی پر میری جان نکل گئی تھی۔۔" اسنے اب شکایتی انداز میں کہا۔۔

"اچھا۔۔ وہ کیوں؟" وہ مسکراہٹ دبائے پوچھنے لگا۔۔

"کیونکہ میرا دماغ خراب ہو گیا تھا۔۔" اُسے سنجیدہ نہ دیکھ کر وہ چڑ گئی۔۔

"یار ناراض کیوں ہوتی ہو۔۔ میں تو ایسے ہی پوچھ رہا تھا۔ جسٹ فور نالیج۔۔" وہ ہنستے ہوئے بولا۔۔

"تم نے مجھے سچ میں معاف کر دیا ناں؟" اُسے شاید ابھی یقین نہیں آیا تھا۔۔

"ہاں میری ماں۔۔ اب کیا لکھ کر دوں میں نے زرناب نذیر کو معاف کر دیا ہے۔۔" وہ جھلا گیا۔۔

"نہیں بس مجھے اپنا موبائل دے دو۔۔" اسنے عجب ہی بات کہی۔۔

"کیوں؟" وہ حیران ہوا۔۔

"مُجھے کچھ کام ہے۔۔" اسنے ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔۔ وہ کندھے اچکاتا اُسے اپنا موبائل نکال کر دینے لگا۔۔ اسکے فرشتوں کو بھی خبر نہ تھی کہ یہ اسکے لئے مسئلہ کھڑا کرنے والی تھی۔۔

"ہیلو لیڈیز اینڈ جینٹل مین۔۔" اسٹیج پر مائک لئے معیز بول رہا تھا۔۔ سب اسکی طرف متوجہ ہوئے۔۔

" تھوڑی دیر میں رخصتی ہے اس لیے میں دیکھ رہا ہوں ماحول تھوڑا بورنگ ہو گیا ہے تو کیوں نہ اس میں تھوڑے رنگ بھرے جائیں۔۔" وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔ سب دلچسپی سے اُسے سننے لگے۔۔

" آپ سامنے جو اسکرین دیکھ رہے ہیں۔۔ اس پر فوٹوز شو ہوں گی۔۔ تو دیکھتے ہیں سب سے پہلے کس کے فوٹوز کے ذریعے ہنسی کے فوارے کا کھاتہ کھلتا ہے۔۔" وہ شرارتی انداز میں کہہ رہا تھا۔۔ سامنے ہی اسٹیج کی طرف ایک اسکرین آن ہوئی۔۔ جسے عمار لیپ ٹاپ کے ذریعے آپریٹ کر رہا تھا۔۔

"سو لیٹس بگین۔۔" اسکے کہتے ہی اسکرین پر ایک کے بعد ایک فوٹو شو ہونے لگے۔۔

" یار یہ جو بندہ اسکرین پر دکھ رہا ہے۔۔ اسکی شکل کافی حد تک مجھ سے ملتی جلتی ہے مگر یہ کچھ زیادہ ہی ہونق اور بیوقوف دکھ رہا ہے۔۔" بلال نے اسکرین کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔ جہاں پر ایک اٹھارہ سالہ لڑکا ہالف پینٹ میں ملبوس اپنے نظر نہ آنے والے برہنہ مسلز کی دانتوں سمیت نمائش کر رہا تھا۔۔

" ابے گدھے غور سے دیکھ یہ شکل ہی تیری ہے۔۔ یہ تیرے چار سال پہلے کا فوٹو ہے۔۔" عالیان نے اُسے ایک چپت رسید کی۔۔ اب اسنے اور غور کیا تو عالیان کی بات میں سچائی نظر آئی۔۔

"لیکن یار یہ فوٹو تو میرے موبائل کے علاوہ کہیں نہیں ہے۔۔ تو پھر وہاں کیسے گئی؟" وہ پریشان ہوا۔۔

اسکرین پر اسکی متعدد تصویریں شو ہو چکی تھیں اور سب کی تفریح کا سامان بن چکی تھیں۔۔ اسنے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا۔۔ موبائل ندارد تب اُسے یاد آیا کہ جویریہ نے اُسے کوئی کام ہے کہہ کر موبائل لیا تھا۔۔ وہ متلاشی نظروں سے اُسے ڈھونڈنے لگا۔۔ اسٹیج کے پاس وہ عمار کے ساتھ ہی کھڑی اپنی ہنسی کنٹرول کرتی اُسے دیکھ رہی تھی۔۔

"آپ لوگوں بتاتا چلوں کہ یہ اسکرین پر نظر آنے والے نمونہ کوئی اور نہیں ہمارے بلال بھائی ہیں۔۔

ہاں تو حاضرین محفل اُمید ہے آپکو یہ تفریح پسند آئی ہوگی۔۔ تو اب باری ہے اگلے کنڈیڈیٹ کی۔۔"معیز اپنی ہنسی ضبط کرتے ہوئے بولا۔۔ بلال کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اُنھیں کچا چبا جائے۔۔

"یہ تو زرناب تمہاری فوٹو ہے۔۔" انابیہ نے کہا۔۔

"کچھ بھی بھلا یہ میری فوٹو کیسے ہو سکتی ہے۔۔"وہ بے نیازی سے بولی۔۔

"یار یہ سو فیصد تمہاری ہی فوٹو ہے۔۔ یاد کرو اشارہ کے ولیمے میں عالیان نے تمہیں بیوقوف بنا کر تمہارے منہ پر کچھ لگا دیا تھا اور یہ سیلفی میں نے ہی لی تھی۔۔" انابیہ پر یقین تھی۔۔

"تو عالیان کے پاس کیسے گئی؟"وہ نا سمجھی سے بولی۔۔

"الو کی دم ابھی مسئلہ یہ نہیں ہے۔۔ ابھی تو یہ سوچو کہ عالیان کے بجائے تمہارا کتنا مذاق بنے گا جب معیز کا بچہ سب کو بتائے گا یہ تم ہو۔۔" انابیہ نے اُسے ہوش دلایا۔۔ زرناب نے فوراً اسٹیج کی طرف دوڑ لگائی۔۔

"دوستوں اب آپ یہ سوچ رہے ہوں گے یہ عجیب غریب مخلوق کون ہے تو آپ کو بتاتا چلوں یہ ہماری بہت ہی پیاری سسٹر (اللہ اس جھوٹ پر معاف کرے) زرناب عرف ریبٹ ہیں۔۔" اسکے پہنچنے سے پہلے ہی وہ اپنی زبان کو حرکت دے چکا تھا۔۔ زرناب نے دانت کچکچا کر اُسے دیکھا۔۔ گویا اسے کچا چبانے کا ارادہ ہو۔۔ پھر اسکی نظریں عالیان پر ٹکی جو ہنستے ہنستے بے حال ہوا جا رہا تھا۔۔ اُسکی خونخوار نگاہیں محسوس کرتے ہی اسنے ہنسی کنٹرول کرنے کی ناکام کوشش کی۔۔ اسی طرح ان لوگوں نے سب لڑکوں کے موبائل ضبط کر کے انکی فوٹو اسکرین پر شو کر دیں۔۔ جس میں کسی لڑکی کے ساتھ ولید کے ہنستے مسکراتے فوٹو کو مہر اور گھر کے بزرگ نے دیکھا تو انکی غضبناک نگاہیں اُسے کسی بہت بڑے خطرے سے آگاہ کر رہی تھیں۔۔ تو وہیں عباد کے سگریٹ کے کش لگاتے فوٹوز دیکھ کر انابیہ سمیت اسکی ساس نے جن نظروں سے اُسے دیکھا اسکا دل کیا عمار اور معیز کی گردن ہی دبا دے۔۔ رضوان نے

جب سب لڑکوں کی عزت لٹتے دیکھی تو اُسے اپنی گردن بھی پتلی نظر آنے لگی۔۔ اور اپنی ہی شادی کے دن وہ یہ ساری بے عزتیاں افورڈ نہیں کر سکتا تھا۔۔ سو اسنے درمیانی راہ نکالی۔۔ اُنھیں جوتے چرائی کے نام پر بھاری بھر کم رشوت دینے کا وعدہ کیا اور اپنی پچھلی غلطی کا ازالہ بھی کیا۔۔ بچا عالم تو اُسے ان لوگوں نے شادی شدہ خیال کر کے اس پر کئی احسانات جتا کر بخش دیا۔۔ جب یہ سارا کھڑاگ ختم ہوا تو سبھی لڑکوں نے اپنی آستین چڑھائی اور خونخوار تیوروں سے عمار اور معیز کی طرف بڑھے۔۔ جن میں زرناب بھی پیش پیش تھی۔۔

"یار عمار یہ لوگ قصائی کی طرح ہماری طرف کیوں آرہے ہیں؟" معیز پوچھنے لگا۔۔

"کیونکہ انکا ارادہ ہمیں ذبح کرنے کا ہے۔۔" وہ انکی طرف دیکھتا فوراً کھڑا ہوا تھا۔۔

"تو پھر ہم لوگ ابھی تک یہیں کیوں کھڑے ہیں؟" اسنے کہا اور ساتھ ہی انکے مخالف سمت دوڑ لگا دی۔۔

"ابے یہ رشوت کے پیسے تو لے لے۔۔" عمار نے ہانک لگائی۔۔

"اگر زندہ رہا تو ضرور لوں گا ورنہ انہیں پیسوں سے میری قبر پر گلاب کے ہار چڑھا دینا۔۔" معیز کی رفتار مزید تیز ہوئی۔۔

"ابے رک میں بھی آرہا ہوں کیونکہ جان ہے تو جہان ہے۔۔" اسنے بھی معیز کے پیچھے دوڑ لگائی۔۔

"رکو کمینوں بھاگتے کدھر ہو۔۔" بلال دانت پیس کر بولا۔۔ مگر ان لوگوں نے بھلا رکنا تھا۔۔ وہ لوگ تو پورے ہال میں اُنھیں بھگاتے رہے۔۔ پھر آخر کار تھک ہار کر وہ لوگ بیٹھ گئے۔۔ ان دونوں نے بھی سکون کی سانس لی اور اُن سب سے بچنے کے لئے ان سے کافی فاصلے کے ٹیبل پر بیٹھ گئے۔۔

"بال بال بچے یار۔۔" معیز ہانپتا ہوا بولا۔۔

"بال ہی تو بچے ہیں میرے بھائی ورنہ ان لوگوں نے ایسی پٹائی لگانی تھی کہ پورے بدن پر ایک بال نظر نہیں آتا۔۔" عمار ٹیبل سے منرل واٹر اٹھا کر گٹا گٹ چڑھانے لگا۔۔

"مائنڈ یو مسٹر آپ نے کس کی پرمیشن سے یہ بوٹل یوز کی۔۔ ایون وداؤٹ پرمیشن آپ یہاں بیٹھے کیسے؟" کسی دوشیزہ کی مدھر مگر تیکھی آواز پر وہ دونوں ہی چونکے۔۔ ان لوگوں نے اپنی پریشانی میں ٹیبل پر موجود لوگوں کو دیکھا ہی نہیں تھا۔۔ اب دونوں نے سامنے بیٹھی آفتوں پر غور کیا۔۔ سامنے تقریباً انہیں کی ہم عمر دو حسین سی دوشیزائیں بیٹھی تھیں۔۔ وہ دونوں شاید نہیں یقیناً ٹوینز تھیں۔۔ کیونکہ انکی شکلیں کافی حد تک ایک دوسرے سے مشابہت رکھتی تھی۔۔ البتہ ایک کے چہرے پر نرم ملائم تاثر تھا تو دوسری کے چہرے پر تیکھا پن جس سے یہ اندازہ کرنا بلکل مشکل نہیں تھا کہ ابھی کس نے اپنی زبان کے جوہر دکھائے ہیں۔۔

"یار معیز تُجھے کہیں ان محترمہ کی نیم پلیٹ نظر آ رہی ہے۔۔ مُجھے تو نہ بوتل پر دکھ رہی ہے نہ ٹیبل پر۔۔" وہ ٹیبل اور بوتل کا جائزہ لیتے ہوئے بولا۔۔

" نظر تو مُجھے بھی نہیں آئی مگر جو نظر آ رہی ہے وہ بڑی کمال کی شئے ہے۔۔" اُسکی نظریں نرم تاثر والی لڑکی پر ٹکی۔۔

"نائس جوک بٹ ویری چیپ۔۔ آپ دونوں یہاں سے چلتے پھرتے نظر آ رہے ہیں یا نہیں؟" تیکھے چتون والی نے غصے سے کہا۔۔

"یہ محترمہ کھانے میں صرف مرچی چباتی ہیں کیا؟" عمار نے نہایت سنجیدگی سے دوسری لڑکی سے استفسار کیا۔۔ اسکی بات سن کر اس لڑکی کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔

"ہمم۔۔ کہہ سکتے ہیں مگر یہ بغیر مرچی کھائے بھی تیکھا بولتی ہے۔۔" وہ لڑکی اپنی بہن کو دیکھتی شرارت سے گویا ہوئی۔۔ جس پر اسنے برا سا منہ بنایا۔۔

"آپ تو انکے برعکس کافی معقول معلوم ہوتی ہیں۔۔ سو ہیلو آئے ایم عمار شفیق اینڈ ہی از معیز نذیر۔۔" اسنے خوشدلی سے اپنا اور معیز کا تعارف کرایا۔۔

"نائس نیم۔۔ آئے ایم شائنہ اینڈ شی از مائی سسٹر رائنہ۔۔" وہ مسکراتے ہوئے بولی۔۔

"شائنہ انہیں جانے بولو یہاں سے یا تو میں اٹھ کر جاؤں۔۔" اسنے غصے سے کہا۔ اُسے شائنہ کا یوں بے تکلف ہونا بلکل نہیں بھایا تھا۔۔

"ریلیکس یار یہ کافی اچھے لوگ ہیں۔۔" وہ اُسے مطمئن کرنے لگی۔۔

"جی جی بلکل آپ نے صحیح پہچانا۔۔" معیز نے فوراً لقمہ دیا۔۔

"ہاں بلکل ابھی میں نے اسٹیج پر آپکی اچھائی بہت اچھے سے ملاحظہ کی تھی۔۔" رائنہ نے طنز کیا۔۔

"وہ تو جسٹ فور انجوائیمنٹ تھا۔۔" اسنے وضاحت دی۔۔

"اور میں نے کافی انجوائے بھی کیا۔۔" شائنہ نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

" مگر یہ بہت ہی غیر اخلاقی حرکت تھی۔۔ آپ لوگوں کو کسی کی پرائیویسی کو یوں سب کے سامنے اوپن نہیں کرنا چاہیئے تھا۔۔" رائنہ نے اعتراض کا نقطہ اٹھایا۔۔

"میرے خیال سے محترمہ معیز نے پہلے ہی واضح کر دیا ہے کہ یہ محض تفریح کے لیے تھا۔ تو اس میں غیر اخلاقیت کہاں سے آگئی؟" عمار نے اُسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"میں آپ سے بات نہیں کر رہی اس لئے بہتر ہو گا اپنی چونچ بند رکھیں۔۔" اسنے صفاچٹ جواب دیا۔۔

"نہ رکھوں تو؟" وہ اُسے زچ کرنے کو بولا۔۔

"تو میں اپنے طریقے سے بند کروں گی۔۔" اسنے عمار کو گھورا۔۔

"کر کے دکھاؤ۔۔" وہ اطمینان سے ہاتھ باندھتے ہوئے بولا۔۔

"ابھی دکھاتی ہوں۔۔" اسنے دانت پیستے ہوئے کہا اور اپنے سامنے رکھی پلیٹ سے مرچوں کا ڈھیر اٹھا کر اسکے منہ میں ٹھونس دیا۔۔ یہ سب اتنا آناًفاناً ہوا کہ عمار کیا ان دونوں کو بھی کچھ سمجھ نہیں آیا۔۔

"یخ۔۔" عمار کے چودہ کے بجائے پورے اٹھائیس طبق روشن ہوئے تھے۔۔ اسکے ارادے کے بارے میں عمار کے فرشتوں کو بھی خبر نہ تھی ورنہ وہ حفظ ماتقدم کے طور پر کچھ نہ کچھ ضرور کرتا۔۔

"اب آئندہ مجھ سے پنگا لینے سے پہلے ہزار بار سوچنا۔۔" وہ مزے سے کولڈرنک کا گلاس منہ سے لگاتے ہوئے بولی۔۔

"یہ پنگا تمہیں بہت بھاری پڑے گا مس رائنہ۔۔" اسنے جلتے منہ سے بمشکل کہا اور اسکے ہاتھ سے گلاس چھین کر اپنے ہونٹوں سے لگالیا۔۔ وہ ہکا بکا سی اُسے اپنا گلاس خالی کرتے دیکھ رہی تھی اور بیچارے معیز اور شائنہ حیران پریشان سے ان دونوں کو تک رہے تھے۔۔ انکی اسٹوری کی تو ابھی شروعات ہوئی ہے۔۔ وہی روایتی کہانی۔۔ خیر ہم آگے بڑھتے ہیں۔۔

"بلال تم نے مجھے پہلے اپنا اتنا اچھا فوٹو کیوں نہیں دکھایا تھا۔۔" وہ شرارتی مسکراہٹ دبائے بولی۔۔

"کیونکہ میرا دماغ خراب تھا۔۔" اسنے دانت پیستے ہوئے کہا۔۔

"اور تم عالیان کس سے پوچھ کر تم نے میری پک لی؟" اب زرناب غصے میں اس سے مخاطب ہوئی جو بڑے اطمینان سے کینڈی کرش کھیل رہا تھا۔۔

"میں نے تھوڑی لی تھی وہ تو انابیہ نے سینڈ کی تھی۔۔" اسنے مصروف انداز میں بتایا۔۔

"تو تم ڈیلیٹ بھی کرسکتے تھے مگر نہیں تمہیں تو میرا مذاق بنوانا تھا۔۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔۔

"تاریخ گواہ ہے جو کسی کے لئے گڑھا کھودتا ہے خود اسی میں گر جاتا ہے۔۔" اسنے سکون سے کہا۔۔ اُسکا گیم ہنوز جاری تھا۔۔ زرناب بری طرح تپی تھی۔۔

"تم۔۔" وہ مارے غصے کے بول نہیں پارہی تھی۔۔ اُسے کچھ نہ سوجھا تو اسنے پاس سے گزرتی ویٹرس سے

کولڈرنک کا گلاس لیا اور اس پر انڈیل دیا۔۔ وہ پہلے ہی چوکنا تھا فوراً ہی جھکائی دے گیا۔۔

"شٹ۔۔" بلال ہڑبڑا کر اپنی جگہ سے اٹھا۔۔

"زرناب تم عالیان کا غُصہ بلال پر کیوں اتار رہی ہو؟" جویریہ نے تنک کر پوچھا۔۔

"میرا ارادہ یہ ہرگز نہیں تھا مگر اب عالیان ہٹ گیا تو میں کیا کروں۔۔" اسنے لاپرواہی سے جواب دیا۔۔ جویریہ کو اسکا انداز کھلا۔۔ اسنے بھی وہی عمل دہرایا۔۔

"اوہ سوری میرا ارادہ تم پر گرانا ہرگز نہیں تھا۔۔" وہ مصنوعی افسوس سے بولی۔۔ زرناب غصے اور حیرت کے ملے جلے تاثرات لئے کبھی خود کو دیکھتی کبھی جویریہ کو۔۔ جو مصنوعی فکرمندی ظاہر کرتی اُسے ٹشو پکڑا رہی تھی۔۔ اُسکا دماغ پھرا۔۔ اسنے ٹشو کے بجائے جویریہ کے بال اپنے شکنجے میں لئے۔۔ وہ کونسا کم تھی اسنے بھی زرناب کی نفاست سے بنی فرنچ ناٹ کو کھینچا۔۔ بلال اور عالیان حیرت کے عالم میں انھیں دیکھ رہے تھے۔۔ دونوں نے عورتوں سوری لڑکیوں کی زبانی کلامی لڑائیاں تو بہت دیکھی تھیں مگر اب جسمانی لڑائی بھی دیکھ رہے تھے۔۔ جو شائد اُنھیں زندگی بھر دیکھنی تھیں۔۔

"میرا یقین کرو وہ صرف ایک ڈیئر تھا۔۔" اسنے بے بسی سے کہا۔۔

"تم نے ہمیں بیوقوف سمجھ لیا ہے جو تمہاری بات پر آنکھ بند کر کے اعتبار کر لیں۔۔" اُنھوں نے ایک عدد سخت گھوری سے اُسے نوازا۔۔

"امی میں قسم کھانے کو تیار ہوں۔۔ میں سگریٹ نہیں پیتا۔۔" وہ جھلا کر بولا۔۔

"کوئی شرم حیا آپکے اندر رہے یا وہ بھی سگریٹ کے دھوئیں میں اُڑا دی۔۔" اب انابیہ نے تنک کر کہا۔۔

"یہ دیکھ لیں امی کیسے بات کر رہی ہے یہ مجھ سے؟" اسنے شکایتی نظروں سے امی کی طرف دیکھا۔۔

"ہاں اُسے تو میں دیکھ رہی ہوں مگر تمہارے لچھن مُجھے صحیح نہیں لگ رہے۔۔" وہ سخت لہجے میں بولیں۔۔

"خدانخواستہ امی آپ تو یوں بول رہی ہیں گویا میں کوئی بازارو عورت ہوں۔۔" اسنے زچ ہو کر کہا۔۔

"تمہیں شرم تو نہ آئی اس طرح کے الفاظ ادا کرتے ہوئے۔۔" امی نے طزیہ انداز اختیار کیا۔۔

"اُففف امی آپ ہی بتائیں میں کیا کروں جو آپ لوگ شرم دلائے بغر میری بات کا یقین کر لیں۔۔" اسنے جھنجھلا کر کہا۔۔

"ٹھیک ہے مان لیتے ہیں آپکی بات مگر آئندہ ایسا کوئی ڈیئر کرنے کی ضرورت نہیں ہے ورنہ آپکے حق میں بہتر نہیں ہو گا۔۔" وہ لاکھ احسان جتا کر بولی۔۔

"اوہ شکر خدایا۔۔ بلکل بے فکر رہو اسکے برعکس میں نہر میں چھلانگ لگانا پسند کروں گا۔۔" اسنے بے ساختہ شکر کا سانس لیا۔۔

"دیکھا کتنی اچھی بہو ہے میری جو اتنی آسانی سے تمہاری باتوں میں آگئی۔۔" امی انابیہ کے گن گانا شروع ہو چکی تھیں۔۔ اسنے انابیہ کو دیکھ کر دانت کچکچائے جو اپنی تعریف پر پھولے نہیں سما رہی تھی۔۔ وہ چپ چاپ کان لپیٹے سنتا رہا کہ اُسے اب عادت ڈال لینی تھی کیونکہ یہ صرف مستقبل کی چھوٹی سی جھلک تھی۔۔ آگے تو پوری فلم باقی تھی۔۔

"اشارہ خود کو کنٹرول کرو۔۔" مہر نے نم لہجے میں کہا۔۔ رخصتی کی رسم شروع ہو چکی تھی۔۔ اشارہ اور روشنی جو گلے لگیں تو علیحدہ ہونے کو آمادہ نہ ہوئیں۔۔ سبھی آنکھیں بھیگی ہوئی تھیں اور دل بوجھل تھے۔۔

"پلیز اشارہ اگر تم اس طرح کرو گی تو روشنی کیلئے مشکل ہو جائے گا۔۔" ایمن نے اسکے کندھے پر دباؤ ڈالا۔۔ وہ بمشکل اس سے الگ ہوئی۔۔ پھر عالم نے نم آنکھوں اور بوجھل دل سے اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر ہمیشہ خوش رہنے کی

دعا دی اور خود سے لگائے ہوئے اُسے گاڑی تک لایا۔۔ اُسکی دائمی خوشیوں کے لئے دعا کرتے سب نے اسے رخصت کر دیا۔۔ دلہن کے رخصت ہوتے ہی باقیوں نے بھی اپنے گھروں کی راہ لی۔۔

"اشارہ بیہوش ہوگئی ہے۔۔" عالم جب سب مہمانوں کو روانہ کر کے اندر آیا تو ایک نئی خبر اُسکی منتظر تھی۔۔

"تم بیٹھ رہی ہو یا نہیں؟" وہ سخت لہجے میں پوچھ رہا تھا بلکہ یہ کہنا زیادہ بہتر ہو گا کہ وہ حکم دے رہا تھا۔۔

"نہیں۔۔" اُسکی جانب دیکھے بنا اسنے یک لفظی جواب دیا۔۔

"مہر میں صرف تین تک گنوں گا۔۔ اسکے بعد جو ہو گا اسکی ذمے دار تم ہوں گی۔۔" وہ دھمکی آمیز انداز میں بولا۔۔

"تم کچھ بھی کر لو میں نہیں جا رہی تمہارے ساتھ۔۔" اسنے تنک مزاجی سے کہا۔۔

"او کے ایز یو وش۔۔" وہ گہری سانس لیتے ہوئے بولا اور اسکے کچھ سمجھنے سے پہلے ہی اُسے اپنے بازوؤں میں بھرتا گاڑی میں بیٹھا دیا۔۔ وہ دم سادھے بیٹھی رہ گئی۔۔ دوسری طرف سے آکر اسنے ڈرائیونگ سیٹ سمبھال لی۔۔ مہر نے ناراضگی سے اسکی طرف دیکھا جو سنجیدہ چہرہ لئے ڈرائیو کرنے میں مگن تھا۔۔ اب اُسے گھر والوں پر غُصہ آنے لگا جو اُسے ولید کے سہارے چھوڑ گئے تھے۔۔ حالانکہ جب سے اسنے ولید کی اُس لڑکی کے ساتھ ہنستی مسکراتی تصویر دیکھی تھی۔۔ اُسکا غُصہ سے برا حال تھا اور یہاں موصوف کو کوئی پرواہ ہی نہیں تھی۔۔ وہ جلتی بھنتی رہ گئی۔۔ اس بات سے بے نیاز کے گاڑی انجانے راستوں پر سفر کر رہی تھی۔۔

"محترمہ اگر آپ اسی رفتار سے روتی رہیں تو یقیناً کل صبح تک یہ شہر ڈوب جائے گا۔" وہ مسلسل سر جھکائے رونے میں مصروف تھی جب رضوان کی آواز آئی۔۔

"تواب گھر والوں سے جدائی پر روؤں بھی ناں۔" اسنے ہچکی لی۔۔

"اب اتنا ہی قلق ہو رہا ہے تو واپس چھوڑ آؤں۔۔" وہ برا سا منہ بنا کر بولا۔۔

"ہونہہ۔ جیسے سچ میں ایسا کر دیں گے۔۔" اسنے پھر ہچکی لی۔۔

"یار آج تو جھگڑا نہیں کرتے ہیں۔۔" وہ مصالحت اختیار کرتے ہوئے بولا۔۔

"کیوں آج کیا خاص بات ہے؟" روشنی اسی طرح رونے میں مصروف تھی۔۔

"میرے خیال سے آج ہماری شب زفاف ہے۔" اسنے کہتے ہوئے اسکے آنسو صاف کیے۔۔

"اچھا۔۔" وہ یوں بولی گویا اُسے ابھی معلوم ہوا ہو۔۔ پھر وہ شرافت سے اچھی بچی کی طرح آنسو صاف کر کے گھونگھٹ لے کر بیٹھ گئی۔۔ اُسے روشنی کی اس حرکت پر ہنسی آئی مگر وہ ضبط کر گیا اُسکا کیا بھروسہ کب بھڑک اٹھے۔۔ اسنے بھی پھر شرافت سے اسکا گھونگھٹ اٹھایا۔۔

"یہ رہی تمہاری منہ دکھائی۔۔" رضوان نے اسکی ہتھیلی پر سرخ رنگ کی مخملی ڈبیا رکھی۔ جس میں بہت ہی نفیس سا بریسلٹ تھا۔

"خود ہی پہنا دیں۔" اسنے شرما کر کہا۔۔ رضوان اسکی ادا پر نثار ہوتا فوراً ہی اسکی بات پر عمل کرنے لگا۔

"تمہاری کلائی میں سج کر تو بریسلٹ کی خوبصورتی بڑھ گئی ہے۔۔" اسکے ہاتھ کو اپنے لبوں سے لگاتا وہ مخمور لہجے میں بولا۔۔ روشنی خود میں سمٹ سی گئی۔ رات دھیرے دھیرے بیتنے لگی اور انکی محبت پروان چڑھنے لگی۔۔

اسنے مانوس سے لمس پر کسمسا کر آنکھیں کھولیں۔ سامنے ہی دشمن جاں فکر مندی سے اُسے دیکھ رہا تھا۔ اُسے آنکھیں کھولتا دیکھ کر وہ اسکے پاس ہی بیٹھ گیا۔ وہ اٹھنے لگی تو اسنے فوراً ہی آگے بڑھ کر اُسے بیٹھنے میں مدد دی۔ اُسے اس وقت شدت پیاس لگ رہی تھی۔ اسنے پانی کی تلاش میں نظریں دوڑائیں۔ عالم شاید اسکی نظروں کا مفہوم جان

گیا تھا اسلئے فوراً ہی سائڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھا کر اسکے ہونٹوں سے لگا دیا۔۔ اس وقت اپنے لئے عالم کو فکر مند دیکھنا ایک خواب ہی معلوم ہو رہا تھا۔ وہ بغیر پلکیں جھپکائے اُسے دیکھے گئی۔ یہاں تک کے اُسکی آنکھوں میں پانی آ گیا۔۔ اسنے پلکیں جھپک کر آنسو کو بہنے سے روکا۔۔

"تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں تھا؟" اسکے آنسو اپنے پوروں سے چنتا وہ پوچھ رہا تھا۔۔

"کیسے بتاتی اور کیوں بتاتی؟" آنسو اُسکی بے رخی یاد کر کے پھر بہنا شروع ہو گئے تھے۔۔ عالم نے اُسے خود سے لگا لیا اور آہستہ آہستہ اسکی پیٹھ تھپکنے لگا۔ وہ زور و شور سے روتی اسکی شرٹ بھگونے لگی۔۔

"اٹس اوکے۔ اب اور رونا ہے یا باقی ہے ابھی بھی۔۔" عالم سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔

"آئے ایم سوری میں نے آپکو غلط سمجھا۔" وہ اس سے الگ ہو کر شرمندگی سے بولی۔

"اوکے اوکے۔ اب یہ بتاؤ ہم نے بچوں کے نام کیا رکھنے ہیں؟" اسنے یوں کہا گویا بہت اہم مسئلہ ہو۔

"مُجھے نہیں پتا۔" وہ شرمگیں لہجے میں بولی۔ عالم نے تسلی سے اسکے اس روپ کو دیکھا۔ اسکے چہرے پر آج انوکھا ہی نکھار تھا۔

"اچھا۔ لڑکا ہوا تو ہم نوفل رکھیں گے اور لڑکی ہوئی تو آبگینے۔ تمہیں یہ نام پسند آئے؟" وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔

اشارہ نے اثبات میں سر ہلایا اور مطمئن ہو کر اپنے محبوب شوہر کو دیکھا اور طمانیت سے اسکے سینے میں منہ چھپا لیا۔۔

اُسے آج ایمن نے بتایا تھا کہ طلاق کے بعد وہ اپنے ماں باپ سے ناراض تھی کیونکہ اسکی شادی انہوں نے ہی زبردستی کروائی تھی۔ تبھی وہ عالم کو ایک اتفاقی حادثے میں مل گئی۔ اسنے ایمن کو ہاسٹل میں داخل کروا دیا۔ پھر دھیرے دھیرے اسکی برین واشنگ کر کے اُسے اسکے ماں باپ سے ملوایا۔۔ جس پر وہ شک میں مبتلا ہو گئی تھی اور عالم کو خود سے ناراض کر بیٹھی۔ اب اللہ کے کرم سے اتنی بڑی خوش خبری سن کر عالم نے اسکی غلطی معاف کر دی تھی اور ویسے بھی وہ اسکی محبت تھی۔ وہ بھلا کتنے دن اس سے ناراض رہتا۔۔۔

"ایسے ہی رہنے دیں۔۔" وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی اپنی جیولری اتار رہی تھی۔۔ جب عارفین نے پیچھے سے اُسے اپنے حصار میں لیا۔۔

"ابھی مجھے سونا ہے اور پہن کر تو نہیں سو سکتی ناں۔۔" اسنے منہ بسورا۔۔

"آپ کو لگتا ہے اتنی آسانی سے میں سونے دوں گا۔۔" وہ آئبرو چڑھا کر بولا۔۔ ایہا نے آئینے میں نظر آتے اسکے عکس کو گھورا۔۔

"میں سچ بتا رہی ہوں میں بہت تھک گئی ہوں۔۔ اشارہ نے مجھے ایک منٹ بھی سکون سے بیٹھنے نہیں دیا۔۔" وہ روہانسی ہوئی۔۔

"میں کچھ نہیں جانتا۔۔ مجھے تو آپ پورے ایک ہفتے بعد مل رہی ہیں۔۔" اسنے طوطا چشمی دکھائی۔۔

"لاحولولاقوۃ۔۔ کتنا جھوٹ بولتے ہیں آپ۔۔ ہر دوسرے دن تو آپ موجود ہوتے تھے وہاں۔۔" ایہا نے اُسے گھورا اور فوراً ہی پلٹ کر اس سے فاصلے پر ہوئی۔۔

"اب آپ کو میرا آنا جانا بھی برا لگنے لگا۔۔" وہ منہ بنا کر بولا۔۔

"آپ بات کو غلط رنگ دے رہے۔۔۔" اپنی بات مکمل کرنے سے پہلے ہی اسکا سر چکرایا۔۔ عارفین نے فوراً آگے بڑھ کر اُسے اپنی بانہوں کے حصار میں لیا۔۔

"کیا ہوا۔۔ آپکی طبیعت تو ٹھیک ہے؟" وہ اُسے لیے بیڈ تک آیا اور فکرمندی سے پوچھنے لگا۔۔

"ہاں میں بلکل ٹھیک ہوں۔۔" اسنے عارفین کو تسلی دی۔۔

"تو پھر آپکو چکر کیوں آیا۔۔ چلیں میرے ساتھ ڈاکٹر کے پاس۔۔" وہ اُسے کھڑا کرتے ہوئے بولا۔۔

"ارے ارے۔۔ میری بات تو سنیں۔۔ پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے بلکہ وہ۔۔۔" ایہا بولتے ہوئے جھجھک کر

رک گئی۔۔

"ہاں بولیں؟" اسنے پریشانی سے کہا۔۔

"اُفف۔۔کیسے بتاؤں۔۔" وہ ہچکچائی۔۔

"منہ سے بتائیں لیکن جلدی۔۔" اسنے بیتابی دکھائی۔۔

"وہ آپکے چنو منو گڑیا آنے والے ہیں شاید۔۔" بلآخر اسنے ہمت کر کے کہہ ہی دیا۔۔عارفین نا سمجھی سے اُسے دیکھے گیا۔۔

"شاید کا کیا مطلب ہوا بھلا۔۔" وہ الجھن میں تھا۔۔

"اب مجھے کیا پتا ان تینوں میں سے کون آنے والا ہے۔۔مُجھے تھوڑی الہام ہوا کرتے ہیں۔۔" اسنے جھنجھلا کر جواب دیا۔۔

"آپ سچ کہہ رہی ہیں۔۔" اُسے اب سمجھ آیا تھا۔۔اس لیے ابھی بھی بے یقین تھا۔۔

"ہاں۔۔" وہ جھینپ کر اثبات میں سر ہلا گئی۔۔عارفین نے اُسے بانہوں میں اٹھا کر اور دیوانوں کی طرح گول گول گھمانے لگا۔۔

"یہ یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔" وہ بوکھلائی۔۔

"میں آپکو بتا نہیں سکتا۔۔آپ نے مُجھے کتنی بڑی خوشی دی۔۔" اسنے سرشاری سے بھرپور لہجے میں کہا۔۔

"اچھا اب نیچے تو اتاریں۔۔" وہ اسکی خوشی پر مسکراتے ہوئے بولی۔۔

"بلکل نہیں۔۔آپ اب صرف بیڈ پر رہیں گی یا مابدولت کی بانہوں میں۔۔" خوشی اسکے انگ انگ پھوٹ رہی تھی۔۔ایہانے بھرپور نظروں سے اپنے شریک سفر کو دیکھا۔۔جس طرح وہ ایہا کو آپ کہہ کر مخاطب کرتا اُسے اپنا آپ معتبر لگنے لگتا۔۔

ایسے ہمسفر کیلیئے وہ اللہ کا جتنا شکر ادا کرتی کم تھا۔۔

"ہم یہاں کیا کر رہے ہیں؟" اسنے نا سمجھی سے استفسار کیا۔۔ اُسے ولید کی خاموشی بڑی پر اسرار لگ رہی تھی۔۔ جو پورا راستہ خاموش تھا اور نہ ہی اب کچھ بول رہا تھا۔۔ جبکہ وہ لوگ ایک ہوٹل کی لابی میں تھے۔۔ جہاں وہ اسکا ہاتھ تھامے چپ چاپ چلتے جا رہا تھا۔۔

"ولید میں تم سے بات کر رہی ہوں۔۔ گھر میں سب ٹھیک ہے ناں۔۔" اسنے کسی خدشے کے تحت پوچھ۔۔

"تم دو منٹ خاموش نہیں رہ سکتیں۔۔" ایک روم کے سامنے رکتے ہوئے اسنے کہا۔۔

"نہیں رہ سکتی۔۔ تم مجھے بتاؤ بات کیا ہے؟" وہ جھلا کر بولی۔۔ ولید نے روم کھول دیا تھا۔۔ اب وہ اُسے اندر آنے کا اشارہ دے رہا تھا۔۔ وہ نہایت غصے میں اندر داخل ہوئی اسکا ارادہ ولید پر حملہ کرنے کا تھا۔۔ مگر یہ کیا اسکے داخل ہوتے ہی ڈھیروں سرخ گلابوں نے اسکا استقبال کیا۔۔ وہ دم بخود رہ گئی۔۔ ولید نے دروازہ بند کیا اور اسکے سامنے آیا۔۔ اسکے ہاتھ میں بھی ایک سرخ رنگ کے گلابوں کا بکے تھا۔۔ اسنے اطراف میں نظریں دوڑائیں۔۔ پورا کمرہ ہی سرخ اور سفید گلابوں سے سجا ہوا تھا۔۔ جا بجا کینڈل بھی رکھے ہوئے تھے۔۔ وہ حیران پریشان سی ولید کو دیکھنے لگی جو مسکراتے ہوئے اسکے تاثرات انجوائے کر رہا تھا۔۔

" یہ سب کیا ہے ولید؟" اسکے منہ سے سرگوشی نما آواز نکلی۔۔

"ہیپی برتھ ڈے مائی نک چڑھی وائف۔۔" اسنے ایک ادا سے جھکتے ہوئے بکے مہر کے آگے کیا۔۔ مہر کی نظریں فوراً وال کلاک پر گئیں جہاں سوئیاں بارہ کے ہندسے پر اٹکی ہوئی تھیں۔۔ اسنے ٹرانس کی کیفیت میں بکے تھام لیا۔۔ اسے اپنے تاثرات ظاہر کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔ اُسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا ردعمل ظاہر کرے۔۔

"اب بندہ تھینکس ہی بول دیتا ہے۔۔" اسنے مہر کی خاموشی پر منہ بنایا۔۔

"آئے ایم اسپیچ لیس۔۔" وہ ابھی بھی حیرت کے سمندر میں غوطہ زن تھی۔۔

"او کے۔۔ بعد میں اسپیچ دیتی رہنا ابھی ہم کیک کاٹیں گے۔۔" وہ اُسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے اُسے کمرے کے درمیان میں رکھی ٹیبل تک لایا۔۔ جس پر ہارٹ شیپ کا خوبصورت سا ریڈ ویلویٹ کیک رکھا تھا۔۔ اسنے بے ساختہ ولید کو دیکھا جو کینڈل جلا رہا تھا۔۔ ریڈ ویلویٹ کیک اسکا فیورٹ تھا۔۔ اُسکا دل ولید کے لئے گداز ہونے لگا۔۔

"چلیں تو پھر برتھ ڈے گرل جلدی سے کینڈل بجھاؤ اور یہ پیارا سا کیک کاٹو۔۔" اسنے نائف مہر کے ہاتھ میں پکڑایا۔۔ مہر نے کینڈل بجھائی اور کیک کاٹ کر ولید کی طرف بڑھایا۔۔

"اب میرا گفٹ دو۔۔" مہر نے اپنی ہتھیلی اسکے آگے کی۔۔

"یار یہ پورا کا پورا بندہ تمہارا ہے پھر بھی تمہیں مادی چیزوں کی حرص ہے۔۔" اسنے گویا افسوس سے کہا۔۔

"جب یہ بندہ میرا ہے تو دوسری لڑکی کے ساتھ کیوں ہنستے مسکراتے ہوئے تصویریں کھنچوا رہا تھا۔۔" وہ ابھی بھی بھولی نہیں تھی۔۔

"مہر میری جان وہ صرف یونی فیلو تھی۔۔ کسی نے لیکن سچ ہی کہا ہے سوکن تو مٹی کی بھی برداشت نہ ہو کجا کہ جیتا جاگتا انسان۔۔" اسنے تاسف سے نفی میں سر ہلایا۔۔

"اور وہ دوسری شادی والی بات۔۔" وہ اُسے پچھلی بات یاد دلا رہی تھی۔۔

"یا اللہ خیر۔۔ میں نے تمہیں پریشان کرنے کیلئے ایسا کہا تھا ورنہ درحقیقت ایسی کوئی بات نہیں۔۔ کوئی اور بات رہ گئی ہو تو وہ بھی پوچھ لو۔۔" اسنے مہر کو کھلی آفر دی۔۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔ چلو اب گھر چلتے ہیں۔۔ کافی دیر ہو گئی ہے سب پریشان ہو رہے ہوں گے۔۔" وہ دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے بولی۔۔ والی فوراً اسکے راستے میں حائل ہوا۔۔

"میں گھر والوں سے اجازت لے کر ہی تمہیں یہاں لایا تھا۔۔ اب ادھر آؤ مجھے تمہیں کچھ دینا ہے۔۔" اسنے مہر کو

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھایا۔۔ اپنی جیب سے اسنے ایک خوبصورت ساباکس نکالا۔۔ پھر مہر کے بال ایک طرف کر کے اسکی شفاف گردن میں نفیس سی چین پہنانے لگا۔۔ مہر دم بخود سی اُسکی انگلیوں کی حرکت اپنی گردن پر محسوس کر رہی تھی۔۔

"واؤبیوٹیفل۔۔" اسنے ولید کی آواز اپنے کان کے بے حد قریب سنی۔۔ اسکی سانسیں مہر کو اپنی گردن پر صاف محسوس ہو رہی تھیں۔۔ اسکے بدن میں چونٹیاں سی رینگنے لگی۔۔ وہ گھبرا کر کھڑی ہوئی اور پلٹی مگر درمیان میں اسکا وجود حائل تھا۔۔ جو آنکھوں میں شدتیں بسائے انوکھی چاہت لئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔ مہر کا دل اُتھل پتھل ہونے لگا۔۔ وجود لرزنے لگا۔۔ ولید نے آگے بڑھ کر اُسے خود میں سمولیا۔۔

"تم میری زندگی کی سب سے بڑی خوشی ہو۔۔" وہ اسکی پیشانی چومتے ہوئے بولا۔۔ اسنے اپنی آنکھیں میچ لیں۔۔ بھلا وہ اسکی شدت سے مزین آنکھوں کا مقابلہ کر سکتی تھی۔۔

"میری اولین چاہت ہو۔۔" اب وہ اسکی آنکھوں پر اپنے لمس کا جادو جگا رہا تھا۔۔

"تم میں میری جان بستی ہے۔۔" وہ دھیمے لہجے میں سرگوشی کرتا اسکے کان میں امرت گھول رہا تھا۔۔ مہر سرشاری سے اسکے سینے میں منہ چھپائے سوچ رہی تھی کہ یہی زندگی کے رنگ تھے جس میں پیار غُصہ ہنسی ناراضگی مسکراہٹیں تو جھگڑے ہر طرح کے رنگ تھے۔۔ یہی سترنگی محبتیں تو تھیں جو جینے کا ڈھنگ ہر انداز سے سکھاتی تھیں۔۔

****

ختم شد